

اور روایتوں کی نسبت بہت مکمل اور جامع ہے دوسرے ابو علی محمد بن احمد بن عمر دلولوی بصری ان کا نسخہ ابن اسیر کے نسخہ سے قریب قریب ہی مگر قدیم و تاخیر اور قلیل کمی بیشی ہی ہی تیسرے ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر حواہن اعرابی معروف ہیں ان کا نسخہ بہت صغیر ہے اور ابن واسہ اور دلولوی کے نسخے سے کم ہے چنانچہ کتاب الفتن اور ملاحم اور حروف اور خاتم اور قریب نصف کتاب اللباس اور بہت سے احادیث متعلقہ وضو اور صلوٰۃ اور نکاح اس نسخہ میں نہ وارد ہے چوتھی ابو عیسیٰ اسحاق بن عیسیٰ بن سعید دہلی کا کتابی داؤد ویسے نسخہ رائج نہیں ہے اور نہ نظر میں آیا البتہ پہلے تین نسخے پائے جاتے ہیں لیکن نسخہ ابن واسہ کا تو بلاد مغرب میں زیادہ رائج ہے اور نسخہ دلولوی بلاد ہند اور عرب میں رائج اور ہندوستان میں جو سنن ابوداؤد مطبوع ہوا ہے وہ بروایت دلولوی ہے مگر کہیں کہیں اختلاف روایت ابن واسہ کا حاشیہ پر چڑھا دیا ہے اور مطبوعہ مصر ہی بروایت دلولوی ہے۔ اس کتاب کے ترجمہ کی وقت میں نسخے سنن ابوداؤد میرے پاس موجود تھے ایک نسخہ مطبوعہ دہلی جو اخلاط سے چندان محفوظ نہیں ہے دوسرے نسخہ مطبوعہ مصر جو بہت اس کے زیادہ صحیح ہے اور اکثر مقامات میں اس ترجمہ میں اسی پر اعتماد کیا ہے تیسرے نسخہ قلمی صحیح حافظ عبد الغنی بن اسماعیل بن ناہی سے جس کا مقابلہ دس بارہ نسخوں سے سنہ ۱۱۹۹ ہجری میں کیا گیا یہ نسخہ بہت اون دونوں نسخوں کے زیادہ تر صحیح اور جامع تھا۔ ہر چند شرح سنن ابوداؤد کی شہر حیدر آباد میں تلاش کئے گئے پر افسوس کوئی نسخہ دستیاب نہیں ہوئی سب سے عمدہ اور معتبر اور قدیم شرح اس کتاب کی حامل سنن ہی خطابی علیہ الرحمہ کی اور ایک شرح ہے شیخ محی الدین نودوی کی اور ایک حاشیہ ہی حافظ زکی الدین منذری کا اور ایک حاشیہ ہی علامہ ابن القیم رحمہ کا جو تحقیقات لالیفہ سے بہرہ اموا ہے لیکن مختصر ہے اور ایک شرح ہے حافظ مغلطانی کی اور ایک شرح ہے شیخ ولی الدین عراقی کی مگر یہ دونوں کامل نہیں ہوئیں اور ایک شرح ہے جلال الدین سیوطی کی جسے میر قافہ ^{الصعود} وہ بڑی تلاش سے دستیاب ہوئی بعض مقامات میں اسی سے نقل کیا ہے۔ پر یہ حال ترجمہ شروع ہونے لگا ہے انشاء اللہ نقل لائے اگر اتنے ترجمے میں کچھ اور حواشی اور شرح ملجاویگے تو ان سے بھی نقل کیا جاوے گا۔ اس کتاب کے ترجمے میں میں نے مختصار کے رعایت بہت رکھی اور حتی المقدور تسویل کلام سے بڑا پرہیز کیا ہے اسی وجہ سے اختلاف مذاہب اور اقوال مجتہدین بالکل متروک کیے الا اشارۃ اللہ اگر کہیں ہونگے تو قلیل قلیل ہونگے صرف ترجمہ محاورے کے زبان میں حدیث کا کیا ہے اگر اوس میں کہیں اخلاق یا اشکال ہے تو فائدہ لکھ کر اوس کو رفع کر دیا اور میری نظر میں تو کوئی مقام نہیں ایسا نہیں چھوڑا جہاں اشکال رہ گیا ہو اور اوس کو رفع نہیں کیا ہو جہاں ہو سکا آسانی عبارت اور مطلب میں کی گئی کہ ہر عامی ناواقف حدیث کے مضمون اور مطلب کو سمجھ جاوے اور بلا وقت اور پسر عمل کر سکے۔ خداوند کریم سے امید ہے کہ اس کتاب کے ترجمے سے عمل بالحدیث بہت رائج ہوگا اور حالت قدیمہ جو صحابہ اور تابعین کے عہد میں تھی اور اب لسیا منسیا ہو گئی اور سکا پھر ظہور ہوگا اس کے ظہور سے

مستقبلاً تقلید کی ظلمت اور تاریکی بالکل دور ہو جاوے گی کیا عجب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحیح ستہ کے تمام اہل ہند کی معمول یک نہانے میں بھی کتابیں ہو جاوےں علی الخصوص زمانہ امام مہدی علیہ السلام میں جو اہل نظر کی کیفیت اور حالت اعمال کو نہایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز میں سچہ کہا کہ عالم خلوت میں تصور ذات الحق میں مصروف تھا دفعۃً الہام ہوا کہ یہ ترجمہ صحیح ستہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہو گا اور اہل اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاوے گا۔ اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھ کر بہت خوش ہو گا اور نہایت پسند کرے گا اور اگر ہماری موت کی بعد ظاہر ہوں تو اور مسلمانوں کو ہماری یہ وصیت ہے کہ ان کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لیا وین انشاء اللہ تعالیٰ مطبوع طبع ہوگی اور حضرت مدوح اپنی حامی ستیج سے مؤلف اور مترجم اور باعث ترجمہ کو محروم نہ فرماوے گا واللہ الموفق والمعين اب کچھ تہوڑا سا احوال اس کتاب کے مؤلف کا بیان کیا جاتا ہے امام ابو داؤد کا حال کنیت انکی ابو داؤد ہے اور نام انکا سلیمان بن شعث بن سحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران ازدی سجستانی ہے سجستان عرب ہے سیستان کا جو ایک ملک ہے درمیان سینہ اور ہرات کے متصل قندھار کے اسی نامے میں اس کو بلوچستان کہتے ہیں۔ ابن خلکان نے جو لکھا ہے کہ سجستان یا سجستان ایک قریہ ہر بصرے کے قریب نہیں ہے یہ غلط ہے اور خطا ہوا ہے اور اسے اون کا تولد سنہ دوسو و ہجری میں ہوا یعنی امام بخاری کے تولد سے چہر سال بعد اور علم حدیث کو حاصل کرنے کے لیے بلاد مصر اور شام اور حجاز اور عراق اور خراسان وغیرہ میں پھرتے رہے اور خوب حاصل کیا اس علم کو حفظ حدیث اور اتقان روایت اور عبادت اور تقویٰ اور صلاح و احتیاط میں بہت بلند پایہ رکھتے تھے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ ابو داؤد ایک دامن بڑا رکھتی تھے اور ایک چھوٹا لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی انہوں نے کہا ایک دامن کشادہ میں نے حدیث کی اجزائے واسطی رکھا ہے اور دوسرے دامن کا کشادہ رکھنا کیا ضرور ہے بالکل اس طرف ہر بڑی بڑی شیخ ابو داؤد کے امام احمد بن حنبل اور ابو الولید طحاہی اور عبد اللہ بن سقمین اور موسیٰ بن اسمعیل اور سعد بن مسعود اور سلم بن ابراہیم اور سہنا اور محمد بن ثار و قتیبہ بن سعید اور عثمان بن ابی شیبہ وغیرہم میں اور امیہ ستہ میں سے ترمذی اور نسائی نے ان سے روایت کی ہے ابو داؤد نے اس کتاب کو پانچ لاکھ حدیثوں میں انتخاب کیا۔ اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو حدیثیں درج کیں جو صحیح ہیں یا حسن اور جو انہیں سے منکر تھے یا ضعیف اسکو بیان کر دیا ہے اور جس حدیث سے ابو داؤد نے سکوت کیا ہے وہ مقبول ہے۔ ابو داؤد نے اس کتاب کو تصنیف کر کے امام احمد بن حنبل کے روبرو پیش کیا انہوں نے بہت پسند کیا حافظ ابو بکر خطیب نے کہا ابو داؤد بصرے میں رہے اور کئی بار بغداد میں آئے اور اپنی سن کو نقل کیا اور لوگوں نے اسے اس کتاب کو روایت کیا کتاب سنن ابو داؤد ایک بڑی

درجی کی کتاب ہے کہ علم دین میں اس کے مشکوٰی کتاب تب نہیں ہوئی اور بہت لوگوں نے اس کو قبول کیا اور تمام فقہاء اور اہل مذاہب کے دلائل اس کتاب میں موجود ہیں اور اسی کتاب پر اعتماد ہی اہل عراق اور مصر اور مغرب اور قبل سنن ابوداؤد کے جو اس کتاب میں تصنیف ہوئے ہیں ان میں سنن و احکام اور اخبار اور قصص اور مواعظ سب موجود تھے مگر یہ کتاب بالکل سنن و احکام مالا مال ہے ابن عربی نے کہا کہ کلام اللہ اور سنن ابوداؤد کے بعد پرتیری کتاب کی جستجاء نہیں ہے خطابی نے کہا اسمین کچھ شک نہیں ہے اس کتاب میں اصل علم و دلائل مسائل اور احکام فقہ اس قدر موجود ہیں جو کسی کتاب میں نہیں ہیں نہ متقدم کو نہ متاخر کی نووی نے کہا جو مسائل فقہیہ کو حاصل کیا چاہے اس کو سنن ابوداؤد دیکھنا چاہیے کیونکہ اکثر احادیث احکام اوس میں موجود ہیں ابو العلاء نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خواب میں آپ نے فرمایا جو سنن دیکھا چاہے تو ابوداؤد کی کتاب دیکھی حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن منذر نے کہا ابوداؤد اور نسائی کی شرط یہ ہے ان لوگوں سے روایت کرتے ہیں جن کے ترک پر لوگوں نے اجماع نہیں کیا اور حدیث صحیح ہو بائصال سند نہ اوس میں قطع ہونہ ارسال۔ خطابی نے کہا ابوداؤد کی کتاب جامع ہے صحیح اور سزا کو اور سقیم میں سے موضوع اور مقلوب اور مجہول سے ابوداؤد کی کتاب خالی ہے ابوداؤد نے کہا میں نے اس کتاب میں ایسی حدیث نہیں لکھی جس کے ترک پر لوگوں نے اجماع کیا ہو۔ چونکہ بعض اقسام حدیث کا ذکر اس مقام پر آگیا اور آگے ابوداؤد بھی بعض حدیثوں کے بعد اس کی صحت اور سقم سے بحث کرتے ہیں اس لیے مجھ کو کچھ تعریف چند اقسام حدیث کی لکھی دیتا ہوں تاکہ پڑھنے والی کو اس کے سمجھنے میں دقت نہ ہو اور مفصل رسالہ اس باب میں انشاء اللہ تعالیٰ جدا کا نہ زبان اردو تالیف کیا جاوے گا اور لکھنا تھا کہ اقسام حدیث صحیح وہ حدیث ہے جسکی سند راوی سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کوئی جھوٹ نہ گیا ہو اور اس کے سب راوی سچی اور یاد کے پکے ہوں اور اوس میں شذوذ یعنی لوگوں کے روایت کا خلاف اور علت یعنی پوشیدہ اسباب طعن کے نہ ہوں اور یہ اعلیٰ مرتبہ ہے **ضعیف** وہ حدیث ہے جسکی راویوں میں سے کوئی راوی دروغ گو یا فاسق یا اور کبیر حسن مطعون ہو **حسن** وہ حدیث ہے جسکی راویوں میں کسی پر تہمت جھوٹہ نہ کی نہ ہوئی ہو نہ شاذ نہ ہو اور وہی الفاظ حدیث کی دوسری طرف سے ہی مروی ہوں اس کا رتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے **مرفوع** وہ ہے جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یا فعل یا مقرر رکھنا ہو **متصل** وہ حدیث ہے جسکی سند برابر ملے ہوئی ہو کوئی راوی جھوٹا نہ ہو نہ ضعیف نہ ہو نہ حدیث ہے جسکی راویوں کو نام نہ نہ ہو **مشہور** وہ حدیث ہے جسکی ہر طریقہ و سنی زیادہ ہوں اور حدوۃ کو نہ پہنچی ہو۔ **تواتر** وہ حدیث ہے کہ اس کے راوی اس کثرت سے ہوں کہ ان کا اتفاق جھوٹ پر عادی محال ہو

وہ قول فخل ہے جو کسی صحابی سی روایت کیا جاوے خواہ سند متصل ہو خواہ کوئی راوی چھوٹ گیا ہو

موقوف وہ حدیث ہی جو تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے کہ اپنے ایسا کہا یا ایسا کیا یعنی ذکر کسی

مرد کے منقطع وہ حدیث ہے جس کے اسناد برابر ہو شروع میں سے باج میں سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ

گیا ہو مگر اکثر اس حدیث کو کہتے ہیں جو تبع تابعی سے روایت کرے **عریض** وہ حدیث ہے جس کا راوی

کسی جگہ روایت میں ایک لکھا ہو اور اگر ہر زمانہ میں ایک ہی ہوگا تو وہ فرد کہلاتی ہے **عریض** وہ حدیث ہی جس کے راوی

ہر جگہ وہ ہوں **مشاذ** وہ حدیث ہی جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگوں کی روایت کے خلاف بیان کرے اور

مقابل اسکے ہی محفوظ **تعلیق** اس فعل کو کہتی ہیں جس کے اسناد کی شروع میں ایک یا زیادہ راویوں کو چھوڑ دیا

جاء **تذلیس** حدیث میں اس فعل کو کہتے ہیں کہ راوی جس شخص سی روایت کرے اس سی ملاقات کی ہو یا

اس کا ہم عصر ہو مگر اس کے اس روایت کو سنا ہو اور ایسی لفظوں سی بیان کرے کہ جس سی یہ وہم ہو کہ سنا ہو یا

کہتا ہے **محل** وہ حدیث ہی کہ ظاہر میں تو عیوب سی پاک معلوم ہوتی ہو مگر اوکھین پوشیدہ سبب

کے پائے جاتے ہوں **موضوع** وہ حدیث ہے جس میں طعن ساتھ کذب راوی کی ہو **احاد** اس

کہتے ہیں جس کے روایت میں اس قدر کثرت ہو اور آحاد میں قسم ہے مشہور اور غریب اور عزیز آحاد میں بعضے روای

مقبول ہے اور بعضے مردود اگر راوی کی رستی اور صدق معلوم ہووے تو مقبول ورنہ مردود ہے **معضن**

اس کو کہتے ہیں جس میں دو راوی برابر ساقط ہوں **مترول** وہ ہے جس کے راوی بر تہمت چھوٹ کی لگے ہو

مضطرب وہ ہے جس میں راویوں نے اختلاف کیا ہو سند یا متن میں **صل** اس کے وہ ہے جس میں

راویوں نے کچھ اپنا کلام بھی حدیث میں شامل کر دیا ہو وے **مقطوع** وہ ہے جس کے اسناد تابعی تک

پہنچے **معتن** وہ ہے جو برابر ایک سی دوسرے سے روایت کی ہو **منکر** وہ ہے کہ راوی

کرے اس کو راوی ضعیف مخالف اس کی سی کہ ضعیف اس کا کثیر ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہو **مقلو**

وہ حدیث ہے جس کے اسناد یا متن میں اول پلٹ ہوا ہو **تمت** **حوال ابو داؤد**

ابراہیم حربی نے کہا کہ ابو داؤد کے لئے حدیث نرم ہو گئی تھی جیسے لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے نرم ہو

سیچے بن کر یا ساجی فی کہا اصل دین اسلام کی کتاب اللہ ہے اور سنتوں اسلام کا سنن ابی داؤد ہے۔ لوگ

اختلاف ہے کہ ابو داؤد شافعی تھی یا حنبلی بعض شافعی کہتے ہیں اور بعض حنبلی اور تاریخ ابن خلکان میں۔

کہ شیخ ابوجاق شیرازی نے طبقات الفقہاء میں ان کو امام احمد کے اصحاب میں سے ذکر کیا ہے۔ حق یہ ہے کہ او

زمانی میں اس قسم کی تقلید اندازہ اندازہ جیسے اس زمانے میں مروج ہے نہ تھی اگر کوئی مقلد تھا وہ بھی برای نام

مذہب کے طرف منسوب تھا لیکن ہر بات میں خواہ حدیث کے خلاف ہو یا موافق یا بند اپنی مذہب کا نہ تھا بلکہ جو

معلوم ہوتا اور اسکا اتباع کرنا مستند ہجری تک یہی حال رہا بعد اوسکے لوگوں نے یہ تقلید اختیار کی اور جدا جدا ہو گئی اور حدیث سی استدلال کرنا چھوڑ دیا وفات ابو داؤد کے سواہیں شوال ۳۸۰ھ میں چھتر ہجری میں ہوئی سری میں دفن ہوئے عمر انکے تہتر سال کی تھی **مصطلحات مترجم** اس کتاب کے ترجمہ اجتہادوں کا التزام کیا گیا ایک اختصار عبارت کا دوسرے با محاذہ زبان کا ترجمہ لفظی کی رعایت نہیں ہے تیسرے رفع اشکال اور اجمال کے لئے فوائد ضروری کا بڑا ناچو ہے مذاہب فقہاء سے کہیں تعرض نہیں کیا مگر کسی کسی جگہ شافعی اور پنجویں اختلاف روایات میں اگر بہت کھلم کھلا اختلاف ہو تو ان روایات کی الفاظ نقل کر کے ترجمہ کیا ہے ورنہ صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے اور اختلاف اسانید کو بالکل چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس سے کچھ مقصود نہیں ہے اگر کسی لفظ کی تفسیر منظور ہوتے ہے یا کوئی عبارت اثنائی ترجمہ میں بڑبائی ہوتے ہے کہہ **ف** لکھ کر اوسکو بڑا دیا ہے بعد اوسکے ہر ترجمہ **ن** لکھ کر شروع کیا ہے اور کہی دو خط تفسیری اس طرح سے () کے اوسکے مابین میں لکھ دیا ہے تاکہ دیکھنے والے کو معلوم ہو جاوے کہ یہ عبارت حدیث کی نہیں ہے حل مطلب یا اور کسی ضرورت سے بڑبائی گئی ہے۔ اس کتاب کے بتیس لہ پارے حافظ ابو بکر خطیب نے کئے ہیں ہر ایک پارے کو علیحدہ علیحدہ کر دیا اور ہر ایک پارے کی فہرست مکمل جامع ابواب اوسکے آخر میں شامل کر دی تاکہ کسی مطلب کے نکلنے میں وقت نہ ہو۔ ہر حدیث کا مطلب ٹھیک ٹھیک لکھ کر کمال آزادی سے اوسکے حکم پر بحث کی ہے کسی کے مذہب کی رعایت نہیں کی نہ کسی مذہب کی مخالفت مضربھی ہے اگر ائمہ اربعہ نے کسی حدیث کے خلاف کیا ہے تو دہان لکھ دیا ہے کہ ائمہ اربعہ نے اس پر عمل نہیں کیا مگر حدیث ہر طرح سے جائز العمل ہے اوس پر عمل نہ کرنے سے وہ حدیث غلط نہیں ہو سکتی نہ عمل کر نیوالی پر کچھ طعن ہو سکتا ہے ہوا سٹے کہ سب امام اور علما خطا سے معصوم نہیں ہیں گو کسی سے ماہر اور واقف ہوں پر غلطی کا ہونا اولیٰ ہے بعد میں بر خلاف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے کاہن میں آپ ہرگز غلطے پر قائم نہیں رہ سکتے تھے اللہ جل جلالہ اویسوقت مطلع کر دیتا اور غلطے اور بھول چوک کی اصلاح فرماتا یہ رتبہ کسی امام یا مجتہد کو عطا نہیں ہوا جو شخص کسی مجتہد کے ہر قول یا فعل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول فعل کی طرح واجب الاتباع جانے اور اوسکے پیروی ضروری سمجھے اسنی رسالت اور اجتہاد میں تمیز نہیں کی اور پیغمبر کے درجے اور مرتبہ کو نہ سمجھا اللہ جل جلالہ سب مسلمانوں کو حق کی پیروی عطا فرماوے اور حدیث و قرآن کی محبت دل میں ڈالے و ما علینا الا البلاغ۔

مذہب کتاب

ہر خید اسانید اس کتاب کی چاروں نسخوں کے علم علیہ علیہ میں اور تحریکات بہت ہیں مگر بیان پر ابوعلی لونی کے نسخے کی سند صحت سے مترجم کو حاصل ہے لکھ دی جاتی ہے کیونکہ اب وہ ہی نسخہ مروج ہے اور اسید کا ترجمہ

یہ سب اہل اہل سنت ہیں۔ ہر ایک کی سند مانی مقوم ہوتی ہے تفصیل کے گنجائش نہیں ہے اجازت
دی جائے کہ سنائیے۔ داؤد کی میری مشیخ عالم عندہ شیخ احمد بن عیسیٰ بن ابی برہم شہر قی صلیبی سے اؤ کو اجازت دی شیخ علی
عبد اللطیف بن عبد الرحمن بن حسن سے اؤ کو اجازت دی شیخ محمد بن محمود جزائری نے اؤ کو اجازت دی اؤ کو داؤد
بن محمد بن حسین ثمالی نے اؤ کو اجازت دی اؤ کے باپ حسین بن محمد نے اؤ کو اجازت دی مصطفیٰ بن رمضان
بن داؤد کو اجازت دی ابو عبد اللہ محمد بن شہر بن متری نے اؤ کو بن نے ابو الحسن علی الاہوری انہوں نے عمر بن ابی
الحسن سے اؤ کو اجازت دی شیخ الاسلام زکریا انصاری نے اؤ کو اجازت دی حافظ شیخ الاسلام احمد بن علی بن حجر
مسطلانی نے اسے سندین تبرج سے حافظ ابن جریر تک سے واسطے ہیں ہر علامہ بن حجر نے روایت کیا اؤ کو
ابو علی محمد بن احمد بن علی بن عبد العزیز سے جو ابن المطرز مشہور ہیں اؤ کو خبر دی ابو الحسن یوسف بن عمر بن
نے اؤ کو خبر دی حافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم سندری نے اور ابو الفضل محمد بن محمد کبری نے اؤ کو دو نون
نے کہا خبر دی یحییٰ ابو حفص عمر بن محمد بن مسہر بن طبرز بغدادی نے اؤ کو خبر دی شیخ ابو بکر برہم بن محمد بن منصور
کری نے اور شیخ ابو الفتح منہج بن احمد بن محمد رومی نے ان دو نون کو خبر دی حافظ شیخ الاسلام ابو بکر احمد بن علی
بن ثابت نے جو خطیب بغدادی مشہور ہیں انہوں نے سنا ابو عمر قاسم بن جعفر بن عبد الواحد ہاشمی سے
اؤ انہوں نے سنا ابو علی محمد بن احمد بن عمرو لولوی سے انہوں نے سنا امام ہمام شیخ الاسلام

زین المحدثین ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی سے جو مؤلف ہیں اس

کتاب کے حافظ ابن حجر سے ابو داؤد تک آٹھ واسطے ہیں۔

اور شرح کتاب سے ابو داؤد علیہ الرحمہ

تک اٹھارہ واسطے ہیں اللہ راضی

یہو ان سب بزرگوں سے

اور بارہا حشر اذکی ساتھ ہے

امامہ دارالعلوم علیہ السلام

五

لوگوں کے شان میں اُترتی ہے فیہ بعال یحیون ان یتطہروا وادع الیہم البطین یعنی اُس مسجد میں وہ لوگ ہیں جو چاہتے ہیں
 خوب پاک کرنا اور ادا چاہتے ہیں خوب پاک کرنا والوں کو مسجد قبا کے لوگ پانی سے اُستنجہ کیا کرتے تھے جب انکی شان میں اُترتی
 اُترتی **باب** الرجل یدلک شیدہ بالارض اذا استنجی بید استنجاء کے اپنے ہاتھ کو زمین پر گر دینا **عن**
 ابی ہریرہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الکلام انتبہ بما فی نور اور کوفہ استنجی تھو صلی اللہ
 علیہ وسلم انتبہ بانہ اخر قوضاء ثم حممہ ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو
 جاتے تو زمین پانی لیکر آتا پیالے پہاگل میں آپ استنجہ کرتے پھر اپنا ہاتھ زمین پر گرتے بعد اُسکے میں دوسری برتن میں پانی
 لاتا آپ نہو کرتے **باب** السواک باب سواک کے بیان میں **عن** ابی ہریرہ یرفعه قال لولا ان اشق علی
 المؤمنین لامر تھم بتاخیر العشاء والسواک عند کل صلاۃ ثم حممہ ابی ہریرہ سے روایت ہو فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل نہ جاتا میں اپنی اُمت پر البتہ حکم کرنا انکو عشاء کے تاخیر کرنے کا اور ہر نماز کے واسطے سواک
 کرنا **عن** زید بن خالد الجھنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق
 علی امتی لامر تھم بالسواک عند کل صلاۃ قال ابو سلمۃ فرایت زید بن جلیس فی المسجد وان السواک
 من اذنیہ موضع القلم من اذن الکاتب فکلما قام الی الصلاۃ استاک ثم حممہ زید بن خالد جہنی سے روایت
 ہو سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ اگر شاق نہ ہوتا میری اُمت پر تو میں حکم کرنا انکو ہر نماز پر سواک
 کرنا کف اکثر احادیث میں اسی طرح ہے اس واسطے ہر نماز پر سواک کرنا مستحب ہے بعضوں کے نزدیک ہر وضو پر سواک
عن ابو سلمہ نے کہا میں نے دیکھا زید کو مسجد میں بیٹھ رہتے تھے اور سواک اُنکے اُس مقام پر لگی رہتی تھی جہاں پہلو لگاتا تھا
 کاتب پاس (یعنی کان پر) جب نماز کو اُٹھتے سواک کرتے **عن** عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر قال قلت لرسول اللہ
 تو فی ابن عمر کل صلوۃ طہارۃ وغیر طہارۃ عند الفصال حدثنیہ اسماء بنت خدیجہ بن الخطاب ابی
 عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر حدثنان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالوضوء لکل صلوۃ
 طہارۃ وغیر طہارۃ لما شق ذلک علیہ امر بالسواک لکل صلوۃ ذکا بن عمر یروی ان بہ قوۃ وکان الید
 الوضوء لکل صلوۃ ثم حممہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو محمد بن یحییٰ بن جہان نے اُن سے کہا کیا وجہ ہے جو
 عبد اللہ بن عمر ہر نماز کے لہو وضو کرتے ہیں خواہ با وضو ہوں یا بے وضو عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا مجھے نقل کیا اسماء بنت
 زید بن خطاب نے کہ عبد اللہ بن حنظلہ نے اُن سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وضو کا ہر نماز کے لئے خواہ
 وضو ہو یا نہ ہو جب یہ لوگوں پر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا سواک کا ہر نماز کے وقت عبد اللہ بن عمر اپنے میں طاقت پا کر ہر نماز
 کے لہو وضو کرتے تھے پہلے حکم ہوا ہر نماز کے لہو وضو کر دیر دشواری کے سبب اس میں تخفیف ہوئی اور صرف
 سواک ہر نماز کے لہو کافی ٹھہری **باب** کیف یستاک کس طرح سواک کرے **عن** ابی ہریرہ عن امیہ

قال مسدد قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسجلناه فزائنه يستاك على لسانه في
ابو داود وقال سليمان قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يستاك وقد وضع السواك
على طرف لسانه وهو يقول اه اه يتلج ترجمه ابو بردة سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب
اشعري رحمه روايت كى هم اس رسول الله صلى الله عليه وسلم پاس سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب
تھو اپنے زبان پر چھ مسدو كى روايت سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب
آپ سواك كر چوتھے اور سواك كو اپنى زبان كے کنارہ پر ركھو فرماتے تھے اس كے جیسے كوفى كرتا ہوں جب سواك
كو زبان پر ملو طلق كى رطوبت نكالو تو اسى قسم كى آواز نكلتى ہے **باب غسل السواك** غفر
ايك آدمى دوسرے كى سواك كر **عائشة** قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستاك
عندہ رجلان احدهما الكبر من الآخر فاحم اليه في فضل السواك ان كبر اعط السواك كبر
قال احمد هو ابن حزم قال لنا ابو سعيد هو ابن اشعري هذا ما تقدم به اهل المدينة ترجمه
حضرت ام المؤمنين عائشة سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب
ايك چوٹا آپ پر حوجى آئى سواك كى فضيلت ميں اور حكم ہوا بڑے كو سواك ديں كاف شايہ قصہ خواب ميں ہر جيسے ابن
عمر كى روايت ميں ہے کہ رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمایا کہ ميں خواب ميں ديکھا ان تین سواك كرتے ہو تو تین
دو آدمى ميرے پاس آئے ايک بڑا تہا دوسرے سے ميں سواك چھوٹے كو دى حكم ہوا بڑے كو دینے كا ميں بڑے كو دى
کہا ابو داؤد نے کہا احمد بن حزم نے کہا ہم سے ابو سعيد بن اعرابي نے اس حديث كو صرف ابن مہذب نے نقل كيا
باب غسل السواك سواك ہونيكيا بيان **عائشة** انہما قالت كان نبي الله صلى الله عليه
وسلم يستاك فيعطيني السواك لا غسله فابدأ به فاستاك ثم اغسله وادفعه اليه ترجمه حضرت
عائشہ سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب سوارب
دوسرے كو ديتى **باب السواك من الفطر** سواك پيداشى سنت ہر **عائشة** قالت قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم عشر من الفطر قص الشارب اعفاء اللحية والسواك والاستنشاق بالما
وقص الاظفار وغسل البراجم وتنق الابط وخلق العانة وتنقاص الماء يعنى الاستنجاء بالما
قال زكريا قال صعبت نسيت العاشرة الا ان تكون المضمضة ترجمه حضرت عائشہ سوارب سوارب
فرمايا رسول الله صلى الله عليه وسلم نے دس چیزين پيداشى سنت ميں ايک تو خوب مروجہ كترانا دوسرى ڈار سى
چھوڑنا بقدر قبضہ تيسرى سواك كرنا چوتھى پانى سے ناك صاف كرنا۔ پانچويں ناخن كاٹنا۔ چھٹی انگليون
كے جوڑون كو دھونا كہ ميل جھم۔ ساتويں نبل كے بال اٹھانا آٹھويں زير ناف كے بال ہوندا ہوں

پیشاب کو بعد پانی سے استنجہ کرنا مصلحت ہے لکھا کہ میں دسویں چیز یہ بول گیا کہ یہ کھلی ہوئی خوب یا دھین لیکن
 قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں چیز شاید بیکل کرنا مراد ہو **عن** عمار بن یاسر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم قال ان من الفطرة المضمضة والاستنشاق فذكر نحوه ولم يذكر اعفاء اللحية زادوا الختان قال
 واذا انتضاح ولم يذكر انتضاح الماء یعنی الاستنجاء ترجمہ عمار بن یاسر روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے پیدائشی سنتوں سے کوئی کرنا ہے اور ناک میں پانی ڈالنا اور بیان کیا حدیث عائشہ کی ماننا جو ابھی گزری
 مگر عمار نے ڈاڑھی چھوڑنے کو ذکر نہیں کیا اور ختنے کو ذکر کیا اور پانی چھڑکنے کو ازار پر بعد استنجہ کے ذکر دسواں
 قطرے کا نہ رہو اور استنجہ کو بیان نہیں کیا۔ کہا ابو داؤد نے اسی کی مانند ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے پانچ
 سنتیں بیان کیں میں سب میں میں ان میں سے ایک ناک نکالنا اور ڈاڑھی چھوڑنا میں نہیں ہے۔ کہا ابو داؤد نے
 طلق بن جبب اور مجاہد اور ابو بکر بن عبد اللہ مزی سے یہ حدیث منقول ہے انہیں کا قول اس میں ڈاڑھی چھوڑنا نہیں ہے
 اور محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم کی روایت میں ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سے ڈاڑھی چھوڑنا موجود ہے اور ابراہیم نخعی سے بھی ایسا ہی مروی ہے امیر ڈاڑھی چھوڑنا ہے اور ختنہ کرنا قصہ ان چیزوں
 کو پیدائشی سنت اس لئے فرمایا کہ سنت قدیمی ہے اور انبیاء سے چلی آتی ہے اور ان کے طریقے پر چلنے کا حکم ہو ہے
 اللہ جل جلالہ نے فرمایا فہدیم اقتدہ ان کے راہ کی پیروی کر لھٹوں نے کہا یہ سنتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
 ہیں **باب السواک** طلق قام باللیل جو رات کو بیدار ہو سواک کرے **عن** حذیفہ ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام من اللیل لشیء صفاہ بالسواک ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم حیات کو اٹھتے اپنا مونہہ دھوئے سواک کرے **عن** عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کان یوضو لہ وضوءا وسواک فاذا قام من اللیل غسل ثلثا استاک ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے وضو کا پانی پورا رکھ دی جاتی جب آپ رات کو اٹھتے استنجہ کو جاتے پہ سواک کرتے
عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یوقد من لیل ولا تھا زینہ تمیظہا الاستنساک
 قبل ان یتوضا ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھتے سوکر
 رات کو یا دن کو مگر سواک کرتے ہی وضو سے پہلے پہر وضو کی وقت نہ کرتے تھے یا وضو کے وقت پہر
 کر لیتے تھے کیونکہ پہلی سواک بیداری کی تھی جب نیند سے ہو شیار ہو تو سواک کرنا سنوں **عن**
 عبد بن عباس قال بت لیلة عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما استقیظ من منامہ اتی طہور
 فاخذ سواکه فاستاک ثم تلا هذه الايات ان فی خلق السموات والارض اختلاف اللیل والنہار
 الايات الاولى الا بالباب حتی قارب ان یختم السورة ارحمہا ثم قضا فاتی مصلاہ فضلت

ثم رجع الى فراشه فنام ما شاء الله ثم استيقظ ففعل مثل ذلك ثم رجع الى فراشه فنام ثم استيقظ
 ففعل مثل ذلك كل ذلك الى استاك ويصلي ركعتين ثم اوتر ترجمه عبد الباقى عباسى روايت من ابى
 رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا حضرت میمونہ کے مکان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی
 اور عبد الباقى عباسى کی خالہ تھیں آپ سو کر بیدار ہوئے اور وضو کا پانی لیکر سواک کرنے لگے پھر آپ نے آیتین
 پڑھنا شروع کیں ان فی خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار یہاں تک کہ قریب ہوا
 سورت ختم ہو جاوے یا ختم کر دی بعد اسکے آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کی جگہ پر آئے اور دو رکعتیں پڑھیں
 پھر اپنے بچوں پر جا کر سوئے جیتک کہ خدا کو منظور تھا پھر جاگے اور ایسا ہی کیا بعد اسکے اپنی بچوں پر سوئے
 پھر جاگے اور ایسا ہی کیا ہر بار سواک کرتے تھے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے بعد اسکے آپ نے وتر پڑھا۔ کہا ابو داؤد
 نے اس حدیث کو ابن فضیل نے حصیب سے روایت کیا اسمین یہ ہے آپ نے وضو کیا اور سواک کی اور آپ یہ آیتیں
 پڑھتے تھے یہاں تک کہ سورت کو ختم کیا تھیں **شہر بن ہانی قال قلت لعائشة** یا شیء کان یبدئ
 رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک ترجمہ شریح ابن ہانی سے روایت
 میں حضرت عائشہ کو کھار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہر میں تشریف لاتے تو پھلے کیا کرتے حضرت عائشہ نے
 کہا پہلے سواک کرتے **باب فرض الوضوء وضو کا فرض ہونا** **عن ابی الملیح عن ابيه عن**
البنی صلی الله علیہ وسلم قال لا یقبل الله صدقة من غلول ولا صلوة بغير طهور
 ترجمہ ابو الملیح نے روایت کیا اپنے باپ سے (اسامہ بن عمیر) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں قبول
 کرتا اللہ صدقہ چوری کے مال سے اور نہیں قبول کرتا ہر نماز بغیر طہارت کے **عن ابی ہریرۃ قال قال**
رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا یقبل الله صلوة احدکم اذا التحذ حتى یتوضأ ترجمہ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا اللہ نماز کسی کے تم میں جب وہ
 بیوضو ہو یا نہانگ کہ وضو کرے **ف** اگر پانی موجود ہو اور کوئی عذر نہ ہو ورنہ تم کرے **عن ابی الملیح عن ابيه عن**
عنه قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتطهر بها التکبیر والتحمیم
التسلیم ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کئی طہارت ہے اور
 تحمیم اس کی تکبیر یعنی جب تکبیر تحریر کی ہو تب جتنے افعال نماز کے منافی ہیں نا درست ہو گئی اور تحمیل اس کی سلام
 یعنی جب سلام پیرا تو جب افعال درست ہو گئے **باب الوجع یجوز الوضوء من غیر حدث**
 وضو درد وضو کرنا بیان **عن ابی غطفان** اھذلی قال کنت عند عبد الله بن عمر فلما نودی بالظہر
 وضو اضل فی کوفی بالعصر فوضو فقلت له فقال کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول من

توضاً علی طہر کتب اللہ لہ عشر حسنات ترجمہ ابی غطفان نے کہا میں عبد اللہ بن عمر کے پاس تھا
ظہر کی اذان ہوئی انہوں نے وضو کیا اور غار پڑھی پھر عصر کی اذان ہوئی پھر انہوں نے وضو کیا میں نے ان کو کھار اب نیا
وضو کر نیکیا سب سے پہلے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو پڑھ کرے تو اسے جلالت
اس کے لئے دس نیکیاں کچے گا **باب** مایئس الماء پانی کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر مال سئل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء وما یزیدہ من الدواب فقال صلی اللہ علیہ وسلم
اذا کان قلین لم یجل الخبث **ف** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا
جو پانی ایسا ہو جس پر جاناور درندہ آتے جاتے ہوں (اس میں سے پیتے ہوں اور اس میں بپشاب کرتے ہوں) اسکا
حکم کیا ہے آپ نے فرمایا جب پانی دو قلون کے برابر ہو وہ ناپاکی نہ اٹھائے گا **ف** یعنی ناپاک نہ ہو گا دوسری
روایت میں اسی کتاب کے یہ ہے اور اذا کان الماء قلین فانہ لا یجس جب پانی دو قلون کے برابر ہو تو نجس نہ ہوگا
اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے بھی روایت کیا مگر اختلاف کیا محمد بن اسکی صحت و ضعف
میں اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث صحیح واجب العمل ہے امام شافعی کا مذہب یہی ہے۔ قلد بڑے مشک کے کہتے ہیں جس میں
اڑھائی مشک پانی آتا ہے دو قلون میں پانچ مشکین پانی ہوا وزن کے حساب سے سوا چھ میں پانی ہے تفصیل
اس حدیث کی حاشیہ میں ہے جو اس کتاب پر ہو **باب** ما جاء فی بیدریضۃ بیدریضۃ کا بیان
عن ابی سعید الخدری انہ قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان توضاً من بیدریضۃ وھی
بیدریضۃ فیہا الخبث لم اکلاہ والنق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماء طہور لا
یجسہ شیء ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے کہا کیا وضو کر کے
ہم بیدریضۃ کو اور وہ ایسا کھوان ہے جس میں لے جاتا ہے حیض کے لہو اور گتے اور گندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا پانی پاک ہے اسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی **ف** قیل ہر ایک شے جب تک اسکو اوصافہ بدین یعنی رنگ بو مزہ ہی
مذہب صحیح ہے اور اسکو اختیار کیا ہے محققین علماء نے اور یہ حدیث پانی کے باب میں سب حدیثوں کو بہتر ہے
عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہ اذ یستقی
لہ من بیدریضۃ وھی بیدریضۃ فیہا الخبث لم اکلاہ والخبث من عذر الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ
ان الماء طہور لا یجسہ شیء ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے
کہا آپ کے لئے پانی لایا جاتا ہے بیدریضۃ کو حالانکہ اس کو ٹہن میں کونے گوشت اور حیض کے لہو اور گندگی وغیرہ پڑتا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیک پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی کہا ابو داؤد نے میں نے
قتیبہ بن سعید سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے بیدریضۃ کے متولی کو پوچھا وہ میں کہا تک پانی ہے اس کے کہا بہت ہے

تو نیز ناف تک پانی کہا جب کہ ہوتا ہے تو اس نے کھانتر سے کم (یعنی کھنوں کی اس سے کم کھا ابو داؤد نے
مینو بیضا کہ کو اپنی جاوڑی اپا تو چہ ہاتھ اسکا عرض نکلا اور مینو باغ والے کو چچا کیا اس مینو کا حال کچھ بدل گیا
ہو پہلے کی نسبت اس نے کہا نہیں اور مینو دیکھا کہ پانی کا رنگ بدلا ہوا تھا **باب** اس سے معلوم ہوا جن لوگوں
نے یہ توجیہ کی کہ مینو بیضا کا پانی جاری تھا یا وہ درہ درہ تھا تو انہوں نے غلطی کی **باب** الماء لا یغسل
پانی جو بچ ہو غسل جنابت کے بعد وہ بچ نہیں ہو **عن** ابن عباس قال اغتسل بعض زواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی جفنة فجاء الذبیح صلی اللہ علیہ وسلم لیتوضأ منها او یغتسل فقال لہ یا رسول اللہ انی
کنت جنبا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء لا یغسل ثم حمیہ عبد اللہ بن رواحہ
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی (سمیونہ) نے غسل کیا ایک لنگن ہو رہی چلو سے پانی لیکر اتھو مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا کچھ ہو کر پانی سے وضو یا غسل کر نیا وہ بی بی بول اٹھیں یا رسول اللہ میں
جنب تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی جنب نہیں ہوتا ف یعنی جو پانی پھر راجع غسل جنابت کر دہ پاک ہے
اس سے وضو یا غسل درست ہے دوسری حدیث میں جو اسکی صاف آئی ہے وہ تہنجا ہو **باب** البول فی الماء
انرا لکد ٹھرے ہو کر پانی میں پشاپ کرنا کیا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا یبولن احدکم فی الماء الا لیثم یمتثل منہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہ پشاپ کرے کوئی تم میں سے ٹھرے ہو کر پانی میں پھر اچھین غسل کرے **ف** ہر چند وہ پانی نجس نہ ہو گا جب تک
اُسکے اوصاف نہ بدل جاوے نہ گریہ نہی کر اہتہ ہے باتفاق علماء **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الا لیثم یمتثل فیہ من الجنابة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پشاپ کرے کوئی تم میں سے ٹھرے ہو کر پانی میں اور نہ غسل کرے اچھین جنابت کا **ف** یعنی پانی کے
انداز کر کے پاک پھر کپڑا ہو کر کھالے یہ ممانعت ہی بطور ادب و تہذیب کے ہے **باب** الوضوء بسوء الکلب کتے کے
جوٹے کیا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طھروا لئلا احدکم اذا ولغ فیہ
الکلب ان یغسل سبع مرات اولیہن بالثوب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب تمہارے کسی بڑے میں کتا منہ ڈالکر اپنی زبان سے پانی پیئے تو اس بڑے کی پاکی یوں ہوگی کہ ستا
بارد ہو جاوے پہلے بار مٹی سے **ف** اگر علماء کا اعلیٰ ظاہر حدیث پر ہے جب کتا کسی بڑے کو چاٹ جاوے یا اس میں پانی
پی جاوے تو اسکو سات بار دھونا چاہیے بھی غسل ہو شافعی اور مالک اور احمد کا مکرر جہنم کے نزدیک تین بار دھونا
کافی ہے **عن** ابی ہریرۃ بمعنا اذا داذ اولغ الحرقۃ غسل مرۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے یا ایہا بنی
اور لوگوں نے لکرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب مٹی پی جاوے تو ایک بار دھونا کافی ہے **ف** یہ ایک بار ہی

وہ نہ استحب یا ہونہ وجوہ کیونکہ نبی کا ہر ٹپا پاک ہو جیسا آگے آویگا **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذواغ الکلب فی الاثاء فاعسلوه سبع مرات السابعة بالتراب ثم حمیمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا کسی برتن میں مونہہ الکر زبان گھسے تو اسکو سات بار دھو دو ساتویں بار طشی لگا کر دھو **ع** ابن مفضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یقتل الکلاب ثم قال ما لہم ولہا فی خمت کلب البعید فی کلب الغنم وقال اذواغ الکلب فی الاثاء فاعسلوه سبع مرارہ الثامنہ مخضوۃ بالتراب ثم حمیمہ ابن مفضل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ کتوں کے قتل کا پیر فرمایا وہ کیا بڑے ہیں اور خمت دی آپ نے شکاری کتے میں اور کچھ کتے کی اور فرمایا آپ نے جب برتن میں کتا نہ دے تو اسکو سات بار دھو دو اور آٹھویں بار سوکی مٹی سے بخوبی **سورۃ الطہ** آیت ۱ کی کے جو ٹپکا بیان **ع** کبشۃ بنت کعب بن مالک کہتے تھے کہ میں نے ابن ابی قتادہ ان اباققادہ دخل فمکبت لہ وضوء فجاءت ہرقۃ فشربت منہ فاصغی لہا الالاء **ع** شریبہ قالت کبشۃ شراخی انظر الیہ فقال العجیبین یا ابنۃ انخی فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا ایست بحسن الطوائف علیکم اذ الطوافات ثم حمیمہ کبشۃ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے کہ وہ ابن ابی قتادہ کو کھل میں تھیں کہ ابوقتادہ آئے ہیں نے اُنھے واسطے وضو کا پانی رکھا مٹی بکرا اُس میں سے پی لگی ابوقتادہ نے برتن چمکا دیا کبشۃ کہتی ہیں ابوقتادہ نے مجھ کو دیکھا میں اُنکو دیکھ ہی آتی تو ابوقتادہ نے کہا کیا تو تعجب کرتی ہو میری بیٹے کہا ان ابوقتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مٹی سنج نہیں ہے تو پیر کرتی ہو تمہارے اوپر **ع** یعنی شب و روز آتی جاتی رہتی ہے اس سے احتیاط کہاں ہو سکتی ہے اسواسطے اسکا جو ٹپا پاک ہوا **ع** داؤد بن صالح بن یحییٰ بن النضر عزامہ ان ہو کا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عایشہ رضی اللہ عنہا کو جہنم ہاتھ لے کر اشارت کی ان ضعیفہا فجاءت ہرقۃ فاکلت منها فاجلنا انصرفت اکلتم من حیث اکلتم الہرقۃ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا ایست بحسن الطوائف علیکم وقد رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا بفضلہا ثم حمیمہ داؤد بن صالح بن یحییٰ بن النضر سے روایت ہے اس نے نقل کی اپنی ماں سے کہ ان کی مولیٰ نے رازدار کر نیوالی انکو ہر سیدہ دیکر ہر سیدہ ایک کہا نام ہوتا ہے حضرت عایشہ پاس پہنچا جب وہ کہیں تو دیکھا حضرت عایشہ نماز پڑھ رہی ہیں انہوں نے اشارہ سے کہا کہ یہ عاتقہ میں ملی آئی اور اُس میں سے کہا یا جب حضرت عاتقہ نماز سے فارغ ہوئیں تو جہان سے ملی نے کہا یا تمہارا وہیں سے کہا نے لیکن اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مٹی ناپاک نہیں ہے وہ تو پیرتی رہتی ہے تمہارا وہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو دیکھا آپ وضو کرتے تھوڑی کے جوئے **باب الوضوء** بفضل المرأة عورت کے پھر پانی کو
 وعاذکریک بیان **عمر عایشہ** قالت کنت اغتسل انوار رسول الله صلى الله عليه وسلم من اناه
 واحد ونخن جنبان ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہا روایت ہو میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دونوں ملکر نہاتے تھے ایک برتن سے اور دونوں جنب ہوتے تھے **ف** یعنی اس برتن سے دونوں آدمی پانی لیتے
 جاتے تھے **عن** عایشہ قالت اختلفت یدی دید رسول الله صلى الله عليه وسلم فی الوضوء
 من اناه واحد ترجمہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ایک برتن میں پڑتا
 تھا وضو کیواسے **عن** ابن عمر قال کان الرجال والنساء یتوضؤون فی زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 علیہ وسلم قال مسدد من اناه الواحد جميعاً ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے زمانے میں مرد اور عورت ایک برتن سے وضو کیا کرتے تھے سب ملکر **عن** عبد الله بن عمر قال کنا
 یتوضأ نحن والنساء علی عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم من اناه واحد ندلی ذلک بیان
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو ہم اور عورتیں ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وضو کرتے تھے
 ایک برتن سے سب اپنی ہاتھ اسی برتن میں ڈالتے تھے **باب النهی عن خلک اسکی مانعت کا بیان** **عن**
 حمید الحمیری قال لقیتم رجلاً **صلى الله عليه وسلم** النبی **صلى الله عليه وسلم** رابع سنین کہ صاحبہ ابوبکر
 قال نھی رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تغتسل المرأة بفضل الرجل ویغتسل الرجل
 بفضل المرأة زاد مسدد ویفترقا جميعاً ترجمہ حمید حمیری سے روایت ہو میں نے ایک شخص سے سنا جو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا چار برس تک جیسے ابو ہریرہ رہے تھے وہ کہتا تھا نسخ کیا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اس بات سے کہ غسل کرے عورت اس پانی سے جو مرد کے غسل سے بچ رہی یا مرد غسل کرے اس پانی سے
 جو عورت کے غسل سے بچ رہی مسدوکی روایت میں اتنا زیادہ ہے دونوں ایک ساتھ چلو لیتے جاوین **ف** یعنی پھر
 اور خاوند اگر دونوں ملکر نہادیں تو ایک ہی برتن سے آئین ہاتھ ڈال ڈال کر پانی لیتے جانا درست ہے **عن**
 المحکمہ ابن عمر وهو الاقرع ان النبی **صلى الله عليه وسلم** لقی یتوضأ الرجل بفضل الرجل
 المرأة ترجمہ حکم بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کیا اس امر سے کہ وضو کرے مرد اس
 پانی سے جو عورت کے وضو یا غسل سے بچ رہا ہو **ف** کہا خطاب نے اہل حدیث کے نزدیک مانعت کی روایات صحیح
 ہیں اگرچہ وہ بھی تفسیر میں ہیں **باب الوضوء** علماء البحر سمندری پانی سے وضو کا بیان **عن**
 ابی ہریرۃ یقول قال رجل **صلى الله عليه وسلم** قال یا رسول الله انا ذکاب البحر
 یقول عن الثعلب من الماء فان توضأ ذابہ سخطاً ان یتوضأ علماء البحر قال رسول الله صلى الله

علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ مجھ سمندر میں سوار ہو کر تے ہیں اور میں نے کہ تو تہوڑا سا پانی اپنے ساتھ رکھ لیتے ہیں اگر
 اس سے وضو کریں تو پیاسے مریں کیا ہم وضو کریں سمندر کی پانی تو آبِ نجس ہے جواب دیا سمندر کا پانی پاک ہے اور مردہ کا
 حلال ہے **ف** ان لوگوں نے صرف پانی کا سوال کیا تھا آبِ کرہ یا نیکی ہی آسانی کر دی سبب کمال شفقت اور رحمت کے
 شاید جیسے سمندر میں پانی تمام ہو جاتا ہو کہ انا ہی اخیر ہو جاؤ تو سمندر کو جانور کہا دے۔ بعض علما کو نزدیک یہ مجہلی سے
 خاص ہو دیا کہ جانور میں ہر چھلی درست تہر پانی جانور درست نہیں ہیں اور بعض علما کو نزدیک دیا کہ تمام جانور
 درست ہیں کیونکہ یہ حدیث عام ہے اور کلام اللہ میں ہی لفظ عام مذکور ہے اصل لکھ صید البحر طعامہ حلال ہے مہر
 واسطے شکار دینا کا اور کہانا دینا کا **باب** الوضوء بالنہین نبی سے وضو کرنا بیان **ف** نبی کہتے ہیں کہ جو کرشت
 کو پانی کھجور پانی میں بہاؤ دی جاوے ایک رات ایک دن اور دو پانی رنگیں اور شیریں ہو جاؤ اُس میں شہدت اور تیزی
 نہ ہو نبی سے وضو کرنا اکثر علما کو نزدیک ہے کہ نہ ہنیں مگر ابو حنیفہ رحمہ کو نزدیک ہے کہ نہ ہنیں **عن** عبد اللہ بن مسعود
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یلبس الخن مافی ادا و انک قال نبیذ قال تموق طیبة و ملاء حن
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھان سے یلہ الجن میں **ف** لیلۃ الجن
 وہ رات ہے جس میں آپ جنوں کی تعلیم اور ہدایت کے لئے شہر کے باہر تشریف لیکے تھے صحیح یہ ہے کہ یہ رات کئی بار
 واقع ہوتی مگر عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ ہونے میں اختلاف ہے مسلم نے روایت کیا عبد اللہ بن مسعود کہ میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا لیلۃ الجن کو **ت** تہاری چھاگل میں کیا ہے انہوں نے کھانڈ
 ہے آپ نے فرمایا کھجور پاک ہو اور پانی پاک کر تیرا ہے **ف** احمد اور ترمذی کی روایت میں ہے پہر آپ نے
 اُس سے وضو کیا اگر اس حدیث کی اسناد میں ابو زید ہے جو محدثین کے نزدیک مجہول ہے اور اسوجہ سے یہ حدیث
 قابل عمل کے نہیں ہے علی الخصوص حبیب ابن مسعود سے صحیح معارضہ اسکا ثابت ہو گیا کہ آگے آتا ہے **عن**
 حلقہ قال قلت لیلۃ اللہ بن مسعود من کان منکم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن قال
 ما کان معہ من احد **ترجمہ** حلقہ سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ کون تھا لیلۃ الجن میں انہوں نے کھا ہم میں سے کوئی نہ تھا آپ کے ساتھ **ف** اس
 روایت سے اس حدیث کا نہ ثابت ہو اگر ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن مسعود کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 ہونا لیلۃ الجن میں روایت کیا ہے اور ابن شاپین نے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے **عن** عطاء انہ کہہ الوضوء بالابن
 والنہین قال ان التیمم عجیب الی منہ **ترجمہ** عطاء مکر وہ جانتے تھے وضو کرنا مکروہ وہ سو اور نبی سے
 اور کہتے تھے تھیم اس سے **عن** ابی خالد قال سالت ابا العالیۃ عن رجل صابۃ عجائبہ و

عندہ ملا و عند
 اندیذا یفتل فیہ قال لا ترجمہ بخلاہ سے روایت ہرین نے ابو العالیہ سے کہا ایک
 شخص کو خانگی آت ہوئی لکے پاس پانی نہیں ہے مگر نڈیہ کیا اس سے غسل کر لے کہا نہیں **باب**
 ایصلی الرجل ۱۔ دھو حاقن پشیا یا یا سخانہ کی حاجت ہو اور اس حالت میں آدمی نماز پڑھے تو کیا حکم ہے۔
 عبد اللہ بن ارقم راتہ خرج حاجا او معتمرا ومعہ الناس وهو یؤمهم فلما کان ذات
 اقام الصلوۃ صلوة الصبح ثم قال لتقدم احدکم وذهب الخلاء فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یقول اذا اراد احدکم ان یدہب الخلاء وقامت الصلوۃ فلیبأ بالخلاء ترجمہ عبد اللہ بن ارقم روایت
 ہے وحج کو نکلے یا عمر کے کو اور ان کے ساتھ لوگ تھو وہ اپنی امامت کیا کرتے تھے ایک ن نماز ہونے لگی
 صبح کی ادھون نے کہا کوئی اور تم میں سے امامت کرے اور وہ پاخانہ کو گئے اور کہاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سے آپ فرماتے تھے جب کسی کو تم میں پاخانہ کی حاجت ہو اور نماز گھڑی ہو تو چاہو پہلے پاخانہ کو جاوے **عن**
 عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر اخی القاسم بن محمد قال کنا عند عائشہ فخرج بطعامها فقام القاسم یصلی
 فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یصلی بحضرة الطعام ولا وهو یدفعہ الخبثان
 ترجمہ عبد اللہ بن محمد سے جو بہائی ہیں قاسم بن محمد کے روایت ہے کہ ہم نے حضرت عائشہؓ پاس اسنے میں انکا
 کھانا آیا تو قاسم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے حضرت عائشہؓ نے کہاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
 فرماتے تھے جب کھانا حاضر ہو تو نماز نہ پڑھیں جاؤ کھانا چھوڑ کر اور نہ پڑھیں جاوے نماز جس حالت میں آدمی کو پاخانہ یا
 پشیا لگا ہو **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا یصل لہن احدان یفعلن فیوم
 رجل قوم فیخصنہ بالدعاء ویتھرقان فعل فقد خانہم ولا ینظر فی قرینت قبل ان یستاذن
 فان فعل فقد دخل ولا یصلی وهو حقن حق یتکفف ترجمہ ثوبان سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تین باتیں کسی آدمی کو کرنا درست نہیں ایک توجیب امام ہو تو خاص اپنے واسطے دعا کرنا دوسروں
 کے واسطے کرنا اگر ایسا کرے گا تو ان کی خیانت کی (بلکہ چاہئے کہ اپنے واسطے اور مقتدون کے واسطے ہی دعا
 کرے) دوسری کسی کے گہرین جہانجا بنیر اسکی اجازت کے اگر ایسا کیا تو گویا اسکے گہر میں گھس گیا نیز اجازت کے
 تیسری نماز پڑھنا یا سخانہ یا پشیا رو کے ہو کر جب تک کھانا ہو جاوے پاخانہ یا پشیا سو فاسخ ہو کر محل ایچ میں
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصل لرجل یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یصلی وهو حقن حتی یتخفف
 ثم ساق نحو علی هذا اللفظ قال ولا یصل لرجل یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یوم قوم الا بالاذن ثم
 ولا یخص نفسا بدعی ویتھرقان فعل فقد خانہم ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے اس شخص کو جو ایمان لاوے اور اللہ پر ایمان رکھے کہ نماز پڑھے پشیا یا پاخانہ

روکے ہوئے اور نہین درست ہو اس شخص کو جو ایمان لادو اور پچھلے دن میرا انست کر کے کسی قوم کی گراں سے اذن سے یا خاص کر اپنے تئیں دعائیں الگ کیا کر گیا تو گویا ان کی چوری کی۔ کھا اوداؤ دے یہ حدیث شام والوں کی ہے اور کوئی امین شریک نہیں **باب** یحییٰ من الملاء فی الوضوء وضو کیا سٹے کتا پانی کافی ہے **عن عائشہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل بالماء ویوضو بالماء ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع اور وضو کرتے تھے ایک سے **ف** صاع چار ہکا ہوتا ہے اور مددو طرح کا ہوا ایک اہل حجاز کا وہ ایک رطل اور ثلث رطل ہوتا ہے قریب تین پاؤں کے دوسری اہل عراق کا وہ دو رطل ہوتا ہے میرے بھائی حساب سے صاع کو بھی بنا چاہو تو صاع اہل حجاز کا قریب تین میرے ہوا۔ اس حدیث سے یہ غرض ہے کہ اٹھائی تین پاؤں یا دینی وضو کے لئے اور تین چار سیر پانی غسل کے لئے کافی ہے اگر اس میں کچھ تو کچھ زیادہ ہی لگے پانی بھجما اور سوساں دہین کھانا منع ہے۔ **عن جابر** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل بالماء ویوضو بالماء ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے اور وضو کرتے تھے ایک مد سے **عن ام عمارہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضاؤ فانی باناء فیہ ماء قد مرثلی الحد ترجمہ ام عمارہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک برتن جو جمین رطلت مدیانی تھا **ف** یعنی قریب ڈیڑھ پاؤں کے اسی روپیہ کے سیر سے **عن انس** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوضو باناء یسع رطلین ویغتسل بالصاع ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے وضو کرتے تھے جو جمین دو رطل پانی آتا تھا اور غسل کرتے تھے ایک صاع پانی سے۔ کہا اوداؤ دے روایت کیا اس حدیث کو شعبہ نے ابونعیم عبد اللہ بن جبر سے اور ہون بنے انس سے مگر اس میں یہ ہے کہ وضو کرتے تھے آپ ایک ملوک **ف** ملوک بفتح میم اور تشدید کاف ایک پیمانہ جو جمین ڈیڑھ صاع آتا ہے بغوی نے کہا یہاں مراد ملوک سے ایک مد ہے اور صاحب نہایت نے ہی یہی کہا اور قرطبی نے اسکو بھیج رکھا بدلیل دوسری روایت کہ جمین صراحتاً مذکور ہے **ف** کھا اوداؤ دے روایت کیا اسکو بھیجی ابن عمر نے شریک سے کہا اس روایت میں بجا و عبد اللہ بن جبر کے ابن جبر بن عتیک ہے اور روایت کیا اسکو سفیان نے عبد اللہ بن عیسیٰ سے امین جبر بن عبد اللہ ہے کھا اوداؤ دے **ف** ام احمد رضی اللہ عنہا سے سنا کہ تھے صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے (یعنی صاع حجازی اور وہی مراد ہے احادیث میں) کہا اوداؤ دے بھی صاع تہائی صلی اللہ علیہ وسلم کا **باب** اسلف فی الوضوء وضو میں پانی ضرورت سے زیادہ بہا نکلیا جائے **عن ابی نعیم** ان عبد اللہ بن خلف سمع ابنہ یقول اللہم انی استسقاء القصر لا یغض عن عین الجنة اذا دخلتها فقال وی بنی رسول اللہ الجنہ و یؤذبه من النار فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی حذہ الامۃ

قوم یحسدون فی الخلو للذخاء ترجمہ اہل نفاستہ روایت ہے کہ عبداللہ بن مغفل نے سنا اپنی شہر کو کہہ رہا
 تھا اور یہ روکار میں تجھ سے سفید میں چاہتا ہوں بہشت کی دہائی طرف عبداللہ بن مغفل نے لکھا بیٹا اللہ سے
 جنت مانگ اور جہنم سے پناہ مانگ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فراتے ہو قریب ہواست
 میں وہ لوگ پیاموں کے جو طہارت میں حد سے زیادہ مبالغہ کرتے ہیں اس طرح دعائیں **ف** طہارت میں مبالغہ
 یہ جو سننا میں عام اور خاص میں مروج ہے پیشاب کے بعد ضرور بالضرور ڈھیلا لینا گہریوں ڈھیلا سکا ہے
 ہو کر کہے پھر انکار یا البٹ پلٹ ہونا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ صحابہ کرام سے نہ بعد پیشاب ڈھیلا لینا منقول ہے
 صرف پانی سے استنجا کرنا ثابت ہے البتہ ابن ابی شیبہ نے ہانا و منعیف ایک آنحضرت عمر سے نقل کیا ہے جس میں
 یہ عبارت ہے کہ ان عمر اذ ابال مسیح ذکیہ مایط او حرمو لم یسماہاء اس سے صرف دیوار یا پتھر پر گر کر دینا ثابت
 ہوتا ہے نہ یہ کہ گھنٹوں ڈھیلا لئے ہوئے پھر پانی پانی ہوتے ہوئے ڈھیلا لینا ضرور جاننا۔ وضو میں پانی حد سے زیادہ پینا
 اسی طرح غسل میں یا بدست میں۔ جو حد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ پانی وضو کے لئے اور پاؤں
 سیرانی غسل کے لئے کافی ہے اس سے زیادہ بے ضرورت اسراف کرنا بدعت اور ممنوع ہے۔ دعائیں مبالغہ یہ ہے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں چھوڑ کر اور لوگوں کی دعائیں جو تکلفات سے اور تحسین عبارت سے بھری ہوئی
 ہیں پڑھنا یا **پ** فی السباغ الوضوء وضو پورا کر کے بیان **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فرمایا قوموا لعقابہم تلح فقال ویل للامعقاب من الذاک ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک قوم کو جنکی اٹریان وضو میں سوکھی ہتی تھیں آپ فرمایا خڑی ہے اٹریوں کی
 جہنم کی آگ سو **ف** یعنی اٹریان وضو میں اگر سوکھی رہ جاوے گی تو جہنم میں جلائی جاوے گی اسبغوا وضو پورا کر وضو
پ الوضوء فی کینۃ الصفر کانس کے بہترین وضو کا بیان **عن** عائشہ قالت کنت اغتسل انما
 و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قوم من شہبہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے
 میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک کھڑے سے جو کانس کا تھا **عن** عبداللہ بن زید قال
 حاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجنا لہ ماء فی قوم من صغرتوضاء ترجمہ عبداللہ بن زید
 روایت ہے چارے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مجھے پانی نکالا آپ کے واسطے ایک پتیل کے پیالہ میں ہے
 اسی سے وضو کیا **پ** فی التسمیۃ علی الوضوء وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** ابی ہریرہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوة لمن لا وضوء لہ ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ
 ترجمہ ابوبہرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ ہوگی اسکی جبکہ وضو نہیں ہے اور وضو نہ ہو
 جس پر نہ نام نہ لیا اس پر **ف** یعنی شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہے۔ ظاہر حدیث سے وضو

بسم اللہ کہنوی ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہر ایک جماعت علماء کا اور بعض کے نزدیک سنون ہے۔
 ربيعہ اس حدیث کی تفسیر یوں کی ہے کہ جس نے نہ یا غسل میں نیت نہ کیا دے وہ درست نہیں ہوتا۔ مگر تفسیر
 ظاہر حدیث سے کچھ تعلق نہیں رہتی نیت کی فرضیت دوسری حدیث سے ثابت ہو چکی ہے فی الجملہ یہ دخل
 میں نہ آتا۔ انا فیہ ان فیفسلہا شخص سو کر اوٹے وہ اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے جب تک اسکو دھو لیو
 عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلا یغسل یدہ
 فی اذانہ حتی یغسلہا ثلاث مرۃ فانہ لایکفی این باقت یدہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی رات کو سو کر بیدار ہو تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ دھو و حد تک
 اسکو تین بار نہ دھو لیو کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ان رات کو سو کر بیدار ہونا ایسا ہے کہ اسکا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے
 ہو اس شخص کے لیے جو رات کو سو کر بیدار ہو اور پانی ائمہ کے نزدیک استحباً ہے اب اگر بغیر دھوئے ہاتھ پانی میں ڈالے گا تو
 اسحاق اور داؤد اور طبری کے نزدیک روایت میں امام احمد سے وہ پانی نجس چھوڑے گا اسکو بہا دینا چاہیے
 کیونکہ اگر روایت میں ہو اگر دھو دیا اس نے ہاتھ پانی دھو نیسے پھلے تو بھاد دے اس پانی کو روایت کیا اس کو ابن عدی نے
 مگر یہ زیادت منکر ہے محفوظ نہیں ہے۔ نووی نے کہا کہ اگر عرب پاخانہ پر کر ڈھیلے و استنجاء کے سوتے تھے اسوا
 آپ نے ہاتھ دھو نیو فرمایا کہ شاید ان ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ ہی ہو سکتا ہے کہ رات کو احتلام ہوا اور ہاتھ بہر جاوے۔
 زرقانی نے کہا کہ یہ مانع ہے چھوٹے برتن میں ہو اگر بیخوض ہو تو اس میں ہاتھ نہ ڈالنا منع نہیں ہے عن
 ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الحدیث قال مرتین اولہا اول لم یدک ابداً من سحر
 ایک روایت میں ابو ہریرہ کے یہ ہے کہ اسکو تین بار یا دو بار نہ دھو لیوے شک کے طور پر عن ابی ہریرۃ
 یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یدخل یدہ فی
 اذانہ حتی یغسلہا ثلاث مرۃ فان احدکم لایدری این باقت یدہ اولیٰ کانک تطوف یدہ ترجمہ ابو ہریرہ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے جاگے سو کر یہ روایت مطلق ہے
 رات کو ہو یا دن کو، تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک اسکو تین بار نہ دھو لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ان رات کو
 ہاتھ لگا یا کہ بہر جاوے ہاتھ اسکا یا صاف وضو النبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 وضو کا بیان عن حمران بن ابان مولى عثمان بن عفان قال رايت عثمان بن عفان توضع فافزع
 علی یدہ ثلاثاً فغسلہا ثم مضى واستنثر ثم غسل وجہہ ثلاثاً وغسل یدہ الی المرفق ثلاثاً
 ثم الیسری مثل ذلك ثم مسح رأسہ ثم غسل قدمہ الیمنی ثلاثاً ثم الیسری مثل ذلك ثم قال رايت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضع مثل من وضو کذا ثم قال من توضع مثل من وضو کذا ثم قال رايت

لا یجوز فیها لنفسه غفر الله له ما تقدم من ذنبه **ترجمہ** حرمان ابن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ
 حضرت عثمان کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا اور ان کو دھویا پھر کلی
 کی اندر تک میں پانی ڈالا پھر مونہ کو تین بار دھویا اور داہنے ہاتھ کو کبھی تک تین بار دھویا پھر بائیں ہاتھ کو اسی طرح پھر پھر مسح کیا پھر داہنے
 پاؤں میں بار دھویا پھر بائیں پاؤں میں اسی طرح پھر بائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اسی طرح اپنے وضو کیا بعد کے زمانہ جو شخص اس طرح وضو کرے
 کہیں ترختہ الوضو پڑے ان میں کچھ دینا کا خیال و رد سو نہ آوری تو بخیر و گاہ اندر جل جلالہ کے اگلے گناہوں کو
عمر حرمان قال سمیت عثمان بن عفان ترضاء فذكر نحوه ولم يذكر للضمضة والاستنشاق وقال فيه
 ومسح بالسة ثلاثا ثم غسل رجليه ثلاثا ثم قال رايته رسول الله صلى الله عليه وسلم ترضا هكذا وقال
 من ترضا دون هذا كفاه ولم يذكر الصلوة ثم حمله دوسری روایت میں حرمان سے ہے کہ میں نے حضرت
 عثمان کو وضو کرتے دیکھا پھر ویسا ہی بیان کیا مگر کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اس روایت میں نہیں ہے اور اس میں
 میں یہ کہ مسح کیا آپ نے سر پر تین بار پھر دونوں پاؤں میں بار دھویا بعد اسکے کہنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا اور آپ نے فرمایا جو اس کے وضو کرے (یعنی ایک ایک بار اعضا کو دھو دیکھا یا دو دھو یا
 تو یہ کافی ہے اور غار کا ذکر نہیں کیا **عمر** عثمان بن عبد الرحمن الکیتھی قال سئل ابن ابی ملیکہ عن الوضوء فقال
 سألته عثمان بن عفان سئل عن الوضوء فدعا ماء فاتى بمیضاة فاحصا ليدى اليمنى ثم ادخلها في الماء
 فتمضمض ثلاثا واشتد ثلاثا واغسل وجهه ثلاثا وغسل يديه اليمنى ثلاثا وغسل يده اليسرى ثلاثا ثم دخل
 يده فدخله ماء فمسح به واستغواذ به فغسل بطنه وظهره ومعه واحدة ثم غسل رجليه ثم قال ابن السكيت
 عن الوضوء هكذا رايته رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ ثم حمله عثمان بن عبد الرحمن تمیمی سے روایت ہے
 کہ ابن ابی ملیکہ سے سوال ہوا وضو کی انہوں نے کھائیے حضرت عثمان کو دیکھا ان کے کسی وضو کو پوچھا تو فرمایا میں نے ان کو دیکھا
 ایک بدنہ آیا پہلے انہوں نے اس پر ہنر کو اپنے دہنے ہاتھ پر چبکایا (یعنی داہنا ہاتھ دھویا) پھر دہنے ہاتھ کو اس پر ہنر
 کے اندر ڈال کر پانی لیا اور تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ میں بار دھویا اور
 بائیں ہاتھ میں بار دھویا پھر ہاتھ پانی کے اندر ڈال کر پانی لیا اور اپنے سر اور کانوں میں مسح کیا اندر اور باہر ایک بار پھر
 کہاں میں پوچھنے والے وضو کے میں اسی طرح دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے کہ اس ابو داؤد نے
 حضرت عثمان سے جو صحیح حدیث میں وضو کے باب میں مروی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کا مسح ایک بار کہ کھینچ کر سر کے مسح
 کوئی عدویان نہیں کیا جیسے اور ارکان میں بیان کیا **عمر** ابن ابی علقمة ان عثمان دعا ماء فتوضأ فافغ به
 اليمنى على اليسرى ثم غسلها الى الكعبين قال ثم تمضمض واستنشق ثلاثا وذكر الامة ثلاثا قال وسح
 ثم غسل رجليه قال مراراً رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ مثل ما لم يتم في توضأت ثم استنشق ثم مسح

[illegible]

پہرے کیا سر پر اور کانوں کی پشت پر پیر دونوں ہاتھ پانی میں ڈال کر ایک چلو پہر کر لیا اور پھر پاؤں پر مارا اور پاؤں
 میں چل بچھرتے ف عرب کا جو نام صرف ایک تہ تھا ہے جب کو چل کہتے ہیں جب پانی پاؤں پر مارا تو وہ سب طرح
 پہنچ گیا ہو گا **ف** پہر دوسرے پاؤں پہی طرح مارا۔ میں کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ان جوتا پہنے پہنے تو
 کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ان جوتا پہنے پہنے میں کھا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ان جوتا پہنے پہنے کہا
 ابو داؤد نے روایت ابن جریر کی شبیہ سے شامہ ہو حضرت علی کی حدیث سے اس روایت میں حجاج نے ابن جریر
 سے نقل کیا کہ سح کیا اپنے سر پر ایک بار اور ابن دہب نے ابن جریر سے نقل کیا کہ سح کیا تین بار **عن** عمر بن حفص
 لما ذی عن ابیہ انہ قال لعبد بنید وہو جد عمر بن محیی ہل تستطيع ان ترویئی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یوضأ فقال اللہ بنید نعم فدعا بوضوء فافزع علی یدینہ فغسل یدیه ثم تمضمض واستنشق ثلاثا ثم
 غسل وجہہ ثلاثا ثم غسل یدیه مرتین مرتین الی المرفقین ثم مسح راسہ بیدیه فاقبل یوما وادبوہ اء
 بمقدم راسہ ثم ذهب یحالی قفاه ثم ردھا حتی رحم الی المکان الذی عبد آمنہ ثم غسل رجلیه ثم حمیمہ
 عمر بن حفصی مازنی سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے عبد اللہ بن زید سے کہا جو داؤد اہو عمرو بن
 یحییٰ کے کیا تم سچو کہہ سکتے ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے عبد اللہ بن زید نے کہا ہاں انہوں نے
 انی مناولا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر ان کو دھویا پہر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار پہر ہونہ کو دھو
 تین بار پہر دونوں ہاتھ دو بار دھوے کہیں تک پہر سر مسح کیا دونوں ہاتھوں سے آگے سو لیگئے پیچھے کو اور سچو
 سے لاکو آگے کو پہلے شروع کیا سح سے اور لیگئے ہاتھوں کو گدی تک پہر لوٹا لائے جہاں سے لیگئے تو پہر دونوں
 پاؤں دھوے **عن** عبد اللہ بن زید بن عاصم یہذا الحدیث قال تمضمض واستنشق من کف واحد فیصل
 ذلک ثلاثا ثم ذکر نحی ثم حمیمہ دوسری روایت میں یون ہے عبد اللہ بن زید نے کلی کی اور ناک میں پانی
 ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار ایسا ہی کیا باقی حدیث پہلی کی سی ہے **عن** عبد اللہ بن زید بن عاصم لما ذی ینذ
 انہ ذای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر وضوءہ قال ومسح راسہ بیدوہ غیر فضل یدیه وغسل رجلیه حتی
 انقأھا ثم حمیمہ عبد اللہ بن زید سے ایک روایت یون ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو بیان کیا
 تر مسح کیا سر پر نیامی لیکر اس پانی سے نہ کیا جو ہاتھ دھونے کے بعد لگا رہ گیا تھا اور دونوں پاؤں دھو یا بیان تک کہ
 ان کو صاف کیا (یعنی میل چل سے) **عن** المقدام بن معدیکوب الکندی قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بوضوء فتوضأ فغسل کفیه ثلاثا ثم تمضمض واستنشق ثلاثا وغسل وجہہ ثلاثا ثم غسل ذراعیه ثلاثا ثلاثا ثم
 مسح راسہ واذنیہ ظاہرہا وباطنہا ثم حمیمہ مقدام بن معدیکوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوضو
 پانی یا اپنے وضو کیا تو دونوں پہونچے دھو تو تین بار پہر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور ہونہ تین بار دھو یا پہر دونوں

مسح شروع کرتے ہو اور ہر کوئی میں نیچے تک لیجاتے ہو بالون کی روش پر اور نہیں حرکت دیتے ہوں کو اپنی حالت
 ف یعنی ہر ایک جانب میں اوپر سے چھ مسح کیا اور بالون کو اپنی جگہ سے اولٹ لیٹ نہیں کیا **مسح** الیچ یندھ
 بن عفرام قالت کتبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقض اقلات فمسح راسہ و مسح ما قبل منہ و ما دبر و صدہ
 و اذنیہ مرۃ واحدة ترجمہ بیعت معروف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وضو کرتے ہوئے
 آپ نے مسح کیا سر پر گئے اور پیچھے اور گھٹیوں پر اور کانون پر **الیچ** **الربیع** ان الذبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح راسہ
 من فضل ماء کان فی یدہ ترجمہ بیعت سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا سر پر اس تری سے جو کچھ تھی
 اُن کے ہاتھ میں **مسح** **الربیع** بنت معروف ان الذبی صلی اللہ علیہ وسلم ارضاً فا دخل صبعیہ فی جحری اذنیہ
 ترجمہ بیعت سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیوں کو کانون کے سوراخ میں ڈالا
مسح طلحہ بن مصرف عن ابیہ عن جدہ قال سمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح راسہ مرۃ واحدة
 حتی بلغ القذال وهو اقل الفقار قال مسد مسح راسہ مقبلمہ الی موضع حتی اخرج یدہ من تحت اذنیہ
 ترجمہ طلحہ بن مصرف نے روایت کی اپنی باپ سے (مصرف سے) انہوں نے اُن کے دادا سے (عمر بن کعب عامی) یا کعب
 بن عمرو کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے ہوئے سر کا ایک بار بیان تک کہ گردن کے سر تک پہنچ
 جاتے ہو اور مسد کی روایت میں یوں ہے کہ مسح کیا آپ نے اپنی سر پر گئے سے سجھے تک یہاں تک کہ کالا اپنے دونوں
 ہاتھوں کو کانون کے تلے سے ف نبض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے گردن کے مسح پر اور یہ استدلال
 درست نہیں کیونکہ جو لوگ اس کے احتجاج کے قابل ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ سر کے مسح سے فراغ ہو کر کانون کے مسح کو
 بعد گردن پر مسح کرے اور یہ کیفیت اس حدیث سے ثابت نہیں ہے نہ گردن کا مسح ثابت ہے بلکہ جب سر کا مسح پورا ہو اور ہوا
 تو ہاتھ گردن کے سر پر مل جائے گا علاوہ اسکے یہ حدیث ضعیف ہے طلحہ بن مصرف کے دادا کا حال معلوم نہیں کہ وہ
 صحابی ہے عبد المجہد ابن القطار ابن ابی حاتم اور ابو زرہ نے اس سناد کو غیر قابل اعتبار بیان کیا ہے اور ابن ابی
 نعیم القدری نے جو حدیث مسح گردن کی ترمذی سے نقل کی ہے وہ نقل صحیح نہیں ہے بعد تلاش کے معلوم ہوا کہ یہ حدیث
 جامع ترمذی میں نہیں پائی جاتی سو اسکے جو اور احادیث ہیں وہ ضعیف بلکہ قریب بہ موضوع ہیں کہا مسد نے میں نے یہ
 حدیث بھی سے بیان کی انہوں نے اسکو منکر کہا کہا ابو داؤد نے میں نے امام احمد سے سنا وہ کہتے تھے ابن عیینہ نے
 اس حدیث کا انکار کیا اور کہا یہ کیا ہے طلحہ بن ابیہ عن جدہ ف یعنی طلحہ کے باپ و دادا دونوں مجہول الحال ہیں
 شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ گردن کے مسح کے باب میں حضرت سے کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی ہے اور اگلے چھ علماء
 مانند شافعی مالک و احمد کے اسکو مستحب نہیں جانتے اور جس نے مستحب کہا ہے اس نے اسباب میں اعتماد کیا ہے ابو ہریرہ کے
 اثر پر یا حدیث ضعیف پر کہ وہ یہ ہے **مسح** **الربیع** حتی بلغ القذال اور یہ دونوں مرد بیل ہو سکتے ہیں یا کبھی کبھار

عن ابن عباس رآی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤضأ فذكر الحديث كله ثلثا ثلثا قال ^{سبح} واذنیہ سبعة واحدة ترجمہ عبدالبن عباس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے تو ساری حدیث بیان کی تین تین بار اور سر کا مسح کیا ایک بار **بخاری** ابی امامۃ ذکر وہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤضأ فذكر الحديث كله ثلثا ثلثا قال ^{سبح} واذنیہ سبعة واحدة ترجمہ ابو امامہ نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا تو کہا کہ آپ ملتے تھے انھوں کے کو یوں کو اور کہا دونوں کان ہرین داخل ہیں۔ کہا جس نے نہیں جانتا میں کہ کان ہی سر میں سے ہیں یہ قول ابی امامہ کا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **بخاری** الوضوء ثلثا ثلثا تین تین بار وضو کرنا بیان **بخاری** شعب بن شیبہ عن ابیہ عزیۃ قال ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف الطہور فذاعا بانی انا غفلت عن غسل کفینہ ثلثا ثم غسل وجہہ ثلثا ثم غسل ذراعینہ ثلثا ثم مسح برأسہ وادخل اصبعیہ السباحۃ فی اذنیہ ومسح باجمامیہ علی خصلہ اذنیہ وبالجبلیۃ باطن اذنیہ ثم غسل رجلینہ ثلثا ثلثا قال هكذا وضوء من زاد علی هذا او نقص فقد اساء وظلم وظلم واساء ترجمہ عمرو بن شیبہ کی روایت ہے انہوں نے سنا اپنی باپ (شعب بن محمد بن عبدالبن عمرو بن العاص) نے انہوں نے اپنے دادا سے (عبدالبن عمرو بن عاص) بہت محدثین نے اس روایت کو ضعیف کیا ہے اور بعضوں نے مقبول رکھا ہے۔ ایک شخص آ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کی یا رسول اللہ وضو کیونکر کرنا چاہیے آپ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور دونوں پہونچوں کو تین بار دھویا پہر دونوں کو تین بار دھویا پہر دونوں کو تین بار دھویا پہر سر پر مسح کیا اور دونوں کلمے کی انگلیوں کو کانوں کے اندر کیا اور انگوٹھوں سے اُنکے ظاہر کا مسح کیا (یعنی کانوں کے اندر کلمے کی انگلی ڈال کر مسح کیا اور باہر انگوٹھوں سے مسح کیا) پہر دونوں پاؤں تین تین بار دھو کر بعد اسکے فرمایا وضو اس طرح ہے جو اس سے بڑا دیکھا اور اس نے بڑا کیا اور حد سے گذر یا حد سے گذرا اور بڑا کیا **بخاری** شیخ ولی الدین نے کہا میں بار سے زیادہ بڑا تو مکر وہ ہے مگر گھٹا نا کیونکر بڑا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو دو بار اور ایک ایک بار اعضا کا دھونا ثابت ہے اور سب علماء نے اجماع کیا ہے ایک بار کے جواز پر اور طحاوی اور بزار اور طبرانی نے باسنا صحیح اسکو عبدالبن عمرو سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو کیا جواب سکا یہ ہے کہ گھٹا نیکیا لفظ وہم ہے راوی سے احمد اور سنائی اور ابن ماجہ کی روایت میں اسی قدر ہے جو اس سے بڑا دیکھا اور اس نے بڑا کیا اور یہ نہیں ہے جو اس سے گھٹا دیکھا اس نے بڑا کیا۔ بعضوں نے کہا گھٹا نے کو یہ مراد ہے کہ کسی عضو کو نہ دھو کر یا پورا نہ دھو کر **بخاری** الوضوء من تین دو دو بار وضو کرنا بیان **بخاری** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار **بخاری** عطاء بن یشاق قال قال لنا ابن عباس ان عیسا بن عتبون ان اذیکم کیف

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی ما دعبا ناء فیہ ما فاخر فغرفۃ بیدۃ الیمنی فتمضمض و استنشق
 ثم اخذ آخری شحج بہا یدہ ثم غسل وجہہ ثم اخذ آخری فضل بہا ید الیمنی ثم اخذ آخری فضل بہا
 ید الیسر ثم قبض قبضۃ من الماء ثم ففض یدہ ثم مسح راسہ و اذنیہ ثم قبض قبضۃ آخری من الماء
 فوش علی رجلہ الیمنی فیہا النعل ثم مسح بہا یدہ ید فوق القدم و ید تحت النعل ثم صنع بالیسر مثل الذ
 ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے ابن عباس نے کہا کیا میں نہ کہوں کہ لاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے
 کرتے تھے پہر ایک برتن منگوا یا جس میں پانی تھا اور ایک چلو پانی داہنے ہاتھ سے لیکر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا
 پہر ایک اور چلو دونوں ہاتھوں میں لیکر منہ دھویا پہر ایک چلو لیکر داہنا ہاتھ دھویا پہر ایک چلو لیکر بائیں ہاتھ دھویا
 پہر ایک ہی میں پانی لیکر اسکو ڈال دیا اور سر اور کانوں کا مسح کیا پہر ایک ہی میں پانی لیکر داہنے پاؤں پر چڑھ گیا اور
 جوتا پہنے ہوئے تھے پہر ایک ہاتھ پاؤں کے اوپر پہر دیا اور ایک جوتے کے نیچے پہر بائیں پاؤں سے پہر ایسا ہی
 کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے مسح کرنا پاؤں پر درست ہے شاید یہ اس حالت میں ہو جب موز پہنے ہوئے
 تھے ایسی ہی تاویل کی ہے بعض علمائے اور حضرت علی کی یہی حدیث اسی قسم کی اوپر گزر چکی **باب فی المضمضۃ**
 ایک ایک بار وضو کرنے کا بیان **عن ابن عباس** قال لا یشترک وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فتوضا مرة موة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا کیا میں نہ کہوں کہ لاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو
 کیونکہ تھا تو وضو کیا انہوں نے ایک ایک بار **باب فی الفرق بین المضمضۃ والاستنشاق** کلی اور ناک میں
 پانی ڈالنے میں جدائی کرنا یعنی پہلے کلی کرنا پہر نیا پانی لیکر ناک میں پانی ڈالنا حنفیہ کے نزدیک یہی اولیٰ ہے
 مگر اکثر علماء اسکے مخالف ہیں ان کے نزدیک ایک ہی چلو لیکر آدھی سے کلی کرے اور آدھا ناک میں ڈالے اور روایات
 صحیحہ اسی کے موید ہیں **عن طلحہ بن خنیس** عن ابی جریۃ قال دخلت یعنی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 وهو یوضأ الماء فیسبل علی وجہہ لخصت علی صدۃ فرأیتہ یفصل بین المضمضۃ والاستنشاق **ترجمہ**
 طلحہ نے روایت کی اپنا باپ سے انہوں نے انکو دوا سے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ وضو کر رہے تھے اور
 پانی آپ کی ڈاڑھی اور نہر سے سینے پر بہ رہا تھا اور آپ جدائی کرتے تھے کلی میں اور ناک میں پانی ڈالنے میں **ف** یہ حدیث
 ضعیف ہے کیونکہ طلحہ کے باپ اور دادا مجهول الحال ہیں **باب فی الاستنثار ناک چھینکے کا بیان** **عن ابی ہریرۃ**
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضا أحدکم فلیجعل فی انفہ ماء ثم لینث ثم یرحمہ ابو ہریرۃ
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے ناک چھینکے
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استنثروا منین بالفتین اول ثلاثہ **ترجمہ**
 عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک چھینکو دو بار اسی طرح سے یا تین بار **عن**

لقیط بن صبرہ قال کنت واقربى المتفق اوفى ورفى المتفق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فلما قدمنا
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نصادفه فى منزله وصادفنا عايشة ام المؤمنين قال فامرت لنا
 بخزيرة فصنعت لنا قال ولقيتنا بقتاع ولم يقل قتيبة القناع والقناع الضيق فيه تمر ثم جاء رسول الله
 صلى الله عليه وسلم فقال هل امسبت من شئ او امر لكم بشئ قال فقلنا نعم يا رسول الله قال فدينا نحن
 مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جلوسا اذ دفع الراعى غنمه الى المراح وجعه سخله يعرق قال ما ولدت
 يا ذرحون قال بهمة قال فاذبح لنا مكانها شاة ثم قال لا تحسبن ولم يقل لا تحسبن انا من اجلك ذبحناها
 لنا غنم مائة لا نزيد ان تؤيدنا ذاول الراعى بهمة ذبحنا مكانها شاة قال قلت يا رسول الله ان لي امراة وان
 في لسانها شيع يعنى البذاء قال فطلقها اذ قال قلت يا رسول الله ان لها عصبة ولى منها ولد قال فرجها
 يقول عظمها فان يك فيها خير فستفعل ولا تقرب طعيتك كضربك اميتك فقلت يا رسول الله اخبرني عن الوضوء
 قال اسبغ الوضوء واخلل بين اصابع وابع في الاستنشاق الا ان تكون صائما ثم حبره لقيط بن صبره
 روايت هي من سردار تحبان لوگون کا جو بنی متفق (ایک قوم ہے) میں سے آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پاس یا ان لوگون میں تھا جب ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دیکھا تو آپ اپنی جگہ میں نہیں میں کلام
 المؤمنین عایشہ بنہیں انہوں نے حکم کیا ہمارے لے خزیرہ تیار کر نیکاف خزیرہ اسکو کہتے ہیں گوشت کے چھوٹے
 چھوٹے ٹکڑے کر کے چڑھا دیں بہت سا پانی ڈال کر جب یہ پک جاوے تو اوپر سے آمادالین اگر نرا آٹا ہو گوشت نہ ہو تو
 اسکو عسیدہ کہتے ہیں بعضوں نے کہا خزیرہ ایک قسم کا حریرہ ہے بعضوں نے کہا اگر آٹا اور گہی کا بنا دیں تو حریرہ
 اگر ہوسے کا بنا دیں تو خزیرہ ہے وہ تیار کیا گیا اور ہمارے سامنے ایک طبق کھجور کا لایا گیا بعد اسکے رسول اللہ
 علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا تم نے کچھ کہا یا یہ فرمایا تمہارے کہانیکے واسطے کچھ تیار کیا گیا ہے کھانا
 یا رسول اللہ لقیط نے کہا ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یکایک چرواہا بکریان مراح کی طرف لیکر
 چلا مراح اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں بکریان رات کو رہتی ہیں اور اُسکے پاس ایک بچہ تھا جو چلا رہا تھا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا پیدا ہوا ہے وہ بولا اچھی پیدا ہوئی آپ نے پوچھا کہ نر پیدا ہوا یا مادہ پیدا ہوئی اُس نے
 جواب دیا یا دیان ہوئی آپ نے فرمایا تو اُسکے بدلے ایک بکری ہمارے لئے فوج کر پھر فرمایا لا تحسبن لا تحسبن
 مطلب یہ ہے کہ راوی نے اس حدیث کو لفظاً لفظاً نقل کیا ہے بدون کسی قسم کے تصرف کے یہاں تک کہ اعراب میں
 یہی فرق نہیں کیا تھا یعنی تو یہ نہ سمجھ کہ ہم اس بکری کو تیرے لئے فوج کرتے ہیں بلکہ ہمارے پاس سو بکریاں
 ہیں ہم ہر بکری کو چاہتے تو جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اُسکے عوض میں ایک بکری کاٹ ڈالتے ہیں لقیط نے
 کہا یا رسول اللہ میرے ایک بی بی ہے جسکی زبان دراز ہو آپ نے فرمایا اسکو طلاق دیدے لقیط نے کہا ایک ست کہ

میرا اسکا ساتھ رہا اور میری اولاد یہی ہے اُس سے آپ نے فرمایا اسکو نصیحت کرادیں ہا اگر اس میں بھلائی ہے تو سمجھو
 جاوے گی اور ستارا اپنی جو رو کو جسے تو اپنی لونڈی کو مارتا ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ضرب خفیف زوجہ
 کو درست ہے اگر کہنے اور سمجھانے سے نہ سمجھو ت میں نے کھایا رسول اللہ خبر کیجئے چہ کو وضو سے آپ نے فرمایا پورا کر دینو
 کو اور خلال کر اٹھلیوں میں (ناک اٹھلیوں کے اندر سوکھاتہ رہ جاوے) اور خوب پہنچا پانی ناک میں مگر بھیجہ کہ تو روزہ دا
 ہو (اُس وقت ناک میں آہستہ پانی ڈال تا دماغ میں نہ پہنچے) - دوسری روایت میں یہ ہے کہ لفظ بن میر
 سے دار ہے بنی التقی کے وہ آئے حضرت عایشہ پاس آخر حدیث تک تھوڑی دیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تشریف لائے آگے کو چمکتے ہوئے **ف** یعنی جلد چلتے ہوئے آئے بعضوں نے یہ کہا ہے کہ چلنے میں ہاتھ
 بائیں ہٹکتے جاتے تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ غزروں کی چال ہے **ت** اس روایت میں خنزیر کی جگہ عصیدہ
 سے ہے یعنی عصیدہ تیار کر نیکاح کیا عصیدہ کے معنی اوپر گزر چکے **ت** تیسری روایت میں ابن جریج سے
 یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو کلی کر **ب** تحلیل اللحیۃ داڑھی کے
 خلال کا بیان **عمر بن انس بن مالک** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قوضاء اخذ کفامن ماء فاخذہ
 تحت عنکبہ فخلل بہ لحيۃ وقال ہکذا المونی ربی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی لیکر اسکو ٹھوڑی کے نیچے لیجاتے اور خلال کرتے داڑھی کا اور فرماتے ایسا ہی حکم
 کیا چھک میرے پروردگار نے **باب المسح علی العمامۃ** عامہ پر مس کر نیکابیان **ف** اکثر علماء کے نزدیک
 مس عامہ پر درست نہیں جینک مس پر مس نہ کرے مگر امام احمد اور اصحاب حدیث (تزدیک درست ہے
عمر ثوبان قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ فاصابہم البرد فلما قدموا علی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ان یسحی علی العیاب والتساخین** ترجمہ **عمر ثوبان** سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا انکو سردی ہو گئی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس آئے تو آپ نے انکو حکم کیا مس کر نیکاعاموں اور موزوں پر **عمر بن انس بن مالک** قال لما بعث رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقوضاء وحلیۃ عمامۃ قطریۃ فادخل یدہ من تحت العمامۃ فمسح مقدم راسہ فلم یقتض
 العمامۃ ترجمہ **عمر بن انس بن مالک** سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شینہ دیکھا وضو کرتے ہوئے اور آپ کے
 سر مبارک پر عمامہ کا تھا (قطر ایک بتی ہے وہ ان کا بنا ہوا) تو آپ نے اپنا ہاتھ عمار کے نیچے لیجا کر سر کے سامنے
 کیجا مس کر نیکاعامہ کو نہ توڑا **باب غسل الرجل پاؤں دھو نیکابیان** **عمر المستور** بن شداد
 قال روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قوضاء لک اصابع رجلیہ بغضوہ ترجمہ مستور بن شداد
 سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب وضو کرتے تھے تو اپنی پاؤں کی اٹھلیوں کو ملے تو

چنگلیا سے **ف** امام احمد کی روایت میں ہے خلال کرتے تھے **باب** المسح علی الخفین **ف** منون
 مسح کرنا کیا بیان۔ اہلسنت ذاکے جو ازہر اتفاق کیا ہے اور ابن البر نے کہا کہ میں نے کسی سے اسکا انکار نہیں دیکھا
 مگر امام مالک سے ایک روایت میں انکار منقول ہے پر وہ روایت صحیح نہیں ہے اور احادیث مسح علی الخفین کی متواتر
 ہیں کرخی نے کہا جو اسکے جو ازہر قایل نہ ہو اس پر کفر کا خوف ہے۔ امام مالک کے نزدیک اس مسح کی کوئی مدت مقرر
 نہیں ہے جب تک موزی نہ اتار دیا مسح کرنا چاہا دے اور جبہ و علماء کے نزدیک مسافر کی واسطے تین دن رات اور مقیم
 کے واسطے ایک دن رات تک درست ہے پھر انارک پر انون دھونا چاہیے **مسح** الخفیۃ بن شعبہ یقول عدل رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ فی غزوہ بتوا قبل الفجر فعلت معہ فاناخ الذبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فتبرز ثم جاء فسلکت علی یدہ من الیاد فغسل کفہ ثم غسل جہہ ثم حسر عن ذراعیه فضاق کما
 جبت فادخل یدہ ماخر جہما من تحت الجبة فغسلها الی المرفق ومسح برأسہ ثم نوا علی خفیہ ثم رکب
 فاقبلنا نسیر حتی یخذا الناس فی الصلوة قد قدما عباد الرحمن یخوف فصلی بهم حین کان وقت الصلوة
 ووجدنا عبد الرحمن وقد رکع بهم رکعة من صلوة الفجر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصف مع
 المسلمین فصلی وراء عبد الرحمن عرف الركعة الثانية ثم سلم عبد الرحمن فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی صلواتہ ففرغ المسلمون فاکثروا التسمیۃ لاسمہم سبقوا الذبی صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوة فلما سلم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال لهم قد اصابتم او قد احسنتم ثم رحلہم فغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم راستہ پہنچ کر ایک طرف کو چلے غزوہ تبوک میں قبل فجر کے میں ہی آپ کے ساتھ چلا آپ نے اونٹ بیٹھایا اور
 پاخانہ پچھا پیر آئے تو میں نے چہا گل سے پانی ڈالا آپ کے ہاتھ پر آپ نے دونوں پہنچون کو دھویا پیر منہ کو دھویا
 پیر آپ نے دونوں ہاتھ آستین سے نکالنا چاہے مگر آستین تنگ تھیں اس واسطے آپ نے جسے کے نیچے سے ہاتھ
 نکال لئے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا کہنیوں تک اور مسح کیا سر پر اور مسح کیا موزوں پر پیر سوار ہوئے اور ہم
 چلے جب ہم آئے تو ہم نے لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور انہوں نے امام بنایا تھا عبد الرحمن بن عوف کو
 اور عبد الرحمن نے نماز شروع کر دی تھی معمولی وقت پر (یعنی جب وقت آپ نماز فجر کی پڑھ کر تے تھے وہ وقت آیا تو صحابہ
 نے نماز شروع کر دی) اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے فجر کی دو رکعتوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان
 کے ساتھ صف میں شریک ہوئے اور ایک رکعت عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے پڑھی پیر عبد الرحمن نے سلام پیر
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت جو باقی رہ گئی تھی پیر بنے کو کھڑے ہوئے مسلمان گہرا گئے اسوجہ سے
 کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نماز پڑھ لی تو انہوں نے تنبیہ کہنی شروع کی **ف** اس خیال
 سے کہ شاید ہماری نماز نہ ہوئی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کر دیں ہم پیر آپ کے پیچھے پڑھ لیوں **ت**

جبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پیرا تو فرمایا تم نہ ٹھیک کیا یا تم نے اچھا کیا **ثبت** اس حدیث سے بہت سی سنایل معلوم ہوئے ایک یہ کہ جب نماز کا وقت ہو جاوے تو امام کا انتظار لازم نہیں ہے دوسری افضل کی افکار کتبہ کے پیچھے دست ہر تیسری پیمبر کی اقتدار اپنے امتی کے پیچھے درست ہر بزرگ نے ابو بکر صدیق سے مرفوع روایت کیا کہ کوئی نبی نہیں مرا جتا سکا امام ایک امتی اسکا نہ ہو گیا چوتھی سبقت جب اُسٹے کہ امام سلام پیر چکے علی بذاتہ اس مقام کے اور ایک امامت جبریل علیہ السلام کی اور کہیں ثابت نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے پیچھے نماز پڑھی ہو **شعبۃ بن شعبان** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلاً من صحابہ قد کفر فوق العمامۃ وفي رواية اخرى ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم کان یسرع علی الخنثیین وعلی ناصیتہ وعلی عمامتہ **ترجمہ** غیرہ ابن شعبہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور سج کیا پیشانی پر اور اوپر عمامے کے دوسری روایت میں ہے کہ سج کرتے تھے آپ موزوں اور پیشانی پر اور عمامے پر **شعبۃ بن شعبان** قال کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رکبۃ مہمی ادا و فخرج لحاجتہم اقبل فخلعتہ بلا اذی فافروخت علیہ ففسل کفہ ووجہہ ثم ادا ان یمخرج عمامۃ وعلیہ حبة من صوف من حباب الروم ضیقۃ الکمین فضاقت فادعھا فادعھا انتم اھویت الی الخنثیین لا تزعھا فقال لی دع الخنثیین فانی ادخلت القدرین الخنثیین وھا طاهران فمسح علیہما **ترجمہ** غیرہ ابن شعبہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تھے چند سواروں میں میرے ساتھ ایک چہاگل تھی آپ حاجت کو جا کر آئے میں چہاگل لیکر پوچھا اور پانی ڈالا آپ نے دونوں پہنچوں کو اور منہ کو دھویا پیرائیں نکالنا چاہا اور آپ ایک ادنی حیدر دم کے جوں میں سے پھرنے ہوئے تھو جکی آستین رنگ تھیں تو ہاتھ آپ کے نہیں سے نہ نکل سکے آپ نے نیچے نکال لئے پیر میں جہکا موزے آپ کے پانوں سے اتار لئے کو آپ نے فرمایا چوڑے موزوں کو میں نے اٹھو طہارت پر پہنا ہے **ف** موزوں پر مسح اسوقت درست ہے جب پورا وضو کو پہنے تھے پیر آپ نے موزوں پر مسح کیا **شعبۃ بن شعبان** قال خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر هذه القصة قال فاذنبا الناس عبد الرحمن بن عوف یصلی بھم الصبح فلما دارا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ احان یتأخر فاومی الیہ ان یمضی قال فصلیت انا و النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ رکعۃ فلما سلم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فغسل الوکبۃ الی الی سبق بھا ولہ یذکر علیہا شیعۃ قال ابو داؤد ابو سعید الخدری وابن الزبیر ابی جابر یقولون من ادرك الفرد من الصلوة علیہ سجدنا لہ و **ترجمہ** غیرہ ابن شعبہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار پیچھے رہ گئے جماعت کو پیر میں کیا یہ جب قصد بعد اسے کہا جب ہم آئے تو دیکھا عبد الرحمن بن عوف لوگوں کی امامت کر رہے تھے مجر کی نماز میں جنبا تھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پیچھے ہٹنا چاہا آپ فرماوا

کیا پڑے باغیر دے کہا پھر میں نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف کے چچو ایک رکت
 پہنچ کر عبد الرحمن نے سلام پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رکت ادا کی جو عبد الرحمن پہلے پڑھ چکا ہے
 اور کچھ زیادہ نہیں کیا۔ ابو داؤد نے کہا جو شخص امام کے ساتھ طاق رکعتیں پڑھے (مثلاً ایک رکت یا تین رکعتیں)
 تو ابوسعید خدری اور ابن الزبیر اور ابن عمر کہتے ہیں وہ دو سجدے کرے (ہوگے) مگر اکثر علما اس کے نزدیک سجدہ ہو
 اس سوئیں لازم نہیں آتا **عبدالرحمن بن عوف** یسار بلا راہ غزوہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان
 ینخرج یقتنی حاجتہ فأتیہ بالما فیہ توفنا ونبیہ علی عمامتہ موقیہ **مرحبہ** عبد الرحمن بن عوف پوچھتے
 تھے بلالؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا حال بلالؓ نے کہا پہلے نخلتو تھے حاجت کو جب حاجت سے
 ہوا آتے پھر پانی لاتا آپؐ وضو کرتے اور مسح کرتے اپنے عمامے اور موزوں پر **عبدالرحمن بن عوف** بن جویریہ
 جو یرواہل شام تو ضاً فیہ علی الخفین وقال ما یفعلنی ان اسمی وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح
 قالوا اما کان ذلک قبل نزول المائدۃ قال ما اسلمت لہ بعد نزول المائدۃ **مرحبہ** ابو زرہ بن عمرو سے
 روایت ہے کہ جریر بن عبد اللہ بجلی نے پیشاب کیا پھر وضو کیا تو مسح کیا موزوں پر اور کہا کیا وجہ ہے جو میں مسح نہ کروں
 یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے دیکھا لوگوں نے کہا یہ فعل اچھا قبل سورہ Maidہ کے اترنے کے ہوگا
 ف کیونکہ سورہ Maidہ آخرین آتری ہے اور اس میں پانوں دھونیکا حکم ہے **جریر** نے کہا میں تو اسلام لایا
 بعد اترنے سورہ Maidہ کے ف تو یہ فعل آپؐ کا لاسحالہ بعد سورہ Maidہ کے نزول کے ہوا۔ اس سے معلوم ہوا
 کہ سورہ Maidہ میں جو آیت پانوں دھونیکی ہے وہ خاص اس صورت کی جب پانوں میں موزے نہ ہوں اگر موزے
 ہوں گے تو موزوں پر مسح درست ہے بدلیل حدیث صحیحہ متواترہ کے۔ ابو زرہ عمرو کے بیٹے ہیں اور عمر و جریر بن
 عبد اللہ بجلی کے بیٹے ہیں نام ابو زرہ کا ہرم ہے یا عمر و یا عبد اللہ یا عبد الرحمن یا جریر ثقہ میں تابعین میں سے اور ان کے
 داوا جریر بن عبد اللہ بجلی صحابی مشہور ہیں **شعبہ** میں انکا انتقال ہوا یا بعد اسکے **عمر بن عبد اللہ بن الحصیب** السدوسی
 ان النجاشی ھدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسہما ثم توفنا وسمی علیہما
مرحبہ بریدہؓ سے روایت ہے کہ نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے بریدہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو موزے
 سادے سیاہ آپؐ نے انکو پہنا پھر وضو کیا اور مسح کیا ان موزوں پر کہ ابو داؤد نے اس حدیث کو صرف البصرہ والوں
 نے نقل کیا ہے **عمر بن شعبہ** بن شعبہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین نقلت باللسان
 انسیت قال بل انت نسیت بهذا مونی بغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مسح کیا موزوں میں نے کہا یا رسول اللہ آپؐ بھول گئے آپؐ فرمایا تو بھول گیا مجھ کو تو ایسا ہی حکم کیا میرے
 مالک **زویب التوقیت فی المسح** کی مدت کا بیان **عمر بن زعمیر** بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نہی مسخ کیا موزوں کے ظاہر پر چوتھی روایت میں یوں ہے میں تلوون کا سح پانوں کے اوپر مسخ سے
 بہتر جاتا ہوں یہاں تک کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اوپر مسخ کرتے دیکھا کرتے کہا یعنی موزوں کے
 اوپر یا پتھریں روایت میں عبد بن حنفیہ سے یوں ہے میں حضرت علی کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو دونوں پانوں کے اوپر
 کی جانب دھوئے اور کہا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا آخر حدیث تک
 الثغابین بن شہبہ قال وحدثنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوة بنو النضیر علی الخفین ولسبقہما سرحہ
 مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہوئی ہے وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ بئرک میں تو اپنے مسخ کیا موزوں
 کے اوپر اور نیچے کہا ابو داؤد نے یہ حدیث منقطع ہے ثور نے اس حدیث کو رجاء بن حیوۃ سے نہیں سنا
 ف ترمذی نے کہا یہ حدیث معاول ہے اور کہا پوچھا میں ابازہ اور محمد بن اسمعیل بخاری سے اس حدیث کا
 حال ان دونوں نے کہا یہ حدیث صحیح نہیں ہے **ف** فی لا تنضح شرمگاہ پر پانی چھڑک لینا کہ یہ ان
 وضو کے بعد تہوڑا سا پانی پاچا گاہ کے مپانی پر چھڑک لیا کہ قطرے کا دوسواں جاتا ہے یہ سوسہ
 دور کی نیکی عمدہ تدبیر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سکھلائی **سفیان بن الحکم** الثقفی
 او الحکم بن سفیان الثقفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال ایو جاد ینضح ثم حب سفیان
 بن حکم یا حکم بن سفیان سے روایت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے وضو کیے پانی چھڑک لیتے
 (اپنی شرمگاہ پر) کہا ابو داؤد نے بعضوں نے حکم بن سفیان کہا ہے بعضوں نے سفیان بن حکم
 کہا ہے **ف** ابن حبان نے کہا اسکے دونوں نام میں اور راوی چوک گوین اسکے نام میں اور اسکے باپ کے
 نام میں مندرجئے کہا اختلاف ہو کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا نہیں ابن عبد البر نے کہا اس
 سے ایک ہی حدیث مروی ہے وہ بھی مضطرب الاسناد ہے خطابی نے کہا مراد یہاں پانی چھڑکنے سے یہ ہے کہ پانی
 سے استنجا کرنا کیونکہ صحابہ اکثر ڈھیلوں پر اکتفا کرتے تھے بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ بعد استنجا کے تہوڑا سا پانی
 شرمگاہ پر چھڑک لینا دسوسہ دور کی نیکی کو نوادی نے کہا جمہور علماء نے یہی مراد لیا ہے **ع** صحابہ عن رجل
 من ثقب عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بال شتم نضح فوجہ ثم حب مجاہد نے روایت
 کیا ایک شخص ثقفی سے (وہ حکم بن سفیان ہے) اُس نے اپنا باپ سے سنا وہ کہتا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پھر پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر **الحکم** احابن الحکم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ
 وسلم بال شتم فوجہ ثم حب حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم سے روایت ہوئی اُس نے اپنا باپ کے
 سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور پانی چھڑکا شرمگاہ پر **ف** احمد اور دارقطنی کے روایت
 مجاہد بن جابر نے کہا کہ اوایل زمانہ وحی میں جب میل آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور وضو سکھایا اور نماز سکھائی

مسخ کیا موزوں کے ظاہر پر چوتھی روایت میں یوں ہے میں تلوون کا سح پانوں کے اوپر مسخ سے بہتر جاتا ہوں یہاں تک کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اوپر مسخ کرتے دیکھا کرتے کہا یعنی موزوں کے اوپر یا پتھریں روایت میں عبد بن حنفیہ سے یوں ہے میں حضرت علی کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو دونوں پانوں کے اوپر کی جانب دھوئے اور کہا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا آخر حدیث تک

توجہ فرموسے فارغ ہوئے ایک چلنیانی لیکر شرمگاہ پر چڑھ گیا وہاں پہنچ کر
 بعد کیا دعا پڑھی **عقبن** میں اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدام انفسنا تنادوا بالوعای
 وعاية ابداننا کانت علی رعاية الابل فروحمنا بالاعشی فادریک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطلب الناس
 فسمعتہ یقول ما منکم من احد یتوعدنا فیحسن الوضوء ثم یقوم فیکرم رکعتین یقبل علیہما بقلبه ووجهہ
 اولا فذا وجب فقلت یخرج ما اجد هذه فقال رجل من بنی یدی التي قبلها یا عقبہ ابعی منها فظفرت فاذا هو
 عمر بن الخطاب فقلت ما حی یا ابا حفص قال لا لہ قال انفا قبل ان یجی ما منکم من احد یتوعدنا فیحسن الوضوء ثم یقوم
 حین یضع من وضوءہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ وان محمدا عبیدہ ورسولہ الا فحقت
 ابواب الجنة الثانیة یدخل من ایدھا شاء **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ اپنا کام آپ کرتے تھے باری باری اونٹ چرتے تھے یعنی اپنی اونٹوں کو ایک دین بھری باری
 تھی میں انکو لیکر چلا تیسری بھر کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے میں نے سنا آپ فرماتے
 کوئی تم میں ایسا نہیں ہو جو وضو کرے اچھی طرح (تمام آداب و سنن سے) پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھ کر دل لگا کر
 شگاہ نیچے گویا ہوئے **ف** یعنی دل کو بھی متوجہ رکھے اور مونہ کو بھی ادھر اُدھر نہ پھیرے نیچو دیکھتا رہو عرض
 یہ ہے کہ قلب سے بھی شروع و ختم ہوا اور احسن سے بھی **ف** اگر حُبُّ اُس کے واسطے واجب ہو جاتی ہے میں نے کہا
 واہ واہ کیا اچھا نسخہ ہے ایک شخص میرے سامنے تیار رہا بولا اے عقبہ اس سے پہلے جو آپ نے بیان کیا وہ اس
 سے بھی بڑھ کے تھا میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب تھو میں نے پوچھا وہ کیا ہے او ابا حفص (کنیت ہے حضرت عمرؓ کی)
 انہوں نے کہا ایہی تیرے آئیے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو وضو
 کرے اچھی طرح پھر وضو سے فارغ ہو کر کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ وان محمدا عبیدہ ورسولہ **ف**
 اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین **و** مذی **ف** مگر قیامت کے روز اس کے واسطے کہ انہوں نے دروازے
 جنت کے کھلے ہوں گے جس دروازے سے چاہو جاؤ **ف** سنائی اور حاکم کی روایت میں اتنا اور ہے سبحانک
 اللهم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک اوب الیک پوری دعا کے معنی یہ ہیں گواہی دیتا ہوں میں اس پر
 کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سچا سوا اے اللہ جل جلالہ کے وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں (نہ ذات میں نہ صفات
 میں نہ اوسکا سا کسی کو علم ہے نہ اُسکی سی کسی کو قدرت نہ اُسکی طرح کوئی سنا ہے نہ اُسکی طرح کوئی دیکھا ہے)
 اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے ہیں اور اُسکے پیغمبر ہوئے ہیں اے خدا تو مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے کر
 اور پاک بنو والوں میں سے کر تو خود پاک ہے ہر عیب سے اے میرے مالک شکر ہے تیرا میں گواہی دیتا ہوں اس بات

کی سوائے ہر گز نہ تھا محبوب و نہیں ہے اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں تجھ سے۔ دوسری روایت
 میں ابو داؤد کے اونٹوں کے چراس کا ذکر نہیں ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر اپنی کچھ
 آسمان کی طرف اٹھاوے اور کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ آخر تک آنگہ آسمان کی طرف اٹھاوے کیونکہ ہمارا مالک
 اور مولا اللہ جل جلالہ آسمانوں کے اوپر عرش پر ہے اسکی طرف توجہ ہو جاوے **فی الرجل یصلی الصلوۃ**
بوضوء واحد کئی نمازوں کو ایک وضو سے پڑھنے کا بیان **عن ابی اسد محمد بن ع** من قال سالۃ تسبیح
 خلائک عز الوضوء فقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ لکل صلوۃ وکنا نصلی الصلوۃ بوضوء
 واحد **محمد بن محمد بن عمرو** نے پوچھا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وضو کا حال انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور ہم لوگ کئی نمازوں کو ایک وضو سے پڑھا کرتے تھے **عن بیدق السیب**
ابو ہریرہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح خمس صلوۃ بوضوء واحد وسمی علی خفیہ فقال
 لہ عمرانی روایت کہ صنعت شیعۃ التکمیل منعتہ قال عکلم صنعتہ **محمد بن محمد بن محمد** سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز پنج نمازوں کو ایک وضو سے پڑھا اور صبح کیا موزوں پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے
 کہا یہ شیعہ الیکو وہ کام کرتے دیکھا جو کہیں آپ نہیں کرتے تھے یعنی ایک وضو سے کئی نماز پڑھنا حالانکہ عیشت آپ پر ایک
 نماز کے لئے وضو کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جان بوجہ کر یہ کام کیا ہے تاکہ میری
 امت پر آسانی ہو **والف** رقی الوضوء وضو میں پیش شک رہ جائیگا بیان **عن انس بن** بعد ہجاء
 الحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد تضرعاً وترك علی قدمہ مثلاً موضع الظفر فقال لہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فاحسن وضوءک **محمد بن محمد بن محمد** سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کر کے اور ایک ناخون برابر اُس نے سو کہا چھوڑ دیا تھا اپنے پاؤں میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹ جا اچھی طرح وضو کر کہا ابو داؤد نے یہ حدیث معروف نہیں ہے صرف ابن ابی
 شیبہ نے اسکو روایت کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہی ایسا ہی مروی ہے اس میں بھی لوٹ جا اچھی طرح وضو کر پتہ
عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دای رجلا یصلی فی ظہر قمرہ
 طمۃ قمرہ الذرہم لہ یصلیہا الماء فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعید الوضوء و الصلوۃ
محمد بن محمد بن محمد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے
 اور اُس کے پاؤں میں ایک روم برابر سو کہا رہ گیا تھا آپ نے اسکو حکم کیا وضو اور نماز ٹوٹانے کا **ف** اس حدیث کی
 اسناد ضعیف ہے **فی** اذا شک فی الحدیث جب وضو ٹوٹنے میں شک ہو تو کیا کرے **عن عبد اللہ**
بن زید بن جهم المازنی شکى الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یحیی الشی فی الصلوۃ حتی یخجل الیہ

فقال لا يمنع ذلك حتى يصح صلاته ويجوز ان يحبس عليه حتى يصح صلاته
 عليه وسلم سے آئی کہ کبھی نماز میں ایسا شبہ ہوتا ہے گویا وہ اس کا ٹوٹ گیا ہے آپ نے فرمایا غار نہ توڑے جب
 تک آواز نہ سنے یا بونہ سوئے **عشر** ابھیہ فیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا كان احدکم
 في الصلاة فوجد في ركة في دينه او حدث اولم يحدث فاشكل فليتم صلاته حتى يصح صلاته او يجزئ
عشر ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں
 سر میں سے اندک کچھ حرکت معلوم ہو پھر تھیں نہ ہو کہ وضو ٹوٹا یا نہ تو ٹوٹا تو وہ نماز نہ توڑے جب تک آواز نہ سنے یا بونہ سوئے
یہ الوضوء من القبلة عورت کو بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا **عشر** عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم قبلها ولم يتوضأ **عشر** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پایا کیا
 پر وضو نہیں کیا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث منقطع ہے ابراہیم تمیمی نے حضرت عائشہ سے نہیں سنا **عشر**
 عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل مائة من نساءه ثم توجع الى الصلاة ولم يتوضأ قال عروة
 دخلت لهما من حلی لانت ففحكت **عشر** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنی کسی بی بی کو بوسہ دیا پھر نماز کو نکلے اور وضو نہیں کیا عروہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے کہا وہ بی بی
 کون ہو گی سوا تمہارے تو وہ پسے لگیں۔ کہا ابو داؤد نے جیحی بن سعید القفطان نے ایک شخص سے
 کہا تو مجھ سے نقل کر دو دون حدیثین میں ایک تو یہ حدیث اش کے حبیب سے بوسہ کے باب میں دوسرے
 مستحاضہ کے باب میں ثوری نے کہا حبیب نے ہم سے صرف عروہ غزنی سے حدیث بیان کی یعنی عروہ بن
 زبیر سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ کہا ابو داؤد نے لیکن حمزہ زیات نے حبیبؓ انہوں نے عروہ بن الزبیر
 انہوں نے عائشہ سے ایک حدیث صحیح نقل کی ہے **یہ** الوضوء من مس الذکر ذکر کے چھو ہونے
 وضو ٹوٹ جائیگا بیان **عشر** عروہ بن الزبیر یقول دخلت علی مروان بن الحکم فذاکنا ما یکون منه فی
 فقال مروان من مس الذکر فقال عروة ما علمت ذاک فقال مروان اخبرنی بیدرة بنت صفوان انها
 سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مس ذکرہ فلیتوضأ **عشر** عروہ بن الزبیر
 روایت میں مروان بن الحکم (جو حاکم تہام مدینہ کا پیر آخر میں خلیفہ ہو گیا بنی امیہ میں سے تھا) پاس گیا اور ہم نے
 بیان کیا اور چیزوں کو جن سے وضو ٹوٹتا ہے مروان نے کہا میں نے اس سے ہی عروہ نے کہا یہ مجھ سے معلوم ہے
 مروان نے کہا مجھے بیدرة بنت صفوان نے خبر دی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے
 آپ جو مس کرے اپنے ذکر کو وہ وضو کرے **یہ** قول ہے احمد اور شافعی اور مالک کا اور حق یہ ہے
 کہ یہ حکم مستحباً ہے نہ وجوباً اور وضو نہ کرنا نہایت ہی **یہ** الوضوء من مس الذکر ذکر کے چھو ہونے وضو ٹوٹ جائیگا بیان

محمد طلق بن علی قال قد سئل عن رجل كان يذوق فقال يا بنی اللہ

ما تری فی من الرجل کذا بعد ما یتوضأ فقال هل هو الا مضغ فمضغه او قال بضعه فمضغه ثم مضغ

طلق بن علی سے روایت ہے کہ اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے تین ایک شخص یا گویا بدلتا رہتا اور پھر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی نبی اللہ کے کیا کہتے ہو تم جب کوئی شخص چھوے اپنی ذکر کو بعد وضو کے

آپ نے فرمایا نہیں ہے ذکر لکڑیاک چھو یا لکڑہ اس کے بدن کا ف یعنی جیسے اور بدن چھو نیسے وضو نہیں جاتا اور

ہی ذکر کے ہی چھو نیسے وضو نہیں جانا۔ محدثین نے اختلاف کیا ہے اس مقام پر بعضوں نے بسرہ کی حد

کو ترجیح دی ہے بعضوں نے طلق کے حدیث کو رد للناس فیما یشتقون مذاہب اہل ایک آدمی کا جدا جدا ملک

اور طریقہ ہے عامل بالحدیث کو گنجائش ہے وسعت اور راحت کی وقت بسرہ کی حدیث پر عمل کرے وقت اور

ضرورت کی وقت طلق کی حدیث پر چلے صحابہ ہی مختلف ہو اس مسئلے میں بعض قائل تھے اس امر کے کہ فک

سے وضو لازم ہے جیسے جابر اور ابو ہریرہ اور ام حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور زید بن خالد اور ابن عباس وغیرہم بعض

کہتے تھے وضو لازم نہیں آتا جیسے حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور عمار اور حذیفہ وغیرہم راضی ہو لہذا ان سے

باب الوضوء من لحم الابل اونٹ کا گوشت کھانیس وضو لازم ہونیکیامیان محمد البراء بن عازب

قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوضوء من لحم الابل فقال قضاؤا منها وسئل عن لحم الغنم

فقال لا تقضوا منها وسئل عن الصلوة فی مبارک الابل فقال لا تقضوا فی مبارک الابل فانھا من الشیطان

وسئل عن الصلوة فی مبارک الغنم فقال صلوا فیھا فانھا بركة ثم حمیہ براء ابن عازب سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر نیسے آپ نے فرمایا وضو کرو اس سے

اور سوال ہوا بکری کے گوشت کھا کر وضو کر نیسے آپ نے فرمایا نہ وضو کرو اس سے اور سوال ہوا اونٹوں کے

بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھتے ہو آپ نے فرمایا نہ نماز پڑھو اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں وہ شیطانوں کی جگہ ہے

ف یعنی اونٹ شریہ ہوتے ہیں ایسا نہ ہو یہ نماز پڑھتا ہو وہ اُنہیں حرکت کریں یہ دب جاوے یا مارا کھا دے

اور سوال ہوا بکریوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھنے سے آپ نے فرمایا نماز پڑھو وہاں وہ برکت کی جگہ ہے

باب الوضوء من لحم الغنم والی وغسلہ کچے گوشت چھو نیسے یا کچے گوشت دھو نیسے وضو لازم نہ آنا

عمر ابن سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غسلہم وہو یسلخ شاة فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نہ حتی اریک فاذا خلیدہ بین الجبل واللحم قد صلبھا حتی تقادرت الی الایطعم مضی فضلی للناس لم یتوضأ

قال ابو داود عن فی حدیث یعنی ہمیں ماء ثم حمیہ ابو سعید روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزر کر ایک

پہرچو کہاں تار رہا تھا ایک بکری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہٹ جا میں بتاتا ہوں آپ نے ایسا یا نہ

تہ

کہاں اور گوشت کے اندر والا اسکا نفل تک چلا گیا پھر آپ چلے اور نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا عمر کی روایت میں
 اتنا زیادہ ہے یعنی پانی سے نہ دھویا **باب** فَرَاكَ الْوَضُوءِ مِنْ مِلِّتِهِ مُرَدِّهِ كَوْحُورُ وَضُوءِهِ كُنْهِيَا
 محمد جابر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویرا النسوق داخلہ من بعض الصالحیۃ والناس کثرتہ فمرید
 لَمَسْكَ مِيتَ فَنَتَاوَلَهُ فَاحْذَرُوا ذَنبَهُ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ عَجِلَانِ هَذَا هُوَ سَأَلَ الْحَدِيثَ ثُمَّ جَمَعَ جَابِرٌ
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں گئے آ رہے تھے عالیہ کے دیہات سے **فت** عالیہ وہ نو
 ہیں جو مدینہ کے اطراف میں ہیں بلندی کی طرف **فت** اور دونوں طرف لوگ آپ کے ساتھ تھے راہ میں
 ایک بکری کا بچہ دونوں کان پیوستہ ملا آپ اس کے کان پکڑ کر اسکو اٹھایا اور فرمایا کون شخص تم میں سے اسکو لینا چاہتا
 ہے اور بیان کیا آخر حدیث تک **فت** صحیح مسلم میں پوری حدیث یوں ہے حضرت نے فرمایا تم میں سے کون
 چاہتا ہے کہ یہ بکری کا بچہ مردہ چوٹے کان والا اسکو ایک درم کے بدلے میں لے لے صحابہ نے کہا ہم نہیں چاہتے
 کہ یہ ہلکسی چیز کے بدلے میں لے اور ہم کیا کریں گے اسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو لے
 اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اس میں عیب تھا کہ اس کے کان نہایت چوٹے ہیں یا لے لے
 ہیں یا مفقود ہیں یا کٹے ہوئے ہیں تو پہلا اب کیا حال ہو گا جب وہ مردہ ہے آئیں
 جان نہیں حضرت نے فرمایا خدا کی قسم مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر
 ذلیل اور خواہ ہے یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے
 زیادہ تر کنارہ کرو اسکو **سطح** کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے
 ہی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہے بلکہ تمام ہوا پارہ
 پہلا سنو ابو داؤد کے بتائیں یا دون میں سے
 شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شکر
 ہوتا ہے بارہ دوسرا

فضل اور انعام پر اعتماد کر کے

تَلَا الْجَنَّةَ لَوْلَا وَيَتْلُو الْجَنَّةَ لَوْلَا تَلَا الْجَنَّةَ لَوْلَا

فہرست ابواب الایمانیہ فی کتاب الحجۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴	دینا بھ کتاب	۱۳	رات کو کسی برتن میں پیشاب کر لینے کا بیان
۴	ابوداؤد کا حال	۱۴	جن مقاموں میں پیشاب کرنا منع ہے
۵	تقریفات اقسام حدیث	۱۴	پاخانہ سے ٹھکر کیا کہے
۶	تم احوال ابوداؤد رحمہ اللہ	۱۵	استنجہ کے وقت ذکر کو دہانے ہاتھ نہ پکڑے
۷	مصطلحات مترجم	۱۵	پانچا نہ کیوقت پردہ پوشی کرنا
۸	سند کتاب	۱۵	جن چیزوں سے استنجا کرنا منع ہے
۹	کتاب الطہارۃ	۱۶	پتھروں سے استنجا کرنا کیا بیان
۱۰	حاجت کیواسطے تنہائی کی جگہ میں جانا	۱۶	پانی کی کا بیان
۱۱	پیشاب کے لئے جگہ ڈھونڈتے کا بیان	۱۷	پانی سے استنجا کرنا کیا بیان
۱۲	پاخانہ میں جاتے وقت کیا کہے	۱۷	استنجانے کے بعد ہاتھ کو زمین پر رگڑنا
۱۳	پاسنچا نہ یا پیشاب کیوقت تبدلہ کی طرف موہ نہ کرنا	۱۸	مسواک کا بیان
۱۴	مکرہہ ہے۔	۱۸	کس طرح مسواک کرے
۱۵	اسکے اجازت کا بیان	۱۹	ایک آدمی دوسرے کی مسواک کرے
۱۶	پاخانہ کیوقت ستر کب کہے	۲۰	مسواک دھونیکا بیان
۱۷	پاخانہ میں باتیں کرنا مکرہہ ہے	۲۱	مسواک پیدائشی سنت ہے
۱۸	پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب نہ دینا	۲۲	جورات کو بیدار ہو کر مسواک کرے
۱۹	بغیر طہارت کے ذکر آہی کا بیان	۲۳	وضو کا فرض ہونا
۲۰	جس مانگو بھی برائے کا نام ہو اسے پاخانہ میں نہ لکھا	۲۴	وضو پر وضو کرنا کیا بیان
۲۱	پیشاب سے پاکی کا بیان	۲۵	پانی کا بیان
۲۲	کھڑے ہو کر پیشاب کا بیان	۲۶	بیرضاعہ کا بیان

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۲	جوپانی بعد غسل کے سر پہ نجس نہیں ہے	۲۹	ڈاڑھی کے خلال کا بیان
"	تہے ہوئی پانی میں پیشاب کا بیان	"	عمامے پر مسح کرنا کا بیان
"	سکتے کے چوٹے کا بیان	"	پاؤن دھونیکا بیان
۲۳	بلی کے چوٹے کا بیان	۳۰	موزون پر مسح کرنا کا بیان
۲۴	عورت کے بچو ہوئی پانی سے وضو کرنا کا بیان	۳۲	مسح کی مدت کا بیان
"	اسکی مافت کا بیان	۳۳	جراہ پر مسح کرنا کا بیان
"	سمندر کے پانی سے وضو کرنا کا بیان	۳۴	موزون پر کس طرح مسح کرنا چاہیو
۲۵	نمیز سے وضو کرنا کا بیان	۳۵	شرنگاہ پر پانی چڑک لینا کا بیان
۲۶	پیشاب یا پاخانہ لگا ہو تو پہلے حاجت سے نفاخ	۳۶	وضو کے بعد کیا دعا پڑھے
"	ہو کر پھر نماز پڑھے	۳۷	کئی نمازوں کو ایک وضو سے پڑھنا کا بیان
۳۷	وضو کی واسطے کتنا پانی کافی ہے	"	وضو میں کہیں خشک رہ جائیکا بیان
"	وضو میں اسراف کا بیان	"	جب وضو ٹوٹنے میں شک ہو تو کیا کرے
۳۸	وضو پورا کرنا کا بیان	۳۸	عورت کو بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا
"	کانسی کے برتن میں وضو کا بیان	"	ذکر کے چھوٹے وضو ٹوٹ جائیکا بیان
"	وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا بیان	"	ذکر کے چھوٹے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان
۳۹	جو شخص مکر اوٹھے وہ ہاتھ دھو پھر برتن میں ڈالے	۳۹	اونٹ کے گوشت کھانسی وضو لازم ہونیکا بیان
"	آنحضرت علی علیہ السلام کے وضو کا بیان	"	کچے گوشت چھوٹے یا دھونے سے وضو لازم نہ آتا
۳۶	تین تین بار وضو کرنا کا بیان		کا بیان
"	دو دو بار وضو کرنا کا بیان	۵۰	مرد کے چھو کر وضو نہ کرنا کا بیان
۳۷	ایک ایک بار وضو کرنا کا بیان		
۵	کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں جدائی کرنا کا بیان		
	یہ روایت ضعیف ہے		
	ناک چھیننے کا بیان		

الجزء الثاني (پاره دوسرا)

پ

بسم الله الرحمن الرحيم

یاد فی ترک الرضوخامست الذناداگ کی پکی ہوئی چیز کہاں ہے وضو لازم نہ آتا ہے ابتدا سے اسلام میں یہ حکم تھا کہ آگ سے جو چیز پکے اُسکے کہاں ہے وضو جاتا رہتا تھا بعد اُسکے یہ حکم منسوخ ہو گیا مگر آٹ کے گوشت کہاں ہے وضو بعض علماء کے نزدیک لازم آتا ہے امام احمد کا مذہب یہی ہے **عز ابن عباس**

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کثرت شاة ثم صلی ولم يتوضأ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے دست کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا عن المغيرة بن شعبه قال ضفت النبي صلی اللہ علیہ وسلم ذات ليلة فامر بحجب فشوى واخذ الشفرة فجعل يحزني بهامته قال فلما بال فأذنت بالصلاة قال فألقى الشفرة وقال ما له تربت يداه وقام يصلي نادى العبادي وكان شاربي وفي قصصه على سواك او قال اقصة الله على سواك **ترجمہ** منہ پر

ہر ہناری و کان شادی و فی قصصہ علی سواک اوقال اقصہ اللہ علی سواک ترجمہ مفیدہ
 بن شعبہ سے روایت ہوا میں ہمان گیارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا میں ایک رات آپ نے حکم کیا بیکری
 کی ایک ران بہوئے نکاوہ بہوئی گئی اور آپ چھری لیکر میرے لئے گوشت کاٹ رہے تھے اتنی میں بلال
 آئے اور نماز کے واسطے بلایا آپ نے چھری ڈال دی اور کہا کیا ہو گیا اسکو خاک آلودہ ہوں مانتہ اُسکے اور
 کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے ہناری کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میری مچھین بڑھ گئی تھیں آپ نے
 ایک مسواک مونچھوں کے تلے رکھ کر انکو کتر دیا **ع** ابن عباس قال اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتف ثام محمد بن عبد اللہ بخاری نے حضرت امام احمد بن حنبل سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت پہر پونچھ لیا اپنا ہاتھ فرش سے جو اُس کے نیچے بچھا ہوا تھا بہر کُٹ کر ٹکڑے کرنا شروع کیے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دست میں سے کچھ گوشت کہا یا یہ نماز پر اور وضو نہ کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کو دیکھا تو اس کا گوشت چمک رہا تھا۔

فتوٰی بابہ ششم صلی اللہ علیہ وسلم دعا بفضل طعامہ فاکل شتم قام الی الصلوٰۃ ولم یقنعاً سرّ مجہد جابر بن عبد اللہ
الضاری سے روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی اور گوشت پیش کیا آپ نے فرمایا
بعد اسکے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا پھر غارِ پریٰ ظہر کی بعد نماز کے جو کہا تا تھا اسکو نکالیا اور کہا یا پھر کہہ
جو کہ غارِ پریٰ اور وضو نہیں کیا عجل جابر قال کان آخر الامم ینا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک
الوضوء مع اذیت النازر مجہد جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر فعل یہ تھا کہ اگر کسی

باب الوضوء من الدم خون نکلنے و وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن جابر قال** خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يعتي في غزوة ذات الرقاع فاصاب رجل امراة رجل من المشركين فخلعان لا انتهى حتى اهرتد ما في اصحاب محمد فخره يتبع اثر النبي صلى الله عليه وسلم فنزل النبي صلى الله عليه وسلم منزله فقال من رجل يكلون فان تدبجل من المهاجرين وسجل من الانصار فقال كونوا بكم الشغل فلما خرج الرجلان الى قسم الشعب اضطلع المهاجري وقام الانصاري يصلي واتى الرجل فلما دأى شخصه عرف انه من بيعة القوم فرمى به فسمهم فوضعه فيه فانزعجه حتى رمى به بشدة اسمهم ثم ركه وسجد ثم اتبعه صاحبه فلما عرف انهم قد نذروا به هرب ولما رأى المهاجري ما بالانصاري من الدم قال سبحان الله الا اني بهت اول ما رى قال كنت في سورة اقرؤها فلم احب ان اقطعها ثم حجب جابر بن عبد الله سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے غزوہ ذات الرقاع میں ایک شخص نے کسی مشرک کی عورت کو مار ڈالا اُس نے قسم کھائی میں باز نہ آؤں گا جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو قتل نہ کروں گا تو وہ ڈھونڈتے نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان پر اور آپ ایک تیر بین آئے اور فرمایا کون ہماری حفاظت کریگا ایک شخص ہرجا اور ایک انصاری مستعد ہوئے آپ نے فرمایا جاؤ کہاٹی کے سرے پر ہو دو نوں آدمی کہاٹی کے سرے پر بیٹھے وہاں جا کر ہرجا لڑیٹ رہا اور انصاری کچھ ہو کر نماز پڑھتے تھے وہ شخص آیا اور اُس نے دیکھ کر پچھنا یہ محافظ ہو قوم کا اُس نے ایک تیر مارا وہ انکو لگا اوہوں نے نکال لیا یہاں تک کہ اُس نے تین تیر مارے اسوقت اوہوں نے رکوع اور سجدہ کر کے اپنے ساتھی کو ہوشیار کیا جب اس شخص کو معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ ہوشیار ہو گئے تو وہ بہاگ گیا ہرجا نے انصاری سے پوچھا تو نے پہلے تیر میں کیوں بچے ہوشیار نہیں کیا انصاری بولا میں ایک سورت پڑھ رہا تھا ہرجا نے کہا نہ چا تا توڑنے کو ف سبحان اللہ نماز میں اگر مضموع مضموع ہو تو ایسا ہو جب ادنی ادنی صحابیوں کا یہ حال تھا تو اجاہ صحابہ کی نماز کیسی ہوگی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی نہ وضو ٹوٹتا ہے **باب** فی الوضوء عن النہم سوئیے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن عبد الله بن عمر** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم شغل عنها ليلة فاخرها حتى رقدنا في المسجد ثم استيقظنا ثم رقدنا ثم استيقظنا ثم رقدنا ثم خرج علينا فقال ليس احد يلتنظ الصلوة غيركم ثم حجب عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دیر کی عشا کی نماز میں یہاں تک کہ ہم سو رہے مسجد میں پہر جاگے پہر سو رہے پہر سو رہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا سو اتھا رہے اور کوئی نماز کا انتظار نہیں کرتا ف پہر کے نماز پڑھنی عشا کی اور صحابہ نے ہی پڑھی مگر وضو نہ کیا **عن** انس قال

اعداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر من العشاء الاخرة حتی یخفوا ثم یصلون ولا ینقضوا
 ترجمہ انس رضی سے روایت ہے کہ تھو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے تھے عشا کی نماز کا یہاں تک
 کہ کھجک جاتے تھے سر اونکے (یعنی بیٹھے بیٹھے سو جاتے تھے) پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے
 سعد بن مالک قال اقيمت صلاة العشاء فقام رجل فقال يا رسول الله ان لي حاجة فقام بناحية
 حتى نفس القوم او بعض القوم ثم صلي بهم ولم يدكروا وضوءا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
 کہ عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور بولایا رسول اللہ مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے اور آپ سے
 سرگوشی کرنے لگا یہاں تک کہ بعض لوگ سو گئے پھر اپنے نماز پڑھی اُن لوگوں کے ساتھ اور وضو کا ذکر نہیں
 کیا **عمر بن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسجد وینام ویفتح ثم یقوم فیصلي ولا یقول
 قال فقلت له سليت لم تتوضا وقد نمت فقال لا غا الوضوء علی من نام مضطجعا زاد عثمان وهذا فانه اذا
 اضطجع استرخت مفاصله ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے
 تھے اور سو جاتے تھے یہاں تک کہ خراٹوں کی آواز آتی تھی پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے ایک بار
 میں نے کہا اپنے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا حالانکہ آپ سو گئے تھے آپ نے فرمایا وضو اس شخص پر لازم آتا ہے جو
 کروٹ لیکر سو جاوے عثمان اور ہناد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب کروٹ پر لیٹ کر سو گیا تو اس کے
 چوڑے پہلے ہو جاوے **ف** اور احتمال ہوگا وضو ٹوٹ جائیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوئے وضو نہیں
 مگر چونکہ سوئے میں احتمال ہے حدیث ہو جائیگا اس واسطے وضو لازم آتا ہے یہ جب ہے کہ کروٹ پر سو گیا تو اس کے
 سووے۔ اگر بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے یا رکوع یا سجدے میں سو جاوے تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ کہا ابو داؤد نے وضو
 اس شخص پر ہے جو کروٹ لیکر سو جاوے یہ حدیث منکر ہے **ف** یعنی اور ثقات نے ایسا نقل نہیں کیا **ف**
 نہیں روایت کیا اسکو مگر یزید والانی نے قنادہ سے اور حدیث میں سے اول عبارت ایک جماعت نے ابن عباس
 سے روایت کی مگر اس میں یہ مضمون نہیں ہے ابن عباس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ ہے اس خواب سے
 جیسا لوگ خواجہ کرتے ہیں **ف** یعنی جس طرح لوگوں کو غفلت ہو جاتی ہے سوئے میں ویسی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو نہ ہوتی تھی **ف** اور حضرت عائشہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دونوں آنکھیں سنی
 میں پردہ نہیں سوتا شعبہ نے کہا قنادہ نے ابو العالیہ سے صرف چار حدیثیں سنیں ہیں ایک حدیث یونس بن
 اسحاق دو سری حدیث ابن عمر صلوٰۃ میں تیسری حدیث القضاۃ ثلاثہ چوتھی حدیث ابن عباس حدیثی رجال ضعیفون
 سہم عمر وارضاہم عندی **عمر** **ف** اور یہ حدیث بھی قنادہ عن ابی العالیہ سے ہے تو یہ دوسرا فقہ ہے اس حدیث
 میں کہ قطع ہے **ف** کہا ابو داؤد نے میں نے یہ حدیث یزید والانی کی احمد بن حنبل سے بیان کی انہوں نے

مجھ پر کر دیا اس معاملے کو بڑا سمجھ کر **ف** اس خیال سے کہ یہ حدیث موضوع نہ ہو تو اس کے بیان میں گناہ لازم
 آوے **ف** اور کہا یزید والانی کو کیا ہوا جو اصحاب قتادہ پاس گیا اور کچھ اعتبار نہیں کیا اس حدیث کا **عن**
 علی بن ابیطالب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السنۃ العینان فمن نام فلیتوضأ ثم حرج
 علی ابن ابیطالب یہ روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ آنکھیں بند کر لیں (یعنی جب تک
 آدمی جاگتا ہے تو خبردار رہتا ہے اور منع کیا ہے اختیار میں رہتا ہے) جو شخص سو جاوے وہ وضو کرے
ب فی الرجل یطأ الاذی برجلہ آدمی نجا ستون پر چل کر جاوے تو کیا حکم ہے **عن** شقیق قال قال
 عبد اللہ کنا لا نتوضأ من یوطئ ولا نکث شرا ولا نؤا ثم حرجہ شقیق سے روایت ہو عبد اللہ بن مسعود نے کہا
 ہم نہیں ہوتے تھے پاؤں آئیں چل کر (یعنی اسی طرح نماز پڑھ لیتے پاؤں نہ دھوتے تھے) تھے سنا انہی ہمارے دین میں
 کیا آسانی ہے، اور نہیں بیٹھے تھے بالوں کو اور نہ کپڑوں کو نماز میں (گردوغبار سے بچانے کے لیے) **ب** حدیث
 فی الصلاۃ نماز میں وضو ٹوٹ جانیکا بیان **عن** علی بن طلحہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا خسا احدکم فی الصلاۃ فلیتوضأ ولید الصلاۃ ثم حرجہ علی بن طلحہ سے روایت ہو
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہلی بارے کوئی تم میں سے نماز میں تو چاہے کہ لوٹے اور وضو کرے
 اور اعادہ کرے نماز کا **ب** فی المذی مذی کے بیان میں **ف** منی وہ پانی ہے جو انزال کے
 وقت نکلتا ہے اور اس سے شہوت کم ہو جاتی ہے اور مذی وہ رطوبت ہو جو بوسہ و کتا را اور و اعی خجاع
 کے وقت سر ذکر پر ظاہر ہوتی ہے اور اس سے شہوت تیز ہو جاتی ہے اور دوی وہ پانی ہے جو
 بعدیش کے یا قبل پیشاب کے کہی نکل آتا ہے **عن** علی قال کنت رجلا مذاء فجلت باغتسل حتی تشفق
 ظمری فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ ذکر لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفعل اذا لذت
 المذی فاغسل ذکوک ووضأ ووضأ للصلاۃ فاذا فمخت الماء فاغسل ثم حرجہ حضرت علی سے روایت
 ہے میری مذی بہت بکھا کرتی تھی تو میں غسل کیا کرتا یہاں تک کہ پیٹ پیٹ گئی (یعنی پانی کی سردی سے
 ہناتے نہاتے پشت کی کھال تر پٹ گئی جیسے ہاتھ پاؤں سردی میں پیٹ جاتے ہیں) تو میں نے یہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کسی اور نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ جب مذی نکلے تو ذکر کو دھو ڈال اور وضو کرے
 جیسے نماز کیواسے وضو کرتے ہیں اور جب منی نکلے تو البتہ غسل کر **عن** المقداد بن الاسود ان علی بن
 ابیطالب رضی اللہ عنہ امن ان یسال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا قام من اہلہ
 فخرج منہ المذی ماذا علیہ فان عندی ابنتہ وانا استہی ان اسالہ قال المقداد فضالت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا وجد احدکم ذلک فلیتوضأ فوجہ ویتوضأ وضو الصلاۃ

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقداد بن اسود کو حکم کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر
 کوئی شخص اپنی بی بی پاس جاوے اور مذی نخل آوے تو کیا کرے کیونکہ میرے نخل میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں (حضرت فاطمہ زہراؑ) اسوجہ سے مجھے شرم آتی ہے آپ سے یہ مسئلہ پوچھنے
 میں مقداد نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جب کسی کو تم میں سے
 ایسا ہو (یعنی مذی نخل آوے) تو اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالے اور وضو کر لے جیسا غار کے لئے وضو ہوتا
 ہے دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اپنی شرمگاہ اور قوطون کو دھو ڈالے اور ابن اسحاق
 کی روایت میں قوطون کا ذکر نہیں ہے **عن** سهل بن حنیف قال كنت التقى من المذی شدة وكنت اكثرت منه الا
 فسالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال لا يجوز لك من ذلك الا وضوءاً قلت يا رسول الله فكيف بما
 يصيب ثوبی منه قال يكفينك بان تاحذ كفان ماء فتضع بهما من ثوبك حيث ترى انه اصابه ترجمہ
 سهل بن حنیف سے روایت ہے مجھے مذی سے بڑی تکلیف ہوتی تھی میں اکثر نہایا کرتا تھا آخر میں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے اسکو پوچھا آپ نے فرمایا مذی نخلنے سے وضو کرنا کافی ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کپڑے میں
 جو لگ جاوے اسکو کیا کروں آپ نے فرمایا ایک چلوپانی لیکر اس پر چرک دو جہاں پر تجھے معلوم ہو
 مذی لگ گئی ہو **عن** عبد الله بن سعد الا نضاری قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عما
 الفصل وعن الماء يكون بعد الماء فقال ذاك المذی وكل نخل يذی فتنفس من ذلك فجهلك وانثياك
 وقضاً وضوءاً للصلاة ترجمہ عبد اللہ بن سعد الا نضاری سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے پوچھا کس چیز سے غسل واجب ہے اور جو پانی بعد نہا نیکیہ ذکر میں سے نخل آوے تو کیا کرے آپ نے
 فرمایا اسی کو مذی کہتے ہیں ہرگز کی مذی نخلتی ہے جب مذی نخلے تو اپنی شرمگاہ اور قوطون کو دھو ڈال اور
 وضو کر لے جیسے نماز کی واسطے وضو ہوتا ہے **عن** سلام بن حکیم عن عمارہ انہ سال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم ما یحل من امراتی وهی حایض قال لك ما فوق الا زاد ذکون کلہا ایصل ایضاً وسالک انث
 ترجمہ حرام بن حکیم نے اپنی چچا سے روایت کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جب
 میری بی بی حایض ہو تو مجھے کیا درست ہو آپ نے فرمایا تہ بند سے اوپر کچھ درست ہو **ف** یعنی بوسہ
 اور کتا را و مسحاتیون وغیرہ کا درست ہے **جمع** درست نہیں **ف** اور بیان کیا حایضہ کو ساتھ نہ کرنا
 اور ذکر کیا آخر حدیث **عن** معاذ بن جبل قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما یحل من الرجل
 من امراته وهی حایض قال ما فوق الا زاد والتعفف عن ذلك افضل ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مرد کو عورت سے کیا فائدہ اٹھانا درست ہے جب وہ حایض ہو اسے نہ فرمایا نہ

اور مزرہ ادا کرنا درست ہے اور اس سے پہلے بچا افضل ہے کہا ابو داؤد نے یہ حدیث قوی نہیں ہے
 راہکی اسودین بقیہ بن الولید ہے اور وہ ضعیف ہے (ب) فی الاکسال ذکر کوفج کے اندر دلو
 سے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں **عن** ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائما جعل خلک
 وخصۃ للناس فی اول الاسلام لقلة الثیاب ثم امر بالغسل ونحو عن ذلك ترجمہ ابی بن کعب روایت ہے
 ابتدائے اسلام میں یہ رخصت تھی کہ اگر کوئی دخول کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب ہوتا تھا کپڑوں کی
 کمی کی وجہ سے پہر حکم ہوا غسل کا دخول سے اور منع کیا گیا غسل نہ کرے پہلے یوں کہا کرتے تھے انما الماء
 من الماء غسل جب ہے کہ منی نکلے بعد اسکے یہ حکم منسوخ ہوا یا خاص ہو احکام سے بیداری کی حالت میں
 دخول ہوتی ہے غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور حدیث مذکور میں جو رخصت مذکور کی علت قلت ثیاب
 بیان کی گئی ہے وہ سمجھ میں نہیں آتی ہے فلیتأمل فیہ **عن** ابی بن کعب ان الفتیاء الاتی کا نوافیستون ان الثیاب
 من الماء کانت رخصة رخصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بدء الاسلام ثم امر بالاعتسال بعد
 ترجمہ ابی بن کعب کہتے تھے پہلے جو فتویٰ دیا کرتے تھے نہ تھا واجب جب ہوتا ہے کہ منی نکلے ایک رخصت تھی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی ابتدائے اسلام میں پہر اپنے حکم کیا غسل کرے یا بعد اسکے رجوع دخول کے اگر
 انزال نہ ہو **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قعد بین شعبہ الماء اربعہ والذو الحلتان
 بالختان فقد وجب الغسل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد بیٹھ
 جاوے عورت کو چاروں شاخوں میں (یعنی دو پٹریاں اور دو رانوں کے درمیان) اور مرد کا ختنہ عورت
 کے ختنہ سے ملجاوے (یعنی حشفہ فوج کے اندر چلا جاوے) تو غسل واجب ہو گیا **عن** ابی سعید الخدری
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الماء من الماء وکان ابو سلمۃ یفعل ذلك ترجمہ ابو سعید خدری
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی سے ہے یعنی غسل واجب ہوتا ہے پانی نکلنے سے
 اور ابو سلمہ ایسا ہی کہتے تھے فائیکم نزدیک اس حکم کا نسخ ثابت نہیں ہوا اور بعض صحابہ اسی طرف گویا ہیں
 جیسے سعد بن ابی وقاص وغیرہ (ب) فی الجنب یعود جنب غسل سے پہلے دوسرا جماع کر سکتا ہے **عن** انس
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائه فی غسل واحد ترجمہ انس سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی تمام عورتوں کے پاس ہو کر آئے ایک ہی غسل سے (ب)
 الوضوء لمن اودان یعود جو شخص جنب ہو اور پہر جماع کا ارادہ کرے تو وضو کر لےوے **عن** ابی رافع ان النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائه عند هذا وعند هذا قال فقلت یا رسول اللہ لا یجوز
 واحدا قلا هذا اذکی واطیبا اظہر ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی

تمام غورتوں پاس گئے ہر ایک کے پاس غسل کرتے تھے میں کہا یا رسول اللہ آپ سب فارغ ہو کر ایک بار
 غسل کیوں نہیں کر لیتے آپ نے فرمایا یہ پاکیزہ سب اور بہتر ہے اور نہایت پاک ہو یعنی ہر ایک جماع کے بعد
 غسل کرنا۔ کہا ابو داؤد و اس نے یہ حدیث انس کی اس سے زیادہ صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری عن النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم اہلہ ثم بدللہ ان یعاد فلیتوضا یدینہما وضوءاً ثم یرحمہ ابو سعید
 خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی سے صحبت کر دے
 پھر دوبارہ صحبت کرنا چاہے تو وضو کر لیوے **باب** الجنین یم جنب اگر غسل سے پہلے سونا چاہے تو کیا کرے
عن عبد اللہ بن عمر انہ قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصبیہ الجنابة
 من اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضا وغسل ذکرك ثم یرحمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
 ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھے رات کو نہان کی حاجت ہوتی ہے اگر
 فرمایا وضو کر لیا کر اور شرمگاہ دھو لیا کر پھر سورہا کر **باب** الجنب یا کل جنب کہا نا کہا **عن** عائشہ
 قلت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وهو جنب فوضو وضوءاً للصلاة ثم یرحمہ
 حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونیکا قصد فرماتے حالت جنابت
 میں تو وضو کر لیتے جیسے تاز کے لٹو وضو کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں یوں ہے واذا اراد ان یاکل من جنب
 غسل یدیه جراباً وہ فرماتے کہانی کا حالت جنابت میں تو دو نوں ہاتھ دھو ڈالتے **باب** فی الجنب
 یتوضا جنب کو کہاتے وقت یا سوتے وقت وضو کرنا چاہیے **عن** عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کان اذا اراد ان یاکل او ینام توضا لقتنی وهو جنب ثم یرحمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہانی کا سونیکا قصد کرتے تو وضو کر لیتے یعنی حالت جنابت میں **عن** عثمان بن
 یاسر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص الجنب اذا اکل او شرب او نام ان یتوضا ثم یرحمہ عمار بن یاسر
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت وہی جنب کو کہاتے یا پیتے یا سوتے وقت وضو کر لینے کی
 اپنی اگر غسل نہ ہو سکے تو وضو کر کے کہانا یا پینا سو رہنا درست ہے۔ کہا ابو داؤد نے (یہ اسناد منقطع ہے) عی
 بن عمر اور عمار بن یاسر کی صحیح میں ایک شخص در ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو
 کہتے تھے جنب جب کہانی کا قصد کرے تو وضو کر لیوے **باب** فی الجنب ینخر الفسل جنب نہانے
 میں پیر کر سکتا ہے **عن** غنیم بن الحارث قال قلت لعائشہ اذایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کان یغتسل من الجنابة فی اول اللیل او فی آخرہ قالت ربا اغتسل فی اول اللیل ویربا اغتسل آخرہ فی آخرہ قلت لعلہ
 الحمد للہ الذی جعل فی الامم سعة قلت اذایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوقد اول النیل ام فی

قالت ربما وتر فی اقل اللیل و ربما وتر فی اخره قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل
 فی الامر سعة قلت راویت رسول الله صلی الله علیہ وسلم کان یجهر بالقران ام یخفت به
 قالت بنی جھدر به و ربما خفت قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة
 ترجمہ غصیف بن حارث سے روایت ہے میں نے حضرت عایشہ سے کہا کیا تم نے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جنابت کا غسل کرتے ہوئے اول شب میں یا آخر شب میں
 حضرت عایشہ نے کہا کہہی آپ غسل کرتے اول شب میں اور کہہی غسل کرتے آخر شب میں
 میں نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پہر میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اول شب میں وتر پڑھتے یا آخر شب میں حضرت عایشہ نے کہا کہہی آپ وتر پڑھتے تھو اول شب میں اور کہہی
 آخر شب میں میں نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پہر میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و ان پکار کر پڑھتے یا تہمتہ پڑھتے حضرت عایشہ نے کہا کہہی پکار کر پڑھتے اور کہہی تہمتہ پڑھتے
 میں نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل المکة بیتا فیہ صوتہ ولا حلب ولا جنب ترجمہ علی ابن
 ابی طالب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گہر میں نہیں جاتے
 جس میں ہورت ہو یا کتا یا جنب ہو **ف** خطابی نے کہا مراد فرشتوں سے رحمت اور برکت کے
 فرشتے ہیں نہ حفاظتی فرشتے کیونکہ وہ کسی وقت میں جدا نہیں ہوتے۔ اس حدیث سے جنب کو
 غسل میں دیر کرنا ممنوع ہوا مگر مراد یہ ہے جو عادت سے زیادہ دیر کرے یا نماز ترک کرے اور کئی دنوں تک
 جنب رہا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تاخیر کی ہے۔ او کو کتر سے مراد وہ کیا ہے
 جو شکاری نہ ہو اور جانوروں اور کہیتوں کے محافظت کو بھی نہ ہو ورنہ درست ہے اور سورت سے
 مراد وہ تصویر ہے جو مجسم ہو یا غیر مجسم کسی دیوار یا چیت یا کتے پر اور بعضوں کو خاص کیا ہے مجسم سے
 عایشہ تر قالت کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم ینزل من غیر ان یمس ماء ترجمہ
 حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہے جنابت کی حالت میں بغیر نہائے ہوئے
 کہا ابوداؤد نے مجھ سے حسن بن علی اسطی نے بیان کیا کہا سنا میں نے یرید بن ارون سے وہ کہتی تھی یہ
 حدیث ہم سے ابی اسحاق سے **ف** ترمذی نے کہا میں غیران میں آدینہ غلطی ہے ابی اسحاق سبیعی کر
باب فی الجنۃ جناب کلام اللہ نہ پڑھے عن عبد اللہ بن مسعود دخلت علی علی رضی اللہ عنہ وانا وحید
 رجل منہ منہ من بنی اہل الحب فبعثنا علی من وجھا وقال انکما علیان فعا لجا عن دیکھا نام کمال

الخرج ثم خرج فلما جاء فاخذ منه حفنة ففصب بها ثم جعل يقرأ القرآن فانكر ما ذاك فقال ان
 رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج من الخلاء فيقرأ القرآن ويأكل معنا اللحم ولم يكن يحجبه رداء
 يحجبه عن القرآن شيء ليس الحجاب **ترجمہ** عبد اللہ بن سلمہ سے روایت ہو میں حضرت علی رضی
 اللہ عنہ اور وادی میری ساتھ اور تھے ایک بنی اسد میں سے شاید اور ایک ہم میں سے حضرت علی نے اون
 دونوں آدمیوں کو ایک طرف بھیجا اور کہا تم قوی ہو زور اور قوت کرو اپنی دین کر لی بعد اوس کے پانچا نہ
 کو کئی ہریان سے ان کر پانی منگوایا اور ایک چلو سے پونچھ کر قرآن پڑھنے لگی لوگوں نے اسکو برا جانا جب حضرت
 علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچا نہ سے نکلمر ممکو قرآن پڑاتے اور ہمارے ساتھ گوشت کھا
 اور کوئی امر آپ کو نہ دیکھا قرآن سے سوا جنابت کے **باب فی الجنب یصلیٰ جنب مصافحہ**
 کہے حضرت جعفر بن ابی طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایا کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی جنب فقال ان المسلم
 لا ینجس **ترجمہ** خدیفہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون سے ملے تو اون کے طرف چکے۔
 یعنی مصافحہ کرنے کو یا ملنے کو۔ خدیفہ نے کہا میں جنب ہوں آپ نے فرمایا سلمان نجس نہیں ہوتا یا سلمان
 نجس نہیں ہے **ف** یعنی جنابت نجاست حکمی ہے اوس سے آدمی کا بدن یا پسینا نجس نہیں ہوتا
 اسی واسطے جنب کے ساتھ ملنا بیٹھنا کھانا کھانا اور سہرے **ع** ابی ہریرہ قال لقینی رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم فی طریق من طرق المدینۃ وانا جنب فاختمت فذهبت فاغتسلت ثم جئت فقال
 ابن کنت یا ابا ہریرۃ قال قلت فی کنت جنباً فکرہت ان اجالسک علی غیر طہارۃ فقال
 سبحان اللہ ان المسلم لا ینجس قال فی حدیث بشرنا حمید حدثنی **ب** کر ترجمہ ابو ہریرہ سے
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے راہ میں مدینہ کے اور میں جنب تھا تو میں پیچھے ہٹ
 گیا اور طہا گیا غسل کر کے پہرایا اپنے پوچھا تو کہاں تھا ای ابو ہریرہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنب
 تھا تو مجھے برا معلوم ہوا کہ آپ پاس بیٹھوں بغیر طہارت کر اپنے فرمایا سبحان اللہ سلمان نجس نہیں ہو
ف اور کافر نجس ہے لیکن مراد کافر کی نجاست سے نجاست معنوی ہے نہ ظاہری بدلیل قول اللہ
 جل جلالہ کے انا ابشرکم انکم نجس کیونکہ اگر نجس حقیقی ہوتا تو اللہ یوں فرما تا فلا تمسوم یعنی اون سے سر
 اکر دھالنا کہ یہ فرمایا تو ترجمہ بیٹھو ان کے مسجد حرام کے جیسے دوسری آیت میں بتوں کو نجس فرمایا
 انہم اذہبوا قول الزور اور خمر اور قمار اور انصاب اور ازلام کو جس کا تفسیر
 نہ ہے انہم اذہبوا قول الزور و جس میں الشیطان فاجتنبوا۔ اگر کافر
 نہ ہو تو نجس نہ ہوگا۔

پر بعض علما کے نزدیک مشرک حقیقہ تجس ہے جیسے سورابن عباس سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور
 حسن بصری سے مروی ہے جو شرک سے مصافحہ کرے وہ وضو کرے بخاری سلم نے روایت کیا
 عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحابوں نے وضو کیا ایک مشرک عورت
 کے کچھال سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت کہا ائی یہودیہ کی اور آپ قبول کرتے
 تھے کافروں کی دعوت اور تحفوں کو واللہ اعلم **باب** کجنب یدخل المسجد جنب مسجدین
 نہ جادے عمر عائشہ تقول جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وجوه بيوت اصحابه شاد
 في المسجد فقال وجهوا هذه البيوت عن المسجد ثم دخل النبي صلى الله عليه وسلم ولم يصنع لقم
 شيئاً وجاء ان ينزل فيهم رخصة فخرج اليهم بعد فقال وجهوا هذه البيوت عن المسجد فاني
 لا اهل المسجد لما نزل ولا جنب ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو کچھ اصحاب کے گہروں کے رخ مسجد کے طرف میں۔ یعنی دروازے اون گہروں
 کے مسجد کی طرف میں تاکہ ہر وقت جلدی سے مسجد کو جاسکیں اور ایک رخ والے دوسری رخ
 والے مکانوں میں مسجد سے ہو کر چلے جا دیں۔ آپ نے فرمایا ان گہروں کا رخ مسجد سے پیرو
 پیرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور لوگوں نے ابھی تک کچھ نہیں کیا تھا اس امید سے کہ شاید
 اون کے باب میں خصت نازل ہو جب آپ دوبارہ آئے تو آپ نے فرمایا ان گہروں کا رخ مسجد
 طرف سے پیرو کیونکہ مسجد کو میں حلال نہیں کرتا حیض اور جنب کو واسطے ف اور جب
 گہروں کا رخ مسجد کے طرف ہو گا تو لوگ خواہ مخواہ اور عورتیں مسجد میں سے ہو کر ایک گہرے
 دوسرے گہروں کو جاوے گی **باب** فی الجنب یصلی بالقوم وھو ناس جنب بیہول سے نماز
 پڑھائے کو کچھ اہو جاوے تو کیا کرے **عن** ابی بکرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فی
 صلوۃ الفجر فاوی بین اذانکما ثم جاء ورائہ یقطر فصلہم ترجمہ ابو بکرؓ سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز شروع کر دی پھر تہ سے اشارہ کیا تم سب
 اپنی جگہ پر رہو (اور آپ چل کر گہر میں) پھر آئے اور بالوں سے آپ کی پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ
 نہا نا بہول گوتے اس واسطے نہا کر آئے۔ بعد ازاں آپ نے نماز پڑھائی۔ دوسری روایت میں یہ
 ہے کہ آپ تکبیر تحریمہ کہہ چکے تھے پھر جب آپ نے دوبارہ آنکر نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے
 فرمایا میں بھی آدمی ہوں مجھے نہانے کی حاجت تھی تیسری روایت میں یوں ہے ابو ہریرہ سے
 کہ آپ کہتے ہوئے مصلی میں اور مجھے انتظار کیا تکبیر کا اتنے میں آپ چلو اور فرمایا تم اسی طرح جھریو

چوتھی روایت میں یوں ہے کہ آپؐ کی بیکری کہہ لی پر اشارہ کیا تو کون کو بیٹھ جاؤ آپؐ گئے اور
 غسل کر کے آئے اور امام مالک نے اس حدیث کو عطاء بن سيار سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نازکی بیکری کو آخر حدیث تک عمر بن حنفیہؓ قال اقیمت الصلوة وصف
 الناس صفوفهم فخرج رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا قام فی مقامه فکراته
 لم یغسل فقال للناس منکم انکم تم رجالی بیته فخرج علینا ینطفئ ساء قد اغتسل ونحن
 صفوف وهذا لفظ ابن حوف قال عیاش فی حدیثه فلم یزل قیامًا منتظرًا حتی خرج
 علینا وقد اغتسل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نازک بیکری ہوئی اور لوگوں کو صفیں
 بانہ لیں اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جب اپنے مقام میں کھڑے ہوئے تو آپؐ کو یاد آیا
 میں نے غسل نہیں کیا آپؐ نے لوگوں سے کہا تم یہیں جے رہو پھر آپؐ گہر میں گئے جب گہر سے آئے
 تو نہا کر آئے آپؐ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور ہم صف بانہ کھڑے ہو یہاں پر جب کیڑا
 عیاش کی روایت میں یوں ہے ہم اوسے طرح کھڑے کھڑے آپؐ کا انتظار کرتے رہے جب تک آپؐ
 نکلے تو غسل کر کے نکلے **باب فی الرجل یجد البکرة فی سنامه آدمی سو کر جب اوستھ اور ازار میں**
تری دیکھے تو غسل کرے عایشہ قالت سئل رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عن
 الرجل یجد البکرة ولا یدکر احتلامًا قال یغتسل وعن الرجل یرى انه قد احتلم ولا یجد البکرة
 قال لا یغسل علیہ فقالت ام سلیم المرأة تری ذلک اعلیها غسل قال نعم انما النساء شقایق الرجال
ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ایک
 شخص میں اگر مرد تری دیکھے اور خواب یاد نہ ہو آپؐ نے فرمایا غسل کرے اور ایک شخص کو خواب یاد ہو
 مگر تری نہ دیکھے آپؐ نے فرمایا اوسے غسل نہیں ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ اگر عورت میں
 مرد کے دیکھے (یعنی اوسکو بھی احتلام ہو اور تری پاوے) کیا غسل اوس پر لازم ہوتا ہے آپؐ نے فرمایا
 ہاں عورتیں تو جوڑا ہیں مردوں کی **ف** یعنی مثل مردوں کے ہیں خلقت اور طبیعت میں
 کیونکہ عورت مرد ہی سے پیدا ہوئی ہے اصل خلقت اور ابتدائی فریاش میں **باب فی المرأة تری**
عائشہ الرجل عورت کو حلام ہونیکا بیان عمر ام سلیم لانا صادیقہ وہی ام انس بن مالک
 یا رسول الله ان الله عز وجل لا یستحیی من الحق ارباب المرأة اذا رأت فی النور سائر فی
 اغتسل ام لا قالت عائشہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم فلو اغتسل اذا وجدت الماء
 قالت عائشہ فاقبلت علیها فقلت انک وھل تری ذلک المرأة فاقبل علی رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم فقال تربت یمینک یا عائشہ ومن ین یكون الشیء منہ ثم یرحمہ ام سلیم
 جو ان بن النسر بن مالک کی کہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک اللہ جل جلالہ نہیں شرم
 کرتا ہے حق سے کیا اگر عورت بھی سوئے میں ایسا دیکھے جیسا مرد دیکھتا ہے وہ غسل کرے یا نہیں
 اپنے فرمایا ان ضرور غسل کرے جب پانی موجود ہو حضرت عائشہ نے کہا میں ام سلیم پاس
 آئی اور کہا وہ ہے تجھ کو کیا عورت کو بھی مثل مرد کو حلام ہوتا ہے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 ائے (میرا کہنا سنکر) فرمایا مٹی لگی تیرے دانے ہاتھ کو اور عائشہ ف یہ کلمہ زبان عرب
 میں موضوع ہو بدعا کر لیے یعنی تجھ پر محتاجی آورد رفیقی مگر یہاں پر مرد بدعا نہیں ہے بلکہ تعجب
 ہے ف یہ کہان سے مشابہت ہوتی ہے (بچے کو مان سے) ف یعنی کہی بچہ ان
 کے مشابہ ہوتا ہے کہی باپ کے اس سے معلوم ہوا کہ دونوں کا نطفہ اوسین شریک ہوتا
 ہے جو غالب ہوا بچا ویسے مشابہ ہوا یہ مضمون مسلم کی روایت میں مصرح ہے واپس
 مقداد الماء الذی یجوز بہ غسل جتنا پانی غسل کے لیے کافی ہے اوس کا بیان حسن عائشہ
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اناء واحد ہو لفروق من البجنا بترحمہ
 حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک
 برتن سے وہ فرق ہے جنابت سے ف فرق وہ برتن ہے جس میں سولہ رطل پانی آتا ہے
 اہل حجاز کے تین صاع اوس میں آتے ہیں یا بارہ مد قریب ساڑھے سات سیر پانی کے ہوا انشی رتہ
 کے سیر سے۔ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ آپ البس برتن سے غسل کیا کرتے جس میں اتنا پانی
 آتا یہ مقصود نہیں کہ اوس پر کر پانی سے نہا تو یعنی وہ کل پانی غسل میں صرف کرتے ورنہ منافی
 ہوگا دوسری حدیث کہ آپ ایک صاع سے غسل کیا کرتے اور ایک مد سے وضو کیا کرتے یا اکثر
 آپ ایک صاع سے نہاتے ہوں گے کہی کسی وجہ سے ایک فرق سے بھی غسل کرتے ہوں گے
 یا حضرت عائشہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ملکر ایک فرق سے نہاتے ہوں گے۔ جیسے
 کہا ابو داؤد نے معمر بن زہری سے اس حدیث کو روایت کیا اوس میں یہ ہے کہ میں اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ملکر ایک برتن پانی سے غسل کرتے جو فرق کے برابر تھا کہا ابو داؤد نو ابی
 عیینہ نے بھی مثل امام مالک کے روایت کیا ہے۔ کہا ابو داؤد نو میں نے احمد بن حنبل سے سنا کہتے تھے
 فرق سولہ رطل کا ہوتا تھا و صاع ابن ابی ذئب کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا تھا (یہی صاع ہی
 اہل حجاز کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی مراد ہے صاع سے تمام احادیث میں)

درجہ پہنکا صاع آٹھہ رطل ہے وہ غیر محفوظ ہے۔ ابو داؤد نے کہا میں نے امام احمد سے سنا کہ
 تھے جس شخص نے صدقہ فطر ہمارے رطلوں سے پانچ رطل اور ثلث رطل دیا اور سنے پورا دیا لوگوں
 نے کہا صیحانی (ایک قسم کی کھجور ہے مدینہ میں) بہاری ہوتی ہے کہا صیحانی بہتر ہے کہا مجھے معلوم
 نہیں **باب فی الغسل من الجنابة غسل جنابت کیونکر کرے** **عن جابر بن مطعم** انہم ذکر
 عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغسل من الجنابة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اما انا فافیض علی اسی ثلاثا واشاد بید یہ کہتے ہیں ترجمہ جابر بن مطعم سے روایت ہے صحابہ
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا غسل جنابت کا آپ نے فرمایا میں تو تین چلو اپنے
 سر پر ڈالتا ہوں اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا **عن عائشة** قالت کان رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابة دعا بشیء خولج لہ فبکفہ فبدأ بکفہ وابتدأ بکفہ وابتدأ بکفہ ثم
 ثم اخذ بکفہ فقال بہما علی واسہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو ایک برتن منگو لے جیسے دودھ نچوڑنے کا برتن پہر پانی
 اپنے ہاتھ میں لیکر سر کے داہنے جانب پہر پانی ڈالتے پہر بائیں جانب پہر پھر دونوں ہاتھوں سے پانی
 لیکر بیچ سر پر ڈالتے **حلاب** اس حدیث میں حامی حطی سے ہے جو ایک طرف کا نام ہے
 جس میں اوشی کا دودھ نچوڑا جاتا ہے بعضوں نے اس سے خوشبو ملا دی ہے چنانچہ بخاری نے ترجمہ
 باب میں یہ بھی ذکر کیا ہے بعضوں نے اس کو حلاب جیم سے کہا ہے واللہ اعلم **عن جابر بن**
عمیر الحد بنی تیمم اللہ بن ثعلبہ قال دخلت مع امی خالتی علی عائشہ رضی اللہ عنہا فحدثتھا
 کیف کنتم تصنعون عند الغسل فقالت عائشہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یتوضأ وضوءہ للصلوة ثم یفیض علی واسہ ثلاث مرات وحن ینفیض علی رأسہ
 خمساً من اجل الاضطر ترجمہ جابر بن عمیر روایت کرکے میں اپنی ماں اور خالہ کو ساتھ حضرت عائشہ سے گیا اور میں سے ایک نے حضرت
 عائشہ سے پوچھا تم کیونکر غسل کرتی تھیں اور انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے وضو
 کرتے تھے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پہر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تھے اور ہم پانچ بار ڈالتے
 تھے چوتھوں کے سبب سے **ف** یعنی ہمارے سر پر پانی زیادہ ہوتے تھے اور چوتھیاں بند
 رہتیں تھیں اس وجہ سے ہم پانچ بار پانی ڈالتے تھے تاکہ پانی خوب بالوں کی جڑوں میں پہنچ
 جاوے **عن عائشہ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابة قال
 سلیمان پیدا انیفیغ منی عن علی شالہن قال یسجد وغسل بید یہ یصب لانیاء علی بیدہ

ثم اتفقا فغسل فرجہ فامسده بفرغ علی شمالہ ودعا کنت علی السج ثم يتوضاء وضوءاً
للصلاة ثم يدخل یدیه فی الماء فیغسل شعره حتی اذا رأى ان قد صاب البشرة وانقی البثرة
افرج علی رأسه ثلاثاً فاذا افضل فغسله صبها علیہ ترجمہ حضرت ام المؤمنین عایشہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا یا غسل شروع کرتے تو پہلو دہانے ہاتھ سے
بائیں پر پانی ڈالتے مسد کی روایت میں ہے دونو ہاتھ دھوتے برتن کو دہانے ہاتھ پر ڈالتے پھر سرنگا
دھوتے مسد کی روایت میں ہے بائیں کو ہاتھ پر پانی ڈالتی کہیں حضرت عایشہ نے سرنگا کو کنا
کے طور پر بیان کیا ہے پھر وضو کرتے تھے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں پھر دونو ہاتھ برتن میں
ڈالکر بالون کا خلال کرتے جب آپ کو معلوم ہو جاتا کہ بانی تمام بدن پر پہنچ گیا یا بدن صاف
ہو گیا اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے پھر جب قدر پانی بچ رہتا او سکوا اپنے اوپر بہا لیتے عن
عایشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یغتسل من الجنابة بدأ بکفہ فغسلها
ثم غسل مرفقہ وانا فاض علیہ الماء فاذا انقأها اھوے بہا الی حائط ثم یستقبل الوضوء
وفیض الماء علی رأسہ ترجمہ حضرت عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب غسل کا ارادہ کرتے پہلے دونو ہونچون کو دھوتے پھر جوڑون کو دھوتے (جیسے
چڑھی اور کہنیاں اور بغلین جہاں اکثر میل جم جاتا ہے یہاں اس صورت میں ہے جب حدیث میں
مرافعہ ہو جو جمع ہے رفع کی اور بعض نسخوں میں مرافقہ ہے یعنی کہنیوں کو دھوتے مگر پہلا نسخہ صحیح
ہے اور اون پر پانی ڈالتے جب وہ صاف ہو جائے اور نکو دیوار پر ملتی پھر وضو شروع کرتے اور
اپنے سر پر پانی ڈالتی عن عایشہ قالت لان شتم لامرئیکم ان ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی الحائط حیث کان یغتسل من الجنابة ترجمہ حضرت عایشہ نے کہا اگر تم چاہو تو
میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا نشان بتلا دوں دیوار میں جہاں آپ غسل
کیا کرتے تھے جنابت کا عن میمونہ قالت وضعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل
بہ من الجنابة فاکفنا الماء علی ید الیمین فغسلها مرتین او ثلاثاً ثم صب علی فرجہ فغسل
فرجہ بشمالہ ثم ضرب بیدہ الارض فغسلها ثم مضض استنشق وغسل وجهہ ویدہ
ثم صب علی رأسہ وحسدہ ثم تخی ناحیۃ فغسل رجلہ فاولئہ المندیل فلم یأخذہ
وجعل ینفض الماء عن جسده فذکرت ذلک لابراہیم فقال کانوا لا یرون بالمندیل بأساً
ولکن کانوا یکرہون العادۃ ترجمہ ام المؤمنین میمونہ رضی روایت ہے میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہانے کا پانی رکھا جنابت سے نہانے کے واسطے اپنے برتن کو جہاں کر دیا
 ماتہ پر پانی ڈالا دو بار یا تین بار اوس کو دھویا پھر اپنی شرنگاہ پر پانی ڈالا اور بائیں ماتہ پر شرنگاہ
 کو دھویا پھر اپنی بائیں ماتہ میں پر تلکر دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور ماتہ دھوئے
 پھر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی بہایا بعد اوس کے اوس مقام سے جدا ہو کر اپنے پانوں دھوئے
 میں نے کپڑا دیا بدن پہنچنے کو آپ نے نہ لیا ف اس لئے کہ پونچھنا افضل ہے یا جلدی کر لینے
 با وقت گرمی کا تھا تراوت اوس وقت اچھی معلوم ہوتی ہوگی یا اوس کپڑے میں کچھ شبہ ہو گا سنا
 کا اس سے پونچھنے کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی ف اور اپنے بدن سے پانی جھاڑنے لگے
 عیش کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے یہ بیان کیا انہوں نے کہا صحابہ کپڑے سے بدن پونچھا برا
 نہیں سمجھتے تھے لیکن اسکی عادت کر لینا برا جانتے تھے عن شعبہ قال ان ابن عباس کان اذا
 من الجنابة يفيض بيده اليه على يده اليسرى سبع مرار ثم يغسل فخره فمغسغته كما فرغ فمغسغته
 كما فرغت فقلت لا ادرى فقال لا ام لك وما يمنعك ان تدرى ثم يتوضاء وضوءه للصلاة
 ثم يفيض على جلده الماء ثم يقول هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينظف شره
 سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس جب غسل کرتے جنابت کا واسطے ماتہ سے پانی ڈالتے بائیں ماتہ پر
 سات بار پھر شرنگاہ دھوئے ایک بار وہ بھول گئے کئی بار پانی ڈالا تو مجھ سے پوچھا میں نے کتنے بار پانی
 ڈالا میں نے کہا مجھے یاد نہیں ہے انہوں نے کہا تیری زبان نہو ف یہاں ایک کلمہ ہے عرب میں
 تعجب کے وقت کہا کرتے ہیں لا ام لك اب لك ف تو نے کیوں یاد نہ رکھا پھر وضو کرتے تھے
 جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں پھر اپنے بدن پر پانی بہاتے تھے پھر کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اس طرح طہارت کرتے تھے عن عبد اللہ بن عمر قال كانت الصلاة خمسین والغسل من الجنابة
 سبع مرار وغسل البول من الثوب سبع مرار فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يمال
 حتى جعلت الصلاة خمساً والغسل من الجنابة مرة وغسل البول من الثوب مرة ترجمہ عبد اللہ
 بن عمر سے روایت ہے کہ پہلے پچاس نمازیں فرض ہوئیں تھیں اور جنابت سے سات بار غسل کر لیا حکم ہوا
 اس طرح پیشاب کپڑے میں لگ جاوے تو سات بار دھو کر حکم تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہمیشہ پروردگار سے دعا کرتے رہے (اور اپنی امت پر تخفیف چاہتے رہے) یہاں تک کہ نمازیں پانچ
 رہ گئیں اور جنابت سے غسل ایک بار رہ گیا اور پیشاب سے کپڑا دھونا ایک بار رہ گیا ف اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ اگر کپڑے میں پیشاب لگ جاوے تو ایک بار دھو ڈالنا کافی ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تحت كل شجرة جنابة فاعسلوا الشجر طفقوا البشر
 ترجمہ ابی ہریرہ رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کے تل جنابت
 ہے تو وہ ہوا لون کو اور صاف کرو بدن کو۔ کہا ابو داؤد نے حارث بن وجیہ کے سنا وہین ضعیف
 ہے اور حدیث اسکی منکر ہے عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترك موضع
 شجرة من جنابة لم يغسلها فغلبها كذا وكذا من النار قال علی فمن عادت راسی من
 ثم عادت راسی فمن عادت راسی وكان یجز شجرة رضى الله عنه ترجمہ حضرت امیر المومنین
 علی رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک بال برابر چھوڑ دیا غسل
 جنابت میں اسکو جہنم کا ایسا عذاب ہوگا حضرت علی رضی نے کہا اسی وجہ سے میں اپنے سر کا
 دشمن ہوا اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا وہ اپنا بال کترایا
 کرتے تھے راضی ہوا اللہ جل جلالہ اونسے **باب** الوضوء بعد الغسل بعد غسل کے وضو کرنے کا بیان
 عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل یدیه صلی الی رکعتین وصلوۃ الغدا
 ولا اداء یحدث وضوءا بعد الغسل ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے اور صبح کی نماز پڑھتے تھے مگر میں اسکو غسل
 کے بعد پھر تازہ وضو کرنے نہ دیکھتے تھے **ف** کیونکہ غسل جنابت کے اندر خود وضو موجود دھرم **باب**
 المرأة هل تنقص شعرها عند الغسل عورت غسل کے وقت اپنا بال جو گندے ہوئے ہوں نہ
 کہوئے عن ام سلمة قالت ان امرأة من مسلمین قال زہیر انھا قالت یا رسول اللہ انی امرأة اشد
 صفرا سنی انا نقضه للجنابة قال انما یقضی ان تخفی علیہ ثلاثا قال زہیر تخفی علیہ ثلاث
 حیثیات من ماء ثم تفیض علی سائر جسدک فاذا انت قد طهرت ترجمہ ایک عورت
 نے یا ام سلمہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چوٹی مضبوط باندھتی ہوں کیا غسل
 جنابت کے لئے اسکو توڑوں آپ نے فرمایا تجھ کو کافی ہے تین چلو پانی سر پر ڈال لینا اور زہیر کی روایت
 میں ہے تین چلو پھر کر پانی سر پر ڈال پھر سارے بدن پر پانی بہا پس تو پاک ہو گئی۔ دوسری روایت
 میں اتنا زیادہ ہے واعزى قوتك عند كل حفنة من طهور وال کرانی لثون کو چھوڑ ڈال **عن** عائشہ
 قالت کانت اذا انا اصابتها جنابة اخذت ثلاث حفنات هكذا تعنی بکفہا
 جميعا فتصب علی سہا واخذت بيد واحدة فصبتها علی هذا الشق والاخری علی الشق
 الاخر ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے ہم میں سے جب کسی کو نہانے کی

حاجت ہوتی تو تین جلوہ دونو ہاتھ سے لیکر اپنے سر پر ڈالتے اور ایک ہاتھ سے جلو لیکر ایک سر
اس جانب پر اور دوسرے چلو کے اوس جانب پر ڈالتے **عن عائشة** قالت کنا فتنسل وعلینا
الضاد و نحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم محلات محرمات **ترجمہ** حضرت ام المومنین
عائشہ رض سے روایت ہے ہم غسل کرتے تھے لیپ لگائے ہوتے (سر پر بالون کے جانے کے لئے یا
خوشبو کے واسطے یا پانی بانہی ہوتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حرام میں اور غیر حرام میں **عن**
شیخ بن عبید قال افتانی جبیر بن نفیر عن الغسل من الجنابة ان ثوبان حدثهم انهم
استفتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذاک فقال اما الرجل فلیغسل رأسه فلیغسل
حتى یبلغ اصول الشعر اما المرأة فلا علیها ان لا تنقضه لتغرف علی راسها ثلاث غرات
بکفیهما **ترجمہ** شیخ بن عبید سے روایت ہے کہ جبیر بن نفیر نے مجھے فتویٰ دیا غسل جنابت میں
یہ کہ ثوبان نے اوس سے حدیث بیان کی انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل
جنابت کو آپ نے فرمایا مرد تو اپنا سر کھولے اور بالون کو دھو دے یہاں تک کہ پانی جڑوں تک
پہنچ جاوے اور عورت کو سر نہ کھولنا برا نہیں ہے وہ اپنے سر پر تین جلوہ دونو ہاتھوں سے ڈال
لیوے **باب فی الجنب یغسل رأسه بالخطمی** عجیبہ ذاک جنب اپنا سر خطمی سے دھو ڈالو
تو کافی ہے **عن عائشہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یغسل رأسه بالخطمی هو
جنب یحتوی بذلک لا یصب علیہ الماء **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر خطمی سے دھوتے تھے جنابت میں پہر پانی نہیں بہا
تہو **باب فیما فیض بین الرجل والمرأة من الماء عورت اور مرد کے درمیان جو پانی بھے**
اوس کا بیان **ف** یعنی مرد اور عورت نہا تو میں جو پانی ہاتھ سے لین اور وہ پانی نہ کر برتن پر
پڑے تو نجس نہیں ہے۔ بعضوں نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ مرد اور عورت کے لمبے سے جو پانی
کپڑے وغیرہ میں لگ جاوے اوس کو کس طرح دھوے واللہ اعلم **عن عائشہ** فیما فیض بین الرجل
والمرأة من الماء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأخذ کفاه من الماء یمسح بہا عن راسہ ثم یصبہ علی راسہ
حضرت عائشہ سے روایت ہے اس باب میں جو پانی مرد اور عورت کے درمیان بھر۔ انہوں نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک جلوہ پانی کا لیکر اوس کو پانی ہی میں ڈال دیتے پھر دوسرا جلوہ لیکر اپنے بدن پر ڈال دیتے
تو جلوہ لینے سے وہ پانی جلوہ گندہ نہیں ہو گیا نہ اوس پانی کے برتن میں ڈالنے سے پانی کو کچھ نقصان
ہوا۔ پارسے اسناد سے یہی تفسیر اس حدیث کی منقول ہے **خطابی** نے **مسند امام السنن** میں اس حدیث

مستحق کچھ نہیں تھا سب سے پہلے رقاۃ الصدور میں لکھا ہے مشیخ ولی الدین نے کہا ظاہر معنی احسن کے یہ ہیں جب آپ کے بدن پر پاؤں پر منی لگ جاتی آپ ایک چلو پانی لیکر اوس پر ڈال دیتے ہیں دوسرا چلو لیکر اوس پر ڈالتے تاکہ خوب صاف ہو جاوے واللہ اعلم **باب** مواکلة الحایض و جماعتها حایضہ عورت کو ساتھ کرنا کہنا نایا اوس سے ملکر بیٹھنا درست ہے **عن ابن مسعود** ان الیہی دکانا اذا حاضت منہم امرأة اخرجنها من البیت ولم یواکوها ولم یشاربوها ولم یجامعوها فی البیت فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ سبحانہ ویسألونی ناک علی حیض قل هو اذی فاعتزلوا النساء فی الحيض الا فیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامعوهن فی البیت واصنعوا کل شیء غیر التکاح فقالت الیہود ما یرید هذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا خالفنا فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالا یدارسو لہ ان الیہود تقول کذا وکذا فلا تنکرہن فی الحيض فتعرو جرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد وجد علیہما فخر جا فاستقبلتہما ہدیتہ من ابن الیہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث فی اثارہما مضقفا فظننا انہ لم یجد علیہما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہودیوں کی عورتوں میں جب کسی کو حیض آتا اوسکو گھر سے نکال باہر کرتے نہ اوسکو ساتھ کرنا کہلاتے نہ ساتھ پلاتے نہ اوسکے ساتھ ایک گھر میں رہتے لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس **باب** میں سوال کیا اوس وقت اللہ جل جلالہ نے یہ آیتیں اوتاریں پوچھتی ہیں تجھ سے لوگ حیض کو تو کہہ حیض ایک پلیدی ہے تو جبار ہو عورتوں سے حیض میں اور مست جماع گردان سے جب تک وہ پاک نہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوکر ساتھ ہو ایک گھر میں اور سب کام کرو (یعنی ساتھ کہاؤ پیو بیٹھاؤ پیو پیار ساس کرو) سوا جماع کے یہود نے یہ سنکر کہا یہ شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ کوئی امر نہ چھوڑے جس میں ہمارا خلاف نہ کرے اتنے میں اسید بن حضیر وعباد بن بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ یہ وہ ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں اگر فرمائیے تو ہم حایضہ عورتوں کو ساتھ جماع کیا کریں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہوا (آپ کو غصہ اس بات پر آیا کہ تحصیل مخالفت ساتھ ارتکاب معصیت کو جایز نہیں ہے ہلکے گمان ہو شاید آپ کو ان دونوں آدمیوں پر غصہ آیا بعد اوسکے وہ دونوں چل نکلے اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہیں سے دودھ کا ہریہ آیا آپ فرما دو گولا پیجا اور دودھ پلایا جب ہلکے معلوم ہوا آپ کا غصہ ان پر نہ تھا **عن عائشہ** قالت کنت تدری العظمہ انا حایض فاعطیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دینار صدقہ دیو سے اور جب جماع کرے حیض بند ہونے وقت تو آدھا دینار صدقہ دیو صرف یہ عبد اللہ
 بن عباس نے پہلی حدیث کی تفسیر بیان کی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
 وقع الرجل باہلہ وہی حائض فلیتصدق بنصف مینار ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت
 ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص صحبت کرے اپنی عورت سے حیض میں تو آدھا دینار صدقہ
 کرے۔ کہا ابو داؤد و ترمذی بن بریمہ نے مقسم سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو مرسل
 روایت کیا ہے اور اوزاعی نے یزید بن ابی مالک سے انہوں نے عبد الحمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سے روایت کیا اور یہ متصل ہے کہ کیونکہ دو راوی ساقط ہو گئے ہیں ایک مقسم دوسرے ابن عباس **باب**
فی الرجل یصیب منها ما دون الجماع جماع کو سوا اور سب کام حائضہ سے کر سکتا ہے عن میمونہ قالت ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبایس المرأة من نساءہ وہی حائض اذا کان علیہا ازار الی نصف
 الفخذین والکعبتین تحت الخنجر ترجمہ حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں سے
 مباشرت کرتے تھے (یعنی اختلاط اور سامع وغیرہ) اور وہ حائضہ ہوتی تھیں۔ جب ایک تہ بند باندہ لیتی تھیں
 نصف انون تک یا گھٹنوں تک آکر کر لیتی تھیں اس سے عن عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یامر احدنا اذا كانت حائضاً ان تنز ثوباً یضاً جہلاً ورجھا وقال مرۃ یباشیہا ترجمہ حضرت
 عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو اس کو حکم کرتے تھے بند
 باندہ کا پہرہ اس کے ساتھ لیٹنے اور مباشرت کرنے کی اس کے خاوند کو اجازت دیتے عن عائشہ تر تقول کنت انا
 و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد انا حائض طامث فان صابہ منی شیء غسل
 مکانہ ولم یغسل ثم صلی فیہ وان صاب تعفی ثوبہ منہ شیء غسل مکانہ ولم یغسل ثم صلی فیہ
 ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں رات کو راکھ کرتے
 اور میں حیض سے تھی اگر میرا خون آپ کو بدن میں لگ جاتا تو آپ صرف اسی مقام کو دھو ڈالتے پھر نماز پڑھتے
 اور اگر کپڑے میں آپ کو لگ جاتا تو آپ اسی جگہ کو فقط دھو کر پھر اسی کپڑے میں نماز پڑھتے عن عمارۃ بن
 غراب قال ان عیۃ لہ حد ثلثہ انہا سالت عائشہ قالت احدا تعیض لیس لہا لز وجھا
 الا فراش واحد قالت اخبرک بما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فوضی الی مسجدہ
 یعنی مسجد بیدہ فلم ینصرف حتی غلبتہ عینہی او جعل لہ رد فقال ادنی منی فقلت انی حائض
 فقال وان کشفی عن فخذیک فکشف فخذی فوضع خدہ وصدہ علی فخذی وحند علیہ
 حتی فقی نام ترجمہ عمارہ بن غراب کی پوچھیں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہیں

حیض کا تاہر اور اس کی پائس جو روا اور خاوند کر لیا ایک ہی سچو نہا ہوتا ہے وہ کیا کرے حضرت عائشہؓ نے کہا میں چھو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سناتی ہوں آپ گھر میں تشریف لائے اور نماز پڑھنے کی جگہ میں چل کر پھر آپ
 فارغ نہیں ہوئے یہاں تک کہ میں دنگ ہو گئی اور آپ کو سردی لگنا یا آنسو پڑا یا سری پڑا اور میں حیض نہ تھی (جب تک
 تو آپ نے فرمایا اپنی رائیں کھول لیں تو اپنی رائیں کھولی آپ اپنا مونہہ اور سینہ میری رائیں پر رکھ دیا اور میں اور پر
 آپ پر جھک گئی یہاں تک کہ آپ گرم ہو گئے اور سوئے ہوئے **عن عائشہؓ قالت کنت اذا حضت تولت**
عن النبال علی الحضر خلم فحرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ دندن منہ حتی طهر **ترجمہ** حضرت
 ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں جب حیض ہوتی تو فرش پر سے بوسے پر چلی آتی پھر ہم آپ سے
 نزدیک نہ ہوتی جب تک پاک نہ ہوتی **عن بعض اذواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ان النبی صلی اللہ**
علیہ وسلم کان اذا اراد من الحيض شئنا الفی علی فرجھا ثوبا **ترجمہ** بعض بی بیوں سے حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی روایت ہے کہ آپ جس بی بی سے حالت حیض میں کچھ کرنا چاہتے (یعنی مساس وغیرہ) تو اس کے فرج
 پر ایک کپڑا ڈالتے **عن عائشہؓ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمر نافی فوج حیضنا**
ان یفر شئنا فیکم بک ادبہ **کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یملأ ادبہ** **ترجمہ**
 حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کرتے تھے حیض کے شروع میں جب شہت
 ہوتی تھی تو بند باندھنے کا ہرگز سے مباشرت کرنے تھے اور تم میں سے کوئی اپنی شہوت کا مالک ہے جیسے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خوشنکاح اختیار کرتے تھے **اس میں اشارہ ہوا اس بات کی طرف کہ جو ان مرد کو جو**
روکن پر قادر نہ ہو حیضہ سے مباشرت کرنا بہتر نہیں ہے ایسا نہ ہونے کے سوا **باب فی المراتہ فستحاض**
من قال تدع الصلوة فی عدا الا یتام النی کانت تحیض استحاضہ کا بیان اور استحاضہ کو ایام حیض میں
نماز میں چھوڑ دینے کا بیان **ف استحاضہ خون ہے جو بند نہ ہو ہمیشہ آکرے جو عورت اس بیماری**
میں مبتلا ہو اس کو چاہیے کہ اپنی عادت قدیم کے موافق حیض کے دنوں میں نماز ترک کرے پھر پڑا کرے **عن**
ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امرأۃ کانت تہراق الدماء علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاستفتت لہا ام سلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدا اللیالی والایام
کانت تحیض من الشهر تبالی ان یصیبھا الذی صابھا فلترک الصلوة قد مرک من الشهر فاذا خلعت
ذلك فلتغتسل ثم لیت شہر یثوب ثم لتصل **ترجمہ** حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ایک عورت کا خون
 بہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (یعنی استحاضہ ہو گیا تھا) حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو چاہیے کہ قبل اس میں بیماری کے ہر مہینہ میں جن دنوں اور

رات اوسکو حیض آیا کرتا تھا اوسکو شمار کر لے اوتنے دنوں ہر مہینے میں نماز چھوڑ دیا کرے جب وہ دن گزر جائے
تو غسل کرے پھر لنگوٹ باندھے ایک کپڑے کا اور نماز پڑھے **ف** اب نماز پڑھتے ہیں جو خون نکلیگا اوس
سورہ وضو ٹھیکانہ نماز چاویگی۔ دوسری روایت میں ہر جب وہ دن گزر جاوے اور نماز کا وقت آوے تو
غسل کرے **عن عائشہ** انھا قالت ان رجلیۃ سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الدم فقال
عائشہ زایت میر کہنا میلان ماف قال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امکنی فدرہا کانت تحبسک
حیضتک ثم اغتسلی **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہوا کہ جبیدہ نے سؤل کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سو خون آنے کا حضرت عائشہ نے کہا میں نے اونکا پانی کا برتن خون سے بہا ہوا دیکھا (یعنی اس
کثرت سو خون آتا ہے کبھی بند نہیں ہوتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنوں تک بجھے
حیض نماز سے روکتا تھا اوتنوں تک رکی رہ پھر غسل کر ڈال **عن** فاطمہ بنت ابی جبیش انھا سالت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشکت لیلہ لدم فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرف
فانتظری اذا اتی قرنک فلا تصلی فاذا مفرک فقطہری ثم صلی ما بین القرین فی القوم **ترجمہ**
فاطمہ بنت ابی جبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو خون آنے کی شکایت کی آپ نے فرمایا پہلے ایک رگ ہے
ف یعنی یہ خون حیض کا نہیں ہے بلکہ کوئی رگ کہل گئی ہے اوس میں سے آتا ہے **ف** تو دیکھا کہ
جب تیرو حیض کے دن آوے نماز سے پڑھ پڑھ کر جب حیض کے دن گزر جاوے پاک ہو جا (یعنی غسل کر) پھر
نماز پڑھا کر دوسرے حیض تک **عن** عمرہ بن الزبیر قال حدثتہ فاطمہ بنت ابی جبیش انھا امرت
اسماء واسماء حدثتہ انھا امس تھما فاطمہ بنت ابی جبیش ان تسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فامرھا ان تقعد لایام التي کانت تقعد ثم تغتسل **ترجمہ** عمرہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ فاطمہ
بنت ابی جبیش نے مجھ سے حدیث بیان کی انہوں نے حکم کیا اسماء بنت ابی بکر کو یا اسماء مجھ سے حدیث بیان کی
اونکو حکم کیا تھا فاطمہ بنت ابی جبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ نے حکم فرمایا کہ جتنے دن پہلے
حیض کے لئے بیٹھتی تھی اب بھی بیٹھے بعد اوسکے غسل کر لیوے کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو قنہ
زمرہ بن الزبیر سے انہوں نے زینب بنت ام سلمہ سے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استخاضہ ہو گیا آپ نے
حکم کیا ایام حیض میں من زہور دینے کا پھر غسل کرنے کا اور نماز پڑھنے کا کہا
ابو داؤد نے ابن عیینہ سے زہری کی روایت میں انہوں نے عمرہ سے اونہوں نے
عائشہ سے اتنا زیادہ کیا کہ ام حبیبہ کو استخاضہ تھا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے حکم کیا نماز چھوڑ دینے کا حیض کے دنوں میں کہا ابو داؤد نے

یہ وہ ہے سفیان بن عیینہ سے اور یہ عبارت اور حفاظ کی روایتوں میں زہری سے نہیں ہو مگر سہیل بن
 ابی صالح کی روایت میں اور حمیدی نے اس حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا اور عین یہہ نہیں ہے کہ نماز
 چھوڑ دے ایام حیض میں اور قمیہ بنت عمرو و سروق کی بی بی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا استحاضہ نماز
 چھوڑ دے ایام حیض میں پھر غسل کرے اور عبدالرحمن بن قاسم نے اپنی روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے اونکو کہنا نماز چھوڑ دینے کا ایام حیض میں اور ابو بکر جعفر بن ابی وحشیہ نے عکرمہ سے روایت کیا انہوں نے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایت کیا کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا آخر حدیث تک اور شریک نے
 ابو لیثقان سے روایت کیا انہوں نے عدی بن ثابت سے روایت کیا انہوں نے اپنی روایت کیا انہوں نے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم سے روایت کیا کہ استحاضہ اپنی ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور علاء بن سبیب
 نے حکم سے روایت کیا انہوں نے ابی جعفر سے کہ سو وہ کو استحاضہ ہوا آپ نے اونکو حکم کیا جب ایام حیض گزر گئی غسل
 کر لیا اور نماز پڑھنے کا اور سعید بن جبیر نے علی اور ابن عباس سے روایت کیا کہ استحاضہ اپنی ایام حیض میں یہہ
 رہے (یعنی نماز پڑھے) اور ابی ہریرہ سے روایت کیا عمار مولیٰ بنی ہاشم اور طلحہ بن حبیب نے ابن عباس سے اور
 ایسا ہی روایت کیا اوکو معقل خثعمی نے حضرت علی سے اور ایسا ہی روایت کیا شہابی نے قمیہ و سروق کی روایت
 سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہا ابو داؤد نے بھی قول ہے حسن ابن سعید بن المسیب اور عطاء اور یحییٰ بن
 ابو رباح و یحییٰ بن سالم اور قاسم کا کہ استحاضہ اپنی ایام حیض میں نماز چھوڑ دے کہ ابو داؤد و یحییٰ بن عمر و
 نہیں صحاح میں عائشہ ان فاطمہ بنت ابی جحیش سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فی امرائہ
 استحاضہ فادع الصلاة قال اما انک عرق و لیست بالحیضہ فاذا اقبلت الحیضہ فذعی
 الصلاة و اذا ادبرت فاعسلی عنک الدم ثم یسئل ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی
 جحیش آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میں ایک عورت ہوں استحاضہ کہی پاک نہیں ہوتی کیا
 میں نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے اور حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے پھر جب
 حیض کے دن نکل جاوے تو خون دھو کر نماز پڑھے دوسری روایت میں جب حیض کے دن آوے تو نماز چھوڑ
 پھر جب اس قدر دن انداز سے گزر جاوے تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھے صحیحین میں فقالت سمعت امراة
 فتال عائشہ عن امراة فسد حیضها و اھی یقتد دھا فامسحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
 امرھا فلنظرتہا کانت تمحیض فی کل شهر و حیضها مستقیم فلنعتد بقول ذلک لا یام ثم لتدعی الصلاة
 فیہن یقنھن ثم لتغتسل ثم لتستغفر بنوب ثم لتصلی ترجمہ ایک عورت نے حضرت عائشہ سے
 پوچھا جس عورت کا خون گر جھاوے اور برابر جاری رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم

تم اسکو مک کر لٹانے دنوں کو شمار کرے جتنے دنوں انکو ہر مہینے میں حیض آتا تھا جب حیض آسکا دست
 تھا ہر تین دن تک انتظار کرے اور نماز چھوڑ دے ان دنوں میں بعد اس کے غسل کرے
 اور ایک لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے **عمر** عائشہ قال ان ام حبیبہ بنت جحش ختہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم تحت عبد الرحمن بن عوف استمضت سبع سنین فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا لیست بالمیضۃ ولکن ہذا عرق فاغتسلی وصلی **مرحبہ**
 حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 سالی زینب بنت جحش ام المومنین کی بہن (عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں) انکو استخاضہ
 رہا سات برس تک اپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے مگر ایک رگ ہی تو غسل کر اور نماز پڑھ کہا ابو داؤد
 دوسری روایت میں یوں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب چلا جاوے تو غسل کر
 اور نماز پڑھ لیکن اس عبارت کو سوا اوزاعی کے اور کسی نے اصحاب زہری میں سے نہیں کہا
 البتہ ابن عیینہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ نماز چھوڑ دے حیض کے دنوں میں مگر یہ وہم ہے آج
 انتہی مختصر **عمر** فاطمہ بنت ابی حبیش انہا کانت تستخاض فقالت لہا النبی صلی اللہ علیہ
 اذا کان دمک میضۃ فائتہ دما سود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ فاذا کان اخر
 فتوضائی وصلی فانما هو عرق **مرحبہ** فاطمہ بنت ابی حبیش کو استخاضہ ہو گیا تھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب حیض کا خون آوے اس کی پہچان یہ ہے وہ سیا
 ہوتا ہے تو نماز چھوڑ دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑھ وہ ایک
 رگ سے آتا ہے کہا ابو داؤد نے کہا محمد بن شنی نے پہلے اس حدیث کو ابن ابی عدی نے
 اپنی کتاب بیان کیا پھر حقیط بیان کیا محمد بن عمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ
 سے انہوں نے عائشہ سے ماہد اسکے کہا ابو داؤد نے انس بن میر بن عباس سے روایت
 کیا استخاضہ میں اذا دلت الدم الخبزی فلا یضی و اذا دلت الطمر فلو ساعة فلتغتسل و یغسل
 یعنی جب خون دیکھے نہایت سرخ کثرت سے تو نماز نہ پڑھے اور جب پاکی دیکھے اگرچہ ایک ساعت
 تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔ مکحول نے کہا عورتوں پر حیض چہا نہیں رہتا حیض کا خون غلیظ
 اور سیاہ ہوتا ہے جب سیاہی غلیظت موقوف ہو جاوے اور زردی اور رقت آجاوے تو وہ
 مستخاضہ ہے غسل کرے اور نماز پڑھے۔ کہا ابو داؤد نے حماد بن زید نے یحییٰ بن سعید سے روایت
 کیا انہوں نے ثعلف بن حکیم سے انہوں نے سعید بن المسیب سے کہ استخاضہ کو جب حیض آوے

نماز چوڑ دے جب موقوف ہو جاوے تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور سعی وغیرہ سے سعید بن
 المسیب سے روایت کیا کہ ایام حیض میں بیٹھی رہے ایسا ہی روایت کیا حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید
 سے انہوں نے سعید بن المسیب سے کہا ابو داؤد نے روایت کیا یونس نے حسن سے کہ جب
 حائضہ کا خون بہتا چلا جاوے حیض سے ایک دن یا دو دن زیادہ تک تو وہ مستحاضہ ہے اور
 تیمی نے قتادہ سے روایت کیا جب حیض سے پانچ دن بڑھ جاوے تو وہ نماز پڑھے کہا تیمی
 نے میں پانچ دن سے کم کرنے لگا یہاں تک کہ دو دن تک پہنچا قتادہ نے کہا جب دو دن بڑھے
 تو وہ حیض ہی میں شمار کیا جاوے گا اور محمد بن سیرین سے اسکا سوال ہوا اوہوں نے کہا عورتیں اسکو
 خوب جانتی ہیں **عمر حنظلہ بنت جحش** قالت کنت استحاض حیضہ کثیرہ شدیدۃ فالت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استفتیہ واخبرہ فوجدتہ فی بیت اختی زینب بنت جحش
 فقلت یا رسول اللہ انی امرأۃ استحاض حیضہ کثیرہ شدیدۃ فما تری فیہا قد منعتنی
 الصلاۃ والصوم فقال انعت لك الکرسف فایدہ یدہا الذم قالت ہوا اکثر من ذلک قال
 فاتخذی ثوباً فقالت ہوا اکثر من ذلک انما اشیخ شجا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سامرک بامرین ایہما فعلت اجزا عنک من الاخر وان قویت علیہما فانت اعلم فقال
 لہا انما ہذہ رکضۃ من رکضات الشیطان فتخضی سبتہ اياماً وسبعہ اياماً فی علمہا
 ثم اغتسلی حتی اذا رايت انک قد طهرت واستقأت فضلی ثلاثاً وعشرين لیلة واربعاً
 وعشرين لیلة وایامہا وصومی فان ذلک یجزئک وكذلك فافعلی کل شهر کما تحضیل لثلاث
 وکما یطہرن میقات حیضہ وطہرہن وان قویت علی ان تؤخر الظہر وتغلی العصر فتغتسلین
 وتجمعین بین الصلاتین الظہر والعصر وتؤخرین المغرب تعجلین العشاء ثم تغتسلین
 وتجمعین بین الصلاتین فانعلی وتغتسلین مع الفجر فانعلی وصومی ان قدرت علی ذلک قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهذا عجیب امرین انی **ترحب** حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا
 سے روایت ہے کہا کہ مجھے بہت سخت استحاضہ تھا تو اُمّی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ پوچھوں
 میں اُن سے اور خبر دوں میں انکو تو آنحضرت مجھ کو میری بہن کے گہر میں ملے جبکہ نام زینب بنت جحش
 تھا پھر میں نے کہا اے رسول خدا کے مجھ بہت سخت استحاضہ ہوتا ہے تو آپ کیا حکم کرتے ہیں مجھ تو اس
 نے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے آپ نے فرمایا مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے تو رولی رکھا کر وہ
 خون سکھا دیتی ہے حمنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے بہت خون آتا ہے آپ نے فرمایا تو کپڑا رکھ کر

حمنہ نے کہا اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا میرا خون تو پانی کی طرح بہتا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھ کو دو کاموں کا حکم کرتا ہوں ان میں سے جو تو کر ليوے کافی ہے اور
 جو دروڑن کر سکے تو تجھے اپنا حال خوب معلوم ہے آپ نے فرمایا یہ ایک لات ہے شیطان کی
 لاتوں میں سے **ف** یعنی اسکے سبب شیطان تیری طہارت اور نماز میں فساد ڈالتا ہے اور
 نہ پہنچاتا ہے **ت** تو چہ دن یا شات دن اپنی حیض کے ٹھہرا جتنے دن اسکے علم میں ہوں **ف**
 شاید وہ اپنے عادات کے دن بہول گئی ہوں گی یا انکو شک ہو گیا ہو گا تو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جو دن زیادہ مروج ہیں ٹھہرا دئے اکثر عورتوں کی عادت چہ سات دن ہوتی ہے بلاد
 عرب میں اور بلاد ہند میں مختلف ہے جنوبی ہندوستان میں اکثر عادت پانچ چار روز کی ہوتی ہے
 اور شمالی مغربی میں چہ سات روز کی اس سے کم و بیش بھی ہوتا ہے **ت** پہر غسل کرے جب تک سمجھے
 میں پاک اور صاف ہو گئی تو تیس رات دن (اگر عادت سات روز قرار پائے یا چاند تیس کا ہو)
 یا چوبیس رات دن (اگر عادت چہ روز قرار پائی اور چاند تیس کا ہو) نماز پڑھ اور روزے رکھہ تجھ کو
 کافی ہے ایسی طرح ہر مہینے میں کیا کرے اور عورتوں کو حیض آتا ہے اور پاک ہوتی ہیں اگر تجھ سے
 ہو سکے ظہر میں دیر کر اور عصر میں جلدی کر تو ایک غسل کر کے دو نمازین پڑھ لے ظہر اور عصر اور پھر
 کر مغرب میں اور جلدی کر عشاء میں پہر غسل کر اور جمع کر دو نمازوں کو پہر غسل کر فجر کے واسطے
 اور روزہ رکھہ اور اگر تجھے طاقت ہو تو ایسا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی بہت
 پسند ہے **ف** کیونکہ یہ آسان ہے اس میں دو نمازین ایک غسل میں ادا ہو جاتی ہیں برخلاف
 امراول کے اس میں حیض سے پاک ہوتے وقت غسل کر کے پہر نماز کے لئے غسل کرنا ہوتا ہے تو
 ایک دن ایک رات میں پانچ غسل ہوئے اور امرثانی میں تین ہی غسل ہوئے بعض علماء کا یہی مذہب ہے
 کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے لیکن اس میں لمبی دشواری ہے آسان یہ مذہب ہے کہ حیض سے پاک
 ہوتے وقت غسل کر لے پہر نماز کے لئے وضو کیا کرے اور اس سے پہلے یہ آسان ہے کہ ایک
 وضو سے ظہر اور عصر پڑھ لیا کرے اور دو مرتبہ وضو سے مغرب اور عشاء ادا کیا کرے جمع کرے
 ظہر عصر اور مغرب عشاء میں اور فجر کے لئے ایک وضو کیا کرے۔ کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو عمر
 بن ثابت نے ابن عقیل سے روایت کیا اس میں ہے کہ حمنہ نے کہا یہ امر مجھے بہت پسند ہے
 نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **باب** ما روی ان مستحاضۃ تغتسل لکل صلوۃ
 مستحاضہ کو ہر نماز کے لئے غسل کرنا بیان **عن** عائشۃ زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ

وسلم ان ام حبیبہ بنت جحش ختنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و تحت
 عبد الرحمن بن عوف استحيضت سبع سنين فاستفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم
 في ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه ليست بالحیضة ولكن هذا عرق
 فاغتسلی و صلی قالت عائشة فكانت تغتسل في مركزی حجرۃ اُختها زینب بنت جحش
 حتی تغسل وجه الماء **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی کو جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں سات برس تک
 استحاضہ آیا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں پوچھا آپ فرمایا یہ حیض نہیں ہے
 ایک رنگ گہل گئی ہے تو غسل کیا کرو اور غار پر ہا کر حضرت عائشہ کہتی ہیں وہ غسل کرتی تھیں ایک برتن
 کو ٹوکے میں اپنی بہن زینب بنت جحش کے حجرے میں اور خون کی سرخی پانی کے اوپر آ جاتے
 دوسری روایت میں ہے قالت عائشة فكانت تغتسل لكل صلوۃ کہا حضرت عائشہ نے وہ
 غسل کیا کرتی تھیں ہر نماز کے واسطے تیسری روایت میں ہی ایسا ہی ہے ابن عیینہ نے بھی ایسا
 ہی روایت کیا مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے واسطے غسل کر لیا
المو حکم یا **عن** عائشۃ ان ام حبیبۃ استحيضت سبع سنين فامرها رسول الله صلى
 الله عليه وسلم ان تغتسل فكانت تغتسل لكل صلوۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت
 ہے کہ ام حبیبہ کو استحاضہ آیا سات برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **المو حکم** کیا غسل کر لیا
 وہ غسل کرتی تھیں ہر نماز کے **المو حکم** عائشۃ ان ام حبیبۃ بنت جحش استحيضت في عهد
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها بالافسل لكل صلوۃ وساق الحديث **ترجمہ**
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **المو حکم** کیا ہر نماز کے واسطے غسل کر لیا اور بیان کیا آخر حدیث تک
 کہا ابو داؤد نے روایت کیا اُس کو ابو الولید طرابلسی نے پر میں نے اُن سے نہیں سنا اور انہوں نے
 سلیمان بن کثیر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے عائشہ سے کہا
 استحاضہ ہوا زینب بنت جحش کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا غسل کر ہر نماز کے واسطے اور
 بیان کیا حدیث کو کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس کو عبد الصمد نے سلیمان بن کثیر سے اُس میں ہے
 کہ وہ کہ واسطے ہر نماز کے مگر یہ وہم ہے عبد الصمد سے اور صحیح ابو الولید کی روایت ہے یعنی غسل کرنا
 واسطے ہر نماز کے **عن** یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ قال اخبرتني زینب بنت ابی سلمۃ ان ام

تھراقت اللہ وہ رکن ت تحت عبد الرحمن بن عوف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 امرہا ان تغتسل عند کل صلاۃ وتصلی واخبرنی ان ام بکر اخبرتہ ان عائشہ قالت ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المرأة تدری ما یریدہا بعد الطہارۃ ما ھی اذ قال
 انما هو عرق اذ قال عروق ثم حرم یحیی بن کثیر سے روایت ہوا انہوں نے سنا ابو سلمہ
 انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو زینب بنت ابی سلمہ نے کہ ایک عورت کا خون بہا کرتا تھا اور وہ عورت
 بن عوف کے نکاح میں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر ایک نماز کے لئے غسل
 کرنے کا اور غسل کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا یحیی بن ابی کثیر نے کہا مجھ کو خبر دی ابو سلمہ نے کہا
 خبر دی مجھ کو ام بکر نے کہ حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت
 کو جب ہ شک میں پڑے بعد طہر کے (یعنی حیض کے ایام گزر جانیکے بعد ہر جو خون آوے)
 وہ ایک رگ ہے یا رگین ہیں۔ کہا ابو داؤد نے ابن عقیل کے حدیث میں دو امر (جنہیں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تھا) یہ تھی کہ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے لئے غسل کرے نہیں
 تو جمع کر لے جیسے قاسم نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے اور یہ قول مروی ہے سعید ابن جبیر
 سے او انہوں نے حضرت علی اور ابن عباس سے روایت کیا **باب** من قال تجمع بین
 الصلوۃین وتغتسل لهما غسلا متحاضہ ودغزون کو جمع کرے ایک غسل سے **عن** عائشہ
 قالت استحيضت امرأة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرت ان تعجل العصر و
 تؤخر الظہر وتغتسل لهما غسلا وان تؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لهما غسلا
 وتغتسل لهما الصبح غسلا فقلت لعبد الرحمن اغزلی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
 لا احد لك غزلی صلی اللہ علیہ وسلم بشئ ثم حرم حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک
 عورت کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسکو حکم ہوا کہ عصر کی نماز جلدی
 پڑھے اور ظہر کی نماز میں دیر کرے اور دو نون نماز کے لئے ایک غسل کر لے اور وہ یہ کہ
 مغرب میں اور جلدی کرے عشاء میں اور دو نون کے لئے ایک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لئے
 ایک غسل کرے شعبہ نے کہا میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے کہا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کرتے ہوا انہوں نے کہا میں رسول اللہ علیہ وسلم سے نہیں نقل کرتا **ف** یعنی میں یہ نہیں کہتا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم کیا تھا مگر آپ کے زمانہ میں اس عورت کو ایسا حکم ہوا
 تھا ایک نسخہ میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنا تھا جو یہ ہے

عائشہؓ قالت ان سہلہ بنت سہیل استحيضت فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فامرها
ان تغتسل عند كل صلاة فلما جهد هادك امرها ان تجمع بين الظهر والعصر بغسل
والمغرب والعشاء بغسل وتغتسل للصبح **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے
کہ سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں آپ نے حکم کیا غسل کرنا
ہر نماز کے واسطے جب یہ ان پر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا جمع کرنا ظہر اور عصر میں ایک غسل سے
اور مغرب و عشاء میں ایک غسل سے اور فجر کے لئے ایک غسل کرنا **عز** اسماء بنت عمیسؓ قالت
قلت يا رسول الله ان فاطمة بنت ابی جبیش استحيضت منذ كانا وكذا فلم تغسل فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم سبحان الله هذا من الشيطان لتجلسي مكن فاذا دنت
صفرة فوق السماء فلنغتسل للظهر والعصر غسلًا واحدًا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلًا واحدًا
وتغتسل للفجر غسلًا واحدًا وتوضأ فيهما بين ذلك **ترجمہ** اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ فاطمہ بنت ابی جبیش کو استحاضہ ہو گیا ہے اتنی مدت ہے
اوس نے نماز ہی نہیں پڑھی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو شیطان کی شر ہے ایک ہفتالی میں
بیٹھ جاوے جب پانی پر زردی دیکھے تو ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب و عشاء کے
لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے اسکو درمیان میں وضو کرتی رہو۔ کہا ابو داؤد
نے اسکو مجاہد نے روایت کیا ابن عباسؓ سے جب غسل پر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا جمع
کا کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو ابراہیمؓ نے ابن عباسؓ سے اور یہی قول ہے ابراہیمؓ سے اور
عبد اللہ بن شداد کا **باب** من قال تغتسل من طهر الى طهر مستحاضاً حیضاً ہو پاک ہو تو غسل کرے
پھر حیض سے پاک ہو تو غسل کرے پھر نکلیو وضو کر لیا کرے **عن** عدی بن ثابتؓ عن ابنہ عن
جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستحاضة قد دع الصلاة اياماً فاحذر ان يغتسل
وتصلیٰ والوضوء عند كل صلاة **ترجمہ** عدی بن ثابتؓ سے روایت ہے انہوں نے
اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے
حق میں فرمایا نماز چھوڑ دیوے ایا م حیض میں پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور وضو کیا کرے
ہر نماز کے واسطے کہا ابو داؤد نے زیادہ کیا عثمانؓ نے روزہ رکھے اور نماز پڑھے **عز**
عائشہؓ قالت جاءت فاطمة بنت ابی جبیش لی النبي صلى الله عليه وسلم فذكر خبرها
وقال بشما اغتسلي ثم توضئي لكل صلاة وصلي ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فاطمہ

بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں پھر ان کا حال بیان کیا آپ نے حکم کیا غسل
 کر پھر وضو کیا کر پھر نماز کی واسطے اور نماز پڑھا کر **عن** عائشہ فی المستحاضۃ تغتسل یعنی متوجہ
 نشہ قضا الی ایام اقدار انہا ترجمہ حضرت عائشہ نے مستحاضہ کے حق میں فرمایا ایک بار غسل
 کرے (حیض سے پاک ہوتے وقت) پھر وضو کیا کرے دوسرے حیض تک **عن** عائشہ مثلاً
 ترجمہ حضرت عائشہ سے ایسا ہی مروی ہے۔ کہا ابو داؤد نے عدی بن ثابت کی حدیث اور
 یہ حدیثیں عائشہ رضی اللہ عنہا کی سبب ضعیف ہیں مگر تین روایتیں صحیح ہیں ایک قمیر کی حضرت عائشہ سے
 اور ایک عمار مولیٰ بنی ہاشم کی ابن عباس سے اور ایک ہشام بن عروہ کی اپنے باپ عروہ سے وہ
 موقوف ہیں اُس میں وضو ہے ہر نماز کے واسطے اور پھر قمیر نے حضرت عائشہ سے ہر روز غسل
 کرنا ہی روایت کیا ہے اور ابن عباس سے بھی غسل معروف ہوا انتہی مختصر **باب** من قال
 المستحاضۃ تغتسل من ظہری ظہر المستحاضۃ ظہر کی نماز کے وقت غسل کرے دوسری ظہر تک صحیح
 میں وضو کیا کرے **عن** سہی مولیٰ ابی بکر ان القعقاع وزید بن سلمہ اسلم اور سلاۃ الی اسعیہ
 بن المسیب یسألہ کیف تغتسل المستحاضۃ فقال تغتسل من ظہری ظہر وتوضاء لكل صلیۃ
 فان غلبھا الذم استنشرت بثوب ترجمہ قعقاع اور زید بن سلمہ نے سہی کو بھیجا سعید بن
 المسیب پاس مستحاضہ کیونکر غسل کرے پوچھنے کو سعید نے کہا غسل کرے ایک ظہر سے دوسری ظہر
 تک اور وضو کرے ہر نماز کے واسطے اگر خون بہت آوے تو ننگوٹ باندھ لے ایک کپڑے کا۔ کہا
 ابو داؤد نے ابن عمر اور انس بن مالک سے یون ہی مروی ہے غسل کرے ظہر سے دوسری ظہر تک
 اور ایسا ہی روایت کیا داؤد اور عاصم نے شعبی سے انہوں نے ایک عورت سے انہوں نے قمیر
 سے انہوں نے عائشہ سے مگر داؤد نے ہر روز غسل کہا ہے اور عاصم نے ہر ظہر پر یہی مذکور
 ہے سالم بن عبد اللہ اور حسن اور عطاء کا اور کہا مالک نے میں سمجھتا ہوں سعید بن المسیب کی حدیث
 یون ہوگی غسل کرے ایک ظہر سے دوسری ظہر تک لوگوں نے اسکو ظہر کر ڈالا اور ہمیں وہم
 ہو گیا مسور بن عبد الملک نے من ظہری ظہر روایت کیا ہے اور کہا لوگوں نے اسکو من ظہری
 ظہر کر ڈالا **باب** من قال تغتسل کل یوم مرۃ ولم یقل عند الظہر مستحاضہ ہر روز ایک بار غسل
 کیا کرے **عن** علی قال المستحاضۃ اذا انقضی حیضہا اغتسلت کل یوم واتخذت فحشا
 فیہا سمن و زیت ترجمہ حضرت علی نے کہا جب مستحاضہ کا حیض گزر جائے تو ہر روز غسل
 کیا کرے۔ اور ایک کپڑا لکھی یا روغن زیتون لگا کر شہ نگاہ میں رکھ لےوے کہ کیونکہ

یہ خون کو کم کر گیا اور عروق کی تشنج کو جو باعث ہر خون کھنے کا نرم کردیگا **باب** من قال
تغتسل بنی الايام استحاضه غسل کیا کرے درمیان ایام کے **عمر** محمد بن عثمان اندلس
القاسم بن محمد عن المستحاضة فقال تدع الصلاة ايام اقدرا لئلا تهاشم تغتسل قسلی ثم
تغتسل فی الايام **ترجمہ** محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے پوچھا مستحاضہ کو اوپر ہونے
کہا ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے پھر غسل کرے ایام میں **باب**
من قال توضع لکل صلوٰۃ مستحاضہ ہر نماز کے واسطے وضو کر لیا کرے **عمر** فاطمہ بنت
ابی حبیش نہا کانت تستحاض فقال لها التبتی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان دم المہین
فانہ دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوٰۃ فاذا کان الآخر فتوضی وصلی
ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا
جب حیض کا خون آوے وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان پڑتا ہے تو نماز چھوڑ دے جب دوسری
طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑھ۔ شعبہ نے اس حدیث کو موقوفہ روایت کیا ہے۔
باب من لم یذکر الوضوء الا عند الحدیث مستحاضہ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنا ضرور
نہیں مگر جب کوئی حدیث اور لاحق ہو تو وضو کرے **عمر** عکرمہ قال ان ام حبیبہ بنت
جحش استقیضت فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تَنْظُرِ اِیَّامَ اقْدَارِ لَئِذَا تَغْتَسِلُ
وتصلی فان رأت شیئاً من الخیالک توضأت وصَلَّت **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہو کہ ام حبیبہ
جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو حکم کیا ایام حیض تک انتظار کر نہ کیا پھر غسل
کر کریمہ ز پڑھنے کا اگر کوئی حدیث دیکھے تو وضو کرے اور نماز پڑھے **عمر** ربیعۃ اذہ کان یروی
علی المستحاضة وضوءا عند کل صلوٰۃ الا ان یصیبها حدث غایر دم فتوضا **ترجمہ**
ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کہتے تھے مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو نہ کرے مگر جب اسکو کوئی اور حدیث
ہو جاوے سو استحاضہ کے تو وضو کرے۔ کہا ابو داؤد نے مالک بن انس کا یہی قول ہے
یہ مذہب سب سے زیادہ آسان اور سہل ہے **باب** فی المرأة تری الصفرة والکدر بعد الطهر
عورت حیض سے پاک ہو جانیکے بعد زروی یا تیرگی دیکھے **عمر** اعطیہ وکانت یابعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قالت کنا لا نعد الکدر والصفرة بعد الطهر شیئاً **ترجمہ** اعطیہ
سے روایت ہے اُس نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا چھ زروی اور تیرگی کو
حیض سے پاک ہو جانیکے بعد کچھ نہ سمجھتے تھے **باب** یعنی حیض میں شمار نہ کرتے تھے **باب** مستحاضہ

یغشاھا زوجه استخاضہ سے اسکا خاوند جماع کرے کتاب **عمر** حکمتہ قال کانت ام حبیبہ
 استخاض فکان زوجھا یغشاھا ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے ام حبیبہ استخاضت تہین اور خاوند
 اُن کے اُن سے صحبت کرتے تھے **عن** جمنۃ بنت جحش انھا کانت استخاضہ وکان جماعھا
 یغماھا ترجمہ جمنۃ بنت جحش استخاضت تہین اُن کے خاوند اُن سے جماع کرتے تھے ۛ ۛ
باب ما جاء فی وقت النفاس کا (یعنی اُس خون کا جو زحلی کے بعد آتا ہے) بیان
عمر ام سلمہ قال کانت لנفساء علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقعد بعد
 نفاسھا ربین یوماً واربعا لیلاً وکانظلی علی وجوہنا اللودس یعنی من الکلف ترجمہ
 ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نفاس والی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چالیس
 دن یا چالیس راتیں زحلی کے بعد بیٹھی رہتی تھیں اور ہم اپنے موند پر درس (ایک گہاس ہے
 خوشبودار) ملا کرتے تھے چہاٹن کے دفع کرنے کو (جو چہرہ پر نمود ہوتی ہیں گرمی کی وجہ سے **عمر**
 سنۃ الازدیۃ قالت حججت فدخلت علی مرسلۃ فقلت یا ام المؤمنین ان سمرۃ بن
 جندب یا امر النساء تقضین صلاۃ الحیض فقالت لا تقضین کانت المرأة من نساء
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقعد فی النفاس ربین لیلة لایاء مرھا النبی صلی اللہ علیہ
 بقضاء صلاۃ النفاس ترجمہ سنۃ الازدیۃ سے روایت ہے میں نے حج کیا تو ام سلمہؓ پاس گئی اور
 میں نے کہا اے ام المؤمنین سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہا حکم کرتے ہیں عورتوں کو حیض کے نمازوں کو قضا کرینکا
 ام سلمہؓ نے کہا نہ قضا کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں میں کوئی عورت بیٹھی تھی نفاس میں
 چالیس دن تک یا سکو نماز قضا کرینکا حکم دیتے تھے **باب** الاغتسال من الحیض حیض کا
 خون کیونکر دھوے اور غسل حیض سے کیونکر کرے **عن** امیۃ بنت ابی الصلت عن امراۃ من
 بنی عفار قد سماھالی قالت ارد ففی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حقیبۃ رجلہ
 فواللہ لنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصبح فاناخ ونزلت عن حقیبۃ رجلہ فاذا بہا دم
 منی وکانت اول حیضہ تحضتھا قالت فقضت الی الناقۃ وانسقییت فلما نادی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ما بی وراۃ الدمر قال لعلک نفسک فلیت تھم قال فاصلی من نفسک
 ثم خدی انا من ماء فاطری فیہ لمحا ثم اعسلی ما انا فیہ الحقیبۃ من الدم ثم عودی
 لمربک قالت فلما فجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ ارضع لنا من النبی قالت کانت
 لا تھمن من حیضہ الا جعلت فی ظھورھا ملھا وادھت بہ ان یحصل فیہ غسلھا حیض ما قمت

ترجمہ امیہ بنت ابی صلت سے روایت ہوا انہوں نے ایک عورت کو منابنی غفار میں سے
 زانم الخلیلی کہا تھا یا آمنہ بی بی ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے پیچھے
 اونٹ پر چڑھایا پالان کے حقیبے پر ف حقیبہ اسکو کہتے ہیں جاونٹ کے پیچھے پالان کے آخر
 میں باندھ دیا جاوے اُسپر کوئی آدمی بیٹھ جاوے ف پھر قسم خدا کی آپ اُتریں صبح کے وقت
 جب اُترنے لگے آپ بٹھایا اور میں حقیبے پر سے اُترتی تو اُس میں خون کا نشان پایا اور یہ میرا سپلا حقیفہ
 تھا تو میں اونٹ سے لگ گئی اور شرم کرنے لگی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا
 اور خون ہی دیکھا تو فرمایا شاید تجھے حیض آگیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اپنے تئیں درست کر لی
 (یعنی کچھ باندھ لے کہ خون باہر نہ نکلے) پھر ایک برتن پانی کا لیکر آئیں ہم ملا اور حقیبے میں جو خون
 بہر گیا ہے اُسکو دھو ڈال پھر اُسی جگہ سوار ہو جا اُس عورت نے کہا جب آپ نے خیمہ کو فتح کیا تو
 ہم کو بھی ایک حصہ دیا مال غنیمت میں سے یہ وہ عورت جب حیض سے طہارت کیا کرتی تو پانی میں
 نمک ڈال کر تھی اور جب مرنے لگی تو وصیت کر گئی کہ غسل کے پانی میں نمک ڈالنا اُسی عایشہ
 قالت دخلت اسماء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ کیف تفتسل
 احلانا اذا طهرت من الحيض قال تاخذ سدرا و ماءا فتوضا ثم تفتسل رأسها و تدلك
 حتی يبلغ الماء احوال شعرها ثم تفيض على جسدھا ثم تاخذ فرصتها فتطهر بها
 قالت یا رسول اللہ کیف انظر بها قالت عایشہ فعرفت الذی یکفی عنہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فقلت لها تتبعین بها انا و الدہ ثم حمیم اسماء بنت شکیل انصار یہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہ جب ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو تو کب کر غسل
 کرے آپ نے فرمایا بری ملا ہو اپنی لیکر پیلے وضو کرے پھر سر دھو دے اور اُسکو ملے یا نمک کے
 پانی بالون کے جڑ ہوں تک پہنچ جاوے پھر اپنے سارے پنڈے پر پانی ڈالیں پھر اپنا فرسہ لے کر
 دفرسہ وہ مکر اُسے روئی کا یا اونٹنی کی پڑے کا اُس سے شرمگاہ کو صاف کرے تے میں بعضوں نے
 اُسکو فرسہ یا فرسہ ہی پڑے سے اُس سے طہارت کرے اسماء نے کہا یا رسول اللہ کیونکر طہارت کرو
 اُس سے حضرت عایشہ نے کہا میں سمجھ گئی اُس مطلب کو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارت کر
 کئے کے طور پر کہا تھا میں نے اُس سے کہہ دیا جہاں جہاں خون لگا ہو اُس سے صاف کر ڈال
 یعنی فرج کے اندر اُس کی پڑے کو ڈال کر خون کی لگاوٹ کو صاف کر ڈال (حضرت عایشہ انھا ذکر
 النساء انھا را فانت علیہن و قالت لهن صر و فا قالت دخلت امرأتہ منہن علی رسول اللہ

صَلَّی اللہ علیہ وسلم اذ کرمعناہ الا انہ قال خرصۃ ممسکۃ قال مسد دکان ابو عوانۃ
 یقول خرصۃ وکان ابو الاحوص یقول خرصۃ ترجمہ حضرت عائشہ نے انصاریوں کی عورتوں کا
 ذکر کیا تو ان کی تعریف کی اور کہا انکا احسان ہے سب پر نف سارے جہان کی عورتوں پر انہوں
 نے دین کی بات میں شرم نہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تکلف سب مسائل
 پوچھے اور تحقیق کئے اور اور عورتوں کو بتائے **ت** ایک عورت اُن میں سے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس آئی پہرہ ہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری مگر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ فرصہ ممسکہ
 یعنی فرصہ مشک لگا ہوا کہ مسد دکان نے ابو عوانہ نے فرصہ کہا اور ابو الاحوص نے فرصہ یعنی تھوڑا سا
ع عائشہ ان اسماء سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال خرصۃ کثرت
 قالت کیف اظہر بها قال سبحان اللہ تطہری بها واستدری بنوب وزاد وسالته عن
 الغسل من کثرت فقال تاخذین ماء ک فتطہرین احسن الطهور وابلغہ ثم نصبین علی
 راسک الماء ثم تدلکینہ حتی یبلغ شوؤن راسک ثم تفضین علیک الماء قال
 وقالت عائشہ نعم للنساء نساء الا بضار لم یکن یمنعنہن الخیاء ان یسألن عن الذین و
 یتفقہن فیہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت شہل نے پوچھا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گزری پہر آپ نے فرمایا اپنا فرصہ لے جو مشک
 لگا ہوا ہے وہ بولی کیونکر طہارت کر وں اُس سے آپ نے فرمایا سبحان اللہ اُس سے پاک کر لے اور
 ایک کپڑا ڈھانپ لے اس روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے آپ سے پوچھا غسل جنابت کو آپ نے
 فرمایا پانی لے اور اچھی طرح طہارت کر عمدہ طور سے (یعنی اچھا وضو کر) پہر سر پر پانی ڈال پہر بالوں
 کو مل یہاں تک کہ مانگوں میں پہنچ جاوے پہر اپنے پٹے پر پانی ڈال حضرت عائشہ نے کہا کیا اچھ
 عورتیں ہیں انصار کی وہ مسئلہ دین کا سمجھنے اور پوچھنے میں شرم نہ کرتیں تھیں **باب التیمم**
ع عائشہ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسید بن حضیر ولانا
 سامعہ فی طلب قارۃ ضللتھا عائشہ فحضرت الصلوۃ فصلوا بغیر وضوء فانوا التبت
 صلی اللہ علیہ وسلم اذ کو واخاک لہ فانزلت آیت التیمم فزاد ابن نفیل فقال لہا اسید بن
 حضیر یرحمک اللہ ما نزل بک امر تکوہینہ الا جعل اللہ للمسلمین والک فیہ فرحاً
 ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور کئی لوگوں کو انکے
 ساتھ بھیجا مالا ڈھونڈنے کو جو حضرت عائشہ نے گم کر دی تھی تو نماز کا وقت آگیا لوگوں نے نماز

پڑتی بغیر وضو کے **ف** اور تہنیم کے اس واسطے کہ تیمم کی آیت ابی تک اتری نہیں تھی
اس حدیث سے معلوم ہوا جو شخص وضو کرے نہ تیمم وہ بلا طہارت نماز پڑھ لے چنانچہ بخاری
نے اس حدیث سے یہی استنباط کیا ہے **ت** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاؤں سے اور آپ سے
بیان کیا اس وقت تیمم کی آیت اتری ابن فضال نے زیادہ کیا اسید بن حضیر نے حضرت عائشہ سے کھا
رحم کرے تم پر اس وجہ سے کہ کوئی ایسا کام آن پڑتا ہے جسکو تم پر اجاتے ہو اسد تہا سے لے اور مسلمانوں
کے لئے اس میں بہلائی اور آسانی کرتا ہے **ف** دوسری روایت میں ہے پھر ب لوگ چلو تو وہ مال
حضرت عائشہ کے اونٹ کے تلے سے نکلا **ع** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الصعید للصلاة الفجر فصر بوايا كفهم الصعید ثم مسحوا وجوههم مسحة واحدة
ثم عادوا فصر بوايا كفهم الصعید مرة اخرى فمسحوا بايديهم كلهم الى المناكب والاباط
بطون ايديهم **ج** عمار بن ياسر سے روایت ہے کہ صحابہ نے تیمم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم کے ساتھ ٹہنی سے فجر کی نماز کے لئے تو پہلے اپنے ہتھیلیوں کو مارا مٹی پر اور مونہ پر پیرا
ایک بار پیر دوبارہ مارا اور ہاتھوں پر پیرا مونڈھوں اور بغلوں تک ہتھیلیوں سے **ف** شاید یہ
اوایل کا ہے جب تک صحابہ کو تیمم کی کیفیت معلوم نہیں ہوئی تھی۔ دوسری روایت میں ہے کہ
المسلمون فصر بوايا كفهم التراب ولم يقضوا من التراب شيئا فذكر نحوه سلمان كبريت
ہوئے اور ہونے اپنی ہتھیلیوں کو مٹی پر یا ایک ٹہنی کو اٹھایا نہین پیر و سیاہی بیان کیا اور وہ
اور بغلوں کا ذکر نہیں کیا ابن الیث نے کہا صحیح کیا ہاتھوں کا ہتھیلیوں سے اور تک **ع** عن
بنی یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرس باولات الحبش ومع عائشة فاقطع
عقد لها من جزع ظفار فحسب الناس ابتغاء عقد ها ذاك حتي اصحاء الفجر وليس مع الناس
ماء فتعيط عليهم ابوبكر وقال حبست الدنيا وليس معهم ماء فانزلى الله تعالى على رسول الله
عليه وسلم رخصة لظفر بالصعيد لطيب فقام المسلمون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فصر
بايديهم الى الارض فصر بوايديهم ولم يقضوا من التراب شيئا فمسحوا بها وجوههم مسحة واحدة
الى المناكب ومن بطون ايديهم الى الاباط **ج** عمار بن ياسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم رغوہ بنی المصطلق میں رات کو اترے اولات الحبش میں (ایک موضع ہے کے اور وہ
کے درمیان بعضوں نے انکو ذات الحبش کہا ہے) اور آپ کے ساتھ حضرت عائشہ تھیں ان کے
گلے کی بالاحوط ظفار عقیق کی تھی (ظفار ایک پتی ہے میں کے ساحل پر) گریزی اسکی تالاش نے لوگوں کو

کو روک رکھا یہاں تک کہ روشنی ہو گئی اور ان کے ساتھ پانی نہ تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ
 پر غصہ ہوئے اور کھاتو نے لوگوں کو روک رکھا ہے اور ان کے ساتھ پانی نہیں ہے اسوقت
 اسد جل جلالہ نے خاک پاک سے طہارت کر نیکی آیتیں اوتاریں مسلمان کھڑے ہوئے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہوں نے اپنی ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر ہاتھ اٹھالے کھٹی نہ اٹھائی
 اور مونہ پر پیرا اور ہاتھوں پر مونڈھوں تک اور تہیلوں سے مسح کیا بفلون تک **ف** ابن حجر
 کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ابن شہاب نے کہا ان لوگوں کے فعل کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ
 یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا یا تھا کہ بفلون اور مونڈھوں تک مسح کریں انہوں نے
 اپنی رائی سے ایسا کیا ایک روایت میں دوبار ہاتھ مارنا ہی آیا ہے کذا فی الاصل **ع** شقیق قال
 كنت جالساً بدين عبد الله وابي موسى فقال ابو موسى يا ابا عبد الرحمن ادريت لوان رجلا اجنب
 فلم يجد الماء شهر الماء كان يتيمم فقال لاوان لم يجد الماء شهر فقال ابو موسى فكيف
 تصنعون بهذا الآية التي في سورة المائدة فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا فقال
 عبد الله لو رخص لهم في هذا لأوشكو اذ ابرء عليهم الماء ان يتيمموا بالصعيد فقال
 ابو موسى وانما كرهتم هذا لهدا اقال نعم فقال له ابو موسى اني سمع قول عمار لعمر بن الخطاب
 رسول الله صلى الله عليه وسلم في حاجة فاجبت فلم اجد الماء فتمرغت في الصعيد كما تفرغ
 الدابة ثم انيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال انما كان يكتيك ان تصنع
 هكذا فضرب بيده على الارض ففضضها ثم ضرب بشماله على يمينه وبيمينه على شماله على الكفين
 ثم مسح وجهه فقال لا عبد الله اذ لم تدع عمر لم يقع بقول عمار ثم حمه شقيق سے روایت جو
 میں بیہاں تہا چ میں عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کے کہا اسے ابا عبد الرحمن
 کہتے تھے ابو مسعود کی کیا اگر کسی کو نہا نیکی حاجت ہو اور ایک مہینہ تک پانی نہ پاوے وہ تيمم کیا کرے
 عبد اللہ بن مسعود نے کہا نہیں اگرچہ ایک مہینہ تک پانی نہ ملے پر تيمم نہ کرے ابو موسی نے کہا پھر تم کیا
 کہتے ہو اس آیت میں جو سورہ مائدہ میں ہے فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا (یعنی اگر تم سفر میں ہو
 یا بیمار ہو یا تم میں سے کوئی پاخانہ پھر کر اڑے یا غورنوں سے مساس کرے پھر پانی نہ پاؤ تو تيمم کر دو یا کہ
 خاک پر) عبد اللہ بن مسعود نے کہا اگر لوگوں کو تيمم کی رخصت دی جاوے تو کب پانی پڑتا ہو
 تو وہ تيمم کرنے لگیں ابو موسی نے کہا تو اس لئے تيمم سے منع کیا عبد اللہ نے کہا **ان** **ف**
 اصل یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو اسلئے تيمم کا جائز ہونا معلوم نہیں ہوا وہ جب کے لیں غسل ضرور جانتے

تھے عبداللہ بن مسعود ہی اس مسلمین حضرت عمرؓ کے نواح تھے اور ایہ لاسم النسا کو جمع کر مجھوں
نکر گئے تھے بلکہ بوس دکنار پر جو ناقض وضو ہے بعضوں کے نزدیک اور جمہور صحابہ کا مذہب بھی
بر خلاف تھا اور احادیث ہی جمہور صحابہ کے موافق ہیں یہیم محدث اور جنب و دونوں کو درست ہے۔
فت ابو موسیٰ نے کہا کیا تم نے عمار بن یاسرؓ کی حدیث نہیں سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے روانہ کیا کسی کام کو میں راہ میں جنب ہوا اور پانی نہ پایا تو ٹھپی میں لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے جب
آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا سچو کافی تھا اس طرح کرنا بہر آپ نے اپنا ہاتھ زمین
پر مارا اور مٹی پہونک دی پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر مارا اور دائیں کو بائیں پر دونوں پہونچو
پھر پھر مسح کیا منہ کا فت یعنی ایک ہاتھ زمین پر مارا اور اس میں جو مٹی لگی اسکو دوسری ہاتھ
کی ہتھیلی سے بھی لگا لیا اور پہونچون پر مسح کیا پھر اونہی ہاتھوں کو مونہ پر پہیر لیا اس سے ثابت ہوتا
ہے کہ تیمم میں ایک ضرب کافی ہے اسی سے دونوں پہون کا اور مونہ کا مسح کر کے کہنیوں تک
مسح کرنا یا دو ضرب لگنا ضرور نہیں ہے فت عبداللہ نے کہا کیا تم نہیں جانتے حضرت عمرؓ نے
اس باب میں عمار کے قول پر فتاعت کی فت اسیدو اسطے حضرت عمرؓ جب کیولے تیمم کو جائز نہیں سمجھتے
تھے اور عبداللہ بن مسعود ہی ایسا ہی کہتے تھے لیکن اور جمہور صحابہ نے اسکو جائز رکھا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اسکا جواز ثابت ہے عمر اور عبداللہ بن مسعود کے علان کرنے سے وہ حدیثیں غلط نہیں ہوتی
اسیدو اسطے جمہور علماء نے تیمم جب کے جائز رکھا ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ کبھی بڑے بڑے
عالم اور مجتہدون پر بعضی ادنیٰ بات مخفی رہ جاتی ہے حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعود کی کثرت اور وسعت
علم مشہور ہے باوجود اسکے یہ مسئلہ ان پر پوشیدہ رہا **عمر عبدالرحمن بن ابیہی قال کنت عند**
عمر فجاہرجل فقال انا نکون بالماکان الشہر والشہور فقال عمر اما انا فخلہ کن اصل
اجل الماء قال فقال عمار یا امیر المؤمنین اما تذکر اذ کنت انا و انت فی الابل فاصابتنا
جنابة فاما انا فتمعلکت فایتنا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انما کان
یکفیک ان تقول هکذا وضرب بیدہ الی الارض بثر نفخہما ثم مسح بهما وجهہ ویدہ
الی نصف الذراع فقال عمر یا عمار اتق اللہ فقال یا امیر المؤمنین ان شئت واللہ لمر اذکرہ
ابدا فقال عمر کلا واللہ لاولئک من ذلک ما تولیت ثم حبہ عبد الرحمن بن ابیہی سے روایت
ہے میں حضرت عمرؓ کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ میں ہمارا ایک ایک دو دو مہینے رہنا
ہوتا ہے (اور وہاں جاہریت ہوتی ہے اور پانی نہیں ملتا) حضرت عمرؓ نے کہا میں تو نماز نہیں پڑھتا

تہا جب تک پانی نہ پاتا تھا عمار نے کہا یا امیر المومنین کیا تم کو یاد نہیں ہے جب میں اور تم دونوں
 میں تھے (یعنی جنگل میں) تو مجھ کو نہانے کی حاجت ہوئی میں مٹی میں لوٹا پھر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجھے کافی تھا یہ دو دن ہاتھ اپنے زمین
 پر مارے پھر اگو ہونو نکدیا اور اپنے مونہ پر پیرے اور دونوں ہاتھوں پر آدھی ہاتھ لٹک حضرت عمر
 نے کہا اے عمار وہ خدا سے عمار نے کہا اے امیر المومنین اگر تم کو منظور ہو تو میں اس حدیث کو گہری
 بیان نہ کروں عمر نے کہا تم خدا کی جو تو بیان کر گیا ہم اُسکو تجھی پر ڈالیں گے **عمر بن عمار** یا سہو
 فی هذا الحدیث فقال یا عمار انما کان یکفیک ہکذا ثم ضرب بیدہ الارض ثم ضرب
 احدا ہما علی الاخری ثم مسح وجہہ والذراعین الی نصف الساعدین ثم یبلغ المرفقین
 ضربہ واحدۃ **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے آپ نے فرمایا اے عمار تجھ کو کافی تھا یہ
 پر مارے دونوں ہاتھ اپنے زمین پر پیر ایک کو دوسرے پر مارا بعد اُسکے مونہ پر مسح کیا اور دونوں
 ہاتھوں پر آدھی ہاتھ تک کہ ہینوں تک نہیں کیا اور ایک ہی بار ہاتھ مارا **عمر بن عمار** یہذا القصۃ
 فقال انما کان یکفیک وضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الی الارض ثم فم فیہا ومسح
 بہا وجہہ وکفیکہ شک سلمۃ قال لا ادری فیہ الی المرفقین او الی الکھنین **ترجمہ** ایک روایت
 میں عمار بن یاسر سے یہ ہے آپ نے فرمایا تجھے کافی تھا یہ اور مارا آپ نے ہاتھ اپنا زمین پر اُسکو
 پہونک دیا اور مسح کیا اُس ہاتھ سے مونہ پر اور دونوں پہونچوں پر لیکن سکہ کو شک ہے اس روایت
 میں پہونچوں تک کہنا یا کہ ہینوں تک **عمر بن عمار** شعبۂ باسنادہ بهذا الحدیث قال ثم فم فیہا
 ومسح بہا وجہہ وکفیکہ الی المرفقین او الذراعین قال شعبۃ کان سلمۃ یتقول الکھنین و
 الوجه والذراعین فقال لہ منصور ذات یوم انظر ما نقول فانہ لا یدکوال الذراعین غیرک
ترجمہ شعبہ نے اس حدیث کو روایت کیا اُس میں یہ ہے کہ آپ نے ہاتھ مار کر پہونچا اور مونہ پر
 مسح کیا اور دونوں ہاتھوں پر پہونچوں تک یا ہاتھوں تک شعبہ نے کہا سلمۃ کہا کرتے تھے پہونچوں
 پر اور مونہ پر اور ہاتھوں پر منصور نے اُن سے ایک دن کہا سمجھ کر کہو سو اُسے تہا رے اور کوئی
 ہاتھوں کا ذکر نہیں کرتا **عمر بن عمار** فی هذا الحدیث قال فقال یعنی النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم انما کان یکفیک ان تضرب بیدک الی الارض ومسح بہا وجہک وکفیک وکفیک
 الحدیث **ترجمہ** عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کافی تھا دونوں
 ہاتھ مارنا زمین پر پیر مونہ پر اور دونوں پہونچوں پر مسح کرنا ایک روایت میں ہے دونوں ہاتھ زمین پر

مارے اور انکو پہونچا **عن** عمار بن یاسر قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن البیعة فقلت
ضیبة واحدة للوجه والکفین ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا تیمم کو آپ نے حکم کیا ایک بار یا تہہ ناریکا مونہہ اور پہونچون کے لئے **فت** ال حدیث
کا عمل سی حدیث پر ہے اور بھی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ دو ہاتھوں
لگاوے ایک ضرب سے مونہہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب سے دونوں ہاتھوں پر کہنٹیوں تک لگروں
ان کے ضعیفین **عن** عمار بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی المرفقان ترجمہ
عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا دونوں کہنٹیں تک اسکی اسناد مجہول ہے قنادہ سے
اسمین تدلیس کے ہے **باب التیمم فی الحضر** حضرت عمار بن یاسر نے کہا بیان **عن** عبد
مولی ابن عباس انہ سمعہ یقول قلت انا و عبد اللہ بن مسعود فمولى من نزل فی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم حتی دخلنا علی ابی الجہیم بن الحزرت بن الصمة الا لثنا رقی فقال ابو الجہیم اقل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غویہ رجل فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ السلام حتی اتی علی جدار فمسح بوجہہ ویدنیہ ثم رد علیہ السلام ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت
ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں
(ایک موقع ہے بیڑے کے پاس) کی طرف سے آئے ایک شخص ملا اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا یا تا
تک کہ ایک دیوار پاس آپ آئے اور مسح کیا اپنے مونہہ اور دونوں ہاتھوں پر پھر سلام کا جواب دیا
عن نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجة الی ابن عباس فقضى ابن عمر حاجته فکان من حدیثہ
یومئذ ان قال مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سكة من السكك وقد خرج من
غایطه وبول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل ان یوارى فی السكة ضرب بیدیه
علی الخائط ومسح بها وجهه ثم ضرب ضیبة اخرى فمسح ذراعیه ثم رد علی الرجل السلام وقال
انه لم یصنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی کلھم ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عمار
بن عمر کے ساتھ ایک کام کو گیا عبد اللہ بن عباس پاس ابن عمر نے اپنا کام پورا کیا اسدن عبد اللہ بن عباس
یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص گذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی گلی گوہ میں اور آپ پاخانہ
یا پیشاب سے فارغ ہو کر کھلے تھے اُس نے سلام کیا آپ نے جواب دیا جب قریب ہوا وہ شخص کہ راہ میں
غایب ہو جاوے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر مارے اور مسح کیا مونہہ پر پھر مارے دوسری بار

تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اسکو اپنے بدن پر لگائے یہ بہتر ہے۔ سند کی روایت میں
 ہے کہ وہ بکریان صدقے کی تہین **عن رجل من بنی عامر قال دخلت فی الاسلام فاحمینی**
فانیت اباً ذرفقال ابوذر انی اجتویت المدینة فامر لی رسول الله صلی الله علیہ وسلم ابذرو
عنکم فقال لی اشرب من البانها قال واشک فی ابوالها هذا قول حماد فقال ابوذر فسکن
اغرب عن الماء ومعی اهل قصبی الجنازة فاصلی بغیر طهر فانیت رسول الله صلی الله علیہ وسلم
رسلاً نصف النهار وهو فی سرحط من اصحابه وهو فی ظل الکعبة فقال ابوذر فقلت نعم هلکت
یا رسول الله قال ما اهلک قلت انی کنت اغرب عن الماء ومعی اهل قصبی الجنازة فاصلی
طهور فامر لی رسول الله صلی الله علیہ وسلم لما جاء فجاءت به بجداریه سوداء تجسدت فخفض
ما هو علی ان فلتسرت الی بعیری فاعتسلت ثم جئت فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم
یا ابا ذر ان الصید الطیب طهور وان لم یجد الماء الی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسه
جلدک ثم حمله ایک شخص سے جو بنی عامر میں سے تھا روایت ہے (وہ ابوالمہلب خرمی ہے)
 میں مسلمان ہوا مجھے دین کے کاموں کے سیکھنے کا شوق ہوا تو میں اباز پاس آیا ادھون نے
 کہا مجھے مدینے کی ہوا موافق نہیں آئی یا مجھے بیماری ہو گئی پیٹ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مجھ حکم کیا چند اونٹوں اور بکریوں کے دودھ پیے کا حامد نے کہا مجھو شک سے شاید یہ ہی کہا
 ان کے پیشاب پینے کا ابوذر نے کہا میں پانی سے دور نہ کرتا تھا اور میرے ساتھ میرے گھر کے
 لوگ ہی تھے مجھے نہانے کی حاجت ہوتی تو میں نماز پڑھ لیا کرتا بغیر طہارت کے جب میں رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا دوپہر کا وقت تھا اور آپ چند صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے مسجد کے سایہ میں آج
 فرمایا ابوذر میں نے کہا ہاں تبہ ہو گیا میں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کیون میں نے کہا میں پانی سے دور
 تھا میرے ساتھ میری بی بی ہی تھی مجھے نہانے کی حاجت ہوتی میں نماز پڑھ لیا کرتا بغیر طہارت کے
 آپ نے حکم دیا میرے واسطے پانی سنگوانیکا ایک کالی لونڈی پانی لیکر آئی پیالے میں وہ ہل رہا تھا
 پیالہ ہرا ہوا نہ تھا میں نے ایک اونٹ کی آڑ کی اور غسل کیا پھر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا اسے
 ابوذر پاک مٹی پاک کر نیوالی ہے اگرچہ تو دس برس تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اپنے بدن
 پر بہائے۔ کہا ابوذر اود نے حماد بن زید نے اس حدیث کو ایوب سی روایت کیا اور اس میں پیشاب
 پینے کا ذکر نہیں کیا اور پیشاب کا ذکر فقط انس کی حدیث میں ہے جبکو صرف اہل بصرہ نے بتایا
 کیا ہے **باب اذا خافجنب البود اپتہم جب جب کو مہر دی کا خوف ہو تو جو تم کے**

نماز پڑھ لیوے **عن** عمرو بن العاص قال احتلمت فی لیلۃ باردة فی غزوة ذات
 السلاسل فاستفقت ان اغتسلت ان اهلك فتمت ثم صلیت باصحابی لصبح فذکروا
 ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عمرو صلیت باصحابک وانت جنب فخذرتہ
 بالذی منعنی من الاغتسال وقلت انی سمعت اللہ یقول ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ
 کان بکم رحیمًا فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل شیئًا **ترجمہ** عمرو
 بن العاص سے روایت ہے مجھ کو احتلام ہوا ایک رات کو اور سردی بہت تھی غزوہ ذات السلاسل
 میں (جو ایک پانی کا نام ہے) میں ڈرا اگر غسل کیا تو مر جاؤں گا میں نے تیمم کر کے صبح کی نماز پڑھ لی
 اپنے ساتھ والوں کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے مجھ سے فرمایا
 اسے عمر و تو جنب تھا اور نماز پڑھ لی تو نے اپنی لوگوں کی مینے غسل نہ کر لیا سبب بیان کیا اور میں نے
 کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مت قتل کرو اپنے تمہیں اور تم پر رحم کرنے والا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ہنسے لگے اور کچھ نہ کہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردی کی حالت میں اگر خوف ہو ضرر کا
 غسل سے تو غسل نہ کرے تیمم کر کے نماز پڑھ لیوے پھر دن بھر غسل کر لے نماز قضا نہ کرے دوسری
 روایت میں ہے فغسل مغابنہ وقضاء وضوءہ للصلوة ثم صلی بهم اپنے چڑھے دھوئے
 اور وضو کیا اور نماز پڑھ لی اور اسی کے روایت میں ہے تیمم کیا **باب** کج حرج یتیمہ زخمی تیمم
 کر سکتا ہے **ترجمہ** جبریل بن جابر فی سفرنا صاب رجلا منا حرج فشحہ فی راسہم احتلم فسال اصحابہ
 فقال هل تجدون لی رخصة فی التیمم فقالوا ما نجد لك رخصة وانت تقد ر علی الماء ^{غسل}
 فمات فلما قد منا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بذلك فقال قتلوه قتلہم اللہ الا
 ساء لوالدہم یعلموا فانتما شفاء العی السؤال انما کان یکفیه ان یتیمم ویعبر او یعصب شاک
 موسی علی جرحہ خرقة ثم یمس علیہا ویغسل سائر جسہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ ہم
 سفر کو نکلے ہم میں سے ایک شخص کے پتھر کا اس کا سر پوٹ گیا پھر اس کو احتلام ہوا اس نے لوگوں
 سے پوچھا تم میرے لئے تیمم کی رخصت دیتے ہو انہوں نے کہا نہیں تیمم کیونکر درست ہوگا جب
 تو پانی پر قمار ہے اس نے غسل کیا اور مر گیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان
 کیا آپ نے فرمایا یا حق ان لوگوں نے اُس کو قتل کیا امدان کو قتل کرے جب ان کو سنا یہ سنا
 تو پوچھنا تھا کیونکہ نخلستے کا علاج پوچھنا ہے اس شخص کو کافی تھا تیمم کر لینا اور اپنے زخم پر ایک کپڑا
 باندھ کر اس پر سوج کرنا اور بانی سارا بدن دھو دانا ف اس سے معلوم ہوا کہ تیمم فقط کافی تھا اس کے ساتھ

بن کا دیونا ہی ضرور ہو اسے عبد اللہ بن عباس نے کہا اصاب جلا جرح فی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نہ احترم فامریا الاغتسل فأت فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال قلنا قتله الله الذي يشكك في شأنه النبي
 ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص زخمی ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کو احترم یا
 لو کون نے اس کو نہانیکا حکم کیا وہ نہایا اور مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی آپ نے فرمایا
 ماروا الا اسکو مارے اگر اللہ کی بات جاننے کا علاج پوچھنا نہیں ہے ف یعنی ان لوگوں کو جنہوں نے
 خواہ مخواہ غسل کا حکم دیا اگر مسلمہ معلوم نہ تھا تو پوچھ کر حکم دینا تھا بے سمجھ پوچھے فتویٰ دیدیا اور ایک
 شخص کا خون ہو گیا **باب** المتيمم بعد الماء بعد ما يصلي في الوقت جو شخص تیمم کر کے
 نماز پڑھ لیوے پھر پانی پاوے اور وقت باقی ہو تو کیا کرے **ع** ابی سعید الخدری قال خرج
 رجلا من في سفد فحضرت الصلاة وليس معه ماء فتيما صعيدا طيبا فصليا ثم وجدا
 الماء في الوقت فاعاد احداهما الصلوة والوضوء ولم يعيد الاخر ثم اتيا رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فذكر ذلك فقال الذي لم يعيد صليت السنة واجزاك صلواتك وقال الذي
 قوضا واعادك الا جزؤناين ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے دو شخص غریب تہرانہ کا
 وقت آگیا اور پانی نہ ملا دونوں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر پانی ملا اور وقت باقی تھا ایک شخص نے
 وضو کیا اور نماز پڑھی دوسرے نے پہرہ پڑھی بعد اس کے دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اس شخص سے جس نے دوبارہ نہ پڑھی تو نے سنت پر عمل کیا
 اور تیسری پہلی نماز کافی تھی اور جس شخص نے وضو کر کے پڑھی تھی اس سے فرمایا تجھے دوبارہ ثواب ہے
ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز پھر لو مانا ضرور نہیں ہے اگر پڑھ لیوے دوبارہ تو ثواب ہے۔ ابوداؤد
 نے کہا ابوسعید خدری کا ذکر اس حدیث میں محفوظ نہیں ہے سوا ابن نافع کے اور کسی نے ان کا
 نام نہیں لیا بلکہ اسکو مرسل روایت کیا ہے عطاء ابن یسار سے **باب** فی الغسل للجمعة جمعہ
 کے غسل کا بیان **ع** ابی ہریرہ ان عمر بن الخطاب یبناھو یخطب یوم الجمعة اذا دخل حل
 فقال عمر اغتسلون عن الصلاة فقال الرجل ما هو الا ان سمعت النداء فتوضاءت فقال
 عمرو والوضوء ايضا اوله تسمعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اتى احدكم الى
 الجمعة فليغتسل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب خطبہ پڑھتے جمعہ کو روز
 اتنے میں ایک شخص آئے (عثمان بن عفان) حضرت عمر نے کہا تم نماز سے کیا رک گئے وہ شخص بول
 میں نے کچھ دیر نہیں گمراہی ہے کہ اذان سن کر میں وضو کیا تھمت عمر نے کہا وضو ہی یہ کیا کیا

یعنی ایک نو دیر میں آئے دوسرے یہ تصور کیا کہ فقط وضو کر کے چلے آئے کیلئے سنا نہیں سول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے جمعہ کو آوے تو غسل کرے عجمی ابی سعید
 الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعة واجب علی کل محتلم ثم جمہ
 ابی سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نہانا واجب ہے
 ہر بالغ پر عجمی حفصہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی کل محتلم وراح الجمعة وعلی
 من راح الی الجمعة الغسل ثم جمہ ام المؤمنین حفصہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہر بالغ پر جمعہ کے لئے جانا واجب ہے اور جو جمعہ کو جاوے اس پر نہانا لازم ہے۔ کہا ابو داؤد
 نے جب کوئی غسل کرے بعد طلوع فجر کے تو وہ جمعہ کے غسل سے کافی ہو جاوے گا اگرچہ وہ غسل جنابت
 کا ہو یعنی ہر جمعہ کے لئے دوسرا غسل کرنا ضرور نہیں ہے عجمی ابی سعید الخدری و ابی ہریرہ
 قالہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعة ولبس من اجسن ثیابہ ومس
 من طیب ان کان عنہ ثمراتی الجمعة فلم یخط اعناق الناس ثم صلی ما کتب اللہ لہ ثم انتم الفنت
 اذا فوج امامہ حتی یفرغ من صلوٰتہ کانت کفارۃ لما بینہا و بین الجمعة التي قبلہا۔
 ثم جمہ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے روایت ہے دونوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اچھے کپڑے اپنے کپڑوں میں سے پہنے اور خوشبو اگر اس کے
 پاس ہو تو لگا دے پھر جمعہ کے لئے (مسجد میں آوے) لوگوں کی گردنیں نہ پہانے (یعنی جہان
 جگہ سے وہاں ٹھہر جاوے) پھر جو اللہ نے اُسکی قسمت میں کہا ہے اُس قدر غار پڑھے اور چپ رہے جب
 امام نکلے خطبے کو یہاں تک کہ فارغ ہوتا رہے تو وہ کفارہ ہوگا اُسکے گناہوں کا جو اس جمعے اور پہلے
 جمعہ کے درمیان ہوئے ہیں یعنی جس ساعت کو جمعہ پڑھا ہے اُس ساعت سے لیکر پہلے جمعہ کی اُسی
 ساعت تک جتنے گناہ ہوں گے معاف کر دے جاوے گئے یہ سات دن ہوئے ابو ہریرہ نے کہا میں دن
 کے اور گناہ معاف ہوں گے کیونکہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے تو دس روز کے گناہ معاف ہو گے
 عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغسل یوم الجمعة علی کل محتلم
 والسؤال ویس من الطیب ما قدر لہ ثم جمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر اور سواک لازم ہے اور خوشبو لگا دے جو اس کو نصیب
 ہو دوسری روایت میں ہے اگرچہ غورت ہی کی خوشبو ہو عجمی اوس بن اوس الثقفی قال سمعت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعة واغتسل ثم بکروا بکروا مشی لہ

یو کتب د نامن الامام فاستمع ولم یبلغ کان له بكل خطوة عمل سنة اجر صیامها وقيامها ثم
اوس بن اوس ثقی سے روایت ہو سنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص
نہلاوے جمعہ کے روز اور نہلاوے یعنی اپنی بی بی سے صحبت کرے اسکو بھی نہلا دے آپ بھی
نہلاوے پھر سویرے جاوے اور اول ہی سے خطبہ پاوے اور پیل جاوے سوار نہ ہووے
اور امام سے نزدیک ہو کر خطبہ سنے اور یہودہ بات نہ بکے تو اسکو ہر قدم پر ثواب ملیگا ایک برس کے
روزوں کا اور شب بیداری کا **عن** عبد اللہ بن عمر و بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انقال من اغتسل يوم الجمعة ومسح طيبا مراة ان كان لها ولبس من صالح ثيابہ ثم لم
يقتطع رقاب الناس ولم يبلغ عند الموعظة كانت كفارة لما بينهما من لغا وخطي سراق الكفر
كانت له ففعل ترجمہ عبد اللہ بن عمر و بن العاص سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اپنی عورت پاس اگر خوشبو لگواوے اور اچھے کپڑے پہنے
پھر لوگوں کی گردنیں نہ پھاندے نہ یہودہ باتیں کرے خطبہ کی وقت تو وہ جمعہ کفارہ ہوگا اسکے گناہوں
کلیں جمعہ تک اور جو یہودہ بکے گا اور لوگوں کی گردنیں پھاندے گا وہ جمعہ اُسکے لئے ایسا ہوگا
جیسے ظہر کی نماز **عن** عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابة
ويوم الجمعة ومن الحجامة ومن غسل الميت ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے چار چیزوں سے ایک جانب سے دوسرے جمعہ کیوں اسے
تیسرے چھو لگا کر جو چھ میت کو نہلا کر **عن** علی بن حوشب قال سألت مکی عن هذا القول
غسل و اغتسل قال غسل راسه وصبه ترجمہ علی بن حوشب نے کہا میں نے کچھول سے پوچھا
راوس بن ابی اوس کی حدیث میں ہے غسل و اغتسل اسے کیا معنی ہیں اُنہوں نے کہا وہودے
اپنے سر کو اور بدن کو۔ سعید نے بھی اسکے معنی یہی بیان کئے ہیں بعضوں نے کہا دونوں کے معنی
ایک ہیں بعضوں نے کہا غسل کے معنی یہ ہیں دوسرے کو نہلاوے اغتسل کے معنی آپ نہلاوے یعنی
اپنی بی بی سے صحبت کرے جیسا اور گزدا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكأنما قرب بدنة ومن راح في الساعة الثالثة
فكأنما قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكأنما قرب كبشاً اقرن ومن راح في الساعة
الرابعة فكأنما قرب جاجرة ومن راح في الساعة الخامسة فكأنما قرب بيضة فاذا خرج الامام حضرة المصطفى
يسمعون الذکر ترجمہ ابو ہریرۃ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہلا یا جمعہ کر دین جیسا یا کی

کے لئے نہاتے ہیں (یعنی خوب نہایا پاک صاف کر کے اور ہر جگہ پانی پہنچایا پیر و پیر ملتے ہوئے اول وقت مسجد میں آیا تو جیسے اُس نے ایک اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اُس نے جیسی ایک گالی قربانی کی اور جو تیسری گھڑی آیا تو اُس نے جیسے سینک والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی میں آیا تو اُس نے جیسی مرغی قربانی کی اور جو پانچویں گھڑی میں آیا تو اُس نے جیسے ایک اندھا خدا کی راہ میں دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبہ اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ کر مسجد میں آجاتے ہیں فرشتے جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر لکھتے جاتے ہیں کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد میں آجاتے ہیں مسلمانوں کو لازم ہے کہ جمعہ کے واسطے جلد مسجد میں آکر نماز کرے جتنا جلد آوینگے اتنا بہت ثواب پاونگے **باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة** جمعہ کے دن نہ نہانے کی اجازت **عن عائشة** قالت کان الناصر مھلھان النفس مھلھان فی روحون الی الجمعة یھتھم فقیل لھم لو اغتسلتم مھر جمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے لوگ اپنا کام آپ کیا کرتے تھے تو جمعہ کے لئے اسی شکل سے جاتے اُن سے کہا جاتا کاش تم نے غسل کیا ہوتا تو بہتر تھا **عن عكرمة** ان ساء من اهل العراق جاءوا فقالوا يا ابن عبدالمطلب الغسل يوم الجمعة واجب قال لا ولكنه اظھر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغسل فلیس علیہ بواجب سنا خبر کہ کیف یذ الغسل کا الزناں مجھو دین یلبسوا الصوف و یعملون علی ظھورھم و کان مسجدھم ضیقاً مقارن السقف انما هو عریض فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم حار و عرف الناس فی ذلک الصوف حتی تارث منہم ریاح اذی بذلک بعضھم بعضاً فلما وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یھا کنا ساء ذاکا کان ہذا لیوم فاغتسلوا و لم یسل حد کم افضل ما یجد من ذھن و طیبہ قال ابن عباس انتم جاء اللہ بالخیر و لبسوا عایر کفوا العمل ووسع مشیھم و ذھب بعض کذی کان یوذی بعضھم بعضاً من العرق مھر جمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ لوگ عراق کے رہنے والے آئے اور کہا اے ابن عباس کیا تم جمعہ کے دن نہانے کو واجب جانتے ہو ابن عباس نے کہا نہیں لیکن بہتر ہے اور بہت پاک ہو نہکا باعث ہے اور جو غسل نہ کرے اُس پر واجب نہیں ہے اور میں تمکو بتاتا ہوں کہ کس لئے غسل کا حکم شروع ہوا لوگ مفلس تھے کنبل پہنا کرتے تھے اپنے پیٹوں پر بوہمہ لادتے تھے مسجد ہی تنگ تھی چیت اُسکی بھی تھی وہ تو ایک منڈو اتھا کھجور کی شاخوں کا ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے گرمی کے دن اور لوگوں کو مکھڑوں میں پسینا آیا اور بد بو میں پسینہ ایک کو دوسرے کی وجہ سے تکلیف ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بو پہنچی آپ نے فرمایا اے لوگو

جب تک نہ ہو اگر کسی نے جنبہ کا نوٹ نہ لیا اگر دوا چھپی ہے اچھا تیل یا خوشبو معتبر ہو لگایا کر ابن عباسؓ نے کہا پھر اللہ
لوگوں کو مالدار کر دیا اور سوا کمال کے اور کپڑے پہنے لگے اور سخت بھگتی (یعنی غلام لوٹ یوں کام لے کر گئے) اور جب
بہی شاد ہو گئی اور وہ جو پسینے کی بو ایک کو دوسرے تکلیف ہوتی تھی وہ بھی جاتی رہی اس واسطے اب غسل میں اختیار ہو کر
غسل کرنا اولیٰ ہے لیکن واجب نہیں ہے **عشر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضا فہا وضعت غسل
فہو فصل ترجمہ سہو بن جندبؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا (دن جمیعہ کے زندگی) تو
رخصت کو لیا یا فرض کو لیا یا سنت کو لیا اور یہ رخصت ہی ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے (وضو سے) تمام ہوا پارہ
سنن ابو داؤد کے پیش بارون میں ہے شکر علیہ جل جلالہ کا یہ شروع ہوتا ہے پارہ تیسرے اس کو فصل اور انعام پر اعتماد کرو اللہ
تم الجزء الثانی وقلوہ الجزء الثالث

فہرست ابواب پارہ ثانی سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۲	اگ کی کٹی ہوئی چیز سے وضو نہ کرنا	۶۳	جب مسجد میں نہ جادو	۸۲	ستحاضہ ہر نماز کو وضو کر کے کرنا
۵۳	اگ کی کٹی ہوئی چیز سے وضو لازم ہونا	"	جب نماز میں اگر نہ ہو واضح کرے	۸۳	ستحاضہ ہر نماز کے وقت غسل کرے
"	خون نکلنے سے وضو نہ ٹوٹے کا بیان	"	غسل تری دیکھنے سے بعد سو نیکے	"	ستحاضہ و ایک غسل کرے
"	دودھ پی کر کھلی کر نیک بیان	۶۴	عورت کو احتلام ہو نیک بیان	۸۴	ستحاضہ غسل کرے یا ام میں
"	اسباب میں رخصت کا بیان	۶۵	کتنا پانی غسل کے لگ کر کافی ہے	"	ستحاضہ ہر نماز کے لگ وضو کرے
۵۵	سوئیس وضو نہ ٹوٹنے کا بیان	۶۶	غسل غایت کیونکر کرے	"	ستحاضہ وضو کرنا بقیہ اور مدت کی ضرورت
۵۷	سجاست پر چلنا	۶۹	بعد غسل کے وضو نہ کر نیک بیان	"	زردی یا تیرگی بعد حیض کے کچھ
"	نماز میں وضو نہ جانیکا بیان	"	مسل میں سر کے بال نہ کھولنا نوٹ کرے	"	ستحاضہ ہر جماع درست ہو
"	مذی کے بیان میں	۷۰	جب پانا غلطی سے دھو دے	۸۵	نفاس کا بیان
۵۹	جماع سے غسل کرنا	"	مرد و زن کے سچ میں پانی ہی اٹکایا	"	حیض کا غسل اور خون نہ ہونا
"	جب کو ہر جماع کرنا	۷۱	حائضہ کے ساتھ کہاں کہاں	۸۷	تیمم کا بیان
۶۰	جب وضو کر کے جماع کرے	۷۲	حائضہ کو مسجد کو کچھ پہننا	۹۲	حضر میں تیمم کر نیک بیان
"	جب اگر غسل سے پہلے سونا چاچا ہو تو کیا کرے	"	حائضہ ہر نماز قضا نہ لیا دے	۹۳	جب کو اگر پانی نہ ہو تیمم کرے
"	جب کہاں کہاں دے	"	حیض میں جل کر نیک کفارہ	۹۴	جب سری میں تیمم کرے
"	جب کو کہاں تو وقت یا سورت وضو کرنا چاہیے	۷۳	حائضہ ہر غیر جماع سب کچھ کرنا	۹۵	رقی تیمم کرے
"	جب نہ پانی میں دیر کر سکتا ہے	۷۴	ستحاضہ حیض میں پانچ چوڑے	۹۶	تیمم اگر وقت میں پانی نہ ہے
۶۱	جب کا ام اللہ نہ ہے	۷۹	ستحاضہ ہر نماز کے لگ وضو کرے	۹۶	جمہ کے غسل کا بیان
۶۲	جب صاف نہ کر سکتا ہے	۸۱	ستحاضہ ایک غسل سے دو نماز جمع کرے	۹۹	جمہ کر دن غسل نہ کر نیک رخصت

جزء الثالث

پارہ تیسرا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب الرجل یسلم فی مری الفسل جو کافر مسلمان ہو اُسکو غسل کرنا چاہیے **عمر** قیس بن عامر
 قال لقیْتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اریداً لاسلامہ فامر فی ان اغتسل بماء وضوء ترجمہ
 قیس بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مسلمان ہونیکو آپ نے
 حکم کیا مجھے پیر کی سی پتے اور پانی سے نہانے کا **عمر** عثیم بن کلیم عن ابیہ عن جدہ انہ
 جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد اسلمت فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی عنک شعیر
 الکفر یقول احلق قال واخبر فی آخر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا خرم مع لقی عنک شعیر
 الکفر فلیخلق ترجمہ عثیم بن کلیم سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے سنا (کثیر سے) اُس نے سنا
 اُس کے رکبے کیونکہ اصل نب اوس کا یہ ہے عثیم بن کثیر بن کلیم اور کبھی نسبت کرتے ہیں داوا کیط
 تو اُسکو عثیم بن کلیم کہتے ہیں یہ راوی مجہول ہے سو ابوداؤد کے اور کسی نے اس سے روایت
 نہیں کی اور ابوداؤد نے یہی حدیث روایت کی مگر ابن حبان نے اُسکو ثقات میں بیان کیا ہے
 کہ وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کھائیں مسلمان ہو آپ نے فرمایا اچھا کفر کے بالوں کو کا
 ڈال یعنی سر منڈوا اور ایک اور شخص جو اُس کے ساتھ تھا اُس سے فرمایا کہ کفر کے بال نکال دال اور خنہ کر
باب لمرأة تغسل ثوبها الذی تلبسه فی حیضها عورت اپنے اُس لباس کو جو حالت حیض میں
 پہنتی تھی دھو دے یا نہ دھو دے **عمر** معاذ بن ثابت قال سألت عائشہ رضی اللہ عنہا عن الخاء
 یصیب ثوبها الذی تغسله فان لم یدھب اثره فلتغسله بشئ من صفرۃ قالت ولیقلد کنت
 احض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث حیض جمیعاً لا اغسل لی ثوباً ترجمہ معاذ سے روایت
 ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا اگر حایضہ کا خون کپڑے میں لگ جاوے اُنہوں نے کہا اُسکو دھو
 ڈالے اگر اسکا رنگ نہ جاوے تو تھوڑی زردی اُسپر لگاوے **ف** جیسے زعفران کسم وغیرہ **ت**
 حضرت عائشہ نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حیض آتا تو میں تین تین حیض تک کسی
 کپڑے کو نہ دھوتی **ف** کیونکہ اُن کپڑوں میں خون نہیں بہرتا تھا جس کپڑے میں خون نہ لگا ہوا اسکا
 دھونا ضرور نہیں صرف اس خیال سے کہ حالت حیض میں وہ کپڑا پہنتا تھا کیونکہ حایضہ کا بدن اور سینا
 ناپاک نہیں ہے **عمر** عجاہد قال قالت عائشہ ما کان لا یحدانا الا ثوب واحد فیمض فیہ

فاذا اصابه شيء من دم بلبته بريقها ثم قصعتها بريقها ثم حمها بماء من روايت به
 حضرت عائشة نے کہا ہمارے پاس ایک ہی ایک کپڑا تھا اُسکو حیض کی حالت میں ہی پہنے اگر سہیر
 کہیں حیض کا خون ہو جاتا تو اُسکو تہوک لگا کر مل ڈالتے ناخون سے فاس کیونکہ وہ خون گاڑا اور جاہلو
 ہوتا ہے تہوک لگانے سے تر ہو جاتا ہے پھر ناخون سے کُرج ڈالو تو صاف ہو جاتا ہے **عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَجِي**
حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى امِّ سَلَمَةَ فَسَلَّمَتْهَا امْرَأَةً مِنْ قَرِيبٍ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ لَهَا فَغَضِبَ
فَقَالَتْ امِّ سَلَمَةَ قَدْ كَانَ يَصِيبُنَا الْكَيْصُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْتَ لَنَا
أَيَّامَ حَيْضِهَا كَمَا تَطْهَرُ فَتَنْظُرُ الثَّوْبَ الَّذِي كَانَتْ تَقْلِبُ فَإِنْ أَصَابَ الدَّمُ غَسَلْنَاهُ وَصَلَّيْنَا
وَأَنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَرَكْنَاهُ وَلَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْ أَنْ نَصَلِّي فِيهِ وَإِنَّا لَمُتَشَقَّةٌ كَمَا نَتَّخِذُ
تَكْوِينَ مَتَشَقَّةً فَإِذَا اغْتَسَلْتَ لَمْ تَمْنُقْ ذَلِكَ وَلَكِنْ هَا تَحْضُنَ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ خَفَاتٍ فَإِذَا آتَا
الْبَلَلُ فِي أَصُولِ الشَّعْرِ دَلَّكَ ثُمَّ أَفَاضَتْ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهَا ثُمَّ حَمَّاهُ بَكَّارِ بْنِ عَجِي نے کہا میری
 دادی حضرت ام المومنین ام سلمہؓ پاس گئی اُن سے قریش کی ایک عورت نے سوال کیا حیض کے
 کپڑوں میں نماز پڑھنے کا ام سلمہؓ نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حیض آتا تھا جب
 کت حیض آیا کرنا پڑے رہتی جب پاک ہو جاتی تو اُن کپڑوں کو دیکھتی جو پہنی رہے تھے اگر اُس میں کہیں خون
 لگ گیا ہوتا تو اُسکو دھو ڈالتی پھر انہیں کپڑوں میں نماز پڑھتی اور جو کچھ نہ لگا ہوتا تو چھوڑ دیتی اور انہی
 میں نماز پڑھ کر تے اور جس عورت کے بال گندے ہوتے وہ جب غسل کرتی تو اپنی چوٹی نہ کہہ لیتی
 البتہ تین لب پانی کے لیکر اپنی سر پڑا لیتی جب تری بالوں کے جڑوں میں پہنچ جاتی تو اتنی اُن کو پیرا
 سارے بدن پر پانی بہاتی **عَنْ اِسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَيْهِ سَلَّمَ كَيْفَ تَصْنَعُ احْدَا نَابِتِيهَا اِذَا رَأَيْتِ الطَّهْرَ تَصَلِّي فِيهِ قَالَ تَنْظُرَانِ رَأَيْتِ فِيهِ مَا قَلَقْتِ
بَشْيَءٍ مِنْ مَاءٍ وَلَتَصْنَعِي مَا لَمْ تَرِي لَتَصْنَعِي فِيهِ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے میں نے سنا ایک
 عورت نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو تو اپنے کپڑوں
 کو کیا کرے اُنہیں نماز پڑھے آپ نے فرمایا اُن کپڑوں کو دیکھ لیوے اگر اُنہیں خون لگا ہو تو مل ڈالو
 ناخون سے پیر ہو ڈالے پانی سے اور جہاں خون معلوم نہ ہو وہاں پانی چھڑک دے پھر انہی کپڑوں
 میں نماز پڑھے **عَنْ اِسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فَقَالَتْ يَرْسُولُ اللَّهِ اِذَا رَأَيْتِ احْدَا نَابِتِيهَا اِذَا أَصَابَ ثَوْبُهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ اِذَا أَصَابَ
احْدَا نَابِتِيهَا فَتَلْقِي ثُمَّ تَلْقِي بِالْمَاءِ ثُمَّ تَلْقِي ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے

ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اگر کپڑے میں حیض کا خون لگ جاوے تو کیا کریں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جاوے تو اسکو چٹکیوں سے مل کر یوں پر پانی سے دھو ڈالے بعد اُسکے کپڑے سے نماز پڑھے دوسری روایت میں یوں ہے حنفیہ ثم اقرضیہ بالماء ثم انفضیہ یعنی کپڑے ڈال اسکو پر پانی ڈال کر مل پر دھو ڈال **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذرم الحیض یکن فی الثوب قال حکمہ بفضاح وغسلیہ بجماع وصداد ترجمہ ام قیس بنت محسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کریں آپ نے فرمایا ایک لکڑی سے چڑا ڈال اور بیری کے پتے اور پانی سے دھو ڈال **ف** خطابی نے کہا لکڑی سے چڑا نیکو اسواسطے کہا کہ وہ جا ہوا خون چھٹ جاوے پر پانی سے دھونے سے بالکل اثر جاتا ہے **ع** عائشہ قالت قد کان یکن لانا الدرع فیه فحیض فیه تصدبھا الجنابة ثم تری فیه قطرة من دم فقتضعه بریقھا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس ایک کرتہ ہوتا اسی کو حیض میں پہنتی اسی میں جنابت ہوتی اگر کہیں اس میں ایک قطرہ خون کا لگا ہوتا تو تھوک لگا کر اسکو مل ڈالتی **باب الصلوة فی کثوب الذی یصیب اھلہ فیه** جس کپڑے میں اپنی بی بی سے جماع کرے اسی کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے **ع** معاویہ بن ابی سفیان انہ سال اختہ ام حبیبہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی الثوب الذی یجامعھا فیه فقالت نعم اذ المرید فیه اذی ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان نے اپنی بہن ام حبیبہ سے جو بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کپڑے سے نماز پڑھتے تھے جو ہنجران سے صحبت کرتے تھے ام حبیبہ نے کہا ہاں جب اس میں نجاست معلوم نہ ہوتی **باب الصلوة فی شعر النساء** عورتوں کے کپڑوں پر نماز پڑھنے کا بیان **ع** عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی شعرنا او کھنقا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شمار یا کھنقا میں نماز نہیں پڑھتے تھے **ف** شمار وہ کپڑا ہے جو عورت کے بدن سے لگا رہے لحاف اور منو کی چادر کہتے ہیں۔ آپ نے اسواسطے اُن کپڑوں پر نماز نہیں پڑھی شاید ان میں حیض کا خون لگ گیا ہو **ع** عائشہ تان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یصلی فی ملاحننا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری چادروں پر نماز نہیں پڑھتے تھے **ف** یہ حدیث

ضعیف ہے اس وجہ سے کہ محمد بن سیرین نے خود حضرت عائشہ سے تو سنایا ہی نہیں اور جس سے سنا
 اسکا حال معلوم نہیں کہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔ حوا نے سعید بن ابی صردہ سے سنا انہوں نے محمد بن سیرین
 سے اس حدیث کو پوچھا انہوں نے بیان نہیں کیا اور کہا میں اسکو ایک مدت ہوئی سنا تھا معلوم نہیں
 جس سے سنا تھا وہ ثقہ ہے یا نہیں تو اسکی تحقیق کرو **باب** الرخصة في ذلك عورتوں کے کپڑوں پر
 نماز پڑھنے کی اجازت **عن** عیسیٰ بنہ ان التیمی صلی اللہ علیہ وسلم صلی وعلیہ مرطوعی بعض اوقات
 منہ وھی جاکھین ہن صلی وھی علیہ ترجمہ میمونہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے نماز پڑھی ایک چادر اور کربکو ایک بی بی آپ کی اور پی ہو میں نہیں اور وہ حایضہ نہیں
 یعنی ایک ہی چادر تھی ایک طرف سے بی بی اور پی تھیں اور کچھ زمین سے آپ اور ہے ہوئے نماز پڑھی
 تے **عن** عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باللیل انا الی جنبہ وانا خلیص
 وعلی مرطوعی بعضہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو
 نماز پڑھتے تھے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے پہلو میں تھی اور ایک چادر تھی کچھ میرے پر پڑی
 تھی کچھ آپ پر **باب** اللنی یصیب الثوب منی کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرنا چاہئے **عن**
 ہمام بن الحارث انه کان عند عائشہ فاحتملها یصیب الثوب بحاریہ لعائشہ وهو یغسل الثوب لعلہ من
 ثوبہ او یغسل ثوبہ فاحذرت عائشہ فقالت لقد ایتنی وانا افراکہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ترجمہ ہمام بن حارث حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ کو احتمل ہوا ایک لونڈی نے حضرت عائشہ
 کی انکو دیکھ لیا کپڑا دھوئے ہوئے منی سے اُس نے حضرت عائشہ سے کہہ دیا انہوں نے کہا تو نے
 بچہ کو دیکھا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اسکو مل گئی تھی ف یعنی کچھ ڈالنی
 تھی کیونکہ آپ کی منی گاڑھی ہوگی۔ اکثر علماء کے نزدیک منی نجس ہے لیکن گاڑھی اگر ہو تو اسکا کچھ ڈالنا
 کافی ہے اور رقیق کو دھونا چاہئے اور بعض علماء کے نزدیک منی پاک ہے جیسے ناک کا پانی شافعی کا یہی
 قول ہے **عن** عائشہ قالت کنت افراکہ المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغسلت من ثوبہ
 ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کچھ ڈالنی
 تھی پھر آپ اسی کپڑے سے نماز پڑھتے تھے **عن** عائشہ تقول انہا کانت تغسل المنی من ثوب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ثم اری فیہ بقعة او بقعا ترجمہ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھو ڈالتی تھی پھر وہو ایک ایک نشان یا کئی نشان آپ
 کے کپڑے میں دیکھتی تھی **باب** بول الصبی یصیب الثوب لک کپڑے پر پیشاب کر دی تو کیا کرنا

چاہئے **عمر** ام قیس بنت محسن انھا انت با بن لھا اصغیر لم یأکل الطعام الى رسولہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فبال علی ثوبہ فذکبہا فذکبہا ولم یغسلہ ثم حمیہ ام قیس بنت محسن ایک اپنے بچے کو جو چھوٹا تھا اور ابی کہا نا نہیں کہا تا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئیں آپ نے اسکو اپنی گود میں بٹھایا اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگو کر اس پر چڑک دیا اور وہ بویا نہیں فہم یہ حدیث اور اسکے سوا کسی بہت حدیث میں دلالت کرتی ہیں اس بات پر کہ جو لڑکا کہا نا نہ کہا تا ہو اسکا پیشاب ایسا نجس نہیں ہے جس سے کپڑا دھونا پڑے صرف پانی چڑک دینا کفایت کرتا ہے۔ اس مسئلے سے عورتوں کو ضرور خبردار رہنا چاہئے کیونکہ وہ سمجھتی ہیں بچے کا پیشاب بالکل نجس ہے بغیر دھوئے ہوئے پاک نہیں ہوتا اور دھونے کے وقت سو نماز قضا کر دیتے ہیں **عمر** لبابة بنت الحارث قالت کانت حسین بن علی رضی اللہ عنہ فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبال علیہ فقلت لبس ثوبا و اعطنی اذا رک حتی اغسلہ قال انما یغسل من بول الا نثی و یتوضع من بول الذکر ثم حمیہ لبابة بنت الحارث سورت ہے کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے آپ پر پیشاب کر دیا میں نے کہا آپ کوئی اور کپڑا پہن لیجئے اور اپنا تہ بند مجھے دیجئے میں دھو ڈالوں آپ نے فرمایا لڑکی کے موت سے دھونا چاہئے اور لڑکے کے موت سے پانی چڑک دینا کافی ہے **عمر** ابی السمع قال کنت اخدم الملبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا اودان یغتسل قال ولی فاولیہ ففانی فاستقر بہ فانی فحس او حسین رضی اللہ عنہما فبال علی صدرہ فحسنت اغسلہ فقال یغسل من بول الجارية و یش من بول الغلام ثم حمیہ ابو السمع (انکا نام آیا ہے یہی ایک حدیث اُن سے مروی ہے) سے روایت ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گیا کرتا تھا جب آپ غسل کا قصد کرتے تو مجھ سے فرماتے پیٹ مٹو کر کپڑا ہو جائیں پیٹ مٹو کر کپڑا ہوتا اور آڑکے رہتا ایک بار حسن یا حسین آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا میں دھونے کے لئے آیا اپنے فرمایا لڑکی کا پیشاب دھونا چاہئے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چڑک دینا کافی ہے۔ کہا ابو داؤد نے حسن سے منقول ہے کہ پیشاب برابر میں **عمر** علی رضی اللہ عنہ قال یغسل بول الجارية و یتوضع بول الغلام و مالہ و یطعم ثم حمیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا لڑکی کا پیشاب دھویا جاوے گا اور لڑکے کا پیشاب (دھونا ضرور نہیں) پانی اس پر چڑک دینا کافی ہے جب تک وہ کہا نا نہ کہا دے دوسری روایت میں مالم یطعم نہیں ہے اور اس قدر زیادہ ہے **عمر** نے کہا یہ حکم جب تک ہو دو نون کہا نا نہ کہاتے ہوں جب کہا نا کہانے لگیں تو دو نون کا پیشاب دھونا

ضرور ہے **عمر** الحسن عن امّہ انہا بصرت اہ سملۃ تقرب علی بول الغلام ما لم یطعم فانما طعم
 شسلتہ وکانت تغسل بول البکارتہ ترجمہ حسن نے روایت کیا اپنی ماں سے انہوں نے کہا
 حضرت ام سلمہ رض کو لڑکے کے پیشاب پر پانی پھڑک دیتی تھیں جب تک وہ کہا نہ کہنا تاہنا جب کہا نہ کہنا
 لگتا تو اسکو دہوتیں اور لڑکی کے پیشاب کو ہمیشہ دہوتیں **باب** الأرض یصیبھا البول زمین پر پیشاب
 پڑ جاوے تو کیا کرنا چاہیے **عمر** ابی ہریرۃ عن اعرابیہ دخل المسجد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فصلی قال ابن عبدہ رکعتین ثم قال اللہم ارحنی و محمد و آلہ ثم حم معنا احدک فقال النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم لقد تجحرت واسعا ثم لم یلبث ان بال فی ناحیۃ المسجد فاسرع الناس الیہ فضاہم النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم وقال فما بعثتمہ من قبلی لم تبعثوا معینا صبیح لہ سجد من ماء اوقال ذرونا
 من ماء ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک اعرابی مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بیٹھے ہوئے تھے اُس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر کہا یا اللہ رحم کر مجھ پر اور مجھ پر اور کسی پر چارے ساتھ
 رحم نہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کسادہ کو تنگ کیا (یعنی اللہ کی رحمت وسیع تھی سب
 کو شامل تھی) اُسکو خاص کر دیا و آدمیوں سے) تھوڑی دیر نہیں ہوئی تھی کہ ایک کونے میں مسجد کے
 اُس نے پیشاب کر دیا لوگ اُسکی طرف دوڑے (اُسکے منع کرنے کو یا نکلنے کو) آپ نے لوگوں کو منع کیا
 اس وجہ سے کہ پیشاب کرتا ہوا بہاگے گا تو بہت سی زمین گندی ہوگی اب تو ایک ہی جگہ گندی
 ہوئی یا پیشاب رکھنے سے اُسکو کچھ عارفہ ہو جاوے گا) اور فرمایا تم اس واسطے بھیج گئے کہ آسانی کرو لوگو
 پر اور اسلئے نہیں ہو کہ دشواری کرو ایک ڈول پانی کا اُس مقام پر بہا دو **ف** صحیحین کی روایت میں
 ہے آپ نے اُسکو پر بلایا اور کھا مسجد میں پیشاب پاشخانہ کے واسطے نہیں بنی ہیں وہ تو اللہ کی یاد کر
 واسطے اور قرآن پڑھنے کے واسطے بنائی گئیں **بن** دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا
 وہاں کی مٹی اٹھا کر پھینک دو اور اسجگہ پانی بہا دو مگر یہ روایت مرسل ہے عبداللہ بن معقل نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا **باب** طوی الأرض اذا یسبت زمین سوک کر یا کہ ہو جائے
عمر ابن عمر قال کنت ابیت فی المسجد فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنت فقی شباہا
 وکانت الکلاہ تبعل و تقبل و تدہرقی المسجد فلم یکنوا یوشون شیئا من ذلک ترجمہ ابن عمر
 روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رات کو مسجد میں راکھا اور میں جوان مجر و تھا اور کئے
 آستے جاتے مسجد میں پیشاب کرتے تھے کوئی ان پر پانی نہ بہاتا تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین میں
 اگر پیشاب وغیرہ پڑ جاوے پھر وہ زمین سوکھ جاوے تو پاک ہو جاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد میں

سونا دست ہو **باب** الاذی یصیب الذیل بلون نجاست کس جائیکہ بیان حضرت ام ولد
 ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف انہا سالت ام سلمہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
 انی امرأتہ اطلی ذیلی وامشی فی المکان القدر فقالت ام سلمہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یطہر ما بعدہ ترجمہ ام سلمہ رضی عنہا سے پوچھا ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد نے میرا بلو
 بہت لمبا لٹکاتا رہتا ہے اور میں پلید مکان میں چلا کرتی ہوں ام سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اپنے کسے جو پاک زمین آتی ہے وہ اسکو پاک کر دیتی ہے **ف** یعنی اس پلید جگہ کے
 آخر پاک جگہ بھی آویگی وہاں بھی بلو لٹکیگا پاک ہو جاوے گا جیسے پھلی جگہ سے ناپاک ہو گیا تھا۔ اس حدیث
 بڑی آسانی عورتوں کے لئے نکلی محسن امراء من بنی عبد الاشہل قالت قلت یا رسول اللہ ان
 لنا طریقاً الی المسجد منتہ فکیف نفعل اذا مطرنا قال الیس بعدھا طریق ھل طیب منها قالت
 قلت بلی قال فھذا بھذا ترجمہ ایک عورت نے بنی عبد الاشہل میں سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے ہمارا راستہ مسجد میں جائیکہ غلیظ ہے تو ہم کیا کریں جب پانی بہت سے آپ نے فرمایا اس سے
 گئے پھر کوئی پاک راستہ ہی ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا پس یہ اسکا جواب ہے **ف** یعنی اس راستے
 میں چلنے سے کڑا پاک ہو جاوے گا جیسے پھل راستے سے ناپاک ہو گیا تھا **باب** الاذی یصیب النعل
 جوتی میں نجاست لگ جاوے تو کیا کرے محسن ابی ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا
 وطئ احدکم بغسلہ الاذی فان التراب لہ طہر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی جوتی سے پلیدی پر چلے تو مٹی اسکو پاک کر دیگی **ف** جوتی
 میں کسی قسم کے نجاست پر جاوے جب اسکو زمین پر گر دیا وہ پاک ہو گیا اسکو ہنر کا پڑھنا درست
 ہے بھی مذہب ہے علماء محققین کا محسن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بغسلہ قال اذا اطح
 الاذی بخفیہ فطھو ھما التراب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جب تم میں سے کسی کے موزوں میں نجاست ہو جاوے تو مٹی اسکو پاک کر دیگی حضرت عائشہ سے بھی یہاں
 ہی روایت ہے **باب** الاحادیث من النجاسة یکن فی الثوب نجاست بہرے کپڑے سے نماز پڑھنے
 کا بیان محسن ام محمد العامریہ انہا سالت عائشہ عن رجل یصیب الثوب فقالت کانت مع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلینا شعارنا وقد القینا خرقہ کساء فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اخذ الکساء فلبسہ ثم خرج فصلی الغداة ثم جلس فقال رجل یا رسول اللہ ھذا لمعة من دھب
 قد نثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما یلبھا فبعت بها الی مصر وۃ فی ید الغلام فقال عسلی

معداواضیحات رسولی بها الی فدعوت بقصصتی ففصلتها شر اجففتها فاحرقها الیه فحمله رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنصف النہار وھی علیہ ترجمہ ام محمد عامر نے پوچھا حضرت عائشہ
 سے خون حیض کا اگر کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرنا چاہئے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ تھی اپنا کپڑا اوڑھی ہوئے تھی اور اوپر سے ایک کنبل ڈال لیا تھا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اس کنبل کو اوڑھ لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی پھر آپ بیٹھ کر تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
 یہ خون کا نشان ہے آپ نے اسے آپس پاس پٹی سے پکڑ کے غلام کے ہاتھ میں دیکر اسی طرح میرے
 پاس بھیجا اور کہا اسکو دھو کر سکھا کر میرے پاس بھیج دینے پانی کا کوڑھ مٹا کر اسکو دھو یا پھر سکھایا بعد اسکو
 آپ کو بھیجا دیا پھر آپ دوپہر کو تشریف لائے وہی کنبل اوڑھے ہوئے وہ نماز کے اعادے کا اس حدیث
 میں ذکر نہیں ہے شاید اس واسطے ذکر نہ ہو گا کہ حضرت عائشہ کھڑی تھیں انکو خبر نہ ہوئی مگر یہ احتمال ضعیف
 ہے کیونکہ حضرت عائشہ نے نماز آپ کے پیچھے پڑھی ہوگی پھر نماز لوٹانے کا حکم دیا ضرور تھا بعضوں نے
 کہا شاید انہوں نے اس دن نماز آپ کے ساتھ نہ پڑھی ہو۔ بعضوں نے کہا وہ نجاست قلیل تھی ان
 سے اعادہ لازم نہیں ہے یہی قول صحیح اور اقرب بالقیاس ہے بعضوں نے کہا اگر کنبل کپڑے سے
 بے خبری میں نماز پڑھ لی جاوے تو اعادہ لازم نہیں آتا و اللہ اعلم **باب البزاق یصیب الثوب تہو**
 اگر کپڑے میں لگ جاوے تو کیا ہے **عن ابی نضرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
شیء وحک بعضہ ببعض ترجمہ ابو نضرہ (مذہب مالک) اسے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے میں تہوکا اور اسی میں مل ڈالا۔ دوسری روایت موسیٰ بن اسماعیل
 انہوں نے حماد سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اسی طرح ہے۔ **آخر کتاب الطہارة تمام ہوئی کتاب طہارت کی**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الصلوة نماز کی کتاب شروع ہوئی **عن طلحة بن عبد اللہ**
 یقول جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اهل نجد فایراہم یسمعون دوی صریرہ ولا
 یفقه ما یقول حتی ناکفا ذاهو سیال عن الاملاہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات
 فی الیوم واللیلۃ قال اهل علی غیرہن قال لا الا ان تطوع قال و ذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم صیام شہر رمضان قال علی غیرہ قال لا الا ان تطوع قال و ذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الثالث الليل وصل في الفجر فاستقر ثم التفت الى فقال يا احمد هذا وقت الانبياء من قبل
 الوقت ما بين هذين الوقتين ثم رحمه ابن عباس سواديت هي فرما يا رسول الله صلى الله عليه وسلم في امرتي
 ميري جبريل في خانه كعباس دوباره تو اب في نماز حضرت جبريل عليه السلام کے پیچھے پڑھو یا اکابر عجب الرحمن
 بن عوف کے پیچھے جیسا کتاب الطہرات میں گذرا اور کسی کے پیچھے پڑھنا ثابت نہیں ہے تو نماز پڑھنی طہر کے وقت
 بدل گیا اور سایہ جوئی کے قریب کر بار ہوا اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ اور کا اوس کو برابر ہوا تو یعنی ایک شل کے بعد
 اس صاف معلوم ہوا کہ ایک شل کے بعد عصر کا وقت آجاتا ہے اور نماز پڑھی مغرب کے جس وقت روزہ دار روزہ کا وقت
 ہو اور نماز پڑھی عشا کی جب شفق غائب ہو گئی یعنی سرخی جاتی ہے اور سایہ لگتی ہے اور نماز پڑھی فجر کی جب
 وار کو کہا نا بیٹا سلام ہو جانا ہو یعنی صبح صادق نکلتی ہے پھر دوسری روز نماز پڑھی طہر کے جب ہر چیز کا سایہ اوس کو برابر
 ہوا تو یعنی برابر ہونے کے قریب ہوا یا برابر ہو گیا سایہ صلی سمیت اور نماز پڑھی عصر کے جب سایہ ہر چیز کا اٹھنا
 ہوا اور نماز پڑھی مغرب کے جب روزہ دار روزہ کا وقت ہو گیا اور نماز پڑھی عشا کی تہائی رات پر اور نماز پڑھی فجر کی روشنی چھڑک
 طرف متوجہ ہوئی (حضرت جبریل علیہ السلام) اور کھایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تیری پہلے اور پھر نکلا اور نماز کا وقت ان دونوں
 وقتوں کے درمیان میں ہے تو ایک روز حضرت جبریل علیہ السلام فی سب نمازوں کو اول وقت پڑھا دوسری روز آخر وقت
 اس لیے کہ آپ کو وقت کا شروع اور ختم معلوم ہو ہی عز ابن شہاب ان عمر بن عبد الغفران کا قاعد علی المتنبی فاش
 العشرین فقال له عروة بن الزبير اما ان جبريل عليه السلام قد اخبرني محمد بن ابي عبد الله عليه السلام بوقت الصلوة
 فقال له عروة ما تقول فقال عروة سمعت بشير بن الحارث يقول سمعت ابا مسعود الانصاري يقول
 سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان جبريل صلى الله عليه وسلم فاخبرني بوقت الصلوة فصليت معه
 ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه بحسب ما ابلغني من صلواته فرائت رسول الله
 صلى الله عليه وسلم حين تزل الشمس وربما اخبرني عن ذلك في رواية يصلي العصر الشمس ترفع
 بيضاء قبل ان تدخل الصفرة فينصب الرجل من الصلوة فياخذ الحليفة قبل غروب الشمس ويصل المغرب
 حين تستقر الشمس ويصل العشاء حين يسود الافق وربما اخبرني عن ذلك في رواية يصلي الناس وصلي الصبح حين تطلع
 ثم صلي اخر فاستقر ثم كانت صلاته بعد ذلك التعليل حتى مات لم يعد الى ان يسفر ثم رحمه
 ابن شہاب سے روایت ہے حضرت عمر بن عبد الغفران (خلیفہ اول) منیر پڑھیں ہوئی تھے انہوں نے عصر کی نماز میں پڑھ کر عروہ
 بن ہریر نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھ کو اسلام کو نماز کا وقت بتا دیا عمر بن عبد الغفران نے
 کہا سمجھ کر کہ تو عمر بن عبد الغفران کو شہد ہوا اس روایت میں کہ پھر عروہ نے اس کو بلا سند بیان کیا یا بیش بہہ اس کہ
 کہیں روایت صحیفہ ہو یا کچھ شہد ہوا اگر اوقات نماز تو پروردگار ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا تو شرط ہے کہ میں بتائے

حضرت جبریل کا دریا دس مین کہاں تھا یا ہمیشہ بہتا رہا کہ حضرت جبریل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کبریائیت کی حاکم
حضرت جبریل صلی اللہ علیہ وسلم مین خواب سالت باب سو کم تھی اس واسطے عودہ فی بچہ اس ثابت کو سند کی ساتھ بیان کرنا شروع کیا کہ
عودہ فی کہا شیرین بانی مسعود کے سنا وہ کہتے تھے مین نے ابوسعود انصاری کو سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سنا آپ فرماتے تھے حضرت جبریل اتری اور اوہنوں فی نیچے نماز کا وقت بتلایا مین نے اونکو ساتھ نماز پڑھی پھر اونکی ساتھ
نماز پڑھے پھر اونکی ساتھ نماز پڑھے پھر اونکی ساتھ نماز پڑھی پھر اونکی ساتھ نماز پڑھی پھر اونکی ساتھ نماز پڑھی پھر اونکی ساتھ نماز پڑھی
تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ظہر کے نماز پڑھی آفتاب ڈھلے ہی اوکھچو دیر کے جب گرمی کی شدت ہو
اور مین نے دیکھا آپ کو عصر کے نماز پڑھتے ہوئے اور آفتاب بلند تھا سفید اوس مین زدوی نہیں آئے تھے اومی عصر کی نماز پڑھا
کر ساتھ فارغ ہو کر دو خلیفہ مین ہو چکا آفتاب ڈھلے سے پہلے حالانکہ دو خلیفہ دو فرسخ ہے مین ہی یعنی جبریل صلی اللہ علیہ وسلم
اور مغرب کی نماز پڑھتے آفتاب ڈھلے ہی اور عشا کی نماز پڑھتے جبکہ دن مین آسمان کے سیاہی جانی اور کہیں عشا مین برکری
لوگوں کے جمع ہونی کے لیے اور فجر کی نماز پڑھتے اپنا دیکھ مین ایک بار روشنی مین پڑھی مگر بعد اسکو آپ ہمیشہ اندھیری مین پڑھتے
رہے یہاں تک کہ وفات تک آپ کی کہیں روشنی مین نہیں پڑھی ایک بار آپ فی روشنی مین پڑھ دی بیان جواز کے لیے پیکر شہید
انفل وقت مین پڑھا کیے حضرت ابو موسیٰ انسا اسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فام یرد حلیۃ یتا حلتے اس بار لا افاقام
الفجر حین نشر الفجر فصلی حین کان الرجل لا یعرف وجہ صبا لا وان الرجل لا یعرف من الخشبہ قم امر لا
فاقام الظہر حین زالت الشمس حلتے قال القائل انتصف النہا وهو اعلم قم امر لا افاقام العصر التمشین فی انتصاف النہا
وامر لا افاقام المغرب حلتے قال التمشین امر لا افاقام العشاء حین خال الشفق فلما کان من العشاء فصلی الفجر
وانصرف فھذا اطلعت الشمس فاقام الظہر فی وقت العصر لکن کان قبلہ وصلی العصر قد انصرف الشمس
قال الصبی صلی العشب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء الثالث الدلیل ثم قال یر السائل عن وقت الصلوات
الوقت فیما لکن حدین ترجمہ ہے موسیٰ کو روایت ہو کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے وقت پوچھا آپ
جواب دیا اور بلال کو حکم کیا پھر نماز پڑھی فجر کے صبح صادق نکلتی ہے جب کوئی آدمی دوسرے کو نہ پہچان سکتا یعنی دوسرا کو نہ
نہ پہچان سکتا اندھیری کو دھسے یا پھر پھلوں جو شخص مین اسکو نہ پہچان سکتا پھر حکم کیا بلال کو اوہنوں فی قائم کیا ظہر کو جب
آفتاب ڈھل گیا یا تاک کہنے والی نے کہا کیا دیکھو اور آپ خوب ثابت تھے دیکھو آفتاب ہتی ہی نماز ظہر کے شروع کی یہاں
تک بعض لوگوں کو پھر نماز دیکھ رہے تھے وہ پوچھ گئے پھر حکم کیا بلال کو اوہنوں فی قائم کیا عصر کو اور آفتاب سنہند تھا
پھر حکم کیا بلال کو اوہنوں فی قائم کیا مغرب کو جب آفتاب دُوب گیا پھر حکم کیا بلال کو اوہنوں فی قائم کیا عشا کو جب شفق دُوب
گیا جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے فجر کی نماز پڑھے بعد از غنم کو ہم کہتے تھے کیا آفتاب نکل آیا آپ نے دوسرا روز فجر کی نماز آخر وقت
پڑھی تعلیم کیے سنے اور ظہر کی نماز اوس وقت پڑھی جس وقت پہلا دو عصر کے پڑھی تھے اور عصر اوس وقت پڑھی جب آفتاب نہ نکلا

یا شام ہو گئی اور مغرب قبل شفق غالب ہوئی پڑھی اور عشا تہائی رات کو پچھری پچھری آیا کہاں ہو وہ شخص جو نماز کو اوقات
 پڑھتا تھا وقت ادا نہ کر کے پچھری پڑھتا ایک روز اپنے ربنا میں اہل وقت پڑھیں دوسرے روز حسب وقت پڑھیں تا
 لوگوں کو نماز کی وقت کا ابتدہ اور انتہا معلوم ہو جاوی۔ یہ تعلیم کیو سطر تھا پچھری پڑھنے فجر دشنی میں نہیں پڑھتا نہ ظہر کی
 تاخیر کے اس قدر نہ عمر کے نہ مغرب کے کھانا ابوداؤد نے سلیمان بن ہریر سے نے عطا سے انہوں نے جابر سے انہوں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب میں ایسا ہی روایت کیا کہا پچھری نماز پڑھی عشا کی تہائے رات تک یا نصف رات تک اور ایسا
 روایت کیا ابن بربہ نے اپنے باپ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عند اللہ بن عمر بن الخطاب** صلی اللہ علیہ
 وسلم انہ قال وقت الظهر ما لم تحض العصر وقت العصر ما لم تنصف الشمس وقت المغرب ما لم يسقط نور الشفق
 وقت العشاء الى نصف الليل ووقت الفجر ما لم تطلع الشمس ثم حميمہ عبد اللہ بن عمر دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ظہر کا وقت جب تک ہے کہ عصر کا وقت نہ آوی اور عصر کا وقت جب تک ہے کہ آفتاب نہ ڈوبے اور مغرب کا وقت جب تک
 ہے کہ شفق کے روشن نہ جاوی اور عشا کا وقت نصف شب تک ہے اور فجر کا وقت جب تک ہے کہ آفتاب نکلے **باب**
 وقت صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکیف کان یصلی ہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے قیود کا بیان اور کیونکر
 آپ پڑھتے تھے اور کیا جواب تھا اس میں مطروقات کا بیان تھا اس کے اول اور آخر کا اوقات مستحب کا بیان ہوتا ہے
 جہن قیون میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کیا کرتے تھے اور ان وقتوں میں نماز پڑھنا افضل ہے **عن محمد بن عمرو**
بن الحسن قال سالت ابا جابر عن وقت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یصلی الظهر بالمہاجرۃ والعصر
 الشمس حیدۃ والغرب اذا غربت الشمس العشاء اذا کثر الناس عجل واذا قلوا احسن الصبح بغسل ثم حمیمہ بن عمرو بن کر
 روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت نماز پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ ظہر کے
 نماز دوپہر کو پڑھتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب میں جان ہوتی ہے یعنی اسکو تیزی اور حرارت ہاتی
 ہوتی تھی اور مغرب کے نماز آفتاب ڈوبتی ہی پڑھتے تھے اور عشا کی نماز جب آدمی بخت ہوتی تھی تو جلد ہی پڑھتے تھے اور جب
 کم ہوتے تھے تو دیر میں پڑھتے تھے اور صبح کو اندھیری میں پڑھتے تھے **عن ابو ہریرۃ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یصلی الظهر اذا زالت الشمس ویصلی العصر اذا کثر الناس عجل واذا قلوا احسن الصبح بغسل ثم حمیمہ بن عمرو بن کر
 وکان یصلی العشاء اذا کثر الناس عجل واذا قلوا احسن الصبح بغسل ثم حمیمہ بن عمرو بن کر
 وکان یصلی الصبح وما فیہ من اجلی اللہ کان یصلیہ وکان یقر فیہا من المستدین الی المائۃ ثم حمیمہ بن عمرو
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ظہر کی جب آفتاب ڈوب جاتا اور نماز پڑھتے تھے عصر کے اس وقت کہ ہم میں
 کوئی آدمی دیر نہ کیے گا کہ پڑھ کر آجائے اور آفتاب نہ ہوتا یعنی صاف اور تیز رہتا اور پہلے گھبراہٹ اور عشا کی دیر
 کرنی میں آگیا کہ تھا تہائی رات تک کبھی آجی رات تک اور برجا تھی آپ نے کو شاکر نماز سے پہلے **ف** شکر اللہ بن عمرو

کہ گمشدہ عالمی کردہ کہ گمشدہ بین سو نیکو عشا سے پہلے اور بعضوں نے اجازت دی ہو اور عبد اللہ بن عمر سو یا کر فی فجر عشا کو پہلے اور بعضوں نے اجازت دی ہو ہی معنان میں دوسری نے کہا اگر منینہ غالب ہے اور نماز کے قضا ہو جانی کا خوف نہ ہو تو میں منینہ یقین میں وقت اور باتیں کر نیکو عشا کے بعد وقت بیغور دنیا کی باتیں بیکار اس لیے کہ سونا بی ایک قسم کی موت ہو تو ذکر الہی پر خاتمہ ہونا بجا ہے۔ اکثر علماء اس کو رکوع چاہتی ہیں اور بعضوں نے رخصت دینی پر خصوصاً گھر والوں یا مہمان کی ساتھ باتیں کرنے کیلئے وقت اور آپ نماز پڑھتے تھے صبح کے ایسی وقت میں کہ آدمی اپنی ساتھی کو نہ پہچانتا جس کو خوب پہچانتا ہے وقت اندھیری کے وقت اور فجر کے نماز میں ساتھ آتوں سے لیکر سو آتوں تک پڑھتی ہے

وقت صلوۃ الظهر نماز ظہر کا وقت صحیح جابر بن عبد اللہ قال کنت اُصلی الظهر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ قبضة من الخصال کثیرہ فی کفہ اصغرها الجحہ حتی اسجد علیہا الشدۃ الحسنی ثم حمیہ جابر بن عبد اللہ رواہ ابن جریر نماز پڑھتا تھا ظہر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ایک شے لنگریاں اوٹھالیتا وہ تہنہ سے ہوتا تین سیر ہوشی میں جب سجدہ کرتا تو انگوٹھ پٹیاں کے تے رکھ لیتا اون پر سجدہ کرتا بھر گرمی کے وجہ سے حضرت عبد اللہ بن عمر صحابی قال

كانت قد اُصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصيف ثلثة اقدام الخمسة اقدام وفي الشتاء خمسة اقدام السبعة اقدام ثم حمى عبد الله بن مسعود روايت اخرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في الظهر في نماز کا اندازہ گرمی میں تین قدم سے پانچ قدم تک تھا اور جازوی میں پانچ قدم سے سات قدم تک وقت خطابی نے کہا یہ مختلف ہے باعتبار اختلاف اقلیم اور بلدان کے اور مکہ مدینہ اقلیم میں ہیں جو شہر اسی اقلیم میں واقع ہوں حیدر آباد دہلی دہستان کے شہر دن میں اون میں بھی حکم چل سکتا ہے اب جو شہر اقلیم سوم میں ہیں جیسے دہلی یا گڑھ یا اوائل اقلیم سوم میں جیسے کہنو وغیرہ اون میں اس سے زیادہ سائے پر وقت اولیگا اور اقلیم اول کے شہر دن میں جیسے سو دان اور لقیہ عدن وغیرہ اون میں اس سے کم پڑے وقت آجاد لیگا۔ حاصل بھڑکی کمی اور قصر سائے کا اوسے قدر ہو گا جتنا آفتاب سمت الراس قریب ہو گا اور جتنا مائل ہو گا سمت الراس سے اوسے قدر سایہ دراز اور لمبا ہو گا یہاں تک کہ جو شہر خاص منطقۃ الشمس کے تحت واقع ہیں اون میں نصف النہار کے وقت سایہ معدوم ہو جاتا ہے اور جہاں ذرا ہی سایہ ہوا معلوم ہو جاتا ہے کہ آفتاب اُبل گیا۔ بھڑکال اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ایک مثل کے بعد نہیں پڑھتے تھے کیونکہ ہر ایک آدمی کا قدر اسکے سات قدم کو برابر ہوتا ہے کبھی اویسی مثل پڑھتے تھے کبھی اس سے زیادہ

عن ابن جریج ذر یقول کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاداء المومن اربعة اذکار الظهر فقال ابرہہ من ذر فقال ابرہہ من ذر او ثلاثا حاتم راينا فی التلؤلؤ ثم قال انشدنا الحسن بن علی بن جریج فاذ الشدۃ الحسنی فابردوا بالصلوة ثم حمیہ ابی ذر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو وہ نماز پڑھا کہ ظہر کے اذان کھر آپ نے فرمایا ہنڈک ہو دی پھر اسے سزا دیا کہ کھنک کا ارادہ کیا تو پھر آپ نے فرمایا ہنڈک ہوئی دوسری اس طرح دوبار یا تین بار فرمایا یہاں تک کہ شید کا سایہ ہم نے دیکھا پھر آپ نے فرمایا گرمی کے شدت جہنم کی بہا پڑی ہوئی ہے جب

گرمی کی شدت ہو نماز کو تہنہ ہو وقت پڑھو **صحیح ابی ہریرہ** از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر
 فاردوا من الصلوة فان شدة الحر من في جحيم ثم رحمہ ابو ہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا جب گرمی بہت ہو تو تہنہ ہو وقت نماز پڑھو کیونکہ گرمی کے شت جہنم کے اوابال سے ہے **صحیح** بعضوں نے اسکو مستحکم
 اور ظاہری پر عمل کیا ہے دوسری روایت میں بھیجین کے ہے جہنم کی آگ کی شکایت کی پروردگار سے میری بعض اجزا بعض
 کہا گئے شدت ہو گرمی (اور گرمی سے) پروردگار نے اسکو اجازت دی دوسانس کے ایک جاری میں ایک گرمی میں جاری
 میں مانس اندر لیتی ہے اور گرمی میں باہر لیتی ہے۔ بعضوں نے کہا یہ تشبیہ اور کنایہ ہے جیسے دنیا کی گرمی جسے جہنم کا ایک نمونہ ہے
 اس وقت میں نماز پڑھو کر اسے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور نماز میں خشوع نہیں ہوتا۔ ان حدیثوں سے یہ امر ثابت ہوتا ہے
 کہ گرمی کی شدت میں ٹھہر کر تاخیر کرنا بہتر ہے اسکی تفسیر مگر یہ نہیں نکلتا کہ ایک شکل کے بعد پڑھنے سے اس لیے کہ حدیث مستحکم
 ہے کہ نسبت دوسری کچھ ہندک ہو جاوی اور جب آفتاب زیادہ ڈھل جاتا ہو تو دوسری نسبت کچھ نیکی ہو جاتی ہے جو بعض غرض کی
 بالکل ہندک ہو جاوی وہ تو شام تک بھی نہیں ہوتی البتہ دوسری رات کو بعد ہو جاتی ہے **صحیح** جابر بن سمرہ کا بیان کہ کان
 یذی الظہر اذا حضت الشمس ثم رحمہ جابر بن سمرہ روایت ہے بلال سفادان دیا کرتی تھی ظہر کے جنتیاب پہن جاتا تھا
 وقت العصر نماز عصر کا وقت **صحیح ابن مالک** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر للشمس یصلی العصر
 حیدہ ویذی اللہ علی العالی والشمس تفتت ثم رحمہ ابن مالک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے
 نماز اس وقت پڑھتے کہ آفتاب سفید در بندہ بندہ ہوتا تھا اور آدمی نماز عصر کی پڑھ کر عوالی کو جاتا (روان پھونچ جاتا صحیحین)
 اور آفتاب بندہ ہوتا **صحیح الزہری** قال والعوالی علی مایلین او ثلاثہ قال واحسبہ قال واربعہ ثم رحمہ زہری نے
 کہا عوالی درینہ سے دو میل میں یا تین میل میں راوی نے کہا شاید چار میل بھی کہا **صحیح** عوالی اون قریون کو کہتے ہیں جو درینہ کے
 بند یون پر واقع ہیں صحیحین میں ہے کہ وہ درینہ سے چار میل پر ہیں یا شاید اسکی مجملہ الجار میں ہے کہ عوالی میں قریب سے قریب جو قریب
 وہ چار میل اور دوری دور نجد کی طرف آٹھ میل پر **صحیح** عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس
 جھٹھا قبل ان یظہر ثم رحمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عصر کے اور دوسری میں نے
 دیواروں پر پڑھتے ہوئے پچھلے **صحیح** اس حدیث سے بہت جلد عصر کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے **صحیح** علی بن شیبان قال قد معنا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم للذینہ فکان یؤخر العصر احد الشمس یصلی العصر ثم یصلی بن شیبان سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ یون آؤپ دیر کرتے تھے عصر پڑھنے میں جب تک آفتاب سفید اور صاف نہ تھا **صحیح** یہاں تک
 کہ زمین پر قیامت نہیں ہے **صحیح** حلی فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الخندق جئنا غزوة الوسطی
 صلوة العصر لا اللہ یؤمهم وقبوا ثم نادا **صحیح** حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خندق
 کی روز فرمایا روکن یا کہو کہو نہ روکن کا فزون فی (صلوة الوسطی سے عصر کی نماز سے بھر دی) اللہ کی گہر دن کو اور قرون کو جہنم

کی آل صرف جنگ خندق میں آپ کی مزین منزلہ کے گرو خندق کہو ہی تھی آپ ہم لشکر صحابہ اوس میں تھے اور کفار و سکر پر تھے
 یسبب اندر جریجے آپ کی کمی نماز میں تھا بنو گنیم ظہر عصر مغرب پہ آپ کی اون سب کو عشا کی وقت میں پڑھا۔ کلام اللہ میں
 حافظوا علی الصلوٰۃ والصلاۃ والصلوۃ والصلوۃ والصلوۃ قانتین محافظت کرو نمازوں پر اور پھر کی نماز پر اور کھٹے ہو
 اللہ کو اس طرح چاہ یا خنوع خوشی سے۔ علما کا اختلاف ہے کہ صلوٰۃ الوسطیٰ جری نماز سے کون سی نماز مراد ہے۔ اکثر کہ نزدیک
 عصر کی نماز تصور ہے جیسا اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے اور بعضوں کہ نزدیک فجر کی نماز مراد ہے اور بعضوں کے نزدیک عصر کی
 اور بعضوں کہ نزدیک عشا کی اور بعضوں کے نزدیک ظہر کے غرض ہر مجلس میں اس صلوٰۃ کہ ہر نماز کو صلوٰۃ الوسطیٰ سمجھیں اور بخوبی
 اوسکی حفاظت کہیں **حضرت ابی یونس** رضی اللہ عنہ قال امرت انی اکتب لکھا صلوٰۃ او قالہ اذا بلغت حدہ الا انہ
 قاذر حافظوا علی الصلاۃ والصلاۃ والصلوۃ والصلوۃ والصلوۃ قانتین حافظوا علی الصلاۃ والصلوۃ والصلوۃ
 الوسطیٰ و صلوٰۃ العصر قیوم اللہ قانتین شتم قالت عائشہ سمعتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ صلوٰۃ
 یونس مکی حضرت عائشہ کہ بہترین صحیح حضرت عائشہ نے ایک کلام اللہ کہنیک حکم کیا اپنے واسطے اور کہا جب تو اس آیت پر پہنچو
 حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوۃ الوسطیٰ تو مجھے خبر دینا جب میں اس آیت تک پہنچا تو میں نے اون سے کہا انہوں نے کہا یوں کچھ
 حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوۃ الوسطیٰ صلوٰۃ العصر محافظت کرو نمازوں کی اور پھر والی نماز کے اور عصر کی نماز کی پھر حضرت عائشہ
 نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا **اس سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الوسطیٰ عصر کی نماز نہیں ہے اور کوئی نماز ہی**

عن زید بن ثابت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظهر بالیہا جسرۃ ولہ یک یصلی صلاۃ اشد علی
 الصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا فقلت حافظوا علی الصلاۃ والصلاۃ الوسطیٰ قال ان قبلہا صلاۃین وبعدہا
 صلاۃین **مرحمہ بدین ثابت** روایت مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دو پھر کو پڑھا کرتے تھے اور پھر نماز سب لوگوں پر
 نمازوں کی زیادہ سخت ہے اوس وقت تک اتری حافظوا علی الصلاۃ والصلوۃ الوسطیٰ (تو صلوٰۃ وسطیٰ ظہر کے نماز پھر کی) زید
 نے لکھا یہ وسطیٰ وسطیٰ کی اس سے پہلے دو نمازین ہیں ایک شام دوسری فجر اور اسکو بعد دو نمازین ہیں ایک عصر دوسرے مغرب

عن یحییٰ بن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ارد ان یصلی العصر کعت قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک من
 ادرک من العصر کعت قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک **مرحمہ بدین** روایت ہو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جو شخص عصر کے ایک رکعت پالی اناب دو رکعت ہوئی اوس نے اپنا عصر پڑھا اور جو شخص فجر کی ایک رکعت پالی وہ آفتاب نکلی ہوئی ہو تو اس نے اپنا فجر کی نماز
 کو پڑھا اور عصر دو نمازین اور پھر چاہیے نہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر کا وقت آفتاب ڈوبنے تک نہا ہی پھر مغرب کا
 وقت شروع ہوتا ہے کہ بعد آفتاب کے زوال چاہیے نہ ہو ہے اور سخت وقت جب تک کہ آفتاب میں شادی نہ ہو سنیہ و رصاف اور بلند
 ہے۔ اور خفیہ نے عصر کی نماز میں اس حدیث سے اتفاق کیا ہے کہ فجر کی نماز میں غنایا ہے اور جو دلیل خلاف کے بیان کی گئی ہے
 وہ قابل تامل نہیں ہے کہ حدیث صحیح کی مخالفت اوس سے روا کر کہی ہو اس واسطے کہ خفیہ کو اس باب میں پورا امام کا قول ترک کرنا لازمی ہے

[illegible]

رہی پہلی حالت پر پہلی جہتک مغرب میں دیر نہ کرے تاکہ پانچ بجے عشا کی نماز کا وقت محرم النعمان بن بشیر قال نا اعلم الناس بوقت هذه الصلوة صلوة العشاء الاخرة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستحبها السقوط القمرا لثلاثة ثم رحمه نعمان بن بشير سے روایت ہو میں خوب جانتا ہوں عشا کی نماز کا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات کو اسکو پڑھتے تھے جتنی رات کو تیسری تاریخ کا چاند ڈوبتا ہے یعنی کوئی کیوقت تخمیناً محمد عبداللہ بن عمر قال مکثنا ذات ليلة تنتظر رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلوة العشاء فخرج الينا حين ذهب ثلث الليل وبعده فلا ندرى ان شئ شغلهم غير ذلك فقال حين خرجوا ينتظرون هذه الصلوة لولا ان تنقل على امته لصليت بهم هذه الساعة ثم امر المؤمن فاقام الصلوة ثم رحمه بن عمر سے روایت ہو ایک رات کو ہم ٹیچر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتی ہوئی عشا کی نماز کو پہنچنے کے تہائی رات پر یا کچھ زیادہ معلوم نہیں آپ کے کام میں مشغول تھو یا یونہی دیر کے جب آپ نکلی تو آپ نے فرمایا تم انتظار کر رہی ہو اس نماز کا اگر میری امت پر گرانہ کرنا تو میں اس وقت یہ نماز پڑھا کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے تم پر کبھی نازل نہ کیا ہو

محمد معاذ بن جبل يقول بقين النبي صلى الله عليه وسلم في صلوة العتمة فما خرجت من الظن ان الله ليس بخارج القائل منا يقول صلى الله عليه وسلم فقالوا له كما قالوا فقال لهم اعتصموا بهذه الصلوة فانكم قد فصلتم بها على كل الامم ولم تصلوها قبلكم ثم رحمه معاذ بن جبل سے روایت ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا عشا کی نماز میں اپنے دیر کی بنا تاکہ کہ کسی نبی سے پہلے آپ نکلیں گے اور کسی کو کھا آپ پڑھ کر ہم اس حال میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو ان کو دیکھا کہ کھڑے تھے آپ نے بھی کھا اپنے فرمایا دیر کی کی پڑھو اس کو تم اس نماز کی وجہ فضیلت دیکھی سب امتوں پر کہے آتے تھے تمہاری پہلی اس نماز کو نہیں پڑھا محمد ابوسعید الخدری قال صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة العتمة فلم يخرج حتى مضى فخرج من شغل الليل فقال خذوا مقامكم فخذوا مقامكم فقال الناس قد صلوا وخذوا مضايحهم وانكم لنتنوا وفضلوا ما انتظرتهم الصلوة ولو لا ضعف الضعيف وسق السقيم لآخرت هذه الصلوة الشغل الليل ثم رحمه ابی سعید خدری سے روایت ہو ہم نے نماز عشا کی پڑھنا چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ باہر نہ نکلی بھاتا کہ اچھی بات کہ قریب گزری بعد اس کے کھڑے ہو فرمایا اپنی اپنی جگہ پر رہو ہم میں ٹیچر تھے اپنے فرمایا لوگوں نے (یعنی اور بندوں نے) خدا کو اس کے نماز پڑھ لی اور اپنی سید کی جگہوں میں سو رہے اور تم نماز میں سو گئے جب تک نماز کا انتظار کرتی ہو گے اور اگر مجھ یا تو ان کی ناتوانی کا اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہو تو ان میں نماز میں نہ کرنا اور رات تک یہ وقت الضحیٰ فجر کا وقت محمد عائشہ اھا قالت ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصل الصبح فينصرف النساء متلفعات برؤسهن ما يعجزن من الغسل ثم رحمه حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فجر کی نماز بعد اس کی عورتیں نماز سے فارغ ہو کر دینی تخمین چادر میں لپیٹ کر ٹیچر ہوتی تھیں نماز میں نہ جاتیں تھیں

انہی میں سے ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر تیسرے تھوڑے وقت تک کھڑے رہے
 بن خنیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبواکم فانہ اعظم الاچین ثم حمیمہ رافع بن خنیج
 سی حدیث ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ صبح کو یعنی روشنی میں نماز پڑھ کر فجر کی (اوس میں زیادہ ثواب ہے
 جو فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا بہتر ہے تا کہ میں اس حدیث سے استدلال کرتے ہوں دوسری روایت میں ہے کہ رافع بن خنیج نے کہا کہ میں نے
 ہی تھوڑا سا نماز پڑھ کر ایک ہی تیز روشن کرد فرمایا۔ بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی بھی ہیں کہ قدرت الہی پڑھ کر نماز پڑھ کر پھر نماز پڑھ کر
 ہو جاویں۔ بعضوں نے کہا ہے اصبواکم صبح سے براؤں میں کہ صبح صادق کی وقت نماز پڑھ کر کے اس میں زیادہ ہے اس حدیث میں ہے
 حدیث دلیل ہے کہ اُن لوگوں کے جو تاریکی میں پڑھنا بہتر ہے میں نے جواب لیا **الحافظ علی الصلوٰۃ** نماز کی حفاظت
 کا بیان ہے عبد اللہ الصالحی قال زعم ابو محمد ان الزمان واجبت العبادۃ بن الصلوات کذا حدیث
 انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول **صلوا** اقرضوا اللہ تساموا احسن وضوہم و صلاتہم لو قسّموا
 واتم رکوعہم و خشوعہم کان للہ حل اللہ عودا یغفر لہ ومن لم یفعل فلیس لہ حل اللہ عودا ان شاء غفر لہ و
 ان شاء جذبہ ثم حمیمہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے ابو محمد نے کہا تو وہ ہے (ابو محمد صحابی ہیں نام ان کا مسعود بن یحییٰ ہے
 بن امین بن یحییٰ بن عباس) یہ بات عبادہ بن الصامت نے کہہ دی انہوں نے کہا فلفظ کہا ابو محمد نے گواہی دیا میں نے سنا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے کہ پانچ نماز میں میں جن کو فرض کیا اللہ جل نے جو شخص اپنے طرہ اور کون کو دیکھ کر گناہ
 پیر ایک کرا کر لگا اور کون پورا کر لگا اور خشوع سے پڑھ لگا (یعنی دل لگا کر) تو اللہ جل جلالہ پرا دے گا عہد ہوگا مغفرت کا اور جو ایسا نہ
 کر لگا اور عہد اس پر نہیں ہوگا پڑھ کر لگا ہی عذاب کرمی **عن ام فروۃ** قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ای الاعمال افضل قال الصلوٰۃ فی اول فقہا ثم حمیمہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب سے بہتر جو کام ہے
 افضل ہے فرمایا اول وقت نماز پڑھنا **عن فضالہ بن عبد اللہ** قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما حللہ وحفاظ
 علی الصلوٰۃ الخ قال قلت انہذا شاکا فی فیہا اشتغال ففی ما من جاعل اذا ناکف لہ اجر انی فقال حافظ علی
 العصرین وما کان من لغتہما فقلت وما العصرین فقال صلوٰۃ قبل طلوع الشمس صلوٰۃ قبل غروبها ثم حمیمہ فضالہ بن عبد
 سور روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا مجھ کو یہ بھی سکھایا محافظت کرنا پانچ نمازوں پر میں نے کہا ان وقتوں میں جو بہت
 کام ہے میں تو ایک ایسی بات بتلائی جب میں مسکرون کا فی ہو جاؤ اپنے فرمایا محافظت کر عصر پر ہمارے بنان میں عصر پر
 نہ تھا میں نے پوچھا عصر کی کیا ہے اپنے فرمایا دو نماز میں ایک قبل طلوع آفتاب کے ایک قبل غروب آفتاب کے (یعنی فجر اور عصر کی نماز میں)
 اب جیسے نبی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام قال سالہ رجل من اجل الصلوة فقال الخیر ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یلج الناس رجل صلی قبل طلوع الشمس قبل ان تغرب قال سمعتہ
 منہ ثلاث مرّات قال نعم کل ذلک یقول سمعتہ اذ نامی و جاء قلبی فقال الرجل وانا ما سمعتہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

نفل پڑنا درست نہیں کہا اور غریب کو کھیر پڑھنے سے وہ جنت ہو جاوی گی جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث لا صلوة بعد النجس فیہ فیہ
 الشمس ولا صلوة بعد العصر مراد اس سے یہ ہے کہ اور کوئی نماز جدا گانہ نہ پڑھنا چاہیے نہ روزی نماز واسطہ فضیلت حاصل
 کرنی فضیلت کے قطع نظر اسکے بعد الفجر والعصر سے غرض بھیجی کہ فجر اور عصر کامل طور سے ادا ہو چکی ہوں اور یہاں کامل طور سے ادا نہیں
 ہوئی کیونکہ باعث فوت ہو گئی تھی بھیجی ایک نقصان ہے تو اسکا مثال یہ ہے ہوی جیسے کوئی فجر یا عصر کے نماز میں کچھ پہل جاوی کہ
 اسکا اعادہ کری یکساں اتفاق درست ہی اور غریب جنت نہیں ہو سکتے کیونکہ پہلی مغرب فرض ہے اور یہ نفل فرض سے نہیں
 سکتا اگر کوئی کسی کہ نفل کے تین رکعتیں کیونکہ ہو سکتی ہیں جواب یہ ہے کہ اس میں کچھ متبعیاد نہیں ہے اور نفل سے متعین ہونا کرنا
 اور اسکو تین رکعتیں اور پانچ رکعتیں ہو سکتی ہیں بلکہ ایک رکعت بھی درست ہے اور جو لوگ وتر کی فرضیت کو قائل ہیں ان کے دلیل
 صحیح نہیں ہے اور احادیث صحیحہ سے اسکو وجوب کا ابطال ہوتا ہے یہ تحقیق ہے ہماری مشائخ حدیث رحمہم اللہ کے جو سنیہ
 علی نے یہ روایت عمر بن حبیہ عن اودی قال قدم علينا معاذ بن جبل الین رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الينا قال فسمعت تنبئهم مع النجس جل البصق قال القیت عليه محبة فإز قد حثي فذنته بالنام ميتا ثم نظر
 الى اخيه الناس بعد فانت ابن صغوة فذنته حثمت فقال قال لے رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف كنتم خاسرة
 صليكم بعد ان يصلي الصلوة فغيرت ما كنتم اذ كنتم في اذان كنتم ذلك يا رسول الله قال صلى الصلوة
 لميقاتها ولا يصلي الصلوة معهم سبحان ترجمہ عرو بن میمون سے روایت ہے کہ اسی ہماری پاس معاذ بن جبل بن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجی ہوئی میں نے فجر کی نماز میں اذان کی کہ یہ سنے ایک آدمی کھڑے ہوئے اور دواںی مجھ کو منہ محبت ہوئی
 پہلے انکو نہ پوچھا کہ تم کہتے ہو کہ میں نے کیا بعد ان کے میں نے سوچا اب سب لوگوں میں زیادہ
 فقہ جانتے والا کون ہو تو میں عبداللہ بن مسعود کے پاس گیا اور انکو پوچھا کہ یہ مر گئے انھوں نے مجھ سے کہا رسول اللہ
 نے مجھ سے فرمایا تم کیا کرو گے جب تم میرے میر ہوں گے جو نماز کو اپنی وقت پر نہ پڑھیں گے میں نے کہا جیسا زمانہ میرا اور پوری تو مجھ
 پر کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نماز پڑھ کر اپنی وقت میں ادا کرنا کہتا بھی نفل سمجھ کر پڑھ لیا کہ عجب عجب ابن ابی نعیر
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما استنزل عليكم بعدكم امراد تشغلهم اثماء عن الصلوة لوقتها
 حتى يذهب وقتها فصلوا الله لوقتها فقال الرجل يا رسول الله اصل معكم قال نعم ان شئت قال سبعا
 اذ انزلتكم اصل معكم قال نعم ان شئت ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میری بعد تم میری اور میری میر ہوں گے جو وقت پر نماز پڑھو تو انکو پوچھو کہ کام دیکھو یہاں تک کہ وقت گزر جاوی تو تم وقت پر نماز
 پڑھ لیا کرنا کچھ شخص نے کہا یا رسول اللہ میں ان کے ساتھ نماز پڑھوں آپ نے فرمایا ان پڑھ لے اگر تم میری پڑھ لیا کی روایت میں
 ہو وہ شخص بولا یا رسول اللہ اگر میں نماز کو ان کے ساتھ پڑھوں تو ان کے ساتھ پڑھ لوں آپ نے فرمایا ان پڑھ لے عجب عجب
 بزود اخر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما استنزل عليكم بعدكم امراد تشغلهم اثماء عن الصلوة لوقتها

[illegible]

عن صلوة اولیسیہ کہ جو شخص عبادی نماز سے یا ہول جاوے اور کو تو کیا کرے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وحيث فضل مغزوة خيبر فإريانة حتى أخذ الدركم الكري عرسوق البلال الكالا لنا الليل قال فخلعت يداي عيناها

و هو مستند الى احواله فلم يستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم ولا يدركه الحزن من احواله حتى ضربته الشمس

فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم أولهم استيقظا ففرع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا أيها الرسل فقال

اخذ بنفسه ^{الله} اخذ بنفسك يا ابي انت والحي يا رسول الله فاخذوا راولا لهم شيئا فهدى بهذا النبي صلى الله عليه وسلم

وَمِنْ ذَلِكَ مَا قَامَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَصَلَّى بِهِمُ الصَّبِيحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مِنْ شَيْءِ الصَّلَاةِ فَلْيَصِلُوا إِذَا ذَكَرَهَا

فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ فِي الصَّلَاةِ لَذِكْرِي قَالَ بُوَيْرُكَانُ إِنَّ شَيْئًا يُقَالُ كَذَا قَالَ أَحْمَدُ قَالَ عُمَيْسَةُ يَعْنِي

عزیز بنوہد الشیخ الذکری قال احمد لکم والنعماس مترجمہ روایت یہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم

جیلو نے غور و خیر سے تورات کو کھانچا جس سے کہنہ لائے کہ تو ایک اتر تر ہی اخراجات من اور ملا ہے فرما تا کہ جاگتے رہنا اور

کافرا کہیں ہلا کے بھی آگے نہ لگے۔ وہ اپنے اوپر سب سے زیادہ ہموئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گے اور ہلال

مرشد ایمنی: اور کہ جو اس میں بیجا کلام نہ ہو کہ

اور یہ کہ وہ جس طرح اپنے آپ کو دیکھتا ہے، اس طرح دوسروں کو بھی دیکھتا ہے۔

[illegible][illegible]

پہلے پڑھو گے پھر دینی اور دنیاوی دونوں دنیا کی ساری چیزوں کو دیکھ کر پوچھو کہ یہ سب کچھ کس کے لئے ہے؟

وہ جس نے میرے چہرہ پر اپنی جی بیک پر اپنے دوپٹے کو مایا جو حسن میں مل جائے گا اس کے ہمارے لیے یہ ہے

میں نے کہا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا ہے۔

یہ سب درجہ کی پیدائش ہے۔ سب درجہ کی پیدائش ہے۔ سب درجہ کی پیدائش ہے۔

وهدى الخبيثان هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يحملوا عنكم

[illegible]

بندہ دم کے وجہ سے اپنے گور یا بیجان چھٹکت ہوئی تھی پھر علم کیا بلال کو اس وقت اون ہی اور کچھ جسمی اور نازاری

یہی سہی ہے زان و رہین کیا دہری سہی ملا دے اور ابان سے مہر ہے عز و فتادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان

[illegible]

فی روک رکعتی تھاری روح کو جھڑ جائے اور پھر جب چاہا کھڑا ہوا اور اذان ہی نماز کے تو کھڑے ہو اور وضو کیا کھڑے رہا
 عین ہو گیا آپ بھی کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی دوسری روایت میں ہے آپ نے وضو
 کیا کھڑے رہا اور نماز پڑھی **عمر بن قحطافہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النجوم تفرط انما التفریط فی
 القطة ان تفرط صلوۃ حتی یصل وقت آخری ثم یرحمہ التفریط وہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو فی میں
 کچھ قصور نہیں ہے بلکہ قصور جائز نہیں ہے کہ نماز میں پیر کی یہاں تک دوسری نماز کا وقت آجائی **عمر ابن الخطاب** قال قال
 صلی اللہ علیہ وسلم ان من صلاۃ فلیصلھا اذا ذکرھا کفارۃ لھا الا ذلک ثم یرحمہ اللہ **ابن مالک** روایت ہے فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز کرے کسی نماز کو جب یاد آوی اسکو پڑھ لے اور کچھ کفارہ اسکا نہیں ہے
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دو رکعت پر پھر اسکو پڑھنا واجب نہیں ہے **عمر بن حصین** ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کان فی صیرلہ فاموا عن صلوۃ الفجر فاستيقظوا لاجل الشمس فارفقوا قلیلا حتی استقلت الشمس وفتونا
 فاذا فی فصلی رکعتین قبل الفجر ثم اقام ثم صلی الفجر **عمر بن حصین** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سفر میں تھے لوگ دوسری فجر کے نماز کو نہ ادا کرے جب آفتاب کے گرمی ہوئی تو جاگے پھر تھوڑے دو چلے یہاں تک کہ آفتاب بن ہو گیا
 بعد اس کے آپ نے نماز کو حکم دیا اس نے اذان ہی پھر اپنے دو رکعتیں سنت کی پھر اس سے پھر کہ آپ نے فجر کی نماز
 پڑھی **عمر بن ابیہ** الضمیر قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض سفارۃ فنام عن الصبح حتی طلعت
 الشمس فاستيقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تسخوا عن هذا المكان قال ثم امر بالافاذن ثم توضعوا
 صلوۃ کتبی الفجر ثم امر بالافاذن فاقام الصلوۃ فصلی بہم صلوۃ الصبح **عمر بن ابیہ** الضمیر سے روایت ہے
 ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ سفر میں آپ کو فجر کے نماز کو نہ ادا کرنا پڑا تو آپ نے کہا کہ آفتاب نکل آیا پھر آپ جاگے
 آپ نے فرمایا یہاں تک چلے بعد اس کے آپ نے حکم کیا بلال کو اذان ہی کا پھر اپنے وضو کیا اور فجر کے دو رکعتیں سنت اور ابین پھر
 بلال کو حکم دیا انہوں نے پھر کہ آپ نے صبح کی نماز پڑھائی **عمر بن ابیہ** الضمیر کہانی بخیر کان یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فہذا الخبر قال فتونا یعنی انہی صلی اللہ علیہ وسلم وصنوا لم یلت منه التراب ثم امر بالافاذن
 قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجع رکعتین حتی حجل ثم قال بلال اقم الصلوۃ ثم صلی الفجر وحی خیر حجل
عمر بن ابیہ الضمیر کہانی بخیر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسے قصور میں روایت ہے آپ نے وضو کیا اس قدر پانی سے کہ زمین میں
 کچھ نہین ہو پھر حکم کیا بلال کو اس نے اذان دے بعد اس کے آپ وضو اور دو رکعتیں پڑھیں بغیر جلدی کے پھر بلال سے فرمایا کہ پھر
 پھر وضو پھر بغیر جلدی کے **عمر بن ابیہ** الضمیر کہانی بخیر کہ اطمینان سے پڑھی دوسری روایت میں اسنا زیادہ ہے فاذا
 وهو خیر حجل اذان دی بلال نے بغیر جلدی کے **عمر بن ابیہ** الضمیر کہانی بخیر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نہ من الحدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کلموا نفا لبلال انا فاموا حتی طلعت الشمس فاستيقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قتال اذ لم یکنتم تفعلون قال ففعلنا قال فکذاک فافعلوا الزنا ثم اولیٰ عمر حمیمہ عبد اللہ بن مسعود بنی ہاشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے فرمایا کون ہم کو جکا ویکا بلال نے کہا میں پھر سو رہا ہوں
 ہاں کہ کتاب نکل آیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اپنے فرمایا کہ تم جیسا تم کیا کرتے تھے رخصت رسول کے مطابق ناز و نبو
 ہم نے ویسا ہی کیا پھر فرمایا اپنے جو کوئی سو جایا کری یا بول جاو وہ ایسا ہی کری **فکتاب** بناء المسجد مسجد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 مسجد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ما اربع بئشید المسجد قال ابن عباس لترخفہا کما ترخف اللہ
 والنفس ما عمر حمیمہ بن عباس سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا عمر حمیمہ بن عباس نے کہا میں نے کہا میں نے
 کہا تم مجھ کو ایسا ارادت کرو گے جیسا میں اور نصاریٰ نے کیا ہے **مسجد** انہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی
 یتباہی الناس فی الساجد عمر حمیمہ بن عباس سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم ہوگی جب تک لوگ سجد نہ کر
 نہ کریں **ت** یزید ایک سری بر فر کر گیا کہ میری سجد بند اور عمدہ فریں ہے۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے زیادہ سجد
 کی رائش کرنا دشمنی کرنا منوع ہے۔ جزی رائش مسجد کے لیے ہے کہ وہ ان بچہ وقتہ نماز اذان اقامت مطابق سنت کے اپنی وقت پڑھا
 کری اور اس شخص کو مقرر کری جو عالم متدین خدا ترس قاری ہو مؤذن ایسا ہو جو ان پر اجرت نہ لےوی **عمر** عثمان بن عفان
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یجعل مسجد الطائف حدیث کا اظہار خیمہ عمر حمیمہ عثمان بن عباس سے روایت کہ رسول اللہ صلی
 وسلم فی انکوحکم کیا طائف میں مسجد بنانی کا جہان پر مشرکوں کے بت ماکرتی تھے **عمر** عبد اللہ بن عمر السجدا علی محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بنی باللبن الجرد قال مجاہد عبد اللہ بن مسعود بنی باللبن الجرد فیہ عمر و بنیہ علیائہ
 و ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللبن الجرد و عاد عبد اللہ بن مسعود بنی باللبن الجرد و ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لندیرا و بنی جدارہ بالجلد المنقوشة و القصة و جعل عبد اللہ بن مسعود بنی باللبن الجرد و ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الشیخ عمر حمیمہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ مسجد نبوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کچی اینٹ اور کھجور کی شاخوں
 سے بنی ہوئی تھی مجاہد نے کہا اس کو ستون کھجور کے لکڑی کے تھے حضرت ابو بکر بنی اوس بن کچہ نہ بڑا یا حضرت عمر بنی اوس کو
 بڑا یا ایک جیسے بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی ویسی ہو کہ کچھ کچی اینٹ اور کھجور کے شاخوں کی اور اس کے
 ستون بنی کھجور کے لکڑی اور حضرت عثمان نے اس کو بالکل ڈیا اور بہت بڑا یا اور اس کی دیواریں چوڑی اور پتھروں کی تیار کیں
 جسمیں نقش بنے ہوئے تھے اور اس کے ستون نقش و پتھروں کے لکڑی اور اس کا چہرہ سا گوان کی کڑ لکھا بنایا **عمر** ابن عمر السجدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کانت سقفة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منجد و الخلل احلاہ مطلق الجرد الخلل ثم افاض عمر
 و خلافة ابوبکر فبنی الخلل و بنی الخلل ثم افاض عمر و خلافة عثمان فبنی الخلل و بنی الخلل ثم افاض عمر و خلافة عثمان
 حتی لا یکن عمر حمیمہ بن عباس سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کے ستون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھجور کے کھجور کی شاخوں سے
 سایہ کر دیا تھا کھجور کے شاخوں سے وہ لکڑیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انہوں نے اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے

لکھن میں پھردو وہی گل لکین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انھوں نے مسجد کو بلکی اینٹوں سے بنایا
 اب تک قائم ہے **عن انس بن مالک** رضی اللہ عنہم قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ ففر
 فاعلموا المدینۃ فی سبعمائة یوم یوم بن عوف فاقام فہم اربع عشرة لیلة ثم ارسل انبی النجار
 فجاءوا متقلبا بن سبعمائة فقال لشرکاء فی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی راحلۃ وایو بک
 ردہ وولہ بنی النجار حولہ حتی القہ بفناء ابی العقب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یحک
 حیث ادرکۃ الصلوة ویصلی فی مراحض الغنم وانیہ امر ببناء المسجد فادرس الی بنی النجارنا منوائے
 بما نطکم هذا فقالوا واللہ لا نطلب ثمنہ الا الی اللہ عزوجل قال انس وکان فیہ ما اقول لکم
 کانت فیہ قبور المشرکین وکانت فیہ حرب وکان فیہ نخل فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم بقبض المشرکین فنبتت وبالحرث فیویت وبالنخل فقطع فصفوا النخل قبلۃ المسجد
 وجعلوا اعضادہ حجارة وجعلوا ینقلون الصخر وہم یبنون والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم معہم وهو یقول + اللہم لا خیل الا خیر لا حیرہ الا حیرۃ + فانصر الانصار والمہاجر ثم حمہ
 انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے رکھ
 سے ہجرت کر کے تو مدینہ کے بلند جانب میں اترے ایک محلے میں جنکو بنے عمرو بن عوف کہتے تھے
 وہاں چودہ راتیں رہے پھر آپ کے میکو بنو النجار کے پاس پہنچا وہ آئے اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے
 انس نے کہا گویا میں دیکھ رہا ہوں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونٹ پر ابو بکر رضی اللہ عنہ
 آپ کے پیچھے ساتھ سوار تھے بنو النجار کے لوگ آپ کے گرد تھے یہاں تک کہ آپ اترے ابو ایوب
 کے صحن میں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں نماز کا وقت آجاتا ہوتا نماز پڑھتے تھے
 اور بکریوں کے رہنے کی جگہ میں ہی نماز پڑھ لیتے تھے پھر آپ نے حکم کیا مسجد بنانے کا فرمایا ایسے
 بنے النجار تم اپنی اس زمین کی قیمت لے لو اوہوں نے کہا قسم خدا کی بسم اس کے قیمت نہ لین کے گھر
 جل جلالہ سے انس نے کہا اوس زمین میں جو خیرین تھیں وہ میں تم سے کہی دیتا ہوں اوس میں قبرین
 تھیں شترکون کی اور کئی گہورے تھے اور کچھ درخت تھے کچھ رکے آپ نے حکم کیا شترکون کی قبرین
 کو ہودی گئیں (تاکہ اوس میں سے اونکی ہڈیاں نکلا کر ہینک دیے جاویں) اور گہورے کو مٹا دیے گئے
 اور درخت کاٹے گئے اون کی کلڑیاں مسجد کے سامنے لگائی گئیں اور اسکے دروازے کی کھڑکی
 پتھروں سے بنائی گئی صحابہ سب پتھر اوٹھاتے جاتے تھے اور اشعار پڑھتے جاتے تھے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اون کے ساتھ تھے اور فرماتے تھے اے پروردگار کوئی بہتری کچھ نہیں

سوا آخرت کے بہتری کے تو مدکر انصار اور صحابہ بن کے **عمر ابن بن مالک** رضی اللہ عنہ قال کان موضع المسجد حائطاً لبنة النجار في حوت ونخل وقبوا المشركين فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فامضوا لا تمنعوا به ثمنا فقطع النخل وسوا الحوت ونبش قبوا المشركين وساق الحديث وقال فاعفر مكان فاضل ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کے جگہ ایک باغ تھانی بنجار کا اوس میں زراعت بھی تھی اور کھجور کے درخت بھی تھی اور مشرکوں کی قبریں تھیں اپنے اوس سے فرمایا مجھ سے اسکی قیمت لے لو انہوں نے کہا ہم قیمت نہیں دیتے تو درخت کاٹے گئے اور زراعت برابر کی گئی اور قبریں کھود ڈالیں باقی قصہ ویسا ہی بیان کیا گیا اور پھر اگر اس حدیث میں مدکر کے جگہ بخش تو ہے یعنی آب و مائے تہہ بخش تو انصار اور صحابہ بن

کو با و **اتخاذ المساجد** اللہ اور گہرون میں مسجد بنانے کا بیان **عمر عائشہ رضی اللہ عنہا** قالت انا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ببناء المساجد الدكاوان تنظف وتطيب ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد بنانے میں ریغے نماز کی جگہ مقرر کرنے کا دوسری حدیث میں ہے اپنے گہرون کو قبر میں بناؤ اور انکو پاک اور صاف رکھنے کا اور معطر کرنے کا **عن**

سمرة بن جندب انہ کتب الی بنیہ اما بعد فان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يامر ناسا بالمساجد ان تصنعها في دور نا ونصلح صحنعتها ونظفها ترجمہ سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو لکھا بعد حمد و صلوة کے معلوم ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم کرتے تھے مسجد میں بنانیکا اپنے گہرون میں اور اوسکو درست اور پاک رکھنے کا **باب في السراج في المساجد** مسجد میں چراغ جلانے کا بیان **عمر**

رضي مولاه النبي صلى الله عليه وآله وسلم انها قالت يا رسول الله فبئس ما قد قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فصلوة فيه وكانت البلاد اذا ذاب الحربا فان لم تاتوه وتصلوا فيه فابعدوا بهت يسرج في قناديله ترجمہ سمیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُس نے کہا یا رسول اللہ بیت المقدس میں آپ کیا حکم دیتے ہیں کہو اپنے فرمایا وہاں جاؤ اوس میں پڑھو اور اوس مائے میں سب شہروں میں ٹرائی پہلی ہوئی تھی اپنے فرمایا اگر وہاں نہ جا سکو اور نماز نہ پڑھ سکو تو تیل بھیج دو اسکی قندیلوں میں جلایا جاوے **باب في حصا** المسجد مسجد کے نگریوں کا بیان **عمر ابو الوليد** قال سألت ابن عمر عن الحصا الذي في المسجد فقال مطرنا ذات ليلة فاصبحت الارض مبللة فجعل الرجل ياتي الحصا في تقيده فيسبطه تحتها فلما قضى رسول الله

صلى الله عليه وآله وسلم الصلاة قال ما احسن هذا ترجمہ ابی ابو لید سے روایت ہے میں ابن عمر سے پوچھا مسجد کے نگریوں کو انہوں نے کہا اکیڑا کو پانی برساتا تو زمین گیلی ہو گئی ایک شخص اپنی کپڑے

میں کنکریاں لا کر زمین پر بچھاتا تھا اپنے چچے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے آپ نے فرمایا کیا اچھا کام کیا اُس نے **عمر ابن الخطاب** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ انا ان الجبل اذا اخرج الحصاة من المسجد ينشدنا ترجمہ ابو صالح رحمہ نے کہا لوگ کہا کرتے تھے جب کوئی کنکریوں کو مسجد سے نکالتا ہے تو وہ کنکریاں اوسکو قسم دیتے ہیں (اور کہتے ہیں ہکو نہ نکالو) سبحان اللہ کنکریاں جو جاد ہیں اوسکو مسجد سے اس قدر الفت اور اللہ جل جلالہ کی یاد سے ایسا ذوق ہے کہ انسان کو جو عقل اور سمجھ رکھتا ہے انہی ہی الفت نہیں بڑے افسوس کی بات ہے **عمر ابن الخطاب**

رضی اللہ عنہما **النسبی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان الحصاة لتناشد اللہ الذي يخرجها من المسجد ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کنکری تم دیتی ہے اوس شخص کو جو اوسکو نکالتا ہے مسجد سے **باب** کنس المسجد مسجد میں بھاڑ دینے

کا بیان **عمر ابن الخطاب** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرضت علی اجماع

امت حتی القذا لا يخرجها الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب ائمتہ فلم ارذینا اعظم من سورۃ من القرآن ا وایۃ او یتھا رجل شتم نسیھا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روبرو کیے گئے میرے ثواب میری اس تک یہاں تک کہ گڑھی اور خاک کا مسجد میں سے کوئی اوس کو نکالے اور روبرو کیے گئے میرے گناہ میری ہمت کے تو نہ دیکھا میں نے کوئی گناہ بہت بڑا اس سے کسی کو کوئی سورت قرآن کی یا آیت یاد ہو یا ہر اوسکو ہلا دے (یعنی دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے) **باب** اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال

مسجد میں عورتوں کا مردوں سے جدا رہنا **عمر ابن الخطاب** رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم لو نزلت عن هذا الباب للنساء قال نافع فلم یدخل منه ابدا حتی مات قال

غیر عبد الوارث قال عمر ہوا صحیح ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ روایت عبد الوارث کی ہے اور دن نے کہا حضرت

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور وہی صحیح ہے اس دروازے کے ہم عورتوں کے لیے چوڑا دین

تو بہتر ہے۔ نافع نے کہا یہ سن کر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہر اوس دروازے سے کہی نہ گئے مرتے

دو تک۔ دوسری روایت میں نافع سے یہ ہے کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہی صحیح ہے

عمر نافع رضی اللہ عنہ قال ارع من الخطاب رضی اللہ عنہما کان یخفی ان یدخل من باب النساء

ترجمہ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع کرتے تھے مردوں کو باب النساء میں نہ گرجانے

۱۱۰
 کہو کہ وہ دروازہ مخصوص کر دیا گیا تھا اور توں کے جانے آنے کے واسطے، یا بایقوال الجمل عند
 دخوله المسجد مسجد میں جاتے وقت کیا کہے **عن ابن مسعود** قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وآله وسلم إذا دخل أحدكم المسجد فليسلم عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ثم
 ليقل اللهم افح لي أبواب جنتك فإذا خرج فليقل اللهم اني أسألك من فضلك ثم رحمه ابن مسعود
 اسناد متصلاً سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے
 تو سلام بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ پہلے کہے اللہم فح لی ابواب جنتک لی ابواب رحمتک پروردگار کہو کہ میرے لیے دروازے
 اپنی رحمت کے پہرے کھلے تو کہے اللہم انی اسألك من فضلك پروردگار میں تیرے فضل چاہتا ہوں **عن جابر**
 بن مشجع قال لقیت عقبہ بن مسلم فقلت له بلغنی انک حدیث عن عبد الله بن عمر بن الخطاب عن
 النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه كان اذا دخل المسجد قال اعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم وب
 سلطانه القديم من الشيطان الرجيم قال اقط قلت نعم قال فاذا قال ذلك قال الشيطان
 حفظ مني سائر اليوم **ثم رحمه** **عن جابر بن شريك** رضي الله تعالى عنه سے روایت ہے میں عقبہ
 بن مسلم رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے اون سے کہا مجھے خبر ہو چکی ہے تم سے کسی نے حدیث بیان کی
 ہے عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے اوہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب
 آپ مسجد میں تشریف لے جاتے فرماتے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے جوڑا ہوں اور ساتھ کچے
 ننھے کے جوڑی غرت والا ہے اور ساتھ اس کے سلطنت کے جو قدیم ہے شیطان مردود سے عقبہ نے
 کہا بس اتنا ہی میں نے کہا مان عقبہ نے کہا جب کوئی یہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے اب مجھے کچر
 تمام دن تک **باب** ما جاء في الصلوة عند دخول المسجد تحية المسجد کا بیان **عن جابر** قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال اذا جاء أحدكم المسجد فليصل سجدتين من قبل ان
 يجلس ثم رحمه ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم
 سے کوئی مسجد میں جاوے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیں **عن ابی قتادة عن النبي صلى الله**
 وسلم نحوه زاد ثم ليقعد بعد انشاء وليذهب لحيته ثم رحمه ابن مسعود سے روایت ہے مثل اس کی اتنا زیادہ کہ جو رکعتیں پڑھ کر
 پہرہ اگر چہ پریشانی ہو اگر کافر میں چلا جاوے **باب** فضل التوضؤ في المسجد مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت کا بیان **عن ابی هريرة** قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما دام في صلاة الا نكس فيه ما لم يحدث اللهم اغفر اللهم
 ثم رحمه ابن مسعود سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہر شخص کو جو نماز میں بیٹھا ہو اور نہ نماز میں بیٹھا ہو
 اللہ تعالیٰ سے بخشے یوں کہ میں نے پروردگار بخش دیا اس کو ایسے پروردگار رحم کر اس پر **عن ابی هريرة** ان رسول الله

اللہ علیہ السلام قال لا ینزل احدکم فی صلوٰۃ ما کان القلب غشیة لا یمنعه ان ینقلب الی اھله ولا الصاۃ
 ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ میں سے دو شخص نماز میں نہاتے ہیں جن کا نماز اور سکھوں کی سر
 پر کمر میں جاسکے نماز کو خالی سے علی ابن ابیہریرہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینزل العبد فی الصلوٰۃ ما کان
 فی صلوٰۃ ینتظر الصلوٰۃ تقول الملائکۃ اللھم اغفر لھ اللھم ارحمھ حتی ینصرف فی غشیۃ فخلیل ما یجیش قال انفس
 او یضطر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ نماز میں نہاتے ہیں جن کا اپنے منہ سے نماز کی
 جگہ میں نہ پھار کر نماز ہی فرشتے کہا کرتے ہیں خداوند بخشنے والا سکھ خداوند رحم کر اس پر جب تک فارغ نہ ہو اور کوئی یا حدث
 نہ ہو لوگوں نے کہا حدث ہے کیا ہوا تو یہ کسی ناری یا کوئی گدا سے علیہ السلام نے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نے
 المسجد فی غشیۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں آئے جس کام کے لیے وہ یا کسی بلا لگا
 ف یفر اگر عبادت کو کسی کے لئے تو وہ اب پاؤں لگا اور دنیا کے کاموں کی واسطہ کو کسی تو وہ اب ہو گا چاہے کہ اھل تشاؤ وہ
 الصلوٰۃ فی المسجد مسجد میں گئی ہو یا غیرہ وہ نہ ہونا چاہیے علیہ السلام نے فرمایا سمیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 يقول من سمع رجلاً ینفد صلوٰۃ فی المسجد فلیقل لا اھا الا اھا اللہ مالک قال الساجد ثم یصل ثم یسجد ثم یسجد ثم یسجد
 روایت ہی سنائیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص مسجد میں گیا ہو یا غیرہ وہ نہ ہونا چاہیے ہو جو مسجد میں نہ ہو خدا
 کر و تیری چیز کیجی مسجد میں اس میں نہین بنی میں ہاں کھڑے اھل الذیاق فی المسجد مسجد میں نہ ہونی کے کہ اھل حسن
 الذین صالک الی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال النفل فی المسجد خطیئۃ وکفارتہ ان یقوٰیہ ترجمہ ابن ابی ہریرہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں نہ ہونا خطا ہے اور کفارہ ہے اس کا وہ چاہا ہو کہ جو مسجد میں غام ہونے
 میں نہان نہ ہونی میں نہ ہونا نہیں ہو کہ اس کو مٹی میں باسکتے ہیں مگر جس مسجد کا صحنہ ہو وہاں نہ ہونا منع ہے اپنے کپڑے
 یا جو میں نہ ہونا کیوں نہ ہو لوگوں کو تکلیف ہے علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذیاق فی المسجد خطیئۃ
 وکفارتہ ان یقوٰیہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نہ ہونا گناہ ہے اور کفارہ ہے اس کا وہ چاہا ہو کہ
 وہاں نہ ہونی صحابہ نے فرمایا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المساجد فذکر صلوٰۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حلق سے نکال کر مسجد میں نہ ہونا گناہ ہے اس کو وہاں نہ ہونا کفارہ ہے اس کا علیہ السلام نے فرمایا
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخل هذا المسجد فینزل فیدہ او یختم فلیعظم فہ فہ فان لم یفعل فلیترق
 وھو فیہ ثم یخرج بہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جاوے اس مسجد میں پھر تو کیے یا نہ ہونے
 سے تو چاہیے مٹی کر دے اس کو وہاں نہ ہونی اگر ایسا نہ کری تو اپنے کپڑے میں نہ ہونی کہ اس کو لیکر علی بن حنظلہ سے عبد اللہ بن مسعود
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قالم الرجل بالصلوٰۃ او اذا صلی الخکم فلا ینزل من امانہ ولا یمس بہ
 وکن من نفاذ دستہ اگر کفارہ او تخم قدمہ الیہ تم لیقل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول

باب اول فی الاذان کی پختہ شروع ہوئی حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاریہ عند حضور الصلوٰۃ فاذا رواہ اذ بعضہم بعضا فام یحییٰ اللہ قال
 فذکرہ القمیع بن الشیبی وقال لیاۃ شیبی الیہ فی فلم یجیہ ذاک وقال ہون ام الیہ فی قال ان کرہ الیہ فی قال
 مر الیہ فی انصر فی عبد اللہ بن زید وہو معہم طم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ یارسول اللہ ان ذلک ناسہ
 وبقیۃ ان ذلک قال فار فی الاذان قال وکان عنہ خطاۃ کثیۃ قبل ذلک فکرم عشرین یوما قال ان ذلک ناسہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ما منعک ان تحبہ فی فقال سبقنی عبد اللہ بن زید فاستحیی فی فقال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یا ایہ فی انصر یا ام لہ عبد اللہ بن زید فافعل قال فاذا ذلک قال یونیشہ فی خبر فی ابو یمران
 الاصل من عن عبد اللہ بن زید لہ انہ کان یومئذ من مضی الجحیم لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ کثیر من
 ابو یمران بن انس سے روایت ہے انہوں نے سنا ابو جحیم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہام کیا نماز کا کثیر سببات کا کہ نماز کو کثیر
 کیونکہ لوگوں کو کچھ کیا کہین **ف** پختہ تمام مسلم سحری میں ہوا قبل اسکو بغیر اذان و نماز ہو کر تھی تھی اور لوگ خود بخود ایک وقت میں جمع
 ہو جایا کرتے تھے **ف** لوگوں کی ایک ہڈا بلند کر دیا کچھ نماز کے وقت اسکو پکڑا ایک سری کو خبر دیا **ف** کہ نماز کا وقت
 آگیا **ف** لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑی پسند نہ آئی **ف** اسو طر کہ اس میں بڑا ہرج تھا سفر اور حضرت میں ہر ایک سجد
 و طر ایک پسند آفر و تھا دوسری یہ کہ جب تک مکانوں کے امور سے کیے نظر آتا اور ان لوگوں کو بھی کہہ لائی نہ دیتا جو زمین پر
 یا بیٹ پڑھتی **ف** پھر کسی شخص نے کہا یہودیوں کی طرح ایک سنگ بنا بچر **ف** اسکو نماز کی وقت پہنکائی ہوئی کوئی نہ بچر
 جاو گی اور لوگ مطلع ہو جائینگے **ف** آپ کو کچھ بچر بھی پسند نہیں آتا **ف** اس وجہ سے کہ اس میں ہر دو کی مشابہت ہے اور
 ایک عبادت میں ان کتاب سے مشابہت پسند نہیں فرماتے تھے دوسری یہ کہ اس میں بھی ایک تھپا ہر ایک کی بچر اور ہر ایک قوم کو
 ایک سنگ رکھنا ہوتا سفر میں بھی ساتھ لینا پڑتا **ف** اور آپ نے فرمایا بچر تو ہر دو کا کام ہے **ف** اس حدیث سے بعضوں نے سوال
 کیا کہ یہودیوں کی مشابہت منوع ہونی پر اگر محجب بوری ان پر جو چاہے ایک روایت میں ہے کہ آخر آپ نے مجھ کو کرنا تو سننا ہے کا
 حکم دیا جو نصاریٰ میں ہر دو **ف** پھر کسی نے ذکر کیا تو اس کا **ف** وہ دو کھڑیاں ہیں ایک بی ایک بی بی بڑی کو بچر ہے
 ساری میں اس سے آواز پیدا ہوتی ہے بحار **ف** آپ نے فرمایا بچر تو نصاریٰ کا کام ہے پھر عبد اللہ بن زید **ف** بن عبد
 بن عبد اللہ بن زید خدیجی ابو جحیم نے **ف** دہان کو لے لیکن یہ کا خیال تھا چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا خیال تھا
 انوکھا اب میں اذان بتلائی گئی جب سجدہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے کہا یا رسول اللہ میں کچھ تو تاتا کچھ جاگتا تھا
 اتنی میں ایک شخص نے اذان بچر اذان بچر ای رادی کہ حضرت عمر اس سے بیس روز پیشتر اذان کو خواب میں سیکھا کچھ فی لیکن انہوں نے
 کچھ نہیں کہا جب عبد اللہ بن زید کہہ چکے تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوجہ تم نے بچل کیوں نہ کہا انہوں نے
 کہا مجھے پہلے عبد اللہ بن زید نے بیان کر دیا اسو طر کچھ شرم آئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حال سے فرمایا اور کچھ عجیب تھا

فار فی الاذان فی مناسکہ قال فقدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا یہ صوم ثلاثۃ ایام من کل شهر ویصوم یوم عاشوراء فانزل اللہ تعالیٰ کتب علیکم الصیام کما کتبت علی الذین من
 قبلکم الی قولہ طعام مسکین فکان منشاء ان یصوم صام منشاء ان یتفطر ویعلم کل یوم مسکینا اجر ذلک
 فکان حصول فانزل اللہ تعالیٰ صوم رمضان الذی انزل فی القرآن الایام اخر فثبت الصیام علی من شهد الشهر علی البصر ان
 یتقن ویثبت الطعام للشیخ الکبیر العجفی اللہ یرحمہ لایستطیع ان الصوم وجماعہ من وقد عمل بویہ وساقولہ فی
 ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ نماز کی تین حال بدلی آپ صوم روزی کو تین حال بکچھ حدیث بیان کی اور سیطرہ طول و اور ان
 ثنی نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا قصید بیان کیا تیسرا حال بکچھ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منین بن شریف لای کہنے
 بیت المقدس کی طرف تیرا مہینہ تک نماز پڑھی پھر عبدالجل جلالہ فیہ یہ آیت اور ماری ہم تیرا نظر اٹھانا آسمان کی طرف دیکھتے ہیں اب
 ہم بدلی تیرے تیرا وہ قبلہ جسکو تو پسند کرتا ہے تو پھر منہ اپنا سحر رام کی طرف اور جہان پر تم ہو اوسطی کت منہ پیر و تو اب بدلی جا
 فی منہ ایک کعبی کی طرف کر دیا تمام ہو گئی حدیث ابن ثنی کی اور نصر بن محاصر بنی خواتین کہنے والے کا نام لیا تو کہا عبد اللہ بن ابی
 شخص تھے انصار میں سے اس روایت میں یہ ہے کہ اس شخص نے منہ کیا قبلہ کی طرف اور کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر ان لا الہ الا اللہ
 ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ محمد رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو بار حی علی الفلاح دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
 پھر وڑی دیر تک پھر اٹھ اٹھ اٹھ اٹھ اور ایسا ہی کچھ کرے جب علی الفلاح کے قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ کہے
 تو کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اون کے کہا بلال کو بکھیر سکھا دو بلال اذان دی اور روزی میں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم مجھ سے تین روزے رکھا کرتی اور عاشوراء کو دن زندہ رکھتی تیرے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت قادی فرض ہوئی تیر روزی جیسے فرض
 ہوئی اون لوگوں پر جو تم سے پہلی تھے تاکہ سچ تم گناہوں سے چند دنوں تک جو شخص تم میں سے ہو یا یہو یا مسافر ہو وہ شمار کرے اور
 دنوں میں اور حساب سے اور جو لوگ طاقت رکھتے ہیں وہ فذیرین ایک سکن کا کہنا - پس ہر ایک شخص کو اختیار تھا جو چاہتا تھا
 روزہ رکھتا تھا جو چاہتا تھا نہ رکھتا تھا ہر روزی کو بدلی میں ایک سکن کو کہنا کہ اہلادیتا تھا ایک ایک ہی حکم رکھا پھر اللہ صلی
 فی حکم اقرار اشھر رمضان الذی انزل فی القرآن الایۃ مہینہ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں کن اذرا عوش سے آسمان دنیا پر
 رکھا گیا جو یہ آیت ہو لوگوں کو واسطو اور ولیدین میں ہدایت اور فرق کی درمیان حق اور باطل کے جو شخص تم میں سے ہو یا یہو یا مسافر
 وہ روزہ رکھے اور جو بیمار ہو یا مسافر ہو وہ قضا کرے اتنی دنوں کے حساب سے اور دنوں میں پھر فرض ہو گیا روزہ ہر ایک شخص
 جو پاویا رمضان کو اور صاف رمضان فرض ہوئی اور فذیر قائم ہو گیا بد ہے یا بیمار یا کوی جو روزہ نہ رکھ سکتے ہوں آخر حدیث کا
باب فی الاقامۃ التیمیر کے بیان میں عن انس قال امر بالاکاذی شفعہ الا اذان ویترا لاقامۃ زاد حداد فی حدیث
 الا لاقامۃ ترجمہ انس سے ہے کہ روایت ہو بلال کو حکم ہوا اذان جفت کہو گا اور جو طاق کہو گا **ف** یعنی ایک ایک بار کہنے کا یہ
 ہی اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین میں اور بھی قراری مالک اور اشعری **ف** حداد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے سو اقامت کو
 یعنی قارست الصلوۃ کو وہ دوبارہ اس طرح تیسرے بھی اول و آخرین دو دوبارہ کو باقی سب کے ایک ایک بار اس طرح اللہ اکبر

اشہد ان لا اله الا الله محمد رسول الله صلی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ
 لا اله الا الله محمد رسول الله صلی علی الصلوۃ قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ
 یقول فقامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ فاذا سمعنا الاقامة تضرعنا ثم خرجنا الى الصلوۃ ترجمہ عبد السمیع بن عمر
 روایت کرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے اذان دو بار پڑھی اور پھر ایک بار سو قد قامت الصلوۃ کو اسکو دو بار پڑھی
 توجہ ہم تکبیر سنتی وضو کرتے اور نماز کے کسی آئے یا یا اللہ یقول و یقیم احسن ایک شخص اذان پڑھ دوسرے تکبیر درست
 عبد اللہ بن زید قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اذان اشیاء لم یصنع منہا شیئا قال اراى عبد اللہ بن زید
 اذان والنام فانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحضر فقال النبی علی بلال فالتقاء علیا فاذن بلال فقال عبد اللہ انا
 راہتہ وانما کنت اريد قال فانت ترجمہ عبد السمیع بن عمر روایت کرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان میں چند کاموں کے
 کرنا قصد کیا جیسے توجہ دینا وغیرہ لیکن کوئی کام نہیں کیا پھر عبد السمیع بن عمر کو خواب میں اذان دکھائی دے وہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور انکو خبر دی آپ نے فرمایا بلال کو کھادی اُتوں نے بلال کو کھادیا عبد السمیع نے کہا میں نے
 خواب میں اذان دیکھی تھی میں چاہتا تھا خود کھوں آپ نے فرمایا تجھ کو عن زیاد بن الحارث الصدوق قال لما كان اول اذان
 الصبح اوفى بيني وبين النبي صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت فجعلت اقول اقيم يا رسول الله فجعل ينظر الفاحية للشرق الى الفجر فيقول
 حتى اذا طلع الفجر نزل فبرئ ثم انصرف الروقد تالاخصا بكم يعني فوضا فاذن بلال ان يقيم فقال النبي صلی اللہ علیہ وسلم
 الا خالصا لغيره واذن من اذن فهو يقيم قال فالتفت ترجمہ زیاد بن الحارث صدوقی روایت کرد پہلی اذان صبح کی میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جواب دیا وہ چلا بعد اسکو میں تکبیر کہنا چاہتا تھا آپ پورے کپڑے فجر کی روشنی کو دیکھتے تھے اور فرماتے تھے
 جب پہلی تو آپ اترے اور وضو کیا آپ کے اصحاب انکو آپ ہی بلکہ بلال نے تکبیر کہنا چاہا آپ نے فرمایا صبح کی اذان ہی ہے جو اذان
 دینی تھی تکبیر کے ف دوسرے تکبیر کے مگر ضرورت ہو تو مضائقہ نہیں ت صدقہ نے کہا پھر میں نے تکبیر کی باب
 رفع الصلوة بالاذان بلند آواز سے اذان کہنا کا بیان عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للونن يغفر له مدى صوته
 ويشهد له كل مرتبة يشاهد الصلاة يكتب له خمس عشرة حلة ويغفر عنه ما بينهما ترجمہ ابو ہریرہ روایت کرد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اذان کو پڑھتا ہے جہانمک اسکی آواز جاتی ہے ف نیز اسقدر شفقت اسکی کہ پھر پڑھتی
 ہی یا شہداء اس کے بخشد یہ جاتی ہیں جو اتنی جگہ تک سماویں ت اور گواہ ہوتی ہیں اس کے لیے جو سب نبین تراد خشک اور ج
 شخص حاجت میں حاضر ہوتا ہے اسکو پچھن نانوں کا ثواب کہا جاتا ہے اور انکا سے دوسری نماز تک گناہ اسکو معاف ہوتی ہیں
عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذنتي بالصلاة اذن الشيطان وله ضلع حتى لا يسمع التاديب
 فاذا قضيت التاديب اقبل حتى اذا قرب بالصلوة اذ جرت اذا قضيت التشويش قبل حتى يخطى بالصلوة ونفسه ويقول اذن
 كذا لما يكبرين حتى يظن الرجل ان لا يدرككم صلی ترجمہ ابو ہریرہ روایت کرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان

ہوئی مگر دشمنان پیچھے ہو کر پاؤں مارا جاتا ہے تاکہ اذان سے قبل جان بچائی ہو چھڑتا ہے جب سیر ہوتی ہو چھڑتا ہے کہ چلا یا ہاں
 جب سیر جاتی ہو پھر آہی آہی کر دل میں اور دہر کے خیالات و التا ہو جاوے گا کسی نہ کسی یہاں تک کہ چونکہ تیرے کتے تیرے پیچھے ہیں
 رکاب علی الزون سے حدیث مذکور کو قوت کا خیال رکھنا چاہیے **عن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 من صام يومه من رمضان لم يضره شيء من غيره **ترجمہ** ابوہریرہ روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اگر کسی نے روزہ رکھا تو اس پر کوئی اور چیز کا نقصان نہیں ہوتا **ف** یہاں تک کہ اس کی صحت پر موقوف ہو اور اس کو چاہیے کہ طہارت میں احتیاط کرے اور روزہ
 نماز کے اچھے طریقے اور کئی دیر اور نہین ہو کہ اس پر اذان لازم ہوگا **ت** اور مؤذن کی امانت سیر وہی **ف** لوگ اسکے آواز پر ہوتے ہیں
 میں نماز پڑھتے ہیں روزہ قبول ہو گیا اور اس کو چاہیے کہ وقت کا خوشیال رکھے وقت سے پہلے اذان دینے کی بات ایسی بدکار
 ہوتی کہ تو اس کو (توفیق دے گا کہ وہ علم اور عمل کے) اور بخشدے مؤذنوں کو (جو ان کو قصور و عیب سے بے خبر کر دیں) **باب**
فوائد التلاوة **عن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ القرآن في يومه من رمضان لم يضره شيء من غيره
ترجمہ ابوہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی نے روزہ رکھا اور قرآن پڑھا تو اس پر کوئی اور چیز کا نقصان نہیں ہوتا
 گھر دین میں جو مسجد گوہری اور پختا اور بال دین آن کے فجر کے اذان دیکر تے تھے **ف** اس کی معذرت ہو کہ بلند جگہ پر اذان دینا ہے
 مینا پر سخت ہے تاکہ آواز دور تک پہنچی **ت** تو وہ پچھلی سے آگے روانہ ہو کر صبح صادق ہو جاتی انگریزی لکھنا چاہیے کہ کون کون سے
 بتا جاتے تھے پھر فرماتی ہے پروردگار میں تیرا شکر کرتا ہوں اور تجھ سے مدد مانگتا ہوں قریش نے تاکہ وہ قائم کرے یہی دین کو
 اپنی مسلمان ہو جاوےں) پھر اذان پڑھتی قسم خدا کی میں نے کبھی نہ دیکھا بلال کو یہ کلمات نہ کہیں یعنی ہر رات کو یہ دعا مانگتی تھی
 ناغہ نہیں کرتے **ف** قریش اذان نے میں عرب کے ملک میں نہایت قوی اور مغز قوم تھی اور کثرت لوگ دن میں کا فخر لے کر دین
 اسلام کو قوت نہ ہوتی تھی بلکہ جزیرہ پر پختا رہتا تھا اب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا قبول کی اور یہ شان دین کو مسلمان ہو کر دیکھا کہ
 کچھ ذیل دعا ہوئی کہ فخر ہو گیا اسلام کی شوکت خوب ہو گئی **باب التؤدة** **عن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ القرآن في يومه من رمضان لم يضره شيء من غيره
ترجمہ ابوہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی نے روزہ رکھا اور قرآن پڑھا تو اس پر کوئی اور چیز کا نقصان نہیں ہوتا
باب التؤدة **عن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ القرآن في يومه من رمضان لم يضره شيء من غيره
ترجمہ ابوہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی نے روزہ رکھا اور قرآن پڑھا تو اس پر کوئی اور چیز کا نقصان نہیں ہوتا

کہ کون کون سے جگہ سے آواز دے گا

آئے بعد اوسکی بیان کیا حدیث کو اخیر تک **باب** الدعا بین الاذان والاقامة اذان اور اقامت کے مابین دعا کرنا بیان عن
 ابن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بد للعبد بين الاذان والاقامة ترجمہ اذان کی بات سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے مابین دعا کرنا واجب ہے یعنی ضرور قبول ہوتی ہو دنیا میں یا آخرت میں اسکا ثواب بھی
باب ما يقول اذا سمع المؤذن اذان کا جواب کیونکر دی **عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتم
 المؤذن فقولوا مثل ما يقول اذان کا جواب کیونکر دی **عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نے جب نماز اذان کرتے
 جیسا مؤذن کر دیا تم بھی کہو **ف** جو کہ مؤذن کہتا جاوی وہ تم بھی کہتے باوجود کہ مؤذن جو علی الصلوۃ کہتا ہو علی الفلاح تو
 سنتی لا حول ولا قوة الا باللہ علی العظیم کہتا ہو جیسے الصلوۃ خیر من النوم کہ تو سنتی ولا حول ولا قوة الا باللہ علی العظیم (مرفوعہ)
عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا على فاطمة
 مصلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہا عشرین سلاوا اللہ فی الوسيلة فانها منزلة فی الجنة لا یبتغی الا الصبر عن عباد
 اللہ والرجوان کون اناھو من سالت اللہ فی الوسيلة حلت علیہ الشفاعة ترجمہ عبد اللہ بن عمر و بن عباس سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز اذان کو تو کہو جو کہتا ہو مؤذن پھر درود بھیجو میری اور ہر شخص میرے اور پھر بار درود
 بھیجو گا اللہ جل جلالہ اس پر دس بار پانی رحمت نازل کرے گا بعد اوسکو اللہ جل جلالہ میری اور ہر شخص کی سیلہ مانگو کیونکہ سید الایک درجہ چونتہ
 میں جو کسی کو ملے گا سو ایک بندہ کے اور بھی امید ہو وہ بندہ میں ہو گا **ف** یہ آپ (اوست) فرمایا تھا آپ پر وحی نازل تری تھی یہ
 اوسکے آپ کو معلوم ہو گیا کہ وسیع میری ہو و اسطری ابنا سے یہ فائدہ ہو کہ اوس وحی میں اور تری ہو نو دی نے کھا وسیلہ ایک
 مرتبہ جو عباسی وزارت کا مرتبہ بادشاہ کے سامنے **عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول
 رسول الله صلى الله عليه وسلم قل كما يقولون فاذا انتهوا فقل قطعه ترجمہ عبد اللہ بن عمر و روایت ہے ایک شخص نے کھایا
 یا رسول اللہ مؤذن کو ہم سے زیادہ فضیلت ہے کہ تو کہو کئی کام بتائی جسکی وجہ سے ہم انکی درجہ کو پہنچیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ جیسا وہ کہتا ہے جب اذان ختم ہو جاوی تو دعا کر جو مانگے گا تمہارا ملے گا **عن** سعد بن ابی وقاص عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال من قال حين يسمع المؤذن والاشهاد لا اله الا الله وحده لا شريك له وانحشدا عبدا وسعلا رخصت ما لله
 ربا وعجبت لا ولا سلاما دينا عظمي ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان
 پہنکی میں بھی گواہ ہوں اس بات کا کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد بندہ اور بھی میری میں ہے ہوا
 میں اللہ کے سچے نبی ہی اور محمد کے رسول ہونی سی اور اسلام میں ہونی لے سکے گناہ بخشتی جاوی گئے **ف** جو وقت تھا میں نے
 یہ دعا پڑھے **عن** عثمان بن عفان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول
 ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتی مؤذن کو شہادتیں کہتی ہوتی فرماتی اور میں بھی گواہ ہوں میں نے
 گواہ ہوں **عن** عثمان بن عفان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قال المؤذن الله اكبر الله اكبر الله اكبر فادعوا
 اللہ اكبر الله اكبر الله اكبر فادعوا

اقضوا لا اله الا الله قال الشاهد لا اله الا الله فادعوا الشاهد محمد رسول الله قال الشاهد محمد رسول الله
 ثم قال ح على الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال ح على الصلاة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم
 قال الله اكبر الله اكبر قال الله اكبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه خجل
 بالجنة **تمرحم** حضرت عمر رضی اللہ عنہما روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زما یا حبیب بن انس کبر اللہ کبر کعبہ اونی
 بھی اللہ اکبر کبر کعبہ حبیب اللہ ان لا اله الا اللہ کعبہ حبیب اللہ ان لا اله الا اللہ کعبہ حبیب اللہ ان لا اله الا اللہ کعبہ حبیب اللہ
 ان محمد رسول اللہ کعبہ حبیب اللہ ان لا اله الا اللہ کعبہ حبیب اللہ ان لا اله الا اللہ کعبہ حبیب اللہ ان لا اله الا اللہ کعبہ حبیب اللہ
 اللہ کعبہ حبیب اللہ ان لا اله الا اللہ کعبہ حبیب اللہ ان لا اله الا اللہ کعبہ حبیب اللہ ان لا اله الا اللہ کعبہ حبیب اللہ ان لا اله الا اللہ کعبہ حبیب اللہ
 بقیات سنی تو کیا کعبہ حبیب اللہ ان لا اله الا اللہ کعبہ حبیب اللہ ان لا اله الا اللہ کعبہ حبیب اللہ ان لا اله الا اللہ کعبہ حبیب اللہ ان لا اله الا اللہ کعبہ حبیب اللہ
 قائل الصلوة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقامها الله وادعوا فقال فاستأثره فأكلمه فخصه حديثه صرحي الا اذا ن
 ترجمہ ابراہیم اؤنکا نام ایس ہے یا عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلب بن بھال سے یا اور کسی صحابی سورایت ہو کہ انا فی تکبیر دوم کی تکبیر
 قد قامت الصلوة کہنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زما یا اقامھا اللہ اجماعاً یعنی قائم رکھو نماز کو اللہ جل جلالہ اور پیشینہ رکھو اسکو
 کلمون میں تکبیر کے اسی طرح جواب دیا جیسا بھی عمر کی حدیث میں گزرا **باب** جہاد کے عند اذان ایان کر عید کیا
 دھاری حضرت عبداللہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال الحزین بسم اللہ الحمد للہ رب العالمین والصلوة التامة
 والصلوة التامة اشهد اللوسيلة والفضيلة وابغته مقاماً محمداً بنی وعدتہ الا ان الشفاعة
 يوم القيمة ترجمہ عابر بن عبد الصمدی سورایت ہو زما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خوش اذان سنت و وقت پڑھنا ہی اللہ رب
 ہذا الدعوة التامة الخ تو اسکو قیامت میں میری شفاعت پہنچے گی یعنی اسکو بڑاؤں گا۔ اس کے لئے یہ نصیر بن امی خدا اس پڑی
 پکارا اور سدا پڑی والی نماز کے صاحبزادے محمد کو سید اور بڑی اور پونچا اسکو تمام محمود پر جہاد تو فی وعدہ کیا ہی۔ پوری پکار پڑی جواب
 کی تائید میں پوری ہو سدا پڑی والی نماز یعنی قیامت تک اسکا سلسلہ موقوف ہوگا وسیلہ بخت میں بخت کیجئے ہر کان جو کہ وہ خاصیت
 کی پہلوی مقام محمود یعنی خارش کا تبرج قیامت کی مصیبتوں میں لوگ گرفتار ہوں گا اور سب پہنچے جواب دیدنیکو کسی کی سفارش
 کر سکیں گے اور وقت ہماری حضرت یر تک خدا اسکی عید میں جاوے گی چھپ کر ہوگا اپنا لڑھکا جو تو انکی کا ہم دین گے اور جسکی سفارش
 کر گیا ہم قبول کر دیں اور وقت آپسرا دھکا دیں گی اور گنہ گاران اُن کے شفاعت فرما دیں گے۔ یا اللہ تو اپنی اس بندگی اور رسول و حبیب
 سدا اپنی رحمت کا نازل فرما اور انکی شفاعت سے حکم مودم فرما۔ بھتی کے وایت میں بعد عدتہ کہ انکے خلف المبعوث بھی جو اور بھی
 لوگ بیاہ کر دیں راز و رقا شفاعت یا رحم الرحیم بھتی کے کتابوں میں نہیں ہے (تمتہ الاخبار و نظام حق) **عن** اسماء
 قالت سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قول عند اذان المغرب اللهم ان هذا اقبال الليل وادبار النهار و
 اصول فاضحات فاعف عن كل من غفل في هذه الايام من غير ان يخطئ في شيء من هذه الايام من غير ان يخطئ في شيء من هذه الايام

ترجمہ عبداللہ بن

مغرب کے اذان کے وقت یا کبھی بچہ وقت میں تیسری رات آنی کا اور تیرا دن جانے کا اور پھر
 ہیں تیرے پکارنے والوں کی خوشیوں میں کہو۔ خاص یہ ہے کہ یہ دعا ہے جواب
 دینے اذان کے پڑھنے یا اثنای جواب میں پڑھے۔ فقط فقط فقط
 تمام ہوا پارہ تیسرا۔ سنن ابوداؤد کے تیسری دن پر
 شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اکتب شروع
 ہوا ہے پارہ چوتھا اور
 فضل اور تمام پر عطا
 کر کر دی گئی
 کریم اللہ
 اور وحی تمام کرنے والا ہے

الْحُسْنُ الثَّلَاثُ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الرَّابِعُ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

فحسرت ابواب پارہ سوم سنن ابوداؤد علیہ السلام

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۰۱	جو کافر مسلمان ہوا اسکو غسل کرنا چاہیے	۱۰۳	لو کہ کپڑی پریشاب کے دی تو کیا کرنا چاہیے
۱۰۲	عورت اپنی اس لباس کو جو حالت حیض میں پہنے	۱۰۴	زمین پریشاب پڑ جاوے تو کیا کرنا چاہیے۔
۱۰۳	تھے دھو دی یا نہ دھو دے	۱۰۵	زمین سو کہہ کر پاک ہو جاتی ہے۔
۱۰۴	جس کپڑی میں اپنے بی بی سے جم کر بیٹھ کر	۱۰۶	ہو میں نجاست لگ جانے کا بیان۔
۱۰۵	میں نماز پڑھنا کیسا ہے	۱۰۷	جو میں نجاست لگ جاوے تو کیا کرے
۱۰۶	عورتوں کے کپڑوں پر نماز پڑھنے کا بیان	۱۰۸	نجاست بھر کر کپڑے سے نماز پڑھ لینے کا بیان۔
۱۰۷	عورتوں کے کپڑوں پر نماز پڑھنے کی اجازت		
۱۰۸	مٹی کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے		

صفحہ

باب

مشکر مسجد میں جائز ہے

اون مقاموں کا بیان جہاں نماز پڑھنا منع ہے

اونٹوں کی میٹھنے کے جگہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت

رک کے کو نماز پڑھنے کا حکم کتب کیا جاوے۔

اذان کیونکر شروع ہوئی۔

اذان کیونکر دینا چاہیے۔

تعمیر کے بیان میں۔

ایک شخص اذان ہو دو سر تعمیر کہے تو درست ہو کر آئے

یہ صحیح اذان ہو رہی تھی کبھی کہے

بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان

مؤذن کو وقت کا خیال کہنا چاہیے

مینار کے اوپر اذان دینے کا بیان

مؤذن اذان میں گہرے جامے یا نہ گھوڑے

اذان اور قنات کو سچ مین دھا کر نیک بیان

اذان کا جواب کیونکر دے

جب قنات سنئے تو کیا کہے

اذان کے بعد کیا دعا پڑھئے

باب

کے تنکب الصلوٰۃ

فرس نمازون کا بیان

نماز کے وقتوں کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز پڑھتا ہے

ظہر کا وقت

عصر کا وقت

مغرب کا وقت

عشا کا وقت

فجر کا وقت

نماز کی محافظت کا بیان

جب امام نماز میں دیکھ کر تو کیا کرنا چاہیے

جو شخص جاوے یا نہ جاوے نماز کو وہ کیا کرے

مسجد کے بنانے کا بیان

گہروں میں مسجد بنانے کا بیان

مسجد میں چرخہ جالانے کا بیان

مسجد کے کتب کو دیکھنا کا بیان

مسجد میں جہاز دوپٹے کا بیان

مسجد میں عورتوں کا مردوں سے جدا رہنا

مسجد میں جانے وقت کیا کہے

تختہ مسجد کا بیان

مسجد میں بیہوشی کے فضیلت کا بیان

مسجد میں گئی ہو اسے پھیر نہ دینا چاہیے

مسجد میں تھوکنے کے گناہ

تمت

۱۲۷ **بخشہ الرابع** پارہ چوتھا

الحمد لله رب العالمین

بسم

باب اول فی اذان التادین اذان پر اجرت لینے کا بیان **عن عثمان بن عفان** قال قال رسول الله ﷺ اذان امام قومی

قال انت امامهم واقعد اجنعتهم والخذن مؤذننا لا یخذن علی اذان اجرا ثم حمید عثمان بن العاص نے کہا یا رسول اللہ

تجھ امام بنا دیجے اپنی قوم کا آپ فرمایا تو اذان کا امام ہے لیکن عبادت کی جو سب کمزوری ہو وہ ہے یعنی جو مقتدیوں سے

زیادہ ضعیف ہو اس کی عبادت سے قناعت کیا کر کہ وہ بھی جماعت میں شریک ہو کر بغیر چوٹی چوٹی سوتین پڑھا کر مقتدیوں کی حالت اور

قوت و ضعف کے لحاظ سے **ف** اور مؤذن یا مقرر کو اذان پر اجرت لینے کا **باب** فی اذان قبل احوال الوقت وقت پہ پہلے

اذان میں یہی تو کیا کرنا چاہیے **عن ابن عمر** ان اذان قبل طلوع الفجر فامره النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرجع فینادی لا

العبید نام لا الالعبید نام زاد موسیٰ فرجع فنادی لا الالعبید نام ثم حمید ابن عمر نے روایت ہے بلال رضی اللہ عنہ اذان

دی فجر تک موسیٰ پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کو حکم کیا پکارو بھیندہ سو گیا تھا بھیندہ سو گیا تھا (اسوجہ غلطی ہو گئی)

موسیٰ کو روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بلال اسے اور بھی پکارا **عن مؤذن** لعمریق قال عصرہ اذن قبل الصبح فامره عمر بن

حقہ ثم حمید ایک شخص تھا حضرت عمر کا اس کا نام سرد تھا اس سے اذان دی وی قبل صبح صادق کے حضرت عمرؓ یہاں تک گیا

عن بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تؤذن خمیس تبذلک الفجر هكذا ومدیدہ عرضا ثم حمید بلال

روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت اذان بیکار جب تک فجر کی روشنی نہ ہو اس طرح اور یہ بات تھ کہ پھر عرض میں

باب لا تسمى الا بکی اذان کا بیان **عن عائشة** ان ابنہ مکتوم کا مؤذن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو ی

ثم حمید حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ ابن مکتوم مؤذن تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حال اذکار تھے **باب** فی الخرج

من المسجد بعد الاذان بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مانع ہے **عن ابن الشعثاء** قال کنما مع ابی ہریرۃ فی المسجد فخرج رجل

حیزان المؤمن للعصر فقال ابو ہریرۃ اما هذا فقد عصى بالانفا اسمہ علیہ السلام ثم حمید ابی الشعثاء سے روایت ہے کہ

ابن مسجد میں ابی ہریرہ کے ساتھ تھے ایک شخص جب مؤذن اذان کھچکا عصر کے بتا رہا تھا ابو ہریرہ نے کہا اس نے نافرمانی کے ابو اکثم

صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب** فی المؤذن یتنظر الامام مؤذن بعد اذان کے امام کو آنیکا انتظار کرے **عن جابر بن سمیرہ** قال

کان بلال لا یؤذن ثم یصل فاذا رآی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج اقام الصلوۃ ثم حمید جابر بن سمیرہ سے روایت ہے بلال رضی

اذان نہ پھا اذان دیکھ کر اذان کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو تکبیر **باب** فی التثویب تنزیہ کا بیان **ف**

تثویب ہے میں اذان کے بعد چپ رہو لوگوں کو آگاہ کرنا تاکہ اس طرح صلی اللہ علیہ وسلم نے میں دستور ہے مؤذن اور احکام کے در وازوں پر

کھڑے ہیں التعلوۃ رکعت اللہ یا مسجد میں اذان اور قنات کو چھین لوگوں سے اس طرح کہتے ہیں کبھی تثویب کبھی کھڑے ہیں کبھی التعلوۃ خیر

میں انور مجری کی زبان میں سنت ہے اور نذون میں کہنا ہے **عن حمید قال** کنت مع ابرہہ ففی رجل من انصاره
 مخرج بنافان اخذ بدهن ثم حرقه فجاہد روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ایک شخص نے توبہ کے لئے طحہ حیر میں رہا
 مخرج بنافان اخذ بدهن ثم حرقه فجاہد روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ایک شخص نے توبہ کے لئے طحہ حیر میں رہا
 کے بچہ اور اس کا اور متلوہ رکھ لیا اور اس کا (عبد اللہ بن عمر) کہنا کہ کل حال اس سجدے (ترجمہ) اور روایت
 میں سے کل میں اس معنی کے ہیں) کیونکہ یہ روایت ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدعت کیسے ہی پڑی ہو اور کیسی ہے
 ملنا نے اوپر اتنا کیا ہو کیسی ہی دماغی میں نکالی ہو پھر غیبت اور ناپاک ہو کہ صورت ہو جائز تھیں ہو سکتی اور بھی
 معلوم ہوا کہ صحابہ و تابعین کے لئے نفرت تھی اتنی بات پر اس سجدے کی کو اور جہاد کو بھی نکل لیکر یا **وفی الصلوۃ** مقام
ولم یأثم ہام سے ظہور نہ فقہ کا جب یہ روایت اور امام آدمی تو لوگ بھیجے نام کا انتظار کریں کھڑی ہوں **عن حمید**
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقمید الصلوۃ فلا تقصوا اخری ترجمہ ہے فتاویٰ روایت ہے فرمایا رسول اللہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو دیکھو اور دوسری روایت میں ہی اہم کہ طیب نان کو پڑھو اور پھر **عن حمید**
ان الصلوۃ كانت تقام لیس اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما خذنا من مقام **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** ترجمہ ہے کہ
 روایت ہے جب یہ ہوئی نماز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت میں تو لوگ اپنے بڑے مقام پر جم جائیں اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جاءہ برأین **عن حمید قال** سالت ابنا البنانی عن رجل یتیم بعد اقام الصلوۃ فحدثنی عن انس اقمید الصلوۃ فحدثنی
 لیس اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل فجمہ بعد اقام الصلوۃ **ترجمہ ہے** روایت میں نے ثابت بنانی سے روایت کی کہ
 بات کرے تب تکیر کے تو کیا ہی انہوں نے حدیث بیان کی اس سے کہ تکیر ہوئی نماز کی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور کیا
 روکی یا تکیر کے اور باتیں کیا کیا **عن حمید بن الحسن قال** قنا الصلوۃ بمقوام الامام المخرج فحدثنا فقال الشیخ
احد الکوفۃ ما بعدک قلت ابن بدہ قال سمعی فقال الشیخ **حدثنا عبد بن عبد البر** عن ابیہ قال قال الشیخ
والتم فوفی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویل اہل زبک **قال** قال **واللہ** واما انک فی صلوۃ علی الذین یؤمن
الصنف الاول ما مخرج **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** یمشیہا یصل ہا صفا **ترجمہ ہے** روایت ہے ہم نماز کو کھڑی ہو کر
 زمین اور امام نہیں نکلتا تھا بعض لوگ ہم میں سے بھیجے (میں بھی بھیجے) ایک شخص نے کارہ و الا بولا تو کیوں بیٹھ گیا میں نے کہا
 ابن بریدہ نے کہا امام کی انتظار میں کھڑا رہنا اس کو سوسے پچھترے میں **ف** اور دوسرے ہی ابراہیم بنی عمرو ہی کہ صحابہ و تابعین کو کھڑے
 جانتی تھے۔ ایک بار حضرت علیؑ نے دیکھا لوگ نماز کو کھڑی ہو کر اونکا انتظار کر رہے ہیں انہوں نے فرمایا کیا ہوں میں تم کو مدد کرتے
 ہوئی دیکھنا ہوں کلام اللہ ہے وہ تم سامروں کو مستکبروں **ف** وہ شخص بولا مجھ حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عوف نے انہوں
 سنا براہ بن باز سے کہا ہم کھڑے ہوتے تھے حضور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گمانے میں دیر تک کہ تکیر نہ ہو پہلے **ف** اس سے
 ثابت نہیں ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نہ ہو تو شاید یہ فعل آپ کے حضور میں ہو گا تو دیکھ کہ حدیث ضعیف ہے شیخ کنفی کا کہہ
 تو نہ سنا دینے والی اور حدیث کے لائق و احی تردی **ف** اور کہہ لہو انی کہ اللہ جل جلالہ تعالیٰ اور فرشتہ و عارفی میں ان لوگوں

لیے جو نزدیک ہوتی ہیں پہلے صفوں کو اور کھڑے نزدیک کوئی ایک جمنا اس سے زیادہ پسند نہیں ہے کہ صف میں ٹھکر کر لیر چلے
 صحیح اسے قال اقم الصلوۃ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بجانب المسجد فقام بالصلوۃ حتی نام القوم ثم رجع منہ
 روایت ہے عشا کی نماز کی تہنیتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے باتیں کر رہی مسجد کے کونے میں اپنے نماز شروع کی یہاں تک
 کہ لوگ گئے صحیح مسلم ابی النضر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث یقام الصلوۃ فی المسجد اذا راہم قیلا جلس
 لہم یصلوا اذا راہم جماعت علی کثر جمیعہ سالم ابی النضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ ہو جاتی نماز کو اور کثیر لوگ
 کم آئے ہیں تو بھیج جاتے نماز نہیں شروع کرتی اور جب کثیر جماعت پوری ہو تو نماز شروع کر دیتے صحیح علیہ صحت مثل ذلک ترمذیہ
 حضرت علیؓ بھی یہی فرمایا ہے **فی ایک** التشدید فی ذلک الجماعۃ جماعت کو اگر کسی نے والدہ قال سمعت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من ثلاث فتزکیہ ولا یلک انقام فہم الصلوۃ الا قد استحق علیہم التبتیطا فلیکل
 بالجماعۃ فانما یا کل الذل یلک بالجماعۃ ترمذیہ ابو الدرداء روایت ہے سنابن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائی تھو جو تین
 آدمی کسی بستی یا جنگل میں ہوں پھر وہ جماعت سے نماز پڑھیں تو شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے لانہم سہ جماعت کو گنہگار نہ پڑا دے
 بگو کہ یہ کہتا ہے جو یورپی دور ہو وہ اسطی شیطان او سیکو بھگا کتا ہو جاتا ہے جماعت پر اور کئی گنا زور نہیں جتا صحیح ابی حوریرہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد علمت ان لمن بالصلوۃ ققام ثم امن رجلا فیصلی بالناس ثم انطلق بجل
 معہم ثم مضی الی قوم کاشہد ان الصلوۃ فاحرق علیہم بیوہم بالنار ترمذیہ ابو ہریرہ رضی عنہ روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قصہ کیا حکم دون میں ناظر کرنی کا اور ایک شخص کو نماز پڑھانی کا بعد اس میں جان کو کھڑو
 کو کیا خشک ساتھ لکریں گے کئی ہوں دن لوگوں میں جماعت میں نہیں آئے اور جلا دون ان کو گنہگار سے صحیح ابو ہریرہ
 یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد علمت ان امر فیتبى فجمعوا من امر حطب ثم اتوا فیما یصلو فیہ فہم لیسے
 لم حلة فاحرقھا علیہم قلت لیزید بن اصم یا ابا حوریرۃ الخ جمعنا او غیہا قال صحتا اذنا من ان لم اکرم جمعنا
 اباحریرہ سے یا شہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذکر جمعتہ ولا غیرہا ترمذیہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قصہ کیا اپنے جو ان کو لکریں گے کثیر جمع کرنا حکم دون میں جماعت میں ان کو گنہگار سے ان کو بغیر غایہ کے
 اپنے گھر نماز پڑھ لیا کرتی ہیں ان کے گھر کو جلا دون یزید بن یزید نے کہا میں نے یہ یزید بن اصم سے پوچھا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جماعت سے انہوں نے کہا میری کان بھری ہو جو میں اگر میں نے نہ سنا ہو ابو ہریرہ سے روایت کرتی تھو وہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے یہ کہنا کہ ان کے گھر کا ف تو معلوم ہو کہ ہر جماعت مراد ہی اسطی جماعت سے نماز پڑھنا فرض میں ہے اگر غیر
 غلہ کے کو کو کھڑے گھر میں نماز پڑھو گا تو درست تھوگی پھر قول ہے عطا اور ذراعی اور امام احمد اور ابو ثور ابی بن خنیسہ درابن سندرا اور
 جتان کا اور سیکر قابل میں ظاہر یہ اور اوڈ ظاہر ہی نے کہا کہ بدو جماعت کو نماز ہوتی ہے نہیں اور طیبی نے کہا کہ ظاہر قول شافعی
 معلوم ہوتا ہے کہ جماعت فرض لغایہ ہے اور تخرین شافعیہ وغنیہ اور مالکیہ قول یہ ہے کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے صحیح عبد اللہ

[illegible]

چاشت سہتر میں اجابت صحیحہ سے نہیں ہر شخص اذہرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الرجل فی جماعة تزد علی
صلواتہ فیستہ صلاتہ وفسوخا عشر درجۃ وذلك بان تعلم اذا توضا فاحسن الوضوء وانما السجدة یکبر
الا الصلوة لا ینعزلہ الصلوة ثم یخط خطوة الا رفع له بها درجۃ وخط خطیئۃ حتی یثقل السجدة فاذا
دخل السجدة کان فی صلوۃ ما کان فی الصلوۃ وحق فیہ الملائکۃ یصلون علی اہلکم ما دام فی سجۃ اللہ فیہ یقول
اللہ اعلم اللہ اعلم ما لہ یؤذ فیہ او یحدث فیہ ثم یرحمہ ابوہریرۃ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے
نازک باعت سے بہتر ہے اس کی ایسی ناز پر مٹنے سے یا بازار میں ناز پر مٹنے سے **ف** نیز اگر دوکان میں جہاں تجارت کے لیے بیٹھا ہو
وہ بچیس سے زیادہ کیونکہ تم میں سے جب کسی نے وضو کیا اچھی طرح اور مسجد چلا صرف ناز ہی کیلئے طرہ اور کسی کام کے لیے تو اب
ہر ایک تم کو دلی میں اس کا ایک حصہ بلند ہوگا اور ایسا گناہ معاف ہوگا جب تک سجدہ میں بھونچو جب سجدہ میں پہنچا تو گویا وہ ناز پر نہ رہا جب تک
ناز کیلئے طرہ کا ہوا اور فرشتے دعا کرتے ہیں اس کی ایسی جگہ جہاں اس نے ناز پر ہی اتھوڑا اور پورے دعا بخش کر اس کو اور پورا
رحم کر اس پر ہی پورے دعا قبول کر تو اب اس کی جگہ ایک کو ایذا نہ دی **ف** نیز اگر کسی یا جھگڑے یا گالی یا باریبیٹھے **ث** یا ضرر
دولے **ف** جب ایک کو ایذا دی یا وضو ٹوٹ جاوے یا بوجھ سے اٹھ کر اور کھینچا یا چلا جاوے تو فرشتوں کی دعا موقوف ہو جاوے

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جماعة تعدل خمسۃ عشر صلاتۃ فاذا صلوا
فی خلاۃ فام رکوعھا وسجودھا بثلثین صلاتۃ ثم یرحمہ ابی حنیفہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کی ناز بچیس نازوں کے برابر ہے اور جب ناز جگہ میں پڑی جاتی اور کوع اور جگہ سے اٹھ کر تو بچیس نازوں کا ثواب ملے گا
ف جب نازان اور قمارت کھرنے پر ہے اس کو طرہ کرے اور ساتھ ناز یک ہو جائیں **ف** جماعت فی الشیء الصلوة
فی الظالم اندھیری راویوں میں سجدہ میں جانا فضیلت ہے **ع** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النمل لما تیز فی الظلم الی السجد
بالنمل التام یوم القیامۃ ثم یرحمہ بریدہ روایت ہو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبری ہو اندھیری میں سجدہ یا نزلوں کو قیام
کروں پوری روکے **ف** پھر اشارہ جس آیت کی طرہ اور ہم سب میں بلکیم و یا یا ہم یقولون بنا انتم لنا نوزنا ینزرونا ہوگا نور
مؤمنوں کے اور نہ ہو ان کی کہیں گے اور ہمارے پورا کر ساری لہو نور ہمارا **ف** ما جاف فی الصد فی الشیء الصلوة جب تک کہ
مسجد کو ناز کے لیے جاوی تو نہ طرہ جاوے **ع** انما الصلوة انکب تہجد اور کہہ و حقاید السجدة احد واحد

قال فرجہ وانا مشبہ ابیہ قضا فی ذلک وقال از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضا احدکم
فاحسن وضوءہ ثم خر فی السجۃ فلا یثبک بذیہ فانہ فی صلوۃ ثم یرحمہ ابوہریرۃ روایت ہو کتب عجزے انور
پایا سجدہ میں جاتے ہو اور وہ تشبیک کے جوڑتی **ف** تشبیک کہتے ہیں ایک ٹھکی اور ٹھکیوں کو پورے ہاتھ کے انگلیوں میں
رانا چٹھانے کو لہو یا بیکار یا ستے کرے **ف** انصوبی منع کیا اس کی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز
سے کوئی اچھوڑ دے وضو کر کے مسجد قصد کرے تو تشبیک کرے کیونکہ دو گویا ناز کی طرف **ف** نیز جو کوئی ناز کے قصد سے نکلا اس کو

نماز کا ثواب ملے گا ہے گویا دیر پہلے تو کوئی نفل نماز کے ذکر جو جسکی ضرورت نہ ہو **عمر** سعید بن المستقبیل رحمہ اللہ
 عن الانصار التوفیق قال فی حدیثہما الحدیث کہ الاخصاب اسمعیل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا قرأ
 الحمد فاحسن وضوءہ ثم خرج الصلوۃ لم یضع قدہ الیمنہ الا کتبہ اللہ فی جودہ الحسنۃ ولم یضع قدہ الیسر الا خط
 اللہ عز وجل عنہ سیتۃ فلیتقرب الیکم ولیمعد فان فی السجود فی جماعة غفرلہ فان فی السجود صلوۃ یلقا
 ویقر بعض صلواتہ ادرک واتم ما بقی کما ذلک فان فی السجود قد صلوۃ قائم الصلوۃ کما ذلک **عمر** حمہ سعید بن
 روایت **عمر** کہ ایک روایت جاری ہے کہ اوس نے کھائیں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں خدا کو اور جو جسکی میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے سنا اپنی اتی ہے جب کوئی تم میں سے چھٹی طرح وضو کر کے نماز کو نکلے تو دہنا قدم اٹھاتی وقت اوسکو یہی اسد ایک
 نیکی لکھیگا اور با بیان **عمر** کہ ہر وقت ایک برائی اوسکے میٹھیگا اب اختیار ہے تم میں ہر جب کا جو ہے سجدہ دو دور یا نزدیک ہے وہ
 میٹھو دو دور میں ثواب زیادہ ہے جتنی قدم زیادہ ہوں گراو تنی نیکیاں زیادہ کچی دینگے اور اتنی ہی برائیاں جو ہوں گے
 پھر جب وہ سجدہ میں آیا اور جماعت کو نماز پڑھی بخشد یا جاوے لگا اگر سجدہ میں بسوقت آیا کہ جماعت شروع ہو گئی تھی اور کچھ نماز لوگ پڑھنے
 تھے اور کچھ پڑھتی تھے اس نے جتنی باقی جماعت کو سنا ہے جتنی پڑھنے لگے اوسکو بعد پڑھنے سے بخشد یا جاوے لگا اگر سجدہ میں اوس وقت یا جب
 جماعت باطل ہو گئے اور اوس نے کھینچ اپنی نماز پڑھی تب بھی بخشد یا جاوے لگا **باب** فی من خرج یرید الصلوۃ فسبقہا غیرہ
 نماز کیلئے جاوے پھر دیکھی جماعت ہو گئی **عمر** تو اوسکو بھی جماعت کا ثواب دینگا **عمر** احمد بن حنبلہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم من قضا فاحسن وضوءہ ثم راح فوجہا قد صلوۃ اعطاہ اللہ جلی عن مثل اجر من صلاھا وحسن جلی ان یقصر
 ذلک من اجزائہ شینا **عمر** حمہ ابی ہریرہ روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چھٹی طرح وضو کرے پھر سجدہ چلے جائے
 پہونچے تو دیکھ جماعت ہو چکی ہو اسجل جلالہ اوسکو اتنا ہی ثواب ہوگا جتنا اوس شخص کو ملا جس نے جماعت سے نماز پڑھی اوس کے کچھ
 ہوگا **باب** ما جاز فی خسرہ النساء السجید سجدہ میں عورتوں کا جانا **عمر** ابی ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال لا تمنعوا امماء اللہ من سجد لہ لکن یخیرن من ثقلات **عمر** حمہ ابی ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امت
 منع کرو اللہ کی لونڈیوں کو سجدہ میں جانے سے لیکن وہ جب تک لیں کہ خوشی نہ لگائیں ہوں **عمر** عورت کو خوشبو لگا کر نکالنا ناجائز
 ہے اور پیر غرضتہ لگا کر نکالنا مختلف فیہ ہر بعضوں نے مطلقاً جائز کہا ہے بعضوں نے حیوان عذر تو نکلوں تم کیا ہے برہمن کو جائز
 رکھا ہے بعضوں نے فجر اور عشا کی نماز میں جائز کہا ہے بعضوں نے مطلقاً منع کیا ہے کیونکہ یہ نہ فساد کا ہے و نہ ہر یکہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانی میں عورتوں کا جانا سائل میں کچھ نہ کی لی ضرورت تھا اب ضرورت عانی **عمر** ابی ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال لا تمنعوا امماء اللہ من سجد لہ **عمر** حمہ سعید بن **عمر** سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 منع کرو اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کے سجدہ میں جانے سے **عمر** ابی ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمنعوا امماءکم
 من سجد لہ **عمر** حمہ سعید بن **عمر** سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کرو اپنی مسرتوں

ایک دوسری روایت کیلئے کہ کوئی امام نہ ہو بلکہ جو نماز پڑھاوے وہ جوامی امامت کے لائق ہو اور سب کو امامت ہو گا کرنا اور خواہ مخواہ جب اگر ناچاہا نہیں ہے **ابن مسعود** رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرؤکم کتابی اللہ واقعہم قرآنہ فان كانوا فالفردۃ سوا علیہم قد مضی حجة فان كانوا علی سوا علیہم اکتفی سنا ولا یقیم الرجل فی سنیہ ولا فی سلطانہ ولا یحیی علی تکبیر من لا یأذنه قال تبعہ فقال لا یحیی الا تکبیر من قال قرآنہ ثم حمیم ابو مسعود بدیہی روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امامت کسی قوم کی جو ان میں قرآن کا بڑا قاری ہو اور پڑھا قاری ہو سکر دیکھ لوگ قرآنہ میں برابر ہوں تو امامت اگر جو دونوں میں سے اول ہجرت کی ہو سکر ہجرت میں سب برابر ہوں تو ان میں بڑی عمر والا امامت کریں اور نہ امامت کریں اگر دونوں کو گھیر میں نہ کسی حکومت کو گھیر میں اور نہ پیغمبر کے خاص جگہ پر نہ پیغمبر وغیرہ پر جو اس کی عزت کی جگہ ہو بغیر رسول کے ان کے **فت** ہجرت کی تقدیم و تاخیر کا لحاظ صحابہ میں تھا اب اور کا خیال نہیں بلکہ مستحق امامت کا وہ ہے جو قرآن کو چھوڑ کر دین پر ہوتا ہو جو علم حدیث و قرآن زیادہ جانتا ہے پھر جب کاسن زیادہ ہو بعض نو نزدیک جو علم کتاب و سنت کا زیادہ کہتا ہے وہی امامت کا حقدار ہے اگر قدرت میں کم ہو بھی قول ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا مسعود بنی مسعود رضی اللہ عنہما بعد الشیخ قال فان كانوا فالفردۃ سوا بالسنۃ فان كانوا فالفردۃ سوا بالسنۃ سوا بالسنۃ واما یقول قد مضی حجة ولم یقل قد مضی حجة واما حمیم ابو مسعود روایت ہے اسی حدیث میں اگر قدرت میں برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جو حدیث زیادہ جانتا ہو اگر اس میں بھی برابر ہوں تو جب کسی ہجرت پہلے ہو اس روایت میں بھی نہیں ہے کہ کسی قدرت قدیم ہو **عمر و بن مسعود** قال کنا یحاضرنا من بنی الناس اذا التوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانوا اذا رجعوا رجونا فاخبرنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کذا وکذا وکنت غلاما کافرا فحفظت من ذلك قرانا کثیرا فانطلق الی واذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نفسہ فوہیہ فاعلمہم الصلوۃ فقال میو مکہ اوقوکم وکنت اقرؤہم لما کنت احفظ غنما فوہی فکنت اؤمهم وعلی بردۃ الی صغیرۃ صغیرۃ فکنت اذا سجدت کشف عی فی قالت امرأۃ من النساء واولی واعنا عیۃ فاریکم فاشتروا اقمیہما عما نیا فما فرخت شیئہ بعد الاسلام فرحبۃ فکنت اؤمهم واما ابن مسیح سنینا وثمان سنین ثم حمیم عمرو بن سلمہ سے روایت ہے ہم اس پر تمام میں تھے یہاں لوگ آتے جاتے ٹھہرتے تھے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے کہ آئی ہمارے پاس ہو کر جاتے اور ہم سے بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اور میں اس نے میں لڑکا تھا اچھو حافٹر والا تو میں نے دس سن تک بہت سا قرآن یاد کر لیا ایک بار میری باپ چند لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ان کو نماز سکھائے اور فرمایا امامت ہر شخص کے جو سب میں زیادہ قرآن کو جانتا ہو اور میں سے زیادہ قرآن جانتا تھا کیونکہ مجھ بہت یاد تھا ان لوگوں نے مجھ امام بنایا میں نے امامت کرتا تھا اور ایک چادر چھوٹی زردی رنگی تھی تاجاب میں سجدہ کرتا تو میری شرمگاہ کھل جاتی ایک عورت نے کہا اپنی قاری کے شرمگاہ ہم سے پہاڑ انھوں نے میری دھڑلایک کرتے عمان کا (جو ایک موضع ہے

آخرین ہیں) بنا ہوا یہ زمین کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوا سو اسلام کو تبتنا اس کی خوش خوش ہوا تو میں کو دامت کرتا تھا اور میں
برس کرتا تھا آخر برس کو وفات اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بالآخر کلام امام محمد کتھا ہی جو میں اور نقل میں اور بھی (شاہین) اور میں لوگوں کے
نزدیک لڑائی ہاں فص میں درست نہیں ہر وہ یہ کہ میں کہ فیصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اطلاق سے نہ تھا نہ آپ کے علم سے تو
کچھ جیت نہیں ہر اس میں اسل بیچ کر یہ اختلاف متفرع ہر دوسری اختلاف پر وہ یہ کہ کو فرق بنو السبک کہ امتداد نقل ہر دلال کے ساتھ
درست ہے یا نہیں بعضوں کے نزدیک درست ہر بعضوں کے نزدیک درست نہیں بلکہ ایک حدیث صحیحہ میں ہے ہر اس میں ہر اس میں
بنسبتہ بعد الخیر قال فکنت اؤمهم فوجہ صلوٰۃ فیہا حق فکنت اذا سجودت خیرت انتی ثم حمزہ بن سلمہ سے
دوسری روایت میں ہر انکی است میں کرتا تھا ایک چارہ جو میں جو کہ تھا اور پچھٹی مہر نے تھو جب میں سجد کرتا تو میری کانہ کسل جانی
عمر بن سلمہ عن ابیہ انہم قدوالا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اراد ان یصبر فوالوا لای رسول اللہ من
یؤمن قال اکثرکم جمعا للقرآن واخذنا قال فلم یکن احد من القوم جمعا جمعتہ قال فقد مو فی وانا انظر
وعاش لہ لافا کشفہ صحت جمعا مع جمعا اما کنت اما ہم وکنت صل علی جناتہم الی یومی هذا ثم حمزہ بن
سلمہ سے روایت ہر انہوں نے ابیہ سے سنا وہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب نے سننے لگو تو پوچھا یا رسول اللہ ہماری امت
کون کرے آپ فی فرمایا جسکو قرآن زیادہ یاد ہو تو میری برابر کیوں دے تھا انھوں نے مجھ کو کہو کہ کیا اور میں ایک تہ بنیادی
تھا پھر میں کہیں سے کہ مجھ میں انکو نہ تھا مگر میں ہی انکا امام ہوتا اور میں انکو جنس ازون پر نماز پڑھا تا مارا انکو دن تک
کھا ابو داؤد دینی روایت کیا اسکو پر زید بن ابیہ نے مسو بن حبیب سے انھوں نے (عمر بن سلمہ سے اوس میں ان کو باپ کا ذکر نہیں ہے
اور بھی صحیح ہے کیونکہ امام عمر بن سلمہ تھے نہ انکو باپ) **عمر بن سلمہ** انہ لما قدم المہجکروت الاولون نزول العصبۃ
قبل مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان ذو مہم سالم مولیٰ بے حدیثہ وکان اکثرہم قانا زاد الہیتم وفیم
عمر بن الخطاب وابو سلمہ بن عبد اللہ اسد ثم حمزہ بن عبد اللہ عمر سے روایت ہے جو حبیب ابن مرثدہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پیڑائی تو عصبے میں اور ترسی عصبیہ ایک مقام ہر مدینی میں متصل تھا کہ (تو انکی ہاں امت سالم جو مولی تھا ابو حذیفہ کے
کیا کرتے تھے اور انکو کب سے یاد وہ قرآن یاد تھا انہیں نے اتنا زیادہ کیا کہ ان لوگوں میں عمر بن الخطاب اور ابو سلمہ بن عبد
بھی موجود تھے احاطہ عمر بن الخطاب کو درجو کا کوئی شخص انہیں نہ تھا مگر انکو امام نہ بنایا) **عمر صلاک بن الحویرث**
از النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اول صاحب لہ اذا حضر للصلوٰۃ فاذا نال فقیما ختم لیوم مکما اکبر کما وفی حدیث
مسئلہ قال فکنا یوم مشد متھا کبیز فی الہم وقال فی حدیث اسماعیل قال الخالد فکنت لا یقلابہ فایز القرآن قال
انہما کانا متقاربین ثم حمزہ بن عبد اللہ بن الحویرث سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی انکو بایا انکھا تھی کو کھا جب نہ تھا
آدو تو قرآن دو اور کچھ کھو چھ ہاں ہر جو حرم دونوں میں ہا ہوا (یعنی عمر میں) مسئلہ کی روایت میں ہر اون نون میں

قرآن کہاں گیا (یعنی مختصر نہ ہونے کیونکہ فرمایا وہ اس وقت کئی جو تم دونوں میں قرآن زیادہ جانتا ہو) ابو قتادہ نے کہا تو ان
جانتے میں نہ دوبرابر تھے **عن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليؤذن لي صبحاً لئلا يكون لي مؤذن ثم قال
ثم جرحه ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان وہ لوگ میں تم میں سے جو بہترین ہوں یعنی وقت کو خوب
پہچانتے ہوں اور پرہیزگار ہوں اور امامت وہ لوگ کریں جو قرأت کو خوب جانتے ہوں **فت** قرأت میں کم کم دو باتوں
کی حمایت ضرور ہو ایک یہ کہ حرف کو اپنی نماز میں سے نکالی دوسری یہ کہ اتھا اور ٹھیک اور غیرہ کی حمایت بخوبی کرے اور اوقات کو خوب
پہچانے علم الخدض وقت لازمہ کو چہاں پر وقت نہ کرے نہ نماز فاسد ہو جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر الاوقات تھے نہ صرف
بہت کیا کرتی تھی اکثر وقت میں تیز آسان ہر نماز میں ان اوقات میں اکثر لوگ تین تین کرتے اگر خدا کو کھائی مجھ کے مشابہ ہو تو
ہو جاتی ہے کہ نہ کچھ اور نہ حرف عنفات میں بھت مشابہین اگر بعض لوگ خدا کو دال مخمرا کر تے ہیں یا بالکل الٹ پڑتے ہیں یہ سب غلط ہے
اس میں نماز جائید کا خوف ہے جس کو خدا و چھ طرح نہ مل سکے تو وہ اس کو کھائی مجھ کی طرح پڑے ہوئے اس نے میں مجھ پر بہت پسند ہے
اکثر لوگ اکثر خدا کو دال پڑتے ہیں یا اس کو کھائی اس پر کر دیتے ہیں حالانکہ مجھ صوت خدا کو کسی صورت سے صحیح نہیں ہو سکتی ہے
ابن اللہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما غزا بدارا قال قلت لرسول
الله انزلني في الغز فمعك امر فخرجنا كما فعل الله ان يرفعني شهادة قال فخرجت معي فاني قد
الشهادة قال فكانت تسلمني الشهادة قال فكانت قد خربت القرآن فاستأذنت النبي صلى الله عليه وسلم ان تستخذ في دار
مؤنة فاذا نزلها قال فكانت برت غلاما له ليجاية فقال ليها بالليل فهاها بقطيفة لها خضانت وذهبها فاصبح
فقال الناس فقال من عند من هذا من علم او من اهل الفلج عي بها فامرهم فخلصوا فكانوا اول مصلوبين للمدينة
ثم جرحه ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کی اڑی میں گئے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ اجازت دیجئے کہ اس
جہاد میں چلوں گی جو جاہدین میں سے بیار ہو گا اس کی خدمت کر دوں گی شاید اللہ جل جلالہ مجھ پر بھی شہادت عنایت فرما دے آپ نے فرمایا
تو اپنے گھر میں بیٹھ رہو اللہ جل جلالہ تجھے شہادت عطا کرے گا اور اسی نے کہا اس روز سے
اؤنکا نام شہیدہ ہو گیا انہوں نے قرآن پڑھا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی
اپنے گھر میں بیٹھ کر رہنے کی آپ نے اجازت دی انہوں نے ایک غلام اور ایک لونڈی کو بدر کیا تھا
(یعنی اپنے مرنے کے بعد ان کو آزاد کر دیا تھا) وہ دونوں کو کھڑے ہو کر اور ایک چادر سے اؤنکو گھونٹا
یہاں تک کہ وہ مر گئیں پھر دونوں چل دیے (یعنی بہاگ نکلے) جب صبح ہوئی حضرت عمر نے کہا (اؤنکی
خلافت کا زمانہ تھا) لوگوں میں جس شخص کو ان دونوں کا حال معلوم ہو وہ اؤنکو لاوے پھر وہ کھڑے
ہوئے آئے حضرت عمر نے حکم کیا وہ دونوں سوئے دیے گئے مدینے میں پہلے سوئے انہی کو
ہوئے دوسرے روایت میں یہ ہے **وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم**

۱۶۲
 جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار سو مرتبہ نماز کی اور میں نے اس کو
 کرتی یا وہ امام بیاضی سے کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار سو مرتبہ نماز کی اور میں نے اس کو
 رکعتیں ساقضہ عنہ تھیں شفق الایمز فضیلة صلوۃ من الصلوۃ وهو قاعد صلینا وراہ صلوۃ اقلنا انظر
 قال انما جعل الامام لیوثہ بہ فاذا صلی قائما فاضلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ
 لمجملہ فقولوا لا حول ولا قیومہ واذا صلی جالساً فاضلوا جالساً اجتمعون ثم حممہ الحسن بن ابی اسحاق سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر بیٹھ کر پڑھتے تھے آپ گھوڑے سے پہلے گئی دہنی کر دے آپ نماز پڑھتے تھے کہ ہم لوگوں نے
 بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی تھی کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئی تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کیا دوسری جگہ پر نماز پڑھ
 تو تم بھی کہہ کر پڑھو اور جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب رات دہا دوں تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب صبح آمدن حیدہ ہو
 تو تم بھی کہہ کر پڑھو اور جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب رات دہا دوں تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب صبح آمدن حیدہ ہو
 تو تم بھی کہہ کر پڑھو اور جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب رات دہا دوں تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب صبح آمدن حیدہ ہو
 بیان کہین وہ اول بیان کہین جو جمہور علما کے نزدیک منسوخ ہیں اور آخری حدیث مرض موت کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی یہ نقل بخیر کے حالانکہ اکثر فقہاء کا بھی یہی ہے مگر احمد و دارقطنی کا بھی یہی قول ہے
 کہ امام جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بیٹھ کر پڑھیں اگرچہ مقتدیوں کو کوئی عذر نہ ہو **عمر** جابر قال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فرمایا اللہ ینتہ فصر علی جندم نخلة فانفکرت قلہ فانتیہا نغور فوجدناہ فی مشربہ بئنا کنتہ یسیر
 جالساً قال فہمنا خلفہ فکنتہما فانتیہا نغور فوجدناہ فی مشربہ بئنا کنتہ یسیر
 فقعدنا قال فلما قضی الصلوۃ قال اذا صلی امام جالساً فاضلوا جلوساً واذا صلی امام قائماً فاضلوا قیاماً
 ولا تفعلوا کما یفعل اهل فارس بعضہم انہما ترکہ حممہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر بیٹھتے تھے
 اس نے آپ کو گرا دیا ایک مرتبہ کہ جب آپ کا ہون سین چوٹ آئی تو ہم آپ کی عیادت کو واسطو آئے یہاں تو آپ حضرت عائشہ کو مل گئے
 شیعہ پڑھ رہے ہیں بیٹھ کر پڑھتے تھے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھتے تھے دوسری جگہ عیادت کو آئی تو آپ نے فرمایا نماز میں کھڑے ہونے
 لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر آپ کی اشارہ کیا ہم بھی بیٹھ گئے جب نماز پڑھ کر تو آپ نے فرمایا جب امام بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب امام
 کھڑے ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور ایسا کرتے ہو کہ لوگ اپنے سر اٹھانے سے باز رہیں **عمر** جابر سے روایت ہے کہ
 کھڑے ہوئے ہیں **عمر** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیوثہ بہ فاذا کبر فکبروا ولا تکبروا
 حتی یکبروا واذا رکع فارکعوا ولا ترکعوا حتی یرکعوا واذا قال سمع اللہ لمجملہ فقولوا لا حول ولا قیومہ واللہ ینالک الحمد قال
 والک الحمد واذا سجداً فاسجدوا ولا تسجدوا حتی یسجدوا واذا صلی قائماً فاضلوا قیاماً واذا صلی جالساً فاضلوا جالساً
 فقعدوا اجتمعون ثم حممہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کیا دوسری جگہ پر نماز پڑھ
 کہ تم بھی کہہ کر پڑھو اور جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب رات دہا دوں تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب صبح آمدن حیدہ ہو

کہے تم اللہ ربنا لک الحمد کہو سہی کہ روایت میں یوں ہے اللہ ربنا ولک الحمد کہو جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو جب تک کہ سجدہ نہ کرے
تم بھی نہ کرو جب وہ کہے کہ نہ پڑے تم بھی کھڑے ہو کہ نہ پڑو جب وہ بیٹھ کر پڑے تم بھی بٹھ کر پڑو دوسری روایت
میں اتنا زیادہ کہو کہ اقرآن مستوا جب امام ٹہرے تو تم پڑو مگر ابوداؤد نے کہا یہ زیادتی محفوظ نہیں ہے ہمارے نزدیک
وہ صحیح ہے ابونعیم سے **عن عائشہ** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو جالس فی سجدۃ وہو جالس فی سجدۃ

قوم قیاما فاشاء الیہم ان اجلسوا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا رکع فاکموا واذا
رفع فاکموا واذا صلی علی الساجدوا اجلسوا رحمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ پڑے اپنی گھر میں بیٹھ کر لوگوں نے آپ کو پچھو کھڑی ہو کر پڑے آپ نے اشارہ کیا بیٹھ جاو جب نماز فارغ ہو کر فرمایا انا
اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیا ہو جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سرائٹا دی تم بھی سرائٹا دو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھو
تم بھی بیٹھ کر پڑھو **عن عائشہ** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلینا ورادۃ وهو قاعد وابوہی کہیں لیکن
الناظر کہیں نہ ہم ساق الحنفیہ رحمہ علیہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں نے آپ کے
پچھو نماز پڑھے اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابوہریرہ کہتے جاتی تھے تاکہ لوگ آپ کی تکبیریں نہ سنے کہ روایت ہے **عن اسید بن حضیر**

انہ کان یومہم قال فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما من فیہ فقال اذا صلی قاعدا فاصلو وهو جاک
ترجمہ اسید بن حضیر سے روایت ہے وہ ہاں تھا کیا کرتی تھی (ایک بار بیمار ہوئی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کو آئی
اونہوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارا امام آیا آپ نے فرمایا جب امام بیٹھ کر پڑے تم بھی بیٹھ کر پڑو۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث منقول
کیا ہے **باب** فی الجلیسین بعد ہما جلیسہ کیف یقعان جب دو آدمیوں میں سے ایک اُٹھ کر دوسرے کہان کہتا ہے

عن انس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی حرام فاقوہ بمن فیہ فقال ردوا ہذا فی وعائہ وھذا فی
سقاہ فی دھانہ ثم قام فصل بنی اربعین تطوعا فقامت السلیم وام حرام خلفا قال ثابت لا اعلی الا قال القائل
عن عیسیٰ بن علی عن حمیر بن جعفر عن انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے حرام (بنت عثمان بن خالد بن بکر بن حرام
الانصاری خالد بن حضرت انس کے) پاس انہوں نے گھسی در کچھ سامنے کیا آپ نے فرمایا کچھ کو اپنی بہن میں والدہ اور گھسی کو شکر
میں کچھ دوسری بہن کو سون پچھو آپ کھڑے ہوئے اور دو کتین فضل بن مریم کو اسلم (بنت عثمان بن خالد انصاری والدہ بن حضرت انس
کی) کو انکا نام سجدہ ہے یا رسول اللہ یا رسول اللہ یا رسول اللہ اور کچھ اور ام حرام ہمارے پچھو کھڑے ہوئیں ثابت نے کہا میں یہ سب سنا ہوں
کہ انس نے یہ کھا کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے کہہ کر ان کی طرف سے کہہ کر کہ جب امام کو ساتھ
ایک ہی مرد ہو تو وہ اپنی طرف کھڑے ہو اور کچھ بھی معلوم ہو کہ وہ کونفل پڑھا ہوا ہے تو اس سے کہہ کر کہ وہ روزہ دار کو خدا کے
دینا ورت ہے اگر افضل ہے تو روزہ توڑ دے دعوت کر لے اگر گناہان دعوت نہ تھی اس کو اس کے نہ توڑ اور کچھ بھی معلوم ہو کہ مرد صرف
عورتوں اور بچوں کی امامت کو کھتا ہے کیونکہ اس وقت میں نابالغ تھو اور ام حرام عورتیں تھیں **عن انس** قال ان رسول اللہ

نماز سو فارغ ہوئی تو ذکر کی کیفیت سے پھر گھر گئے البراء بن عازب ؓ قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انکون غریبہ فیقبل الینا ۱۰ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ برابر بن عازب ؓ روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر نماز پڑھتے
تو ہم بھی پیٹنے لگتے کہ آپ کی دعا کی طرف ہوں آپ ہماری طرف منہ کرتے (سلام کے بعد اور قبل کی طرف پٹتے کرتے) **باب**

الاحکام تطوع فی مکاتہ امام فی جہان فرض پڑھی ہو وہاں نفل نہ پڑھے **صحیح المعین** بن شعبہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یصلی الاھمام فی الموضع الذی صلی فیہ حتی یتحول ترجمہ منیر بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا جب تک امام نماز پڑھاؤ پھر وہاں نماز نہ پڑھی جب تک اس جگہ سے ہٹ جاؤ۔ کہا ابو داؤد و فی عطاء خراسانی نے منیر
بن شعبہ سے کہیں بنا تو یہ حدیث منقطع ہے **باب** الاحکام بخش بعد از بیخ واسطہ جب نام نیر رکعت کو سجدہ کی فارغ ہو کر سر

اٹھاؤ اور بیخ جاوے پھر اسکو حدیث ہو تو نماز پوری ہو گئی یا نہیں **صحیح عبد اللہ بن عمرو** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا قضی الھمام الصلوة وقد فاحت قبل ان یتکلم فقد تم صلاتہ ومن کان خلفہ من انتم الصلوة ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نام پڑھ چکا اور قعدہ اخیرہ کر کے پھر اور کھڑا ہو کر نماز پڑھاؤ
کر کے پہلی اور دوسری نماز تمام ہو گئی اور وقت دیوں کو نماز بھی تمام ہو گئی جو پورا کر چکے ہیں اپنے نماز کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ
سلام میں نہیں ہے کچھ ابو حنیفہ کا مذہب ہے اور اکثر علماء کے نزدیک لفظ سلام فرض ہے دلیل انکو وہ حدیث جو جو گرائی ہے

علیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوة الطھور و تحویہ التکبیر و تحلیہا التسلیم ترجمہ
حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی نماز کی طہارت ہو اور تحویہ نماز کی کبیر ہے **ف** نیز جب کبھی
تو جو کام نماز کے نشانی تھی وہ حرام ہو گئی اس واسطے کہ کبیر تحویہ اور تحلیل نماز کے سلام ہے **ف** یعنی جب سلام
پہرے تو اب جتنی کام حرام ہوئے تھے وہ سب حلال ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ سلام فرض ہے **باب** ما یؤثر بہ
المأمون من اتباع الاحکام مقتدی کو امام کی متابعت کرنا چاہیے **صحیح معانی** بن زبیری سفیان قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لا یناد روفی برکوع ولا یسبح خانہ معہما اسبقکم بہ اذا رکعت لاکوفی بہ اذا رکعت اولیٰ لانت
ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے گئے رکوع اور سجدہ میں کہ جہنم میں تیرا رکوع
میں آئے گا تو انعام پاؤ گے جب میں تم سے پہلے سجدہ ادا کروں گا کیونکہ میں مٹا ہو گیا ہوں **ف** تو جب تک میں سر رکوع کر رہا ہوں
گا تو رکوع ہی میں رہو گی یہ عرض ہو جاؤ گا مقتدر دیر کا جو تم میرے رکوع میں گھر گھر **صحیح الدار** انھم کا خوف اذا رکعت اولیٰ

من التکبیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاموا اھما فاذا راؤہ قدامہ سجودا ترجمہ برابر بن عازب ؓ روایت ہے کہ جب
صحابہ رکوع سے اٹھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑی ہوتی تھے جب کھڑے ہو کر سجدہ میں گئے اور وقت سجدہ کرتی تھی
صحیح الدار قال کنا نصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا یخرج احد منا ظمرا حتی یرى النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع
ترجمہ برابر سے روایت ہے کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی ہم میں سے پیٹ نہ کرتا تھا رکوع کر کے پہلے جب تک کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ لیتا کہ وہ عین **عمر ابن الخطاب** کا نواسی ہوتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رکع رکعتی کعبوا واذا قال
 سمع اللہ لرجل کلمۃ لم یزل قیاماً حتی یوفیہ قد وضع جنتہ بکافض یتبعون **صلی اللہ علیہ وسلم** ترجمہ ہر بار بنی ہاشم اور
 ہر صحابہ نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکعتی پڑھ کر بھی کعبہ کرتی تھی اور جب آپ سمع اللہ میں حمد کہہ کر تھوڑے
 کھڑے دیکھ کر کہتے تھے کہ اب سجدہ کرنا ہے اور اب سجدہ کرتے **باب** التفسیل فی تفسیر قول الامام یضع

صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے سر اٹھاتا دیکھ کر اس کو رکعت کا بیان **عمر ابن الخطاب** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی
 اراہ الخشب احکم اذا دفع رأسہ ولا امام ساجدان یحول الله رأسہ را سجدا او صوتہ صوة ساجد **ترجمہ**
 ہر ہر شے جو روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں میں نے سہ کوئی سجدہ نہ کیا ہے سجدہ کی اور امام سجدہ کرنا ہے تو اس
 بات کو کہ اللہ جل جلالہ اس کا سر گدے کو کا سر کر دیوی یا اس کی صورت گدے کی صورت ہو جو **ف** یعنی قیامت کے روز یا دنیا میں نقل کر
 کہ ایک شخص نے امتحان کیا کہ یہ بڑا ایسا ہی کیا اسی وقت اس کا منہ گدے کی سا ہو گیا تو وہ کہنے لگا **باب** فی تفسیر قول

عمر ابن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اراہ الخشب احکم اذا دفع رأسہ ولا امام ساجدان یحول الله رأسہ را سجدا او صوتہ صوة ساجد
 قبل انصرف من الصلوة **ترجمہ** انیس روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اذکوعت دلائل جماعت سے نماز پڑھ کر اذکوعت
 امام کو پہلے جانے سے **ف** آپ نماز پڑھ کر کھڑے ہو کر جب عورتیں جلو جانیں اور وقت آیا پڑھ کر اور مرد بھی پڑھ کر تاکہ مرد و عورتوں کو طہران
 پڑھیں اور اگر مردوں کو پڑھ کر اور کھڑے سے منع کیا خطابی **باب** علی التواضیع فی کثرت کثرت میں نماز پڑھنے سے

عمر ابن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اراہ الخشب احکم اذا دفع رأسہ ولا امام ساجدان یحول الله رأسہ را سجدا او صوتہ صوة ساجد
 ابوہریرہ روایت ہو کسی نے آپ کو پوچھا ایک پٹری میں نماز پڑھ کر آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک کے پاس دیکھ کر پڑھ کر **ف** نووی
 کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک پٹری میں نماز درست ہو اس میں کیا غلات نہیں ہو لیکن دو کپڑوں میں نماز پڑھنا افضل **عمر**
 ابوہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلحکم فی التواضیع علی منکبہ منشی **ترجمہ**
 ابوہریرہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نماز پڑھ کر کوئی تم میں سے ایک پٹری میں اس طرح نہ کرے کہ ہر پاؤں کو کچھ نہ ہو

بلکہ اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اس میں ایسا کر کر دے کہ حدیث میں آتا ہے **عمر ابن الخطاب** دیرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
 صلی الحدکم فی توفیق الخلفاء فیہ علی عاتقہ **ترجمہ** ابوہریرہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی
 تم میں سے ایک پٹری میں نماز پڑھ کر تو اس کو دھنی کنارہ کو بائیں کندھے پر ڈال دیو اور بائیں کندھے پر **عمر ابن الخطاب** سلمۃ قال ایہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی توفیق الخلفاء فیہ علی عاتقہ **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ روایت ہو کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک پٹری میں نماز پڑھ کر وہی اوس کپڑے کو پٹریٹ لیا ہوا اس طرح کہ بائیں کنارہ اس کا بائیں کندھے پر
 لیجا کہ پٹری کے سر پر اور دوسرا کنارہ اس کا دوسرے کندھے پر ڈال دیتا اسی کو شمال کپڑے میں اور تو شہر بھی کہتے ہیں
 اذکار دن کو ملا کر سینی پڑھ کر دیتی ہیں **عمر بن الخطاب** علی قال قد منا حل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجازاً فقال ما یبانی اللہ ما یبانی اللہ

جابر بن عبد اللہ انصاری باپس انھوں نے بیان کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اور آپ گھڑ پر سوئے نماز پڑھی گوہر سے
 پس ایک بار تھی میں اس کو کنارہ دیکھ کر لگا (یعنی شتمال کر ڈنگا) اور میں گنجائش نہیں پھر (کیونکہ وہ چادر چھوٹی تھی) لیکن میں نے کیا کر
 گھر تھی مینی اولٹ کر اس کو شتمال کیا اور جہاک گیا اور گردن ہو اس کو دو کرنا کھین گھڑ پر پھر میں ان کو آپ کو بائیں طرف کھڑا آپ نے میرا
 ماتھے پر کے جبکہ گھبرا کر وہ مینی طرف کھڑا پھر اس صبح آیا وہ بائیں طرف کھڑا ہو آپ نے دو تھپتھپ سے ہم دونوں کو پکڑ کر اپنے پیچھے کیا **ف** ان
 معلوم ہوا کہ جب نام کس ساتھ دو آدمی ہوں تو امام کے کھڑا ہو اور مقتدی پیچھے کھڑی ہوں اور وہی بائیں ہے کھڑا ہونا درست ہے **ف** اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکیدیون سے پھر دیکھتے تھے میں سچتھا ہی تھا پھر میں سچ گیا آپ نے اشارہ کیا تہ بند باندھنے کا (چونکہ وہ چادر چھوٹا تھا اور
 شتمال میں تکلیف تھی چھٹنا پڑتا تھا اہل مکہ کو د سے آپ نے اشارہ کیا اور تہ بند کر کے) جب آپ نماز سے فارغ ہوئی آپ نے فرمایا اے جابر میں نے

کہا البیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب پادشاہ ہو تو شتمال کر اور جبک ہو تو اس کو میرا بندہ لے **عن ابن مسعود** قال سمعت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اسبل ازارہ فصلاته خیرا من خلیفہ اللہ فحل ولا حول الا من ترجمہ ابن مسعود روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا فرمائی تھی جو شخص اپنے تھبہ بند لگا دی (مخون سوئی) نماز میں غور کرے اس سے تو اس کے جلالہ نہ اس کو دیکھو
 جنت حلال کر لگا نہ اس کو دوزخ حرام کر لگا یا گناہ اس کو نہ بخشے گا اور بری کاموں نہ بجا دے گا یا وہ شخص اللہ سجد ہو گیا اس کو حرام حلال سے
 کچھ غرض نہیں - کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو ایک جگہ نے ابن مسعود موقوفہ اون میں سے وہ بن حماد بن سید اور حماد بن زید اور

ابو الاحوص اور ابو معاویہ **ف** من قال تہربہ اذا کان ضعیفا کجب پڑنا کس ہو تو اس کی تھبہ کر لی **عن ابن مسعود**

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوقال قال عمر رضی اللہ عنہ اذا کان لا حد کم ثوبان فلیصل فیہما فان لم یکن الا ثوب
 فلیتہربہ ولا یثقل الشتمال الیہود ترجمہ ابن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حضرت عمرؓ کی کھا جب تم میں
 کو کسی باپ اس دو کپڑوں میں تو نماز پڑھو اور کو چھین کر ایک ہی کپڑا ہو تو اس کا تھبہ بند کر دے اور اس کو چھو دیں کی طرح نہ لگا دی **ف** بھٹو پکڑ
 کو لیکر اوڑھ لیتے ہیں اور دو ٹونار کر اس کو لکھتے رہتے ہیں دونوں طرف سے نماز کی قوت **عن زید** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یصل فی ثوبین کما یصل فی ثوب واحد **ترجمہ** یہ ہے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے نماز پڑھنے
 سے ایک حاد میں جب تو شیعہ نہ کیا دی تو شیعہ کے منہ میں ایک کپڑا کر کو پٹے کر بائیں ماتھے پر بھی کر لیکر وہی کندہ پڑا لی اور جو میں
 کندہ پر ہوا اس کو وہاں تھکے کیے پھر سے لیکر سینی پر گہرہ دیو لوی) اور میں نے کیا آپ نے فقط ازار چھین کر نماز پڑھنے سے بغیر چادر کے **عن ابیہ**

قال انیمہ رجل یصل مسبلا ازارہ اذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہم فقصا فذہم فقصا ثم جاء ثم اذہم
 فقصا فذہم فقصا ثم جاء فقال انہ کان یصل فی ثوبین مسبلا ازارہ
 واللہ تعالیٰ اعلم صلوات اللہ علیہ وسلم ازارہ ترجمہ یہ ہے روایت ہے ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اپنا ازار نہ لگا کر ہوئی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جا وضو کر وہ کر کے پھر آیا آپ نے فرمایا جا وضو کر کے آ وہ پھر گیا اور وضو کر کے آیا ایک شخص نے کہا یا رسول
 اللہ آپ نے اس کو وضو کرنی کا کیوں حکم دیا آپ نے فرمایا اس کو وضو کر وہ ازار نہ لگا کر ہوئی نماز پڑھتا تھا اور اللہ جل جلالہ نے اس شخص کے نماز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اندر وہی کپڑوں یا چادروں پر نماز نہیں پڑھتے تھے **ف** یہ حدیث کتاب الطہارت میں ہے
فائدہ گذری علی **باب** الرجل یصلی عاقصا شیعہ کوئی شخص جو راباندہ کرنا پڑے تو کیسا ہی **عن** ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ

صلی اللہ علیہ وسلم **عن** الحسن بن علی علیہما السلام وہو یصلی قائما وقد عمر عن صفرة ففقاہ غلما ابو ذر فقلت
حسن الیہ معصما فقال ابو ذر اقبل علی صلوٰتک ولا تعصب لیسعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان
کفل الشیطان یعنی معز صفرة **ترجمہ** ابو ذر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھی امام حسن علیہ السلام پر گزری اور وہ کھڑے
نماز میں انھوں نے اپنا بالون کا جوڑا گردن کے پیچھے باندھ لیا تھا ابو ذر نے اس کو کھول دیا امام حسن علیہ السلام اس کو طرٹ غصہ ہو گیا
ابو ذر نے کہا نماز پڑھو اور غصہ نہ کرو کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا شیطان کی بھیجک **عن** عیسیٰ بن

ابی ثائب **عن** عبد اللہ بن عباس **عن** عبد اللہ بن الحارث یصلی اسر معقون وراۃ فقام وراۃ فجعل یجلی وراۃ
الاخر فاما انصرف اقبل الی بن عباس فقال ک وراۃ قال لیسعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل هذا
مثل اللہ یصلی وهو کمنوف **ترجمہ** عیسیٰ بن عباس جو مولیٰ ہیں عبد اللہ بن عباس کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے فی عبد الحارث
کو نماز پڑھتے دیکھا اور ان کو سر میں پیچ جوڑا بند تھا عبد اللہ بن عباس اس کو پیچ کھٹ سے ہو کر جوڑا کھینچ لگے وہ جب اپنے ہر جانب سے غلے ہو کر
ابن عباس پائے اور کھاتم فی میسر کرین چھو انھوں نے کھامیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتی تھو شخص جو نماز کا جوڑا
باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال سورھی جیسے کسی مانتی پیچ بنی ہوئی اور وہ نماز پڑھے **باب** الصلوۃ فی الثعلب جونی واما

کر اور جوتون سمیت نماز پڑھنی گامیان **عن** عبد اللہ بن السائب قال **عن** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی یوم الفتح ووضعی
بعلیہ غیلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے تھے مکہ حبشہ
ہوا اور جونی کو اپنی بائیں طرف کہے تھے **ف** اس حدیث کی مناسبت سے ظاہر ہو اور اس کی بعد کے حدیث اس کی مناسبت سے
بیان کی گئی یا اس کی کہ روایت ضعیف ہے کیونکہ دوسری روایت میں جبکہ بوجہ لوگوں نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کیا جونی اور جونی
کا ذکر نہیں ہے **عن** عبد اللہ بن السائب قال صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتح سوا القومین

صح اذا ذکر موسیٰ وهارون او ذکر موسیٰ وعیسیٰ بن عبدیشاک او اخذوا القوم الخ **عن** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سعدۃ فخرت فخرج وعبد اللہ بن السائب حاضر لان **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
صبح کی نماز پڑھائی جس دن مکہ فتح ہوا تو شروع کیا آپ نے سورۃ نمون کو سب سے اور مارون کو قصو پر پہنچی یا جس کے راوی کو نماز پڑھنے
فی اختلاف نے ناراضی ارباب کے اس روایت میں تین شیخ ہیں انہوں نے اختلاف کیا ہوگا تو آپ کو کہا فسی نے اپنے قدرت چھوڑ
اور کہو کیا عبد بن عباس اس وقت موجود تھے **عن** عبد اللہ بن السائب قال سمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصباحنا

اذ نخل غلہ فوضہما عن یتیمہ فایا لہ ذاک القوم القوا نعالہم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ
قال انا احکم علی القاکم نعالکم قالوا لہناک القد نعلناک فالتقینا نعالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی فاجتنبی عنہما قدرا وقال اذا جاء احکم الی السجود فلینظر فان لم یفرغ فلیغلبه
 قدرا او اذی فلیمسح به و لم یصل فیهما ثم یسجد فی سجدتی سے روایت ہو ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو
 ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنے جوئی اور بائیں طرف کھدلی جب کہ گون و فہر دیکھا انھوں نے بھی اپنے جوئی نکال دیا
 اس حال سے کہ شاید جو توں سمیت پڑنا منع ہو گیا **ف** جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکی آپ نے فرمایا تم اپنے جوئی کیوں اتار دو
 انھوں نے کہا ہم نے دیکھا آپ نے جوئے اور تو ہم نے بھی اتار دالی آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے انھوں نے بائیں
 کیا کہ تمھاری جو توں میں نجاست مکی ہو **ف** اسوہط میں نے اتار دالا اور نماز کا اعادہ نہ کیا کیونکہ ماؤں سے اگر کسی پر ایسی نجاست
 یا نجس جگہ پر نماز پڑھ لیو تو نماز نہ جاوے گی مجھے تو اقصیم ہے شافعی کا اور بھی تنقاد ہو اس حدیث سے **ف** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو وہ دیکھے اپنے جو توں کو اگر ان میں نجاست پاوے تو زمین پر گرو دیوے پھر اونچو کھنکھار پڑھو
عن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا الیہود فانہم کایصلون فینفخون کفخافہم ثم یسجدون
 بن اس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلاف کرو یہودیوں کا وہ نماز نہیں پڑھتے اپنے جو توں اور دونوں پر **عن**
عبداللہ بن عمر فی العاص قال لیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصل حافیا و متنعلا ثم یسجد ثم یسجد ثم یسجد
 روایت ہو دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے جو پانچ ہنگاموں پر **باب** اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے
 نمازی اپنی جو توں کو اگر اتاری تو کہاں کہے **عن ابن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صل الحکم فلا یضع علیہ
 عن عینہ ولا عن سائر ھکون عن عین عن عینہ الا ان ھو عن عینہ احد لیسنعھا بن رجلیہ ثم یسجد ثم یسجد
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی تم میں سے نماز پڑھے تو اپنے جوئی و ہر طرف رکھو بائیں طرف ہو تو بائیں طرف
 رکھ لیوے بلکہ جو توں کو دونوں پانچے میں کہے **عن ابن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صل الحکم
 فلیضع علیہ فلا یؤذ بہما احد الیہما بن رجلیہ اولیصل فہما ثم یسجد ثم یسجد روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جب کسی تم میں سے نماز پڑھو اور اپنے جوئے و ہر طرف رکھو کو نکلیتے دو ان جو توں کے سبب بلکہ اونچو اپنے دونوں پاؤں کے
 پرچین رکھ لیوے جو اپنے پہنے ہوئے **باب** الصلوۃ علی الخضر چھوٹے بوی پر نماز پڑھنے کا بیان **عن** مہدی بنت
 الحاکم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصل و انما خذہ و انما حاضروہما اصابتی فوبہ اذا سجد کان یصل علی
 الخضر ثم یسجد بن رجلیہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں کچھ برابر ہوتے تھے حالت جیس میں کچھ آہٹا
 کہ اگر آہٹ سے اڑھا جاوے گا پھر کہتے اور آپ نماز پڑھتے تھے چھوٹے بوی پر **باب** الصلوۃ علی الخضر بوی پر نماز پڑھنے کا بیان **عن**
 انس بن مالک قال قال ابن عباس انصار یارسول اللہ ان رجلا غفم کان یصنع ما استطاع ان یصل و لو انک صنعت ما
 وجہ ما الیستہ فصل خیر الیہ کیف تفضل فاختارک ففضل الیہ ثم یسجد فہما بن رجلیہ قال فلان
 بن الحارث وجہ ما الیستہ فصل الیہ قال الیہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یسجد بن مالک روایت ہو ایک شخص انصار سے

یہ روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے تو ان کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا پتھر تھا جسے ان کے ہاتھوں میں رکھ دیتے تھے

کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہل بیت کو کہ اس کا ہاتھ نماز پڑھ کر دے اور اس کے پاس کھانا تیار کیا اور پھر گھر پر آیا اور
 کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا زہر پیہے تاکہ مجھ کو معلوم ہو جاوے آپ طرح نماز پڑھتے ہیں میں انکو پھیری کیا کروں پھر لوگوں نے ایک بیسیر کا کنارہ
 دہرایا آپ نے کھڑے ہو کر اس پر دو گھنٹین پڑھیں ابن الجارود نے الزکریا کہا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی انھوں نے کہا میں نے تو آپ کو سنا
 اور سنی کسی نے کہتے نہ دیکھا **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** کان زورہم سلیم فتدککہ الصلوة احیاناً فیصل
 جلیساً لنا وهو حصین **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاریت کرتی تو اس سلیم کی کبھی نماز
 کا وقت آجاتا تو ہمارا ایک فرش پر جو بوری کا تھا نماز پڑھ لیتے ہم سلیم اور سونپانی سے وہ دو تین **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قال کان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یصل علی الحصین الفروۃ **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوری پر
 اور پھر پر جو بورتا تھا نماز پڑھ لیتے **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** کہ پھر پڑھتا تھا کہ **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
 نصی ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشد الحرف اذا لم یستطع احداً ان یمکن وجہہ عن الارض بسط ثوبہ **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
 انسن باک سے روایت ہے کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گرمی کی شدت میں جب کہ کسی ہم میں سے سجدہ نہ کر سکتا تھیں
 (گرمی کو جیسی) تو اس کا پیر اچھا کر دیا سجدہ کرتا **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** صفین برابر کر لیا بیان **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصفون کہ تصرف اللہ انک عندکم قلنا وکیف تصف اللہ انک عندکم تصفون قال
 یتقوا الصفوف والقدۃ ویتوا صفوفی الصف **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم صفین
 صفین باندھے تجھے فرشتے صفین باندھے تو میں ان پر پردہ گا کہ اس ہم لوگوں کو کہنا فرشتے کی صفین باندھتے ہیں ان پر پردہ گا کہ پاس
 آپ نے فرمایا پہلے پردہ کرتی میں صف اول کو پھرا دیکھو بعد والی پھرا دیکھو بعد والی کو اس طرح اور صف میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑے
 ہوتے ہیں **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قبل ان یقول قبل ان یقول **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** علی التاب وجہہ فقال اقیما صفوفکم ثلاثا واللہ
 یغفرکم **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** اولی الخ الف اللہ بین قلوبکم قال فرایت الرجل یزف منک بہ ہم نکب صا حبہ و رکبت برکت صاحبہ
 و کعبہ بکعبہ **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے لوگوں پر اور فرمایا میں برابر کر دو پھر صف
 و رقم خدا کی تم میں صفوں کو برابر کرو ورنہ انھیں رمی و لون میں پھوٹ دیا گناہان کھتری میں میں نے دیکھا ایک شخص دوسرے شخص کے
 ٹوہنی سے ٹوہنا اور گھنٹے سے گھنٹا اور شترسی شتر مال کر کھتا ہوتا **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
 یسوا فی الصفوف کما یقولون **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
 من تبدل بعدک فقال التوز صفوفکم اولی الخ الف اللہ بین وجہکم **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہم برابر کر لیں ہر صفوں میں برابر کرتی میں تیر کی کھڑی کو جب آپ کو معلوم ہو گا کہ ہم کچھ نہ سمجھتے تو ایک بار توجہ ہو کر دیکھا تو
 ایک شخص اپنا سینہ لگائی ہوئی آپ نے فرمایا تم برابر کر دو یہی صفوں کہ نہیں تو اس صفیٹ والے لگا تمھارا اور اون میں **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
 کہ نہ مخالفت نہ ہرگز مؤید غی مخالفت باطنی کو اور فریضہ حر اور کالہ افسوس اس زمانہ میں لوگوں نے صفوں کا اہتمام ہو کر دیا اللہ

او کہ خوش میں اذکار جتنا توروں یا حکم الہی عذاب کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھخل الصف من احمیت المناخیة
 میسج صمدنا و من اکبنا ویقول لا تخلفوا اقتضوا قلوبکم کہ کان یقول لا اللہ و ما لا تکنہ یصلو علی الصفون و یقول
 ثم حمہ برابن ہادی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفت کا اندازتی تھی اور اور دوسری اور ہماری سینوں اور مؤمنوں کو
 برابر کر دیتی اور فرماتی تھے کہ اگر کچھ محبت ہو تو تمہاری لہجہ مختلف ہو جائیگی اور فرماتی تھی اللہ جل جلالہ پر محبت پہنچا سہی اور فرشتہ دعا کرتے
 ہیں پہلے صفیر **حکم الثقات** بشیر کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی صفوفا اذا اقمنا للصلوة فاذا استیعنا
 کتب ثم یرحمہ ان بن شیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی تھی ہماری صفوں کو جب ہم کھڑے ہوتی تھی نماز کیلئے یہ صفیر
 برابر ہوجاتی آپ بکیر **حکم عبد اللہ بن عمر** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقموا الصفون وحاذوا بین الکناک و سدوا
 الخلل و لیقولوا بآلکم اخوانکم لہ یقل عیسیٰ بآلکم اخوانکم و لا تذرہا خرج الشیطان من صفا و صلا اللہ من
 قطع صفا قطع اللہ ثم حمہ برابن ہادی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا قائم کرو صفوں کو اور برابر کرو مؤمنین
 کو اور بزرگراؤں جگہ جو جو خالی رہ جاوین اور نرم ہو جاؤ اپنے بھائیوں کو مائتوں میں **ف** یعنی اگر کوئی تم کو تہمت لگا کر باؤسے
 یا کچھ مٹا دی تو برہ جاؤ یا ہٹ جاؤ سختی نہ کرو **ف** اور شیطان کیوں طرح صفوں کو بچھین جائے چھوڑ دو اور جو شخص صف کو ملا دیگا
 اللہ بھی اس کو ملا دیگا اپنی محبت سے اور جو صف کو گائیگا اللہ بھی اپنے محبت سے اس کو ملا دیگا **حکم ابن مالک** عن رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوا صفوکم و قاربوا بیتہا حاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی کادری الشیطان یتخل
 من خلل الصف **ف** تھا الخلف ثم حمہ برابن ہادی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا خوب کھڑے ہو صفوں میں
 اور ایک صف کو دوسرے سے نزدیک کہو اور گردنوں کو بھی برابر کہو تم اوش شخص کے جس کے قبضہ میں میری ٹان ہے میں دیکھتا ہوں یہ کھنڈ
 صف کا اندر جو جگہ خالی ہوتی ہے وہاں جو گھسائی ہو گویا وہ بکری کا بچہ ہے **حکم انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سو و اصفوکم فان تسووا الصف من تمام الصلوة ثم حمہ برابن ہادی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا برابر کرنا
 کو کہ نزدیک صف کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے **ف** یعنی صف برابر کرنا فضول سمجھو بلکہ عیسٰی نماز کا اہتمام کرتی ہو اس پر ہی اس کا بھی
 اہتمام کرو افسوس کہ عربین میں انبیل تحریر کتب کے مگر یہ حدیث پڑھ دیتا ہے مگر اسکی موافق تعمیل نہیں ہوتے نہ لوگ مصنف برابر
 کرنے کے لیے مقررین بار مقررین میں دیکھا گیا ہے کہ پہلی صفوں میں جگہ پاتی ہے اور لوگ پہلی صفوں میں کھڑے ہیں اور صفیر
 بھی ٹیڑھی سیٹے لگے پھر پچھلے میں جا بجا فرم کر کوئی نہیں دیکھتا نہ اسکا اہتمام کرتا ہے **حکم محمد بن مسلم بن السائب** صاحب
 قال صلی اللہ علیہ وسلم فقال اهل تدي لم صنع هذا العو فخل لا والله قال كان رسول الله صلي الله عليه وسلم
 يضع يديه عليه فيقول اهلوا صفوكم ثم حمہ برابن ہادی سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی انسانی مالک کے پہلو میں
 انہوں نے کہا تم جو معلوم ہے یہ ٹیڑھی کیوں کھڑی ہیں نے کہا نہیں بخوشی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ کسی پر رکھتے تھے اور
 فرماتی تھیں برابر ہو جاؤ اور سیدھا کرو صفیر کو۔ دوسرے روایت میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اقام للصلوة فکانت يديه

ثم التفت فقال اعتدوا سو اصفوكم فتم اخذ به يساه فقال اعتدوا سو اصفوكم ثم حميد بن مسلم
 عليه السلام جئناكي بركب من سبي اس لم يولد من ذرية من سبيك فتوبه بولي اور فرماي سبيك جو جادو برابر كرد صفون كو بغير باين باتم
 من كبري من زمانه **عن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو الهيثم العنبري ان من نقص
 فليكن في اصفوكم ثم حميد بن مسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی اول صف کو پورا کر لو پھر اگر کوئی نقص کر
 تو دوسری صف میں ہو **عن ابن عباس** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذواكم الذينكم متاكف في الصلوة ثم حميد
 بن مسلم بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ترین وہ لوگ ہیں جسکو منہ نہ ہی تم میں نماز میں ف
 یسیر کوئی بڑا تاہر تو بڑہ جاتی ہیں ہٹاتا ہے تو ہٹ جاتی ہیں بعضوں کو کہا مراد یہ کہ اوپر اوپر نہیں دیکھتے تو قبلہ کی طرف دیکھا کر
 میں یاد دہری نماز پون کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے **باب في الصفوف بين السواك** ستون اور کچھ میں صف کر لیا بیان **عن**
الحسين بن محبوب قال صليت مع ابن مراك يوم الجمعة فذا صعدنا السواد فمقدنا واختلف فقال السكتا
 نتمنى هذا اهل عمار قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم حميد بن محمد بن محبوب سے روایت ہے ہم فی انس بابا کے ساتھ جمع ہوئے
 ہجوم کے سبب ہم ستونوں کو چومنے لگے تو ہم اگے بچھ ہو گئی انس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منی میں اس کو چومتے تھے
باب في ترتيب السواك امام في الصفوف كما هي في الناحية الامام كرويتنا شعبة **عن ابن مسعود** قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلى منكم اولوا الاحلام والذبح ثم الذين يليونهم ثم الذين يليونهم ثم حميد
 بن مسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے قریب میں وہ لوگ بائیں جانب ہیں جن کا علم ہے چپہر ان سے قریب میں پھر جوابوں کے
 قریب میں **عن عبد الله بن النضر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تختلفوا في الصفوف ولا تختلفوا في السواك ولا تختلفوا في السواك ولا تختلفوا في السواك
 الاسوق ثم حميد بن مسلم سے روایت ہے ایسا ہی روایت ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اختلاف نہ کر دینا اگر کچھ نہ ہو نہ تمہاری لون میں
 اختلاف ہو جاوے گا اور جو تم بازار کی طرح شور مچانی سے فیہ مسجدوں میں غل مت کرو اہل بیت سے اگر ضرورت ہو تو بات کرو **عن**
عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وملائكته يصلون على صفي الصفوف ثم حميد بن مسلم سے روایت ہے حضرت عائشہ سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک انبیل جلالہ انبی رحمت آتا تاہر صف کے دہن جانب میں اور دشمنی کا کر تین
 ف ثم القدود صف اول میں شریک ہو پھر اگر صف اول میں اپنا جانب مل جاوے تو نور علی نور ہے **باب في**
الصبيان من الصفوف ثم کہا ان پر کھڑی ہوں **عن ابن مراك** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
 فاقام الصلوة وصرخ في الجبال فصرخ في الغمام ثم صلي بهم فذكر صلاته ثم قال هكذا اهل الصلاة قال عبد
 الاحل الاحسبہ الا قال الصلاة اتمی ثم حميد بن محمد بن محبوب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں ان کی
 کھڑے ہوئی نماز کو پہلے مردوں کی صف میں ہی پہلے رکوع کی بعد اس کے پہلے نماز پڑھی پھر فرمایا میری امت کی نماز میں **باب**
صفة النساء والناظر من الصفوف اول عبدون كصفوكم بيان اور صف اول میں شرکت ہونی کا بیان **عن ابن عباس** قال

[illegible]

فہرست ابواب پارہ ہارم سنن ابوداؤد

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۴۷	اذان پر ہجرت لینے کا بیان	۱۵۶	امامت کے فضیلت کا بیان
"	وقت پہلی اذان میری تو کی لری۔	"	امامت کے نہیں ایک دوسری سے جھگڑی نہیں
"	اندھنے کے اذان کا بیان	۱۵۷	امامت کا مستحق کون ہے
"	بعد اذان کے مسجد میں گل جانا منع ہے	۱۵۸	عورتوں کے امامت کا بیان
"	مؤذن بعد اذان کو امام کو اُٹنے کا انتظار کرے	۱۶۰	مجتہد ہی ناراض ہو کر امامت سے تو امامت کرنا
"	تنبیہ کا بیان	"	اوسکو درست نہیں ہے
۱۴۸	جب کبیر ہو جاوے اور امام تو لوگ بیٹھ کر امام انتظار کریں	"	ہر نیک کے پیچھے نماز درست ہو نیک کا بیان
۱۴۹	جماعت کی تاکید	"	اندھ سے امامت کا بیان
۱۵۰	جماعت کی فضیلت کا بیان	"	جو شخص اہل قیوم کے ملاقات کو لپی آدمی وہ وہی امامت ہے
۱۵۱	نماز کو پیدل جانے کی فضیلت	۱۶۱	امام بلند جگہ پر کھڑا ہو اور مقتدی بیٹھ کر پڑھیں تو کیا
۱۵۲	انہیری لڑائوں میں سخت جان کی فضیلت	"	جو شخص نماز پڑھ کر آدمی پھر دوسری نماز پڑھنی لوگوں کو جاکر پڑھو
"	جب وضو کر کے مسجد کو نماز کو لپی جاوے تو آہستہ آہستہ	۱۶۲	امام بیٹھ کر نماز پڑھو تو مقتدی کیا کریں
"	ایمان سے جاوے	۱۶۳	جب دو آدمیوں سے ایک امامت کرے تو دور
۱۵۳	جو شخص نماز کے لیے جاوے پھر کبھی حاجت ہو گئی ہو تو	"	کہاں کھڑا ہو۔
"	اوسکو بھی حاجت کا ثواب ملے گا	۱۶۴	جب تین آدمی ہوں تو کیونکر کھڑے ہوں
"	مسجد میں عورتوں کا جانا	"	بعد سلام کو امام قنبل کی طرف سے پھر جاوے
۱۵۵	نماز کو بطور دور نامہ چاہیے	۱۶۵	امام فی جہان فرض پڑھتی ہو، وہاں نفل پڑھتی ہے
"	مسجد میں دو بار جماعت کا بیان	"	جب امام اخیر رکعت سے سر اٹھاوے اور بیٹھ جاوے
"	جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ کر جاوے پھر جماعت کھڑی ہو	"	پھر اوسکو حدیث ہو تو نماز پوری ہو گئی یا نہیں
"	تو دوبارہ پڑھ لیں	"	مقتدی کو امام کے متابعت کرنا چاہیے
۱۵۶	اگر جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو تو پھر دوبارہ دو بار پڑھیں	۱۶۶	جو شخص امام کے پیچھے سر اٹھاوے یا کھڑے ہو سکے خدا کا بیان

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۶۶	امام سے پہلے اودھ کر چلے جائیں گے	۱۶۵	جو شخص ایسا صاف کئے پیچھے نماز پڑھو اور گامیان
"	کھینے کے دن میں نماز درست ہو	"	امام کو رکوع میں کہہ کر جلوس کا صاف پیچ کر رکوع کرے
۱۶۷	ایک شخص کشتی کو پھر گرنے کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھو	۱۶۴	ستر نماز گامیان
"	توکیا۔	"	جب کھڑی ہو تو زمین پر ایک پیکر کھینچ لے
"	ایک شخص نماز پڑھی ایک پڑھو میں جس میں سے کچھ ہو	۱۶۳	اونٹ کی طرف نماز پڑھنے کا بیان
"	شخص پر ہو۔	"	ستر نماز کو کس چیز کے مقابل کرے۔
"	ایک کڑی بہت کر نماز پڑھنا کیسا ہے	"	بات کر نیوالے یا سونے والے کے پیچھے نماز
۱۶۸	جب کپڑا تنگ ہو تو اوس کے بند کر لے	"	پڑھنے کا بیان
۱۶۹	عورت کشتی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے	۱۶۲	ستر نماز سے نزدیک کھڑی ہو کر گامیان
"	عورت کو بغیر سر ڈھانکنے نماز درست نہیں ہو	"	اگر کوئی نمازی کے سامنے سو جائی گے تو اودھ کرے۔
"	سدل کے مانع	"	نمازی کے سامنے جانکی مانع۔
"	عورتوں کے کپڑوں پر نماز نہ پڑھنا	۱۶۱	کس چیز کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔
۱۷۰	کوئی شخص جوٹا باندھ کر نماز پڑھ تو کیسا ہے	۱۶۰	امام کا ستر مقتدیوں کو بھی کفایت کرتا ہے۔
"	جوئی اوبار کر اور جو تون سمیت نماز پڑھنے کا بیان	"	عورت کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ کر گامیان
۱۷۱	نمازی اگر اپنے جو تون کو اودھ ماری تو کہاں کہے	"	گدھے کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ کر گامیان
"	چوٹی بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان	"	کشتی کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ کر گامیان
"	بورے پر نماز پڑھنے کا بیان	۱۵۹	کسی چیز کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ کر گامیان
۱۷۲	کپڑے پر سجدہ کرنے کا بیان	"	کسی چیز کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ کر گامیان
"	صفین برابر کرنے کا بیان	"	
"	امام کے قریب نہا سب سے	"	
"	و کے کہاں پر کھڑے ہوں	"	
"	عورتوں کے صفوں کا بیان اور صف اول میں	"	
"	شریک نہ ہونی کا بیان	"	
۱۷۳	امام کس مقام پر کھڑا ہو صف کے آگے۔	"	

تم الفہم من الجہن والرابع
بعون اللہ تعالیٰ

سرا و تھا فی کفر و دونوں ہاتھوں کو اوٹھایا پھر سجدہ کیا اور اپنی پیشانی کو دونوں ہونچوں کو بچھین کہا اور جب سجدہ سے سر اٹھایا اور
ہاتھوں کو اوٹھایا پھر صحیح روایت میں سجدہ کے پیر میں ہاتھ دھوئے تا کہ انہیں ہر اکثر علماء کے نزدیک فریضہ ہے محمد نے کہا کہ
یہ جن بن ابی حسن کے کہا انہوں نے کہا یہ نماز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتے ہیں کہ ایسا ہی کیا اور پھر نواہوں کے چکر لگاتے
والہن تحسب انہ رقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمید یہ مع التکبیر کہ محمد وائل بن جبر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اٹھائے دیکھا کہ گریخت عن وائل بن جبر انہ ابی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قدام الصلوۃ فرمید یہ مع التکبیر کہ محمد وائل بن جبر نے
و حاذی بابہا امیذنیہ ثم کتب محمد وائل بن جبر سے روایت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تک کہ کھڑے ہوئے
دو نوٹا تھانہ ہاتھوں تک اور انہوں نے کانوں کو برابر کر کے پھر پھر کھی محمد وائل بن جبر قال قلت لافظرت الی صلوۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کینہی صلی قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلة فکبر ثم یدین حجاز تا اذ ینہ ثم لحد
اشالہ بیدینہ فلما اراد ان یرکع رفعہا مثل ذلک ثم وضع یدہ علی رقبۃ کتفہ فلما رفع راسہ من الکرع رفعہا مثل
ذلک فلما سجد وضع راسہ بذلک الذل منین یدہ ثم جلس فافتش رجل الیسر و وضع یدہ الیسر علی فخذ الیسر
و حذی کتفہ لایمن علی فخذ الیمین و قبضت یدین و حلق حلقۃ و رایتہ یقول هكذا و حلق بشار الابعام و الوسطی و النضر
بالستیناۃ ثم رجع و وائل بن جبر روایت ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو قصداً دیکھا آپ کی کمر پر تھوڑے تو پہلے آپ
کمر ہی ہوئی اور قبلہ کی طرف مڑ کر کیا اور اللہ سجدہ کہا دو نوٹا تھانہ اوٹھائی کانوں تک پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر بکڑا جب تک کہ کھینک
اسی طرح دو نوٹا تھانہ کو اوٹھایا جب سجدہ کیا تو پھر دو نوٹا تھانہ کہ پچھلے ہاتھ پر بکڑا اور بائیں ہاتھ کو بچھایا اور بائیں ہاتھ پر بائیں ہاتھ پر بکڑا
اور دائیں ہاتھ کی گھنٹی دھانے سے ان سے جدا کر رکھی اور دو انگلیوں کو بند کر لیا اور ایک حلقہ بنا لیا (بج کی انگلی اور انگوٹھے سے) اور دیکھا کہ
فی اوکلو اسطر کہتے تھے اور بشار نے بتایا انگوٹھے اور بچ کی انگلی کا حلقہ کیا اور کلمہ کے انگلیوں سے اشارہ کیا۔ دو سکر روایت میں اتنا زیادہ ہے
ثم وضع یدہ الیمین علی ظهر کتف الیسر و المرنج الشاکل قال ففیہ ثم جثت بعد ذلک فی زمان ففیہ بر شد یدین و رایتہ
البار صلی اللہ علیہ وسلم جل الثیاب تجسک ایدیہم علی الثیاب ثم رجع و ہاتھ ہاتھ بائیں کت پر دھانے ہاتھ بائیں کت پر دھانے ہاتھ بائیں کت پر دھانے ہاتھ بائیں کت پر دھانے
میں پھر پھر میں آیا سخت جا بھر میں تو میں نے لوگوں کو دیکھا بہت کمر پر بکڑا ہوا اس کے اندر اونکو ہاتھ پر تھانے (رفع یدین کی قوت)
عن وائل بن جبر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح الصلوۃ فرمید یہ سحیا الخذینہ قال ثم انیتہم فرفعہم
یرفعون ایدیہم المصلحہم فافتتاح الصلوۃ و علیہم بر الیسر و الیسرہ ثم رجع و وائل بن جبر روایت ہوا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کھیا اپنے سر پہ شروع کی دو نوٹا تھانہ اوٹھائی کانوں تک وائل نے کہا پھر جو میں آیا تو میں نے لوگوں کو دیکھا ہاتھ پر تھانے
اٹھائی تھوڑے سیڑھیاں شروع کی کہ وقت اور وہ جی اور کل اور پھر محمد وائل بن جبر افتتاح الصلوۃ نماز شروع کر لیا بیان عن
وائل بن جبر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والشتاء قرأت اصحابہ یرفعون ایدیہم و ثیابہم و الصلوۃ حرمتہ
حجری روایت ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھیا اپنے سر پہ شروع کی کہ وقت اور وہ جی اور کل اور پھر محمد وائل بن جبر افتتاح الصلوۃ نماز شروع کر لیا بیان عن

پیر و دونوں ہاتھوں کو اوٹھایا پھر سجدہ کیا اور اپنی پیشانی کو دونوں ہونچوں کو بچھین کہا اور جب سجدہ سے سر اٹھایا اور ہاتھوں کو اوٹھایا پھر صحیح روایت میں سجدہ کے پیر میں ہاتھ دھوئے تا کہ انہیں ہر اکثر علماء کے نزدیک فریضہ ہے محمد نے کہا کہ یہ جن بن ابی حسن کے کہا انہوں نے کہا یہ نماز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتے ہیں کہ ایسا ہی کیا اور پھر نواہوں کے چکر لگاتے والہن تحسب انہ رقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمید یہ مع التکبیر کہ محمد وائل بن جبر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھائے دیکھا کہ گریخت عن وائل بن جبر انہ ابی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قدام الصلوۃ فرمید یہ مع التکبیر کہ محمد وائل بن جبر نے و حاذی بابہا امیذنیہ ثم کتب محمد وائل بن جبر سے روایت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تک کہ کھڑے ہوئے دو نوٹا تھانہ ہاتھوں تک اور انہوں نے کانوں کو برابر کر کے پھر پھر کھی محمد وائل بن جبر قال قلت لافظرت الی صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کینہی صلی قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلة فکبر ثم یدین حجاز تا اذ ینہ ثم لحد اشالہ بیدینہ فلما اراد ان یرکع رفعہا مثل ذلک ثم وضع یدہ علی رقبۃ کتفہ فلما رفع راسہ من الکرع رفعہا مثل ذلک فلما سجد وضع راسہ بذلک الذل منین یدہ ثم جلس فافتش رجل الیسر و وضع یدہ الیسر علی فخذ الیسر و حذی کتفہ لایمن علی فخذ الیمین و قبضت یدین و حلق حلقۃ و رایتہ یقول هكذا و حلق بشار الابعام و الوسطی و النضر بالستیناۃ ثم رجع و وائل بن جبر روایت ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو قصداً دیکھا آپ کی کمر پر تھوڑے تو پہلے آپ کمر ہی ہوئی اور قبلہ کی طرف مڑ کر کیا اور اللہ سجدہ کہا دو نوٹا تھانہ اوٹھائی کانوں تک پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر بکڑا جب تک کہ کھینک اسی طرح دو نوٹا تھانہ کو اوٹھایا جب سجدہ کیا تو پھر دو نوٹا تھانہ کہ پچھلے ہاتھ پر بکڑا اور بائیں ہاتھ کو بچھایا اور بائیں ہاتھ پر بائیں ہاتھ پر بکڑا اور دائیں ہاتھ کی گھنٹی دھانے سے ان سے جدا کر رکھی اور دو انگلیوں کو بند کر لیا اور ایک حلقہ بنا لیا (بج کی انگلی اور انگوٹھے سے) اور دیکھا کہ فی اوکلو اسطر کہتے تھے اور بشار نے بتایا انگوٹھے اور بچ کی انگلی کا حلقہ کیا اور کلمہ کے انگلیوں سے اشارہ کیا۔ دو سکر روایت میں اتنا زیادہ ہے ثم وضع یدہ الیمین علی ظهر کتف الیسر و المرنج الشاکل قال ففیہ ثم جثت بعد ذلک فی زمان ففیہ بر شد یدین و رایتہ البار صلی اللہ علیہ وسلم جل الثیاب تجسک ایدیہم علی الثیاب ثم رجع و ہاتھ ہاتھ بائیں کت پر دھانے ہاتھ بائیں کت پر دھانے ہاتھ بائیں کت پر دھانے ہاتھ بائیں کت پر دھانے میں پھر پھر میں آیا سخت جا بھر میں تو میں نے لوگوں کو دیکھا بہت کمر پر بکڑا ہوا اس کے اندر اونکو ہاتھ پر تھانے (رفع یدین کی قوت) عن وائل بن جبر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح الصلوۃ فرمید یہ سحیا الخذینہ قال ثم انیتہم فرفعہم یرفعون ایدیہم المصلحہم فافتتاح الصلوۃ و علیہم بر الیسر و الیسرہ ثم رجع و وائل بن جبر روایت ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھیا اپنے سر پہ شروع کی دو نوٹا تھانہ اوٹھائی کانوں تک وائل نے کہا پھر جو میں آیا تو میں نے لوگوں کو دیکھا ہاتھ پر تھانے اٹھائی تھوڑے سیڑھیاں شروع کی کہ وقت اور وہ جی اور کل اور پھر محمد وائل بن جبر افتتاح الصلوۃ نماز شروع کر لیا بیان عن وائل بن جبر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والشتاء قرأت اصحابہ یرفعون ایدیہم و ثیابہم و الصلوۃ حرمتہ حجری روایت ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھیا اپنے سر پہ شروع کی کہ وقت اور وہ جی اور کل اور پھر محمد وائل بن جبر افتتاح الصلوۃ نماز شروع کر لیا بیان عن

[illegible]

جب رکوع سے سر اٹھائی تو یہ طرح ہاتھ کو اٹھاتے اور پیشانی کی حالت میں ہاتھ کو نہ اٹھاتے اور جب رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو دونوں ہاتھ
طرح اٹھاتے اور بکیر کہتے۔ کہا ابو داؤد بن ابی جمیل سیدی کی حدیث میں ہے کہ جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھتے تو بکیر کہتے اور دونوں ہاتھ
اٹھاتے تو انہیں تکبیر کہتے تھے۔ اس کی بنا پر کہ فرمایا ہے کہ حضرت علیؓ کے روایت میں واد اقامت میں تکبیر
کے معنی واد اقامت میں رکعتیں میں جتنا بچہ ہے اسی طرح ترجمہ کیا ہے **مَنْ مَلَكَ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يُرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ مَخْتَلِفٌ لِمَا يَخْتَلِفُ فِيهِمَا فَرُوعُ اذنیہ ترجمہ مالک بن انور حدیث میں ہے
یہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تکبیر پڑھتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع کر کے اٹھتے
یہاں تک کہ پہنچتے تو دونوں ہاتھ کاٹھن کے درمیان میں رکھتے **قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بَزْزِيْلُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ**
ابْنُ نَوَاحِلٍ مَعَاذُ قَالَ يَقُولُ كَأَنَّ لِي أَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكُونَ قَدَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وہاں سے یعنی اذ اکبر یعنی یہ ترجمہ اُپر سے کہا اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگے ہوتا تو انہی نقل دیکھتا رہتا ہوتا
ہاتھ اٹھاتا کہتے تھے (مخبر) لاحق نے کہا پہلا نماز میں ابو ہریرہؓ کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ وہ کہتے تھے موسیٰؑ زیادہ کیا جاتا ہے تکبیر
تو دونوں ہاتھ اٹھاتے **عَلَّقَهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ فَكَيْفَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَالَا**
رَفَعَ طَبَقِيْدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدًا فَهَالَكَ حَتَّى أَخَذَ قَلَمًا فَنَقَلَ هَذَا ثُمَّ نَابَهُنَّ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَالِ الْكَلْبَتَيْنِ ترجمہ طبرستان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنگام نماز سکھائی تو تکبیر بھی اور دونوں
ہاتھ اٹھانے جب رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا اس کو تطبیق کہتے ہیں اوائل اسلام میں ایسا ہی حکم
تھا پہلے بعد ہو گیا جب خبر سعد بن ابی قاص کو پہنچا انہوں نے کہا یہ کھائے کھائے بہائی (عبداللہ بن مسعود) نے پہلے ہم ایسا ہی کیا
کرتے تھے پھر ہم کو حکم ہوا اور دونوں گھٹنوں پر رکھنے کا **وَأَبُو** منہ میں رکھ کر رکوع کی وقت ہاتھ نہ
اٹھائے کیا بیان **عَلَّقَهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَسْعُودُ الْأَصْلُ بَعْدَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلَّى**
یہ رفع یدینہ کا احادیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر ہاتھ نہ اٹھائے پھر انہوں نے
نماز پڑھی تو انہیں اٹھائے مگر ایک بار **فَإِنْ شَرَعْتَ** نماز میں امام احمد اور بخاری نے اس حدیث کو ضعیف کیا جو عام
بن کثیر کے لیکن نوٹ میں کے ابن عیینہ اور حسن کھارث کو تونڈی نے لیکن یہ حدیث معارض نہیں ہو سکتی اور احادیث صحیحہ
کثیرہ ورجحان سے ثابت ہے اس لیے کہ رفع یدین مستحب ہے واجب یا فرض نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ترک بھی کیا ہو گا
عبداللہ بن مسعود کو بھی یا دوسرا دوسری جگہ کہ عبداللہ بن مسعود کی یاد نہ رکھتی تھی لہذا نہیں تاکہ اور ان کی روایت غلط ہو جاویں
کیونکہ جہاں صحابی نقل کیا ہے ان میں سے بعض حضرت عمرؓ اور علیؓ اور ابن عباسؓ اور عبداللہ بن ابی بکرؓ وغیرہم سے نقل
ہوئی کہا کہ عشرہ مبشرہؓ اس کو روایت کیا ہے بخاری نے کتاب رفع یدین میں بیان کیا ہے کہ انیس صحابہ نے رفع یدین کی حدیثوں کو
نقل کیا ہے اور عبداللہ بن مسعود بعض سال مخفی رہ گئے ہیں شاید بھی ان میں سے ہر حدیث تمہیں جیسے وہی نقل کیا ہو

ہونا وغیرہ ایک باوجود اسکی شک نہیں ہر کیسے عبد اللہ بن مسعود کے کثرت اور وسعت علم میں اور ثقہ ہونی میں رہتی ہو اس حدیث سے
اور نام صحاح۔ دوسری روایت میں ہر دفعہ یدیدہ فی اقل حرۃ وقال بعضهم مرقۃ واحدة یعنی ایک ہی بار ہاتھ دھنا یا
پہلی اربعین ہاتھ دھنا یا **عن الدارمی** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اذ الفتح الصلوۃ وضع ید یدہ الاخریٰ الذین
لا یحییٰ ترجمہ ہمارے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اور ہاتھ دھو کر ہاتھ پیر کا لون کر قریب پیر ہاتھ
ف اس حدیث کو ضعیف کیا ابن مینی اور امام احمد اور دارقطنی نے اور ضعیف کھا اور بخاری نے اور اسکا سنائین شریک ہر
اگر نقلی کیا کرتا ہے اسی فی فاطمی ثم لا یعود کا لفظ کہد یا سفیان فی روایت کیا یزید بن اسد میں ہندیر جو ثم لا یعود ویکون سفیان
فی کہا بعد کو یزید فی کہا کہ فی سن ثم لا یعود کہا ابو داؤد فی روایت کیا اس حدیث کو شیم اور خالد اور ابن دریس نے یزید بن اسد
لا یعود نہیں کہا بخاری فی کتاب زعم الیدین میں کہا کہ ہم کیا اس حدیث میں سفیان نے ثم لا یعود کے نقل کرنی میں اور ابن القطار
فی بھی تفسیر کہا اور محمد بن نصر روزی اور دارقطنی نے کہا کہ ہم لا یعود کی زیادت نہ کری۔ مگر سفیان ثوری ثقہ ہیں اور روایت
ثقہ کی مقبول ہوتی ہر **عن الدارمی** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اذ الفتح الصلوۃ وضع ید یدہ حین افتتح الصلوۃ ثم
لہر فی ہذا حق النصف ترجمہ ہمارے روایت ہر کہا دیکھا میں فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے ہاتھ دھنا
جب نماز شروع کی پھر نہیں دھائے نماز فارغ ہونی تک **ف** ابو داؤد فی کہا یہ حدیث صحیح نہیں ہے مگر اسکی صحیح ہونی کے
کوئی وجہ بیان نہیں ہے **عن ابی حنیفہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل فی الصلوۃ وضع ید یدہ مدح ترجمہ
سی روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتی تو دو ہاتھ اٹھاتے ہر کے **ف** وضع الیمنی علی الیسری
والصلوۃ دھنا بائیں ہاتھ پر کہنا زعم ابن حنیفہ **عن ابن حنیفہ** عن عبد الرحمن بن سعید عن ابن الزبیر یقول جبہ القدیدہ وروا
الید علی الید من السنۃ ترجمہ ہمارے روایت ہر عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن سعید عن عبد الرحمن بن الزبیر عن ابن الزبیر عن ابن الزبیر
ہاتھ پر کہنا سنت ہر **عن ابی سعید** انہ کان یصلی فوضع ید الیسری علی الیمنی فوافی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ
علی الیسری ترجمہ ہمارے روایت ہر وہ نماز پڑھتی انہوں نے اپنا بائیں ہاتھ دھنے کے اوپر رکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھا تو اونکا دھنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا یا **عن ابی حنیفہ** عن علی بن ابی حمزہ عن علی بن ابی حمزہ عن علی بن ابی حمزہ
اکت فی الصلوۃ تحت اللسۃ ترجمہ ہمارے روایت ہر کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فی کہا سنت ہر کہنا پہنچ کا دہری
پہنچ پر نماز میں ناف کے نیچے **ف** روایت کیا اس اثر کو احمد اور دارقطنی اور بیہقی نے بھی لیکن اسکی سنائین عبد الرحمن بن اسحاق
کو فی ہر اور وہ ضعیف ہے امام الامام ابن خنیہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا واصل حجر سے کہ نماز پڑھنے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ساتھ اپنے اپنا دھنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر کہنا سینے پر اور معارض ہے اسکی وہ جو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے واصل بن
کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دھنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر کہنا ناف کے نیچے۔ بطل سینہ پر ہاتھ بائیں ہاتھ
صحیح سی ثابت ہر مگر کیفیت اسکی یہ ہے کہ پورا دھنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر کہ اسطر حسہ کہ دھنی ہاتھ کی ہر کی اوکلی بائیں ہاتھ کے ہاتھ

اور تو بکر تا ہوں تجھ با پس اور جب رکوع کرتی تو ذرا تے اللہ رکعت اخیر تک۔ اے خدا میری جگہ اور تجھ پر نشین لایا اور تا بعد از تیرا
 خارجی میں جو تیرا پہلو کان میرا اور کچھ میری اور دماغ میرا اور ہڈی میری اور پتھر میری اور جب رادھائی تو فرمائی اللہ رکعت
 اخیر تک شتا ہر اللہ اوس شخص کے لئے اسکی توفیق کرے اور پروردگار ہمارے تیرے لیے ہے سہل بنا اسماں برباد زمین برباد آسمان زمین کے
 بیچ جو کچھ ہو اس بھر اور جس میں ہر چوچا ہی بلند کر اور جب سجہ کرتے فرائی اللہ رکعت اخیر تک اے پروردگار میں تجھ پر
 مانتا زمین پر رکھ دیا کچھ پر لکھن لایا اور تیرا تابعدار ہوا میرا زمین سو لگ گیا اوس شخص کو یہ طے کر جس نے اوسکو بند کیا اور اوسکی
 صوت بنائی یہی صحت بنائی اور کان امکھ کر بھولی بڑی برکت والا ہے اللہ بہت اچھا بنائی والا اور جب اللہ ہم پر ہے فرائی
 اللہ غفرلی ما قدرت اخیر تک اے خدا بخش میری اگلی اور پچھلی اور چھپر اور کھگناہ اور جو زیادتی کے میں نے اوسکو جو مجھ پر زیادہ بنا
 توئی اے اللہ اے توئی تجھ پر کرنا اللہ کوئی اچھا معبود نہیں ہوا تیرے محمد علی بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کا ادا قام
 الى الصلوة المكتوبة کبر رفع یدیه حد وضکیه وینزع مثل ذلک اذا قضی قراءته واذا اراد ان یسبح
 وایضه فادفع من الركوع ولا یرفع یدیه فی شئ من صلاته وهو قاعد واذا قام من السجدة نیر رفع یدیه کذلک
 وکبر دما نحو حد یثبدا الغرض فی الدعا ین ید وینقص الشیء ولید کر والحدید فید لیث والشر الیس الیس
 وزاد تبه وبقول عند انصافه من الصلوة اللہ اعظم فی ما قدرت واخترت واسررت واعلمت انت الہی الہ
 الالک ثم حضرت علی بن ابی طالب روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو پڑھتے ہو تو تحمیر کرتے اور دونوں ہاتھ ہاتھ بنو ہوں
 تک اور ایسا ہی کرتے جب ات سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ کرتی اور ایسا ہی کرتی جب کعبہ سے اٹھتے اور قعد کر کھالتے
 ہاتھ اٹھاتے اور دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ طے ہواٹھاتی اور تحمیر کرتی اور دعا مانگو جیسی اوپر گذری کچھ کم
 بیش اس میں کچھ نہیں ہے وانیہ کلمہ من ید کیا اللہ الیس الیک اور میں اتنا زیادہ کر کہ جب ات سے فارغ ہوتی تو کہتے اللہ غفرلی ما قدرت
 وخرت اسررت واعلمت انت الہی الالہات حسن شعبہ بن ابی حمزہ قال قال ابن ابي عمیر و ابن ابی ذر فوۃ خیر صلیا
 من فقہاء اهل المدينة فاذا قلدت ذاک فقل وانا من المسلمین یعنی قولہ وانا اول المسلمین ثم شعبہ
 بن ابی حمزہ روایت ہے مجھ پر بن سکد را و ابن ابی ذرہ اور سواک اور مدینہ کے فقہوں نے کہا جب تواس عاکوڑیسی تو بجا وانا اول
 المسلمین کے وانا من المسلمین پڑھ اسلیو کہ اول المسلمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تے نہ یہ شخص حسن ابن صالح از حلال
 جاء الى الصلوة وقد حفره النفس فقال اکبر الحمد لله حمدًا کثیرا طویلا مبدا کا فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 صلوة قال اکبر الحمد لله بالکمال فانه لم یقل باسا فقال الرجل ان ایا رسول الله جئت قد حفر فی النفس فقلنا
 فقال القدر ایت انتی عشر ما کایتد ونها الیهم یرفعها وراح حمیدہ واذا جاء احدکم فلیمش نحو ما کان یمش
 فلیصل ما لدرکہ ولبیض ما سبقتہ ثم حمیہ انس بن مالک سے روایت ہے انکھن انما زکوۃ اسکی سا ن بھول گئے تھے رد دتا
 ہوا یا تھا وہ بولا اللہ ب الحمد سجد کثیرا طویلا مبدا کا جب صلہ نماز پڑھ کر اپنے فرمایا کس نے یہ کھاتا اوس نے کچھ پڑھا

وفضلہ تم یقیناً ترجمہ ابو سعید خدری کی روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کو اٹھنے نماز کی سطر تکبیر کہتے تھے
 سبحانک اللہم وبحمدک وتعالیٰ جہدک ولا الہ غیرک پہر لا الہ الا انتین بار کہتے تھے اللہ سب کبیر اتین بار کہتے تھے اور
 البسبح للعلیہ من الشیطان الرجیم من ہرزہ ونفحہ ونفثہ بعد اس کے قرأت کرتی۔ کھا ابو داؤد نے یہ حدیث علی بن علی کے حرس
 مرسلہ صحیح ہے وہم کیا اسمین حضرت نے **ف** ترجمہ نے کہا کلام کیا گیا اس حدیث کو اسناد میں بخیر بن سعید کلام کرتے
 تھے علی بن علی و فاعی من اور کہا احمد نے نہیں صحیح ہے یہ حدیث انتھو مگر توشیح کے علی بن علی کے دیکھ اور ابن سعید اور
 ابو ذر نے اور روایت کیا بھیقی نے اس دعا کو اس اور عائشہ اور جابر اور عمر بن مسعود سے **ع** عائشہ قالت کان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوة قال سبحانک اللہ وحمدک وتعالیٰ اسمک وتعالیٰ جہدک
 ولا الہ غیرک ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد شروع کرتی فاعی سبحانک اللہم
 وبحمدک وتعالیٰ جہدک ولا الہ غیرک۔ کہا ابو داؤد فی اس حدیث کو عبد السلام بن حبیب سے کہنے کی روایت نہیں
 کیا سو اہل حق عنینام کے اور بدیل سے سوا عبد السلام کو اور لوگوں کی نماز کا حال نقل کیا اور اسمین کچھ دعا بھیجے **ف** عبد اللہ
 بن حبیب کو تقریب میں کہا ہے ثقہ حافظ منا عبد السلام ثقہ حافظ ہی مگر چند حدیثین خلاف ثقات کی روایت کی نقل کرتا ہے
 شاید یہ حدیث بھی اون میں کی ہو اور شاید یہ ہو اس حدیث کو محدث فیروز آبادی نے **باب** السکون عند

الاقتناع نماز کی شروع کی وقت سکون کرنا بیان **ف** سفر الساعات میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب
 چپ ہوتے ایک میان تکبیر اور فاتحہ کے دوسری تمیماں فاتحہ اور سورہ کے۔ پہلے ستر سی یہ غرض ہے کہ مقتدی نیت
 کر لین اور تکبیر کھ لیں اور انکو فرغت ہو جاوی پوری فاتحہ کے سننے کی سطر دوسری ستر سی یہ غرض ہے کہ مقتدی اس
 سکتے میں سورہ فاتحہ پڑھ لیں بعضوں نے کہا کہ دوسرا سکتہ بعد قرأت کو بتار کو ع کر لیں پہلے بھی تہیب ہر امام حماد و سائر
 اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک صرف ایک سکتہ چاہیے بقدر تکبیر تحریر کے تاہم ہر کی سطر **ع** الحسن قال

سمرۃ حفظت سکتہ تین فی الصلوة سکتہ اذا کبر الامام حتی یقرا وسکتہ اذا قرا من فاتحۃ الکتا وسکتہ
 عند الکوع قال فانک علیہ عمران بن حصین قال فکتیوا فی ذلک الالدینۃ الی ابی فصدق سمرۃ ترجمہ
 حسن سے روایت ہے کہ سمرہ فی میں نے دو سکتہ پڑھ رکھو۔ یعنی دو جای چپ ہونا زمین ایک چپ رہنا تکبیر تحریر کے بعد قرأت
 تاک دوسری جب فاتحہ اور سورہ سے فراغت ہو کر ع کی وقت عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا آخر اسباب میں کہا ہائیکر

میں ہے ابن حبیب کو انہوں نے تصدیق کر سمرہ کے **ع** سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یسکت
 سکتہ تین اذا استفتح واذا فرغ من القراءۃ کا ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو
 کرتی ایک شروع نماز میں دوسری جب قرأت سے بالکل فاع ہوئے **ع** الحسن ان سمرۃ بن جندب سے عمران بن حصین سے
 تذکر اخذ شد سمرۃ بن جندب انہ حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکتہ تین سکتہ اذا کبر سکتہ

اذا فرغ من قراءة غير المقصود عليهم ولا الضالين حفظ ذلك مرة وانكر عليه عمران بن حصين فكتب
 في ذلك الى ابى بن كعب فكان في كتابه اليه ما او في ردة عليه ما ان سرق قد حفظ من ترجمه روى
 هو كمره بن جندب اور عمران بن حصين ذكر كيا تو سمره نے كها میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو کتب یاد کیں
 ایک کتبہ تحریر مجیر کے بعد دوسرا سکتہ ولا الضالین کے بعد عمران بن حصین نے اسکو مانا دونوں فی ابی بن کعب کو کما ہوا
 فی جواب یاد کمرہ نے ہیک یاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سکتہ ان حفظہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 فیہ قال سعید قلنا الفتادة ما هان السكتتان قال اذا دخل في صلاته واذا فرغ من القراءة ثم قال
 بعد واذا قال غير المقصود عليهم ولا الضالين ترجمہ سمرہ روایت ہی مجہود و سکتہ یاد ہیں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی سکتہ کما فتا وہ سمرہ دو سکتہ ہیں انہوں نے کہا ایک جب نماز شروع کری دوسری جب قرات سے فرغ
 ہو چکے بھی کما جب الضالین کچھ حکم یعنی قرات سے فارغ ہونی سے بچ کر مقصود ہو کہ فاتحہ کی قرات سے فارغ ہو یا یہ اور قیر
 سکتہ ہی عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر فی الصلوة سکن بیز الذکب من القراءة
 فقلت له یا ابا انت واجی ایت سکتک بیز الذکب من القراءة اخبرنی ما تقول قال اللهم باعد بینی وبين
 خطایا یمما باعدت بین الشرق والمغرب اللهم انقض من خطایا یمما کانت الایمن من الذنوب اللهم اغفر
 بالتوب والماء البارد ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریر کتہ جب ہو رہے تھے تو فرمایا
 پھر قرات کرتی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ذہون آپ پر میری ان باپ آپ کیا کہا کرتی ہیں اسکو میں آپ فرمایا اے
 باعد بینی آہ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم فی اوسین بجا و نقی کے فقیر ہو یون اللہم نقی من الخطایا
 کما یقی الثوب لا یقین من الدنس اللہم اغسل خطایا یمما بالماء والبرد یہ حدیث استقبح کی دعاؤں میں سے زیادہ ہو
 ہی اور ہر شایع فی اس دعا کو اختیار کیا ہی **باب** من لم یزکحہم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پکار
 کر پڑھنا بیان **ف** یہی قول ہے ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق اور اکثر اہل حدیث کا اور بھی صحیح روایت یار قوت ولأجل اور کثرت
 روایت کو اور احادیث جمع کی اگر ضعیف ہیں **عن** انس بن مالک صلی اللہ علیہ وسلم ولایکروا وعثمان کانوا یفتضحون
 للقراءة بالحمد لله رب العالمین ترجمہ انس روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر عثمان قرات شروع
 کرتے تھے الحمد لله رب العالمین کے ساتھ **ف** نیز بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہیں پڑھتے **عن** عائشة قالت کان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلوة بالتکبیر والقراءة بالحمد لله رب العالمین وكان اذا کبر لم یفتتح باسمه ولم یفتتح
 ولكن بهذا وكان اذا فرغ من الركوع لم یسجد حتى یستوی قائما وكان اذا فرغ من السجدة لم یسجد حتى یستوی
 قاعدا وكان یقول فی کل سجدتین للعتبات وكان اذا جلس ففرش رجله اليسرى وفتح يده اليمنى وكان یسبح
 عن عق الشیطان عن فوشة السبع كان یختم الصلوة بالسلم ترجمہ حضرت عائشہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مثل ذلک وکان فی انفال من اقول ما انزل علیہ المدیۃ وکان فیہ من الخمر من انزل من القرآن کان قصصہا
 شبعہ بقصہ ما فظننت انها کما فیہا فمضت فی السبع الطول واکتبت فیہا ما سطر لہم اللہ
 الرحمن الرحیم ترجمہ نزدیک فارسی روایت ہے میں نے سنا ابن عباس سے کہ تھی میں نے حضرت عثمان سے کہا تم فی سورہ
 برات کو جو میں نے پڑھے ہے **ف** میں نے در سورہ کو جو کہ میں نے جو کہ امتین دو سو سے زیادہ ہیں **ف** انفال سے ملاو یا انما
 و دشانی میں سے ہے **ف** دشانی وہ سورہ میں جو میں نے چھوٹی میں **ف** اور تم انفال سے ان سو سورہوں میں کر دیا **ف**
 جبکہ ہم طویل کہتے ہیں بقرہ آل عمران نساء مائدہ انعام اعراف تنوہ یا یونس طہ
 کہ سورہ انفال چھوٹی سورہ تھی اور کوئی سو توں کو کچھ میں کیوں کہ دیا **ف** اور انفال اور برات کو کچھ میں بسم اللہ
 کچھ حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیتیں اور اگر تین یا کاتب کہلاتی اور اس کے ذیلی اس آیت کو فلا فی سورہ
 کچھ میں فلان قصہ کو کہہ اور آپ ایک ایک دو آیتیں اور اگر تین یا کاتب کہلاتی اور اس کے ذیلی اس آیت کو فلا فی سورہ
 اور برات آخر میں اور برات کا قصہ انفال کے مشابہ ہے دو سو سورہوں میں جہاد اور تغلغات جہاد کا ذکر ہے
 اس کو کہ گمان ہو کہ برات شاید انفال میں داخل ہے اس واسطے کہ میں نے انفال کو بسم طویل میں کہا اور دو سو کے چھ میں بسم اللہ
 الرحمن الرحیم نہیں ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ ہر صحت کی چیز ہے ورنہ ابن عباس اعتراض کیوں کرتے اور
 چھوڑ دینی پر جواب یہ ہے کہ بسم بڑھونا نہیں بھلا بلکہ بسم فصل کے لیے مقرر ہوئی ہے جیسا اکی آتا ہے۔ دوسرے روایت میں
 فقیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولید بین لنا انما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا اور آپ نے بیان نہیں
 کیا کہ سورہ برات انفال میں ہے کہ ابو داؤد فی کہا شیعہ اور ابو مالک اور قتادہ اور ثابت بن عمار نے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی بسم اللہ نہیں کھی بیات تک کہ سورہ نخل اور تری **ف** کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ نخل کے جز ہے
 نہ اور سورہوں کے **ف** اس کا ان الیہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یر فصل السورۃ حتی تنزل علیہ وسلم اللہ
 الرحمن الرحیم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد شروع ہونا نہیں سمجھتے تھے بیات تک کہ بسم اللہ الرحمن
 الرحیم آپ پر اترتی **ف** تخفیف الصلوۃ للاحادیث کوئی حادثہ نماز میں پیش آئے تو جلدی پڑھ لینا درست
 عز ابو قتادہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی کھم الی الصلوۃ وانا امرید ان احول فیہا فاسمع
 بکاء الصبی فانجس کاحیدتان اشتر علی امۃ ترجمہ بی قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میں کھڑا ہوتا
 ہوں نماز میں اور قصہ کہتا ہوں قرأت زیادہ کرتا کہ رخصت طول صلوۃ کا پھر کچھ کا رونا سنکڑا کو تمام کرتا ہوں تاکہ شاز
 نہ لڑی اوکھان پر **ف** ملحدہ نقصان الصلوۃ نماز میں کی ہو یا بیان **ف** عمر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان البخل البیض ما کتب الیہ عشر صلاتہ تسعہا ثمنہا سبعمائۃ اسکا خمسہ با بھا
 نفعہ لہم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی حق کوئی نماز پڑھ کر دیا ہوا ملا کہ رسول اللہ

کبھی لو ان حصہ کبھی آخر ان حصہ یا سائران حضرت یا ایچا یا سائران یا نصف اور سحر و طلسم کہا جاتا ہے **ف** یمنع جانی من
 کسیر حکم قصور اور کسیر نظر اور ارکان یا حضور یا شرمین ہوتا ہے تو پوری نماز کا ثواب نہیں کہا جاتا بلکہ تو اس کم جاتا ہے
 کبھی نماز بالکل اولت کر بھیجے یا ایک دو جاتی ہو تو نماز بائینہ **باب** خفیۃ الصلوۃ نماز کو ہلکا کرنے کا بیان **عن**
 جابر کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع فیقول ما قال امیرۃ ثم یرجع فیصلی بقومہ فاخذ النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم لیلۃ الصلوۃ وقال امیرۃ الغشاء فصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء یؤمر قومیہ فقرا البقرۃ
 فاعتزل اجل من القوم فصلی فقیل ما فعت یا فلان فقال انما فعت فانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان معاذ یصلی
 معک ثم یرجع فیقول ما یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نحن اصحاب نواضح ونعمل بایدینا وانه جاء یؤمرنا فقر ابسوق
 البقرۃ معاذ اھان انت اھان انت اقر ابکذا اقر ابکذا قال ابو الزبیر بسبح اسم ربک الاعلیٰ واللیل اذا
 فذکرنا لعمریٰ فقال راہ قد ذکرہ ثم رحمہ روایت ہو جابر سے معاذ بن جبل رسول اللہ کی ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے پہر لوٹ
 کر ہماری امامت کیا کرتی یا لوٹ کر اپنی قوم کے امامت کیا کرتی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنے والی کس قدر افضلیت ہوگی
 کو چھوڑ دیتے **ف** ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز میں دیر کی ایک روایت میں ہو غما کی نماز میں میری معاذ بنی رسول اللہ
 کی ساتھ نماز پڑھتی پھر اپنی قوم کے امامت کرتی تھی تو سورہ بقرہ کو شروع کیا ایک شخص حاضر سے الگ ہو گیا اور سلام پڑھ کر
 اپنے نماز پڑھ لی داکیل لوگوں نے کہا تو منافق ہو گیا اور میں کہیں کہیں منافق نہیں ہوا شیخ جعفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھ کے بیان ہو جاتی ہیں اور ہماری امامت کرتی ہیں اور ہم لوگ دن بھر وہ لوگ
 سربانی پیچھے ہیں اور ہاتھوں کو محنت کر رہے ہیں رات بھر مائدہ ہو رہے ہیں ہنوز فی آج سورہ بقرہ شروع کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سر فرمایا یہ معاذ تو لوگوں کو فتنہ میں ڈالے گا تو لوگوں کو فتنہ میں ڈالے گا پڑھ فلاں فلاں سوت ابو الزبیر نے کہا یہ سحر و طلسم
 الاصلی اور دلیل افیشی **ف** صحیحین میں ہے واشتمل وضعمہا اور دوسری روایت میں ہو اذا السماء انشطرت او انما
 انشطت اور بروج والطارق **ف** صحیحین میں ابو الزبیر نے اتی معاذ بن جبل عھو یصلی بقومہ صلوۃ اللہ فی ہذا
 الخبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ کذا کذا فانا فانه یصلی ولعل ان الکبیر الضعیف وذو الحاجۃ البشر
 ثم رحمہ بن ابی بن کعب سے روایت ہو وہ معاذ بن جبل ہیں اور وہ نماز پڑھا رہے تھے تو معاذ نے اسے حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 امی معاذ تو فتنہ میں ڈال لوگوں کو تیرے پیچھے بیٹھی اور ضعیف اور کام کاج والی اور سافر نماز پڑھ رہے ہیں **عن** بعض اصحاب النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعل کیف تقول فی الصلوۃ قال التسمیۃ اقول اللہ الی اسأل واللعنۃ
 واعوذ بک من النار اما الی احسن ذنبتک ولا تدنہ معاذ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حو لھا تدن
 ثم رحمہ بعض صحابہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ایک شخص سے تو نماز میں کیا کہتا ہو بلوین تشہد پڑھتا ہوں پھر کہتا ہوں
 یا بعد ما لکنا ہوں میں تجھ جنت کو اور پناہ مانگتا ہوں تیرے جہنم سے لیکن انہیں سمجھتا ہے کہ آواز کو نہ معاذ کی آواز کو۔

بعضی بر آب ایک بندہ تھی خدا کی جو حکم سواوہ لگوں کو پہنچا دیا اور غائب بنے ہاشم کو کسی حکم نہیں یا سائین بابت کو ایک تھوڑا
 کابل کرینکا دوسری زکوۃ دینے کا تیسری گدے کو گدے کی جفت نہ کرینکا **ف** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پھر دور کھڑی ہو کر دیکھو معلوم
 نہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 فی الظہر العظمیٰ **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 یعنی ہندو اپنے پیٹ پر تھے بالکل آواز نہیں آتی تھی یہ حدیث بروید پر اوس ناول کو جو ابھی مذکور ہوئی یا **ف** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 مغرب میں کون سی سوئیں بڑی **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 یا نبی لقد ذکرתי بقرآنک هذه السورة انھا الاخر ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بها في المغرب **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سورہ والمسلات عرفا پڑھنا تو کہا اچھی پڑھو تم نے مجھ کو یاد دلادیا اس وقت کو پڑھ کر میں نے
 پھر سویت سے آخر میں سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی اوسکو مغرب میں پڑھتا تھا **ف** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سورہ والمسلات عرفا پڑھنا تو کہا اچھی پڑھو تم نے مجھ کو یاد دلادیا اس وقت کو پڑھ کر میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بالبطور في المغرب **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 سو پھر پڑھتے تھے مغرب میں **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الطويلين قال قلت ما حولى الطويلين قال الا عراف والاخر
 الا عراف فسألت ابن ابي مليكة فقال لما قيل نفسه المائدة والاعراف **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 انی کہا تم مغرب میں چوٹی سوئیں کیوں پڑھتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں دو سوئیں چوٹی سوئیں میں پڑھنا دیکھا تھا ان
 کہا وہ کون کون سوئیں میں انہون نے کہا اعراف اور انعام ابن جریر نے کہا میں نے ابن اے بلکہ سر پوجا وہ سوئیں کون سے ہیں انہون نے اپنے
 دل سے کہا مائدہ اور اعراف یا **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 کان یقرأ في صلاة المغرب نحو ما تقرن والعاديات ونحوها من السور **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 مغرب کے نماز میں ایسی سوئیں پڑھتے تھے جو طویل اور عادیات یا مائدہ اور اعراف سے معلوم ہو کہ وہ حدیثیں
 مائدہ اور اعراف یا انعام پڑھنے کی منوہ میں اور یہ روایت زیادہ صحیح اور اس سے **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 سنو حدیثیں وہ کبیرہ الا وقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في المائدة والناسي في المكتبة **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 کہا افضل میں نے سورہ حجرات سے آخر قرآن تک جنی سوئیں میں چوٹی یا پڑھی میں نے ایک ایک آیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 وسلم کو دیکھا پڑھنے میں نماز میں **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 نندی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اوس میں قل ہو الله ربی **ف** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں
 فی الکھدین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اوس میں قل ہو الله ربی **ف** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب سے نظر کرتے ہی غلہ اور عرصہ میں

من جہنہ اخبرہ اندسبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقر فی الصبح اذا زلزلت الارض فی الکتبتین کلمتہما فلا تدرک
 اسمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ذلك عندنا ثم حمید معاوی بن عبد اللہ بن سیر روایت ہے انہوں نے ایک شخص سے سنا جو
 جہنہ میں تھا وہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فخر کی ناز میں اذا زلزلت الارض پڑھا دو نو کتبوں میں میں سورت
 پڑھی لیکن معلوم نہیں اپنے بہو لکر ایسا کیا یا قصہ کیا **باب** القراءة فی الفجر من کون سے سوئیں شپ سے سحر عروین
 حریث قال فی اسمع حسن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقر فی صلاۃ الفداۃ فلا اتم بالحنس الی الکسر ثم حمید معاوی بن سیر
 سے روایت ہے گو یا میرے من رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادا کو آپ فخر کی ناز پڑھ کر فلا قسم بالحنس الجوار کسرت غیر ہی
 ایت پڑھتی یا پوری سورہ فاشمس کورت پڑھتی **باب** من ترک القراءة فی صلاۃ جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ پڑھی
 یا قرات ذکر او حکم عمر ابنی سعید قال انما قرأ بفاتحة الكتاب ما یبیس ثم حمید ابو سعید روایت ہے کہ حکم سوارہ
 فاتحہ اور جو آسان ہو قرآن میں سے پڑھ لیا **ف** اس شے سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کے ساتھ نبوت ملانا ضروری ہے بضمون کے
 نزدیک ہے **ع** ابو ہریرہ قال قال لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخرج قدامی المدینۃ انہ لا صلاۃ الا بقرآن
 ولو فاتحۃ الكتاب فما زاد ولو بفاتحة الكتاب فما زاد ثم حمید ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 پکارا دینی میں نماز درست نہیں ہوتی بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کے بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کے **ع** ابو ہریرہ قال قال لے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان انا دی انہ لا صلوۃ الا بقرآۃ فاتحۃ الكتاب فما زاد ثم حمید ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حکم سوارہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار دیا کہ یہ بات نماز درست نہیں بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کے **ع** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حکم سوارہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوۃ مقرر فرمائی یا بام القرآن ففی خراج ففی خراج غیر ہام قال قلت یا
 ابا ہریرہ انی اکون وراء الامام قال فخر ذراعی وقال اقر بھا یا قاری ففی نفسك فانی سمعت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالیٰ تعاقب الصلاۃ بینی و بین عبدک نصفین فقصم الی نصفہما العیدک و العیدک
 ما سأل قال لیسو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقر و یقول العبد الحمد لله رب العالمین یقول اللہ عز وجل حمدک نعیدک
 یقول الرحمن یقول اللہ عز وجل اننی علی عبدک یقول العبد مالک یوم الدین یقول اللہ عز وجل حمدک
 عبدک یقول العبد یا العبد و ایا الشیعہ یقول اللہ هذه بینی و بین عبدک و عبدک ما سأل یقول العبد
 الحمد للصلو المستقیم صلا الذین اعزت علیہم غیر المتصون علیہم ولا القتالین یقول اللہ فهو لا
 عبدک و عبدک ما سأل ثم حمید ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے بغیر سورہ فاتحہ کے
 اس کی نماز ناقص ناقص پوری نہیں ہے راوی نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے کہا کبھی میں امام کو پھر پڑھا ہوں انہوں نے
 برابر دوبارہ پڑھا پڑل میں پڑھ لی اور فارسی **ف** یعنی جب امام کو پھر پڑھا ہے پڑھ لی۔ اس میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ
 پھر پڑھا ہے امام کو پھر پڑھا ہے دوسری یہ کہ تیسری میں پڑھا ہے تیسری یہ کہ امام کو پھر پڑھا ہے تیسری میں پڑھا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز پڑھائی جہری آپ قرات سے نہ کئی (لوگوں کی قرات کے سبب) جب نماز ہو فارغ ہوئی تو ہمارے
 طرف مخاطب ہو کر اور پوچھا کیا تم پڑھا کرتی ہو جب میں پکار کر پڑھتا ہوں بعض لوگوں نے ہم میں سے کہا ہاں ہم تو ایسا ہی کرتے
 ہیں آپ نے فرمایا تم پڑھا کر جب ہی میں کہتا ہوں کیا ہوا ہو مجھ کو کوئی چیتے لیتا ہے قرآن مجید سے تو مت پڑھا کر قرآن کو جیت
 جہر کیا کروں سو اسوہ فاتحہ کے **عن عبد اللہ بن مسعود** قال کان مکحول یقرأ فی المغرب والعشاء
 والصبح بفتح الکتاب کل رکعة سراً قال مکحول قرأ فیما جہر بہ الامام اذا قرأ بفتح الکتاب سیکت
 سراً فان لم یسکت اقرأ بفتحہ وبعده وبعده لا یتکلم کما علی حال **ترجمہ** عبادہ سے دوسری روایت میں ہے کہ
 راوی نے کہا مکحول سورہ فاتحہ پڑھ کر مغرب اور عشاء اور فجر میں ہر رکعت میں آہستہ سے کہا مکحول نے اگر انام سورہ فاتحہ پڑھ کر کہہ کر
 جہری نماز میں تو اس وقت سورہ فاتحہ پڑھ لے آہستہ سے اور جو سکتہ مری تو انام سے پہلے یا اس کے ساتھ یا اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھ لے
چوڑی باب من رآہ القراءۃ اذا لم یجہر جہری نماز میں قرات نہ کر نہ بیان **عن ابی ہریرۃ** ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من صلاۃ جہر فیما بالقرۃ فقال اهل قراءۃ مع احد منکم انفا فقال
 رجل نعم یا رسول اللہ قال فی اقول ما لی انا زاع القرآن قال فانتہی الناس عن القراءۃ مع رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فیما جہر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالقرۃ من الصلوات حیث معوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہری سے فارغ ہوئی آپ نے فرمایا کسی نے تم میں سے میرے ساتھ
 قرات کی تھی ابھی ایک شخص بولا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب ہی میں کہتا ہوں کیا ہوا ہو مجھ کو کوئی مجھ سے چیتا
 راوی نے کہا میرے لوگ باؤاؤ قرات جہری نماز میں جب سے یہ سنار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** یعنی سو اسوہ فاتحہ
 کی اور سورتوں کے پڑھ کر کسی کو موافق ہوئے یہ حدیث عبادہ کی حدیث سے اور جیت نہیں ہی اس میں اس شخص کو جو فاتحہ
 پڑھ کر کہتا ہوں کہ **عن ابی ہریرۃ** یقول صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ نظر انفا الصبح
 بعناء الی قولہ ما لی انا زاع القرآن **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے نماز پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید فجر کے

پھر روایت کیا حدیث کو اسی طرح جیسی اوپر گزری یہاں تک کہ فرمایا کیا ہوا مجھ کو میں چیتا جاتا ہوں قرآن سے کہ روایت میں
 ہے **فانتہی الناس عن القراءۃ** فیما جہر **عن** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے قرات چوڑی جہری نماز میں پڑھ کر
 سہ سے انہوں نے نہری سے روایت کیا یہ قول ابو ہریرہ کا اور ادنیٰ کے روایت میں یہ قول زہری کا ہے **فانتہی الناس**
 بذلک فلم یکنوا یقرؤن معہ فیما جہر بہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اس وقت سے مسلمانوں کو نصیحت ہوئی وہ جہری نماز میں
 قرات نہ کرتے تھے۔ کہا ابو داؤد نے میں نے محمد بن یحییٰ بن فارس سے سنا کہ تمہارا فتنہ اناس نے یہ کہ کا نام ہے **باب** من
 رآہ القراءۃ اذا لم یجہر جب جہر نہ ہو تو قرات کرنا چاہیے **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
 فجاء رجل فقرأ لہ سبحان ربک الاعلیٰ فلما فرغ قال انک قد قرأنا لہ ارجل قال قد عرفناک بعضکم خاف الخوف ہا

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کی نماز پر کسی ایک شخص نے ایک چوڑے سبز کپڑے کا ایک ٹکڑا
 جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کہ اس نے پڑھا تھا لوگوں نے کہا ایک شخص نے آپ کو فرمایا میں سمجھا تھا۔ تم میں سے کسی نے قرآن مجید
 میں لیا ابو الولید کی روایت ہے کہ میں نے کہا میں نے قنادہ سے کہا کیا سعید بن ہنین کہا جب وہ ان پڑھا جاوی تو چپ ہاتھوں
 نے کہا جب ہو کہ پکار کر پڑھا جاوی ابن کثیر کی روایت میں ہے کہ میں نے قنادہ سے کہا قنادہ سے شایدا حضرت عائشہ فرات کو پڑھا جانا قنادہ
 نے کہا اگر برا جانتو اس سے منع کرتے حضرت عثمان بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم الفطر الفطر
 قال لیکم قرآن اسم ربک الاعلیٰ فقال رجل انا فقال علمت بعضکم خالفہ ہا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر کسی جب فراغت پائی تو پوچھا سچ اسم ربک الاعلیٰ کس نے پڑھا ایک شخص بولا کہ
 پڑھا آپ نے فرمایا میں سمجھا گیا مجھ سے کلام اللہ پڑھا جاتا ہے یا آپ ماجئی لا حی الا عجمی من القرآن اسمی اور عجمی کو
 کتنی قرات کافی ہوئی وہ شخص جو ان پرہ اور عجمی وہ جو عرب کا نہیں الا انہیں ہے اور ملو کا ہے ترجمہ عمران بن حصین
 قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في القدر فخرجنا من القدر فخرجنا من القدر فخرجنا من القدر فخرجنا من القدر
 سبب اقام یقیمونہ کیا مقام القدح سے متجملونہ ولایتا جلوتہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ہماری اوپر نکلی اور ہم کلام اللہ پڑھتے اور ہم میں عربی (عجمی) لوگ بھی تھے اور پریشی بھی تھی تو آپ نے فرمایا پڑھو
 اچھا تو قریب ایسی قومیں پیدا ہو گئی جو قرآن کو تیر کی طرح دست کر لیں یعنی تجوید میں مبالغہ کر لیں (جلدی پڑھیں گے اور مختصر
 کر دیکھیں گے) دیا جلدی دینا میں اسکا بدلہ لایا تو اور آخرت میں انکو ثواب نہ لیا کہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرجنا من القدر فخرجنا من القدر فخرجنا من القدر فخرجنا من القدر فخرجنا من القدر
 الاسواق قرآن قبل ان يقرأه اقام یقیمونہ کیا مقام القدح سے متجملونہ ولایتا جلوتہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اوپر نکلی ایک دن اور ہم کلام اللہ پڑھتے اور ہم میں عربی (عجمی) لوگ بھی تھے اور پریشی بھی تھی تو آپ نے فرمایا پڑھو
 اور یہاں سے حکم میں پڑھو اسکو دس سو چھ لکھ کسی قوم میں آئیگی اور قرآن کو مضبوط کریں گے جیسی تیر درست کیا جاتا ہے پڑھنا میں
 اسکا بدلہ لالی لیجے عجبے کو نہ کہیں کہ ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال افى
 استطيع ان اخذ من القرآن شيئا فاعلمني ما يجزئني منه فقال قل سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر
 ولا حول ولا قوة الا بالله قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الله فاما قل قل اللهم ارحمني وارزقني وحافظي واخذني
 فلما قام قال هكذا ابدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما هذا فخذ هذا التيد من الخبز ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی
 سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بولا یا رسول اللہ میں نے قرآن کو مضبوط کر لیا ہے (جلدی پڑھیں گے اور مختصر
 کر دیکھیں گے) دیا جلدی دینا میں اسکا بدلہ لایا تو اور آخرت میں انکو ثواب نہ لیا کہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرجنا من القدر فخرجنا من القدر فخرجنا من القدر فخرجنا من القدر فخرجنا من القدر

اور ہدایت کر چکا ہے وہ اوٹھا تو اس نے ہاتھ بٹا کر اشارہ کیا (یعنی میں نے بڑی دولت کما لی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اس کو کیا
 رکھنا) پھر فرمایا آپ نے اس شخص نے اپنا ہاتھ بٹا کر اشارہ کیا اس کو کیا رکھنا) اس حدیث سے معلوم ہوا جس کو کوئی سوت قرآن کی یاد نہ ہو کہ وہ
 نماز میں پھر یہ کیا کریں نماز درست ہو جاوے گی بعضوں نے کہا یہ وردِ ظہنی کیونکہ یہ نماز میں قرآن تہوڑا بہت پڑھنا ضروری
 ہے **عمر بن عبد اللہ** قال کاننا نصلی النہضۃ فیما وہو یقول یا فاعوذ بنسبہ کما و یقول کریمہ جابر بن عبد اللہ کہ ہم
 نقل نماز میں کہہ کر اور پھر دعا کرتے تھے اور رکوع سجدہ میں تسبیح پڑھتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نقل نماز میں قرأت و تسبیح
 ہر دو روایت میں ہے **قال** کان الحسن بن علی الظہری والعصی اماما و خلفا امام نقیۃ کتاب التفسیر و یکبر فی ہلال قال
 قاضی الذاریات **کریمہ حسن** ثابت کرتی تھی ظہر اور عصر میں امام ہونے کی صورت میں ایام کو پھر سنہ کی صورت میں سورہ فاتحہ کی
 تسبیح پڑھتے تھے اور بحیرہ اور تہلیل سورہ فاتحہ اور الذاریات کے مقدار تک **باب** تمام التکبیریں تکبیر کون کون سے مقام پر پڑھ کر نماز میں
 صحیح مطرف **قال** صلیبنا و عمران بن حصین رحمہما علیہ زلیخا الدیسمی اللہ عنہ فکان اذا سجد کبر و اذا رکع
 کبر و اذا نفض من رکعتین کبر فلما انصرف الخدم عمر بن زید کے **قال** الخدم صلی علیہم اہذا اوقال لقد صلینا ہذا
 قبل صلاۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم **کریمہ مطرف** سے روایت میں ہے اور عمران بن حصین نے نماز پڑھی حضرت امیر المؤمنین
 علیؑ کے پیچھے آپ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے اور جب رکعتیں پڑھ کر اڑھتے تو تکبیر کہتے جب ہم نماز سے فارغ
 ہوئی تو عمرانؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا انہوں نے ایسی نماز پڑھی جیسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے **عمر بن عبد اللہ** کہتے
 ابو سلمۃ ان باہرہ کان یکفی فی کل صلاۃ من الکتوبۃ وغیرہا یکبر حین یقع و ثم یکبر حین یرکع ثم یقول
 سبح اللہ حمدہ ثم یقول ربنا وک الحمد قبل البسجد ثم یقول اللہ اکبر حین یرکع و ساجدا ثم یکبر حین یرکع و ثم یقول
 ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرکع و ساجدا ثم یکبر حین یرکع و ثم یقول اللہ اکبر حین یرکع و ساجدا ثم یکبر حین یرکع و
 یخرج علی الصلوۃ ثم یقول حین یقف والذی نفسی بیدہ ان لا یخیر شہد ما بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکا
 لصلاۃ حتی فارقالدنی **کریمہ** ابے بکر بن عبد الرحمن اور ابی سلمہ سے روایت ہے کہ ابابکرؓ نے یہ تکبیر پڑھتے تھے ہر نماز میں فرض میں اور غیر
 فرض میں پہلے تکبیر کہتے تھے جب نماز کو کثری ہوتی تھی پھر رکوع کی وقت تکبیر کہتے تھے پھر سمع اللہ من حمدہ کہتے بعد اس کو ربنا وک الحمد
 سجدہ سے پہلے جب سجدی کو پہنچتی التکبیر کہتے پھر جب سجدہ کی سر اڑھتے التکبیر کہتے پھر جب سجدہ میں جانی نکلتی التکبیر کہتے پھر جب
 سجدہ سے سر اڑھتے التکبیر کہتے پھر جب رکعت پڑھ کر قعدہ کر کے اڑھتے التکبیر کہتے ایسا ہی رکعت میں کرتے نماز میں فارغ
 ہونے تک بعد اس کو کہتے تھے حمد خدا کی میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کی نماز ہی ہمارا نمونہ ہے دنیا کو نصیحت
عمر بن عبد الرحمن ابنی اند صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان لا یتیم الذکبید **کریمہ** عبد الرحمن بن ابی زبیر سے
 روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پڑھتے تھے تمام نہیں کرتے تھے تکبیر کو۔ کہا ابو داؤد نے اس کا سلسلہ ہے کہ
 جب کھڑے ہو کر اڑھتے تو تکبیر نہیں کہتے تھے بلکہ سمع اللہ من حمدہ کہتے اسی طرح جب سجدہ کا ارادہ کرتے تو تکبیر نہیں کہتے تھے تکبیر سجدہ پڑھتے

[illegible]

لابی قال یتکلف صلواتی مثل صلوة شیخنا هذا یعنی عمر بن مسعود اما مہم وہ کہ نہ کاذاذ افہم راسہ من السجود الاخری
 فی الركعة الاولى تعذر فقام ترجمہ ابی قتادہ روایت ہوا ابو سلیمان مالک بن الحویرث ہماری مسجد میں آئے انہوں نے کہا تعذر کی نیز
 نماز پڑھنا اور میں نہیں پڑھتا ہوں گراس راوی کسی کہ نہ کاذاذ افہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ نماز پڑھتے تھے ابوبنی کہا میں نے
 ابو قتادہ سے پوچھا پھر کہو پھر تاہم پڑھنے مالک بن الحویرث بنی انہوں نے کہا جب ہماری امام عمر بن سلمہ بیٹے میں انہوں نے یہ بھی بیان کیا
 کہ جب وہ اپنا نماز پڑھتا تھا تو دوسرے مسجد میں پہلی رکعت کو تو بیٹھ کر کھڑی ہوتے **عمر بنی قتادہ** قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث
 الى المسجد فقال ان الله انى لا صلوة والاريد الصلوة ولكنى اريد ان اركب كيف رايت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یصل قال ففقد
 فی الركعة الاولى حين رفع راسه من السجدة الاخرة **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہوا ہماری مسجد میں مالک بن الحویرث بنی او کھا بیان کیا
 پڑھنا اس نسبت کہ کہ نہ کاذاذ افہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا راوی نے کہا وہ ایک کثرت پڑھ کر بھیج جب انہوں
 اخیر سے **عمر بن مالک بن الحویرث** نے راوی ابی قتادہ سے کہا کہ اذاکان ہے وتر من صلوة لم ینقض حتی یتسبیحوا قال ک
 ترجمہ مالک بن الحویرث بنی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب پہلی تقریری رکعت سے اڑھتے تو کھڑے نہ ہوتی جب تک کہ یہ پڑھتے
 لیتے **باب** لا تعاد بین السجدة ین دون سجدة و کہ میں تھا کہ کیا بیان **ف** خطابی نے کہا بیان افہام سے ہم راوی
 کہ مسجد سے اوٹ کر اطمینان کرے پھر بلکہ دونوں میں کو ایڑیوں پر رکھ کر اور بچوں کو کھڑا کرے مشہور معنی تھا کہ یہ میں دونوں میں
 اور ان میں کھڑی کر دی اور میں بن سے لگا دی بہ حال انہوں راوی اس فعل کو نماز میں کر وہ رکھا ہوا اور تاویل کے ہے اس حدیث
 کی جائے آتی ہے اس طرح کہ ماہدیری اور ضعف میں یہ فعل مجبوری سے ہوا ہوگا دلیل اس کو بھیجی جو روایت کیا ترمذی فی حضرت علی
 سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اسی علی میں جو اپنی لہر پسند کرتا ہوں تیرے واسطے پسند کرتا ہوں اور جو اپنی لہر اجاتا ہوں
 تیرے واسطے لہر اجاتا ہوں تو اقلہ کہ کیا کرو دونوں مسجد میں کہ میں **عمر طاووس** يقول قلنا لا یجوز فی الاقضاء علی القیامین
 فی السجود فقال فی السنة قال قلنا ان الله جفاد بالرجل فقال ابن عباس فی سنة نبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
 طاووس سے روایت ہے کہ میں ابن عباس سے ذکر کیا تھا کہ سجدہ میں انہوں نے کہا یہ سنت ہے ہم نے کہا ہم تو اس کو ظلم جانے تو شی بانوں
 رفت کیونکہ پاؤں پر بار زور پڑتا ہے اور نیچی کھڑی رہنی کہ سب سے پاؤں کو تکلیف ہوتی ہے **وف** ابن عباس نے کہا ایست
 و تری ہی صلو اللہ علیہ وسلم کے **باب** ما یقول اذا رفع راسه من الركوع جب پہلی سے اڑھتا ہی تو کیا کھڑے ہو سکتا ہے
 ایسے اوی یقول ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسه من الركوع یقول سمع الله لمحمد الله محمد بن الحسن
 لا اله الا الله و ما شاءت مشی بعد **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی دوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اڑھتا ہے تو فرماتا سمع اللہ محمد اللہ محمد بنی اللہ لا اله الا الله و ما شاءت من شیء عجیب
 عبد اللہ بنی ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لیس یقول سمع الله لمحمد الله محمد بنی اللہ لا اله الا الله و ما شاءت
 لا اله الا الله و ما شاءت من شیء بعد اهل التناء و الحمد حق ما قال العبد و کلنا العبد لا اله الا الله

سے پر ایسا ہی کہ ساری نمازیں تھنی کی روایت میں ہے جب تو ایسا کر چکا تو تیری نماز تمام ہو گئی اور جو نے اس میں کوئی کم کیا تو پھر
نماز میں ہو کر کم کیا اور اس میں بھی کمی ہے آپ فرمایا جب تک کہ کھڑا ہو تو پورا کر و وضو کو **ف** اس حدیث سے تعدیل ارکان کا فرض
آتا ہوتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے ان رجلا دخل المسجد فوجدوا قائلین فقالوا سبحان الله فوجدوا قائلین سبحان الله
ثم صلوا لاحد من الناس حتى يتوضا فيضع الوضوء يعني موضع ثم يكبر بحمد الله عز وجل ويثني عليه و
يقرا بما شاء من القرآن ثم يقول الله اكبر ثم يركع حتى تطمئن مفاصله ثم يقول سمع الله من حمده حتى يستوي قاعداه
ثم يسجد حتى تطمئن مفاصله ثم يقول الله اكبر ثم يركع راسه حتى يستوي قاعداه ثم يسجد حتى تطمئن مفاصله
ثم يسجد حتى تطمئن مفاصله ثم يركع راسه فيكبر فاذا اهل ذلك فقد حمدوا الله عز وجل
ایک شخص مسجد میں آیا پھر ویسا ہی بیان کیا رسول اللہ سلم نے فرمایا کسی کے نماز تمام نہیں ہوتی جب تک کہ وضو کرے اور وضو پھر کرے
اور استیلا جلالہ کی تعریف کرے اور اسکو سر اور پر پر چٹنا چاہے قرآن میں سے پھر اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے اور طہنان سے
اس طرح کہ سب جو پڑھنی چاہے جابوین پھر سمع اللہ من حمده کہے اور سید یا کھڑا ہو جائے پھر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے اور طہنان سے
جوڑوں کے پھر اللہ اکبر کہے اور سر اٹھاوے یہاں تک کہ سید یا بیٹھ جائے پھر اللہ اکبر کہے اور دوسرا سجدہ کرے اور طہنان سے
پھر سر اٹھاوے اور پھر جب ایسا کر چکا تو اس کے نماز پوری ہو گئی **مسند فرحان بن یوسف** بعد ازاں قال فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان هذا كنتم صلوة احکم حتى يسبح الوضوء كما امر الله تعالى فليحده ويديه الى الرقبتين ويمسح برأسه
وجلب الى العقبين ثم يكبر الله عز وجل ونحوه ثم يقرأ القرآن ما اذله فیه وتيسر كركع حماد قال ثم
يكبر فيسجد فيمكروجه قال هاهم وما قال جهم من الارض حتى تطمئن مفاصله وتستريح ثم يكبر
فيسوي قاعداه على مقعد وبقیم صلیبہ فوصف الصلوة هكذا اربع ركعات حتى فرغ لا تتم صلوة احدكم حتى
يفعل ذلك ثم رافع بن ارفم سے ایسا ہی روایت ہے اور میں پھر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے تم میں سے نماز پورا
نہیں ہوتی جب تک کہ وضو پورا نہ کرے جیسا اللہ جل جلالہ نے اسکو حکم کیا پھر دھو کر منہ اپنا اور ہاتھ پھر کہیں تک اور رکوع کرے اور
اور دھو دے اور پانوں کو شئون تک پھر کبیر کہے اللہ جل جلالہ کے اور تعریف کرے اور سب پھر جہاں تک ہو سکے قرآن پڑھے
پھر ویسا ہی بیان کیا بعد اس کے کہ پھر کبیر کہے اور سجدہ کرے تو اپنا منہ زمین پر یا پیشانی زمین پر لگا دے اور طہنان سے یہاں تک کہ جوڑ
آرام پاوے اور دھیل ہو جاوے پھر کبیر کہے اور سید یا بیٹھ سنی بیٹھک پر اور پرٹ کو سید یا کرے اسی طرح نماز کو بیان کیا پھر
کہتوں کو فارغ ہوتی تک نہیں تمام ہوتی نماز کسی کے تم میں سے جب تک ایسا نہ کرے دوسری روایت میں ہے **مسند فرحان بن یوسف**
یہذا القصة قال انه فرج فوجهم الى القبلة فکبر ثم قرأ بآم القرآن وبما شهد الله انفسا واذا ركعت
فضع راحتيك على ركبتيك ولمد ذمرك وقال اذا سجدت فكن لسجودك فاذا ركعت فاقعد على فخذ اليسرى
ثم رافع بن ارفم سے بھی قصہ اس میں بھی ہے جب تو کھڑا ہو اور منہ کرے تو قبل کبیر پھر کبیر اور سر اٹھا کر پڑھ اور جو اپنے قرآن

[illegible]

اول سوچا کہ کیا اور کہینو کو جہاد کیا یا نہ کیا کہ ہر ایک عضو پر تمام پرچم کیا چھڑ ستم ملین حمد کہا اور کہہ کر سوئی بہا نہ کیا کہ حضور
 قسم کیا پر الگ کیا اور جہاد کیا اور دونوں کو جو زمین پر کہا اور کہینو جہاد کہینو کیا نہ کیا کہ ہر عضو پر تمام پرچم کیا چھڑ ستم ملین حمد کہا اور کہہ کر سوئی بہا نہ کیا کہ حضور
 کیا نہ کیا کہ ہر عضو پر تمام پرچم کیا چھڑ ستم ملین حمد کہا اور کہہ کر سوئی بہا نہ کیا کہ حضور
 علیہ السلام کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوۃ لایتمھا صاحبھا تتم من قنوتہ
 جسکی فرض ناقص ہو گے تو وہ نقصان نفلوں میں سے پورا کیا جاوے گا **ع** النبی حکیم الفضل قال خاف من زیاد ابن
 زیاد قال لعلہ ینتہ قلنا باہرۃ قال فسنبتی فان شئت لہ فقال لای فی الا اجذک حدیثا قال قال لعلہ
 قال یونس ولحسبہ ذکرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ازاول ما یحاسب الناس بہ یوم القیمۃ من اعمالہم
 الصلوۃ قال یقول بنا عزوجل اللہ امکۃ فھو علم النظر فی صلوۃ عبدک اتمھا ام نقصھا فان کانت تامۃ
 کتبت لہ تامۃ وان کان انتقص منھا شیئا قال انظر اهل العبدک من تطوع فان کان لہ تطوع قال اتوا عبدک
 خریضۃ من تطوعہ ثم توخذ الاعمال علی ذلک ثم یرحمہ انس بن حکیم ضبی ابن زیاد یاربہ کا خوف کر کر دینے میں آئے
 وہاں ابوہریرہ سے انہوں نے اپنا نسب انہوں کو لگایا وہ ان سے ملے لیکن ابوہریرہ نے ان کو کہا ای جوان میں تجھے کو کیا
 حدیث بیان کروں انہوں نے کہا کیوں نہیں بیان کر دانتہ پر رحم کر یونس نے کہا میں بھی سمجھتا ہوں کہ انہوں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہا اپنے فرمایا اول سب عملوں میں قیامت کے دن نماز کا سوال ہوگا تو ہمارا فرودگا
 جل جلالہ فرشتوں سے فرماوے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے دیکھو یہ کہ بندہ کی نماز کا کیا ناقص اگر کامل ہوگی تو پورا ثواب کما جاوے گا
 اور جو ناقص ہو گے تو اس جل جلالہ فرشتوں سے فرماوے گا دیکھو میری بنا پر یا فضل میرا اگر نفل ہوں تو وہ فرض نفلوں میں سے
 پورا کر دیکھ تمام اعمال کا بھی حال ہوگا **ف** مثلاً زکوۃ اگر ناقص ہوگی تو نفل صدقات سے اور روزہ اگر ناقص ہوگا نفل روزوں
 کی تکمیل ہو گے **ع** تسمیع اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد النعمی قال ثم الزکوۃ مثل ذلک ثم توخذ
 الاعمال علی حسب ذلک ثم یرحمہ تسمیع داری سے بھی ایسا ہی روایت ہے اوس میں اتنا زیادہ ہے کہ پس زکوۃ کا بھی حال ہوگا کچھ
 تمام اعمال کا حسب طوری ہوگا **باب** وضع الیدین علی الرکبتین دونہم کثون یہاں کہہ کر ہمارے کوع میں عرض صعب
 بن سعد قال صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیثک بکبیر کبیر فی غزاک فعدت فقال لا تصنع لھذا فان کانکنا لنعقلہ
 قہمینا عن ذلک ثم انما نضع الیدینا علی الرکبتین تسمیع داری سے بھی ایسا ہی روایت ہے اوس میں اتنا زیادہ ہے کہ پس زکوۃ کا بھی حال ہوگا کچھ
 تو میں نے دونوں ہاتھوں کو دو گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لیا (اسکو تلبیس میں لکھتے ہیں) میری باپ بعد بن قحص نے مجھ سے کیا اس
 پھر میں نے ویسا ہی کیا انہوں نے کہا رت کر ایسا پہلو ہم بھی ایسا ہی کرتے تھے بعد اوسکہ ہمارا نعت ہوئی اسکا حکم ہوا کہ انہوں
 یہاں کہہ کر کا **ع** محمد بن عبد اللہ قال اذا رکع لحدکم فلیقر ذرا عیدہ الفخذیہ ولیطبقوا بین کھنیہ فکا فی انظر الی
 اختلاص اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرحمہ عبد اللہ بن حواری کہا جب فی تم میں سے رکوع کرے تو دو ہاتھ دلوں

لکھایو اور دونو جھیلان مار کر زلیو کر گویا میں اس وقت تکچہ ہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوتھو کو اختتام کو کہ اس کو تین تین کہیں
 اور اعلیٰ اسلام میں ایسا ہی حکم تھا پھر کچھ نہ ہو گیا اگر کہہ سنوں پر ہاتھ کہہ نہ کا حکم ہو اگر عبد اللہ بن مسعود کو بچلا ہی حکم مارا یا وہاں بقول
 الرجل فركوعه وسجوده اذى ركوعه وسجوده من كبره كبره عمن قال انزلت فاستمع يا ابا عبد الله العظيم قال سئل
 الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها في ركوعه فلما نزلت استمع الله اعلیٰ قال اجعلوها في سجودكم ثم جرحه عقبہ بن ابی عن
 روایت ہر جب یہ روایت اور ہی منبر باسم ربک العظیم بن سبحان بنی العظیم کہہ اپنے فرمایا اسکو رکوع میں کہا کہ وجب یہ روایت اور ہی منبر
 اسم ربک الاعلیٰ بن سبحان بے الاعلم کہہ اپنے فرمایا اسکو سجود میں کہا کہ وجب یہ روایت اور ہی منبر زاد قال فكان
 رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ركع قال سبحان ربی العظیم وحمدہ ثلاثا واذا سجد قال سبحان ربی العظیم
 سبحان ثلاثا قال ابو داود وھذا الزیادۃ تخاف ان لا تكون محفوظۃ ترجمہ عقبہ بن عامر سے ایسا ہی روایت ہر اور
 پھر کہ رسول اللہ جب رکوع کرتی تین بار سبحان ربی العظیم وحمدہ کہتے اور جب سجد کرتے تین بار سبحان ربی العظیم وحمدہ کہتے
 ابو داؤد نے کہا کہ خوف ہے کہ جملہ کی زیادت محفوظ نہ ہو عن حدیث یقیناً انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول
 في ركوعه سبحان ربی العظیم وفي سجوده سبحان ربی العظیم و ما یأتیہ رحمة الا وھو عندھا فقال لا یأتیہ عذاب
 الا وھو عندھا فقو ترجمہ عقبہ بن روایت ہر انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ رکوع میں کہتے
 سبحان ربی العظیم اور سجود میں کہتے سبحان ربی العظیم اور جب ایت میں عذاب کا ذکر ہوتا دامن ٹھہرتے اور عذاب سے پناہ انھیں عن
 عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول في سجودہ وركوعہ سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ترجمہ
 حضرت عائشہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجد اور رکوع میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہتے تھے عن
 بن مالک الاشجعی قال فسمعت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فقام فقرا أسو البقرة لا یمر بآیۃ رحمة الا وھو
 فقال لا یمر بآیۃ عذاب الا وھو فقعد قال ثم رکع بقرا فقام یقول في ركوعہ سبحان ربی العظیم والحدیث والحدیث
 والحدیث والحدیث ثم سجد بقرا فقام یقول في سجودہ مثل ذلک ثم قام فقرا یا ابا عمران ثم قرأ سورة
 سورة ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ کہتے کہ آپ نے سورہ بقرہ پڑھی
 جب کسی عمت کو ایت پر گزرتی تو وہاں ہرتے اور دعا کرتے اور جب عذاب کی ایت پر گزرتے وہاں شہرتی اور پناہ مانگتے پھر
 اپنے رکوع کیا جتنے ویراک قیام کیا تھا آپ رکوع میں کہتے سبحان ربی العظیم والحدیث والحدیث والحدیث پھر سجد کیا
 جتنے ویراک قیام کیا تھا پھر سجد میں ایسا ہی کھا جب رکوع کہتے ہوئی اور سورہ آل عمران پڑھی پھر ایک سو تین عن
 حدیث یقیناً انہ رسول الله صلى الله عليه وسلم یصلی الیل کان یقول الله اکبر ثلاثا ذوالملکون والحدیث
 والحدیث والحدیث ثم استفتح فقرا البقرة ثم رکع فكان ركوعه خوام قیامہ وكان یقول في ركوعہ سبحان ربی
 العظیم ثم رفع رأسه عن الركوع فكان ركوعه یقول الحمد ثم سجد فكان سجودہ یقول الحمد ثم رفع رأسه عن السجود

۴۰ حضرت عائشہ کا ذکر ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے وقت یہ دعا پڑھائی تھی

۲۱۹

بن علی شوکانی نے فی ثل الاولیاء میں کی ہر سن شاد فلیح الیہ اور حدیث باب میں جو چھوڑنے سے استدلال کیا ہے اس امر پر بڑے رکوع تک کثرت ہے چھ استدلال ضعیف ہے کیونکہ اس تقدیر سے عدل حقیقت سے بلا قریبہ صارفہ و طرح لازم آتا ہے اول لفظ کثرت میں کہ اگر ہر مرد کو لینا پڑتا ہے دوسری لفظ صلوة میں کہ اوس ہر مرد کو کثرت لینا پڑتی ہے **باب فی فضائل التَّحِیُّدِ** صحیح بن کون ہر شخص میں سے لگنا چاہیے **عن ابن عباس رضی اللہ عنہما** صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت قالوا الحمد اور نبی تک صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعتہ ویکبکب شمس وکلا ثوبا من حریمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ کر کے سات اعضا پر زانو ڈالو و دو ہاتھ اور دو گھٹنہ اور دو نونہ پاؤں پر اور منہ کیا بالون کے اکٹھا کر نیچے اور کپڑوں کو جو پڑنا زمین **عن ابن عباس رضی اللہ عنہما** صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت رعبا قال امرت نبی تک ان یسجد علی سبعتہ ارب تمر حمیمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات اعضا پر سجدہ کرنی کا **ف** مگر منہ زمین پر یا نی اور ناک دونوں داخل ہیں لیکن اگر ناک زمین پر نہ لگی تو سجدہ درست ہے اگر ناک مگر پیشانی کے بغیر پیشانی کی مستقیم نہیں ہوتے۔ بالون کا اکٹھا کرنا دستار وغیرہ میں مایوسہ یا باندہ نہ لگانا زمین کردہ ہے اس طرح کہ پھر جو زنا سمیٹنا خاک سے بچانے کیلئے **عن العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ** سماع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد سجد مع سبعتہ ارب جمہ کفاه و رکبتاہ و قد ملکہ ترجمہ حضرت عباس سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا جب بندہ سجدہ کرتا ہے اس کی ساتہ سات اعضا اس کو سجدہ کر میں ہاتھ اور دو گھٹنہ پاؤں **عن ابن عباس رضی اللہ عنہما** صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یسجد ان کما یسجد الوجود و اذا وضع احدکم وجہہ فلیضع یدیه و اذا رفع فلیرفعہما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں ہاتھ سجدہ کرتے ہیں جب سجدہ کرتا ہے ہر کوئی تم میں سے اپنا منہ زمین پر رکھو تو دونوں ہاتھ بھی کہے اور جب اٹھو تو دونوں ہاتھوں کو بھی اٹھاؤ **ف** یہ حدیث موقوفہ صحیح بن عمر پر آگئے اس کو ابن عمر کا قول روایت کیا **باب السجود علی الارض** والجمہ تہ ناک در پیشانی پر سجدہ کرنا کیا بیان **عن ابی سعید الخدری** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای علی جہتہ و علی ارنبتہ ان شطین من صلوة صلاھا بالنا ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور ناک پر شئی کا نشان تھا تا نازر مانی سے **باب صفت السجود** صحیح کیونکہ اگر **عن ابی اسحاق** قال اوصفتنا البلاء بن عازب وضع یدیه واعتمد علی ركبتيه و رفع عجزه و قال هكذا كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد ترجمہ ابی اسحاق سے روایت ہے برادر بن عازب نے ہم کو سجدہ بتلایا تو اپنی دونوں ہاتھ زمین پر رکھو اور اکٹھا کر لگایا اور سر میں کو بلند کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تھے **عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ** قال اعتمدوا فی السجود ولا یفتن شرا حد کہ ذرا عیدہ افترش الا کلب ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتدال کر سجدہ کر میں **ف** یعنی پیٹ کو ہموار رکھو اور دونوں ہاتھوں کو زمین پر لگاؤ اور کہنیاں پہلوؤں سے جدا کر کے پیٹ پر لگائیں کہ بعضوں نے اعتدال کو کہہ دیا ہے مگر میں طہیم نام سے کہہ کر سجدہ کر دیتا **ف** اور نہ چھوڑو کوئی تم میں سے ہاتھ نہ لگتی کے طرح یعنی زمین سے نہ لگاؤی **عن ابن عباس رضی اللہ عنہما** صلی اللہ علیہ وسلم کا اذا سجد جانی یدین یدین

لو ان حجۃ ارادت ان تمر تحت يديه فمرت ترجمہ یہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتی وہ وہاں پہنچ کر پہلوں سے جدار کھینچ کر اٹھا کر بکری کا بچہ چاہی تو ہاتھوں کے نیچے سے چلا جا کر **ع** ابن عباس قال انبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 من خلفه فرائیضاً بطیئہ وجعل فی قد خرج من یدیه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا
 (آپ سجدہ میں تھے) میں نے اپنی ہاتھوں کی سفیدی کو دیکھا آپ اپنے دونوں بازوؤں کو جدا کر کے سوئی تھے پسلیوں کے اور اپنے پیٹ کو ہاتھوں کی
 تھے زمین سے (خطابی) فی منجر کے منہ سے نکلتے تھے کہ میں کو اٹھائے ہوئے تھی اور ایک طرف کو دوسرا جبکہ سوئی تھی **ع** ترجمہ حضرت
 صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انہماک تھا کہ اسے جدار سے جدا کر دے اور وہاں پہلوؤں سے جدار کھینچ کر اٹھا کر بکری کا بچہ چاہی تو ہاتھوں کے نیچے سے چلا جا کر
 ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتی تو دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے جدا کر کے ہاتھوں کے نیچے سے چلا جا کر بکری کا بچہ چاہی تو ہاتھوں کے
 خلیف اور پشت پر **ع** ابن عباس قال انبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انہماک تھا کہ اسے جدار سے جدا کر دے اور وہاں پہلوؤں سے جدار کھینچ کر اٹھا کر بکری کا بچہ چاہی تو ہاتھوں کے
 ولیدہ من خذ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے ہاتھوں کی ٹیٹھریں نہ بچاؤ اور
 رازوں کے بارے میں **باب** الرخصۃ فی ذلک سجدوں میں کہیں کوئی نوز میں پرگٹانے کی جائز ہے **ع** ابن عباس قال انبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشقۃ السجود علیہ وسلم اذا انصرفوا فقال استمعوا ابوالکب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ سجدہ میں ہر ایک کو تکلیف ہوتی ہے جب ہم سب سجدہ کرتے ہیں آپ فی فرمایا کہ میں نے یہ کیا
 کرواؤ **باب** التخصیر لا یقضاء کمر باختر کہنا نماز میں منہ سے **ع** زیاد بن صبیح الخفقی قال صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث عن فوضت
 یدی علی خاصرتی فلما صلی قال هذا الصلی فی الصلاۃ وكان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامیناً **ع** ترجمہ
 بن صبیح سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کے پہلو میں ناز پڑی تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھا عبد اللہ بن عمر نے کہا یہ صلی ہے نماز
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ کرتی تھی اور صلی ہے یعنی رسول کی شکل میں جو سولی پر چڑھتا ہے اور ہاتھ اسی طرح سر رکھ جاتی ہیں **باب**
 البکاء فی الصلوۃ کہ نماز میں نے کہا میں **ع** عبد اللہ بن الفخیر قال انبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث عن فوضت
 صدرہ ازینکازیز الرحمن البکاء ترجمہ عبد اللہ بن الفخیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز میں
 تھے اور آپ کو سینی میں سے ایسے آواز آتی تھی جیسے چکی کی آواز دونوں طرف احمد کی روایت میں ہے کہ آپ نماز میں ہر سجدہ کے بعد
 کہ اندر سے آواز آتی جیسے دیگ جوش مارتی ہو یعنی روئے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دونوں طرف سے نماز نہیں جاتی تھے **باب**
 کر اہیۃ الوسیۃ وحديث النفس فی الصلوۃ دل میں سوئے خیال آنے کے کہ است نماز میں **ع** زید بن خالد الجعفی
 ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قضا فاحسن وضوءہ ثم صلی رکعتین لا یسمی و فیہما غفرلہ ما تقدم من
 ذنبہ ترجمہ زید بن خالد جعفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے جو طرح چھوڑ دے کھینچے اور ان
 میں کچھ نہ ہوئے اور اگر گناہ بخشد دے جاتے ہیں **ع** عقیبہ بن عامر الجعفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
 احدا يتوضا فیسئ الوضوء یصل رکعتین یقبل بقبہ وجهہ علیہما الا وجبت لہ الجنۃ ترجمہ عقیبہ بن

مسجدین تشریف لائی دیکھا تو لوگ نماز میں اپنے ساتھ آسمان کی طرف اٹھارے نماز میں اپنے فرمایا جو لوگ اپنے نماز میں آسمان
 کی طرف دیکھتے ہیں چاہے اس سے باز آئیں شاید انکی بنیائی جاتی ہے **عن ابن مسعود** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ما بال أقوام يرفعون أبصارهم فصلاهم فاشتد قوله فذالك فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله يتخطف ابصارهم ثم
 انس بن مالك سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا اپنی نگاہیں نماز میں آسمان کی طرف اٹھا کر
 ہیں پھر آپ نے سختی سے فرمایا اس سے باز آئیں ورنہ دوپاک لیاؤں گا میں انکی رعیت ہوں اور میں ان کے عہدے کا منتقل ہوں
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھوں نے کہا اے اللہ تعالیٰ انھیں عذاب دے جو چاہے اور تو نے اپنے
 رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پڑوسی کو پڑوسی اور میں نقش بنوئی تھے آپ نے فرمایا پھر ان
 کی نماز بھلا دی لیاؤں گا اب جو ہم پاس ابوجہم کی وہ چادر آپ کو تھمے دی تھی اور لی آؤ اس سے کھل اوسکا دوسری روایت میں لکھا
 کہ دیا گیا کہ اب جہم خلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیر امت لکھ دی آپ نے ایک چادر ابوجہم کی کر دی بنی ہوئی ہے لے
 لوگوں کی کہا یا رسول اللہ وہ چادر اس سے چھپی ہے **باب** التَّحَنُّنُ فِي ذَلِكَ اوپر اوپر دیکھنا کی گردن موڑ کر نماز میں نہ
عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يتخطف ابصارهم فذالك فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله يتخطف ابصارهم
 قال ابو داود وكان السلف فارسا الى الشعب الليل احسن ترجمہ صلی بن غنیم سے روایت ہے صلیج کی نماز کی تشریف لائی رسول
 اللہ نماز پڑھتے جاتی تھیں اور گہائی کی طرف دیکھتے جاتی تھیں ابو داؤد نے کہا آپ نے اوپر اوپر ایک سو اسیجا تہارت کو گہائی کے
 و طرف کیونکہ اوپر سے خوف تھا کفار کو انکا **باب** التَّحَنُّنُ فِي صَلَاةِ النَّازِلِينَ کو شکام مرست **عن ابن مسعود** ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل تھا کہ جب نماز پڑھتا تھا تو اپنے سر سے لٹکتا تھا **عن ابن مسعود** ان
 روایت ہے رسول اللہ نماز پڑھتے تھے اور امامت بنی نبی کو (جو نواسی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) اوٹھا کر ہوسے تھوڑا سا پھیر کر دیتی
 اوسکو بیٹھا دیتا اور جب کھڑی ہوتی پھر اوسکو اٹھا لیتا **عن ابن مسعود** ان روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہبیرہ
 ابوالعاص سے - اس شے صاف معلوم ہو اگر اگر کا یا اثر کی تنگ کرے اور نماز نہ پڑھنے کو تو اسکو گود میں لے لیا کہ کہیں
 پڑھنا کر نماز پڑھنا درست ہے **عن ابن مسعود** ان روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے لیے وصیہ کیا کہ جب نماز پڑھنا شروع کرو تو اپنے سر سے لٹکتا تھا **عن ابن مسعود** ان
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے لیے وصیہ کیا کہ جب نماز پڑھنا شروع کرو تو اپنے سر سے لٹکتا تھا
 اسی طرح خیر نماز تک کرتے تھے **عن ابن مسعود** ان روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے لیے وصیہ کیا کہ جب نماز پڑھنا
 بند ہے ابوالعاص علی بن نفیر فاذا سجدا فضعها ترجمہ ابوبکر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے لیے وصیہ کیا کہ جب نماز پڑھنا

[illegible]

۲۶۷
جب حضرت نماز پڑھتے ہوئے آپ جواب کہو دیا کرتے جب ہم نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس سرکوت کرائے تو ہم نے کہا
کوسلام کیا (معمول کے موافق آپ نماز میں تھے) آپ نے جواب دیا (بعد نماز کے) فرمایا نماز میں ایک شغل بہتر نہیں

عبد اللہ قال کنا نسلم فی الصلاة ونام بجا جتنا فقد مت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو یصلی فسلمت علیہ فلم یرد علی السلام فاخذنی ما تقدم وما حرت فلما قضی رسول اللہ

یصلیٰ فسمیت علیہ فلم یرد علی السلام
صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ قال ان الله عز وجل یحدث من امره ما یشاء وان الله تعالیٰ قد احش
از لایک کما فی الصلاۃ فرد علی السلام ترجمہ عبداللہ بن مسعود روایت ہر پہلے ہم نماز میں سلام کیا کرتے

ان کے لئے نماز کی ضرورت ہے۔ اور اگرچہ یہ سب سببیں ہیں مگر جو سبب سبب ہے اس کے لئے نماز کی ضرورت ہے۔

میں نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا چھپ کر گیا یہی پوچھے اور میں نے اس میں یہ فرمایا کہ جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ فی فرمایا اب بدل جلا بد جو چاہتا ہے نیا حکم ادا کرتا ہوا یا دس نے نیا حکم کیا یہ نماز میں جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ فی فرمایا اب بدل جلا بد جو چاہتا ہے نیا حکم ادا کرتا ہوا یا دس نے نیا حکم کیا یہ نماز میں

ہاتھ نہ کر دیکھو میری سلام کا جواب دیا **حسن** صحیح ہے قال سرور برکت علیہ السلام روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص میری سلام کا جواب دے گا میں اس کے لئے سات سو اجر لکھ دوں گا۔

صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے اٹھ کر جواب دیا کہ میں نے اس سے
معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنا درست ہے اور اشاری ہو سلام کا جواب دینا بھی درست ہے۔ **عن جابر قال** ارسل نبی اللہ
ﷺ **السنن المصطلحة** فانتہی وہو مصابحہ بعینہ فکلمتہ فقال لیسیدہ ہکذا

صلی اللہ علیہ وسلم الریاض المصطفائیة وهو یصلی علی بعضہ فکلتہ فقال لیسیدہ ہکذا
کلتہ فقال لے بیدہ ہکذا وانا اسمعہ یقرأ ویومیئ أسہ قال فلما فرغ قال ما فعلت فی الذی ارسل
کلتہ اصلہ ترجمہ حارثی روایت و محکمہ بجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فانہ لم یمنعہ ان اکلمن الا کنت اصلہ ترجمہ جابر سے روایت تو مجھ کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اصطلاح مابین جب میں لوٹ کر آیا تو آپ نے پڑھ رہے تھے اپنے اونٹ پر میں نے آپ کی بات کی آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے
فرمایا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ ان میں سے ایک کا نام اللہ پر ہے اور یہ سنا ہے کہ اسے حضور

پھر میں نے بات کی آپ نے ہاتھ سوسٹا رہ گیا اور میں سن رہا تھا آپ کلام اللہ پڑھ رہے تھے اور میرا استاد کہہ رہے تھے کہ

اور جلد و سوا کرنا واجب ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ تم سب اسوہ سبطات نہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔

صلی اللہ علیہ وسلم حین کانوا یسلمون علیہ وهو یصلی قال یقول هكذا ویسطط یحضرین
کفہ وجعل یطنه اسفل وجعل ظهره الی الخوف ترجمہ عبد بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مسجد قبا میں نماز پڑھنے کو گئے انصار آئی اور آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے بلال سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جواب دیا حیا نہوں نے سلام کیا اور آپ نماز میں تھرا ہوں نے کھا اطرہ جعفر بن عبد

حضرت عبداللہ علیہ السلام نے یہ کچھ جواب دیے یا حجت یہوں سلام کیا اور آپ مالدین کو اپوں سے اسرار برکات

صلوات اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جواب دیا حبیبا! انہوں نے سلام کیا اور آپ نماز میں پھر اُنہوں نے کھا اس طرح جعفرؓ نے

مسجد قبا میں نماز پڑھنے کو گئے انصار آئی اور آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے بلالؓ کو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جواب دیا جب انہوں نے سلام کیا اور آپ نماز میں تھے انہوں نے کھانا کھا لیا اور حضرت جعفرؓ نے

کہہ وجعل بطنہ اسفل وجعل صدرہ اعلى ثم لبس ثوبين احمر ولبس حذاء من ارجلہ
مسجی قبا میں نماز پڑھنے کو گئے انصاری اور آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے مین نے بلال سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہہ وجعل بطنہ اسفل وجعل ظہرہ الا فوق ترجمہ عجب راسخ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو کہا رسول

صلى الله عليه وسلم حين كانوا يسلمون عليه وهو يصل قال يقول هكذا ويسلمون بعضهم
كذلك وجعل يطنه أسفل وجعل ظهره الخوف ترجمه عبد الله بن عمر بن روايت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

المفتي عليه السلام قال في جواب السؤال الثاني وهو: هل يجوز للمسلم أن يتبعه في كل ما فعله؟
 عليه السلام قال: لا يجوز له أن يتبعه في كل ما فعله، بل في كل ما فعله من غير ما فعله.

الحبيب يصلي فيه قال فجاهد الانصار هزموا عليا وهو يصلي قال فقلت لبلال كيف بيت رسول الله - ٩٠ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ عبد اللہ بن عمر یقول اخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الفریاء یصلیٰ خبیثہ قال فجاءتہ الانصار فسلموا علیہ وهو یصلیٰ قال فقلت لبلال کیفایت رسول

[illegible]

پھر میں نے بات کی آپ کا ہندوستان پر کیا کیا اوس کام کو جو کونبی میں نے ٹھیکہ بیجا تھا اور میں
اور سجدہ کیوں سطر / جب آپ فارغ ہوئی تو آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا اوس کام کو جو کونبی میں نے ٹھیکہ بیجا تھا اور میں

اوسکو بتلایا پہنلی کوچی کر کیا اور اوسکی پشت کو اوپر عمر ابی ہدیۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سنا تھا کہ فی
 صلاۃ ولا تسلیم قال احمد یعنی مادی ان لا تسلیم ولا ایسلم حلیک و یغیر الرجل بصلواتہ فیغیر
 وہو فیہا شاک ترجمہ اے ہریرہ ہر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نقصان ہر نماز میں اور
 سلام میں ف امام احمد نے اسکو تفسیر بھیجے کہ ہے سلام میں نقصان بھیجے کہ تو کسیکو سلام کرے وہ جواب دے نماز میں
 نقصان بھیجے کہ آدمی کو شک ہو میں نے تین رکعتیں پڑھیں ہیں یا چار پھر وہ اگر ٹوڑ لی اور نماز سے لوٹ آوے حالانکہ
 اوسکو شک رہے۔ بعضوں نے کہا سلام میں نقصان بھیجے تجھ کو کوئی کچھ سلام علیک و رحمۃ اللہ تو اسکو جواب
 میں لےنا ہے کھدے و علیک سلام بھی نقصان ہو چاہے اتنا ہی کہنا و علیک السلام
 و رحمۃ اللہ یا زیادہ و علیک السلام و رحمۃ اللہ و کثرت بعضوں نے کہا نماز میں غصہ راریہ ہے کہ سو جاوے

اوسکو ارکان سے غفلت کرے و اللہ اعلم۔ کہا ابو داؤد

نی دوسری روایت میں یوں ہے

لا غدر فی تسلیم و اہلۃ

مگر ابن فضیل نے

روایت کیا

عبدالرحمن بن محمدی کی طرح سو تو تھا اب ہریرہ پر۔ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا تام ہو پارہ پانچواں ابو داؤد کے میں ابون سید
 اب شروع ہوتا ہے پارہ چہٹا اس کے فضل اور احسان کے بھروسے پر بجا و طاقت کچھ نہیں ہو بغیر اسکی ہر دو کے فقط فقط

تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسُ وَتَبَاوَهُ الْجُزْءُ السَّادِسُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۸۳	نماز شروع کرنے کا بیان	۱۹۱	نماز شروع کرتی وقت کیا دعا پڑھے
=	دونو ہاتھ اوٹھانے کا بیان	۱۹۲	بسم اللہ سے نماز شروع کرنا
۱۸۴	نماز کے شروع کرنے کا بیان	۱۹۵	نماز کے شروع میں سکتی کا بیان
۱۸۹	رکوع کی وقت اتھ نہ اوٹھنا کا بیان	۱۹۶	بسم اللہ پکار کر نہ پڑھنے کا بیان
۱۹۰	واٹھنا ہاتھ بائیں پر باندھنا	۱۹۷	بسم اللہ پکار کر پڑھنے کا بیان

۱۹۸	اویں حادثہ ہوجاویں تہجدی تمام کرے۔	اویں تہجد نہیں ہوتے۔
۱۹۹	نازنین کے ہونے کا بیان۔	جبکہ فرض اٹھتا ہوگی تو وہ نقصان نفلوں میں ہو کر کیا جائیگا
۲۰۰	ناز کو ہلا کرنے کا بیان۔	دو تہجدوں پر ہاتھ رکھنا رکوع میں۔
۲۰۱	نکس کے قزات کا بیان۔	رکوع اور سجدی میں کیا کہیے۔
۲۰۲	پہلے دو رکعتوں میں طول نہ کرنا۔	رکوع اور سجدی میں دُعا کرنے کا بیان۔
۲۰۳	نکس اور عصر میں کون سے سورتیں پڑھیے۔	ناز میں دُعا مانگنے کا بیان۔
۲۰۴	مغرب میں کون سے سورتیں پڑھیے۔	رکوع اور سجدی کا مستعار۔
۲۰۵	پہلی رکعت میں جو سورت پڑھی اور دوسری رکعت میں جو سورت پڑھی۔	جب امام کو سجدے میں نہ تو کیا کری۔
۲۰۶	غیر میں کون سے سورتیں پڑھیے۔	کون کون سے اعضا کو سجدی میں زمین پر گھارے
۲۰۷	جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی یا قرات نہ کرے گا حکم۔	سجدہ ناک اور پیشانی پر کرنا۔
۲۰۸	چھری نماز میں قرات نہ کرنے کا بیان۔	سجدہ کیون کرے۔
۲۰۹	جب جب نہ ہو تو قرات کرنا چاہیے۔	سجدی میں کہنیوں کو زمین پر لگانے کی اجازت۔
۲۱۰	امی اور اعلیٰ کو کھٹنے قدرت کافی ہے۔	کمر پر ہاتھ رکھنے کی نماز میں ممانعت۔
۲۱۱	تکبیر کون کون سے مقام پر کھی نماز میں۔	ناز میں رونے کا بیان۔
۲۱۲	سجدہ کرتی وقت بھلا کھنڈن کون پر کھی یا ہاتھ نہ کرے۔	دل میں وسوسہ اور خیالات فانی نماز میں لانا مکروہ ہے۔
۲۱۳	پہلی اور دوسری رکعت پرہ کرکھڑا اٹھے۔	ناز میں امام کو بتانے کا بیان۔
۲۱۴	دو رکعتوں میں اتنا کرنا۔	امام کو بتانے کی ممانعت۔
۲۱۵	جب کو عہد سے اٹھا ہو تو کیا کھی۔	ناز میں گردن موڑ کر ادھر ادھر دیکھنا مکروہ ہے۔
۲۱۶	دو رکعتوں کے درمیان کون سی دُعا مانگیے۔	ناک پر سجدہ کرنے کا بیان۔
۲۱۷	عزیمین جب جماعت میں ہوں تو مردوں کے بعد۔	ناز میں کسی طرف دیکھنے کا بیان۔
۲۱۸	ادھتھادین سجدہ کرے۔	ادھر ادھر دیکھنا بے گردن موڑی درست ہے۔
۲۱۹	رکوع سے اٹھ کر کتنی دیر تک کھڑی اور دو۔	ناز میں کونسا کام درست ہے۔
۲۲۰	سجدوں کے چپ میں کھنڈر بیٹھے۔	ناز میں سلام کا جواب دینا۔
۲۲۱	جو شخص نماز میں چپے طرح کھڑے ہو کر رکوع اور سجدہ کرے۔	

فہرست پارہ چہم تمام شد بعونہ

۲۷۷
الجزء السادس
 پارہ چہٹا

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

باب تشييد العالم في الصلوة نماز میں چٹیک کا جواب و نیازا سے عمن معاویۃ بن الحکم السملی قال صلیت
 مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم فطس رجل من القوم فقلت یرحاک الله فماذا القوم با بهما رهم فقلت
 وان کل امیاء ما شانکم تنظرون القصلوا یضربون بایديهم عن فخذهم فرفت اذ هم یصمتون فقال عثمان
 فلما رأیتهم یسکتون کنتی سکت قال فلما صلی رسول الله صلی الله علیہ وسلم بانی واتی ما ضربوا کاهن
 ولا سبئی ثم قال ان هذه الصلوة لا یحل فیها شئی من کلام الناس هذا انما هو التبییح والتکبیر وقرأه
 القرآن او كما قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم قلت یا رسول الله انا قوم حدیث جمہد بجا حلیة و
 قد جاءنا الله بالاسلام ومنار جال یا قن الھان قال فلا تالیعہم قال قلت ومنار جال یتطیرون
 قال ذاک فقیلہ رفته فی صدرہم فلا یصلہم قلت ومنار جال یخطون قال کان یبغی من الانبیاء
 یخطون وافق خطہ فذاک قال قلت جاریۃ لک انت ترعی عنہا قلت قبل احد والیوم انی اذ
 طلت علیہا الطلحة فاذا الذئب قد ذہب بشاة منها وانا من بنی ادم اسفک ما یسفون کنت
 صدکت عاصکة فغظم ذاک علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فقلت افلا اعتقہا قال اثنی بها قال
 فغضبتہا فقال ابن الله قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول الله قال اعتقہا فانہا
 مؤمنة ترجمہا وید بن حکم سلمی سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ وقتہ
 ایک شخص نے چٹیکا قوم میں سے تو میں نے کہا یہ کج اند تو اس پر عجیب لوگ کہو نے گئے۔ یعنی نماز میں چٹیک کا جواب
 دینے کے سبب تو میں نے کہا۔ یعنی اپنے دل میں گم گنجو تجھ کو مان تیری ریحہ بدو ہاں پڑیو یعنی تو مجھ کو ہی اور تیری
 مان تجھ کو بدوی) نہ ہاں لکھا حال ہو کہ میری طرف دیکھتے ہو لوگوں نے اپنی رائوں پر ماتہ نہ مان شروع کیا تو میں نے جانا
 کہ کچھ لوگ مجھ پر تپتے کہتے ہیں چپ ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فلا ہوں میرے باپ و زان
 نہ آپ نے مجھے مار نہ ڈانسا نہ برا کہا اتنا فرمایا بھیجہ نماز اس میں بات کرنا درست نہیں اس لیے تیسیر یا تیسیر قرآن پڑھنے کے یا کچھ ایسا کر
 میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بنی مسلمان ہوا ہوں اللہ جل جلالہ نے مجھ کو جاہلیت اور کفر سے نجات دیکر
 دین اسلام عطا فرمایا لیکن میں نے بعض لوگ جو کمیوں میں جاتے ہیں آپ نے فرمایا تو بت جاؤ کچھ ایسا کہتے ہیں کہ ہم میں سے
 شگون بدلیں میں اپنے فرمایا بھیجہ او کئی دلوں کا دہم ہے (اور کچھ بالکل غلط ہے) تو یہی کام ہی باز نہ میں نے جو ارادہ ہوا کہ
 اگر میں شگون برے کے ڈر سے اس کام سے روک جاؤں میں نے کہا بعض لوگ ہم میں سے کچھ بھیجتے ہیں ف یعنی خطوط کچھ بھیجتے ہیں

۲۸

کا احوال دریافت کرتے ہیں مراد علم حضور یا رسل آپ نے فرمایا یہ معجزہ تھا ایک پیغمبر کا اور میں نے ادنیٰ علیہ السلام کا
اب جس کی کا خطا و سکو موافق ہو تو وہ سچا ہو سکتا ہے **ف** اور موافق ہونا ہر ایک ممکن نہیں اس واسطے کہ وہ معجزہ تھا کسی کو سکا
قاعدہ ہے ہر طرح معلوم نہیں ہے اگر کبھی اتفاق ہو جاتا ہے تو صحیح نہیں ہوتا اگر کثرت غلط نکلتا ہے میں نے بھت ہی ماہوں
کو دیکھا اور ان کو امتحان کیا کہ اصل نبیانی۔ تصفون کی کہا خط کہینچہ میں مراد یہ ہے کہ عرب میں مجھ دستور تھا کوئی شخص غار
کا ٹھکانہ ہو سکتا تھا یاں جا نہ ایکٹ کے کو علم کرتا یہ پر کچھین کرتا پھر دو دو کوٹنا شروع کرتا اگر دو پچھین قبال نیک سمجھتے
مسئلہ نبیانی کا تین کے تھے جو یک کچھینچتے تو نامرادی کا یقین ہو جاتا۔ اس خیال کو آپ نے قلم کر دیا اور بیان فرمایا کہ مجھ نے
تھا ایک پیغمبر کا دوسری کو حاصل نہیں ہو سکتا **ف** میں نے کھاسیری ایک لوٹدی بکریاں چراتی تھیں اُحد اور جو تیرہ اُحد
ایک پہاڑ پر مشور اور جو تیرہ ایک مقام کا نام ہے) پاس بکبار میں جو وہاں پہنچا تو دیکھا ایک بکر کو بٹھرایا گیا ہے آخر میں کر
تھا مجھ پر ہوتا ہے جیسو آدھو بخو ہو کرتا ہے میں نے اس کو کچھینچ کر کوٹ دیا میں ان گزرا مجھ حضرت پر پس لایے کیا میں
اس کو زور کروں آپ نے فرمایا اس لوٹدی کو میری پاس لے آؤ اس کو آپ کے پاس لایا آپ نے پوچھا خدا کہاں ہے **ف**
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ سوال درست ہے خدا کہاں ہے اور کجا ہے **ف** وہ بولی آسمان پر ہے **ف** میں نے آسمان
کے اوپر عرش پر اس حدیث سے ذات الہی کا اوپر ہونا ثابت ہوتا ہے **ف** پھر آپ نے پوچھا میں کون ہوں بولے آپ رسول
میں کہہ آپ نے فرمایا اس کو زور دے مجھ میں ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا اس کو مسلم اور صحابہ میں نے
ذہبی نے کتاب العرش والعلوم میں اس حدیث کو متعدد طریقوں سے نقل کیا ہے **عشر معاویۃ بن الحکم السلی قال لما قدمت**
عاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمت اموا من موالات اسلام فکان فی ما علمت ان قال لی اذا عطس فقل الحمد للہ
واذا عطس العاطس فقل الحمد للہ فقل بسم اللہ قال فبینما انا قائم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
الصلاۃ اذا عطس رجل فقل الحمد للہ فقلت لی بسم اللہ راغباً بصوتی فرمائی الناس با بصارہ حتی احققت
ذلك فقلت لکم تنظروا الی ابا عیسیٰ شمر قال فسیحوا فلما قصو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ
قال من لکم کلم قال احد الاخرابی فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی انما الصلاۃ لقرآن
و ذکر اللہ جل و علا فاذا اُکنت فیہا فلیکن ذلک شانک فما دایت معلما فقل ارفع من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کمر حمیہ معادین حکم سلی سے روایت ہے میں جب رمل اسد صلو اسد علیہ وسلم میں آیا تو میں نے چند باتیں اسلام
سیکھیں ایک اول میں پوچھا جب مجھے ہینک آوی احمد سد کہ اور جو بسم را حنیکر تو یہ حک اسد کہ کیا میں رسول اسد
کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں میں نے ایک شخص حنیکا اسد کہ سد کہا میں نے یہ حک اسد سد کہ او اسد کہ او اسد کہ او اسد کہ
میری طرف دیکھنا شروع کیا مجھ پر معلوم ہوا میں نے کہا تم کو کیا میری نظیر لکھی ہے دیکھتے ہو انہوں نے سبحان
کہا جب رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کس نے نماز میں بات کہی تھی لوگوں نے اس عربی نے

امین ثم حمید ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نام امین کہو تم ہی امین کہو کہو نہ
 جسکی امین فستون سے امین سے لڑ جاو گی اوسکی اگلی گناہ معاف ہو جاوے گی ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہے امین کہا کرتے تھے **ح** یا لہ قال یا رسول اللہ لا تسبقنہ بامین ثم حمید یا لہ سے روایت ہے ہرگز
 فی کہا یا رسول اللہ مجھ کو آگے آپ امین نہ بھیجے **و** غیر اتنی مہلت دیا کیجئے کہ میں سورہ فاتحہ سے فارغ ہو جاؤں تو
 آپ کی دیر میری امین ساتھ ہو کر ہی **م** ابو مصعب المقرانی قال کذا یجمل الی ابی زہیر النیری وکان فی الصحیحۃ
 فی صحیحنا حسن الحدیث فاذا دعا الخ لیل من ایدعاء قال اختہ بامین فان امین مثل الطابع علی الصحیفۃ
 ابو زہیر جب کہم عن ذلک خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد ارجح فی المساء
 فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح عنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجوب ختم فقال رجل من القوم بائی شیئ
 یختم قال لیس فقد اوجب فانصرف الرجل لکذا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی الرجل فقال ختم یا فان امین
 وابشر وھذا اللفظ صحیح ثم **ی** المقرانی سے روایت ہے ہم چٹھا کرتے تھے ابو ہریرہ نیری پاس جو صحابی تھے اور ہم
 اچھے حدیثیں سننا کرتے تھے ایک بار ہم میں سے کسی شخص نے دعا کی انہوں نے کہا ختم کرو امین پر کہو نہ امین مثل صحیح کی کتاب
 پر ابو ہریرہ نے کہا میں تمکو اسکا حال سناتا ہوں ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ نکلی ایک شخص کے پاس پہنچے جو نہایت
 عاجزی سے دعا کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر سنے گئے آپ نے فرمایا اوسکو دعا قبول ہوگی اگر ختم کر لیا ایک شخص نے
 پوچھا یا رسول اللہ کس چیز پر ختم کر لیا آپ نے فرمایا امین اگر وہ امین پر ختم کر لیا تو اوسکی دعا قبول ہوگی وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے بچے نہ کہ اس شخص پر آیا جو دعا کر رہا تھا اور اس سے بولا ختم کرو اپنی دعا کو امین پر اور خوش ہو جا۔ کہا ابو زہرہ
 فی مخرای ایک قبیلہ جو حمیر میں سے **و** التبعیۃ فی الصلوۃ نماز میں مستحکم کیا بیان **م** ابو خمریہ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ثم حمید ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 مردوں کو تسبیح پڑھو اور عورتوں کو ہاتھ و دستک مانا **و** جب نماز میں کوئی دعا پیش آوے مثلاً کوئی پکارے یا کچھ کہے
 کرنا ہو تو مسجداں اللہ کہدین اور عورت ایک ہتھیلی کو دوسری ہاتھ کی پشت پراردی **م** حسن بن سعد ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم دھری الی بنی عمر و بن عوف لیسلم بینہم وحانت الصلوۃ فجاء المؤذن الی اربک رضی اللہ عنہ فقال التعلیل
 بالناس فاتیم قال نعم فصلی ابوبکر فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فی الصلوۃ فتخلصت وقت فی الصف
 خصفوا الناس وکان ابوبکر لا یلتفت فی الصلوۃ فلما اکثر الناس التصفیق التفت فرأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم وانما اللہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما کان ففرق ابوبکر یدہ فحمد اللہ علی امرہ بے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک ثم استأخر ابوبکر حتی استوی فی الصف و تقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فلما انصرف قال یا ابابکر ما صنعت ان تشہدت اذا امرت ان یصلی ان یصلی

ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالی ایتکہ اکثرتم من الت صغیر من تابه شیء فی صلاتہ فلیس بہ خانۃ
 اذا سبح التفت الیہ واما الت صغیر للنساء ثم حمہ بن سعد روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی عمر
 بن عمرو (جو ایک لڑکے کا قبیلہ اوس میں سے) کے پاس گئے اور بچہ درمیان صلہ کرانیکو (اونکی آپس میں کچھ لڑائی ہوئی تھی)
 انہوں میں نماز کا وقت آگیا اور دونوں ربال (ابوبکر صدیق) پاس آئے کہتے گئے تم نماز پڑھاتی ہو میں تجسید کہوں ابوبکر
 نے کہا ان بچہ ابوبکر نماز پڑھانے لگے اتنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے
 آپ صغیر کو پھیرتی ہوئے صغیر اول میں آکر کھڑے ہوئے لوگوں نے دستک مارنا شروع کیا **ف** اسلیم کہ ابوبکر مطلع ہو
 جاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انسی **ف** مگر ابوبکر نماز میں کیسے طرف خیال نہ کرتی تھی جب لوگوں نے نصیحت تالیان
 بجا میں انہوں نے مکر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اشارہ کیا اپنی جگہ پر کھڑے ہو **ف** یعنی نماز پڑھاؤ اس
 حدیث کو ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت تمام صحابہ پر ثابت ہوتی ہے **ف** ابوبکر نے دونوں کو اٹھا کر خدا کا شکر کیا
 اس بات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نماز پڑھانے کا حکم کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں دونوں کو اٹھا کر اٹھا
 مانجھا درست ہے (زر قانی) **ف** پھر پھر چھوٹا اور صغیر میں شریک ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھبراہٹ ہوئی اور آپ نے نماز پڑھا
 جب آپ نماز سے فارغ ہوئی فرمایا ای ابوبکر تم کیوں اپنی جگہ پر قائم نہ رہی جب میں نے تمکو اشارہ کیا ابوبکر نے کہا ابو قحافہ
 کہ بیٹے کا درجہ یہ نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑی ہو کر نماز پڑھاوی **ف** ابو قحافہ ابوبکر کے باپ کا نام تھا۔
 حضرت ابوبکر کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ تم کو رہنے کا تواضعو امامت درست ہوگی مگر تو اسنے اور کھار علم الحنفی میں خواب
 رسالت مآب کو سامنے اسی کو تقضی تھا جو ابوبکر نے کیا اور لامر فوق الادب معین ہو مگر بیان قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امر اختیاری
 تھا جب تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صغیر کو پھر کر صغیر اول میں آئے اور آپ کا جی امامت کو چاہتا تھا ابوبکر نے جواب کی دل میں تھا اسی
 پر عمل کیا **ف** پھر آپ لوگوں سے فرمایا کیا ہوا تم کو میں نے دیکھا بہت تالیان بجاتی ہو اگر کوئی حادثہ نماز میں پیش آوی
 تو تم سب کو جب سبیر کہو گے اوپر خیال ہو گا اور تالی بجا اور توں کیو سطر ہی **ف** **سعد بن سعد قال کان قتالہ**
بنی عہد بن عوف فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانام لیصل لیتہم بعد الظهر فقال لبلال انحضرت
صلاۃ العصر ولم ینالک فما یکفایصل الناس فلما حضرت العصر اذن بلال ثم اقام ثم ابابکر فقدم قال
فی اخرہ اذا ناکم شیء فی الصلاۃ فلیس فی الرجال فی صغیر النساء ثم حمہ بن سعد روایت ہر عمرو بن عوف کے
آپس میں کچھ لڑائی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی خبر پہنچی آپ انہوں میں صلہ کرانیکو بعد نظر کے اور بلال آکر
 فرمائی اگر نماز کا وقت آجادی تو ابوبکر سے کہنا نماز پڑھاویں جب عصر کا وقت ہوا بلال نے اذان دی آپ نے سبیر کہی اور ابوبکر کو حکم
 کیا نماز پڑھانی گا وہ آگے بڑھے۔ پھر دوسری حدیث بیان کی مگر اس میں پھر آپ نے یوں فرمایا جب کوئی حادثہ پیش آو
 نماز میں تو مرد سبیر کہیں اور مردین دستک دین **عمر بن الخطاب قال قولہ الت صغیر النساء تضر باصبعین**

من یمنعها علی کفها البس ثم حمیمه عیسیٰ بن ابیوب لی کہا دستک سے بچید اور کہ دامن کی مانند کی دو دھلیان میں
 لٹکے پھیلی ماری **باب** الاشارة فی الصلوة نماز میں اشارہ کرنا بیان صحیح ابن عمر مالک النضر
 مسلم کا زینب فی الصلوة ثم حمیمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے نماز میں
 ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للتبصیر للرجال یعنی فی الصلوة والتصفیۃ للفتاة من اشار
 فی صلاتہ اشارۃ تقوم عنہ فلیعلم ما یعنی الصلوة ثم حمیمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا سچا انسان اس کے ہاں مردوں کو پہنچے اور دستک مارنا عورتوں کیو اسلم کی نماز میں جو کوئی اشارہ کرے ایسا اس
 سے کوئی مضمون سمجھا جاوے تو وہ اپنی نماز ٹوڑ دی۔ کہا ابو داؤد رحمہ اللہ حدیث و ہم نے اس کا اعتناء نہیں کیا
 مخالف حدیث صحیح کے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اشارہ کرتے تھے اور مخالف روایت صحیحہ
 کی جواب دہ کہ زین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اشارہ کرتے تھے **باب** صحیح البخاری
 الصلوة نماز کے اندر کنکراں بٹانے کا بیان صحیح ابی ذر النضری صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم
 الی الصلوة فاذ النحرۃ فواجہ فلا یسبح الصلۃ ثم حمیمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز کو کھڑا ہو تو رحمت خدا کی او سکر سامنی ہوتی ہے چاہے کہ گھبراہٹ میں ہوا تو
 معین قید ان النبۃ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقسم وان تصلی فانک انت کا بد فاعلا خلاصۃ تسویۃ
 الحصار ثم حمیمہ حقیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کف کر این بٹانے نماز میں اگر ضرورت
 ہو تو یکبار بٹانے **باب** الرجل یختصر کمرہ یا تہرک کمرہ نماز پڑھنے کا بیان صحیح ابی ہریرہ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاختصار فی الصلوة ثم حمیمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے مسخ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کمرہ پاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے **باب** الرجل یحتمد فی الصلوة علی عصا نماز میں کمری پر ٹکا کھانے کا بیان
 صحیح ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم قال قلت غنیمۃ قد فعلنا الی اصابۃ قلت لصاحبہ انی قد فعلت الی دہ فاذا حلیہ فلو سؤۃ لا
 ذات اذین ورنس خزانہ واذ اصابۃ قلت لصاحبہ انی قد فعلت الی دہ فاذا حلیہ فلو سؤۃ لا
 قبر بنت عصفان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسجد علی اللہم اتقنا عودا فی صلاتہ دینہ علیک
 ثم حمیمہ بلال بن رباح سے روایت ہے میں نے کہا ایک بٹی ہر شام میں میری ایک باری کہا تم کو کسی عکالی
 سے لٹی کے آرزو میں نے کہا کیوں نہیں غنیمت ہے پھر ہم گمراہ ہوئے پاس میں نے اپنی ساتھی سے کہا پہلے ہم اسکی
 وضع دیکھیں تو وہ ایک ٹوٹی سر سے چکی ہوئی دوکان والے پہنے تھی اور ایک بازار میں پوش خرقہ کا خانگی رنگ کا اوٹو
 تھی اور نماز میں ٹیکا لگا کر ہوئی تھی ایک لکری پر جب ہم فی سلام پیر اتوا اسکی وجہ پوچھی تو ہنوں نے کہا افسوس بنت

بسم الله الرحمن الرحيم

گورات کی نماز کبھی بھیج کر پڑھتا تو دیکھا یہاں تک کہ آپ ضعیف ہو گئی تو بھیج کر کلام اللہ پڑھا کرتے جیسے یا جالبین آیتیں
 جاتیں کہڑی ہوئی پھر انکو پڑھ کر رکوع کرتی تھیں عائشہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رضاعی چچا تھا
 وهو جالس واذا بقي من ركعة قد ما يكون ثلاثين او اربعين اية قام فقرأها وهو قائم ثم ركب
 ثم سجد ثم بيض في الركعة الثانية مثل ذلك ثم ركب ثم حضرت عائشہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو میں بھی پڑھتا پھر کلام اللہ پڑھا کرتی جب میں یا جالبین آیتیں پڑھتا پھر وہ جاتے پھر ان کو
 پڑھ کر رکوع کرتی پھر سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں اسو طرح کرتے تھے عائشہ قالت کان رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يصلي ليلا طويلا قائما وليلا طويلا قاعدا فاذا صلى قائما ركع قائما واذا صلى قاعدا ركع قاعدا
 ثم ركب ثم حضرت عائشہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتا اور بڑی رات تک کھڑی ہو کر نماز پڑھتا اور بڑی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھتا
 کہڑی ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑی ہو کر کرتی اور جب بیٹھ کر پڑھتا تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے عبد اللہ بن شقیق
 قال سألت عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ السورة في ركعة قالت المفصل قال قلت فكان يصلي
 قائما قالت حين خطب الناس ثم ركب ثم عبد بن شقیق روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ
 اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں اُنہوں نے کہا ان مفصل میں سے پھر میں نے کہا آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے
 اُنہوں نے کہا جب لوگوں نے اُنکو پڑھ کر دیا تو بیٹھ کر پڑھنے لگے **باب** کیف الجالس في التشهد تشهد
 ليوكي بطريقين **ح** وائل بن حجر قال قلت لاناظر الى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصلي في قيام
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستقبل القبلة فكبر فرفع يديه حتى حاذتا باذنيه ثم اخذ شماله
 بيمينه فلما اراد ان يركع رفعهما مثل ذلك قال ثم جلس فافترش بجله اليسرى ووضع يده اليمنى
 على فخذه اليسرى وحدهم فنه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض تثنيز وحلق حلقته ورايته يقول
 هكذا وحلقه ثنيون لا بهام والوسطى واشار بالسبابة ثم ركب وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میں نے کہا میں نے
 اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھا کہ آپ کیونکر پڑھتے ہیں تو آپ کھڑی ہوئی اور آپ نے منہ کیا قبلہ کی طرف اور بکبیر
 کہی اور دونوں ہاتھ اوٹھائے کا نون تک پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا تو دونوں ہاتھوں
 کو اوٹھایا کا نون تک یہاں تک کہ آپ بیٹھ کر اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے پکڑا اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا
 ران سے اوٹھایا اور دونوں ہاتھوں کو بند کر لیا یعنی چپٹا کیا اور اوکھڑا کر بائیں ہاتھ کی انگلی اور حلقہ کیا اور بائیں ہاتھ کی انگلی اور
 پکڑنے سے اور میں نے دیکھا انکو اس طرح کرتی تھی پھر بشر نے اسکو بتایا پھر کی انگلی اور انکو گھومتی سے حلقہ کیا اور بائیں ہاتھ کی
 انگلی سے اشارہ کیا **ف** اس حدیث سے اور جتنے حدیثیں اشارہ کی باب میں آئیں میں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شروع
 سے آپ اس طرح بیٹھتے تھے اشارہ کی انگلی پر نہ یہ کہ اشارہ ان لاله اللہ اللہ پڑھنے کی اشارہ ہے **باب** من ذكر التوراة

اور کہا کہ آپ سجدہ کیا تو آپ نے اعتقاد کیا دو نو ہندوؤں پر اور گھنٹوں پر اور بانوں کی سرور پر جب آپ بچہ کو سر پر رکھ کر
 اور دوسری قدم کو کھڑا کیا پھر کبیر کی اور سجدہ کیا پھر کبیر کی اور کھڑی ہوئی اور پھر بنین پر دوسری راحت بنیں اور طرح
 دو بار کیا ایسا ہی کبیر کے پیر دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھ گیا اور پھر کبیر کے پیر پڑھ کر اور پھر کبیر کے پیر پڑھ کر اور پھر کبیر کے پیر
 (اپنی اور بائیں طرف) کہا ابو داؤد نے اس میں سرین پر بیٹھ کر کا اور پھر ہاتھ دھو کر اور پھر ہاتھ دھو کر اور پھر ہاتھ دھو کر
 نہیں ہے حضرت عباس بن سہل قال حدثنا ابو حمید ابو اسید سہل بن سعد عن محمد بن مسلمة قال قال عبد اللہ
 لہ دینک انما فی اذا قام من ثلثین صلا الجلس قال حتی فرغ فجلس فافترش جلد البصری واقبل
 بصرہ الی العنق علی قبلة ثم حمی عباس بن سہل سے روایت ہے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ
 یہی ہے پھر بھی حدیث بیان کی کہ اس میں ہاتھ دھو کر اور پھر کبیر کے پیر پڑھ کر اور پھر کبیر کے پیر پڑھ کر اور پھر کبیر کے پیر
 ہوئی تو بایان بانوں پر کیا اور اپنی پانوں کے اوکھیاں قبل کی طرف کیں چپٹے **ف** ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔
باب الشہد الحیات کا بیان ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود قال حدثنا ابو اسید سہل بن سعد عن محمد بن مسلمة قال قال عبد اللہ
 علیہ السلام فی الصلاة قلنا السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی فلان فلان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لا تقولوا السلام علی اللہ فان اللہ هو السلام ولكن اذا جلس احدکم فلیقل التحیات للہ والصلا
 والصلوات والسلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
 فانکم اذا قلتم ذلک اصاب کل عبد صالح فی السماء والارض وین السماء والارض الشہدان لا اللہ
 الا اللہ والشہدان محمد عبدہ ورسولہ ثم لیخیر احدکم من الدعاء اعجبہ الیہ فیدعو ثم حمی
 عبد اللہ بن مسعود روایت ہے محمد بن مسلمہ کی ساتھ ہاتھ دھو کر اور پھر کبیر کے پیر پڑھ کر اور پھر کبیر کے پیر پڑھ کر اور پھر کبیر کے پیر
 یعنی سلام ہے اللہ پر بندہ ان سے پہلے یا بندہ کی طرف سے سلام کر فلان فلان سلام کر فلان فلان سلام کر رسول اللہ نے فرمایا یہ کہو
 سلام ہے اللہ پر اس طرح کہ اللہ ہی سلام ہے **ف** یعنی سلام اللہ کا نام ہے جو جب یہ کہے اللہ ہی سلام ہے اللہ پر تو سلام ہو اللہ
 اور کوئی چیز ہے یا یہ یہ مقصود ہے کہ سلامتی ہے والا اور یہی اقوال ہے چنانچہ اللہ ہی ہے اور وہ خود تو سب عینوں کے پاک ہے اور
 نقصان نہیں پہنچ سکتا پھر اس کو بھی سلامتی کے دعا بیکار ہے **ف** لیکن جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھ کر التحیات اللہ
 و الصلاوات والصلوات والسلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ جب یہ کہے اللہ پر
 نیک بندہ کو آسمان میں ہو یا زمین میں ہو یا دونوں کے بیچ میں ہو اس کا ثواب پہنچ گیا پھر یہ کہہ اللہ الشہدان لا اللہ الا اللہ
 ان محمد عبدہ ورسولہ پھر جو دعا زیادہ پسند ہو وہ مانگو **ف** یہ شخص عبد اللہ بن مسعود کا ہے جس نے یہ زیادہ صحیح ہے
 اتفاق کیا ہے پھر اسی حدیث میں اتفاق ہے کہ اس کا ثواب یوں کہنا
 چاہو سلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ روایت کیا اس کو بخاری نے ابن مسعود عینی نے کہا ظاہر اس حدیث میں بھی ہے کہ

ابو اسید سہل بن سعد

الا الخیر فقال ابو موسی اما تعلمو کیف تقولون فی صلاتکم ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم خطبنا فقلنا
 وینزلنا سنننا وعلما صلاتنا فقال اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیومکم احکام فاذا کبر فکبروا واذ اقرأ
 غیر المغضوب علیہم لا تضلوا المین یحییکم الله واذ کبر و رکع فکبروا واذ کعوا فان الامام یرکع
 قبلکم ویرفع قبلکم قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم فلتکبتک واذ اقال سمع الله لرحمہ فقولوا اللهم ربنا
 لك الحمد یسمع الله لکم فان الله تعالی قال علی السان سمیعہ صلی الله علیہ وسلم سمع الله لرحمہ واذ کبر وسجد کبروا
 وسجدوا فان الامام یسجد قبلکم ویرفع قبلکم قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم فلتکبتک فاذا کان عند
 القعدة فلیکمن اقل قول حدکم ان یقول التحيات الطيبات الصلوات السلام علیک ایها النبی وحیدہ
 وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله له
 یقول احل برکاتہ ولا قال واشهد قال وان محمدًا انحرجه حطان بن عبد الله قاشی ہر روایت ہر ابو موسیٰ شمری
 فی نماز پڑھائی جب اخیر نماز میں بیٹھو ایک شخص بول اوتھا نماز مقرر کی گئی ہو نیکی اور پاکی کے ساتھ جب ابو موسیٰ نماز سے لوٹی تو
 لوگوں سے پوچھا یہ کلام کس نے کیا تھا سب نے گپ ہو رہی پھر انہوں نے پوچھا سب لوگ چیخ رہے ابو موسیٰ نے کہا ای حطان
 شاید تونے کہا حطان نے کہا میں نے نہیں کہا میں تو روتا ہوں کہیں تم مجھ کو سزا نہ دو ایک شخص بول اوتھا میں نے کہا اور
 میری بیعت بہتر ہو ابو موسیٰ نے کہا تم نہیں جانتی کیا کہتے ہو نماز کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ دیا اور اس کا طریقہ
 دکھلایا اور نماز تسلیم کی آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھو کا قصد کرو پہلے صفوں کو درست کرو پھر کوئی تم میں سے امانت کرو جب
 تکبیر کی تم بھی تکبیر کرو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ قبول کرے اور جب وہ تجھ کہے اور رکوع کرے تم بھی
 تجھیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے سر اٹھا دینا رسول اللہ نے فرمایا پھر اس کا عوض دہرا جاوے گا
 یعنی تم رکوع میں امام کے بعد اٹھو گے تو سر اٹھانی میں امام سے دیر کر گے اوتھا ہی رکوع تم کو ملے گا اور جب نماز میں رکوع میں تم
 تجھیر کہو گے اور جب امام سمع اللہ من حمدہ کہے تو تم الظم بنا لک الحمد کہو کہدش لیو گیا کیونکہ العجل جلالہ فی ایزہ بنی کے زبان
 پر ارشاد فرمایا سمع اللہ من حمدہ اللہ تبارک و تعالیٰ جو کوئی اس کی تکریم کری اور جب وہ تجھ کہے اور سجدہ کرے تم بھی
 تجھیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے سر اٹھا دینا اپنے فرمایا پھر اس کا عوض دہرا جاوے گا
 اور جب امام پڑھو تو تم میں سے ہر ایک پہلی بھی کہے التحيات الطيبات الصلوات سلمہ السلام علیک ایھا النبی وحیدہ ورحمہ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی
 عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمد عبده ورسوله امام احمد کی روایت میں ہر السلام علیک ایھا النبی
 ورحمہ اللہ السلام صلینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله ان محمد عبده ورسوله - دوسری روایت میں بھی ایسی ہے
 اگر تازہ یاد ہو کہ فاذا اخر آذانہ استوا جب امام قرات کرے تو تم چپ ہو اور شہد میں تازہ یاد ہو بعد اشہد ان لا اله الا الله
 وحده لا شریک لہ - کہا ابو داؤد فی اختصا کا لفظ محفوظ نہیں ہے صرف اس کو سلیمان بنی نے نقل کیا ہے اس حدیث میں **عن**

ابن عباس انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد كما یعلمنا القرآن وكان یقول التحیات المبارکات
الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد
ان لا اله الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ ثم حمید بن عبد شمس روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرح کہانی خبر
طرح قرآن کی سورت سکھاتی آپ فرماتی تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا اله الا اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ و عبد اللہ بن حواری تشہد کے بعد
تیشہد صحیح روایت کیا اسکو مسلم فی صحیحہ بن جندب اما بعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان فی وسط
الصلوة او حین انقضاء ثابداً قبل التسلیم فقولوا التحیات الطیبات والصلوات والملك للہ ثم تسلموا
عن الیمین تسلموا علی قاریکم وعلی انفسکم ثم حمید بن جندب روایت ہے کہ کیا رسول اللہ نے جب ہم سچ نماز
میں بیٹھیں یا آخر میں بیٹھیں تو قبل سلام کہیں التحیات الطیبات والصلوات والملك یہ پھر سلام پہر دو اپنی طرف پھر سلام
کرو اپنی اہم پر او اپنی اوپر **باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد** و دو و تیرہ روایتیں
عن حمید بن عمار قال قلنا او قالوا یا رسول اللہ احرتنا فصلی علیک وان تسلم علیک فاما السلام فقد
عرفنا فیکف فیصلی علیک قال قولوا اللیل صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وال
محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید حمید ثم حمید بن عمار روایت ہے ہم نے کہا یا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا
حکم کیا ہے کہ مجھ پر درود اور سلام بھی کرو تو سلام کا طریقہ یہ معلوم ہو گیا لیکن درود کیوں کہ ہمیں آپ فرمایا کہ اللہ صل علی محمد
وال محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید حمید۔ دوسری روایت میں ہے۔ اللہ
صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ابراہیم۔ تیسری روایت میں ہے۔ اللہ صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ابراہیم
انک حمید حمید۔ اللہ بارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید حمید۔ زبیر بن عدی کی روایت میں ہے۔ کما
صلیت علی ابراہیم انک حمید حمید وبارک علی محمد وال محمد انک حمید حمید انعم قالوا یا رسول اللہ کیف فیصلی
علیک قال قولوا اللہ صل علی محمد وال محمد وذریت کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وال محمد
وذریت کما بارکت علی ابراہیم انک حمید حمید ثم حمید بن عمار روایت ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
ہم کیونکر درود بھیجیں آپ نے فرمایا کہ اللہ صل علی محمد وال محمد وذریت کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وال محمد وذریت کما بارکت
علی ابراہیم انک حمید حمید **عن ابن مسعود** انہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس سعد بن عبادۃ
فقال بشین بن سعد انما اتنا رسول اللہ فیصلی علیک فقلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی تمنینا انہ لم یسأله ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا انک حمید حمید ثم حمید بن عمار روایت ہے کہ
والعالمین انک حمید حمید ثم حمید بن عمار روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر پاس شریف لای سعد

بن عباس رضی اللہ عنہما کہ انہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ کیا آپ پر درود بھیجنا کا کوئی نذر دے دو میں تم پر آپ
آپ حبیب پر ہی یہاں تک کہ تم فی نزال کیا کاش پیچھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسی بیان کیا جیسا اور اگر نہ کہ میں
عمرہ کے رایت میں آنے پر نہ کہ میں انہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں مجھ پر جو یہی عقبتہ بن عمر و بعد الخیر قالوا اللہم صل
علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد ثم رحمہ عقبتہ بن عمر و رایت ہر ایسی حدیث میں ہوں کہ ۔ اللہم صل علی
محمد النبی الامی وعلی آل محمد ثم رحمہ عن النبوی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سترہ ان یتکلم بالکمال
الا و فی اذا صل علینا اهل البیت فلیقل اللہم صل علی محمد النبی وازواجہم المؤمنین وذریئہ وعلی
بیتہ کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید ثم رحمہ ابو ہریرہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص کو مجھ کا معلوم ہو پورا پورا تو آپ صنادید و زوہد بھیجنا کہ میں اہل بیت پر تو یوں کہ ۔ اللہم صل علی النبی وازواجہ اہل
المؤمنین وذریئہ واهل بیتہ کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید ثم رحمہ ابو ہریرہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا فرغ احدکم من التشہد الاخص فلیتعوذ باللہ من اربع مضر علیہم ومن عن البقیہ
من فتنۃ الحیا والمات من شرا سیم الدجال ثم رحمہ ابو ہریرہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص قرآن میں خیر تشہد فارغ ہو تو چار چیزوں سے پناہ مانگے ایک جنم کہ عذاب سے دوسرے قبر کی عذاب سے تیسری زندگی
اور ستر کہ قنوی سے چوتھی سے دجال کے قنوی سے محمد بن عبد اللہ عن النبوی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول بعد التشہد
ان اعوذ بک من عذاب الجہنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ الدجال واعوذ بک من فتنۃ الحیا
والمات ثم رحمہ ابن عباس ہر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی تشہد کے بعد اللہم انی اعوذ بک ان یتکلم عنی
قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد فاذا هو رجل قد قصی صلاتہ وهو یتنہد وهو یقول اللہم انی
اسئلك یا اللہ الا احدث الصد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو الا حدان تغفر لی ذنوبی انک انت
الغفور الرحیم قال فقال قد غفرلہ قد غفرلہ قالانا ثم رحمہ ابن عباس ہر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد میں تشریف لائی دیکھا تو اس شخص نماز پڑھ چکا ہی تشہد پڑھ رہا ہو اور کہتا ہوں اللہم انی اسئلك یا اللہ الا احدث الصد الذی لم
یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو الا حدان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم آپ نے فرمایا مجھ جیسے یا گیا یا بخت یا گیا تیرے یا گیا
انفک التشہد تشہد پڑھنا محمد بن عبد اللہ قال من السنۃ ان یحیی التشہد ثم رحمہ ابن عباس ہر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ
ہی تشہد کا آہستہ پڑھنا باب الاشارة والتشہد او کملی سے اشارہ کرنا بیان محمد بن عبد اللہ عن النبوی صلی اللہ علیہ وسلم
قال راہ عبد اللہ بن عمر وانا احدث بالصحی فی الصلوۃ فلما انصرفت فہانی وقال اظہر مما کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یضع ھذہ وکنت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع قال ان اذا طس الصلوۃ وضع
کفہ الیمنہ علی فخذہ الیمنہ وقض اصابع کلھا و اشار باصبع التی تالی الایہام ووضہ کفہ الیمنہ علی فخذہ الیسر

مشبک یدیه قال قال ابن عمر تلك صلاة النقص عظیم ترجمہ اسماعیل بن اسید سے روایت ہے میں نے
نافع سے پوچھا اگر کوئی شخص نماز پڑھے ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر زمین پر اس ہاتھ کی انگلیاں دس ہاتھ کی انگلیاں
میں ڈالے اور اس ہاتھ کی اس ہاتھ کی انگلیوں میں (ہاتھوں کی انگلیوں میں) ہاتھ کی انگلیاں نماز میں عظیم کی ہاتھ کی
یعنی اون لوگوں کی جن پر خدا کا غضب نازل ہوا وہ یہودی ہیں یا اور کوئی قوم مرد ہے حکم ابن عمر رضی اللہ عنہما

رجلا یتک علی یدہ الیسی وهو قاعد فی الصلوة وقال ہادون بن زید ساقط علی شقہ الایس
ثم اتفقا فقالا لجلس حکذا فانھما اجملا الذین یعدون ترجمہ عبد اللہ بن عمر بن ابی شحہ کہ
بائیں ہاتھ پر بیٹھ دیکھا نماز میں ہادون بن زید کی روایت میں ہاتھ میں کروٹ پر پڑھا اور دیکھا تو کہا ہمت بیشبہ سطر جہ
اون لوگوں کی نشست ہی جو خدا پر ہی جاویں گے **باب** فی تخفیف القعود فقہ اولیٰ من تخفیف کایان **عن**

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہ وسلم کان فی الركعتین الاولین کانه علی الرضف قال قلنا
حتی یقوم قال حتی یقوم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے قے میں گویا کہ تم
پڑھو تھے کھڑے ہوئی تاکہ بغیر جلدی اٹھ کھڑے ہوتی تھے اس واسطے کہ صرف تشهد پڑھ کر ہی یا تشهد اور درود
پڑھتے تھے دعا نہ کرتی تھی برفلاف فقہانہ کے اس میں تشهد اور دعا اور درود سب ہوتی **باب فی السلام**

سلام پہنچا بیان **عن** عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یسلم علی مینہ وعن شامہ حتی یری بواض
خدا السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیکم ورحمۃ اللہ علیکم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سلام پہنچتی تھی وہ اپنی اور بائیں طرف یہاں تک کہ اپنی وضائی کی سفیدی نظر آتی تھی سلام علیکم ورحمۃ اللہ علیکم
ورحمۃ اللہ علیکم خفیۃ اور شامہ ورحمۃ اللہ علیکم ورحمۃ اللہ علیکم بلکہ اور اکثر علما کا یہی مذہب ہے کہ سلام وہ اپنی اور بائیں طرف پہنچے اور بعضوں کو
نزدیک ایک ہی سلام سنانی کہ پھر تھوڑا سا وہ اپنی طرف مڑ جاویں **عن** وائل بن حجر قال صلیت مع النبی

صلی اللہ علیہ وسلم فکان یسلم غمیۃ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعن شامہ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ علیکم ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ وہ اپنی طرف سلام
پہنچتی کہتے سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائیں طرف کہتے سلام علیکم ورحمۃ اللہ علیکم **عن** جابر بن سمرة قال کنا اذا
صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم احدا اشار بیدہ من عن یمینہ ومن عن یشارہ فلما صلی

قال ابا الاحد یرمی بیدہ کافا اذا ناخیل شمس انما یکفی احدکم والا یکفی احدکم ان یقول حکذا و
اشار اصبعہ لیسلم علی الخیمہ من عن یمینہ ومن عن شامہ ترجمہ جابر بن سمرة سے روایت ہے ہم نماز پڑھتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہر مین سے کوئی سلام پہنچتا تو اشارہ کرتا اپنی ہاتھ سے وہ ہاتھ والی اور بائیں کی
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فرمایا کیا حال ہے تمہارا ہاتھوں سے اشارہ کرتا ہے ایک تم میں لگا دیا وہ تم میں

شریگہورون کی کافی ہر ایک قسم میں کو اس طرح پر کرنا اور اس راہ کیا آپ فی اپنی اولگو سے سلام کر دینی اپنی طرف والی ہوا
 کو اور بائیں طرف والی کو۔ دوسری روایت میں ہے اے ایک شخص کہ وہ وحده ان یضع ید علی خنجرہ شریک
 علی احبہ من عن عنیدہ ومن عن قتالہ کیا کافی نہیں ہے تم میں سے کسی کو اپنا ہاتھ رکھے رہے ران پر اور سلام
 کرے اس شخص کو جو اسکی دہنی طرف ہے اور اس شخص کو جو اسکی بائیں طرف ہے۔ تیسری روایت میں ہے **عمر بن الخطاب**

بسمہ قال دخل علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس راہوا الید بھم قال انھما لایاہ قالے الصلوۃ
 فقال لایاہ لایاہکم راہوا الید بھم کانھا اذا ناجیل فھما سکنوا فی الصلوۃ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور لوگ اپنے ہاتھ اوٹھائی ہوئی تھے (دہنی کی کہائیں بھجھتا ہوں نماز میں) آپ فرمایا کیا
 ہو میں تکو بھجھتا ہوں ہاتھ اوٹھائی ہوئے گویا وہ دین میں شریک ہو گئے ہوں کی نماز میں سکون اختیار کر دینے میں حرکت نہ کرنا
 ان حدیثوں میں سلام کی وقت ہاتھ اوٹھانی کو منع فرمایا بھجھتے ہیں اوسے کہ رکوع کی وقت یا رکوع ہی اٹھتے وقت ہاتھ نہ اوٹھائے
 بعض شفیق نے جبکہ علم حدیث میں نہیں ہے ان حدیثوں کو رفع یدین عند الركوع کی ممانعت میں ذکر کیا ہے۔ حالانکہ ان
 حدیثوں کو اس سے کچھ تعلق نہیں۔ **باب** **الرد علی الاہام** امام کو سلام کا جواب دینا **عمر بن الخطاب** **قال لایاہ لایاہکم**

صلی اللہ علیہ وسلم ان نزد علی الاہام وان تھا اب ان یسلم بعضہ علی بعض ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ
 فی ہکلو حکم کیا امام کے سلام کا جواب دینے کا **ف** جو شخص امام کے دہنی طرف ہو وہ بائیں سلام میں اور جو بائیں طرف ہو وہ
 دہنی سلام میں امام کی نیت کرے اور جو امام کی بچھ ہو وہ پہلے سلام میں امام کی نیت کرے۔ بعضوں نے کہا میں سلام کرے
 ایک سانس امام کو اوسکے سلام کا جواب دیوے دوسرا دہنی والوں کو تیسرا بائیں والوں کو **ف** اور آپ میں دوستی رکھنے
 کا اور ایک دوسرے کو سلام کرنے کا **عمر ابن عباس** **قال کان یصلیہ انقضاء صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکبیر**
 ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم اوس وقت معلوم ہوتا ہے جب کہ بڑھتی **ف**
 بعد نماز کے لوگ ذکر لکھی کرتے پکار کر اوس وقت معلوم ہوتا کہ آپ نماز پڑھ چکے لیکن اکثر لوگوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور جبر
 بالذکر کو بعد نماز کے کر دیا ہے مگر ابن حزم ظاہری نے منون کھاتہ **عمر ابن عباس** **قال کان یصلیہ انقضاء صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکبیر**

بالذکر کسب فی صرف الناس المکتوبۃ کان ذلک علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان ابن عباس
 قال کان یصلیہ انقضاء صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکبیر **عمر بن الخطاب** **قال کان یصلیہ انقضاء صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکبیر**
 ذکر کرنا بعد نماز فرض کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہنی میں تھا اور ابن عباس کہتے تھے مجھ اس ذکر کے مستثنی
 معلوم ہوتا کہ لوگ نماز سو فارغ ہوئے اور میں اوسکو سنا کر **عمر بن الخطاب** **قال کان یصلیہ انقضاء صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکبیر**
 السلام بسنۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سلام مختصر کرنا سنت ہے **ف** اپنے
 اسلام علیکم ورحمۃ اللہ کو آواز بڑھا کر نہ لکھی اوس میں مذکور ہے **باب** **اذا الحدت فی صلوۃ نماز میں وضو کرتے**

تو کہیں کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ انسا احدکم فی الصلوة فلینصرف
 فلیتوضا و لیعد صلاتہ ترجمہ علی بر بلق سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں ہے
 ماری تو چلا جاوے اور وضو کرے پھر دوبارہ نماز پڑھے **ف** یعنی سر سے پڑھے یا اسی نماز پڑھا کر لیوی اگر کسی سے
 بات نہ کی ہو جیسی تھی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے **باب فی الرجل یتطوع فمکانہ الذی یرید فیہ**
الکعبۃ جہان پر فرض ہے **ع** ابن ماجہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 احدکم قال عن عبد الوارث ازیت قدّم او تباخص وغیرہ **ع** ابن ماجہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے
 فی الصلوة یعنی فی السجۃ ترجمہ پھر یہ ہے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے
 کوئی اس سے عاجز ہے کہ اگر بڑھ جاوے یا پیچھے ہٹ جاوے یا دہنی طرف یا بائیں طرف چلا جاوے نفل کے نماز میں اگر کوئی **ف**
 یعنی جہان پر فرض ہے **ع** ابن ماجہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے
 یتنبی یا دامتہ فقال صلیت هذه الصلوة او مثل هذه الصلوة مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان
 ابو بکر و عمر یقومان فی الصلوة المقدم غیر میں نہ وہ و عمر یسارہ حتی را نیا یا ضحیہ ثم انقسل کا فقال ابی مہتہ یعنی
 صلی اللہ علیہ وسلم تم سلم غیر میں نہ وہ و عمر یسارہ حتی را نیا یا ضحیہ ثم انقسل کا فقال ابی مہتہ یعنی
 لقصہ فقام الرجل الذی ادرك مع التکبیرۃ الاولی من الصلوة یشفع فوثب الیہ عمر فاخذہ عنکبیدہ
 فہزہ ثم قال احبس فانہ لم یھلک اھل الکتاب الا انہم لم یکن بینہما صلواتہم فصل اخر فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 بصرہ فقال احبس اللک یا ابن الخطاب ترجمہ ابن قیس سے روایت ہے ہمارے نماز پڑھائی امام نے جب کہ
 نام ابومیش تھا پھر اس نے کہا میں نے بھی نماز پڑھائی ہے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی کہا اس نے ابوبکر
 اور عمر پہلے صف میں کھڑے ہوتے تھے دہنی طرف اور انھیں تیس پہلی پاچکا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے
 آپ نے سلام پڑھا دہنی طرف اور بائیں طرف یہاں تک کہ ہم نے آپ کو گالوں کی سفیدی دیکھی پھر آپ اور ابوبکر و عمر پہلے
 ابوریشہ اور کھڑے ہوئے وہ شخص جس نے کبیر اولی پائی تھی لگا دو گانہ پڑھنے حضرت عمر نے کو دکر اس کو مڑا دیا پھر جو اور ابوبکر
 ہمارے ساتھ آیا اور کہا اہل کتاب یہود اور نصاریٰ اسی سطح پہ تباہ ہو گئی انہوں نے کہا ایک نماز کو دوسری سے جدا نہ کیا تھی
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ نے تجھے ہیک بات کی تو فوج دی تو خطا کی بیش **باب**
الصلوۃ فی السجۃ ابن سجدہ کا بیان **ع** ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احک صلاۃ
 العشی الطیمۃ والعصر قال فصل بنا کعبۃین ثم سلم ثم قام الخشبۃ فی مقدمہ السجدۃ فوضع یدہ علیہما
 احدهما علی الاخری یعنی فی وجہہ الغضب ثم خرج سرعان النامر و هم یقولون قصرت الصلوة و وثب
 الناس ابوبکر و عمر و ابی بکر انہما انہما فقال ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمیہ ذاللیدین فقال

یا رسول اللہ انسیتام قصرت الصلاة قال لا رسولکم نقص الصلاة قال بل نسیت یا رسول اللہ صل
 اللہ علیہ وسلم فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی القوم فقال اصدق ذوالیدین فاقموا لی نعم
 فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مقامہ فضل الی کعبتین الباقیتین ثم سلم ثم کبش سجود مثل سجدہ
 او اطل ثم رفع وکبش ثم کبش سجود مثل سجدہ او اطل ثم رفع وکبش قال فقیل لہ محمد سلم فی السہو
 فقال لہ احفظ عن ابی ہریرۃ وکن نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم ثم رحمہ ابو ہریرۃ رضی عنہ ابیت
 ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اذن وذنو نماز من میں سر جو دو پھر ڈھنر کے بعد پڑھی جاتیں ہیں یعنی نظر اور عصر
 سے کوئی نماز پڑھائی مگر وہی کعبتین پڑھ کر سلام پیر و یا پھر آپ ایک لکڑی کی طرف جو مسجد کے اگروار لگی تھی گئے اور
 دو نماز تہ تلے اوپر اوپر کہے آپ کو پھر ہی اور وقت غصہ معلوم ہوتا تھا جو لوگ جلد باز تھے وہ تو (مسجد کے دروازہ تک)
 نکلا کر چلے جاتے (جلد باز سو مراد یہی کہ سلام پڑھتے ہی چلے جاتی تھیں بعد نماز کی ذکر اور دعا لکڑی مسجد میں پھینک دیتی تھیں
 اور باقی لوگ کہہ لگے نماز مکمل ہو گئی گھٹ گئی (جہاں چار کعبتوں کے وہی کعبتیں رہ گئیں) اذن لوگوں میں ابوجہر اور عمر
 بھی تھے وہ دونوں کے ماری انحضرت سے عرض کر سکے کہ کونہ اس وقت آپ غصہ میں تھو) انکھنص کہ اسوا جسکو رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ذوالیدین کہا کرتے تھے رفو الیدین یعنی دو ہاتھ والا اسکو ماتھ بڑی بڑی تھو اسلے سطر یہ اسکا نام ہو گیا) اور اب
 یا رسول اللہ آپ پہول گئے یا رسول اللہ اس وقت آپ لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے اور پوچھا ذوالیدین یہ کبہتا ہے لوگوں فی انکار
 سے کہنا مان آپ پھر راست کیجئے پرائی اور دو کعبتیں جہاں رہ گئی تھیں پڑھیں پھر سلام پیر اعداوسکی اللہ کہہا
 اور سجدہ کیا مانند اور سجدوں کی یا کچھ لہنا پیر سر اوٹھایا اللہ کہہا اور دوسرا سجدہ کیا مانند اور سجدوں کی یا کچھ لہنا پیر
 سر اوٹھایا اللہ کہہا کہ کونے پوچھا محمد بن ہیرین یہ جو اس حدیث کی راوی ہیں کیا سجدہ سہو کر کے پیر سلام پیر انہوں
 فی کہا ابو ہریرۃ یہ تو مجھے یاد نہیں لیکن مجھ خبر دی گئی کہ عمران بن حصین نے کہا پھر آپ فی سلام پیر ار دو بارہ بعد
 سجدہ سہو کر کے دوسری روایت میں ہے قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقل بنا ولم یقل قاً وموا
 قال فقال الناس نعہ قال ثم رفع ولم یقل وکبش ثم کبش مثل سجدہ او اطل ثم رفع وثم
 حدیثہ لم یکر ما بعدہ ولم یدین کرفا وموا الاحمد ابن یزید ثم رحمہ آپ فی نماز پڑھی پھر پھینک دیا کہ ہمارا کھ
 پڑھی نہ یہ کہا لوگوں نے اشارہ کیا بلکہ لوگوں فی مان کہا پھر آپ سر اوٹھایا اور یہ نہیں کھانا کہ آپ اللہ کہہا پھر
 اللہ کہہا اور سجدہ کیا مانند اور سجدوں کے یا کچھ لہنا پیر سر اوٹھایا حدیث پوری ہو گئی اسکی بعد کا مضمون کہ نہیں بیان
 کیا اور کھانا لکھا ذکر کسی نے نہیں کیا اسناد کے - تیسری روایت میں ہے عمر ابیہرین قال صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ صلی وسلم بمعجمہ کلا الی الخ قولہ نبئت ان عمران بن حصین قال سلم قال قلت فانتہد قال
 لم المعجم فی التمشہد ولحب الی ان یتمشہد ولم یدکر کا زیمیدہ ذالیدین ولا ذکر قاً وموا ولا ذکر القصد

یہ نماز کم ہے کسی آپ ان نماز میں بڑا نماز کم ہے وہ نماز میں بڑا نماز کم ہے

وحدیث یاقوب آدم ترجمہ ابی ہریرہ سی روایت ہر نماز پڑھائی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل سبائت
 ہمارے اختیار کیا پھر اپنے سلام پیرامین نے کہا تہنید اور ہونک کہا میں نے تہنید میں کچھ نہیں سنا لیکن میری بیوی
 تہنید پڑھنا بہتر ہے لیکن اس روایت میں ذوالیدین نام رکھنے کا ذکر نہیں ہے نہ اشارہ کا ذکر ہے نہ غصہ کا اور تہنید
 کا دلی پوری ہے۔ چوتھی روایت میں ہر گزبتم کہی سجد تکبیر کو تہنید کہے پھر سجدہ کیا۔ مگر کسی نے نقل
 نہیں کیا سوا ہمارے ہمارے۔ پانچویں روایت میں ہر ولم یسجد السجد فی السجود حتی یقنہ اللہ ذلک اپنے سجدہ ہو
 نہ کیا یہاں تک کہ اکوئیس ہو گیا اور رکعت پڑھ کر (اگر روایت میں ہر ولم یسجد السجد تانہ التین یسجد ان ذالک
 حتی یقنہ الناس آپ فی سجدہ شک کے نہ کیے جیتا لوگوں فی نگہ بیان نہیں کیا **عن ابی ہریرہ** ان التبعی صلی اللہ علیہ
 وسلم صلی اللہ علیہ وسلم فی الرکعتین فضیلہ فقعدت الصلاة فصل الرکعتین ثم سجد سجدتین ترجمہ ابی ہریرہ
 روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ظہر کی نماز پڑھی دو رکعتوں کی بعد سلام پیر دیا لوگوں فی کہا نا نا گہٹ لئی یا اپنے
 گہٹا دی اپنے دو رکعتیں اور پڑھیں اور دو سجدہ کر کے **عن ابی ہریرہ** ان البی صلی اللہ علیہ وسلم انقص من الرکعتین
 من صلاۃ المکتوبۃ فقال الرجل قصرت الصلاة یا رسول اللہ انما نسیت قال کل ذلک اقل فقال النبا
 قد فعلت ذلک یا رسول اللہ فرجع رکعتین آخرین ثم انصرف ولم یسجد سجد فی السجود ترجمہ
 ابی ہریرہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض کے دو رکعتیں پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوئی ایک شخص بولا کیا نماز گہٹ لئی
 یا رسول اللہ یا آپ بول گئے آپ فی فرمایا کوئی بات نہیں کہینے لوگ بولی یا رسول اللہ آپ فی کیا (سینو کو پڑھنا زکوہ)
 آپ فی ہر دو رکعتیں پڑھیں اور اٹھ کھڑے ہوئی سجدہ سے غصہ کیا۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو داؤد
 بن الحصین نے ابو صفیان بن ابی جہم نے انہوں فی ابو ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی قصہ دوسرے میں بھی کر اپنے
 دو سجدہ کی کہ بیشیے بیشیے بعد سلام کے **عن ابی ہریرہ** یھذا الخیر قال ثم سجد سجد و السجد بعد مناسلم
 ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہر بھی حدیث اس میں یہ پھر پھر اپنے دو سجدہ کی کہ بعد سلام کے **عن ابی ہریرہ** یھذا الخیر قال ثم سجد سجد و السجد بعد مناسلم
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہما فی الرکعتین فدکر فوجدت ابن سیرین عن ابی ہریرہ قال قال ثم سجد سجد
 بسجد فی الشہر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز پڑھی دو رکعت کو بعد سلام پیر دیا کہ
 یہی قصہ بیان کیا اور کہا پھر اپنے سلام پیر اور دو سجدہ **سہرہ لئی عمر بن عثمان بن حصین** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فی ذلک رکعات من العصر ثم دخل قال عز مسل الخیر فقام الیہ جل فقال لا تحمروا کان طویل الیدین
 فقال قصرت الصلاة یا رسول اللہ فخرج مقتضبا یجوز لہ فقال اصدق قالوا نعم فصلی ثلاث الرکعتین
 سلم ثم سجد بسجد تیہا ثم سلم ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تین رکعت عصر کی
 پڑھ کر سلام پیر دیا مسند و مسند نقل کیا پھر آپ جری میں چڑ لئی ایک شخص کھڑا ہوا جبکہ نام خراف تھا اور اسکی دونوں ہاتھ بڑھے

بولایا رسول اللہ کیا نماز میں گئی ایک غصہ میں نکلا چادر کپٹتے ہوئے اور پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا ان آپ نے
اوس رکعت کو جو رہ گئی تھی پڑھا پھر سلام پیرا پھر دو سجدہ کیے پھر سلام پیرا **باب** اذا صلیت فاستسجد

تو کیا کری **عن عبد اللہ قال** صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظر خمساً اقبل الہ ازید فی الصلوۃ قال فما ذاک

قال صلیت خمساً فبجہدین بعد ما سلم ثم حمی عبد اللہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں

پڑھیں تو لوگوں نے کہا کیا نماز میں کچھ بڑھ گیا آپ نے فرمایا کیونکر کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں تو آپ نے دو سجدہ کر لیے بعد سلام کے

ف اختلاف ہر سجدہ سے قبل سلام کے کری یا بعد سلام کو شافعی نے قبل سلام کہا ہی ابو حنیفہ نے بعد سلام کہا ہی مالک نے

زیادت کی حد میں بعد سلام کے اور کسی کی حد میں قبل سلام کے کہا ہے۔ ہماری مشائخ کو نزدیک بخیر ہے کہ جن مقامات

میں سجدہ ہو تو حضرت جابر ثابت ہی وہاں جیسے اپنی کیا ہے ویسا ہی کرے قبل سلام کی کیا ہے تو قبل سلام کے بعد سلام کے

کیا ہی تو بعد سلام کے اور مقامات میں اختیار ہی چاہے قبل سلام کے کری یا بعد سلام کے **عن ابو ابراہیم عن**

علقمہ قال قال عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابی ابراہیم فلا ادری لادام نقص فلما سلم

قبل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوۃ شیء قال فما ذاک قالوا صلیت کذا وکذا فثنی رجلاً وانی

القبلة فبجہدین تم سلم فلما انقزل اقبل علینا ابو جہم صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لو حدث

فی الصلوۃ شئاً انما تکلم بہ ولكن انما انا بشر انشیء کما تمشون فاذا نسیت فذکرونی وقال اذا

شک احدکم فی صلوۃ فلیصل الصواب فلیتم علیہ ثم یسجد سجداً تین ثم یسجد سجداً تین ثم یسجد سجداً تین

ہر انہوں نے سنا علقمہ انہوں نے سنا عبد اللہ کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ابراہیم نے کہا تھیں معلوم آپ نے اوس میں

زیادہ کر دیا یا کم کر دیا دیہی سے جب سلام پیرا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی بات ہوئی فرمایا آپ نے کیا انہوں نے کہا

آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے اپنا پانچون جہر کیا اور قبل کی طرہ سے پوچھا کیا اور دو سجدہ کیے ہر سلام پیرا جب فارغ ہوئی تو ہمارے

طرف متوجہ ہوئی اور فرمایا اگر نماز میں کوئی نئی بات کا حکم ہوتا تو میں تم کو خبر کرتا لیکن میں بھی آدمی ہوں بہو جاتا ہوں

جیسے تم بہو جاتے ہو جب میں پہل جابا کروں عجز یا دو لا دیا کرو اور فرمایا آپ نے جب تم میں سے کوئی شک کرے نماز میں تو سوچ کر

ہشک کیا ہے پھر اسی حساب سے نماز کو پورا کرے بعد اوس سلام پیرا پھر دو سجدہ کری۔ دوسری روایت میں ہے فاذا نسی

احدکم فلیسجد سجداً تین ثم یسجد سجداً تین جب تم میں سے کوئی پہل جاوے تو دو سجدہ کری پھر آپ پڑھ

گم اور دو سجدہ کیے **عن علقمہ قال** قال عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا بشر انشیء کما تمشون فاذا نسیت فذکرونی

ثم یسجد سجداً تین ثم یسجد سجداً تین ثم یسجد سجداً تین ثم یسجد سجداً تین ثم یسجد سجداً تین

خمساً فاقتل فیہما سجداً تین ثم سلم ثم قال انما انا بشر انشیء کما تمشون ثم حمی عبد اللہ روایت ہے عبد اللہ

بن سہولہ کھا نماز پڑھائی بعد اوس سلام پیرا پھر پانچ رکعتیں پڑھیں جب آپ فارغ ہوئی تو لوگوں نے کہا میں شہد ہوں

بن سہولہ کھا نماز پڑھائی بعد اوس سلام پیرا پھر پانچ رکعتیں پڑھیں جب آپ فارغ ہوئی تو لوگوں نے کہا میں شہد ہوں

بن سہولہ کھا نماز پڑھائی بعد اوس سلام پیرا پھر پانچ رکعتیں پڑھیں جب آپ فارغ ہوئی تو لوگوں نے کہا میں شہد ہوں

آپ نے فرمایا کیا کہتے ہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی ہے آپ نے فرمایا نہیں لوگوں نے پوچھا آپ نے کیا فرمایا
 پڑھیں آپ بڑی اور دو سجدہ کی پھر سلام پھیرا بعد اوس کے فرمایا میں آدمی ہوں بہر لحاظ تاہم جو صبر و تحمل قبول جاتی ہے وہ عین
 رعایت بن جائے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم و قد بقیت من الصلوۃ رکعتہ فادس رکعہ
 رجل فقال سیدت من الصلوۃ رکعتہ فرجع فدخل المسجد من بلا لا فاقام الصلوۃ فضلی للناس رکعتہ
 فاخبرت بذلك الناس فقالوا لا تعرف الرجل قلت لا الا ان اراہ فمر فی فضل شیئہا هو فقالوا ہذا
 طلحہ بن عبید اللہ ترجمہ معاویہ بن حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی تو سلام پھیر دیا
 حالانکہ ایک رکعت باقی تھی (اور آپ چلی) ایک شخص آپ سے جا کر ملا اور بولا آپ ایک رکعت قبول کرنا زمین آپ کوئی اور سجدہ میں
 آئی اور حکم کیا بال کو انہوں نے تعبیر بھی آپ نے ایک رکعت ادا کی میں نے یہ لوگوں سے بیان کیا انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ شخص
 کون تھا میں نے کہا نہیں البتہ اگر دیکھوں تو پہچان لوں گا پھر وہی شخص پھر سامنے ہی ہو کر زمین پر کہا یہ شخص تھا لوگوں نے
 کہا یہ طلحہ بن عبید اللہ ہے **باب** اذا اشک الثنتین او الثلاث من قال بقیۃ الثلاث جب تک کہ دو یا تین
 پڑھیں زمین یا تین (یا ایک پڑھیں یا دو) تو شک کو دور کریں اس مقام میں تین یا دو ہیں۔ ایک جب شک ہو تو دو
 رکعات میں تو دو سجدہ کر لی بھی کافی ہے یہ مذہب ہے بعض سلف کا دوسری یہ کہ شک کو دور کر کے کم کو اختیار
 کری یعنی ایک اور دو میں شک ہو تو ایک سجدہ دو میں شک ہو تو دو سجدہ تین چار میں شک ہو تو تین سجدہ یہ ثابت صحیح
 اور مختار اور محتاط و تیسری یہ کہ قلبی ظن پر عمل کرے ورنہ کم کو اختیار کری **عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم اذا شک احدکم فی صلوۃ فلیقل الثلاث و لیزعل الیقین فاذا استیقن التمام سجد
سجدتین فان كانت صلاتہ تامۃ كانت اگر کعتہ نافلۃ والسجدتان وان كانت ناقصۃ كانت الیک کعتہ تمامۃ
 اعلوۃ وكانت السجدتان من غمۃ الشیطان ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جب کوئی تم میں سے کسی شک کرے اپنی نماز میں تو شک کو دور کری اور یقین بنیاد ڈالے جب اس کو یقین ہو جاوے نماز
 پوری ہو جائے تو دو سجدہ کرے اگر اب دو سجدہ میں یا نماز اسکی درحقیقت پوری ہو چکی ہو تو یہ کعت نفل ہو جاوے گی اور
 سجدہ بھی نفل ہو جائے گا یا نماز پوری نہیں ہوئی تھی تو اس کعت سے پوری ہو جاوے گی اور دو سجدہ شیطاں کو ذلیل کرے گا
 اس لیے کہ اس کو سجدہ ہلانے سے کچھ نقصان نہیں ہوا نماز کا نماز پوری ہوئی سجدہ نہ لگا تو اب زیادہ ملا **عن ابی خنیس**
صلی اللہ علیہ وسلم سجدۃ فی السجود المثلثین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ
سجدہ نام مرتبہ میں کہا میں ذلیل کر نیوال شیطاں کے **عن عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک**
احدکم فی صلاتہ فلا یدری کم صلی ثلثا واربعاً فلیصل کعتہ و لیسجد سجدتین وهو جالس قبل التسلیم
فاذا كانت الیک کعتہ التصلی خامسۃ و ابی انیر و الکانت بقیۃ السجدتان ترجمہ عطاء بن یسار

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شک کرے اپنی نماز میں پھر اوسکو یاد دہانی میں لے
تین رکعتیں پڑھیں یا چار رکعتیں پڑھیں تو ایک رکعت اور پڑھ لی اور دو سجدہ کر لی پھر بیٹھے سلام پہلے اس آؤ
رکعت وحقیقت پانچویں ہو گئے توحید و سجدہ کر لیا ایک دو گانہ سوجاویگا اور اگر چوتھی ہو گئے تو دو سجدہ کر لیں پھر بیٹھا کو

عزید بن اسلم باسناد مالک قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک احدکم فی صلوٰتہ فان
استیقن ان قد اصلی ثلثا فلیقم فلیستم رکعتہ سبحوہا ثم تجلس فی تشهد فاذا فرغ فسلم بقیۃ الا ان

اسلم فلیسجد سجدتین وهو جالس ثم سلم ثم ذکر معنی مالک ترجمہ عزید بن اسلم سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے شک کرے اپنی نماز میں اگر یقین ہو جاوی کہ میں نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو
کھڑا ہو اور ایک رکعت سجدہ کے ساتھ پڑھ کر پھر تشهد پڑھے پھر جب فارغ ہو (سب کاموں سے) اور سوا سلام کے کچھ باقی نہ رہے تو دو
سجدہ کرے پھر سلام پڑھے۔ پھر وہی بیان کیا جو اوپر کی حدیث میں گزرا **باب** من قال یتیم علی اکثر خلفہ

جسکو شک ہو وہ غلبہ میں پر عمل کرے **عزید بن اسلم** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کنت
فی صلوٰۃ تشکک فی ثلاث اواربع واکبر ظنک علی اربع تشهدت ثم سجدت سجدتین وانت جالس

قبل ان تسلم ثم تشهدت ایضا ثم سلم ترجمہ عزید بن اسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تو نماز میں ہو اور شک کرے تین رکعتیں پڑھیں یا چار لیکن گمان غالب یہ ہو کہ چار ہوئے ہیں تو تشهد پڑھ کر دو

سجدہ کر پھر قبل سلام کے پھر تشهد پڑھ پھر سلام پڑھ یہ حدیث عبد الواحد موقوفہ روایت کی اور موقوفہ کے
عبد الواحد کی سفیان اور شریک اور اسیریل نے اور اختلاف کیا ہے متن حدیث میں اور سند نہیں کیا اوسکو۔ ابو سعید

ابن مسعود نے نہیں سنا اس واسطے منقطع ہوئے۔ اکثر علما کا مذہب یہ بھی کہ بعد سجدہ و ناسحہ کے تشهد پڑھے پھر سلام پڑھے اسے
اربعة غیر ہم کا یہی قول ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک تشهد پڑھنا ضرور نہیں ہے سجدہ و ناسحہ کے بعد سلام پڑھ کر دو سجدہ

ابو سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصلی احدکم فاحمدیدر دامن نقص فلیسجد سجدتین
واھو قاعد فاذا اتاہ الشیطان فقال انک قد احدثت فلیقل قد کذبت الاما وجک ایجا بانفہ

اور صحت یا ذنہ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے
پھر اوسکو یاد نہ رہے زیادہ پڑھی ہے یا کم تو دو سجدہ کر لے پھر کہ جب شیطان آویں اور اس سے کہو۔ ایمنو دل میں کوسہ

ڈالی تیرا وضو ٹوٹ گیا تھا تو کہے توجہ ہائے گرجب ناک ہو بونو گھر یا کان ہو آؤ نہ سہر تو وضو ٹوٹ جاویگا **عزید بن اسلم**
ابو سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احدکم اذا قام یصلی جاءہ الشیطان فلیس علیہ حتی

لا یدہی کہ صلی فاذا وجد احدکم ذاک فلیسجد سجدتین وهو جالس ترجمہ ابو سعید سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ کر کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اوسکو پس آتا ہے اور اوسکو کہتا ہے

یہاں تک کہ اوکریا نہیں رہتا کئی رکعتیں پڑھیں جب ایسا ہو تو میں سو کہیں تو دو سجدہ کر دو بیٹھ کر دوسری روایت
 میں ہے قبل التسلیم سلام سے پہلے۔ تیسری روایت میں ہر خلیعہ سجدہ بعد تین قبل التسلیم ثم التسلیم دو سجدہ
 کر سلام سے پہلے پھر سلام کری **باب من قال بعد التسلیم سجدہ ہو بعد سلام کر نیک بیان عن عبد اللہ**
 بن جعفر از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شاک فصلاۃ فلا یسجد سجدتا ین بعد صلاۃ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رحمہ
 عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو شخص شک کرے نماز میں تو دو سجدہ کرے بعد سلام **باب**
 من قام من ثلثین لم یتشهد جو شخص دو رکعتیں پڑھے اور اٹھ کھڑا ہو اور تیسرے رکعت میں نہ پڑھے وہ کیا کری **عن عبد اللہ**
 بن جعفر انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین شد قام فلم یجلس فقام الناس معہ فلما
 قضی صلوٰتہ وانتظروا التسلیم کیں فیجد سجدتا ین وهو جالس قبل التسلیم ثم سلم ثم رحمہ عبد اللہ
 بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھائی دو رکعتیں اور اٹھ کھڑے ہوئے اور قعدہ نہ کیا لوگ کہتے
 آپ کو اس بات پر اٹھ کھڑے ہوئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور ہم لوگ سلام پھیرنے کے منتظر تھے آپ نے تیسری رکعت میں
 کیا بیٹھ کر قبل سلام کے پھر سلام پھیرا دوسری روایت میں ہے کہ کان من التثلیث فی قیامہ بنظر لوکون نے ہم میں سے
 کھڑے کھڑے تھے تیسرے رکعت میں پڑھے کھڑے ہو گئے تھے سلام سے پہلے
 زہر کیا بھی قول ہے **باب من کسر ان یتشهد وهو جالس** جو شخص بیٹھ کا قعدہ پھول جاوی وہ کیا کرے
ف یہ بعینہ ہی باب ہی جو اس سے پہلے مذکور ہوا شاید اس کا بیٹھنے سے دوبارہ ذکر کیا جنہوں نے کہا ہوا بھی ہے کہ
 بیٹھ کر لیکن تیسرے رکعت میں اگرچہ معنی ظاہری اس کے معنی میں ہے حدیث میں اس پر تطبیق نہیں ہوتی **عن النعمان بن شعبة**
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الامام فلو رکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس
 فان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السجود ثم یرکع ثم یرکع ثم یرکع ثم یرکع ثم یرکع ثم یرکع ثم یرکع
 فرمایا جب امام دو رکعت پڑھے کہ کھڑا ہو جاوی پھر اس کو یاد آوی سید ہوا تو پہلے تو بیٹھ جاوی اگر سید ہوا جو جانی کے
 بعد یاد آوی تو نہ بیٹھ اور دو سجدہ کھڑے **ف** اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے اس کو سناؤ ابن جابر بن زید بن عمارت
 جعفری ہے جو جعفری ہونے کو علاوہ مقیم بالکرب ہے اور ابو داؤد نے ابن جابر کی کتاب میں اس مقام کے اور حدیث جابر جعفری سے
 روایت نہیں کیا لیکن شاید یہ اس حدیث عبد اللہ بن جعفری کی جو اوپر گزری اور حدیث مغیرہ بن شعبہ کے جو آتی ہے **عن**
 زیاد بن علاقہ قال صلی اللہ علیہ وسلم فی رکعتین قلنا سبحان اللہ قال سبحان اللہ ومثل فلما اتم
 صلوٰتہ وسلم سجد سجدتی السجود فلما انصرف قال آیت لیسوا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع کما حست
 ترجمہ زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی مغیرہ بن شعبہ نے تو اٹھ کھڑے دو رکعت پڑھے کہ قعدہ نہ کیا ہم نے کہا سبحان
 اللہ انہوں نے بھی کہا سبحان اللہ اور نماز پڑھی گئی جب پڑھا کہ نماز کو اور سلام پھیرا تو دو سجدہ کھڑے کر جب فارغ

ہوئی تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔ کہا ابو داؤد و ترمذی و ابن ابی قحس و ابن جریر
 و عثمان بن قیس و سعد و یزید بن ابی بنیان نے ایسا ہی کیا ہے اور ابن عباس و عمر بن عبد العزیز و ابی ایسی ہی فتویٰ یحییٰ
 ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل من صوم بعد من بعد ما یسلم ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سو کے لیے دو سجدہ کرین بعد سلام کے **ف** اس حدیث کی بنا وضعیف ہے اگر صحیح ہو
 تو بعد سلام کے سجدہ سھو کرنا راجح ہوتا **باب** سجود السجود فیما بینہما تسبیح و تسلیم سجدہ ہر دو کے بعد پھر
 پھر سلام پھر **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علیہم فہم فی سجود سجود تسبیح تسبیح تسبیح
 ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھائی پھر بول گئے تو دو سجدہ کی بعد اونکی
 تسبیح پھر سلام پھر **باب** انصراف النساء قبل الرجال من الصلوة پہلے عورتوں کو نماز سے فارغ ہو کر چلا جانا
 چاہیے بعد اسکے مرد کو اوٹھنا چاہیے **ف** کیونکہ عورتیں مردوں کے ساتھ وٹھنی میں بیٹھ کر ہر دو سجدہ کی نظر پڑتی ہے
 یا کسی عضو کے منہ ہو جائیگا **عن** ام سلمہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم مکث قليلا وکافون
 یرون ان ذلك کما یفقد النساء قبل الرجال ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم جب سلام پڑھتے تو ہنسی دیکھ جاتی لوگ اسکی وجہ یہ سمجھتے تھے کہ عورتیں مردوں کے پیچھے بیٹھ جاتیں۔ **باب** کیف
 الانصراف من الصلوة نماز سے فارغ ہو کر طرف اوٹھنا چاہیے **ف** یعنی دائیں طرف جانا چاہیے یا بائیں طرف
 حدیث صلی اللہ علیہ وسلم فکان یصرف عن شقیہ ترجمہ یہ روایت ہے کہ انہوں نے نماز پڑھی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ دو طرف پھر کرتے **ف** یعنی نماز سے فارغ ہو کر دائیں طرف اوٹھ کر چلے
 جاتی کسی بائیں طرف **عن** عبد اللہ قال لعلی الحد کہ نصیب الشیطان من صلاتہ ان یرکب الاغوی
 یمینہ و قد آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ما یصرف عن شمالہ قال عمارۃ اقیبت المدینۃ بعد
 فرأیت حذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن یسارہ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ کبھی تم میں سے ایک شخص اپنے نا
 میں سے شیطان کو نہ دیکھتا خواہ مخواہ جب ہو تو وہ اپنی طرف اوٹھ کر چلے **ف** اسکا الزام کرنا خلاف سنت اور شیطانی
 حرکت ہے **ف** حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اکثر بائیں طرف اوٹھ کر چلتے تھے کہ بائیں مدینے
 میں آیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آپ کے بائیں طرف دیکھو اس وجہ یہ معلوم ہوا کہ آپ اکثر بائیں طرف اوٹھ کر چلتے تھے
باب صلوات الرجل الطوی فی بیتہ نقل گھر میں بیٹھنا بہتر ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوا حقبا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر میں نماز پڑھو اگر وہ خوب مت بناؤ **ف** میری قبر میں نماز نہیں ہوتی دیکھو
 جب گھر میں نماز نہ ہوئی تو بھی قبر پر گیا **عن** عبد بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوات المرء فی بیتہ

۲۵۲
افضل من صلاته في مسجدك هذا الا لك توبة ترجمہ نزدیک ثابت رہنے سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میں نماز پڑھتا ہوں سیری مسجد میں نماز پڑھنے سے مگر فرض ہے یعنی فرض مسجد میں پڑھتا ہوں بہتر ہے یہاں
صلی اللہ تعالیٰ قبلہ اللہ عالم جو شخص قبل کو نہ جائے نماز پڑھتا ہو جب نماز میں معلوم ہو کہ قبلہ دوسرے طرف ہے
تو کیا کریں؟ عن انس بن مالک صلی اللہ علیہ وسلم واحصیہ کانوا یصلون نحو بیت المقدس فلما نزلت هذه
الایة خرجوا فجعلوا شطر المسجد الحرام وحینما کنتم فقولوا وجوہکم شطرہ فمر رجل منین سلمۃ
فناداهم وهم رکوع فی صلاۃ الفجر نحو بیت المقدس الان القبلة قد حولت الى الکعبة فرتبوا قالوا
کما امرکونہ الکعبة ترجمہ انس بن مالک روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نماز پڑھتے تھے بیت المقدس
کی طرف جب یہ آیت اتری تو ان کے وہاں شطر المسجد الحرام وحینما کنتم فقولوا وجوہکم شطرہ یعنی پھر انہوں نے منہ اپنا طرف خدائے
کی اور جہان تم وہاں اسی طرف منہ کیا کرو یہ حکم سن کر ان کو خائف ہو گیا کہ اگر گزرا وہ نماز فجر کی رکوع میں تھے اور منہ ہوا
(معمول کے موافق) بیت المقدس کی طرف تھا اوسے پکارا آگاہ ہوا جو قبلہ پھر کیا کعبہ کی طرف وہ لوگ اسی طرح رکوع
کعبہ کی طرف پھر گئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب قدر نماز انہوں نے ادا تہ بیت المقدس کی طرف پڑھی وہ درست ہو
یا اب تقریر ابو الجعفی جمعہ کے احکام کا بیان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم
طالعہ فیہ التمسیر یوم الجمعة فیدہ خلوا دہ وفیدہ اھبط وفیدہ تیجل وفیدہ وفی یوم الساعۃ
وفی ذلک الا وھی مسیح یوم الجمعة حین یرجع حتی تطلع الشمس فقام الساعۃ لا یجر ولا ین وفی ساعۃ
لا یصاد قہا عبد مسلم وهو یصلی اللہ حاجۃ الا اعطاه ایاھا قال کعب ذلک فی کل ساعۃ یوم فقلت
بل فی کل جمعة قال فخر کعب التوراة فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ہریرۃ ثم لقیته
عبداللہ بن سلام فحدثتہ بحلی مع کعب فقال عبداللہ بن سلام قد علمت ایتہ ساعۃ ھی قال ابو ہریرۃ
فقلت لہ فاخبرنی بها فقال عبداللہ بن سلام ھی اربع ساعۃ من یوم الجمعة فقلت کیف ھی احبر
الساعۃ من یوم الجمعة وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصاد قہا عبد مسلم وهو یصلی وتلك
الساعۃ لا یصل فیها فقال عبداللہ بن سلام الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس علی سنانہ
الصلاۃ فهو فی الصلاۃ حتی یصلی قال قلت لہ ذلک ترجمہ ابو ہریرۃ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنوں میں آفتاب نکلا ہر سب میں بہتر صبح کا دن ہے اور سنی ان آدم پیدا کی گئی اور سنی ان جنت کو لائے گئے
اور سنی ان دنوں کا قصہ معاف ہو اور سنی ان گمراہیدن قیامت کی اور سنی ان دنوں کا قصہ انہیں ہے جو جمعہ کے دن کان نہ لگائی رہتا ہے
بہتر آفتاب نکلتے تک قیامت کو دوسروں اور ان کے اور جمعہ کے دن ایک ساعت ہے جو مسلمان بندہ اس کو اپنی دنیا کی
ہوئی پھر اللہ کے کچھ انہی اللہ اس کو دیکھ کعب الاحبار نے کہا یہ راعت ہر سال میں ایک بار ہوتی ہے میں نے کہا انہیں بلکہ جمعہ کی رات

ہر کعبے کو پڑھا اور کھانچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو ہریرہ فی پھر میں عبد اللہ بن سلام سے
 ملا اور میں نے اپنی اور کعب کی گفتگو کا حال بیان کیا عبد اللہ بن سلام نے کہا میں جانتا ہوں اور ساعت کو میں نے کہا پھر
 یہاں عبد اللہ بن سلام نے کہا وہ اخیر ساعت ہو چھوٹے دن میں نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے یوں فرمایا جو مسلمان بندہ اس کو پالیوی نماز پڑھتے ہوئے اور اخیر ساعت میں نماز کب پڑھ جاتی ہے عبد اللہ
 بن سلام نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا جو شخص مٹھا ہے نماز کی انتظار میں وہ نماز ہی میں
 پڑھتا ہے نماز شروع کر دی میں نے کہا کیوں نہیں پڑھتا میں نے کہا پھر بھی سمجھ لو کہ یہ نماز پڑھتے ہوئے سے یہ راز
 ہے کہ وہ حقیقت اس وقت نماز پڑھتا ہو بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ بھی مثل نماز کی ہے۔ اس ساعت میں
 پڑھا تھا کہ۔ بعضوں نے عبد اللہ بن سلام کو قول کو صحیح کہا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ وہ ساعت امام حبیب پر کے
 واسطے پڑھنا شروع ہوتی ہے نماز کے تمام ہونے تک پھر فنون خود حدیث میں مصرح ہے اور اسی کو صواب کہا ہے
 اگر خدا نے بعضوں نے یہ کچھ اور بیان کیا ہے غرض اس میں بالیس قول میں جو فتح الباری میں مصرح میں مطلب کو چھپانے
 سے کھینچ کر حیرت کو سارا دن عبادت اور دعا میں مشغول ہو کر مستحق اور بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان من افضل ايامكم يوم الجمعة في حق ادم و قبه قبض فيه النخلة وفيه الصعقة فاكش واعلى
 من الصلوة فيه فانصركم معروضة على قال قالوا يا رسول الله وكيف تعرض صلاتنا على ذلك
 وقل امرت قالوا بل بليت فقال لا الله عز وجل حم على الامم فاجابوا لا نبيا ثم حمه اوس بن اوس
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہتر دنوں میں جمعہ کا دن ہے اور سیدنا دم علیہ السلام پیدا
 ہوئے اوس بن اوس نے ان کا انتقال ہوا اور سیدنا صہبہوں کا جاوید کیا اور سیدنا سید لکھنوی ہوش ہو گئے اس لیے اوس نے پھر یہ روایت
 بہت پسند کی کہ کوئی نہ تمہارا اور دوسری سامنے پیش کیا جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر تمہارا دعوای پرش
 کیا جاوید کیا جب آپ کا بدن ٹکڑا خاک ہو جاوید کیا یعنی بعد وفات کے آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے پیغمبروں کو بدلہ
 زمین پر حرام کر دیا ہے آپ تو وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں کلام اور سلام سنتوں میں اعمال ان کی بہت کے ان پرش کو جانتے
 ہیں مدد و شریعت سامنے لایا جاتا ہے وہ خوش ہوتے ہیں دعا کرتی ہیں۔ اگرچہ باقی اہل قبور بھی بر بنیاد مذہب صحیح اہل سنت
 و جماعت سنتوں میں مگر یہ سننا ان کا صرف روحانی ہے اور انبیاء کی حیات روحانی اور جسمانی دونوں طرح ہے مگر اوس میں
 اور دنیا کی حیات میں ایک فرق دیکھتے ہیں جس کو ہر شخص غصین سمجھتا ہے اور کتب بیان کی یہاں گنجائش ہے یا اولا حیات ثانیہ
 سکتے ہیں یہ وہ لکھتے ساعت جمعہ میں غافل ہوتی ہے کہ وقت ہے حیرت جابر بن عبد اللہ عن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال يوم الجمعة شئنا عشر من يدسنا لا يوجد مسلم يسأل الله عز وجل
 شيئا الا آتاه الله عز وجل قال قلت ما الخساعة بعد العصر ثم حمه جابر بن عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ

اور جس شخص نے جمعہ کے دن اپنی ساتھی کو کہا چپ رہ دو مٹی بھیر دے گا اور جس نے بیہودہ بکاؤ سکے جو ثواب کچھ ملے گا یہ کہہ کر
 غیر میں فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں تک التجا دیا کہ میں نے ایک جمعہ جمعہ کے دن اپنے کاندھاب جس
 ابو الجعد الضمیری وکانت له صحبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ترك ثلاث جمع جمع تھا ونا بھا طبع
 الله على قلبه ترجمہ ابی جعد ضمری سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین جمعہ چھوڑ دیگا
 سستی ہو گا اور دیکھا کہ اس کے دل پر اب کھانا منتر تھا جمعہ قضا ہو جانی کا کفارہ اس کے سمرۃ بن جندب
 عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ترك الجمعة من غير عذر فليتصدق بدينار فان لم يجد فصفه
 دينار ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کو بغیر عذر کے ترک کرے تو وہ
 ایک دینار صدقہ دی اگر ایک دینار نہ ہو سکے تو نصف دینار صدقہ دی صحیح قدامت بنو میرۃ قال قال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم من فاتته الجمعة من غير عذر فليتصدق بدينار او نصف درهم او صاع حنطه او نصف
 صاع ترجمہ قدامت بن برہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قضا کر دی جمعہ کو بغیر عذر کے
 تو ایک درہم یا دو درہم صدقہ دی یا ایک صاع گھون یا دو صاع گھون صدقہ دی۔ اگر روایت میں ہو مد او نصف
 مد ایک مد صدقہ دی یا دو مد۔ اور صاع کا بیان کتاب الطہارۃ میں گزرا باب من تجب علیہ الجمعة کہ
 لوگون پر جمعہ واجب ہے عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت كان الناس يتأبون الجمعة
 من مناتهم ومن العوالي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ جمعہ کے لیے حاضر ہوتی اپنی بہنوں سے اور عوالے
 سے آتے تھے عوالی چند دیہات ہیں مدینہ کے اطراف میں بعض تین میل پر بعض پانچ میل پر بعض اس سے بھی زیادہ عن
 عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على كل من معي بذلك ترجمہ عبد اللہ بن عمر
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس شخص پر ہے جو سنے اذان کو ہفت اور جو اتنی دور رہتا ہو کہ
 وہ ان اذان کی آواز نہ جادی اور جمعہ واجب نہیں ہے اگر چہ آواز تو ثواب ہے یا ایہ للجمعة یوم العطین جبہ بانی
 پر مذکور ہے جو جمعہ کو آواز جب نہیں عن ابي صالح غزالیہ ان یوم حنین کان یوم مطر فامر النبي صلى الله عليه وسلم
 صنادید ان الصلوة فی الزمان ترجمہ ابی صالح سے روایت ہے انہوں نے اپنی باپ کو سنا (اسامہ بن عسیر بنی) سے کہ حنین
 کو فدا بنی برس تھا اپنے حکم کی منادی کو پکار دینے کا نماز اپنے انیسویں میں ابو اللیثم سے روایت ہے ان دنوں یوم حنینہ دن جمعہ تھا
 عن ابي صالح عن ابيه ان شہید النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بعد یوم یثیبہ واما ہم مطر فمطر التبت سفلی فاعلم ان یوم حنینہ یوم حنینہ
 ترجمہ ابی صالح سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں
 اسی صندھ حدیث میں جمعہ کے روزا و سدن بارش نہیں مگر اتنی کہ لوگوں کے جوتوں کو نمی بھی نہ پہلے آپ نے حکم کیا کہ اگر اپنے
 اپنی ٹھکانوں میں نماز پڑھ لیتے کہ اف سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کثرت ثنوت اور ساتھی اپنی اہمیت پر نظر رکھی کہ وہ

شخصیت کہی گوار کیا **باب الثالث فی اللیلۃ الباردة** سردی میں شب کو بہت جلد نماز پڑھنا
 ابو یوسف نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللیلۃ الباردة فی الرجال قال ابو یوسف
 وحدثنا ابو یوسف عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا كانت لیلۃ باردة او مطيرة امر الناس ان یصلوا
 الصلوة فی الرجال ثم حمیہ **ابو یوسف** روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ
 اگر سردی کے بہت دنوں میں نماز پڑھنا پڑے تو کیا نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے
 حدیث بیان کی نافرمانی ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردی یا بارش کے رات میں نماز کو حکم کرتے اور اگر
 لا الصلوة فی الرجال یفرطہ لہ نماز اپنی بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے
 صلوا فی الرجال کہ قال فیہ ثم حدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یأمر الناس ان یصلوا فی اللیلۃ الباردة
 بالصلوة ثم یأمر ان یصلوا فی الرجال کہ فی اللیلۃ الباردة و فی اللیلۃ المطيرة فی السفر ثم حمیہ **ابو یوسف** روایت ہے کہ
 ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے
 صلی اللہ علیہ وسلم آپ حکم کرتی تھی اذان دینی والیکو پہلے وہ اذان دیتا نماز کی پھر پکار دیتا نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے
 میں سردی کی رات یا بارش کی رات کو نہیں۔ دوسری روایت میں ہے فی السفر فی اللیلۃ الباردة والصلوة ثم یأمر ان یصلوا فی الرجال کہ قال فیہ
 سردی کی رات یا بارش کے رات میں **ابو یوسف** نے فرمایا کہ نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے
 فی اخر ندائہ کہ الصلوة فی الرجال ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمر الناس ان یصلوا فی اللیلۃ الباردة
 باردة او ذات مطر یقول لا صلوا فی الرجال ثم حمیہ **ابو یوسف** روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر نماز پڑھ لے
 سردی اور آٹھ ہی کے رات میں پھر بعد اذان کو پکارا کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ کرتے تھے نماز کو سردی یا بارش کے رات میں نہیں پھر کہیں کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے
ابو یوسف نے فرمایا کہ نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمر الناس ان یصلوا فی اللیلۃ الباردة او ذات مطر یقول لا صلوا فی الرجال ثم حمیہ **ابو یوسف** روایت ہے کہ
 ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے
 ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ کرتے تھے نماز کو سردی یا بارش کے رات میں نہیں پھر کہیں کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے
 نادى مناد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلك فی المدینة فی اللیلۃ المطيرة والعداة القبرۃ ثم حمیہ **ابو یوسف** روایت ہے کہ
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کرتے تھے نماز کو سردی یا بارش کے رات میں نہیں پھر کہیں کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے
ابو یوسف نے فرمایا کہ نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے
 منہ منہ **ابو یوسف** نے فرمایا کہ نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ کرتے تھے نماز کو سردی یا بارش کے رات میں نہیں پھر کہیں کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے لو اپنے بھائی کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھ لے

محمی سترین پائے سر کا آپ فی دنیا تم مین و جگہ جی جا ہے اپنی نہ گانے مین ناز پڑی **عمر عبد اللہ بن الحارث ابن عم**
محمد بن سیرین انہ **عبد اللہ بن قیس** قال **ابو نعیم** اذ اقلت **اشہد ان محمد رسول اللہ** فلا تفلح
 علی الصلوة فلا صلوا فی بیوتکم فکان الناس ستمکروا اذک فقال قد فعلوا منہ و خیر منی ان الخیر
 عرفہ و انی کما صحت ان اسیر حکم ففقدشون فی الطین و المطر ثم **رحمہ عبد اللہ بن عباس** نے اپنی مؤذن کو کہا بار
 ان جب تو محمد رسول اللہ کو تو جی علی الصلوة نہ کہہ بلکہ یوں کہہ صلوا انی بیکم ناز پڑے لو اپنے گھروں مین لوگوں
 فی اسکوڑا جانا ابن عباس نے کہا بھلاوش شخص نے کیا جو مجھ سے بہتر تھا (رسول اللہ ص ۱۲) جمعہ فرض ہر یکن چھ برپا
 ہوا ملک ملکیت دینا کچھ اور پانی مین تھارا چلنا **باب الجمعة للمملوک و المرأة عورت اور غلام پر جمعہ فرض نہیں**
عمر طارق بن شہر **ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قال **الجمعة واجبة علی کل مسلم** فصاعدا لا اربعہ **عبد اللہ**
 او امر اہل او سببی او من فیہ ثم **رحمہ طارق بن شہاب** سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جمعہ فرض ہے ہر مسلمان پر جماعت کو
 مگر جبار او میون پر ایک غلام پر دوسری عورت پر تیسری لڑکے پر چوتھی بیمار پر پانچویں مسافر پر اتفاق علماء کہا ابو داؤد
 فی طارق بن شہاب فی رسول اللہ کو دیکھا مگر اون سے سننا نہیں (تو یہ حدیث مرسل ہوئی مگر حاکم نے اسکو مستدرک
 کیا ہے طارق بن شہاب سے اس نے ابو موسیٰ سے اور وارقلہ نے جابر سے ایسا ہی روایت کیا **باب الجمعة القری**
 کا نو مین جمعہ ہر کا بیان **عمر ابن عباس قال ان اول جمعة جمعت فی الاسلام بعد جمعة جمعت فی مسجد**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینہ لیجمعہ جمعیت لحوانا قریۃ مرقیہ **ابن الحسن قال عثمان قریۃ مرقیہ عبد**
القیس ثم **رحمہ عبد اللہ بن عباس** سے روایت ہے بھلا جمعہ جو پڑا گیا اسلام مین بعد اس جمعہ کے جو پڑا گیا مسجد نبوی مین
 جمعہ جو پڑا گیا جو انامین رجوانا ایک کانوں کو بحرین کے کانوں سے عثمان نے کہا وہ کانوں سے **عبد القیس** کے کانوں سے
 اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کانوں مین پر نہاد درست ہے اگرچہ **عبد اللہ بن قیس** ہی اس بات پر کہ جانی کا کانوں
 ہونا ثابت ہو جاویں خفیہ نے ابو سعید بکری سے نقل کیا ہے کہ جانی ایک شہر سے بحرین مین **عبد القیس** کا اور جوہری نے صحاح مین
 کہا ہے کہ جانی ایک قلعہ بحرین مین اور ایسا ہی کہا ابن الاثیر نے نہاد مین اگر وکیع نے جو راوی ہے اس حدیث کا اسکو قویہ کہا
 اور قریہ کا اطلاق ان عرب مین کانوں اور شہر دونوں پر ہوتا ہے پس اس نظر سے اس حدیث سے استدلال تمام نہیں ہو سکتا
عن کذب صا لک انہ کان اذا سمع النداء یوم الجمعة ثم **رحمہ** کا **سعد بن زکریا** فقالت لہ اذا سمعت النداء
 ثم حمت کا **سعد بن زکریا** قال لا تداء من جمعہ بنی فہم البیت من جرۃ بنی یاضۃ فی القیغ الخفیات
 قال **ابن یونس** قال **ابن یونس** ثم **رحمہ** کعب بن لک جب جمعہ کے دن اذان سنتو تو **عبد بن** ارہ کیو سطر دھانا لکھو
 انوکھ مینی نے کہا کیا وجہ جب تم اذان سنتو ہو **سعد بن** ارہ کیو سطر دھانا لکھو ہوا خون نے کہا اسکو کہ پہلے جہانوں
 فی قائم کیا ہرم البیت (ایک موضع ہر دین مین بنی یاضۃ کے زمینوں مین سے) مین ایک قیم مین رقیق وہ مقام ہے جہاں

۲۵۸

پانی بھرا ہوتا ہے، جس کا نام نفعیہ الحشرات تھامین فی بوجہا اوسدن کم کثیر اومی خور اہنون فی کہا چالیس می **ف** اس میں
سورجی بھرا ہوا ہے، طرح ثابت نہیں ہو سکتا کہ جمود کا تو زمین میں ہی کیونکہ ہر زمینیت متعلقات میں سورجی تھا نہ خارج میں کیونکہ
اچھا طریقہ استدلال کا بھیر کہ جو کہ فضیلت آیت اور حدیث سے مطلق ثابت ہو اوس میں شکر کی قیاد میں ہر بھر شکر کی قیاد
بڑا نام زیادتی ہی کتاب اللہ پر اور وہ نہیں جائز ہی اگر حدیث مشہور سے حنفیہ کے نزدیک اور وہ جو روایت کیا حنفیہ نے حضرت
علی سے کہ نہیں تشریق ہو اور جمود مگر شکر میں روایت کیا اوس کو عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے اوس کو خلاف روایت کیا اگر
عمر سے کہ جمود پر تو ہم جہاں صحیح کہا اوس کو ابن خثیمہ نے اور ایسا ہی روایت کیا بھیمو فی حضرت عمر سے اور بھیمو نے فرمایا
روایت کیا کہ جمود جب ہر ہر کا فون پر اگرچہ ہون اوس پر سوا چار کے اور ایسا ہی منقول ہوا ابن مسعود سے اور صحابہ سے جمود
جملہ اور مشہور دونوں جگہ میں ثابت ہے بھی قول ہے اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور مسحاق کا **یا** اذ او حق صلوات

یوم عید جب عید اور جمعہ یکدن پڑی تو کیا کرنا چاہیے **مسئلہ** ایاس بن ابی حمزہ الشامی قال شہدت معاویہ بن ابی
سفیان وھو سیال زید بن ارقم قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید نجاتہ فی یوم قال نعم فیکفہ
صنعی قال صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی الجمعۃ فقال من شاء ان یمسک فلیصل **ترجمہ** ایاس بن ابی حمزہ روایت کیا
میں موجود تھا معاویہ بن ابی سفیان پوچھنے لگے زید بن ارقم ہم سہی تم نے کبھی جمعہ اور عید رسول اللہ کے ساتھ یکدن میں پایا
ہوا ہون میں کہا ان معاویہ نے پوچھا آپ نے کس طرح کیا زید نے کہا آپ نے عید کی نماز پڑھ لی پھر جمعہ میں رخصت دئی فرمایا
جس کا جی چاہے جمعہ پڑھی **ف** اور جس کا جی نہ چاہے نہ پڑھی اگر ظہر پڑھنا ضرور ہے۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن خزیمہ نے اور
صحیح کھا اوسکو اور حاکم فی اور صحیح کہا اوسکو ابن الدبی نے مگر بعض لوگوں نے اسکا انساوین کلام کیا ہوا جو ایاس بن ابی حمزہ کے اور
ابن ماجہ اور عطاء بن ابی رباح قال اصل کتابنا از الزبیر فی یوم عید فی یوم الجمعۃ اول النہار شہد رخصنا لہ

یہاں وہ جوں کہ سرسخت بنیں پھر کمال میں پہنچیں۔ یہاں سے ان کے تلامذہ نے
الجمعة فلم یخرجوا الینافصلینا وحرانا وکان ابن عباس بالطائف فلما قدم ذکرنا ذلك فقال صلی اللہ علیہ وسلم
مرحمتہ عطا ابن ابی بکر سے ایت پر عبداللہ بن الزبیر نے نماز پڑھائی عید کی جمعہ کے دن سویری پھر جب ہم آئی مجمع کو اسے
تو وہ نہ نکلی آخر ہم نے اکیلے پڑ لیا ہاں مجمع کو ابن عباس کا مذہب بھی ہے کہ جمہور اکیلا صحیح ہے اور برابر ہم بخدا اور داد
اور اہل ظاہر کا بھی ہے کہ دو آدمیوں کی جماعت کا فی ایک امام ہو ایک مقتدی اور اکثر علماء کے نزدیک دو آدمی سوائے
یا تین آدمی سوائے امام کے ضرور ہیں وہ ابن عباس اور وقت طائف میں تشریف آئے تو ہم نے اون سے یہ بیان کیا انہوں نے

کہا عبداللہ بن الزبیر نے سنت کی موافق کیا **عمر بن عبد الجراح** قال اقل اعطاء اجتمع یوم جمعۃ ویوم فطر علی عمل ابن الزبیر فقال عیدان اجتمعوا فی یوم واحد فجمعوا جمیعاً ففعلوا کما یرتین بکرمہ لم یزد علیہ حکمۃ
صلی العصل قرچمہ ابن جریر سنی وایت ہو عطانی کہا احمد و عید ایکن جمع ہوئی عبداللہ بن الزبیر کے زانی بن
اہلہون کی کہا د عید بن جمع ہوئیں ایک دن میں اہلہون نے دوزن کو مار کر پڑھ لیا صبح کو دو کشتین سے زیادہ کیا ان پر

یہاں تک کہ نماز پڑھی عصر کے وقت یعنی عید اور جمعہ دونوں میں گوارا کر لے **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اند قال قد اجتمع فی یوم مکہ ہذا عیدان فتن شاد اجزاہ من الجمعة والایام من ترجمہ ابو میرہ و سر روایت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر کو دن دو عیدین جمع ہو گئی ہیں جو شخص چاہے جمعہ پڑھے ہی اس کو تو پرین کے **ف** اس حدیث میں معلوم
 ہوا کہ جمعہ پڑھنا بہتر ہے اگر دوسری صرف عید کی نماز پر اتنا کفری تو بھی درست ہے مگر پھر پڑھنا ضروری ہے کہ علماء کی نزدیک
 بعضوں کے نزدیک جمعہ میں داخل ہوا تو ایسا عید کے دو عیدین جمع ہونے سے بھی کافی ہون گی۔ اب ظہر پڑھنا ضروری نہیں ہے
 ابن جریر کی روایت میں گزرا **باب ما یقرأ فی صلوۃ الصبح یوم الجمعة** ترجمہ کے دن صبح کی نماز میں کون سے
 سورت پڑھی **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی صلوۃ الفجر یوم الجمعة من قبل
 البکرة وھل اتی علیہ الانسان حین من اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** جمعہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فجر میں جمعہ کے روز اتم تنزل السجدة اور اہل اے علی الانسان حین من اللہ ہر مرتبہ تھے۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے
 اور جمعہ کے نماز میں سورہ جمعہ اور اذا جاءک المنافقون پڑھتے تھے **باب اللہ من جمعة جمعہ کے پڑھنا بیان**
عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ھذہ فلیستہا یوم الجمعة وللوفاذ اذ اقلوا علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبسھنہ
 من الاخلاق لہ فی الاخرۃ ثم جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا حلل قاع علی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما
 حلال فقال عمر کسوتین ہا یا رسول اللہ وقال قلت فی حلالہ عطار ما قلت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انی لہ اکسکھ التلبسہا فکساھا علی الخالہ مشرکاً بکلت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما
 ایک کپڑا لٹھی مسجد کے دروازہ پر بٹھا ہوا دیکھا انہوں نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اس کو خرید لیں اور پنا کرین جمعہ کے روز
 اور جب لوگ آیا کرین آپ پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ پہن کر جبکہ آخرت میں کچھ حصہ ملے گا پھر
 اسی قسم کے چند کپڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے ان میں سے ایک کپڑا حضرت عمر کو دیا عمر نے کھا
 یا رسول اللہ آپ مجھ پر یہ کپڑا پہن کر دیر میں حالانکہ پیشتر آپ نے عطار کے کپڑے میں فرمایا تھا رنظار و نام تھا اس شخص کا
 وہ کپڑا پہنتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے اس واسطے نہیں دیا کہ تو پہنے پھر حضرت عمر نے وہ کپڑا پہن لیا
 بہائی کو جو مشرک تھا اور کے میں تھا پہن کر کو دید یا **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما
 تباع بالسوق فاخذھا فاتی بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابتع ھذہ فکسکھ بها اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لوقد تم ساقی الحدیث ولا والائتم **ترجمہ** عید اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما
 ہوا پایا وہ اس کو ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا اس کو خرید لیجی زینت کی واسطے عبد کو پنا کیجی یا جب لوگ آپ پاس آیا کرین
 کیا حدیث کو نیز کہ **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہما عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اصالح احدکم ان یسجد

کیا اور کہا اے لوگو میں نے یا رسول اللہ کیا تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری طرف نماز پڑھنا سیکھو **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ
 علیہ السلام لیا کہ قال لا منعم الناس الا لا اتخذ مني رسول الله يحجمع او يحمل عظامي قال بلى فاتخذ له
 حنبر امر قاتل بن حريم عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بزرگ و فقیہ داری نے اون سے کہا کہ میں آپ کے
 واسطے ایک بن بنیادوں یا رسول اللہ جو کہا بوجہ اوٹھایا کری آپ نے فرمایا ان اہل انون نے ایک بن بنیادوں یا رسول اللہ بن بنیادوں
 موضع النبی بن بنیادوں پر رہنا چاہیے **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ قال قال ابن عباس رسول الله صلى الله عليه وسلم
 بين الحائطين كعتك من الشاة ترجمہ ہے کہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بن بنیادوں پر رہنا چاہیے کہ بن بنیادوں
 ایک بکری کے جانی کی راہ تھی **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ سے لکھا ہوا تھا بلکہ تھوڑا سا فاصلہ تھا **باب الصلاة يوم الجمعة**
 قبل الزوال قبل نوال کے جمعہ کے دن نماز پڑھنا درست ہے **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ عن قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال
 نصف النهار الا يوم الجمعة قال جمعتم سبعين اليوم الجمعة ترجمہ ہے کہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا دو چھپر کو نماز پڑھو سنی ترجمہ کے روز اور فرمایا کہ جمعہ روز مسکایا جاتا ہے کہ جمعہ کے روز **ف** تو سوا جمعہ کی اور
 دنوں میں دو چھپر کو نماز پڑھنا مکروہ ہے اور جمعہ کے دن گردہ نہیں ہے **باب وقت الجمعة جمعہ کی وقت کا بیان**
 انه من الاك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصل الجمعة اذا مال الشمس ترجمہ ہے کہ اس بن مالک سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی وقت پر پڑھنے **ف** ائمہ ثلاثہ اور چھپر علماء کا مذہب یہ ہے کہ جمعہ کا وقت بعد زوال کے شروع ہوتا ہے
 علی ظہر گر امام احمد رضی اللہ عنہ کی نزدیک جمعہ پڑھنا قبل زوال کے بھی درست ہے اور اس طرح مروی ہے ابن مسعود اور جابر اور عبد اللہ اور ابو
 ہریرہ اور ذال اوٹھنے قوی میں **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ قال قال كنا نصل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة ثم نصل
 بغيره لحيطان ترجمہ ہے کہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کے پھر ٹوٹ کر
 تھے اور دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا **ف** یہ حدیث بظاہر مؤید ہے امام احمد کے مذہب کو **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ قال كنا
 قبل وقتنا بعد الجمعة ترجمہ ہے کہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ ہم قبلہ اور دن کا کہا با بعد جمعہ کے کہتے تھے **ف** بنو جمعہ
 قبلہ کرتے تھے قبلہ کہتے ہیں **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ قال انما يوم الجمعة جمعہ کی اذان میں کا بیان **ف** آنحضرت
 راویوں اور عمر کے مابین تک جمعہ میں صرف ایک اذان ہی جاتی تھی جب امام بنیر بیٹھا خطبہ پڑھنے کے لیے پھر تکبیر ہوئی نماز شروع
 ہو کر وقت حضرت عثمان نے اپنی خلافت میں ایک اور اذان کا حکم کیا اس وقت کہ لوگ بھٹ ہو گئے تھے اور مسجد سے دور دور تھے
 تو سب کو نازکی اطلاع ہو جاوے پھر پھر اذان اب تک جاری ہے حالانکہ یہ مستحب ہے کہ کوئی فعل پیشہ راشد کا اگر کوئی ترک کرے اور
 اذان پر قناعت کرے تو وہ مشہور ہے کہ سنت نبوی اور میر ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ بن بنیادوں اذان
 ولا حين يجلس الامام على المنبر يوم الجمعة في عهد النبي صلى الله عليه وسلم واني بنو عمر رضي الله عنهما
 كان خلافة عثمان رضي الله عنه من يوم الجمعة بالاذان الثالث فاذا نزل على الزوراء فقلت لا

ذات ترجمہ سب بن یزید روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں پہلی اذان جمعہ کو اوس وقت ہوتی جب امام نمبر پڑھتا تھا جب حضرت عثمانؓ کی خلافت ہوئی اور لوگ بہت ہو گئے انہیں نے تیسری اذان کا حکم دیا وہ روائے پر دی گئی پہری حکم رافق زور ایک گھر کا نام ہے جو مدینہ کے بازار میں تھا۔ تیسری اذان کو رادیہ کہ گھیر کر پہلی اذان مقرر کیا اور امام جب نمبر پڑھتا تھا اذان ہوتی ہی اوسکو دوسری اذان اور اُسکو پہلی تیسری اذان ہوتی اگرچہ تیسری اذان سب سے پہلے ہوتی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ان یؤذن باہن یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس علی المنابر لیکمۃ علی باب المسجد ابی بکرؓ اثم ساق فحوخت یونس یعنی اذان ہوتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے جب آپ نمبر پڑھتے تھے کہ روز مسجد کو دروازہ پر پہنچا ابو بکر کے سامنے پہنچ کر سامنے پڑیا بیٹھ گیا اختیار تک تیری روایت میں ہے کہ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا مؤذن واحد بلالؓ فخذ کو معناه یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مؤذن نہ تھا سوا بلالؓ کو یا ابی الامام یرکبکم الرجل فی خطبۃ امام کو خطبہ میں بات کرنا درست ہے

عمرؓ جابر قال لما استوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة قال اجلسوا فسمع ذلك ابن مسعودؓ فجلس علی باب المسجد فقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تعالیٰ اعبدکم من مسجود ترجمہ جابر روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمبر پڑھتے تھے کہ روز آپؐ کو گون کر دیا بیٹھ جاؤ عبد اللہ بن مسعودؓ اور وقت مسجد کے دروازہ پر تھے یہ سنکر مسجد کو دروازہ پاس بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو دیکھا تو فرمایا ادھر اُٹھو عبد اللہ بن مسعودؓ آپؐ عبد اللہ بن مسعودؓ کا دو بیٹھا گوارا لگیا اور خطبہ میں بات لکراؤ انکو اپنی بات بولایا اس حدیث سے بڑی فضیلت عبد اللہ بن مسعودؓ کی ثابت ہوئی یا فیصلہ مجلس اذا صعد المنبر پہلی امام نمبر پر جابرؓ عمرؓ ابن عمرؓ قال کان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی یدفع ارادہ المؤذن لیس فی خطبۃ یجلس ینکحہ ثم یقف ثم یقف ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے پہلے نمبر پر بیٹھتے یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوتا پہر کھڑی ہو کر خطبہ پڑھتے پہر بیٹھتے کسی سے بات نہ کرتے پہر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے

یا فی الخطبۃ قائما اُٹھ کر پہر خطبہ پڑھ کر بیان عمرؓ جابر بن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب قائما ثم یجلس ثم یقف ثم یخطب قائما فن حدثک انہ کان ترجمہ جابر بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر خطبہ پڑھتے پہر بیٹھ جاتے پہر کھڑی ہو کر خطبہ پڑھتے جو ترجمہ سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تو وہ جو تھا قیام تھا میں نے آپؐ کو ساتھ دو بار نماز و نذر زیادہ پڑھیں میں نے وادون میں پچاس جمعہ ہی پڑھیں ہوں کہ یہ مراد انہیں ہے کہ وہ نذر جمعہ سے زیادہ آپؐ ساتھ پڑھیں کیونکہ وہ نذر جمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے آپؐ کے فائز تک پہنچتے تھے جابر بن عمرؓ

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب ان یجلس بینہما یقر القرآن ویدنو الناس ترجمہ جابر بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے وادون کو بیچ میں بیٹھتے تھے اور خطبوں میں قرآن پڑھتے تھے لوگوں کو نصیحت

کرتے اور یہ سب کچھ اگلی اور اگلی ہی ہو طلق کر توف اندر دو حدیثوں کو خطیر بن ابیہار و عاتق کے فی صلیت ثلث
 ہوئی اگرچہ استقا اور غیر استقامین میں آپ سے دونوں کا ہوا ہمارا دعا کا ثبوت ہر جیسا استقا کو اب میں
 گزرا **باب** اقصیٰ من الخطب خطبہ جو پڑھنے کا بیان **عمر** بن ابیہار من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یا اقصیٰ من الخطب ترجمہ عمار بن ابیہار سے روایت ہے حکم دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا خطبہ پڑھنا کیا
 مسلم فی روایت کیا عمار سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز یعنی پڑھنا اور خطبہ چھوٹا پڑھنا علامت ہے دنیا کی
 کی تو تمہارا نماز کو اور کوتاہ کر خطبہ کو۔ اسوس ہر اس نے میں جاہلون نے یہ اختیار کیا کہ خطبہ پڑھ کر پڑھیں
 پڑھیں اور نماز کو کوتاہ جلدی ہو پڑھ لیتے ہیں **عمر** جابر بن سمرہ السوائی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا یصلی الوعظۃ یوم الجمعة انما اھنک لک لیسر لک ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خطبہ کو طویل نہیں دیتے تھے جمعہ کے دن خطبہ کو کبوتر تھے **باب** الدفوع لہام عند الوعظۃ خطبہ کے وقت لہام کے
 ساتھ نزدیک نہینے کا بیان **عمر** سمرہ بن جندب ان فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احضروا الذکر وادفوا لہام
 فان الرجل انزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنة واذ خلعا ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے فرمایا حاضر ہر خطبہ میں اور نزدیک رہو لہام کو کیونکہ آدمی ہمیشہ دور رہے جنت جاتی وقت بھی دور رہے گا اگرچہ
 جنت میں جاوے گا پر سب کے بعد جاوے گا کیونکہ دنیا میں بھی وہ سب سے دور رہتا تھا **باب** الہام قطع الخطبۃ لہام
 یحذف اگر کوئی حادثہ ہو تو لہام خطبہ موقوف کر سکتا ہے **عمر** بريدة قال خطبہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فاقبل الحسن والحسين علیہما اقصیاں احمران یعثران ویقومان فقتل فاحذرا فاصعد بهما ثم
 قال صدق اللہ انما امرکم واولادکم فتنة رأیت هذین فاحذرا صبیحا اخذ فی الخطبة ترجمہ بريدة
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے ان میں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آؤ دو گئے سر پہنچے غرق
 پڑے (بچھڑنے کی وجہ سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اور ان کو گود میں اٹھالیا پھر منبر پر چڑھ گئے بعد اس کو فرمایا پھر ارشاد
 کیا اللہ جل جلالہ فی تعباری مال اور اولاد وراثت میں میں نے انہوں کو دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا پھر اپنے خطبہ شروع کیا **باب**
 الاحتباء والاہام یخطب امام حیوۃ خطبہ پڑھتا ہو گوٹ مار کر نہ بیٹھے **ف** وہ نشست یہ کہ دونوں ہاتھوں کو کھڑا
 کر کے پرٹ کر بازو لیوی یا بائیں ہاتھوں کو حلقہ دی لیوی۔ اس سے منع فرمایا کیونکہ اکثر اس نشست میں فساد جاتی ہے وضو نہ
 جاتا ہے خبر میں ہے **عمر** معاذ بن اشران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعی عن الحیوة یوم الجمعة والاہام
 یخطب ترجمہ معاذ بن اشران سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوٹ مار کر نہ بیٹھے کسی جمعہ کے روز جب امام
 خطبہ پڑھتا ہو **عمر** یصل بن شداد بن اوس قال شہدت مع معاذ بن القدر مع جمع بنا فقلت فاذا بجل
 من المسجد احبب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرا یتیم محبتین والاہام یخطب ترجمہ معاذ بن شداد سے روایت ہے

خطبہ اور نماز کو کوتاہ کر خطبہ کو کبوتر تھے

میں معاویہؓ کی خدمت میں آیا انہوں نے جمعہ پر مابین فرمایا تو اکثر لوگ مسجد میں رسول اللہؐ کو اصحاب میں سے توہین نے
 اونکو گوشہ دار کر دیا سوچو جب امام خطبہ پڑھ رہا تھا کہا ابو داؤد و ابن عمرؓ یہی سب سے پہلے تھے خطبہ کی وقت اور انس بن مالک اور
 شریہ اور مصعب بن صفوان اور عبید بن المسیب اور ابیہم بنی اور کھول اور اخیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سعدؓ کہا اس میں
 کچھ قیامت نہیں اور مجھ نہیں پہنچا کینکو مکر وہ جانا ہوا سوگو مکر عبادہ بن نضرؓ **وَاللَّامُ الْخَطْبُ**
 خطبہ کی وقت بات کر نیکی ممانعت تھی **إِنِّي هَرِيرَةٌ أُنْزِلَتْ رِسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ نَصِيحَةً وَ**
يُخَطِّبُ فَقُلْ لِقَوْلِكَ ترجمہ ابو ہریرہؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب تو حکم چاہے اور امام خطبہ پڑھتا
 ہو تو تو فرما کہ کیا، ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سے خطبہ شروع ہو کلام نہ کرنا چاہیو بعضوں کے نزدیک جب سے
 امام ہو **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْضُرُ أَكْثَرُ ثَلَاثَةٍ نَفَرٍ مِنْ جُلُوسِ**
بَلْعُو وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا وَمِنْ جُلُوسِ حَضْرَتِهِ يَدْعُو رَجُلٌ دُعَاءَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْشَاءً وَأَعْطَاءً وَأَنْشَاءً مَعْرُوفًا
حَضْرَتِهِ أَيْ سَكُوتٌ لَمْ يَخْطُرْ قَبْلَهُ مَسْلَمٌ وَلَمْ يُوْذَرْ خِلَافُهُ كَمَا إِلَى الْجَمْعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَفِي يَدَيْهَا ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ
وَذَلِكَ بَانَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِأَحْسَنِهِ فَلَهُ عَشْرُ مِثَالِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمروؓ روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے میں تین طرح کے آدمی آتھیں ایک وہ شخص جو وہاں آنکھیں دہ بات کرے اور سکا
 حصہ یہی ہے (یعنی اسکو کچھ ثواب نہیں) دوسرا وہ جو وہاں آنکھ دے تاکہ تراب اللہ جل جلالہ کو اختیار ہے اس کی عاقبت
 کرے یا نہ کرے تیسرا وہ شخص جو وہاں آنکھ چمکے یہی دو لوگوں کی گردن بہانہ کی کہ سب کو تکلیف دے اور گناہ دوسرے جمعہ تک بلکہ تین
 دن زیادہ تک خشیت جو میں کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو ایک نبی کی گواہی کو دے اس کو دس گنا ثواب ملیگا **بِأَسْتَمِيزَانِ**
الْحَدِيثُ لِلَّامُ جَكَ وَضُرُوثُ جَاوِي دَهَامُ سِي كُوْنُو كَرْبُ كَرَجَاوِي سَعْنُ عَالِشَتْ قَالَتْ قَالَ لِيَهْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا احْتَدَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَاخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصُرِفْ ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو تو وہ اپنے ناک پکڑ کر چلا جاوے اس سے امام سمجھ
 جاوے گا اور کھڑا ہو گا اور لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ اس کی کسی بھڑکائی شرم کی بات پھینا یا بہتر ہے **بَابُ إِذَا دَخَلَ**
الرَّجُلُ وَالْأَمَامُ يَخْطُبُ امام خطبہ پڑھ رہا تھا اسوقت کوئی آدمی تو نفل پڑھنا یا پڑھنے سے شافعی اور احمد اور یکجہ امت محمدین
 کے نزدیک اگر امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص آدمی تو دو رکعت تحیت مسجد پڑھ کر بیٹھ کر خطبہ سننا چاہیے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**
وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ أَصْلِيَّتُ يَفْلَانُ قَالَ قَالَ قَدْ فَارَعَ ترجمہ ابو ہریرہؓ روایت ہے
 ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جمعہ کو اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا تو نے نماز پڑھی وہ بولا نہیں آپ نے
 فرمایا **وَأَخْطَبُ رُفٌ دَوْرُ كَسْتَيْنِ عَنِ جَابِرٍ وَابْنِ هَرِيرَةَ قَالَ جَاءَ سَلِيكَ الْغَطَفَانِي وَرَسُولُ اللَّهِ**

صلوات اللہ علیہ وسلم یخطب فی الاصلیت شیئا قال قال صل رکعتین یتخون فیہما ترجمہ طبرانی اور ابو ہریرہ روایت
 ہر ایک غطفانی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ ہی تو آپ نے پوچھا تو نے نماز پڑھی (تحتہ لیس) وہ بولا ہاں آپ
 نے فرمایا اودھ دو رکعتیں وہ ایک دوسری روایت میں نماز پڑھ ہی تو اقبل علی الناس قال اذا جاء احدکم واکام یخطب فلیصل
 رکعتین یتخون فیہما ترجمہ طبرانی اور ابو ہریرہ روایت میں ہر کوئی آوی اور امام خطبہ پڑھ
 رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھ کر ایک خطبہ کا قیام کرنا شروع کر دے اور اگر وہ نہیں نہ بیٹھتا ہے تو اپنے
 الزاھر یتزککنا مع عبد اللہ بن مسعود صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة فجاء رجل یتخطی رقاب الناس فقال
 عبد بن مسعود رجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعة والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال الزاھر یتزککنا
 اللہ علیہ وسلم اجلسوا ذلت ترجمہ ابی زاہریہ سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ جو صحابی تھے ہمیں جو ترجمہ کے
 روز اتنی میں ایک شخص آیا لوگوں کی گردن میں پھانڈا ہوا عبد اللہ بن مسعود نے کہا ایک شخص اس طرح گردن میں پھانڈا ہوا مجھے کوئی اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھ جا تو نے ایذا دی تو کوئی آپ کے رقبہ پر بیٹھ گیا اور
 امام جب خطبہ پڑھ رہا ہو اور کسی شخص کو اونگھ اٹھو تو کیا کرے ترجمہ ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول اذا نزل من المنبر وهو فی المسجد فلیتکلم من مجلسہ ذلک الی غیرہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
 سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز توڑ جب تم میں سے کوئی اونگھ لے گا مسجد میں تو اس کو جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے
 یتکلم بعد ما یزل من المنبر امام خطبہ پڑھ کر جب برسرِ اوترج تو بات کر سکتا ہے ترجمہ انس قال سمعت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقول من المنبر فیعرض لہ الرجل فی الحاجة فیقوم معہ حتی یتقضى حاجتہ ثم یقوم
 فیصلہ ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر پر سے (خطبہ پڑھ کر) اترتے پھر
 کوئی شخص اپنا کام آپ سے بیان کرے آپ اسے (باتیں کرتے ہوئے) کھڑے رہو یہاں تک کہ اس کا مطلب پورا ہو جائے پھر کھڑے
 ہوتے نماز کریں یا میں نے آدمی کے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ کر جب اسے کھڑے کر دیا تو اس نے جمعہ یا جمعہ ایسے ہی کہنے لگا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادراک وعتر من الصلوة فقل لا ادر الصلوة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کی ایک رکعت پائے اس نے وہ نماز پائی کہ اگر ایک رکعت ہو کہ پادو چار رکعتیں بھی
 سی ہی ٹول ہو مالک اور شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ کو نزدیک دو ہی رکعتیں پڑھ کر پھر اگر پچیس یا سو کو مسجد جو میں نے لیکن
 مذہب مالک اور شافعی کا تو ہے اور اوس کے قال میں ابن مسعود اور ابن عمر اور انس اور لیث اور امام احمد بن حنبل اور ابو ہریرہ
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فی الجمعة جموعین کوئی سو مرتب پڑھیں انما یزیدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سوا کا یقرؤ المیت یوم الجمعة بسم اسم ربک الاعلیٰ وھذا کتک حدیث الغاشیة قال اور ہما
 اجتماع فی یوم القدر ہما ترجمہ بخاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد بن عمر بن مسعود سے روایت ہے کہ اگر

اور چل آنا کہ بخدا الغاشیة پڑھو تھی۔ اور جب عید اور جمعہ ایک ہی دن آتے تو انہی دو نو سو تون کو دو نو نمازون میں پڑھتے
عن الصادق بن قیس سال التمان بنشہ ماذا کان یصلیٰ آباءہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة فی الشہر
 الجمعة تھا کان یقرّ اہل انام بخدا الغاشیة **ترجمہ** ضحاک بن قیس سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ہر جمعہ کے روز
 پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورہ جمعہ پڑھ کر کچھ کون سی سورت پڑھتے تھے انہوں نے کہا اہل انام حدیث الغاشیہ
 پڑھتے تھے **عن ابی رافع** قال صلی بنا ابوہریرۃ یوم الجمعة فقرأ بسورۃ الجمعة وقال کعبۃ الآخرۃ اذا جاءک
 المنافقون قال فادرکت اباہریرۃ حیث انصرفت فقلت انک قرأت بسورۃ تین کان علیہما بالکوفۃ قال
 ابوہریرۃ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرّ ابیہما یوم الجمعة **ترجمہ** ابن کعبہ سے روایت
 ہے ابوہریرۃ نے نماز پڑھنے کے بعد جمعہ کی سورہ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں اذا جاءک المنافقون پڑھا ابن کعبہ نے رافع سے کہا
 میں ابوہریرۃ کے صاحب نام سے فارغ ہوئی اور میں نے کہا تم نے وہ دو تین پڑھیں جو حضرت علیؓ کو فتنے میں پڑھنے تھے ابوہریرۃ
 نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ان دو تون کو جمعہ میں پڑھتے ہوئے **عن حمزہ بن عبد بن ابی** رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرّ فی صلاۃ الجمعة بسورۃ ریک الاعلیٰ وھل انام حدیث الغاشیة **ترجمہ** حمزہ بن
 حمزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے نماز میں سورہ ریک الاعلیٰ اور اہل انام حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے **باب**
 الجہل یاتم بالامام فیکتہما بعد اگر مقتدی اور امام کے پیچ میں دیوا ہو تو مقتد اور مقتدی ہی **عن عائشہ** قال صلی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع والناس یأتون بہ من واداء الحجرة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حجری کے اندر نماز پڑھی اور لوگوں نے اقتد کی حجری سے پیچ **باب** الصلوة بعد للجمعة بعد جمعہ کی نماز پڑھنے
 کا بیان **عن نافع** ابن ابی نعیم عن ابی ریحان یصلی رکعتین یوم الجمعة فی مقلہ فدفعہ وقال اتصل بالجمعة
 اگرچہ اوکاں عبد اللہ یصلی یوم الجمعة رکعتین فی بیتہ ویقول ھکذا افضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے کچھ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر دیکھا اسی تمام میں جہاں جمعہ پڑھا تھا وہاں
 اس کو مکمل دیا اور کہا جمعہ کی چار رکعتیں پڑھتا ہے۔ **ور عبد اللہ بن عمر** جمعہ کے دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھا کرتی تھے اور کچھ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہی **عن نافع** قال کان ابی بطل الصلاۃ قبل الجمعة ویصلی ھما رکعتین
 فی بیتہ ویحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر جمعہ کے پہلے
 اور ترک نماز پڑھنے کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اپنے گھر میں اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے **عن**
 عطاء بن ابی جابر ان نافع بن جابر اسلہ الی السائب بن یزید بن اخیاط ثم سلہ عن شعیب عن اعمش عن معاویہ
 فی الصلاۃ فقال صلیت معہ للجمعة فی القصوة فلما سلمت فمقام فصلیت فلما دخل ارسل الیھا
 لا تعد لما صنعت اذا صلیت للجمعة فلا تصلھا بصلوة حتی تکلم وتخرج فانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

امر بذلك ان لا تحصل صلوة بصلاة ختيك لم يخرج ترك حرمه عطار بن أبي الخوارسمة روایت ہی تافہ بن جبیر نے
اوبکر سہجی سائب بن یزید پاس ایک بات پوچھی کہ جو معاویہ بن ابی سفیان نے دیکھا تھا اذکر کہ تھے ہوئی نماز میں سائب نے کہا
میں نے معاویہ کے ساتھ نماز پڑھی مسجد کے محراب میں جب میں نے سلام پھیرا تو وہ ہنسا اور کہا اے سہجی کچھ نماز پڑھنے لگا جب کہ میں نے
تو ایک آدمی کو میری پاس بھیجا اور کہا پھر ایسا مت کرنا جب جمعہ پڑھ لوی پھر اس کے ساتھ دوسری نماز پڑھ جب تک تو بات نہ کر
یاد ان سے کل نہ جاوی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیا اس بات کا کوئی نماز دوسری نماز سے ملانی نہ جاوی جب تک
تو بات نہ کر کرنا کل نہ جاوی **فصل** میں جمعہ کے فرض پڑھ کر مسجد سے چلا آئے اور گھر میں ان کے سنتیں ادا کر لی کچھ تو نہایت اچھا
ہے اگر مسجد ہی میں ادا کر لی تو بہان فرض پڑھی ہو وہاں سے اوبہ کر دوسری گھنٹہ میں جا کر سنتیں پڑھی یا پھر میں کسی سے پڑھ
کرے **فصل** ان صلوٰۃ کا ان کا نہ کرنا **فصل** الجمعة فقد فصلی رکعتین ثم تقدم فصلی ارکعاً واذا كان بالليل
فصلی الجمعة ثم رجع الوضوء فصلی رکعتین ولم يصل في المسجد فقيل له فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يفصل ذلك ترك حرمه عبد الله بن عمر بن الخطاب في حديثه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
كوبه من اور چار رکعتیں پڑھتے اور جب پڑھ میں ہوتی جمعہ پڑھ کر اپنے گھر میں چلا آتی اور دو رکعتیں پڑھتے گھر میں مسجد میں
پڑھتے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے **فصل** ان صلوٰۃ کا ان کا نہ کرنا
صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد الجمعة فليصل البعوت ثم حديثه وقال ابن عمر اذا صليت ثم لم تفضلوا بعد
البعوت قال فقال في ابى مايتى فان صليت في المسجد ركعتين ثم انبت المنزل والبيت ففعل ركعتين ترك حرمه
ابى هريرة روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بعد جمعہ کی نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعتیں پڑھے یا بن بونس کے
روایت میں پچھڑے جمعہ پڑھ کر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔ میری باپ نے فرمایا کہ اگر تو مسجد میں پڑھے تو پچھڑے
پچھڑے میں آکر دو رکعتیں اور پڑھے **فصل** ان صلوٰۃ کا ان کا نہ کرنا **فصل** الجمعة وسلم يصلي بعد الجمعة ركعتين
في بيته ترك حرمه ابن عمر بن الخطاب روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اپنے گھر میں **فصل** ان
جس کے اخیر عطاء انہ راى اربع ركعتين يصلي بعد الجمعة فيمنع من صلاته **فصل** الجمعة فيمنع من صلاته
عنك تيسر قال فركعتين قال ثم عيشي انفسك ذلك فيركع اربع ركعات قال لعطاء انه رأى ابن عمر يصنع
ذلك قال ترك حرمه ابن عمر بن الخطاب روایت ہے حضرت عطاء نے انہوں نے ابن عمر سے دیکھا جمعہ پڑھ کر اس کے بعد تھوڑا
سارے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر دو چل جاتی اور چار رکعتیں پڑھتے میں نے عطاء سے کہا تم نے کوئی بار ابن عمر کو یہ کرتی دیکھا
انہوں نے کہا کوئی بار دیکھا **فصل** احادیث جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور چار رکعتیں اور چہ رکعتیں ثابت ہیں۔ ہماری شاخ
کی نزدیک متاثر ہے کہ اگر مسجد میں پڑھی تو چار رکعتیں پڑھے اور جو گھر میں پڑھے تو دو رکعتیں پڑھے **فصل** الجمعة
عیدین کی نماز کا بیان **فصل** ان قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال ما هذا

اليوم ان قالوا كنا نلعب بها في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قد امد لكم بها خيرا
 منكم يوم الاضحى يوم الفطر ثم رحمه ام عطية سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تشریف لائی اور ان
 لوگوں کی دودن کھیل کود کے لیے مقرر تھا آپ نے پوچھا یہ دودن کیسی ہیں انہوں نے کہا ہم جاہلیت کے زمانہ میں نہ دودن میں
 کھیل کود کرتے تھے اپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے ہمیں دودن کے بدلے میں وہ دودن عنایت فرمائی جو آج بہترین
 ایک روز فطر دوسری روز النحر ہے **باب** وقت النحر والی عید کی نماز کا وقت **عن** زید بن خنیس عن جابر
 قال خرج عبد الله بن يسر صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الناس في يوم عيد فطر واوضح فانكر
 ابطا الامام فقال انكنا قد فرغنا ساعتنا هذه وذلك حين التشيع ثم رحمه زید بن جابر عن جابر
 ہی عبد اللہ بن بکر جو صحابی تھی لوگوں کے ساتھ عید فطر یا عید النحر میں کھڑے ہوئے انہوں نے برا کہا امام کے دیر نہ کیا اور کہا ہم
 اس وقت فارغ ہو جاتی تھے بغیر اشرق کی وقت عید کی نماز سے **باب** خروج النساء فی العید عورتوں کا عید کا نکلیں
 جانا **عن** ام عطیة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ان خرج ذات النحر في يوم العید فطر فاما الخضر
 قال ليشهدن النحر دعوة المسلمين قال فقالت امراتك يا رسول الله لم يكن هذا من قوب كيف تصنع
 قال تلبسها احاجتها طائفة من ثوبها ثم رحمه ام عطية سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ ستوا
 کو نکال کر کا عید کے روز آپ سے پوچھا گیا حال عید عورتوں کو بھی نکالیں آپ نے فرمایا انکو نماز چاہیے بھری کیجئے میں اور سنان
 کی دعا میں شریک ہونا چاہیے۔ دوسری روایت میں ہے والحیض کین خلف الناس فیکبرن مع الناس حال عید میں
 لوگوں کے پیچھے ہٹتی ہیں اور کچھ کہتے ہیں لوگوں کے ساتھ **ف** مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے کنوارے عورتوں کو بھی نکال کر کا عید
 میں حکم فرمایا۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عید میں کیونکہ عورتوں کو بھی نکالنا سنوں ہے اور صحیح قول ہے ابو بکر اور
 علی اور ابن عمر کا اور ایک جماعت **سلف کا حکم** **عن** ام عطیة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قدم المدينة جمع نساء
 الاثنا في بيت فارسل اليها عمر بن الخطاب فقام على الباب فسلم عليهن فودنا عليه السلام ثم قال يا رسول الله
 صلى الله عليه وسلم اليكن وحرى بالعيدين ان نخرج فيهما الحيض والعق ولاحمته عليتنا ودهانا عن اتباع
 الجنائش ثم رحمه ام عطية سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لائی آپ نے انصار کی عورتوں کو
 ایک گھر میں جمع کیا اور عمر بن الخطاب کو انکو پاس بھیجا وہ دروازی پر کھڑے ہوئی اور عورتوں کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا
 بعد ازاں کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا تھا ہر پاس کہ ہوں اور حکم کیا کہ عید میں میں حال عید عورتوں
 کنواری عورتوں کو نکالنی کا اور جمعہ پر نہیں ہے اور منع کیا کہ جنازوں کو ساتھ جانی نہ ہو **ف** اس طرح کہ عورتوں کے ساتھ
 میں جنازہ کی ساتھ جانگلی تو روونگی پیشین کی بڑی الفاظ زبان سے نکالیں گے اور بخوبی پریشان کریں گے **باب**
 الخطبة يوم العید عید کا دن خطبہ پڑھنا کا بیان **عن** ابی سعید الخدری قال خرج مروان المنبر في يوم عید

فبدأ بالخطبة قبل الصلاة فقال يا أهل مكة خالفت السنة أخرجت المنس في يوم عید لم
 یکن یخرج فیه وبدأت بالخطبة قبل الصلاة فقال أبو سعید الخدری من هذا اقا لیا فلان بن فلان
 فقال اما هذا فقد قضی ما علی سمعت رسول الله صلى الله علیه وسلم یقول عزای منکم ان استطاع
 ان یغیر یدیه فلیغیر یدیه فان لم یستطع فلیسأله فان لم یستطع فلیقلبه وذلك اخذوا ففعلوا
 ثم حمید بن عبد الله بن سفيان بن عوف بن ریان فی منبر نکاح العید کے روز اور خطبہ نمازی پہلے پڑھا ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا کہ
 ریان تو نے خلاف سنت کیا منبر نکاح العید کے روز حالانکہ کبھی منبر بخین نکاح اجاتا تھا اور خطبہ نمازی پہلے پڑھا ابو سعید خدری کے
 فی کہا یہ شخص کون ہے لوگوں نے کہا فلان بنی فلان کا ابو حنیفہ نے کہا اس شخص نے اپنا حق ادا کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے کوئی کام خلاف شروع کی دیکھو پھر اس کو تھ سے مٹا سکتا ہو تو ہاتھ سے مٹا دی اگر ہاتھ سے
 نہ ہو سکے زبان سے مٹا دی اگر زبان سے نہ ہو سکے دل سے مٹا دے اور اگر جان سے نہ ہو تو ایمان کا نشان دس میں نہ رہیگا **مسئلہ** جابر بن عبد الله
 یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام یوم الفطر فخطب فبدأ بالصلاة قبل الخطبة ثم خطب الناس فلما فرغ من خطبته
 صلی اللہ علیہ وسلم نزل قاتی النساء فزکرنھن وھو بیتو کا علی ید بلال وبلال ابی اسط قویہ تلقی النساء
 ففیدہ الصدقة قال تلقی للآة فختھا ویلقین تلقین وقال ابن کثیر فختھا **مسئلہ** جابر بن عبد الله روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے عید الفطر میں پہلی نماز پڑھی پھر خطبہ شروع کیا جب خطبہ فرما رہے تھے تو اترے اور
 عورتوں کو نصیحت کرنے لگی اور بلال کے ہاتھ پر آپ ٹیکا لگایا ہوئے تھے اور بلال اپنا کپڑا پسینہ دھو رہے تھے عورتوں میں اس میں
 قال ابن کثیر میں کہیں کوئی اپنا چہرہ ڈالتی تھی کوئی کچھ ڈالتی تھی **مسئلہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال فظن انه لم یسمع النساء فمشی
 الیہن وبلال معہ فوعظن وامنھن بالصلاة فكانت المرأة تلقي القرط والحاحد فی ثوب بلال **مسئلہ** جابر بن عبد الله
 بن عباس سے بھی ایسا ہی ہے کہ وہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حیض کیا کہ خطبہ کے آواز عورتوں کو نہ پہنچے ہوگی آپ صلی اللہ
 علیہ وسلم اور بلال آپ کو ساتھ تھے آپ نے اؤ کو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم کیا کوئی عورت اپنی ٹالی دیتی کوئی انگوٹھی ڈالتی ٹال کے
 کپڑے میں ۔ دوسری روایت میں ہے کہ جملہ النساء تعطی القرط والحاحد وجعل بلال یجعلہ فی کساءہ قال القسہ
 علی اکثر النساء المسلمات **مسئلہ** جابر بن عبد الله روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عید کی روز کمان کی آپ نے اُسی
 بابت دیا **پاپ** بخضاعتی قوس کمان پر ٹیکا لگا کہ خطبہ پڑھنے کا بیان **مسئلہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال فظن انه لم یسمع النساء فمشی
 یوم العید قوسا فخطب علیہ **مسئلہ** جابر بن عبد الله روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عید کی روز کمان کی آپ نے اُسی
 ٹیکا دیکر خطبہ پڑھا **پاپ** ترک الاذان والعید عیدین اذان وغیرہ کا بیان **مسئلہ** جابر بن عبد الله روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رجل ابن عباس اشہد العید مع رسول الله صلى الله علیه وسلم قال نعم ولو لا من لتي منه ما شہدته

من الصغیر فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العالم الذی عندہ اکثر الصلوات فصل فی خطبہ امین کر اذا انا
 ولا اقامۃ قال ثم امر بالصلاة قال فجعل النساء یشرن الاذان من وحاو قہن قال فارویلا الا فانا ہن شر رجعی
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم حج محمد بن عبد الرحمن بن عباس سے روایت ہے کہ شخص نے عبد اللہ بن عباس سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی عید کی نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا ہاں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی میری قدر و منزلت نہ مورتی تو
 میں آپ کے پاس جایز سکنا بوجہ کم سنے کے **ف** عبد اللہ بن عباس اس نے مین کمن لڑکر انہو امام کے آپس طرہ و حکم سے
 اسو طرہ لوگوں نے آپس کھٹ کر ہونی دیا ہوا کات آپ تفریق مانی اوس نشان کے پاس جو کثیر بن الصلت و گھر کے پاس پیر آپ کی نماز
 پڑھی جسے خطبہ صبح کا حکم دیا عزیمین اپنے کانوں اور گلوں کی طرف اشارہ کر کے مین - آپ سے نکال کر حکم کیا وہ عورتوں کے پاس
 (صدقہ لینے کو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صدقہ لیس کر چا لگی **ف** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 السید بالا اذان لا اقامۃ و ابو بکر و عمر و عثمان سدا لہ **ف** محمد بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی بغیر اذان اور بغیر اقامت کے اور ابو بکر اور عمر یا عثمان نے بھی سیطرہ پڑھی **ف** جابر بن سمرقہ قال
 صلی اللہ علیہ وسلم غین صرۃ و لا من تین الصیدین بغیر اذان لا اقامۃ **ف** محمد بن جابر بن سمرقہ روایت
 ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کے نماز کچھ الگ دیا بغیر تین ٹپے (بلکہ بہت بار پڑھی) دونوں عیدوں کی بغیر اذان اور
باب التکبیر التکبیرات عیدین بیان **ف** تبحیرات عیدین میں اختلاف ہے اکثر ائمہ جیسے مالک اور احمد اور غیر
 کی نزدیک پہلی رکعت میں سات تبحیرین ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تبحیرین لیکن مالک اور احمد کو نزدیک پہلی رکعت میں سات تبحیرین
 سات تبحیرین کے ہیں اور دوسری میں پانچ سو اسی تبحیر قیام کے گرد و نور کثرتوں میں قرات سے پہلے یہ تبحیرین کہنا چاہیے اور شافعی کے
 نزدیک پہلے رکعت میں سات تبحیر تہمید کی اور دوسری میں پانچ سو اسی تبحیر قیام کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سات تبحیرین
 پہلی رکعت میں قبل قرات کو سو اسی تبحیر تہمید کو اذان میں تبحیرین دوسری رکعت میں بعد قرات کو سو اسی تبحیر تہمید کے - ہمارے شیخ مالک
 حدیث کو نزدیک مالک شافعی اور احمد کا مذہب راجح ہے **ف** حاشیہ **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تیکبیر فی الفطر
 و الاضحیٰ فی الاولیٰ سبع تکیدات و فی التانیۃ خمساً **ف** محمد بن جابر بن سمرقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں اور عید الاضحیٰ میں پہلی رکعت میں سات تبحیرین کہتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تبحیرین کہتے تھے دوسری روایت میں سات
 دیا وہ سب سوا کوہ کی تبحیروں کی **ف** مگر یہ حدیث ضعیف ہے اس کو اسناد میں ابن شیبہ سے کہا حاکم نے تفرقہ دیا اس لئے اس حدیث
 پر ہدیہ وہ ضعیف ہے **ف** محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التکبیر فی الفطر سبع
 الاولیٰ خمسۃ فی الاخریٰ والقرآن بعدہما کلیتہما **ف** محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے قرآن یا عید میں سات تبحیرین میں پہلی رکعت میں پانچ تبحیرین میں دوسری رکعت میں سات تبحیرین اور قرات و نور کثرتوں
 میں تیکبیرین کی **ف** تفریق مانی اوس نشان کے پاس جو کثیر بن الصلت و گھر کے پاس پیر آپ کی نماز
 پڑھی جسے خطبہ صبح کا حکم دیا عزیمین اپنے کانوں اور گلوں کی طرف اشارہ کر کے مین - آپ سے نکال کر حکم کیا وہ عورتوں کے پاس

حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی بغیر اذان اور بغیر اقامت کے اور ابو بکر اور عمر یا عثمان نے بھی سیطرہ پڑھی

سنن کے شرط پر ہی **مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی الفطر فی
الاولی سبعا اربعین ثم یقوم فیکبر اربعاً ثم یقرأ ثم ینکب ثم یرکع عبد اللہ بن عمرو بن العاص
روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں پہلے رکعت میں سات تکبیریں پہلے پھر قرات کرتی پھر تکبیر کثرت کر کے رکعت
پہر دوسری رکعت کو کھڑے ہوتے پہر چار تکبیریں پہلے پھر قرات کرتی پہر رکوع کرتے کہا ابو داؤد و فی روایت کیا اس حدیث کو
دیکھ اور ابن المبارک فی المہذب نے پہلے رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں چار تکبیریں کہیں **مسند ابی حاتم**
جلیس لابن ہریرہ از سعید بن العاص سال یا موسیٰ الاشعری عن حفص بن الیمان کیف کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفضل فقال ابو موسیٰ کان یکبر اربعاً تکبیراً علی الجناز فقال حدیثہ

عن الامام محمد بن ابي اسحاق كذا كنت اكبر في البصرة حيث كنت عليهم قال ابو عاصمته وانا حاضر سعيد بن العاص
رحمه الله وعاشه سرور بيت هو شيخنا العاص بن موسى اشعري اور حذيفة بن اليمان پوچار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگوار
تعمیر کہتے تھے عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں ابو موسیٰ نے کہا چار گیسویں کھتے تھے جنہیں جازری پر کہیں من حذیفہ نے کہا یہ ہی ابو موسیٰ
نی کہان میں تنہا ہی تعمیر کیا کرتا تھا بصری میں جب اذن پر حاکم بنا کہا ابو عاصمہ نے میری سامنے سعید بن العاص نے پوچھا
ف یہ حدیث ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ چار تعمیروں سے مراد پہلے رکعت میں مگر تعمیر تحریری کے ہر دوسرے
رکعت میں مگر تعمیر رکوع کے مگر اس حدیث کا اسناد میں عبد الرحمن بن زوفان ہے اور وہ ضعیف ہے اور ابو عاصمہ مجہول ہے ابن سعد
سب صحیح ثابت ہے کہ پہلی رکعت میں پانچ تعمیریں کھر مت تعمیر تحریری اور رکوع کے اور دوسری رکعت میں چار تعمیر رکوع کے اور
ظاہر ہے کہ یہ ہر قیاس سے معلوم نہیں ہو سکتا تو ابن سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرتی دیکھا ہو گا واللہ اعلم بالصواب
ما یقر فی الاضحیٰ والفطر عیدین کون سورۃ میں پھر محمد عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبد ربیع بن مسعود

[illegible]

تَقَرُّ الْجَزْرُ وَالسَّادِرُ وَنَتَائِجُ الْجَزْرِ وَالسَّادِرِ السَّادِرُ اللَّهُ تَعَالَى

فہرست ابواب پارہ ششم سنن ابوداؤد و علیہ الرحمۃ

[illegible]

[illegible]

مدد دیدید و جعل بعض آنها مالک الاصل حتی زایت بیاضا بطریق ترجمه این روایت هر نبی صلی الله علیه و سلم استغفار
و دعا گوشتی اطرح و دو نوا تهیسیای آوردن کشتن او بر کمر او و سبیل زمین کی طرف بیاتک که من فی اذنی غلبوخی سفید
زخمی حسن محمد بن ابراهیم اخبرنی من ذی النبی صلی الله علیه و سلم یدعو عند احوار الزیت یا سطا کفینیه
ترجمه محمد بن ابراهیم روایت هر محمد و او شخص نے بیان کیا جنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دعا کرتے تھے
احجار الزیت پاس (ایک موضع میں تربت بنی کے) دو نوا تهیسیا کر حضرت عائشہ فالت شکا الناس الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فحوط المطر فاحی نبی فوضع لہ فی المصلی و وعد الناس یوما یخرجون فیہ قالت عائشہ
فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیدر احاجب الشمس فقع علی النیر فکب صلی اللہ علیہ وسلم و جلا اللہ
عز وجل ثم قال انکم شکوتم جحش دیارکم و استیغفار المطر عن ابان زمانہ عنکم و قد امرکم اللہ عز وجل
ان تدعوه و وعدکم ان یتجیب لکم ثم قال الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین
لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید اللهم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی و نحن الفقراء انزل علینا الغیث و اجعل
ما انزلت لنا قرة و بلاغا الی حین شرف ید یدہ فام یزل فی الذی فی حیدر بیاضا بطریق ترجمہ حصول النوا
ظہرہ و قلب حول رداء و هو افع ید یدہ ثم اقبل علی الناس و فی الفصل کتبت فانشاء اللہ سبحانہ
فرعدت برقت ثم امطرت باذن اللہ فام یات صبحہ و حتی سالت السیول فلما راہی سرعۃ ہم الی الکرب و جلا
صلی اللہ علیہ وسلم حتی دیت نوا جده فقال الشہدان ان اللہ علی کل شیء قذیر و انی عبد اللہ و رسول اللہ
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگوں نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں نہ برسے گی آپ نے حکم کیا
ایک نمبر کھنک کا عید گاہ میں اور ایک دن سفر کر کے لوگوں کو اوس دن کھنک کو کھلایا حضرت عائشہ نے کہا پھر اوس دن آپ
نکاح جوقت آفتاب کا اوپر کا کنارہ اکل آیا ورنہ سب پر جا کر بیٹھو اور بعد ازل جلالت کی تعریف کی پھر فرمایا تم نے شکایت
کی تھی اپنی ملکوں کی خشک سالی کے اور سوچ رہا ہوں کہ برسے گی یا نہیں۔ حالانکہ اللہ فی ملکوں حکم کیا ہے وہاں کیا اور وعدہ کیا ہے وہاں
کرنیکا پھر فرمایا الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین لا الہ الا انت یغفل یا رب اللہ انت اللہ انت اللہ
و نحن الفقراء انزل علینا الغیث و اجعل ما انزلت لنا قرة و بلاغا الی حین سب تعریف ہے اللہ جو پھر والا ہر سارہا ہاں کون
کرنیکہ اللہ انت محراب مالک ہے بے کوز لگا کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا خدا کی جو چاہتا ہے سو کرے خداوند اللہ اللہ ہے سوا
تیری کوئی معبود نہیں ہے تو بی پرواہ ہے اور ہم سب محتاج ہیں اوتا رہے یہاں کو اور جب قدر پانی اوتا رہے اوس سے نہ کو قوت ہے اور
فائدہ دے گی کجارت تک پھر دو نوا تهیسیا اور دعا گوشتی بیاتک کہ آپ کو غلبوں کے سفیدی معلوم تھی لگی پھر لوگوں کی طرف اپنی
پیش کی اور چادر کو اٹھا دیا اور دو نوا تهیسیا کر ہوئی تھیں پھر لوگوں کی طرف منہ کیا اور اتر کر دو کھنکین میں بیٹھ گئی
اور سب جلالت فی ایک ایسیجا وہ گرجنی لگا اور کو نہ نہ لگا پھر پانی برسے گا آپ سجد تک کرتے تو کہنا لہ جبہ کا جب آپ سے لوگوں کو

بہانے جاتی تھیں ان میں پانے کے بجائے کیوٹھڑا آپ سہریا تک کہ چلیاں آپ کے کھل گئیں اور فرمایا میں گوہی تیار ہوں اس
 بات کی کہ اس جل جلالہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اس کا بندہ ہوں اور رسول اس کا۔ کہا ابو داؤد فی یہ حدیث غریب ہے
 لیکن سناؤ اس کا عمدہ ہے اور میں خوالی ملک یوم الدین پڑھتا ہوں یہ حدیث اوکی دلیل ہے **عشر اشع الاصاہل**
 المدینۃ فخط علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدینا ہو خطبہ تا یوم جمعۃ اذا قام رجل فخط الیاد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان یسقینا فمقدیدہ ودعا قال النور ان السماء مثل النجاسة
 فخطت لہم ثلث اشات سحابة ثم جمعت ثم رسلت السماء غل الیہا فخرجنا فی الخصال الماء حتی انینا من انزلنا
 فلم یزل النظر الی الجمیع الاخری فقام الیہ ذلک الرجل وخیبر فقال یا رسول اللہ تہدیت البیوت فادع
 اللہ ان یحبسہ فحبسہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال جوینا لا علینا فظرت الی السحاب یتصدع حول
 المدینۃ کانه اکلیل ثم حمیہ انس سے روایت ہوا اہل مدینہ مخط من مبتدئ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانی
 میں آپ خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے روز اتنی زمین اٹھ کھڑا ہو اور بولایا رسول اللہ گھوڑے پر مگر اور بکریان مگر گنیں کو دغا
 خدا سے پانی برسادی آپ نے دو نوٹا تہہ ڈھائی اور دعا کی۔ کہا انس نے آسمان مثل آئینہ کی صاف تھا (ابراہیم نامہ تھا) اتنے
 میں ہوا چلنے لگی اور ایک ابر کا ٹکڑا منور ہوا پھر پہل گیا اور آسمان سے اپنا دانہ کھول دیا ہم جو کھلے (نما پڑھ کر) تو اپنے
 میں ہو گئے گواہ ہو گئے کہ دن تک پھر دوسری جمعہ تک پانی پڑنا نہ بھر دے شی شخص مایوسہ اشخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ
 گھر کر گئے اس سے دعا کیجیو پانی ہم جاوی آپ سننے لگی پھر فرمایا خداوند ہمارے اس میں پانی برسے اور ہم پر نہ برسے اس
 کی کہان میں نے ابر کو دیکھا مدینہ پر سے پھٹ گیا گویا اکلیل ہو گیا اکلیل کہتے ہیں گہیے اور حلقہ اور چکر کو تفتنون فی
 کہا وہ حلقہ جو اہرات سے بنا ہوتا ہے اور بادشاہ سر پر لگاتی ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ابراہیم کے فراموشی ہی پھٹ گیا تو پھر میں
 اس کی گردہ ہو گیا۔ یہ بڑا معجزہ تھا آپ کے معجزات میں ہے۔ دوسری روایت میں ہے فرقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلک
 یجداء وجہہ فقال اللہ استعنا وساق فحد آپ نے اپنے اپنے دو نوٹا تہہ ڈھائی زمین کے سامنے اور فرمایا خداوند پانی پلا ہم کو
عشر عن ابن شعیب عن ابیہ عن جده قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استسقی قال اللہم
 استعنا عبادک ومجاثمک وانش رحمۃک واجبلدک المیت ثم حمیہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عانا گتے پانی برسنے کیوٹھڑا فرماتی خداوند پانی پلا انہیں بندہ کو اور اپنے جانور کو اور پہاڑ کو
 رحمت اپنی اور جلدی اپنے مردہ مشرک کو **فیک** صلوۃ الکسوف نماز کسوف کا بیان **عشر** معبد بن عبد اللہ بن عبد اللہ
 من اصدق وظننت انہیں یدانت قال کسفت الشمس علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فقاما شہدا ین یقوم بالناکس شہدین کہی شہد یقوم شہدین کہی شہد یقوم شہدین کہی شہد یقوم
 رکعتین فی کل رکعت ثلاث رکعات یکن الثالثۃ شہد یقوم حتی ان جاء الیہم شہد لیغشی علیہم فقاما

رکوع پہر نجد والی کو کتب ہاتھ کر وہ رکعت اپنے قیام کے برابر تھا پھر آپ پھر بیٹھے نماز میں صفین پھر آپ کے ساتھ پھر بیٹھیں پھر
 آپ آگے بڑھے اور اپنے جگہ پر چلو گئی لوگ بھی آگے گئے **ف** بعضوں نے کہا آپ کو جہنم منور ہوا آپ پھر بیٹھ گئے اور اسکی حرارت
 اور خوف سے پھر جنت منور ہوئی آپ آگے بڑھے اس میں سے سیوہ توڑنے کو جیسے دوسری روایت میں ہے **ف** پھر آپ نماز
 فارغ ہوئی حبیب اکرام صیاف ہو گیا تھا پھر فرمایا اے لوگو سوچو اور چاند و نرث انیاٹ ابن اسد کی نشانیوں میں سے کسی پر
 کو نہیں ادا میں گھن نہیں گنا جب تم اسکو کچھ تو نماز پڑھو جب تک وہ روشن ہو **عمر** جابر قال کشف الشمس علی محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم شدید الحی فیصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ فاطال القبا
 حتی جعلوا غیرہ ثم کعب فاطال ثم رفع فطال ثم رفع فاطال ثم سجد سجدین ثم قام فصنع
 نحو امر ذلك فكان اربع رکعات واربعة سجدة وساق الحمد بیت ثم حمیمہ جابر روایت ہے سوچ میں گھن لگا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں گرمی کے دنوں میں آپ نے نماز پڑھی صحابہ کے ساتھ بڑی بڑی کھڑکیوں پر بیٹھا کہ لوگ گھن
 لگی پھر آپ نے رکوع کیا بڑی دیر تک پھر اٹھائی ہی بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر اٹھائی ہی بڑی دیر تک
 پھر دو سجدہ کی بعد اسکو کھڑی ہوئے اور ایسا ہی پھر کیا توکل جا رکوع کی اور چار سجدہ کی **عمر** عائشہ زوجہ النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قالت خسف الشمس فی حیاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم الى المسجد فقام فکبر وصفت الناس وراءه فاقترأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ طویلة ثم
 کبر فی کعب رکوع طویلا ثم رفع راسه فقال سمع اللہ لرجله ربنا والک الحمد قام فاقترأ قرآۃ طویلة
 ثم ادى فی من القراءۃ الاولى ثم کبر ثم کعب رکوع طویلا ثم ادى فی من القراءۃ الاولى ثم قال سمع اللہ لرجله
 ربنا والک الحمد ثم فعل فی الرکعة الاخری مثل ذلک فاستكمل الرکعة واربعة سجرات وانجلت
 الشمس قبل ان یصرفت ثم حمیمہ حضرت عائشہ روایت ہے سوچ میں گھن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ مسجد کعبہ
 چلے اور کھڑی ہوئی اور تعمیر کسی کو گون و آپ کے پیچھے صف کی آپ نے بڑی بڑی چڑی قرات کی پھر کعبہ کعبہ لکھا کہ کیا پھر
 اٹھایا اور سہمہ اللہ من حمدہ ربنا والک الحمد کہا پھر کھڑی ہوئی اور ایک لکھ چڑی قرات کی پھر کعبہ کعبہ لکھا کہ کیا پھر
 کعبہ اور لکھا کہ کیا کعبہ پہلے رکوع کی کچھ تھا پھر سہمہ اللہ من حمدہ ربنا والک الحمد کہا پھر دوسری رکعت میں
 ہی ایسا ہی کیا تو سب چار رکوع کی اور چار سجدہ کیے اور آفتاب روشن ہو گیا آپ کو فارغ ہوئی پہلے **عمر** عبد اللہ بن
 عباس کا یہ حدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی کسوف الشمس مثل حدیث عروۃ عن عائشہ عن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی کعتین فی کل رکعة رکعتین ثم حمیمہ عبد اللہ بن عباس ہی مثل حضرت عائشہ کے
 روایت کرتی تھی کہ آپ نے سوچ میں دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں دو رکوع کی **ف** جہود علماء عیاضی اور مالک اولیاء
 وراحمہ اور ابو ثور کے نزدیک سوچ میں کی دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں دو رکوع اور دو سجدہ چار میں بعضوں کو نزدیک ہر رکعت

تین رکوع چار سو بیستون کز نزدیک چار رکوع بعضون کز نزدیک پانچ رکوع بعضون کز نزدیک ایک رکوع حنفیہ کی ہے
لیکن قرات تو جبر کرنا چاہیے۔ احمد اور مالک اور یحیٰی کز نزدیک اور اہل حدیث کز نزدیک علیٰ ہر رکوع اور سر کرنا چاہیے
اور ابو حنیفہ کے نزدیک۔ چاند گھن کا بھی حکم ہے **عمرانی بن کعب** قال انکشف الشمس علی محمد رسول الله صلی الله
علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم فقرا یسوع من الطول و رکع خمس رکعات و بسجد سجدتين ثم قام الثانية فقرا یسوع من الطول
و رکع خمس رکعات و بسجد سجدتين ثم جلس كما هو مستقبل القبلة يدعو حتى انجلی کسوفها ثم سجد علی بن
روایت ہے سورج گھن نگار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین آپ کی نماز پڑھی اور ایک سو بیسورت پڑھی پانچ رکوع کی
اور دو سجدہ کی پھر دوسری کعت کی کچھ کھڑی ہوئے اوس میں بھی ایک سو بیسورت پڑھی اور پانچ رکوع کی اور دوسری کعت کی
قبلہ نہ بھیج دھا کرتی رہی یہاں تک کہ گھن جاتا رہا **عمران بن عباس** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه صلی فی کسوف
فقرا ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم قرأ ثم رکع ثم سجد و الاخری منا هنا ثم رکع ثم سجد
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسوف کی نماز پڑھی تو قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر
رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری کعت بھی ایسی ہی پڑھی **ف** یعنی اوس میں بھی چار رکوع کی
عمر ثعلبہ بن عبد العبد من اهل البصرة انه شهد خطبة يوم الجمعة فوجد بن جندب قال قل سمعته يقول انما علم
من انصاركم نزل في غرضين لما احتج اذا كانت الشمس فبكى حين اقبلت في عينه الا ان من الافق اسودت حتى
كانها كاس من قات فقال هذا الله جل جلاله انطلق بنا الى المسجد فوالله ليحدثن شانه هذه الشمس ليس رسول الله صلی الله
و سلم في امته حدثنا قال قد فعلنا فاذا هو بارئ فاستقدم فصلها ثم بنا طوطى ما قام بنا في صلاة قط
لانسمع له صوته ثم سجد بنا كاطول ما سجد بنا في صلاة قط لانسمع له صوتا ثم فعل في الركعة الاخرى مثل
ذلك قال فواكف تجل الشمس جلوسه في الركعة الثانية قال ثم سلم اقام محمد الله وانتم عليه فشهد ان لا
الا الله و شهد انه عبده و رسوله ثم ساقوا محمد بن يوسف خطبة النبی صلی الله علیہ وسلم ثم رحمة **عبد**
العبد کی روایت ہے جو پھر پکار رہے والا ہے اوس نے ایک خطبہ سمرہ بن جندب سے سمرہ بن کہا میں نے ایک لڑکا انصار میں
نشانی مار رہی تھی (تیسری) جب آفتاب دوبارہ یا تین نیزہ برابر ہوا دیکھو وہی کز نزدیک فقیر راقی اسکان کے کنارے کہتے
ہیں، دفعہ سیاہ ہو گیا گویا تنومہ ہو گیا (تنومہ ایک گھاس ہے) اہل بسا ہی) ہم دونوں نے ایک سو بیسورت پڑھی پانچ رکوع کی
تسم خدائی پھر آفتاب کا گانا ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت میں کوئی حادثہ لاویگا جو میں ہم آئی دیکھا رسول اللہ
بازنزل آئے ہیں (گھڑی) آپ اگر پڑھی اور نماز پڑھی اور بہت دیر تک قیام کیا اللہ تعالیٰ بہت بائیں ہم نے آپ کی آواز نہ سنی **ف**
یہ شامی اور ابو حنیفہ کی دلیل ہے اس بات پر کہ آپ کی کسوف میں قرات آہستہ سے کہے۔ شاید سمرہ صفون کے پھر کھڑی ہوں کیونکہ
قہی آواز نہ آئی ہو اگر آپ نے جھجھکیا ہو جس پر ترمذی اور طحاوی اور دارقطنی اور ابن جریر حضرت علی سے جہر نقل کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ناگمان سبوح کو گھس گھاس میں سے تیر و پنج ہینیک دیا اور کہا دیکھو نبی کریم رسول اللہ
 کیا کیا کام کرتی ہیں جب میں آیا تو کہیا آپ دو نماز تہ و ثنایا ہوئی تسبیح اور تحمید اور تہلیل کہہ کر زمین اور فائر زمین یا تبارک کہ
 آفتاب روشن ہو گیا اور وقت آپ کی دوسو ترین پڑھیں دو کہتوں میں **باب** الصلوة عند الظلمة و نحوھا تاریکی اور
 اندھیر کی کیفیت نماز پڑھنے کا بیان **عمر بن الخطاب** عبد اللہ بن مسعود القیسبی قال کانت ظلمة علی عبد اللہ بن مالک
 قال فایت انسا فقلت یا ابا حمزة هل کان یصیبکم مثل هذا علی عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال معاذ اللہ ان مکانت الریح لتشتد فیناد السجود مخافة القیامة ترجمہ نصر بن عبد اللہ کہ روایت
 ہے حضرت انس بن مالک کے زمانے میں ایک بار اندھیرا ہو گیا دیکھی اندھیری کے سبب سے ایسا تیر کے آنے سے اندھیرا ہو جاتا ہے
 میں اس کے پاس آیا اور پوچھا ائی حمزہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی تیر ایسی امور ہوتی تھی انہوں نے
 کہا خدا کی پناہ ذرا ہونے پر جلتی تو ہم دور کہ مسجد میں چلا آتے قیامت کو خوف سے **باب** اور ایسا یہ خوف ہو کہ میں کہ
 بڑی بڑی آفتوں میں ہی قیامت کا خیال نہیں آتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظلمت یا اندھیری یا اور کوئی آفت کی قوت
 نماز میں مہربانی حدیث صحیحہ میں آیا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی امر پریشان کر دیتا تو آپ نماز شروع کر دیتی **باب**

التسبیح عند الاوقات جب کوئی شرا حادثہ ہو تو سجدہ کرنا چاہیے خداوند کریم کو **عمر بن الخطاب** قال قبل ان یبعث
 ماتت فلاتة بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم محض ساجدا فقیل له تسجد هذه الساعة فقال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رايت نایة فاسجدوا ای آیت اعظم من ذهاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ
 حکمر سر روایت ہے عبد اللہ بن عباس کو خبر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غمان بی بی گز گئیں مسجد میں پڑھ کر
 فی کہا اس وقت سجدہ کا کیا موقع ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنا آپ فرمائی تھی جب تم کو کسی نشان
 دیکھو تو سجدہ کرو اور اس سے بڑی کون کی نشانی ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و سلم کی بی بی کا انتقال ہو

تفہیم ابواب صلوۃ السفر

سفر کی نماز کا حکام کا بیان **باب** صلوۃ المسافر مسافر کی نماز کا بیان **عمر بن الخطاب** قال قلت فی الصلوة کتبتین
 مراکتبتین فی الحضر السفر فاقرت صلوۃ السفر زیدا فی صلوۃ الحضر ترجمہ حضرت عائشہ کی کہنا تکی
 دو دو کہتیں فرض ہوئیں تہیں تو سفر کی نماز پر ہی حال پر رہی درحضر کی نماز میں بھی ہو گئی **باب** امام احمد کی روایت میں
 زیادہ ہے سو منبر کے کہ وہ دن کا وتر ہی اور سو منبر کی کہ اس میں قرات طول کھاتی ہے۔ سفر میں قصر کرنا خفیہ کے نزدیک جائز
 اور شافعیہ و مالکیہ و حنابلہ کے نزدیک قصر حضرت ہی پوری پڑھنا ہی درست ہے مگر قصر افضل ہے اور دلائل طرف کے قوی ہیں
 مگر خفیہ کے دلائل تو میں اس لیے طے ہوا کہ مشائخ کے نزدیک سفر میں قصر نماز پر **عمر بن الخطاب** قال قلت
 فی الخطاب ارايت اقضا الناس الصلوة وانما قال تعالیٰ ان یضعتم ان یضعتم الذین یضعون

ذہبی لک الیہ فقال
 ما عجب مما عجبتم منه فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صدق
 قصد الله بها عليا
 ہوا لوگ برابر (ہر فرمیں)
 ات کا نے کہا تھیں جو تعجب ہوا وہی تعجب مجھ کو ہوا۔ میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان
 تو اب گز گیا۔ حضرت عتیمہؓ فرمادیں کہ جو اس نے تم کو دیا قبول کر دو صدقہ اس کا ہے یعنی ہر چند قصر صرف خوف کی وجہ سے
 کیا آپ نے فرمایا یہ صدقہ اس کے لئے غنایت اور فضل آسان کیلئے ہر سفر میں قصر درست کر دیا اب تک قصر کرنا ضروری ہے اب
 درست تھا پر اس نے اس لئے غنایت اور فضل آسان کیلئے ہر سفر میں قصر درست کر دیا اب تک قصر کرنا ضروری ہے اب
 صحتی بقصر الیہ
 ما عجلوہ فقال انفسر کان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ استخرج مسجدة ثلاثہ امیال وثلاثہ فرسخ
 شعبۃ شک یصلی رکعتین تشریحہ بحیر بن یزید نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا نماز کو قصر کو انہوں نے کہا ہاں
 اس صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کے راہ پر جاتی تو دو رکعتیں پڑھتے شک کے شعبۃ میں تین میل کہا تین
 فرسخ فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ اکثر اہل علم اور فقہاء اور اصحاب حدیث اور شافعی اور مالک اور لیث اور زرعی کا مذہب ہے
 کہ قصر دو منزل و کم میں درست نہیں اور اگر چھ فرسخ اور اہل کوفہ کو نزدیک تین منزل و کم میں درست نہیں اور دلائل ہر ایک
 کی موجود ہیں لیکن صحیح اور مختار قول اسباب میں جس پر ہمارے شاخ میں یہ ہے کہ جبکہ خوف میں سفر کہیں جس میں قصر درست
 ہے اگر چہ وہ تین میل ہو بھی قول ہے دو و ظاہری اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور لیل انکی بھی حدیث انس کی ہے جو ہاں
 میں سب حدیثوں سے بہتر ہے **عمر** انس بن مالک یقول صلیت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الطعن
 لمدينة اربعة والعصم بذی الحلیفۃ رکعتین تشریحہ انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم کے ساتھ ظہر دین میں پڑھی چار رکعتیں اور دو رکعتیں پڑھیں ذوالحلیفہ میں **ف** ذوالحلیفہ دین میں چار رکعتیں
 اس حدیث میں ثابت ہوا کہ جب صحرا کی آبادی ہو نکلی جاویں اس وقت قصر کر اور یہ نہیں ثابت ہوتا کہ چار میل میں قصر کر
 کیونکہ آپ دینوسی ذوالحلیفہ جانی کو توڑی نکلی تھے بلکہ حجۃ الوداع کیو اسطر کل تھے (زرقانی) **باب الاذان**
 السفر فرمیں اذان پڑھنا کا بیان **عمر** عقبہ بن جراح قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول العجب
 ربکم من اذ غنم فی ارض قضیۃ یصل یؤذن بالصلاة ویصلی فیقول الله عز وجل انظروا الی عبدکم
 هذا یؤذن ویقیم للصلاة یخاف منہ فقد عرفت لعبکم وادخلت الحجة تشریحہ عقبہ بن جراح روایت
 ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تعجب ہے کہ تاہم پروردگار تمہارا بکران چرائیالی ہے جو ایک پہاڑ کی چوٹی میں کہ اذان
 دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کو اذان دیتا ہے اور قیامت کہتا ہے نماز کیو اسطر کل تھے (زرقانی)
 فرماتا ہے چھ سی میں نے اس کو بخشد یا اور جنت میں داخل کیا **باب المسئلة یصلی صلوۃک فی الوقت مسالو**

کو جب کسی کام کی جلدی ہوتے سفر میں توجہ کر لیتے ان دو نمازوں میں پھر طرکی بیابانک کہ شرفا ب ہر گئی بعد ازاں اتر ہی
 جمع کیا مغرب اور عشاء کو جمع کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غرۃ تبوک اذا تراخت الشمس
 ان یرتحل جمع بین الظهر والعشاء یرتحل قبل ان یتبع الشمس الخ الظهر حتی یزول العصر و فی المغرب اذ ذلک
 ان یتبع الشمس ان یرتحل جمع بین المغرب والعشاء وان یرتحل قبل ان یتبع الشمس لغیر المغرب حتی یزول العصر
 ثم جمع بینہما ثم جمعہما من قبل سے روایت ہے کہ غرۃ تبوک میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب چلنا تاکو رہا
 پہلے تو ظہر اور عصر ساتھ لیتے اور جو آفتاب ڈلے گا پہلے آپ کو چکر جاتی تو ظہر میں دیر کرتے جب عصر چکر لیتی اور تری اوس
 وقت ظہر بھی پڑھ لیتے اور مغرب میں بھی ایسا ہی کرتے اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈوب جاتا تو مغرب اور عشاء کو ساتھ پڑھ لیتے
 اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے کوچ کر دیتی تو مغرب میں دیر کرتی جب کیو سطر اترتے اوس وقت مغرب ہی پڑھ لیتے **حسن**
 قال اجمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قط فی السفر کما فی عمرہ سے روایت ہے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم فی مغرب عشاء میں جمع نہیں کیا مگر الجبار بن عمر کہتا ابو داؤد نے یہ حدیث موقوف فرمادی ہے۔ اس طرح ہر
 عمر نے جمع نہیں کیا سفر میں مگر الجبار اوس بات کو جب صغیر کے موت کی خبر آئی تھی اور ناظر ہی روایت ہے انہوں نے ابن عمر کو جمع
 کرتی ہوئے الجبار یاد رہا وہ کہا **حسن** عبد اللہ بن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظهر والعشاء جمع
 والمغرب والعشاء جمعاً فی غیر خوف ولا سفر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
 ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھا اور مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا بغیر خوف اور سفر کی۔ امام مالک نے کہا شاید یہ بارش کی وقت ہو گا۔
 کہا ابو داؤد نے روایت کیا اوسکو حماد بن سلمہ نے اسی طرح ابو الزبیر سے اور قرہ بن خالد نے ابو الزبیر سے نقل کیا کہ یہ سفر میں تھا تبوک
 کے وقت زرقانی نے کہا ایک جماعت ائمہ سطر لگئی تھی کہ جمع کرنا درست ہے حضرت شبرطیکہ اسکی عادت نہ کر کے اور بھی قول
 ہے ابن سیرین اور جعید اور شہب اور ابن المنذر اور قتال کبیر کا اور کچھ بچت محدثین کا بھی یہی ہے اور یہ حدیث نہایت صحیح ہے روایت
 کیا اوسکو مسلم اور صحاب سنن نے اسکے راوی بڑے بڑے ثقہ اور امام میں علم حدیث کے۔ اور تاویل مالک کے کہ یہ جمع بارش میں تھا
 خلاصہ ہے اوس حدیث سے جو آگئی ہے **حسن** ابن عباس قال اجمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظهر والعشاء والمغرب والعشاء
 بالمدينة من غیر خوف ولا سفر فقیل لا بعید ما اراد الذلک قال المراد ان لا یجس جہا منہ **ترجمہ** ابن عباس
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا ظہر اور عصر مغرب اور عشاء میں سفر کے اندر بغیر خوف اور شہر بارش کے لوگوں
 فی ابن عباس سے کیا مقصد تھا انہوں نے کہا تاکہ نہ چھوڑا جاتی ہت کہ **حسن** جن لوگوں کو اشتغال بہت ہیں ایسی
 میں مبتلا ہیں اؤں کو آسانی ہو دے ایک بار وضو کر کے ظہر اور عصر پڑھ لیں پھر وضو کر کے مغرب اور عشاء پڑھ لیں۔ ترمذی
 فی ابن عباس سے جو روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو جمع کری دو نمازوں کو بغیر غدار کے تو وہ ایک دروازہ میں گیا
 پڑی گنا ہو کر دو نمازوں میں سے اوسکی سخاوت میں جنت میں ہیں اسی صغیر ہے آبن جوزی نے اوس حدیث کو منصوصات

میں ذکر کیا ہے وہ ان صحیح حدیثوں کے معارض نہیں ہو سکتی جن میں جمع کرنا ثابت ہو اور بغیر شریف اور بغیر
 بارش کے۔ تبصرون ذیہ تاویل کے ہے کہ شاید بعض کے سبب ہو اور تودی نے اس تاویل کو تو کر کیا ہے۔ لیکن اگرچہ
 توبہ تاویل بھی غلط ہے۔ اسونہ کر کہ اگر مرض تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو گا نہ اور صحابہ کو۔ دوسری یہ کہ ابن
 عباس کا یہ کہنا کہ مقصود اس سے جبر نہ ہونا تھا اپنی امت کو صریح منافی ہر اس کے۔ اور ابن مسعود جو مروی ہے کہ انہوں
 نے آنحضرت کو جمع کرتے نہ دیکھا سو اسی مرفوعہ کے توشیحات فنی پر ہی اور وہ مقبول نہیں ہے دوسری یہ کہ ابن مسعود سے اس
 ثابت ہے ابو یعلیٰ نے روایت کیا ابی ایلی سے اسنی ابو قیس از دی سے اس ابن مسعود کہ آنحضرت ۴ جمع کرتی تھی وہ ان
 دونوں کے سفر میں اور طبرانی نے روایت کیا ابن مسعود کہ رسول اللہ نے جمع کیا در میان میں ظہر اور عصر اور مغرب و عشا
 کے لوگوں نے اسباب میں کہہ دیا یعنی رسول اللہ اس آپ کی فرمایا میں فی یہ اسوط کیا تاکہ میری امت کو تکلیف نہ ہو
 نافع وعبد اللہ بنی قد ان مؤذن ابن عمر قال الصلاة قال سرحت اذا كان قبل غيب الشفق نزل فصل

المغرب انتظر حتى غاب الشفق وصل العشاء ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا جعل له اهل
 مثل الذين صليت هذا في ذلك اليوم واليلة مسيرة ثلاث ثم ترجمہ نافع اور عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن
 عمر کے مؤذن نے کہا نماز کا وقت اگیا انہوں نے کہا ابھی چلو پھر شفق کے ڈوبنے سے پہلے اور ہی اور مغرب کے نماز پر ہی پھر تہوری
 پر پھر ڈوبے یہاں تک کہ غائب ہو شفق اور عشا کی نماز پر ہی بعد اس کے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بلدی ہوتے
 کہ کام کی تو ایسا ہی کرتے جیسے میں نے کیا ہی پھر اور سن اور رات میں تین دن کے راہ چلے۔ دوسری روایت میں ہے حق اذا
 كان عند غاب الشفق نزل فجمع بينهما ثم ترجمہ نافع شفق غائب ہونی کو ہوئے اور ہی اور دونوں نمازوں کو جمع کیا

ابن عباس قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدینة فثانیا وسبعاً الظهر والعصر والمغرب والعشاء
 یقول سلیمان ومسلم بن حمرہ ابن عباس سے روایت ہے نماز پڑھائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مدینہ میں
 ظہر کو تین (ظہر اور عصر کے) اور رات کو تین (مغرب اور عشا کی ایک ساتھ) صبح کی روایت میں ہے حق میں صلی اللہ علیہ وسلم
 کے حضور جاران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غایت لہ الشمس تک ترجمہ نافع بینہما بسرت ترجمہ جابر روایت
 ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ڈوب گیا کہ میں اپنے مغرب اور عشا بسرت میں جا کر پڑھی صرف ایک مرتبہ
 ہر کو سے اس سبب پر ترجمہ ہشام بن سعد قالینہما عشرة امیال ترجمہ ہشام بن سعد کہا بسرت اور کہ میں اس سبب

کا فاصلہ ہے محمد بن عبد اللہ بن زید بن عمار قال غایت الشمس وان عند عبد الله بن عمر فثانیا فثانیا قد اصبحت
 قلنا الصلاة فصار حتى غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انه نزل فصلى الصلواتین جميعاً ثم قال رایت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اجتمع السیر صلی صلاتہ فی هذه یقول یجمع بینہما بعدیل ترجمہ
 عبد اللہ بن زید بن عمار روایت ہے آفتاب ڈوب گیا اور میں عبد اللہ بن عمر میں تھا پھر ہم چلے جب ہم فی دیکھات ہوئی

نماز کے لیے کہ وہ پہلے گویا نہایت کہ شفق دوب گئی اور تاری ہو چکا گئے اور غروب کو ساتھ پڑھا بعد اس کے کہا میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو جلای جلتا ہوتا تو یہی کہتے ہیں جمع کرتی دو نمازوں کو رات میں جمع
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ انزل قبل ان تریغ الشمس فی الظہر الوقت العصر
 نزل جمع بینہما فاذا غابت الشمس قبل ان یصل صلی الظہر خمس رکعات صلی اللہ علیہ وسلم ثم رحمہ الرحمن بن الکر
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوہ قتی آفتاب ڈھنڈی پہلے ظہر کی اخیر کرتے عصر تک پہنچتے اور دونوں کو
 جمع کرتے اگر آفتاب کوہ پہلے ڈھل جاتا تو عصر پڑھ کر آپ سواہر جاتی۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہو ویو شخص
 المغرب جمع بینہما وینزل العشاء حین یغیب الشفق اور دیکر کہ آپ مغرب میں یہاں تک کہ شفق ڈھل جاتی پھر مغرب اور
 طائر پڑھ لیتے صحیح ابن حبان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوہ تبوک اذا نزل قبل ان تریغ الشمس
 اخر الظہر حتی یجمعہا الی العصر فیصلیہما جمیعاً واذا نزل قبل ان یغیب الشفق صلی الظہر والعصر جمیعاً ساو کا
 اذا نزل قبل المغرب حتی یصلیہما مع العشاء واذا نزل بعد المغرب عجل العشاء فضلا ہما مع المغرب
 ثم رحمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جب کوہ قتی آفتاب ڈھنڈی پہلے ظہر میں دیکر تے
 عصر تک پھر ظہر عصر کو طائر پڑھ لیتے اور جب کوہ قتی آفتاب ڈھنڈی کے بعد تو ظہر اور عصر پڑھ کر چلتے اور جب کوہ قتی مغرب سے
 پہلے تو مغرب میں پڑھ کر قی پھر عشاء کے ساتھ مغرب سے پڑھ لیتے اور جب بعد مغرب کے چلتے تو عشاء کو مغرب کے ساتھ پڑھ کر چلتے کہا
 ابو داؤد نے اسکو فقط قتیہ نے روایت کیا ہے۔ تویہ حدیث غریب ہے **باب** قصر قراۃ الصلوۃ فی السفر سفر میں
 قراۃ کم کرنا صحیح البیہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فصلینا العشاء الاخرۃ فقراۃ
 احدی الرکعتین بالتین والثلاثون ثم رحمہ راہی روایت ہے ہم نکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں اپنے عشاء
 کی نماز پڑھا ہی تو ایک رکعت میں التین الزیتون پڑھی **باب** التطوع فی السفر سفر میں نفل پڑھنا کا بیان **صحیح** البزازی بن
 عازب قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ عشر سفر اذ ایتہ ترک رکعتین اذا غابت الشمس قبل
 الظہر ثم رحمہ راہی بن عازب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اٹھارہ سفر دن میں کبھی میں نے آپ کو کعتین
 بعد زوال کے قبل ظہر کے ترک کرتی نہ دیکھا **صحیح** خص بن عمر الخطاط قال صحبت ابن عمر فی طریق قال
 فصلینا رکعتین ثم اقبل فرأی ناسا قیاما فقال ما یصنع هؤلاء قلت یسبحون قال لو کنت مسیحاً
 صلاتی یا ابن الخی انی صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر فلم یرد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ
 غروب و صحبت ابابکر فلم یرد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ غروب و صحبت عمر فلم یرد علی رکعتین حتی
 قبضہ اللہ تعالیٰ و صحبت عثمان فلم یرد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ تعالیٰ وقال اللہ غروب لعلہ کان لک
 فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ثم رحمہ خص بن عمر بن خطاب سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا

ایک راہن سفر میں انہوں نے دو کتے میں پھنس گئے تو لوگوں کو کھڑی ہو کر دیکھا دیکھا کیا کرتے ہیں لوگوں نے کھانے
 نفل پڑھتی ہیں عید السید بن عمر نے کہا کہ اگر میں نفل پڑھتا ہوتا تو نماز ہی نہ پوری کرتا میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ساتھ ہا سفر
 میں آپ نے دو کتے پر زیادہ کیسے نفل پڑھ کر صرف فرض پڑھ لی تھو کر کے یہاں تک کہ اس کے جل جلالہ
 اوکو بلا لیا پھر میں ابو بکر کے ساتھ ہا انہوں نے بھی دو کتوں پر زیادہ نہیں کیا یہاں تک کہ اس نے اوکو بلا لیا + پھر میں عمر
 کے ساتھ رہا وہ دونوں نے بھی دو کتوں پر زیادہ نہیں کیا یہاں تک کہ اس نے اوکو بلا لیا پھر میں حضرت عثمان کے ساتھ رہا انہوں
 نے بھی دو کتوں پر زیادہ نہیں کیا یہاں تک کہ اس نے اوکو بلا لیا اور اس کے جل جلالہ فرما ہوا تم کو رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی پیروی کرنا بہتر
 ہے **باب التطوع علی الرحلة والوتر اونٹ پر نفل اور وتر پڑھنے کا بیان حسن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی**

اللہ علیہ وسلم یسبح علی الرحلة ای جہ توجہ ویؤتی جلیھا علیلہ لا یصلی المکتوبۃ علیہا ثم رحمہ
 ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم اونٹ پر نفل پڑھتے تھے خواہ کسی طرف اوکا منہ ہو اور وتر بھی اوس پر پڑھتے تھے
 فقط فرض نہیں پڑھتے تھے اس حدیث سے اسی معلوم ہوئی۔ ایک کی نفل نماز سواری پر درست ہے۔ دوسری یہ کہ
 ضرور نہیں اوس سواری کا منہ قبل کی طرف ہو۔ تیسری یہ کہ وتر نفل ہو کیونکہ اگر واجب ہوتا تو اس کو بھی آپ سواری پر پڑھتے
 چوتھی یہ کہ فرض سواری پر نہ پڑھنا چاہی **حسن ابن عمر بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر**

فارد ان یتطوع استقبل بناقۃ القبلة فکبر ثم صلی حیث فجہ رکابہ ثم رحمہ ابن مالک سی روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کرفی اور سفر میں نفل پڑھنا چاہتے تو اپنی اونٹ کا منہ قبل کی طرف کر کے کبیر کھڑے پڑھنا پڑھنا
 کرتے تھے **جدید وہ جاتا حسن عبد اللہ بن عمر انہ قال آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی حصن**
وهو متوجہ الخشب ثم رحمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا گدی
 اور آپ کا منہ خیر کی طرف تھا **ف** حالانکہ خیر دینی ہی قبل کی طرف نہیں ہے **حسن جابر قال بعثنی رسول اللہ صلی**

اللہ علیہ وسلم فحاجۃ قال فحجنت وهو یصلی علی راحلۃ نحو الشرف والی نحو اخفص من الركوع ثم رحمہ جابر
 سے روایت ہے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو بھیجا میں آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اونٹ پر پورب کی طرف اور بعد
 رکوع سے ذرا بچا کرتے تھے **ف** یعنی رکوع اور سجدہ دونوں اشاری کر کے تھے مگر رکوع میں جتنا جھکتے تھے سجدہ میں
 اوس سے زیادہ جھکتے تھے **باب الفریضۃ علی الرحلة اونٹ پر فرض پڑھنے کا بیان حسن عطاء بن یحییٰ**

سال عاشتہ کل خص النساء ان یصلی علی الدواب قالت لم یخلفن فی شدة ولا رخاء قال محمد هذا
قال کتوبہ ثم رحمہ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا عورتوں کو سواری پر نماز درست ہے
 انہوں نے کہا نہیں کسی وقت میں درست نہیں پیشانی کا وقت میرا طہیمان کا۔ محمد نے کہا براؤ فرض نماز میں **باب صلی**
یتمہ لافضل مسافر نماز کو گپ پڑا پڑی **ف** سفیان ثوری در اہل کوفہ کا مذہب یہ کہ مسافر جب پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے

تو نماز پوری پڑھی اور ادراعی نے کہا بارہ دن ٹھہرنے کے اور مالک اور افضی اور احمد کے نزدیک جنت کر لی چاروں ٹھہرنے کے
 تو پوری نماز پڑھے اور اسحاق نے کہا جب اوٹیں نہ ٹھہرنے کی نیت کی تو پوری نماز پڑھی اور جامع کیا اہل علم نے اس بات پر
 قصر کیا کر لی جنتک نیت ٹھہرنے کی نہ کرے اگرچہ کسی برس اس طرح گزر جاوے (ترمذی) **عمر بن عبد الرحمن بن حصین قال** حضرت
 عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشمسہ معہ الفتح فاقام بمكة ثمانی عشرة لیلاً لا یصلی الا کما یصلی العتیین ویقول
 یا اهل البلد صلوا لربنا فانما قوم سفر **رحمہ اللہ** عمر بن حصین سے روایت ہو میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم کے ساتھ اور حاضر ہوا فتح مکہ میں آپ کے میں ٹھہری رہی اٹھارہ راتوں تک دوپہر کتین پڑھتی رہی (قصر کرتے تھے) اور
 فرمائی تھے اگر کوئی نماز چار پڑھو کیونکہ ہم نماز میں **عمر بن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام سبع عشرة
 بمكة یقصر الصلاة قال ابن عباس فعز اقام سبع عشرة قصر من اقام اکثر اتم - قال ابو داؤد قال عبد بن
 منصور خرج عن ابن عباس قال اقام تسع عشرة **رحمہ اللہ** ابن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم سترہ راتوں تک کو میں ہو نماز کو قصر کرتے تھے ابن عباس کہہ جوش سترہ دن تک ٹھہری وہ قصر کیا کر لی جو اس سے
 زیادہ ہے **رحمہ اللہ** وہ نماز پوری پڑھی - دوسری روایت میں ہے آپ اوٹیں نہ کو میں ہوا قصر کرتی ہو کہا ابن عباس نے
 جب ہم ٹھہرتے اوٹیں نہ قصر کرتے ہم اور اگر زیادہ پڑھتے ہم پوری کرتے ہم نماز چار رکعت پڑھتی رہی **عمر بن عباس**
 قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمكة عام الفتح خمسة عشرة یقصر الصلاة **رحمہ اللہ** ابن عباس سے روایت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں فتح کے سال پندرہ دن ہو نماز قصر کرتی رہی **عمر بن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اقام بمكة عشیرة یصلی کما یصلی العتیین **رحمہ اللہ** ابن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں سترہ
 دن تک ہو دو کتین پڑھتے تھے **عمر بن عباس** قال انس بن مالک قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدينة
 الی مكة فکان یصلی رکعتین حتی رجعنا الی المدينة فقلنا اهل اقامتہما یصلی اثنیناً قال القنا غنما **رحمہ اللہ**
 انس بن مالک سے روایت ہو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کو آپ دو کتین پڑھتے تھے یہاں تک ہم پھر
 مدینہ کو لوٹ آئے لوگوں نے پوچھا تم کو میں کیوں ٹھہری تھے انھوں نے کہا وہ دن ٹھہرتے تھے **عمر بن عباس** بن علی بن
 ابیطالب قال کان اذا سافر بعد ما تقربت الشمس حتی تکاد ان تغلم ثم ینزل فیصلی المغرب ثم یرعو بعد ثابہ
 فیتعشی ثم یروی العشاء ثم یرحل ویقول هكذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع **رحمہ اللہ** عمر بن علی بن
 ابیطالب سے روایت ہو کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتی آفتاب ڈوبنے کو بعد قریب نہ پیری کہ اترتے اور نماز
 پڑھتی پھر شام کا کھانا کھا کر کہاتے بعد اس کے عشا کی نماز پڑھتی اور کوچ کرتی اور کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے دوسری روایت یہ
 انس بن مالک سے ہے انسا کا صحیح معنیہما حیر یغیر الشفق ویقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک
رحمہ اللہ انس کہتے تھے عشا میں جب شفق ڈوب جاتی اور کہتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے **ابن عباس** قال

ایک اور پہلے صفت والوں نے (جو پہلے رکعت میں پچھلے صفت میں تھے) آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور پچھلے صفت والی (جو پہلے رکعت میں تھے) صفت میں تھے) حفاظت کرتی ہوئی کہڑے سے جی آپ سجدوں سے فارغ ہو کر بیٹھیں اور پہلے صفت والے آپ کی سیٹھی تو پچھلے صفت والوں کی سجدہ کیا پھر سب بیٹھ گئے بعد ازاں آپ نے سب پر سلام پھیرا پھر آپ نے اسی طرح نماز پڑھ لی
 میں اور بنی سلیم میں **باب** بعضوں نے کہا ایک صفت امام کے ساتھ ہی اور ایک صفت دشمن کے سامنے رہی پہلے امام
 اولوں کو گونگے ساتھ جو اسکے ساتھ تھے۔ ایک رکعت پڑھی پھر امام کہڑا رہی اور وہ لوگ ایک رکعت اور (ایک رکعت) پڑھ کر رہیں
 سلام پھیری) چلے جاویں اور دشمن کے سامنے صفت لگا دیں اور وہ لوگ جو دشمن کے سامنے تھے امام پر تو بن امام نماز کرتے
 ایک رکعت پڑھی پھر امام بیٹھا رہی اور وہ لوگ (ایک رکعت) پڑھ کر رہیں پھر امام سب کے ساتھ سلام پھیری **عَنْ**

سہل بن ابی حمزہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فی خوف فجعل خلفہ صفین فصلی بالذین یلونه رکعة ثم
 قام فلم یزل قائما حتی صلی الذین خلفہم رکعة ثم قدما وناخرا الذین کاوا اقدارہم فصلی لہم النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم رکعة ثم قدما حتی صلی الذین خلفوا رکعة ثم سلم ثم حمیم بھل بن ابی حمزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی خوف کی تو دونوں دو صفیں کہیں پہلے پچھلے آپ کی صفت والوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھی
 پھر آپ کہڑے رہی اور پچھلے لوگ ایک رکعت پڑھ کر آگے بڑھ گئے اور آگے والے پچھلے چلی گئی۔ اب جو آگے بڑھ گئے تھے ان کے ساتھ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رکعت پڑھی پھر آپ بیٹھ رہی یہاں تک کہ جو لوگ پچھلے چلے گئے تھے انہوں نے ایک رکعت اور
 پڑھی پھر آپ نے سلام پھیرا۔ کہا ابو داؤد بن یحییٰ بن سعید کے روایت قاسم سے مثل روایت یزید بن ہان کی ہے جو آگے
 آتی ہے مگر سلام کا فرق ہے دینو بھیجے نے بھیجھا کہ جو لوگ ایک رکعت پہلی امام کے ساتھ پڑھ چکے تھے وہ ایک رکعت ایک رکعت کر سلام
 پھر کر گئے اور یزید بن ہان کی روایت میں سلام کا ذکر نہیں ہے اور عبد اللہ کی روایت میں یحییٰ بن سعید کی ہے کہ آپ کہڑے
 رہی **سید** **باب** بعضوں نے کہا امام جب ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لے تو امام کہڑا رہی اور وہ لوگ ایک رکعت اور
 پڑھ کر سلام پھیر کر دشمن کے سامنے چلی جاویں **عَنْ** **عمر** **صلی اللہ علیہ وسلم** مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ذات

الرقاع صلاة الخوف ان طائفة صفت مع طائفة وجاء العدو فصلی بالتصع رکعة ثم ثقت قائما واثموا لانفسہ
 ثم انصرفوا ووصفوا وجاء العدو وبتاء الطائفة الاخص فی فصلی لہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعة التي یقیمت من صلاتہ ثم ثقت قائما واثموا لانفسہ
 واثموا لانفسہم ثم سلم ثم حمیم صالح بن خوات سے روایت ہے اوس نے سنا اوس شخص سے جس نے نماز خوف کی پڑھی رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عروہ دہم الزفامین (مسلمان جو گروہ ہو گئی) ایک گروہ نے صفت پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ساتھ وہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا تو ایک رکعت آپ نے اس گروہ کو پڑھائی جو آپ کے ساتھ تھا پھر آپ کہڑے رہی لیکن گروہ
 کے لوگوں نے اپنے نماز (ایک رکعت) پوری کر لی اور نماز سی فہم ہو کر دشمن کے سامنے گئے پھر دوسرا گروہ آیا ان کے ساتھ آپ
 نے ایک رکعت پڑھی جو ابی ہریرہ سے روایت ہے اور اس گروہ کی لوگوں نے ایک رکعت اور پڑھ کر اپنی نماز پوری کی پھر آپ

نہ بکیر کر سب لوگوں نے اپنی ساتھ بکیر کر لی جو آپ کے پیچھے کھڑے تھے اور جو دشمن کے سامنے تھے وہ رسول اللہ کی رکوع کیا اور جو کہ
 ساتھ تھا اس نے پیچھے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اوس گروہ نے بھی سجدہ کیا اور دوسرا گروہ اسی طرح دشمن کے سامنے کھڑا رہا
 رسول اللہ کے ہوتے اور جو گروہ آپ کے پیچھے تھا وہ دشمن کے سامنے گئے اور جو گروہ دشمن کے سامنے تھا وہ آیا انہوں نے رکوع اور
 سجدہ کیا آپ اسی طرح کھڑی ہی جب وہ رکوع اور سجدہ کی فارغ ہو کر کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ساتھ لے کر گت
 پڑی انہوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا پھر وہ گروہ ہی آیا جو جب کو دشمن کے سامنے گیا تھا اور اس نے رکوع
 اور سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امان کی ساتھی سب پیچھے ہی جب وہ فارغ ہوئے تو سلام ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سلام پیرا پیر سب لوگوں نے سلام پیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو کھنٹیں ہوئیں اور ہر ایک گروہ کو آپ کے ساتھ ایک
 ایک رکعت سکھرائی ہر فرقہ قال خذنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ حتی اذا اكد اذبات الرقاق من محل
 لقي جمعاً من غطفان فذكر معناه ولفظه علي غيب لفظ حيوة وقال خذنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسجد قال
 فلما قاموا مشوا القهقري المصفا اصحابهم ولم يذكروا استديار القبلة ثم رجعوا ابو هريرة دوسری روایت یہ
 یہ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملے نجد کو جب ذات الرقاق ایک زمین پر پہنچا زمین پر پوچھ کر تو کچھ لوگ غطفان کے
 پہرہ اسی طرح بیان کیا جیسے پہرہ گزارا اگر اس میں اتنا زیادہ ہو کہ جب پہلا گروہ ایک رکعت سے آپ کو ساتھ فارغ ہوا تو دوسری پہرہ
 پھر اور دوسرے کے میں آکر کھڑا ہوا اور قبلہ کی طرف پیٹ کر نکلا اس میں ذکر نہیں ہے **سکھنا** اکت قال کبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم وکبر الطائفة الذین صدقوا معه ثم رکع فرکعوا ثم سجد فسیحوا ثم رفع فرکعوا ثم مکث رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جالساً ثم سجد ثم لا نفهم الثانية ثم قاموا فکصوا علی اعقابهم ثم مشوا القهقري حتی قاموا
 من وراءهم وجاءت الطائفة الاخری فقاموا فکبروا ثم رکعوا لا نفهم ثم سجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فسیحوا معه ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکبر لا نفهم الثانية ثم قاموا فکصوا علی اعقابهم فکبروا
 مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرکعوا ثم سجد فسیحوا جميعاً ثم عاد فسیحوا الثانية وسجد معه
 سربها كما سار الاسراع جاهد لا يالون سار عاشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسلموا فقام رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم وقد شارك الناس في الصلاة كلها ثم رجعوا حضرت عائشة روایت یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے بکیر کئے اور جو گروہ آپ کو ساتھ تھا اس نے بھی بکیر کئے پھر آپ نے رکوع کیا انہوں نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا انہوں
 نے بھی سجدہ کیا پھر آپ نے سر اٹھایا انہوں نے بھی سر اٹھایا بعد اوس آپ بیٹھ رہے اور وہ لوگ دوسرا سجدہ کیا اور کھڑے ہو کر
 اٹھ پانچ چلے گئے اور پھر چار کھڑے ہو گئے اب دوسرا گروہ آیا اور کھڑے ہو کر بکیر کئے اور رکوع کیا اکیلا اکیلا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سجدہ کیا انہوں نے بھی ساتھ ہی سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہو گئے اور ان لوگوں نے دوسرا سجدہ کیا پھر دوسرا گروہ کھڑے ہو گیا اور
 آپ کے ساتھ نہاد پڑا کھڑے آپ نے رکوع کیا سب نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا سب نے سجدہ کیا پھر آپ نے دوسرا سجدہ

کیا ہے دوسرا ہے کیا بھٹ جلدی اور پھر ہی کسی تصویر پر ہی میں نہ کیا پر آپ نے سلام پیر آپ نے سلام پیر اے اے اور
 سلم کھڑے ہوئے رنگ آپ کی ساتھ نماز سونے ہوئی اور آپ کے شریک ہی نماز میں **باب** بعضوں نے کہا ہر ایک گروہ کے
 ساتھ امام ایک رکعت پڑھے پھر امام سلام پیر اور وہ لوگ اپنی ایک ایک رکعت پوری کرین **عن ابن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم الطائفتین رکعتہ والطائفت الاخری مواجہۃ العدۃ ثم انصرفوا فقاموا فی مقام اولئک فجاء
 اولئک فصلی بہم رکعتہ اخص ثم سلم علیہم ثم قام فھولاء فقطعوا رکعتہم وقام فھولاء فقطعوا رکعتہم
 ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا پھر لوگ
 چلا گئے ایک رکعت پڑھ کر اور وہ لوگ اُنی اوہوں نے آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی بعد اس کے آپ نے سلام پیر کیا اور ان لوگوں نے
 کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھی پھر ان لوگوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھی۔ کھا ابو داؤد فی ابن عباس اور ابو موسیٰ سہمی ایسا
 ہی منقول ہے **باب** بعضوں نے کھا امام ہر ایک گروہ کے ساتھ ایک ایک رکعت پڑھی پھر سلام پیر دی اب جو لوگ
 سلام کی وقت اور کچھ پہلے وہ دوسری رکعت ہی پڑھ کر اپنی نماز پوری کر لیں پھر پہلا گروہ آوے وہ بھی ایک رکعت جوابی
 رکعت پڑھی **عن عبد اللہ بن مسعود** قال صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف فقاموا صفا خلف
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووقف مستقبل العدا فصلی بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتہ ثم
 جاء الاخر فقاموا مقامہم واستقبل فھولاء العدا فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتہ ثم فقام
 فھولاء فصلوا لانفسہم رکعتہم وسلموا ثم ذهبوا فقاموا مقام اولئک مستقبل العدا ورجع اولئک الى
 مقامہم فصلوا لانفسہم رکعتہم وسلموا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر
 تو ایک صف پر کچھ کھڑے ہوئے اور ایک صف دشمن کے سامنے کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی پھر گروہ کے
 ساتھ پیر و رہا گروہ آیا اور ان کے کچھ کھڑے ہوئے اور یہ دشمن کے سامنے چلا گئے۔ آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ نے
 سلام پیر دیا ان لوگوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت کیا اور آپ نے سلام پیر کر چلا گئے دشمن کے سامنے اور پہلا گروہ جوابی رکعت پڑھ چکا تھا
 آیا اور انھوں نے ایک رکعت کیا پڑھ کر سلام پیر دیا **باب** ابو حنیفہ کا بھی قول ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تودہ و نضول فی تجریر کھی عبد الرحمن بن عمر جب کابل میں جہاد کے لیے گئے تھے وہ ان لوگوں نے سیطس نماز پڑھی گھر کی گئی
 اخیر میں امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی تھی وہ امام کے سلام کے بعد دشمن کے سامنے چلا گئے اور پہلا گروہ آیا اوس نے ایک رکعت پڑھ کر جوابی
 تھی وہ پھر لوٹ گئے اور دوسرا گروہ آیا اوس نے ایک رکعت پڑھی **باب** من قال صلی علی طائفتہ رکعتہ فیکفون
 بعضوں نے کہا ہر ایک گروہ ایک ایک رکعت امام کی ساتھ پڑھے پھر دوسری رکعت پڑھنی اگر حاجت نہیں **عن ثعلبہ بن عہد**
 قال کما مع سعید بن العاص بطبرستان فقام فقال لیکم صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف
 فقال حدیثنا فصلی بہ فھولاء رکعتہ و فھولاء رکعتہ ولم یقفوا ترجمہ ثعلبہ بن عہد روایت ہے کہ ہم سید

ساتھ تھڑھرتان میں اونھون نے کہا تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھی ہے۔ خذیفہ نے کہا میں نے پھر انہوں نے ہر ایک گروہ کے ساتھ ایک ایک رکعت پڑھی اور کسی گروہ نے دوسری رکعت نہیں پڑھی۔ کہا ابو داؤد نے ایسا ہی روایت کیا ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابو موسیٰ اور ابن عمر اور زید بن ثابت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ہے کہ مقتدیوں کی ایک ایک رکعت ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں پڑھیں **عمر بن عبد العزیز** رضی اللہ عنہ ورجل الصلوۃ قال لسانیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضاربعاء فی السفر رکعتین و فی الخوف رکعتین **ترمذی** رحمہ اللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تمہرے حاضرین چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک **ف** اس حدیث کا اسناد قوی نہیں ہے **باب** بعضوں نے کہا ہر گروہ کے ساتھ نام دو دو رکعتیں پڑھیں

ابن کثیر قال صلی اللہ علیہ وسلم فی خوف الظہر فصفت بعضهم خلفہ بعضهم بازاء العذۃ فصل رکعتین ثم سلم فانطلق الدین صلوا معہ فوقفوا موقوف اصحابہم ثم جاؤا ولک فصلوا خلفہ

فصلی ثم رکعتین ثم سلم فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعاً ولا اصحاباً یکعتین رکعتین وبنی لک کان فیہ الحسن ثم حمہ ابوبکر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف میں پھر کی نماز پڑھی کچھ لوگوں نے آپ کو کچھ صفت بائیں اور کچھ لوگوں نے دشمن کے سامنے صفت بائیں پھر آپ نے ان لوگوں کو ساتھ جو آپ کو کچھ پڑھیں دو رکعتیں پڑھیں سلام پڑھا۔ پھر یہ لوگ چلے گئے اور وہ لوگ جو دشمن کے سامنے تھے ان کو ساتھ ہی دو رکعتیں پڑھیں سلام پڑھا پھر انہوں نے کہا مغرب میں نام کی پڑھیں

ہوئے اور ان کو اصحاب کے دو دو رکعتیں پڑھیں اور حسن نے اسی روایت پر فتویٰ دیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا مغرب میں نام کی پڑھیں **ف** ہونگی اور قوم کی تین رکعتیں ہوں گی **باب** صلوۃ الطالب جو کسی شہید ہوئے کے لیے پڑھو وہ نماز کھڑے ہو کر پڑھے **ف** بیشک کسی کا فرکے مار دیکو جاوی نام کے حکم سے اور خوف ہو سبب کا کہ اگر نماز پڑھی گا تو وہ کاتب جلد لکھا مصورت میں چڑھ جائے اشارہ ہی نماز پڑھتا جاوی اس طرح اگر کا فر اس کو تلاش میں نکلیں اور اس کو خوف ہو اگر میں نماز کر لوں گا تو کا فر مجھ کو یا ایوبین کے تو نہ پڑھو چلتے اشارہ ہی نماز پڑھتا جاوی **عمر بن عبد اللہ بن ابی العزیز** رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

و سلم الخالد بن سفیان الحداد کان نحو عرۃ و عرفات فقال اذہب فاکتله قال فرایتہ وحضر صلاۃ العصر فقالت انی لاحاف ان یكون بینی و بینہ ما ان اوخل الصلاۃ فانطلقت امشی انا و امی اخی و امی اخی

فلما دنوت منه قال لی مزانۃ قلۃ تبجل من العین بلغنی انک تجمع لهذا الرجل نجۃ فی فاک قال لانی ذاک فمشیت معہ حتی اذا امکنی علوۃ بسیفی حتی بدت منی صیحة عبد اللہ بن انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا خالد بن سفیان بنی ہاشم جو عمرہ اور عرفات کی طواف رہتا تھا اور فرمایا جاکھل کہ اس کو عبد اللہ بن انس نے کہا میں نے اس کو دیکھا لیکن عصر کی نماز کا وقت آ گیا میں نے خیال کیا کہ اگر میں نماز کر لی دیکھوں تو مجھ میں اور اس میں بہت فاصلہ ہو گا میں چلا گیا اور اشارہ ہی نماز پڑھتا گیا جب میں اس کو نزدیک پہنچا اس نے مجھ سے بھیجا تو کوں ہے

مین نے کہا ایک شخص ہون عرب کے رہنؤ والا میں نے یہ خبر سنی تم اس شخص سے (یعنی محمدؐ) لڑنے کے لیے لشکر جمع کرتی تو میں
 ہی اسی کام کو تہارے پاس آیا تاکہ لشکر میں داخل ہوں) اوس نے کہا ان میں اسی لشکر میں ہوں میں اوس کو ساتھ جاتا رہا
 تھوڑی دیر تک جب میں نے موقع دیکھا تو اپنی تلوار اوس پر بکھری یہاں تک کہ وہ ٹنڈا ہو گیا **باب** تضرع ابواب

التطوع و رکعات السنۃ سنتوں کا بیان **عمر** ام حبیبہ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ثنتین
 عشر رکعات تطوعاً بنی لہ بہز بیت فی الجنة ترجمہ حضرت ام حبیبہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
 ایک دن میں بارہ رکعتیں نفل پڑھے اس کا جلاہ اوس کو ایسی ایک گھر بنا دیگا جنت میں **ف** دو مشین فجر کے اور چار ظہر
 کی اور دو بعد نماز کے اور دو بعد عصر کے **عمر** عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشہ عن صلوة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من التطوع فقال لکان یصلی قبل الظهر الربعا فی بیتہ ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یرجع الی
 بیتہ فیصلی کعتین وکان یصلی بہم العشاء ثم یدخل بیتہ فیصلی رکعتین وکان یصلی من اللیل تسع رکعات فبین

الوتر وکان یصلی لیلًا طویلاً قائماً ولیلًا طویلاً جالساً فاذا قرء وهو قائم رکع وسجد وهو قائم واذا

قرأ وهو قاعد رکع وسجد وهو قاعد کان اذا طلع الفجر صلی کعتین ثم یخرج فیصلی بالناس صلوة

الفجر صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن شقیق روایت ہو میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل

نمازوں کا حال اور ہونے کا آپ ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے میرے گھر میں پھر باہر جاتی تو اور لوگوں کو نماز پڑھاتی تھی پھر

گھر میں آتے تھے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے اس طرح آپ لوگوں کو عشا کی نماز پڑھانے تھے پھر گھر میں اگر دو رکعتیں پڑھتے تھے

اور رات کو نو رکعتیں پڑھتے تھے اور اس میں دوسری تھا اور رات کو آپ بڑی بڑی دیر تک کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور بڑی بڑی

دیر تک بیٹھ پڑھتے تھے جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع بھی کھٹے ہو کر کرتے تھے پھر سجدہ کرتے تھے جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی

بیٹھ کر کرتے تھے پھر سجدہ کرتے اور جب صبح صادق نکلتی آپ دو رکعتیں پڑھتے پھر رباعی اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھانے کے وقت

پھر اللہ پیر اور سلام **عمر** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یصل قبل الظهر کعتین وبعدا

رکعتین وبعدا للرب رکعتین فی بیتہ وبعدا صلوة العشاء رکعتین وکان لا یصلی بعد الحمد حتی یصیر

فیصلی کعتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد

ظہر کے دو رکعتیں اور بعد عصر کے دو رکعتیں پھر میں اور بعد عشا دو رکعتیں اور جمعہ کی بعد کچھ نہیں پڑھتے تھے جب عصری قارغ

ہو کر آتے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے **عمر** عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدع اربعاً قبل الظہر فی رکعتین قبل صلا

الغدا ترجمہ حضرت عائشہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں نافہ

نہیں کرتے تھے **باب** رکعتی الفجر فجر کی سنتوں کا بیان **عمر** عائشہ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لم یکن علی شئ من النوافل الا بعد ما عہد منہ علی کعتین فی الصبح ترجمہ حضرت عائشہ روایت ہو رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کسی نقل کا اتنا خیال نہیں کرتی جیسے دو رکعتوں کا قبل صبح کو خیال کرتی **باب** فتح فتحیہ صلا
 فجر کی سنتوں کا ہلکا پر سوز کا بیان **ع** عائشہ **قالت** کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخفف الركعتین قبل صلوۃ
 الفجر حتی لا قول هل قرأ فیہما یام القرآن ثم یرحمہ حضرت عائشہ روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر بخیر فرماتے
 تھے فجر کی سنتوں میں کتنی ہے آپ فی سورہ فاتحہ بھی پڑھتے **ع** ابن عباس **قالت** ریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد
 فرماتے الفجر قل یا ایہا الکفرون وقل هو اللہ احد ثم یرحمہ پھر یہ روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فجر
 کی سنتوں میں قل یا ایہا الکفرون اور قل هو اللہ احد پڑھتے **ع** بلال انہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیخونہ
 بصلوۃ القداۃ فتشغل عائشۃ رضی اللہ عنہا بلال یام سالتہ عنہ حتی ینضح الصبح فاصبح جدا قال
 فقام بلال قاذنہ بصلوۃ وتابع اذاتہ فلم یخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما خرج صلی بالناس واخبرہ
 ان عائشۃ شغلت یام سالتہ عنہ حتی اصبح **ع** وانہ ابطل علیہ بالجمیع فقال ان کنت رکعتی رکعتی الفجر
 فقال یا رسول اللہ انک اصبحت جدا قال لو اصبحت اکثر مما اصبحت رکعتہما وحبستہما واجعلتہما
 ثم یرحمہ بلال روایت پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صبح کی نماز کو نبی بلال کو حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں
 لگایا کچھ بوجھنے لیکن یہاں تک کہ صبح خوب روشن ہوگئی بلال نے یہ دیکھ کر متواتر پکارنا شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بھرنے
 اور آپ فی نماز پڑھائی بلال نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ فی فجر باتون میں لگا دیا یہاں تک کہ فجر کی آیت
 ہو گئی لیکن آپ نے کلمہ میں دیر کی آپ فی فرمایا میں فجر کی سنتیں پڑھتا ہوں بلال نے کہا یا رسول اللہ آپ نے بہت دیر کی آپ
 فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ دیر ہوتی تب بھی میں اندر رکعتوں کو اچھڑا کر خود بخود پڑھتا **ع** ابن عباس **قالت** قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوهما وان طردتک الخیل ثم یرحمہ پھر یہ روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز پڑھتے
 فجر کی سنتوں کو اگرچہ کھڑی روند میں **ع** عبد اللہ بن عباس ان کثیرا مما کان یقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی رکعتی الفجر بامنا باللہ وما انزل الیہنا هذه الایۃ قال هذه فی الركعة الاولى وفي الركعة الاخيرة بامنا باللہ
 وانجد بامنا مسلم ثم یرحمہ عبد بن عباس روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فجر کی سنتوں میں استعاذہ
 وما انزل الیہنا پہلے رکعت میں پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں آمنا باللہ الشھد بآسمان **ع** ابن عباس **قالت** سمع النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قل آمنا باللہ وما انزل علینا فی الركعة الاولى وفي الركعة الاخيرة بهذا
 الایۃ ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاہدین اوانا ارسلناک بالحق نبیاً ونذیراً و
 تسئل عن اصحاب الجہنم شک الدار وادی ثم یرحمہ پھر یہ روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 سنتوں میں پڑھتے قل آمنا باللہ وما انزل علینا پہلے رکعت میں اور دوسری رکعت میں ربنا آمنا بما انزلت ربنا الرسول
 فاکتبنا مع الشاہدین یا انا ارسلناک بالحق نبیاً ونذیراً و تسئل عن اصحاب الجہنم شک کیا زور دے **باب** الاضطجاع

ایک ہی ٹہری یا جو ہر ساتہ پڑی مسجد کے ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قیتم الصلوۃ فلا صلواہ الا بالکعبۃ
 ثم حمیم ابو ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب تکبیر پڑھنا کی ہر کوئی نماز میں کہ سوا وضو کے **ف** یہ وجہ
 جماعت کئی ہر ہادی تو پھر سنتین پڑھ کر جماعت میں شریک ہو جب تک کہ سب متون کو شامل ہے اگر فجر کی جماعت کئی ہو تو فجر کی سنتین
 نیز ہر جماعت میں شریک ہو جاوے اگر ظہر کا بھی قول ہے۔ بعد فرض کے اختیار ہو خواہ اسی وقت سنتین پڑھ لے یا اتنا بکٹکے کہ بعد
باب من قال متی یقضیٰ نماز فجر کی سنتین اگر فوت ہو جاوے تو کب تک ادا کرے **عن** قیس بن عمر و قال اری رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصل بعد صلاۃ الصبح کعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ
 الصبح کعتان فقال الرجل انی لہ اکر صلیت ال کعتین اللتین قیسا ما فصلت ہما الا ان فسکت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ثم حمیم قیس بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ایک شخص کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتین
 پڑھ کر دیکھا آپ نے فرمایا فجر کئی رکعتیں ہیں پھر دو توئی اور کیوں پڑھیں وہ بولا میں (دو رکعتیں جو فرض سے پہلے پڑھی جائے
 ہیں نہیں پڑھی تھیں اس طرح میں نے ان کو اب پڑھ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث منقطع ہے محمد بن ابراہیم فی قیس
 بن عمر و بن نہیں سنا مگر منسلک روایت کیا اس کو ابن خزیمہ نے اپنے صحیح میں اور عمل شافعی اور احمد کا اسی حدیث ہے کہ سنتون روایت
 ہے اگر کوئی سنت فوت ہو جاوے تو اس کو ادا کر لی اگرچہ وقت کر دہ میں ہے۔ لیکن مذہبی نے روایت کیا فرما ابو ہریرہ جو شخص پڑھے
 دو رکعتیں فجر کی پھر سنتین تو پڑھ لے ادا کر لے ہوئی اتنا کہ **باب** اگر قبل الظهر بعد نماز فجر کی سنتون کا بیان **عن** انس بن

نزع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضا علی اربع رکعات قبل الظهر اربع بعد نماز
 صلی اللہ علیہ وسلم حمیم عروایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو شخص محافطت کر لیا ظہر سے پہلے چار رکعت پڑا تو ظہر کے بعد
 چار رکعت پڑا اس کو جہنم حرام ہو جاوے گی **ف** ظہر کے اول چار رکعتیں ہیں ایک سلام یاد و سلام اور دو رکعتیں پھر اگر
 ظہر کے بعد بھی چار رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں بھی پڑھ کر ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا اور بعد دو رکعتیں پڑھنا ہر نماز کے بعد
 بخاری میں **عن** ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع قبل الظهر کعتین من تسلیہ ثم یطعن ابی السہل ثم حمیم
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا چار رکعتیں قبل ظہر کے اذکر دس یا مین سلام پڑھیں ہر کہوئی جاتی ہیں اذکر و سلام
 در دو آسمان **ر** اس حدیث کے ساتھ اگر ضعیف تھیں تو قوی بھی تھیں جو غریبہ ضعیف ہے اس کا اسناد میں کچھ
 ابن سعد نے کہا اگر میں غریبہ روایت کہ تاویح حدیث روایت کرنا **باب** الصلوۃ قبل العصر عصر کی سنتون کا بیان
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صلی قبل العصر کعتین ثم حمیم ابن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نے فرمایا کہ اگر کسی نے اس کو ستر چار رکعتیں پڑھیں **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصل قبل العصر کعتین
 ثم حمیم ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر دو رکعتیں پڑھ کر تہ **ف** تہذیبی کی روایت میں ہے چار رکعتیں
 پڑھ کر تہذیب میں فصل کرتی تو ساتھ ایک حکم **باب** الصلوۃ بعد العصر بعد عصر کی نماز پڑھنا کا بیان **عن** انس بن

تو عصر کی بجائے درست ہی **عمر** علی بن ابی طالب صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی صلوٰۃ بعد العصر الا و الشمس تغرب ثم رحمہ حضرت ابو بکر
 علیؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عصر عیدہ زہری میں اگر کتاب بند ہو **عمر** علیؓ کا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم صلی فی اثر کل صلوٰۃ مکہ توبہ رکعتین الا الفجر والعصر **عمر** رحمہ حضرت علیؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی بعد دو رکعتیں پڑھتے سوا بجز اور عصر کے **عمر** ابن عباسؓ قال شہد عندک رجال مرضیون فہم عن الخطاب وارضاهم عندک
 عمران بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ بعد الصبح تطعم الشمس صلوٰۃ بعد صلوٰۃ العصر تغرب الشمس
عمر رحمہ عبد اللہ بن عباسؓ روایت ہے کہ اس کو عمرہ اویسؓ کو اپنی سب سے عمدہ ان میں حضرت عمرؓ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں ہر نماز بعد فجر کی نماز کے یہاں تک کہ آفتاب نکل آوے اور ہمیں ہر نماز بعد عصر کے یہاں تک کہ آفتاب چھوٹ
 عمر و بن عبد السلامؓ قال قلت لاسئل اللہ امی اللیل اسمع قال جوف اللیل الاخر فصل ما شئت انک الصلوٰۃ مشہودۃ
 مکتوبۃ حتی تصلی الصبح ثم اقصر حتی تطعم الشمس فترتفع قیصر حج اور محین فانہا تطعم بیزق فی شیطان و
 لها الکفار ثم صل ما شئت فان الصلوٰۃ مشہودۃ مکتوبۃ حتی یصل الحج ظاہر ثم اقصر فان جہنم تبصر و
 تقف ابوابہا فاذا ازغمت الشمس فصل ما شئت فان الصلوٰۃ مشہودۃ حتی تصلی العصر ثم اقصر حتی تغرب الشمس فانہا
 تغرب بیزق فی شیطان یصلی لها الکفار قصہ بیا طویلہ قال اللہ عباسؓ حکذا حدثنہ ابن سلا عن ابی امامۃ
 الا ان اخطی شئنا لا یریدہ فاستغفر اللہ و اتوب الیک **عمر** رحمہ عمر بن عبد السلامؓ روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ
 رات کو کون سے حصے میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے آپؐ نے فرمایا آخر حصے میں اس وقت جتنے چاہے تو نماز عیدہ کیونکہ
 نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں کچھ جاتے ہیں فجر کی نماز تک پھر عشاء تک طلوع تک صبح تک آفتاب تک پھر عشاء تک پھر عشاء تک
 ہو کیونکہ آفتاب شیطان کی درجوئیوں کو بچھ میں نکلتا ہے اور آفتاب سے اس وقت اس کی پوجا کرتے ہیں پھر عشاء تک چاہے تو نماز عیدہ کیونکہ
 نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں کچھ جاتے ہیں یہاں تک کہ صبح کا سایہ اس کو برابر چلاوے (صف النہامس) پھر عشاء تک چاہے تو نماز عیدہ کیونکہ
 میں ہوں اور اس کو دروازہ کھل جائے میں جب آفتاب چلے پھر عشاء تک چاہے تو نماز عیدہ کیونکہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں عصر کی نماز تک پھر
 پھر عشاء تک چاہے تو نماز عیدہ کیونکہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں عصر کی نماز تک پھر
 فصل طویل کہنا عشاء تک ایسے ہی حدیث بیان کی مجھ سے ابو سلمہؓ ابو امامہؓ سے مجھ سے ہر جگہ کہ ہوں ہی ہوتا ہے
 اور کوئی جانتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں **عمر** بن سالمؓ ابو عمرؓ قال راٰی ابن عمرؓ انا اُصلّ بعد الفجر فقال لیسلم
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علینا وخرج نصلی هذه الصلوٰۃ فقال لیسلم غاشمکم لا تضاموا
 الفجر الا بعدین **عمر** رحمہ سید مولیٰ ابن عمرؓ روایت ہے کہ میں نے دیکھا نماز پڑھتے ہی بعد طلوع فجر کے تو کہا یا رسول اللہ صلی
 آئی اور ہم یہ نماز پڑھتے ہی آپؐ نے فرمایا جو لوگ تم میں ہوں حاضر ہیں وہ ان لوگوں کو جو غیر حاضر ہیں خبر کر دیں جب فجر نکل آوے تو سارے کو
 اور کوئی نماز نہ پڑھو **عمر** الاسود و مسروقؓ قال شہد علی عاتقہ انہا قال ما من یوم یاتی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الاصل بعد العصر کستین ثم حمیمہ اسود اور سروق کہا ہم کو ایسی چیز میں کہ حضرت عائشہ فی کہا کوئی دن میانہ ہوتا تھا کہ رسول
 اللہ عصر کے بعد دو تین دن پڑھتے تھے وقت بعضوں نے کہا یہ خصوصیت تھی اگر کسی کو نفل بعد عصر کی درستہ نہیں پڑھتا جب تک آفتاب
 درت جاوی بعضوں نے کہا ظہر کی سنت کی تفصیح حمیمہ سلمہ کے حدیث میں گزرا۔ بعضوں کو نزدیک نفل پڑھنا اوقات ٹنٹہ پڑ
 درت **عن عائشہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد العصر یصلی عنہا ویوصلی عنہا عن الوصل
 ثم حمیمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی کہ رسول اللہ بعد عصر کے نماز پڑھتے تھے لیکن اور ذکر منعم کرتی تھے اور تھکے روز کو تھکے
 لیکن اور ذکر منعم کرتے تھے **باب** قبل مغرب کے سنت پڑھنے کا بیان **عن عبد اللہ** المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اقبل المغرب یصلی ثلثاً خشیةً یتخذہا الناس سنداً ثم حمیمہ عبد اللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ
 صلیم نے فرمایا مغرب کے اول دو کتین پڑھو جب کا جو چاہی اس ذکر سے کہ کہیں لوگ کہ سنت نہ پھیلے **باب** سنت کے اختلاف
 کیا قبل مغرب کے نفل پڑھنے میں ایک صحابہ اور تابعین کے نزدیک درست ہے حمیمہ عبد الرحمن بن عوف اور ابی بن کعب اور انس جابر
 وغیرہم اور ویل انہی بھی حدیث ہے اور بھی مذہب توی دراجر اور ایک کثرت صحابہ سے منقول ہے کہ انہوں نے مغرب کے اول نفل
 نہیں پڑھا اور بھی مسلک ہے اکثر فقہاء اور علماء کا **عن ابن مالک** قال صلیت الکعتین قبل المغرب **عن حمیمہ** روایت
 ہے کہ کمال اذت لاکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انتم مرا تا فام یامنا ولم یجئنا ثم حمیمہ انزل باب اسے روایت
 ہے میں نے دو کتین پڑھیں مغرب پہلے رسول اللہ کو زانی میں مختار بن فضل نے کہا انہی کیا رسول اللہ نے فرمایا پڑھتے تھے
 ویکھتا تھا انہوں نے کہا ہاں ہوں کہ حکم کیا یہ اس سے منع کیا **عن عبد اللہ** بن معقل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بینک اذا بینک کل اذا بینک صلاۃ من شاء ثم حمیمہ عبد اللہ بن معقل سے روایت ہے کہ رسول اللہ فرمایا ہواذان
 کو میان میں نماز پڑھو جب کا جو چاہی پڑھو رواذان میں پڑھو **عن حمیمہ** قال سئل ابن عمر عن الکعتین قبل المغرب
 فقال ما رأیت احداً علیہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہما ویخص فی الکعتین بعد العصر ثم حمیمہ ہا اسے
 روایت ہے عبد اللہ بن عمر کو کسی نے پوچھا دو کتین پڑھنے کو قبل مغرب انہوں نے کہا میں نے کیوں رسول اللہ کو زانی میں یہ نماز پڑھتے تھے
 ویکھا لیکن حاجت دی انہوں نے عصر کو پڑھنے میں **باب** صلوة الضحیٰ حاجت کی نماز کا بیان **باب** اکثر لوگوں کے
 نزدیک حاجت کی نماز وہی شراق کے نماز ہے جو آفتاب کے ایک یا دو نیزی برابر ہوتی پڑھتی ہے۔ اور بعض کے نزدیک چار
 بعد شراق کو پڑھی جاوی قریب ڈیرہ پھر کمر سائی میں ایک روایت ہے جو نوید ہے کہ اکثر علماء کے نزدیک حاجت کی نماز سنت اور بعضوں
 نے اس کو جوت کہا ہے بدعت کہنا غلط ہے اور احادیث متعدد سے سنت ہونا کثارت ہوتا ہے **عن ابی ریح** عن النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم قال صلی علی کل سلامی من ابن آدم صدقۃ تسلیمۃ علی من لے صدقۃ وامرہ بالعرفۃ صدقۃ ونهیہ عن المنکر
 صدقۃ واماطۃ الاذی عن النظر صدقۃ ولبضعة اھلہ صدقۃ وینحر من ذلک کلمۃ رکعتان من الضحیٰ مراد
 ابن معین فی حدیثہ قالوا یا رسول اللہ لحدنا یقضی صدقۃ وتكون لہ صدقۃ قال رأیت لروضعہا فی غیر

بعد سلام پیرتی تھے **عن ابن ابی لیلیٰ** قال ما اخبرنا احدنا راى النبي صلى الله عليه وسلم صلى الصلوة غير ما هاتين فافها
 ذكرت ان النبي صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة اختلج في بيتهما وصلى فان ركعات فلم يره احد صلاهما بعد من
 ابن ابي ليلى كرويت ہر کسی کہانی نہیں کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے چاشت کی نماز پڑھتی دیکھا سو اُمّ بنی کے حضور
 بنی بایں کیا کہ رسول اللہ نے جس دن مکہ فتح ہوا اس دن دو گھنٹہ میں غل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں اور بعد پھر کسی نے اونکو
 نماز پڑھتے نہ دیکھا **عن عبد اللہ بن شعیبہ** قال سالت عائشة هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الصلوة فقال لا
 الا بحجبة ثم غيبه فقلت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرن بين السجود قالت من الغسل ثم حمى عبد
 بن شعیب سے روایت ہر مین بنی بوجہ حضرت عائشہ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا نہیں کہ
 جب سے کوئی تو نماز پڑھتی میں نے کہا کیا رسول اللہ دو سو تین طار پڑھتے تھے انہوں نے کہا افضل میں (حجرات) نیز تک **عن**
عائشہ زوجہ النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت لم يسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم سبحة الصلوة قط والى كاسبجها و
 انكاره **عن** الله صلى الله عليه وسلم العلى وهو يحب ان يعمل بمشقة ان يعمل بالناس فيفرض عليهم ثم حمى حضرت
 اُمّ المؤمنين عائشہ سے روایت ہی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی کہ کسی لیکن میں نے پڑھ سون اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام کو چھوڑتے۔ اس غرض سے کہ لوگ اوسکو کہنی لگیں اور وہ فرض ہو جاوے لیکن نہ اسکو دست رکھتے **عن**
 ان دونو حدیثوں سے معلوم ہوتا ہی کہ رسول اللہ نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی مگر سلم بنی روایت کیا عائشہ سے کہ رسول اللہ نے چاشت
 کی نماز چار رکعتیں اور زیادہ پڑھا کرتے تھے اور حضرت عائشہ کے سبب ابین مختلف اقوال منقول ہیں **عن** سماك قال قال الجابر
 بن سمرة كنت في المسجد فبينما هم يقرءون من مصدرة الكعبة صلى فيه القعدة فحسني
 فطلع الشمس فاذ اطلعت قام صلى الله عليه وسلم ثم حمى سماك سے روایت ہر مین نے جابر بن عمر سے کہا کیا تم شہید تھے رسول اللہ
 کی ساری انہوں نے کہا ان اکثر شہید تھا آپ جبکہ فجر کی نماز پڑھتے وہ ان سے کہ اوٹھو جب تک آفتاب نہ نکلتا جب آفتاب نکلتا تو کھڑے ہوتے
 نماز اشراق کے لیے **عن** اختلاف ہو صلوۃ الصبح کی رکعات میں بعضوں نے دو کہا ہر بعضوں نے بیار بعضوں نے آٹھ
 یہ سب منقول ہیں رسول اللہ سے بعضوں نے کہا زیادہ کی حد نہیں ہے جتنی رکعتیں ہو سکی ہر کسی (زر قانی) الحمد للہ
 تمام ہوا پارہ ساتواں سنن ابی داؤد کے متبیین پر مبنی سے۔ اب شروع ہوتا

پارہ آہواں اوسکو افضل اور الحاف پر بھر سا کر
 وہی مدد لکھی ہے وہی مین ہے۔ خدا و
 مدد کو ہماری اس کتاب کے
 پیرا کر فی مین ابن

تم الحجر السابع وتیلوه الجسر الثامن انشاء الله تعالى

فہرست پانچواں سنن ابوداؤد علیہ رحمۃ

باب	باب	باب	باب	باب
۲۷۵ اگر امام عید دن کی کسی مسجد نماز نہ پڑھے تو دوسرے دن پڑھے۔	۲۸۶ مسافر کتنی مسافت میں قصر کرے۔	۲۹۵ پانچویں صورت	باب	باب
۲۷۶ قبل نماز عید کے نفل پڑھے۔	۲۸۷ مسافر شاک کے ہو نماز کا وقت ہو یا نہیں ہو پھر نماز۔	۲۹۶ ساتویں صورت	باب	باب
۲۷۷ جب بارش ہو تو عید کی نماز بخیر پڑھے لیوی عید کا جو نماز ضرور نہیں۔	۲۸۸ دو نمازوں کو جمع کرنے کا بیان۔	۲۹۷ آٹھویں صورت	باب	باب
۲۷۸ استسقاء کی نماز کا بیان۔	۲۸۹ سفر میں قرات کم کرنا۔	۲۹۸ تیرھویں صورت	باب	باب
۲۷۹ نماز کو ف کا بیان۔	۲۹۰ سفر میں نفل پڑھنے کا بیان۔	۲۹۹ سترھویں صورت	باب	باب
۲۸۰ ہر رکعت میں تین رکوع یا دو رکوع کرنا کا بیان۔	۲۹۱ اونٹ پر نفل اور وتر پڑھنے کا بیان۔	۳۰۰ تیسرے سنتوں کا بیان۔	باب	باب
۲۸۱ نماز کو ف میں قرات کا بیان۔	۲۹۲ اونٹ پر فرض پڑھنے کا بیان۔	۳۰۱ بعد لیٹر کا بیان۔	باب	باب
۲۸۲ نماز کو ف کے لیے لوگوں کو بلانا۔	۲۹۳ جب دشمن کے ملک میں پڑھے۔	۳۰۲ حجر کی جماعت ہو پھر۔	باب	باب
۲۸۳ کو ف میں قرات کا بیان۔	۲۹۴ مسافر نماز کو ف پورا پڑھے۔	۳۰۳ تو اس وقت سنتیں نہ پڑھے۔	باب	باب
۲۸۴ برودہ آزاد کرنے کا بیان۔	۲۹۵ جب دشمن کے ملک میں پڑھے۔	۳۰۴ حجر کے سنتیں اگر فوت ہو جاوے تو تکب اور کبر ادا کرے۔	باب	باب
۲۸۵ نماز کو ف میں ہر رکعت میں ۲۹۶ خوف کی نماز کا بیان۔	۲۹۷ پہلے صورت۔	۳۰۵ فطر کی سنتوں کا بیان۔	باب	باب
۲۸۶ پڑھنے کا بیان۔	۲۹۸ دوسری صورت۔	۳۰۶ عصر کے سنتوں کا بیان۔	باب	باب
۲۸۷ جب کوئی حادثہ ہو تو سجدہ کرنا چاہیے خدا ذکر کریم کو۔	۲۹۹ تیسری صورت۔	۳۰۷ بعد عصر کے نماز پڑھنے کا بیان۔	باب	باب
۲۸۸ سفر کے نماز کے احکام کا بیان۔	۳۰۰ چوتھی صورت۔		باب	باب

تہ

۳۰۹ الجزء الثامن

پارہ اٹھواں

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم

باب صلوٰۃ التہکیم کی نازک باتیں **ع** ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کے دو رکعتیں پڑھیں یعنی روزگانی کے بعد سلام پڑھا جائیگا یا نہ روزگانی کے بعد پڑھیں کہ شہد پڑھنا چاہیے۔ یہ حدیث دلیل ہے ان لوگوں کی جو کہتے ہیں کہ دو رکعتیں پڑھنا بہتر ہے رات اور دن میں **ع** **المطلب** التہکیم صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوٰۃ مشقۃ مشقۃ التہکیم فی کل رکعتین ان تباشقک وتقع بیدیك فتقول اللهم من لم يفعل ذلک ففی خلدی **ع** **ترجمہ** مطلب ہے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دو رکعتیں ہیں ہر رکعت کو بکبہ شہد پڑھنا چاہیے نصیبت اور غربت ظاہر کرے اور دو نوٹا ہٹا کر دھامکے **ع** نماز کو اندر رفت میں یا اور کئی وقت میں یا بے نیاز کے **ع** اور کھو یا سدا اللہ جس نے ایسا نہ کیا رنج و دل نہ لگایا نہ عاجزی اور غربت ظاہر کرے اور کبھی نماز ناقص ہے۔ سوال ہے البودادوسی رات کی نماز دو رکعتیں میں کہا جاتا ہے دو رکعتیں پڑھ جا یا چار رکعتیں **باب** صلوٰۃ التہکیم صلوٰۃ التہکیم کا بیان **ع** ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العباس بن عبد المطلب عباہ یا عباہ الا اعطیک الا امحک الا احبک الا اقلک عشر خصال اذا انت فعلت ذلک غفر الله لک ذنوبک اولہ و آخرہ قدیمہ حدیثہ خطاہ و عمدہ صغیرہ کبیرہ سہ و علانیہ و خفیہ عشر خصال ان تصلے اربع رکعات تقر فی کل رکعة فاتحة الكتاب وسورة فاذا فرغت من القراءة فاول رکعة وانت قائم قلت سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر خمس عشر ثم ترفع فتقول یا وانت راكع عشر ثم ترفع رساک من الركوع فتقول یا عشر ثم ترفع رساک فتقول یا عشر اشد سبعون فی کل رکعة تفعل ذلک فی اربع رکعات ان استطعت ان تصليها فی کل يوم مرة فافعل قال لم تفعل ففعل فی کل جمعة مرة فان لم تفعل ففعل فی کل شهر مرة فان لم تفعل ففعل فی کل سنة مرة فان لم تفعل ففعل فی کل مرة **ع** **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبا بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ عبا بن جحامیری کیا میں دن ٹکوں دن ٹکوں پہلا پونچاؤں ٹکوں نہ سکھاؤں ٹکوں نہ تین جب تم کو کو کر دو تو مجھ کو سکھانا ہمارا کر اور پچھلے پرانی اور بڑھاپے جو کے اور جانی بوجہ چھوٹے اور بڑھاپے اور رکبے دس تین میں **ع** دس باتوں سے مراد وہ تین تہکیم کہیں سو قیام کے کہ دس پندہ یا کہ تین بعضوں نے کہا دس باتوں سے مراد یہ کہ اول چار پڑھنی دوسری فاتحہ پڑھنی تیسری سورۃ پڑھنی چوتھے پندہ یا تہکیمات کہیں قیام میں یا پونچیں بل بابر کہیں چوتھی

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل المقامة في الكعنين بعد المغرب حتى يقصر أهل المسجد ثم رحمه الله ابن عباس روايت رسول الله صلى الله عليه وسلم في الكعنين بعد المغرب حتى يقصر أهل المسجد ثم رحمه الله ابن عباس روايت رسول الله صلى الله عليه وسلم في الكعنين بعد المغرب حتى يقصر أهل المسجد ثم رحمه الله ابن عباس

الصلوة بعد العشاء كما يستحبها بيان عن شيخنا في عز عائشة قال سألتها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا صبي صل العشاء فقط فدخل على الأصل أربع ركعات أو ست ركعات ولقد

مرہ باللیل فطر جناہ نطعا فکا فانظر الخ ثقب فہینع الماء منہ وما رايتہ صدقہ الامراض شیبہ من تباہی
مرحہ شہر چر بن نئے شہر زایت ہر مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کسی عشاء پر کہ میری پاس نہیں آئے مگر انہوں نے چار کعتیں پڑھ کر کعتیں پڑھیں ایک بار رات کو پانی برسایم فی ایک بار
والذی اکیا میں اب دیکھی ہوئی میں ایک سو اسی پانچ سو تیس پڑھ کر اور میں نے کہا کہ یہ نہیں کیا کروں کو مٹی سے بچاتی ہو

أبواب كرام الدليل

شب بیداری در تحقیر کامران

ف اوائل اسلام میں رسول اللہ اور صحابہ کرام پر رات کو عبادت اور شب بیداری کرنا فرض ہوا کم سو کم تہائی رات اور زیادہ زیادہ دو تہائی رات تک نماز پڑھنا اور عبادت کرنا فرض تھا پہلے اون لوگوں کو اُدھی تہائی دو تہائی رات کا مقدار معلوم ہوتا تھا م سے صبح تک نادین کھڑے رہتے یہاں تک کہ پانوں کے سیرگی اور سوت اسبیل جلالہ کو رحم آیا اور یہ تکلیف اوشہا خجی نا فاو انا تیسرے القرآن پڑھو جتنا آسانی ہوگی قرآن کو۔ اس بعض لوگ کہتے ہیں کہ فرضیت قیام اللیل کی رسول اللہ اور صحابہ کرام سب سچ جاتی رہی بعض کہتے ہیں صحابہ پر سو جاتی تھی اور آپ پر فرضیت باقی رہی اس پر اسطرح آپ نے کہے شب بیداری اور تہجد گزاری نہ چوتھے باب نسخ قیام اللیل تھجد کے فرضیت منسوخ ہو گیا بیان عن ابن عباس قال فی المصل قسم

الليل الاقلية لا نصفه بنسخها الآية التي فيها علم ان لم يخصوه قها عليكم فاقروا ما تيسر من القرآن ناسخة
الليل اوله وكانت صلواتهم لاول الليل يقول هو اجد ان تحصوا ما فرض الله عليكم من قيام الليل ذالك

أما إنسان إذا نام لم يدا مني يستيقظ وقوله أقوم فيلاد هو لجد ان يفقه في القرآن وقوله انك
في النهار سبحا طويلا يقول فانا طويلا ^{عنه} محمد بن عبد الله بن عباس في رواية عن السيد جلاله في سورة قمر من

تم لیل الاقلیدہ کھڑا رہ رات کو گر تھوڑی بات اس آیت کو سونے کی طرح کیا علم ان بن تحفہ نقاب علیکم فارقوا ما بین من القرآن
یہ آیت ہی اسی سورت کا آخر میں ہے یعنی اس کی یہ بین دس ہے جانا تم اوسکو پورا نہ کر سکو گے پھر تم معاف ہے سوڑ جیتو بنا

کہا کہ میں انسان جاگتا ہوں ضرور یا ضرور فرض کو اور اگر کتا ہے ہر جلات یہ پت کو یا آخر رات کے اوس میں احتمال ہو سکے

کھلے نہ کھلے سو اس طرح اہل شب سے باز رہنا شروع کرتی ت اور قوم قیاسی میرا دہی کہ رات کا وقت بہت پہلے ہی
 تمام السبحین کی پوری کیونکہ وسوقت غل شور نہیں ہوتا دل گناہی و قرآن کا مطلب بخوبی سمجھ میں آتا ہے اور یہ جو کہا ازلت
 فی النہار سبحانہ دیا اسکو منہ میں کہ مذکورہ شب بڑی فرصت اور فراغت ہوئی دنیا کے کام کا جو یہ سطر رات کو عبادت
 میں صرف کیا کہ ابن عباس قال لما نزلت اول المقل کا نو ایفہم من نحو امن قیامہم فی شہر رمضان حتی انزل
 اخرہا ان کان بین اولہا و اخرہا سنۃ ثم رحمہ عبد اللہ عباس سے روایت ہے جب سورہ نزل کا شروع ہوا اور لوگ رات
 کو کھڑے ہوئے صبرا رمضان میں کھڑے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسکا آخر آواز میں آتا ہے میں ایک برس کا فاصلہ ہوا اب
 قیام اللیل شب بیداری اور تہجد گزار کی بیان ہے حضرت ابن عباس سے روایت ہے ان سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یعقود الشیطان
 علی فانیۃ راس لحد کہ اذا ہوناشم ثلث عقد یضربک کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ
 فذکر اللہ لخل عقدۃ فان توضا لخل عقدۃ فان صلی لخل عقدۃ فان صبح نشیط طیب النفس والا صبح
 خبت النفس کلان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تمہارے ایک کے گرد چب
 وہ جاتا ہے تین گہرین لگاتا ہے تہجد بھیجے چادو کی گہرین کی یا تحقیق یہی ہوتا ہے اگر گہری بات جادو یا
 ابھی بڑی رات پڑی ہو سو مارہ پھر اگر وہ شخص جاگا اور کئی وقت بعد جاگا تو ایک گہر لگتا ہے پھر اگر وہ سو گیا تو دوسری گہر
 لگتا ہے پھر اگر نہ پڑی تو تیسری گہر لگتا ہے اگر چاہی ہو جب سوجھو تو ہوتی ہو تو خوش مزاج ہوں یا کہ نفس رہا ہے ورنہ بد نفس چھوٹا ہوتا ہے محمد عبد اللہ
 بن ابی قیس بقول قال عائشۃ لا تدع قیام اللیل فان سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یذعد وکان اذا مضی اول
 صلی قال ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا میں چوڑات کی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اسکو نہیں دیکھتا تھے جب بیمار ہوتی یا ست ہوتی تو بیٹھ کر پڑھتا ہے حضرت ابن عباس سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رحمہ اللہ رجل اقام اللیل فضلی وایقظ امرأۃ فان ابنتہ فی وجعہا الما رحمہ اللہ امرأۃ قانت من اللیل
 فضلی وایقظت زوجہا فان ابنتہ فی وجعہا الما ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رحمہ کر کے اسدس ہر چرات کو ادھر اور نماز پڑھے اور اپنی عورت کو جگادی اگر وہ نہ اٹھی تو اسکی منہ پر پانی چھڑک دی رحمہ کر کے
 اس عورت پر جرات کو ادھر اور نماز پڑھے اور اپنی عورت کو جگادی اگر وہ نہ اٹھی تو اسکی منہ پر پانی چھڑک دی کہ یہ پانی
 پھر کرنے لگے لکھ لکھ جادی گی تو نماز پڑھے گا تو اب پادیا محمد ابن سعید البصریۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا ایدۃ ظلمہ من اللیل فضلیا واصلی رکعتین جمیعاً کتب فی الذاکرین والذاکرات ترجمہ ابوہریرہ سے
 اور ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب کوئی مرد اپنی عورت کو جگادے رات کو پھر دو نماز پڑھے تو فرما کر
 میں کہ کہا جاوے گا اور عورت میں کہ کلام اللہ میں را کرین اور ذاکرات کثان میں فرمایا اعدہم منقرۃ حسب اعتقادہم
 وکثیر شہر اور بڑا بلا ہو اباب النعاس فی الصلوۃ نماز میں بخیرگی کو کیا کرے محمد عائشہ زوجہ النبی صلی اللہ

علیہ السلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نعل احدکم فی الصلوة فلیقرأ حتی ینصب عنہ النعم فان احکم اذا اصل
 وهو نعل احدہ ینصب یتغفر فی نفسه **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب کوئی تم میں سے کسی
 نعل یا زین تو نہ پہنچا سکے کہ اسکی نیند بہر جا کہ کیونکہ اگر اذگھڑ میں نماز پڑھے گا تو شاید وہ استغفار کرنی لگی اور زبان سے دعا
 نکلا رہی اور **عمر بن ابی حمزہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فاستبجھ القنات علی
 لسانہ فلم یدک ما یقول فلیضطجع **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے
 رات کو کھڑا ہو کر نماز کے لیے باہر قرآن اسکی زبان پر پڑھ کر اٹھے گا اور سچے میں نہ آوی جو کہتا ہے تو چاہے کہ سو ہی **ف** آوی
 پڑھ کر پڑھتی تاکہ جاتا رہا اور نیند نہ لگتی تھی تو کلام اللہ پر زبان نہیں چلی ٹک ٹک کر کچھ کچھ زبان نکلتا ہے اسی حالت میں پڑھنا
 ضرور نہیں سو جانا چاہیے **عمر بن ابی حمزہ** قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد فجل محمد بن عبد بنی سلاستین فقال
 ما هذا الجبل فقيل يا رسول الله هذه حمدة انبتت فخصصک فاذا اعيدت فلیقتبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لتصل ما اطاعت فاذا اعيدت فلیختصک قال زیاد فقال ما هذا قالوا انی نیتصلی فاذا اکلت او قرت
 امسکتہ فقال جلوه فقال لیصل احدکم فشا طفاذا اکل او قرت فلیقعد **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے دیکھا تو ایک سے بندہ ہی ہی ہی دستوں کے پیچ میں پوچھا یہ کیوں لوگوں نے کھا
 یا رسول اللہ یہی حمد نبوت جس کے ہر وہ نماز پڑھا کر تھے میں جب تک جاتی ہیں تو اس سے ٹک جاتی ہیں پڑھ کر نہیں
 پڑھتے **ابوہریرہ** رضی اللہ عنہ روایت ہے فرمایا جتنی طاقت ہو وہاں تک پڑھ کر جب تک جاوی تو بیٹھ جاوے۔ زیاد کی روایت میں میں ہر ایک
 پوچھا یہ کسی کسی لوگوں نے کہا زین کے ہر وہ نماز پڑھا کر تھے میں جب است جاتی ہیں یا تک جاتی ہیں تو اسکو ہاتھ میں لے کر
 لی فرمایا اسکو کھول ڈالو ہر ایک تم میں سے جہاں تک غشت سے جی گزرا پڑھ کر جب است جاوے یا تک جاوی تو بیٹھ جاوی **عمر بن ابی حمزہ**
 رضی اللہ عنہ حذیہ جس شخص کا وظیفہ ناغہ ہو جاوی وہ کیا کری **عمر بن ابی حمزہ** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من نام عجزہ او غشہ منہ فقرأ ما ینزل صلوۃ الفجر و صلوۃ الظهر کتیلہ کا فاقراہ من اللیل **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو شخص اپنا وظیفہ یا روز پڑھ کر سو جا دی پھر سوجھ کر اٹھ کر اسکو فجر اور ظہر کے درمیان میں پڑھ لے لی
 تو یہاں ہی لکھا جاوے گا گویا اسنے رات کو پڑھا **باب** من نوى القيام فام جش شخص کے نیت یا نگووٹھن کی تھی پھر اٹھ
 نہ سکا تو ثواب کا بیان **عمر بن ابی حمزہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اما من امی یتکون له صلوۃ بلیل یغلب علیہ
 نعم الا کتیلہ بحر صلوۃ وہاں نوبہ علی صداقہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کوئی
 آدمی یا بہنیں جو رات کو نماز پڑھا کر تا ہو پھر ایک رات اوپر نیند غالب جاوی (اور اوتھ نہ سکے) مگر اسکی واسطے نماز کا ثواب
 لکھا جاوے گا اور نماز ایک صدقہ ہر گاہ **باب** ای اللیل افضل رات کا کونسا عبادت کے یوں مثل ہے **عمر بن ابی حمزہ** رضی اللہ عنہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال منزل ربنا عجل کل لیلۃ الالسماء الدنیا حیز یجب ثلث اللیل الا خمس فیقول من یدعو فی فاستجیر لہ

[illegible]

دن میں نوافل کے دو دو رکعتیں اور چار چار رکعتیں پڑھ سکتا ہی مگر اختلاف اس میں ہے کہ افضل کیا ہے شافعی کے نزدیک رات اور دن میں دو رکعتیں پڑھنا بہتر ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک رات دن میں چار چار رکعتیں پڑھنا بہتر ہے اور محمد بن الحسن اور یعقوب کے نزدیک رات کو دو دو رکعتیں اور دن کو چار چار رکعتیں پڑھنا بہتر ہے۔ دلائل ہر ایک کے موجود ہیں پر پہلے شافعی فرما رہے ہیں کہ جو چاہے پھر صاحبین کے پھر ابو حنیفہ کے واللہ اعلم **باب** رفع الصوت بالقرآن فی صلاة اللیل تجزئین قرات یکا کر پڑھنا کا بیان عن ابن عباس قال کانت قراۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قلہ ما سمعہ من فی الحجة وهو فی البیت ثم جہ عبد بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح قرات کرتی تھی کہ ہر دو کو آواز سنائی دیتی عن ابی ہریرۃ انہ قال کانت قراۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل یرفع طویلا ویخفض طویلا ثم جہ ابو ہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی بلند آواز سے قرات کرتی تھی کہ سب آواز از النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع لیلۃ فاذا صلیا بوجہ علی یخفض من صوته قال ابن عمر بن الخطاب و طویلا یصلی اھا صوته قال فلما اجتمعوا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر مررت بک فان تصلی یخفض صوتک قال قد اسمعت من ناجیت یا رسول اللہ قال قال عمر مررت بک فاندعیت مراھا صوتک قال فقال یا رسول اللہ اوقظ الوسنان واطرد الشیطان نزل الحدیثی حدیثہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ارفع من صوتک شیئا وقال عمر یخفض من صوتک شیئا ثم جہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب کو کھلی انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ چلو نماز پڑھ رہی ہیں اور عمر کو دیکھا کہ بلند آواز سے قرات کر رہے ہیں جب دونوں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پاس آئے آپ نے ابوبکر سے کہا ابوبکر میں جو تمہاری پس گیا تو دیکھ اپنی جگہ پر نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں اس کو سناتا تھا جو گانا پڑھ رہی تھی سن سیتا ہی رہی تھی خداوند کریم کو پھر آپ نے فرمایا اب عمر میں جو تمہاری پس گیا تو دیکھ کہ تم بلند آواز سے پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں سو کو جگاتا تھا اور شیطان کو جگاتا تھا رفیع بکا کر پڑھ رہی تھی یہ عرض کرتے کہ جو لوگ ہمیں میں نماز کو نہیں اڑھتے وہ بھی آواز سن کر چونک جاتے (حسن حدیث) میں اتنا یاد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر تم اپنی آواز تھوڑی بلند کرو اور اسی عمر تم اپنی آواز تھوڑی بہت کر دو **ف** کیونکہ اس جملہ حلالہ نے فرمایا وہاں تک بصلواتک ولا تخاف بہا وایتھم میں نے اس جملہ نہ بکا کر پڑھ نماز اپنی بائیں چپے بڑھ چکی راہ اختیار کر دوسری روایت میں ہے **عن ابی ہریرۃ** فی ہذہ القصۃ لم یدکر فقال ابوبکر رفع شیئا ولا یرفع شیئا زاد وقر سمعتک یا بلال وانت تقر آمنہ ہذہ السوۃ ومن ہذہ السوۃ قال کلام طیب سمعہ اللہ بعضہ الی بعض فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلام قد اصید نہ اپنے ابوبکر سے آواز بلند کر نہ کہ کھانہ عمر سے آواز بہت سے کہا بلکہ بلال سے آپ نے فرمایا میں نے سنا تم تھوڑا اس سورت میں ہی پڑھتے تھے اور تھوڑا اس سورت میں ہی انہوں نے کہا بلکہ اللہ کلام سب کا سب پیڑہ اللہ ایک کو دوسری سے ملانا ہی آپ نے فرمایا تم نے ہٹیک کیا **عن عائشہ** انہا جلا قام

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

یصلی باللیل ثلاث عشرة رکعة ثم یصل اذا سمع النداء بالصبح رکعتین خضیفقین ثم رکعة حضرت عائشة رضی اللہ عنہا
ہر رسول اللہ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر جب افان ستر سبج کی تودو رکعتیں ملے پہلے پڑھتے تھے پھر عائشہ رضی اللہ عنہا
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصل من اللیل ثلاث عشرة رکعة کان یصل فی ثلث رکعات ویوتر بہ رکعة ثم یصل
قال صل بعد الوتر رکعتین وهو قاعد فاذا اراد ان یکم فقام فکرم ویصل ینزل ان یجلس ولا یقام
رکعتین ثم رکعة حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رایت ہر رسول اللہ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پہلے اتر کر رکعتیں پڑھتے تھے اور ایک رکعت
کی پھر پڑھتے تھے بعد ازیں دو رکعتیں بیچہ کرب کو کما قصد کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتی اور افان در قاست فیروز پڑھتے
دو رکعتیں پڑھتے تھے **عن ابی عبد الرحمن** انہ ساء عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ انک کان یصل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقال اما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل فی رمضان ولا یصل
علی احدی عشرة رکعة یصل اربعاً فلا تسال عن حسنہن ووطونہن ثم یصل اربعاً فلا تسال عن حسنہن ووطونہن
ثم یصل ثلاثاً قالت عائشہ فقد نسا رسول اللہ انما قبل ان یوتر فقالان عائشہ ان عینی تمامان ولا ینام قالی ثم رکعة
ابو سلم بن عبد الرحمن روایت ہر ہوتون پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ کبڑے نماز پڑھتے تھے رمضان میں انہوں نے کہا آپ رمضان
میں ستر رمضان میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے نہیں کرتی **تحریف** اتر کر رکعتیں پڑھتے تھے اور میں نے کہا آپ رمضان
پڑھتے تھے نونہ پوچھا ان کو عرض و طول کو پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے تو نہ پوچھا ان کی حسن اور طول کو پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے حضرت عائشہ
انکھایا رسول اللہ آپ روز پڑھتے تھے چار رکعتیں پڑھتے تھے آپ نے فرمایا اس وقت میری نگاہیں تھیں کہ میں دن نہیں سوتا **ف** دل ہوتا تھا کہ
خداوند کریم کی طرف ہر وقت متوجہ رہتا ہوں اس واسطے کہ جو نماز نہ پڑھیں کہتا وہ غرض نہیں ٹوڑتا یہ بھی نہ سمجھتا میں سوتا ہوں **عن**
سعد بن عیشام قال طلقت امراتی فایتت المدينة لایع عقاراً کان یبھا فاستسبہ السلاخ واغزو فطقت
نفر امرئ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا قد اراد نفر من استمة ان یفعلوا ذلک فہاجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقال لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة فایتت بن عباس فالتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذلک
علی علم الناس ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عائشہ فایتتھا فاستبعت حکیم بن اخیق فایتتھا فشدتہ
فانطلق معی - فاستماذا ناطحاً عائشہ فقالت من هذا قال حکیم بن اخیق قالت ومن معک قال سعد بن عیشام
قال حکیم بن عمار اللہ قل یوم احد قال قلت نعم قال نعم المر کان عامراً قال قلت یا ام النعمین سعد بن عیشام
عن خلق رسول اللہ صلعم قالت الست تقرأ القرآن فان خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ قال قلت
تحدی عن قیام اللیل قال الست تقرأ یا بھا الزمل قال قلت بلی قالت فان ذل هذه السور نزلت فقام
اصحاب رسول اللہ صلعم حتی انتفخت اقدامہم وجسختہا فی السماء اثنی عشر شهراً ثم نزل فرھا فقام
اللیل نظراً بعد فریضتہ قال اجد ثنی عن و النبی صلعم قالت کان یوتر ثمان رکعات لا یصل الا فی الثمان

نہ یقوم فیصلی رکعت اخیری الجلیس فی الثامنۃ والتاسعۃ ولا یسلم الا فی التاسعۃ ثم یصلی رکعتین وهو کالمکمل
 فذلک احد عشر رکعت ینبئ فیہا السنۃ واخذ اللہم وتر سبع رکعات الجلیس فی السادسة والسابعة ولم یسلم الا فی
 السابعة ثم یصلی رکعتین وهو کالمکمل تسع رکعات ینبئ فیہا بقیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ یتیمھا الی
 الصباح ولم یقرأ القرآن فی لیلۃ قط ولم یعم شہرائیمہ غیر رمضان وکان اذا صلی صلوۃ دادم علیہا وکان اذا
 غلبتہ حیناہ من اللیل بنوم صلی اللہ علیہا تسع عشر رکعت قال فایت ابی عباس محمد ثنہ فقال هذا والله
 هو حدیث ولو کنت اکلھا لایتھا حتی اشافھما بہ مشافھتہ قال قلت لعلک انک لا تکلھا حتی تنزل
 تر جمیعہ سعد بن شام سوادیت ہرمین فی اپر عورت کو طلاق ہی پھر دینے میں آیا اپنی ایک دین میں پھر کو اور ہرست ہمایار خریدنی کو کہا دیکھو سطر
 مجھ کو ملاقات ہوئی چند صحابہ رسول اللہ کے ہنوں کی بیان کیا کہ ہم میں سے جو چہ کہہ دیتوں ایسا فقہ کیا تھا اپنی جوروں کو طلاق دینے کا
 جہاد دیکھو سطر اور رسول اللہ کے منہ کیا کیونکہ یہ کیا ضروری کہا جاسی کہ زندہ لوٹ کر نہ آوی اگر زندہ آویگا تو بی بی ابی اسیر
 رہی اور جو شہید ہوا دیکھو تو بی بی مختار ہر شہید کے مرقف بعد عدت کہ دوسرے کو نکاح کر سکتی ہے اور فرمایا تم کو
 رسول اللہ کی پیروی کرنا بہتر ہے پھر میں عبد اللہ بن عباس سے آیا اور اسے رسول اللہ کے دیکھو چھ انہوں نے کہا میں کو وہ
 آوی بتلاؤں جو جب زیادہ رسول اللہ کے دیکھو جانتا ہے تو جا عائشہ سے میں نے لگا جو حکیم بن ابی لہب سے کہا میری سہتہ
 چلو انہوں نے انکار کیا میرے انکو قسم ہی جب وہ میری سہتہ چلی پھر میں دو دن حضرت عائشہ کے گھر پر پونچھ اور اسے اجازت
 چاہی اندر آئی کی انہوں نے پوچھا کون ہے کہا حکیم بن ابی لہب انہوں نے پوچھا اور دوسرا شخص یہ سہتہ کون ہے حکیم بن ابی لہب نے کہا سعد بن
 ہشام حضرت عائشہ کی کہا ہشام بیٹا عامر کا جو شہید ہوا آٹھ روز میں کہا ان انہوں نے کہا کیا اچھی آتی ہے حاضر و غائب
 میں نے کہا ہاں اللہ میں سے بیان کر دے رسول اللہ کے اخلاق کی سچھی انہوں نے کہا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا کیے اخلاق
 قرآن کے مطابق تھو میں نے کہا مجھ سے بیان کردات کی نماز کا حال انہوں نے کہا کیا تو نے سوئے فرل نہیں پڑے میں نے کہا پڑھی
 کیونکہ میں نے انہوں نے کہا جب اس سورت کی پہلی آیتیں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو کھڑے ہونے لگوں انکو سطر
 یہاں تک کہ ان کو پاؤں سو جائی اور پہلے آیتیں اس سورت کی آسافون پر کی ہیں بارہ مہینے تاکہ پہلے آیتیں اور میں اس وقت
 رات کو نہ پڑھنا نفل ہو گیا پہلے ذیل تھا میں نے کہا مجھ سے بیان کر دے رسول اللہ کے دیکھو حال انہوں نے کہا آٹھ رکعتیں پڑھتے
 تھے اور آٹھ سو رکعت کے بعد بیٹھتے تھے چمن نہ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور ایک کت اور پڑھ کر بیٹھتے تھے اور سلام پیرتے
 تھے گردن رکعت کے بعد پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے بعد کے ان کے علماء انی اسکو سختی اپنی اور نام مالک نے اسکا انکا
 کہا کہ وہ کہتے ہیں دوسری حدیث میں ہر اچھکو اخر صلا تکم بلالیل وقر اسبے اخبرات کہنا میں نے ترک کر دیا اور امام احمد بن حنبلہ
 میں نے پڑھا ہوں ان کو رکعتوں کو نہ منع کرنا ہوں اس سے **ف** یہ سب یاد رکھتے ہیں میں نے جو کہہ دیا ہے یہ سب کچھ کچھ
 اندر گوشت اور پھر ان کے کتب میں دیکھو کہ چھ رکعت کے بعد بیٹھتے تھے چمن نہ بیٹھتے تھے پھر پڑھتے تھے اور سلام پیرتے تھے مگر

ساتویں رکعت بعد پھر دو کعتیں بیٹھ کر پڑھو سب دو کعتیں پڑھیں اور آپ کی ناکو شام سے صبح تک نہیں کھری ہو کر نہی رات
 پھر نہایت سادگی بلکہ حرمین کلام بھی فرماتے تھے اور کبھی آپ نے ایک رات میں قرآن ختم نہیں کیا اور کسی مختصر میں پورے پندرہ روز
 تو کچھ سوار ہوتا کہ اگر آپ کے نماز شروع کرتی تو ہمیشہ اس کو پڑھ کر لی اور جب آپ کو نیند غالب ہو جاتی رہا تو کسی باری ہوتا
 مسلم جب کسی رات کو نماز پڑھ لیتی تو دن کو بارہ کعتیں پڑھ لیتے۔ سعد بن شام نے کہا میں حضرت عائشہ سے یہ حدیث
 سنا کہ اس میں اس بیان کیا انہوں نے کہا تم خدا کی بھی حدیث ہو اور اگر میں حضرت عائشہ سے بات کرتا ہوتا تو میں اس کے
 پاس جا کر اس کے منہ سے یہ حدیث سنی مینا میں نے کہا اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تمہاری ان کے بات نہیں ہوتی تو میں تم سے یہ حدیث بیان
 نہیں کرتا تھا کیونکہ تم اس حدیث ہی کی سنی کیوہلو شاید ان کے بات کرنا شروع کر دیتی اور پھر دور کر دیتی۔ رجب کی وجہ سے
 کہ حضرت عائشہ اور حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب نے ہر جنگ سخت ہوئی تھی اور اب عباس علی رضی اللہ عنہ کے یاروں میں تھے۔ دوسری
 میں یہ یصلی ثانی رکعات لا یصل فیہ الا عند النامۃ فیل فیہ ذکر اللہ ثم یدعو ثم یسلم تسلیما یہ معنا فہ
 یصلی رکعتین وهو جالس بعد ایسلم فہ یصلی رکعت فہ ان رکعت عشرۃ رکعت یا نبی فالما اسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم واتخذ اللہم اور بیع و صلی رکعتین وهو جالس بعد ایسلم معنا فہ ان رکعت عشرۃ رکعت یا نبی فالما اسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 نہیں بیٹھتے مگر انہوں نے رکعت بعد بیٹھ کر اس کو یاد کرتی تھی پھر دعا مانگو پھر پھر سلام پڑھتی تھی ایسی اور نہ ہو جو کو سنائی
 دیتی پھر دو کعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے بعد سلام کر پھر ایک رکعت پڑھتے تھے یہ رکعتیں ہو میں اور پہلی تھی میری جب تک کہ میں
 ہوا اور فرما ہوا کہ تو سات کعتیں پڑھ کر پڑھ لگی اور دو کعتیں بیٹھ کر سلام کے بعد نہ حدیث تکمیل نہ مرا رہا تو اس نے
 ان عائشہ مثل عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وجوف اللیل فقال ان یصلی صلوۃ العشاء فی
 جماعۃ ثم یرجع الی اہلہ فی رکعہ اربع رکعات ثم یاوی المفرشہ وینام وطمعہ منقطع عندک سر و سواک
 موضوع حتی یرجعہ اللہ ساعۃ التي یرجعہ من اللیل فیستوی ویسبغ الوضوء ثم یقوم الی مصلاہ فیصلی ثانی
 رکعات یقرأ فیہ زیام الکتاب سورۃ القرآن وما شاء اللہ ولا یقف فی شیء منہا حق یقعد فی النامۃ لا
 یسلم یقرأ فی التاسعۃ ثم یقعد فیل فہا ان یدعو ویسألہ ویرغب الیہ ویسلم تسلیمۃ ولحدۃ شدۃ
 بکا دیو فظاہل البیت من شدۃ تسلیمۃ ثم یقرأ وهو قاعد بام الکتاب ویرکع وهو قاعد ثم یقرأ التانیۃ فیل فہا ان
 وهو قاعد ثم یدعو ما شاء اللہ ان یدعو ثم یصلی فی صلوۃ ثلاث صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فقصر من التسعۃ ثنتین فجمع الی السبع رکعتیہ وهو قاعد حتی یقصر علی ذلک صلی اللہ علیہ وسلم
 صر صر زید بن اونی سے روایت ہے حضرت عائشہ سے کسی نے پوچھا رسول اللہ کی رات کی نماز کا حال انہوں نے کہا آپ کی نماز
 جہت سے پڑھتے تھے اپنی گھر میں ان کو چار رکعتیں پڑھتے تھے بعد اس کے پانچ رکعتیں پڑھتے تھے اور سو پڑھ لیتے تھے وضو کا پانی دینا کہار تھا آپ کے
 سر پر اس اور سو کے سر ہی نہی بیان تھا کہ اس جل جلالہ جس وقت ان کو اٹھایا کرتا تو اٹھاتا تھا اور پھر اس کو رکعتی اور وضو کرتے

اجمعی طرح سے پھر نماز پڑھنی کچھ گہرے پڑھنے اور اٹھ کر کھینچنے پر ہوتی اور ہر ایک رکعت میں سو بار فاتحہ اور ایک ایک سو ت جو اس کو منظور ہو کر پڑھتا
 اور کسی رکعت کا بعد نہ پڑھتا جب انہوں نے رکعت پڑھ چکی اور وقت بچتا اور سلام پہنچتی بلکہ نویں رکعت پڑھ کر پھر بیٹھتا اور دعا کرتی جہاں
 تک اس جانتا اور اس کو سوال کرتے کہ اگر اس کی طرف متوجہ ہوتی دل سے پھر ایک سلام زور سے پہنچتے تھے اور دوسرے قریب ہوتا کہ اگر دالی
 جاگ اٹھتین پھر بیٹھ کر سورہ فاتحہ پڑھتی اور رکوع کرتے پھر بیٹھتے پھر دوسری رکعت ہی پڑھتے پڑھتے اور رکوع سجدہ پڑھتے پڑھتے
 پھر دعا پڑھتے جب تک اس جانتا پھر سلام پہنچتا اور نماز سے فارغ ہوتی ہمیشہ آپؐ طرح نماز پڑھتے رہی یہاں تک کہ فریہ ہو گیا اور وقت آنا
 رکعت میں سو دم کم کر دیں اور یہ بات رکعتیں پھر سو کر اور دو بیٹھ کر پڑھنی دقت تک اس طرح پڑھتے رہی۔ دوسری روایت میں ہے
 فیصل الغشاء ثم یا وی الہی ثم یدکر الاربع رکعات و ساق الحدیث قال فید فیصل غشا فی رکعات یسوی سہینا
 والقراءة والركوع ولا یجلس فی شیبہ منہ من الا فی النامدة فانه کان یجلس ثم یتقوم ولا یسلم فیصلہ
 رکعت یوتر بها ثم یسلم تسلیما ین فی فی بعضا صوفی تحت یوقظانہ ساق معناه ثم یرحمہ عشاکی نماز پڑھتے پھر اپنی
 کہہ دینے پر آئی اس روایت میں چار رکعت پڑھ کر بعد عشا کر ذکر نہیں ہے بلکہ پڑھ کر آپؐ رکعتیں پڑھتے برابر کرتے اور میں قرات کو
 رکوع اور سجدہ اور نہ بیٹھتے مگر انہوں نے رکعت کو بعد پھر پھر ہوتے نہیں سلام پہنچا پھر ایک رکعت پڑھ کر اذکار طاق کی پھر ایک سلام
 پہنچتے بلند آواز سے کہ پھر کجا دیر پڑھتے انشتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصل من اللیل ثلاث عشرة رکعت یوتر
 بشعبی كما قال یصل رکعتین وهو جالس و رکعتی الفجر بین الاذان والا قامة ثم یرحمہ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں
 اللہ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے نو رکعتیں وتر کے یا کچھ ایسا ہی کہا اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور دو رکعتیں سنت فجر کی اذان
 اقامت کے درمیان میں عشر عائشہؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بتسع رکعات ثم او تر بسبع رکعات رکعت
 رکعتین وهو جالس بعد الوتر یقرأ فیہما فاذا اراد ان یرکع قام ف رکعی ثم سجد ثم یرحمہ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں پڑھتے تھے پھر سات پڑھ لگے اور دو رکعتیں بیٹھ کر وتر کے بعد پڑھتے تھے اور میں
 قرات کرتی بیٹھ کر جب رکوع کا ارادہ ہوتا کہ پھر جاتی پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتی صحیح سعد بن هشام قال قدمت
 المدینة فدخلت عائشہؓ فقال احبب بی عن صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کان یصل بالناس صلوة الغشاء ثم یا وی الہی فانشد فیہما فاذا کان جنوا لللیل قام الى حاجته والی طویس فادعی
 ثم دخل المسجد فصلی ثمان رکعات یخیل الی انہ یسوی بینہ من فی القراءۃ والركوع والسجود ثم یوتر بسبع رکعات
 ثم یصل رکعتین وهو جالس ثم یضع حنبلہ فیہما کجا بلال فاخذہ بالصلوة ثم یقعی ویرما شکت اغنی او لا یحتی
 یشذذہ بالصلوة فكانت ثلاث صلوات یسعی استرحم فذکر من لم یصل ما شاء ما للہ وساق الحدیث ثم یرحمہ
 سعد بن شام سے روایت ہے میں نے نبیؐ آیا حضرت عائشہؓ کی اور کہا مجھ سے بیان کرو رسول اللہؐ کی نماز کا حال انہوں نے کھا
 رسول اللہؐ عشا کی نماز کو نو رکعت پڑھا پھر پڑھنے پر آئی اور سو وتر رات کی پچ میں اور پھر حاجت کو جاتی اور اپنی بیگم وضو کرتی پھر

مسجد میں انکار نہ کتین چوتھو سب کتین برابر سو تین قرات اور کرا اور جو دین پر ایک رکعت وتر کی پہلی پھر دو کتین سب تکبیریں پھر
 پہلی کبھی بلال انکار کو نماز کیوڑ کر پیشیا کرتی بعد ازیں سو تیر یا پہلے سو تیر پھر بلال سو تیر کرتی یہی آپ کی نماز سی بیات تک کہ کرا
 زیادہ ہو گیا آپ فرم فرم پھر بیان کیا آپ کو گشت بڑہ جانی کا حال **عن ابن عباس** انہ قد عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فراء استیقظ فتسوك وقرضاً وهو يقول ان في خلق السموات والارض حكمة ختم السورة ثم قام فصلي كعتين
 احوال فيهما القيام والركوع والسجود ثم انصرف فنام حتى نفخ ثم فعل ذلك ثلاث مرات فبكت كل فداك
 يستاك ثم يتوضا ويقرأ هؤلاء الايات ثم اوتى قال عثمان بنلاث ركعات فأتاه المؤذن فخرج الى الصلاة
 وقال ابن عباس ثم اوتى فأتاه بلال فاذا نه بالصلوة حين طلع الفجر فصلي ركعتي الفجر ثم خرج الى الصلوة ثم
 اتفقوا وهو يقول - اللهم اجعل في قلبي نورا واجعل لسانی نوراً واجعل في سمعي نوراً واجعل في بصري نوراً و
 اجعل خلفي نوراً واما في نوراً واجعل من فوقی نوراً ومن تحتي نوراً اللهم واعظم لي نورا **ترجمہ ابن عباس**
 روایت ہے وہ سونی رسول اللہ کی تو دیکھا آپ جاگی اور سوک کی اور وضو کیا اور یہی آپ نے ان فی خلق السموات والارض
 اختلاف البیل والنہار لایات لاوی الالباب الایہ سورۃ کی اخیر تک پھر کھڑی ہوئی اور دو کتین پڑھیں ان میں قیام رکوع اور
 سجدہ کو طویل دیا پھر ان کر سہی بیات تک کہ خڑی لینو گی پھر یہی تین بار کیا چھ کتین پڑھیں ہر بار سوک کر تو اور وضو
 کرتی تھے اور انہی آیتوں کو پڑھتے تھے پھر وڑ پڑ عثمان کی روایت میں ہر تین کتین وتر کی پڑھیں پھر مؤذن بلال کو آیا آپ
 نماز کیوڑ نکلے ابن عباس کے روایت میں ہر آپ فی وتر پڑا پھر بلال ائے اور نماز کیوڑ اٹھارے اطلاع کی جب صبح صبح کی تھی
 فجر کی دو کتین پڑھیں پھر نماز کو نکلے اور آپ فرماتی تھو - **اللہم اجعل فی قلبی نوراً** **عن الفضل بن عباس** قال بیت لیلۃ
 عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نظر لک فی سبیل فقام فتوضا وصلي کعتین فیہ مثل رکوعہ ویرکوعہ مثل سجودہ
 ثم نام ثم استيقظ فتوضا واستنشد قرأ خمس آیات من آل عمران ان في خلق السموات والارض اختلاف
 الليل والنهار فلم يزل يفعل هذا حتى صلي عشر ركعات ثم قام فصلي سجدة واحدة فاقترعها وناذى الناس فقام
 فقام رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما سكت المؤذن فصلي سجدتين خفيفتين ثم جلس حتى صلي الصبح
ترجمہ ابن عباس سو روایت ہے میں ایک شب کہ رسول اللہ کی آپس رہا تھا کہ دیکھوں آپ کیونکر نماز پڑھتے ہیں آپ اٹھو اور وضو
 اور دو کتین پڑھیں قیام رکوع کے برابر تھا اور رکوع سجدہ کے برابر تھا پھر آپ سوئی پھر جاگی اور وضو کیا اور سوک کی پھر پڑھیں
 سورۃ آل عمران پڑھیں ان فی خلق السموات والارض سو تیر تک پھر یہی کرتے ہوئے بیات تک کہ دو کتین پڑھیں اور ان میں پھر کھڑی ہوئی
 ایک رکعت وتر کی پڑھی اور وقت مؤذن نے اذان دی آپ کھڑی ہوئی جب مؤذن آواک فارغ ہوا اور دو کتین پڑھیں پھر بڑہ کر سہی پڑھی
 صبح کی نماز پڑھی **عن ابن عباس** قال بیت عند خالتي ميمون فحجاء رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما امس فقام
 الغدا قالوا نعم فاضطجع حتى اذا مضى من الليل انشاء الله قام فتوضا ثم صلي سبعا وخمسا اوتى نزل رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الا في

هذه الليلة قال فقال انزل جل اذا صلى الامام حتى يصرف حسبه قيام الليلة قال فلما كانت الرابعة ليقيم
 فلما كانت الثالثة جميع اهله ونساءه الناس فقام بنا حتى خشينا ان يفتق القلاقم قال السحري
 ثم ليقيم بنا بقية الشمس ثم حمزة ابو زرقة روایت ہر سہم فی روزی کہ رسول اللہ کو ساتھ میں ان میں آپ کی شب کو کھڑے ہوئے
 ہوئے یہاں تک کہ سات اتریں وہ گئیں تیسویں رات کو چوبیسویں رات کو آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چوبیسویں پچیسویں رات کو
 انہیں کھڑے ہوئے پھر چوبیسویں پچیسویں رات کو کھڑے ہوئے اسی رات تک ہم فی کہا یا رسول اللہ کاش آپ اور زیادہ کھڑے ہوئے
 اس رات میں آپ نے فرمایا جب اُوی فی انام کے ساتھ نماز پڑھ کر فرحت پائی تو اس کو ساری رات کھڑے ہوئے کا ثواب ملے گا ہر جب پرینا
 رات خیرات تیسویں رات ہوئی تو آپ نہیں کھڑے ہوئے جب تیسویں ایا تیسویں رات ہوئی تو آپ نے سب لوگوں کو کھڑے اور بی بیوں کو
 اور اور لوگوں کو جمایا اور آپ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ خوف ہوا کہ فلاح جانی کا رادی نے پوچھا فلاح کیا ہے ابو زرقة نے کہا سحر کا کہنا پھر
 آپ جاؤ رات تک کھڑے نہیں ہوئے اگر مہینہ تیس کا لیا جاوے تو سات اتریں چوبیسویں رات میں اور جو تیس کا لیا جاوے تو تیسویں
 سو سات اتریں پچیسویں۔ مگر یقین ہے کہ نو تیس سے شمار کیا ہو ہو سکتی کہ تیس اتریں ہوا حاضر وہ نہیں ہیں پس اس حساب سے تیسویں پچیسویں
 اور تیسویں رات میں آپ فی قیام کیا اور پھر تیسویں رات میں اور تیسویں رات میں غالب ہے کہ شب قدر ہی انھیں اتریں میں ہو سکتی حالت
 انہیں صلی اللہ علیہ وسلم کا راز داخل العرش الحی اللیل وشد اللین ما وایقظ اہلہ ثم حمزة روایت ہر سہم
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل کا اخیر دعا آتا تو رات کو جاگے اور تہ سب مضبوط باندھتی اور اپنے کھڑے والوں کو جگاتی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز اناس فی مضار یصلون فی ناحية المسجد فقال ما هؤلاء فتیل هؤلاء ناس من معہم
 قرآن ابن کعب یصلون وہم یصلون بصلوۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصباہوا نعم ما صنعوا ثم حمزة ابو زرقة
 روایت ہر سہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں رمضان کی راتوں میں کچھ لوگ مسجد کو ایک کو نہ میں نماز پڑھ رہے تھے آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں
 ان کو کچھ عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جن کو قرآن یاد نہیں ہے تو وہ ابی بن کعب کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں آپ فی فرمایا ان لوگوں کو ان کی کام
 کیا اور چاہا کیا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث قوی نہیں ہے اسکی اسناد میں سلم بن خالد ضعیف ہے باب فی ليلة القدر شب
 کی بیان ہے جسکو شان میں اسد بل حلالہ فرمائی لیلۃ القدر خیر من الف شہر۔ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے بہتر اور ایک شب
 میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے جن میں شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں کی تر اس سال چوبیسویں رات میں عمناس حال قلت
 لابی زکریا عن ابن عمر لیلۃ القدر یا ابا المنذر ان صاحبنا سئل عنہا فقال من یقیم الحول یصلی ما قال اللہ
 ایا عبد الرحمن واللہ لقد علم انہا فی رمضان راد مسد لکن کرہ ان یتکوا واحب ان یتکوا ثم اتفقوا واللہ انہا
 فی رمضان لیلۃ سبع وعشرین لا یستثنی قلت یا ابا المنذر انی علمت ذلک قال ہا لایۃ التی احبنا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قلت لروما لایۃ قال تصبح الشمس صبیحة تلک اللیلۃ مثل الطسرت للیلین یصباحا حتی تنفق ثم حمزة
 زہری روایت ہر سہم فی ابن کعب کہنا ہوا وچھوہ شب قدر کو نہ ہمارے صاحب رعبہ بن سعید سے سوال ہوا شب کا

نور تین باقی رہیں انکو کیسوں شب کو اور چھ راتیں باقی رہیں یعنی تیسویں شب کو اور جب پانچ راتیں باقی رہیں
پچیسویں شب کی **باب** میں قال لیلۃ الاحد وعشرون کیسوں شب قدر کو **عمر ابو سعید الخدری** قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثتک فی العشر الاوسط من رمضان فاعتکف ما احببہ اذا كانت لیلۃ الاحد وعشرون **وہی**

یخرج فیہا من اعز کما قد قال من کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاوسط وقد رأیت ہذا اللیلۃ ثم انسیہا
وقد رأیت ابنیہ صبیحہا فی فضاء وطین فالتمسوها فی العشر الاوسط والنسوی فی کل وتر قال ابو سعید
الطیثری التماس ثلاث اللیلۃ وکان السجود علی عرش ففی کف المیزان فقال ابو سعید فابصر عینای رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم وخرجتہ وانفذ انزل الاء والطین صبیحہ لحدیث عشرين ثم رحمہ **ابو سعید خدری** می روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہی میں عکاف کرتی ایک سال اپنے عکاف کیا جب دس رات ہوئی جو عکاف سے باہر آئی
کی رات ہی پھر فرمایا جن لوگوں نے میرے ساتھ عکاف کیا ہے وہ اخیر دس میں ہی۔ عکاف کرین اور میں نے شب قدر کو دیکھ لیا

یعنی جان لیا پھر میں بے پروا کیا اور میں نے دیکھا ان پور تیس شب قدر کی صبح کو کچھ چین اور پانی میں سجدہ کرتی ہوئی تو تم کو
دشمن ہو خیر دس میں بر طاق رات میں ابو سعید نے کہا پورا دس رات رینہ کیسوں رات کو پانی برسا اور سجدہ کی چھت ورت
کی شاخوں کی تھی وہ بھی ابو سعید نے کہا میں نے انھوں سے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور کچھ

نشان تھا کیسوں رات کی صبح کو **عمر ابو سعید الخدری** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوها فی العشر الاوسط
من رمضان والتسوا فی التاسعة والسابعة والخامسة قال قلت یا ابا سعید انکم تعلم بالاعد من اقل الجبل
قلنا ما التاسعة والسابعة والخامسة قال اذا مضت لحدیث عشرين فالتمسوها فی التاسعة واذا مضت ثلاث

عشرون فالتمسوا فی السابعة واذا مضت خمس وعشرون فالتمسوا فی الخامسة ثم رحمہ **ابو سعید خدری** می
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو دس دس رمضان کو اخیر دس میں اور دس دس سو نویں اور ساتویں اور پانچویں
رات میں انصرہ لی کہا میں نے ابو سعید خدری سے کہا تم شارب جانتے ہو انہوں نے کہا ہاں میں نے ان ساتویں اور پانچویں سے کیا کر

اے انہوں نے کہا جب کیسوں رات گزر جاوی تو اس کے بعد کے رات تو میں ہر **باب** جب مہینہ کے اخیر کو گزرتا اور جب تیسویں شب
گزر جاوی تو اس کے بعد کی رات ساتویں اور جب پچیسویں رات گزر جاوی تو اس کے بعد کی رات پانچویں ہے۔ پر بدو اتین طاق ہنر
ایمن حال کہ اوپر کی حدیث میں گزرا کہ دس دس دس دس طاق راتوں میں شاید اس سے بارہو طاق کہا ہو کہ اخیر کے حساب سے یہ

راتیں بھی طاق میں **باب** من زوی انہی الی تسبیع عشرۃ ترمزین رات شب قدر کو **ابو سعید خدری** قال قال لنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوا لیلۃ تسبیع عشرۃ من رمضان لیلۃ الاحد وعشرون ولیلۃ ثلاث وعشرون ثم سمکت
ثم رحمہ **ابن سعد** روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو ترمزین رات میں شان کو دس دس اور کیسوں رات کو دس دس رات کو

پھر آپ جیسے **باب** من زوی فی السبعۃ وکثر شب قدر کا اخیر کی رات راتوں میں ہوا **عمر ابو سعید الخدری** قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم شہرہ الیلۃ القدی فی السبعۃ واخذ ترجمہ عبداللہ بن عمر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زلیا تو شہر
شب قدر کو آخر کی سات راتوں میں **باب** من قال سبع عشرون ستمایوں رات کاشتہ رہو نا سحر معطلہ بنے
سفیان بن عیینہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الیلۃ سبع عشرون ترجمہ سفیان بن عیینہ روایت ہر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم فی زلیا شب قدر ستمایوں رات ہر **باب** من قال ہو فی کل رمضان سار رمضان میں شب قدر نا سحر
عبداللہ بن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اسمع زلیلۃ القدی فقال ہو فی کل رمضان ترجمہ عبداللہ
بن عمر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوال ہوا شب قدر کا اپنے زلیا یا بارہوی رمضان میں ہر **باب** اگر چہ شب قدر میں بہت اختلاف ہے
مگر صحیح یہ ہے کہ وہ رمضان میں ہر پچیسویں روز کہ رمضان کے اخیر میں ہر پچیسویں روز یا طاق راتوں میں ہر پچیسویں روز کہ یہ
رات ہر دانہ عظم **باب** فی حکم یقرء القرآن قرآنیت کم کو کم کنز و نون میں ختم کرو **باب** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقرء القرآن فی شہر قال فی احد فوفہ قال اقرء فی عشرين قال فی احد فوفہ قال اقرء فی خمسین
قال فی احد فوفہ قال اقرء فی عشرين قال فی احد فوفہ قال فی سبع ولا تنید علی ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمر روایت
روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زلیا دن ہر قرآن کو ایک مہینے میں ختم کیا کہ انہوں نے کہا مجھ سے زیادہ طاقت ہر زلیا اپنے میں نے
ختم کیا کہ انہوں نے کہا مجھ سے زیادہ طاقت ہر آپ نے زلیا اپنے روز میں ختم کیا کہ انہوں نے کہا مجھ سے زیادہ طاقت ہر
آپ نے زلیا تین دن میں ختم کیا کہ اس سے زیادہ طاقت ہر عین سات دن کو کم میں ختم کر اسی طرح اب کلام اللہ کی سات روزہ قرآن کو
میں اگر ایک منزل روزہ یا کری تو سات دن میں ختم ہوتا ہے مگر غیر تین چوبیسویں روزہ **باب** عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من مکمل شہر ثلاثۃ ايام و اقرء القرآن فی شہر فنافستہ فی ناقصتہ فقال اتم دیوما و افرق
قال عطاء و اختلفنا عن ابي فقال بعضنا سبعة ايام و قال بعضنا خمسة ترجمہ عبداللہ بن عمر روایت ہر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زلیا ہر چھویں روز کہ اگر ارزاں ہینا بھر میں ایسا ختم کیا کہ پچیسویں روز آپ کے ختمات ہوا دن میں **باب**
میں ختم کی مدت کم کرنا چاہتا تھا اور روز زیادہ کھنا چاہتا تھا آپ ختم کی مدت بڑھانا چاہتا تھا اور روزی کم کرنا چاہتا تھا ایک
بشخص میں فنا قصہ فی فنا قصہ نما و مجھ سے ہر عین اب میرا کلام توڑی تھو اور میں اب کلام براہ کر رہا تھا **باب** آپ زلیا
آجھا ایک دن روزہ نہ کہا کہ اور ایک دن انظار کیا کہ - عطانی کہا میرا **باب** لوگوں نے اختلاف کیا روایت میں ہر بیرون سے
کلام اللہ ختم کر سکی مدت سات دن بعضوں نے پانچ دن کچھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ فی کما اقرء القرآن
قال فی شہر قال فی اقل من ثلاث ترجمہ عبداللہ بن عمر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کما اقرء القرآن
قال فی شہر قال فی اقل من ثلاث ترجمہ عبداللہ بن عمر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کما اقرء القرآن
قال فی شہر قال فی اقل من ثلاث ترجمہ عبداللہ بن عمر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کما اقرء القرآن

اس سے زیادہ طاقت ہر آپ نے زلیا

پہنیں بجاو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات دن میں ختم کرنا بہتر ہو اگر زیادہ طاقت ہو اور چار یا تین دن میں ختم کرنا
مکرر ترین ہے کم میں ختم کرنا مکرر دہرے اس حدیث سے بشیہ و پرنی کی گاہت ثابت ہوئی جبکہ بعض سائنس دانے اختیار کیا ہے

عبداللہ بن عمرؓ فرماتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ القرآن فمشی قال ارجی ثمرة قال اقرأہ فی ذلک
 ثم جری عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا قرآن پڑھا کر ایک پہنیے میں اٹھو کھا مجھ میں طاعت ہو آپؐ فرمایا میں
 دن میں پڑھا کر باب خزل یعدان قرآن کی پادری اور حصہ کرنا ف یعنی ہر روز پڑھ کر دو حصہ ایک حصہ مقرر کرو دنیا۔ اگر
 لوگوں کے تیس پادری کرو چوبیس اور ہر پادری کو چار حصہ۔ باوجود اس کہ ہر شخص کو اختیار ہے کہ اپنی طاقت اور فراہم شدہ کے
 متواضع اور اس کو حصہ مقرر کر لے تو کہ وہ زمین سے اپنی ہر چیز و مال و العباد قال سالنہ فمہربن میں ہر مہربم فقال فی کفہ ثلث

القرآن فقالت ما اخرجني فقال له نافع لا تقل ما احزن به فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قرأت خيرا فحمدت
القرآن ثم رحمت ابن عباس وروایت ہے جو بے پوچھا نافع بن جبر نے تم کو کئی دنوں میں قرآن مجسم کہتے ہو میں نے کہا میں اس کی حور
نہیں کرتا نافع نے کہا ایسا مت کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک بار قرآن کا پڑھا تھا اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ
وقت میں جس طرحی ابابار کے مرنے پر تھی مگر مراد آپ کے باری ہی ایک حصہ ہے۔ حدیث جو ابوباری اپنی شان خود کو نہ کیا ثابت ہوا چنانچہ

اوس بن حذيفة قال قد مضى على رسول الله صلى الله عليه وسلم في وفد ثقيف واقتربت الاحلام على الغيرة
 بن شعبة وانزل رسول الله صلى الله عليه وسلم بنى مالك في قبة له قال مسند وكان في الوفد الذين قبلوا من رسول
 الله صلى الله عليه وسلم من ثقيف قال كان ليلته يايتنا بعد الغشا ويجئنا قال ابو سعيد قائما على حليته حتى ياتي بين رجلين

طول القيام واكثر ما يحزننا ما لقين قوه من قرش ثم يقول لاسوا كنما مستضعفين مستذلين قال
صلى الله عليه وسلم فلما خرجنا الى المدينة كانت سجال الحرب بيننا وبينهم نزال عليهم ويد الموم علينا فلما كانت ليلة
ابطأ عن الوقت الذي كان ياتينا فيه فقلنا القدا بطأت عنا الليلة قال انه طرأ علي من بين القران فكر
اجبت حتى لقيه قال او رسال الي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف نحن بعد القران قالوا نزلت و

پانچ و شش و احد عشر و ثلث عشر و من المقتصل حدہ ترجمہ اس نے حنفیہ کی روایت پر ہم آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ غنیمت کو لگوں میں جن کو لوگ سے قرار ہوا تھا وہ تو تینہ سو بن شعبہ کے پاس اور تیرا اور بنی لک کو اپنے ایک قبیلہ میں اور تاراپہ ہر رات کو ہمارے پاس لگاتے اور کھڑے کھڑے مین کیا کرتی بعد شاکے یہاں تک کہ بڑی کھڑی مہنی کے سچے ایک پاؤ پر ہر روز پھر کھڑے پاؤ پر اکثر دن حالات کو میان کرتی جو اپنی قوم قریش کے ساتھ ہوتی پھر زانی ہم اور وہ برابر ہنسی بلکہ ہم کم زور اور ناتوان شکر کی مین جب نیے مین آ رہا ہر دن کرنا ہی شروع ہوتی کچھ ہم دن پر فالب ہوتی کبھی دہیم پر غالب ہوتی ایک بات آپ کا معمولی وقت پر شریف نہائی دور کے (جب کچھ) تو ہم نے پوچھا آپ نے ہم دیر کی فرمایا میرا ایک بار کلام سہرا کا چوتھ گیا (یہ بولیں نہیں چڑھتا) میں نے بے اس کو پوچھا کیسی ہوئی نا برا جانا اس نے کہا میں نے آپ کے صحابہ کو پوچھا تم قرآن کو کھڑے کر کے

کہ جب بھی ہزاروں کے نزدیک گیا وہ سجدہ کر میں۔ رسول میں اور میں اونگی نزدیک کہ کسی سجدہ نہیں کر اور ضامن کر کے
چودہ میں میں میں اون کر نزدیک سجدہ نہیں کر اور ابو حنیفہ کے نزدیک بھی چودہ میں گروہ چھ میں اون کر نزدیک ایک سجدہ
ہر سجدہ پیشا کر نہ بدلتیوں گے۔ اختلاف کہ اس میں کہ سجدہ تلاوت واجب ہر یا سنت ابو حنیفہ کہ نزدیک واجب ہے
ابو داؤد اہل حدیث کی نزدیک سنت ہے۔ اور یہی اختلاف ہے اس میں کہ سجدہ تلاوت کر لے وضو شرط ہو یا نہیں ائمہ بعد از ائمہ
علماء کی نزدیک شرط ہے اور ابن تیمیہ کی نزدیک شرط نہیں ہے۔ کہا ابو داؤد فی ابو الدرداء ہی روایت ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ساتھ
میں ہے گیا وہ سجدہ کیے کلام اللہ میں (روایت کیا اسکا میں اجاب ہے) مگر اسناد اسکی ضعیف ہے **ع** عقبہ بن جابر قال

قلت لیسوا للہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سجدۃ الحجۃ سجدتان قال نعم فصل فی سجدۃ یسجدہا فلا یقرأ بعدہا **ح** حمزہ بن عقیبہ جابر
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کیا سوچ میں دو سجدہ میں اپنے فرمایا مان جو وہ دونو سجدہ کر لے اس سورت کو پڑھ کر پڑھ کر
ترندی نے کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے **باب** من لم یسجد فی الفصل من فصل میر سجدہ تلاوت نہ ہو گیا یا

حسن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسجد فی فیہ من الفصل من فصل من اللہ ینتہ ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا جبکہ مدینہ میں آئے یہ حدیث ائمہ مالک کے دلیل ہے مگر اسکی اسناد میں
ابو قتادہ اور در طروق دونو ضعیف ہیں کہا نووی نے حدیث ضعیف ہے اور معاصرین اسکی حدیث ابو ہریرہ کی جو صحیح ہے اور

انکی آتی ہے حالانکہ ابو ہریرہ کا اسلام ساتویں سال ہجری میں ہوا **حسن** زید بن ثابت قال قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم النجم فلم یسجد فیہا **ح** حمزہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی اپنے اس میں سجدہ
کیا ابو ذر کہ زید نام قحی انہوں نے سجدہ کیا اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ کیا معاصرین اسکی حدیث ابن عباس
کی جو صحیح ہے کہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا و النجم میں **باب** من آتی فی سجدۃ یا سجدۃ کر گیا بیان **حسن**

عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسما انت شقت و اقرأ اسماء انت شقت اور قرأ سجدہ کر گیا بیان **حسن** ابن عباس قال
النجوم کفاح حصی اور تاب فوضع الوجہ و قال کیفی هذا قال عبد اللہ تلقد رایت بعدک لک فکذا فقرأ
ترجمہ عبد اللہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی پھر سجدہ کیا اور کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہر ایک
شخص نے تہنیتی تہنیتی واٹھی میں یہ کہتے کہ انہالی اور کہا یہ کفایت کرنا ہے مجھ کو (سجدہ کر) عبد اللہ کہ میں نے اسکو کہا قتل ہوا

کفر کی حالت میں **باب** السجود فی اذا السماء انشقت و اقرأ اسماء انت شقت اور قرأ سجدہ کر گیا بیان **حسن** ابن عباس قال

یسجدنا معی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اقرأ اسماء انت شقت و اقرأ باسم ربک الذی خلقکم **ح** حمزہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی پھر سجدہ کیا اور کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہر ایک

کیا رسول اللہ کے ساتھ و اسماء انت شقت میں و اقرأ باسم ربک الذی خلقکم میں **حسن** ابن عباس قال صلیت مع ابی ہریرۃ العتہ
ہذا اذا السماء انشقت فیسجد فقلت ما هذا السجۃ قال سجدۃ الخلق قال فقلت مع ابی ہریرۃ العتہ

حتی القاء **ح** حمزہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی پھر سجدہ کیا اور کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہر ایک

ربیع دوسرا

بسم الله الرحمن الرحیم

باب فی نقص الوتر و رد و بارہ تہ پڑھنا چاہی صحیح قیسن طوق قال زارنا لہ من علی فی یوم رمضان و اسے
عندنا و افطسہم قام بناتالک الیلۃ و اوتس بنا شد انحدرا المصجد کہ فصلی باصحابہ حتی اذ بقی الوتر قدم
عنہ لا فقال لا وتر باصحابک فاسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا وترانی لیلۃ ترحمہم قین کلتر
روایت ہے طلح بن علی رضی اللہ عنہ ایک دن رمضان میں ہماری پاس آئے اور شام تک ہی اور روزہ انکار کیا پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھا
اور دو تہ پڑھا اور اسکی اپنی مسجد میں گئے اور اپنے لوگوں کے نماز پڑھائی جب وتر پڑھ کر تو ایک اور شخص کو آگے کر دیا اور کہا تو
وتر پڑھا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شام آپ فرمائی تو ایک رات میں دو وتر نہیں پڑھ سکتے چاہی
الغنی فی الصلوۃ نادرین عاقبت پڑھ کر کہا ان صحیح ایمنیہ قال اللہ لا قرینہ کہ صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ السلام قال کان ابوہریرۃ یقنت فی الرکعتہ الآخرۃ من صلاۃ الظهر صلاۃ العشاء الآخرۃ و صلاۃ الصبح
فی دعوی المؤمنین ویلعن الکافرین ترحمہ ابوہریرۃ روایت ہے ابوہریرۃ نے کہا قسم خدا کے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر
لاوی نے کیا ابوہریرۃ قنوت پڑھتی آخر رکعت میں طہر کے اور عشاء کے اور فجر کے دعا کرتے تھے مسلمانوں کی طرح اور عنت کرتے
تحرکافون پر صحیح الدبر ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یقنت فی صلوۃ الصبح ناد ابن معاذ و صلوۃ المغرب
ترحمہ ابوہریرۃ روایت ہے رسول اللہ قنوت پڑھتی فجر کے نماز میں اور ایک روایت میں ہے مغرب کے نماز میں صحیح ابی ہریرۃ
قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ العشاء شکرہ یقول فی قنوتہ - اللہم نیلہ الولید بن الولید - اللہم
نیلہ بنہ شام - اللہم نیلہ المستضعفین من المؤمنین - اللہم اشدد وطأتک عامض - اللہم اجعلہ اعلیہ
سنتن کسے یوسف قال ابوہریرۃ و احسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلت یرم قال یوم علم فزکرت
ذلک لہ فقال ما نالہم قدرہم موثر ترحمہ ابوہریرۃ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی عشاء
نماز میں ایک ہند تک آپ فرماتے تھے قنوت میں یا اللہ نجات دو ولید بن ولید کو یا اللہ نجات دو سلیم بن شام کو یہ لوگ
تھے کفار کے ہاتھ میں یا اللہ نجات دو ضعیف مسلمانوں کو - یا اللہ سخت کر غذا ابنا منہ پر - یا اللہ نہر خط ڈال دے
یوسف کو زانی میں نہر خط ہوا تھا - ابوہریرۃ نے کہا ایک روز اپنے صبح کی لیکن دن لوگوں کے لیے دعا نہ کی میں نے
آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو کیا دیکھتا ہے وہ لوگ (ولید اور سلیم) انکو (دین میں) کفار کے ہاتھ میں نجات پاموش

انہما قال قتیل بن شیبہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما متابعا فی الظہر والعصر والمغرب والعشاء وصالا
 فی ہر یک صلاۃ اذا قال سبحان اللہ لحمدہ من الکتۃ الاخرۃ یدعو علی الصیاد من بنی سلیم علی ما علی فکوات
 وعصیۃ وثیام من خلفہ ترجمہ عبد بن عباس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پہنی تک قنوت پڑھی ظہر اور
 عصر اور مغرب اور عشاء میں اور فجر میں ہر نماز میں جیسا فرماتے ہیں ہم مقتدرین حمد کہتے ہیں بدعا کرتے تھے چنانچہ قبلوں پر بنی
 سلیم میں سورغل اور ذکوان اور عصبیہ اور مقتدر امین کہتے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس مسئلہ میں حدیث ہے صلی اللہ علیہ وسلم
 سنا فی صلاۃ الصبح فقال نعم فقیل البقل الکرکع اوبعد الکرکع قال بعد الکرکع قال بعد الکرکع قال بعد الکرکع بیس ترجمہ
 بن عباس سے روایت ہر اون رسول ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قنوت پڑھی ہر صبح کی نماز میں انہوں نے کہا ہاں پھر سوال ہوا قبل رکوع
 کی پڑھی ہر یا جید کو کہے انھوں نے کہا یا جید کو کہے ۔ مسند کی روایت میں ہر تہوڑی مدت تک حضرت محمد بن سیرین سے
 منقول ہے مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ العشاء قبل الفجر اسلما من الکتۃ الثانیۃ قام ہنیۃ ترجمہ عبد بن عباس سے
 روایت ہر جبکہ بیان کیا اور اس شخص نے جس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ صبح کے جب آپ نے سو نہایا تو ہر
 رکعت پڑھ کر تہوڑی دیر تک کہتے رہے (قنوت پڑھ کر اس وقت اکثر علماء کے نزدیک قنوت پڑھنا فرض میں نہ جاسے
 اور شاہی کے نزدیک نماز فجر میں ہر دوسری رکعت کے بعد رکوع کے پڑھنا چاہیے اور جو وقت کوئی وقت باجائز مسلمانوں پر ہے
 تو سب کے نزدیک پڑھنا چاہیے **باب فضل التطوع فی البیت** گھر میں نش پڑھنے کی فضیلت حضرت زید بن ثابتؓ انہ
 قال اجتمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد حجۃ فلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من المسجد فی صلاۃ
 قال اقبلوا معی صلاۃ یعنی چلاؤ کاٹو ایاتونہ کل لیلۃ حتی اذا کان لیلۃ من اللیلۃ لم یخرج الیہم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فستنصوا اور فواصوا انہم وحسبوا بایۃ قال فخرج الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مغضبا فقال ایہا الناس من الیکم منیہم حتی ظننت ان ستکت علیکم فلیکم بالصلوۃ فی وجہ تکرہ
 خاص فی صلوۃ اللہ فی بیتہ الا الصلاۃ الکتوبۃ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو سلم نے مسجد بن حجر بن ابیات کو باہر گرا دیا میں نماز پڑھنا کرتے لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کے اور ہم رات کو
 آپ پاس آئے گئے ایکرات آپ باہر نکلی اور لوگوں نے کہنا کہنا شروع کیا اور پکارنا اور دوا کرنا آپ کے کنکڑی راس خیاں
 کرتا یہ آپ سرگرم ہیں تو نماز کیلئے ہوشیار ہوں پھر آپ باہر نکلے غصہ میں اور فرمایا ای لوگو تم کیا ہی کیو جانی ہو یہاں تک کہ
 مجھ کو ہوا تم پر فرض ہو جانی کا تم کو چاہیے گھروں میں نماز پڑھنا کہو کیونکہ گھر میں سب نماز میں پڑھنا بہتر ہے سو تم کے رکوع
 مسجد میں جماعت سے پڑھنا افضل ہے ۔ **عن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبلوا فی صلاۃ تکرم صلاۃکم
 ولا تتخذوا محاقبہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھنا کہو اور ذکوان
 مت بناؤ ف جیسے فردن میں اسد کا ذکر نہیں ہوتا یا قبرستان میں نماز نہیں پڑھو اس طرح گھر و مکہ میں بناؤ **عن عبد اللہ**

فی حبسہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الاعمال افضل قال طول القيام حیث فای الصدقة افضل
 قال جهاد للقتل فی الذی افضل قال من حرم ما حرم اللہ علیہ قیل فای الجهاد افضل قال من جاهد
 اللہ ین مالہ و نفسہ قال فای القتل اشرف قال من اھرب یومئذ و عقر جواد کا ترجمہ عبد السمیع بن الحسن
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوال ہوا عبد بن مین کو سنا عمل افضل ہے آپ فی فرمایا دیر تک کہ ہر شہنا نماز میں پھر
 سوال ہوا کو سنا افضل ہے آپ فی فرمایا جو کم مال والا سخت کر کے قصہ دیوی ۔ پھر سوال ہوا کوئی سی ہجرت افضل ہے فرمایا
 جو چہ زوی حراؤ کم یہ ہر سوال ہوا کو سنا جہاد افضل ہے فرمایا جو جہاد و مشرکوں کو سنا تہہ ہوا پڑ مال اور جان پھر سوال ہوا کو سنا
 افضل ہے فرمایا جو خون بہا یا جاکو اور اسکے گھوڑے کے ماتہ پاؤں کا زجاوین (خدا کے راہ میں) یا **دائستہ** کے قیام
 اللیل شب بیداری کی فضیلت کا بیان **عزاد** سے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ اللہ سجالا اقام
 من اللیل و ایقظ امرآتہ فصلت فانیت **نفعی** فی وجہہ اللہ رحمہ اللہ امرآتہ قاصت من اللیل فصلت
 ایقظت زوجہا فان اے **نفعی** وجہہ اللہ **ترجمہ ابو ہریرہ** روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو کسی
 اللہ تعالیٰ اوس شخص پر جو رات کو اٹھو اور نماز پڑھی پھر اپنے چورت کو جگا دی وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ نہ اٹھو تو اس کو منہ پر پانی چھڑک
 دی رحم کرے اسد اوس عورت پر جو رات کو اٹھی اور نماز پڑھے اور اپنے خادم کو جگا دی اگر وہ نہ اٹھو تو اس کو منہ پر پانی چھڑک
 دیو **عزاد** سے بیان ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استقیظ من اللیل ایقظ امرآتہ
 فصلت کتبتین جملہ کتبت من اللہ اکرامت **ترجمہ عبد السمیع بن الحسن** روایت ہے رسول اللہ
 فی فرمایا جو شخص رات کو جاگے اور اپنے عورت کو جگا دی پھر وہ نہ اٹھو تو اس کو منہ پر پانی چھڑک
 پھر وہ نہ اٹھو تو اس کو منہ پر پانی چھڑک **نواظ** اللہ ان قرآن پڑھنے کا ثواب **عزاد**
عنما النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اخیر کہ من تلا القرآن وعملہ **ترجمہ حضرت عثمان** روایت ہے رسول اللہ
 فی فرمایا بہتر تم میں وہ شخص ہے جو قرآن شریف پکھڑا کر سکے **عزاد** سے **عزاد** سے **عزاد** سے
 قال ان قرآن القرآن و عملہ ما فیہ البس اللہ تاجا یوم القیامۃ فتوح احسن ضوء الشمس فی بیوتہا دنیا
 لو کانت فیکم ما ظنکم بالک عمل بعد **ترجمہ سیاف بن جہنی** روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا جو شخص
 فی قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو اس کو ان باپ کو دو تاج پہنا کر جائز قیامت کر روز غلبی شود و سوز کی چاک سے بھر دیا وہ بھوکے اگر سوچ
 تہا کہ اگر وہ زمین ہوتا (یعنی اب تو چھٹی آسمان پر تہ ہے) اوسکی چاک کا یہ حال ہو کہ آہن بین لہ فی گردن تاج و کعب
 اتی ہو گے جس طرح کی چاک جب تہا رہی اس جاوے پھر جب اس کو ان باپ کا یہ درجہ ہوا تو خیال کر خود اس شخص جس
 قرآن پڑھ کر کیا کیا تہہ کا **عزاد** سے **عزاد** سے **عزاد** سے **عزاد** سے **عزاد** سے **عزاد** سے **عزاد** سے **عزاد** سے **عزاد** سے
 اللک اللہ البسۃ واللہ یقرہ وھو شہد علیہ فلا اجسان **ترجمہ حضرت عائشہ** روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اور جو طرح ہمارے کلماتہ (شیرت) سے یاد ہو سکے یا خوب یاد ہو کر زبان پر آجائے اور فرشتے آسمان
 وہ تو بڑی عزت والی فرشتوں اور پیروں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص اس کو انکے کلمات کو محنت اور پڑھتا ہے اور اس کو دوا و نوبت ہوگا
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اجتمع قوم فحببت منیوت اللہ تعالیٰ تاوان کے نماز اللہ ویتلوا سورۃ
 یونس الا زلت علیہم السکتۃ وغثیقہم الرحمتہ وحقہم الملائکۃ و ذکرہم اللہ فیموت عندہ ثم یمسح بھم
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ ایک گھر میں اللہ کے گھر میں سے (ایک کسی مسجد میں) اجہم ہو کر قرآن
 شریف کو پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھاتی ہیں تو ان پر سکینہ اترے گی (سکینہ سے مراد اللہ کی رحمت ہے) یا کوئی فرشتہ
 یا صفائی قلب اور راحت اور اطمینان (مراؤں) اور رحمت اور نیکو دہا لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھر لے کر رہیں اور ان میں سے ہر ایک کو
 ذکر کرتا ہے ان لوگوں میں جو اس کو پاس ہو رہیں (ملا کر مقررین) حق تعالیٰ نے ان کو اجر عظیم عطا فرمایا اور ان کو اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم وحق تعالیٰ نے صفۃ فقال الیک حبیب اللہ یثقل البطحان او اعقیق فی اذن ناقصین کو ماورین
 نہ ہوا ویزین برائے نام باللہ شرف و جل لا قطع رحم قالوا کما یا رسول اللہ قال لا ینفد احکام کل قوم الا
 قیت علم الیقین من کتاب اللہ غرض جو احید لہ من ناقصین وان ثلاث بقالات مثل اعدادھن من الیک من حق
 عامر بنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اور ہم سب کے سایبان میں بیٹھتے آپ فرماتے ہیں جو کون بچ جائے تو
 کہ بچان یا عقیق تک جادی (بطحان اور عقیق دو دوا دی ہیں مینی کو لیس) پھر دوا و نوبت بڑی کو ان والی ہوئی تاویز شریف
 یا قطع رحم کر لیا کہ مال نہ مارے نہ رشتہ داروں سے رشتہ توڑی اور اس دوا و نوبت عہدہ سنت بجاوین (ہم نے لکھا
 یا رسول اللہ ہم میں تو ہر ایک یہ بات چاہتا ہے آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص کو ہر روز سجدہ کرے اور دوا و نوبت
 شریف کے سیکے تو وہ دوا و نوبت بہترین اور میں آتین میں اوندھ سے بہترین اور دوا و نوبت سہ فاعل کتاب سورہ فاتحہ
 کی فضیلت کا بیان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ رب العالمین ام القرآن و ام الکتاب
 و السبح الثانی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ فاتحہ قرآن کی جبرہ اور کتاب کے پھر اور سجدہ کی
 ہر وقت بخواند میں سات آیتیں یہ کہ رستم کہ پڑھی جاتی ہیں ہر نماز میں پس میں اللہ جل جلالہ کی حمد اور ثنا سورہ سات
 آیتیں ہم اسمیت میں یا سہم اللہ کو اور اس صورت میں صراط الذین انعمت علیہم حتی آیت ہوگی حق تعالیٰ تعالیٰ علیہم السلام
 ساترین آیت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرہ و هو یصلی فذاعا قال فضلیت ثم النبی
 قال فقال احببتک ان تعین فی قال کنت فی اللہ عزوجل یا یھا الذین امنوا استجیبوا للہ والرسول
 اذا دعاکم لاجبیکم ولا علیکم سقۃ من القرآن و فی القرآن شاخا لد قبل ان یخرج من المسجد دار
 قالت یلنا فی اللہ قال الحمد للہ رب العالمین السبح الثانی الذی انعمت اللہ فی القرآن العظیم ترجمہ
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نماز پڑھو جو ہے آپ نے فرمایا وہ نماز پڑھو کہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تو انی مجھ کو جواب کیوں نہیں دیا انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا اس جملہ کی کیا چیز نہیں فرمایا اگر ایمان الوجود ہے اور اس کے رسول کو جب اس کا رسول تھیں مادی اس کام کو یا طرح میں تجاری زندگی ہو (یعنی آخرت کی لذت) اس حدیث معلوم ہو کہ نماز میں رسول اللہ کا جواب دینا فرض ہے اور ان کو جواب دینا ہی نماز میں جائز نہیں جاتے بعض کو نزدیک نماز جانی ہوتی ہے کہ نماز کا توڑا ایسے وقت میں ضروری ہے میں یہ کہو ایک بری سورت قرآن کی سہاؤ کا مسجد کو نکلنے کی پیشتر میں نے کہا کہ جب آپ مسجد کو نکلے گئے) یا رسول اللہ آپ نے کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہو جو شیعیان کی ہر جگہ کوئی ہے قرآن عظیم ہے (یعنی جو اس جملہ جلالہ نے دوسری مقام پر فرمایا) ولقد اتینا السب بعاصم اللہ اپنے والقرآن العظیم ہر جگہ کو شیعیان کی اور قرآن عظیم دیا ہر اداس کو سورہ فاتحہ ہو۔ یہ سورت قرآن شریف کے تمام مضامین کا خلاصہ ہو تو حدیث شریف اور حمد و ثنا اور رحمت کے اور قصص اور مواظبات اور صفات اس رب شعل ہے باب من قال الحمد للہ طول و

کافی سورتین میں سے ہونا حسن ابن عباس قال اوقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبھا من اللہ فی الطول وافی موسیٰ ستا فلما قالوا لا لواء فرمشتنتان وبقین ابوعمر حمید ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا آیتیں شانے جو بہت نبی ہیں (یعنی ان کے معانی نبی ہیں اگرچہ الفاظ مختصر ہیں) عین اور موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہ آیتیں میں جب انہوں نے غفر میں آنکھ تھامیں (جن پر توراہ بھی ہوئی ہے) زمین پر وادیں تو وہ آیتیں اور حدیثیں اور چارہ گزین باب ما جاء فی آیتہ الکرسی فی فضیلتہ کا بیان ہے جو ابن عباس سے حدیث ہے قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ابالندیر ای آیت معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال بالندیر ای آیت معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ لا الہ الا اللہ الحی القيوم قال فضرب فی صدری وقال لی عزک ابالندیر العلم ثم حمید بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ای ابالندیر کہ نہایت پرانی بن کہتے کی (کوئی آیت کتاب اللہ میں بڑی ہی۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا ای ابو اللمس در کون سورت اللہ کی کتاب میں بڑی ہو میں نے کہا اللہ لا الہ الا اللہ الحی القيوم آپ نے میری سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا مبارک ہو علم چھو لو ای ابالندیر آیت الکرسی کے بڑی ہو مراد یہ ہے کہ اس میں الفاظ زیادہ ہیں نسبت اور آیتوں کے یا اس کے معانی زیادہ بڑی ہیں یا اس کا درجہ بڑی ہو کہ اس میں اس جملہ جلالہ کے عظمت اور جلال اور صفات کا بیان ہو چکا ہے سورت

القصص سورہ خلاص کے فضیلت کا بیان ہے جو ابن عباس سے حدیث ہے ان جملہ اسمیں جلالہ ای قدر اقل دعوا اللہ لحدیثا فلما اصبح جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذكر ذلک له وكان النبی تعالیٰ فقال انما اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی فی نفسه بیدہ انما التعداد ثلاث القرآن ثم حمید بن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سنا ایک شخص کو قتل ہوا بعد بار بار پڑھتی ہوئی جب صبح ہوئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپس آیا اور آپ سے بیان کیا اور وہ کہہ رہا تھا تھا اس سورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے جسے قہر میں سیریاں ہو وہ برابر پڑھتا ہی قرآن کے پانچے آیتیں

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کے بیان میں حضرت عقبہ بن عامر قال کنت اھو برب الناس
 صلی اللہ علیہ وسلم ناقضہ فی السفر فقال یا عقبہ الا اعلک خیر سوتین قرئتا فاعلم ان قل اعوذ برب
 الفلق وقل اعوذ برب الناس قال فربی سرت بها جذا فلما نزل لصلاة الصبح صلی اللہ علیہ وسلم
 للناس فلما فرغ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الصلاة التفت الی فقال یا عقبہ کیف تری ثم حمیہ ثم بن
 عامر سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ کو سفر میں پہنچاتا تھا آپ مجھے فرمایا اے عقبہ کیا میں
 تجھ کو دو بہتر سورتیں نہ سکھاؤں پہر آپ نے مجھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سکھایا اور آپ نے مجھے بھت خوش
 موئے نہ پایا ران سورتوں (کے پکھنے سے) جب آپ صبح کو اوتری تو صبح کی نماز پڑھائی لوگوں کو اویسی دو سورتیں پڑھیں
 پڑھیں جب نماز فارغ ہوئی میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عقبہ تم نے کیا سمجھا اس پر تو کھوف یعنی یہ سورتیں پڑھی
 کام کی پڑھتے تھایت فائدہ کی ہیں وہ تم سے اور دفع بلیات کی لہو انکا پڑھنا مجرب ہے حضرت عقبہ بن عامر قال لینا
 انا اسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الجحفة والابواء اذ غشيتنا ريح وظلمت اشیاء فجلد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یبعثنا باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ویقول یا عقبہ تعوذ بمعصا فاعوذ بمعصا
 بمثلھما قالوا سمعنا یتوہنا بها فی الصلاة ثم حمیہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ دیمان میں جحفة اور ابواء کی (دو مقاموں کے نام ہیں) دفعہ تاریکی نے جھک دیا اور اندھی
 چلتی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے لگے اور فرمائی تھو اے عقبہ پناہ مانگا کر ان سورتوں کے
 ساتھ کسی پناہ مانگنی (اے) ایسی پناہ مانگی عقبہ نے کہا میں نے سنا آپ ان سورتوں کو نماز میں پڑھ کر اسی تھو است میں پناہ
 کیف یستحب التقلیل فی القرآن قال یان تریل کہیں کلام اللہ کو صحت صحت اہستہ اہستہ پڑھنا کہ جسے صحیح
 میں آسن اور اذقہ کو چھوٹا کر اور تاکہ عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقال المصاحف الکفرات
 اقل اور اذقہ وریل کیا کنت تریل فی الدنیا فان منک عند اخرایہ تقرؤھا ثم حمیہ عبد اللہ بن عمر روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن الی سے (یعنی حافظ قرآن سے یا ناظرہ خوان سے) کہا جاویگا پڑھتا جاوے پڑھتا جاوے
 جنت کی میزبان کلام اللہ کی آیتوں (کے برابر ہیں) اور شھر کو عمدے کے پڑے جیسے دنیا میں پڑھتا تھا تیرا مقام اس مقام پر ہے
 جس آیت پر تو تم کو لگا قرأت کو (یعنی ایک آیت پر) یعنی ایک آیت پڑھ کر ایک درجہ پار ہوگا پھر دوسری آیت پڑھ کر
 درجہ سی طرح جہانک آئیں پڑھتا جاوے لگا دو درجہ بلند ہو تا جاوے لگا جب تم جاوے گا دین اور کا مقام سی جوشخص آخر قرآن
 لکھ پڑھ جاوے گا اور کا درجہ سی زیادہ بلند ہوگا (حدیث) فاداة قال سالت انس ع رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان
 عبد اللہ ثم حمیہ فادو سے روایت ہے کہ میں نے انس سے پوچھا رسول اللہ کی قرأت کا حال تھو نے لکھا اے عقبہ مدح اور
 اور کرتی تھے (حدیث) فاداة انہ سال ام سلمة عن رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصالہ فقال فقال

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 ان اللہ عزوجل یامرک ان تقرأ امتک علی حرف قال اسأل اللہ معافاته ومغفرته ازمتی لا تطیعوا ذلک
 ثم اءوانیتہ فذلک هوخذ احتج بلیغ سبعة احرف قال ان اللہ یامرک ان تقرأ امتک علی سبعة احرف قایما
 حروف قرؤا علیہ فقد اصابوا امر محمد بن ابی بن کعب روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کے پاس تھپتھی
 میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائی اور کہا اللہ جل جلالہ تم کو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو کلام اللہ الحرف پر پڑھا
 آپ نے فرمایا میں خدا کی قسم اگر وہ کسی شخص اور مغفرت چاہتا ہوں میری امت میں اتنی طاقت نہیں پہر دوسری بار آئی اور ایسا
 ہی کیا یہاں تک کہ سات حرفوں تک پہنچے اور کہا اللہ جل جلالہ حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو کلام اللہ سات حرفوں پر سکھاؤ
 جس حرف پر وہ پڑے صحیح ہوگا باب الدعاء دعا کا بیان عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال الدعاء هي العبادة قال ليكم ادعوا في استجابة لكم ترجمہ نعمان بن اشیر سے روایت ہے سولہ صبر و استقامت
علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت ہے تمہارا پروردگار فرمانا ہے دعا کرد مجھ سے میں قبول کرونگا **ف** ترمذی کی روایت ہے کہ
دعا مغفرت عبادت کا بھڑ حال جب دعا عبادت ہوئی تو غیر خدا سے دعا کرنا شرک ہو گا صحیح عبادت غیر خدا کی شرک ہے **ع**
ابن السعد قال سمعت ابي وانا نقول اللهم اني اسألك المحبة ونعمها وارحمتها

من النار وسلاسلها واغلالها وكذا ان فقال يا بني اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
سيكون قوم يعتدون في الدعاء فاياك ان تكون منهم انك اذا عطيت الحبة اعطيتها وما فيها
من الخير وان عدت من النار اعدت منها وما فيها من الشر ثم رحمه ابن سعد سري رايته سري رايه ابى سعيد
بن قاصص في سنين كبر ما تها دعا من باليد من تجبه سري جنت چا تها بن اور او سلم نعمتين اور لذتين اسو اور اسی اور
پناه مانغا بنون من تجبه سے بہنم سے اور او سکڑ ذخیر دن اور طوقون سہ اور او سکے الی الی اور اسی بلاؤں تو نہ اونوں کو کہا اگر

عالمہ رسول فیقول قد عوت قلم مستجبی ترجمہ ابوہریرہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے
 ہر ایک آدمی کی دعا جب تک قبول ہوتی ہے کہ وہ جلدی نہ کرے اور یہ کہنے لگے میں نے دعا کی اور قبول نہیں ہوئے
 دعائیں اس طرح مستجابی کرنا ایسی بے ادبے ہے کہ اگر کافر و مشرک ہی ہر آدمی کو خدا کی کارخانے کا پسند کیا معلوم ہے کہ جو جلدی
 کرتا ہے خدا ہی خوب جانتا ہے کہ جلد دعا قبول نہ ہو نہیں کیا حکمت ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمان کو دعا تف
 نہیں ہوتی یا دنیا میں قبول ہو جاتی ہے یا آخرت میں اور کابلہ طیکہ آدمی بھت سے خوش نہیں کہتا ہے حالانکہ اس کا حق میں دنیا
 پر اس کا بہتر نہیں ہوتا تو ان کا بدلہ آخرت میں بڑا جو کریم اور عظیم ہو وہ اپنے دروازے سے غلام کو مکرور و مکرر لکھا حق

عبداللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تستروا الخجک من نظر فی کتاب الخیہ بغیہ یہ
 فانما یظفر بالکسر سلو اللہ ببطون الکفہ ولا تسالوہ بظہور ہا فاذا فرغتم فاصبروا ایما وجہکم
 ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیواروں پر غلات مت ڈالو کہ کیونکہ پیچھے رہیں اور متھیں
 کی عادت ہے دیوار پر کھڑی یا چھینٹ یا ٹھکانا بات سے منہ نہایت ہر جس حدیث سے اس کی ممانعت ثابت ہوئی ہے
 جس شخص نے اپنے بھائی کے نام کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھا گویا وہ جہنم دیکھ رہا ہے یا ان کا کہ طرف دیکھ رہا ہے
 اس کی نگاہ ضعیف ہو جاوے گی یا آخرت میں جہنم میں جاوے گا وفاق دعا کرو اللہ تمہیں بیان اور اوٹھا کر نہ متھیلیوں کی
 پشت اوپر کر کے جب عاصی فارغ ہو تو اپنے ہاتھ منہ پر پیرد۔ کہا ابو داؤد نے حدیث محمد بن کعبہ کی یہ یقین ہے کہ روٹی
 مگر سطح ضعیف ہیں اور یہ طریق جو میں نے ذکر کیا سب میں بہتر ہے پھر بھی ضعیف ہے جس طرح مالک بن انس اور اسکونی

ثم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سالت اللہ فاسالوہ ببطون الکفہ ولا تسالوہ بظہور
 ترجمہ مالک بن انس کوئی نثر روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دعا مانگو تو کہتے تو متھیلیاں اوپر کر کے
 مانگو اور متھیلیوں کی پشت اوپر کر کے نہ مانگو۔ کہا ابو داؤد نے کہا سلیمان بن عبد الحمید مالک بن اسیر کو صحبت ہے رسول اللہ

صلو کے ہمارے نزدیک ان میں نہ مالک مالک بن انس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعویٰ کہذا اباطن کفہ
 و ظاہر صما ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ دعا مانگو متھیلیاں
 اوپر کر کے اگر کثر اور متھیلیوں کی پشت اوپر کر کے (استقامین) مستقامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ان من یسئلی عن عبدہ اذا رقی فیہ الیہ ان یردہا صفر ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ
 نے فرمایا تمہارا پروردگار شرم والا کرم والا ہے وہ شرم کرتا ہے جب اس کا بندہ اس کی طرف دونوں ہاتھ اوٹھاؤ غالی پیر و تیری
 سے دونوں ہاتھ غالی پیر و تیری سے دعا قبول کرے یہ بلکہ ضرور قبول کرتا ہے یا دنیا میں یا آخرت میں جسے ابن عباس

قال قال ان تر فی بیدک خذ منک مہ او خذھا ولا تستغفرا لک تسبیا صبیح احدہ والایہ مال ان
 تمہا بیدایہ صبیح ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ اس نے کہا سوال مجھ کو دو ہاتھوں کو منہ نہیں تک لٹاؤ

ف یغزو نو ملکہ لآلہ الاسہو الرحمن الرحیم لآلہ الاموال فی القیوم یا ہر ایک جد اجد احاکم فی روایت کیا ابو اسامہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اہم اعظم تین سو تو تون میں ہر بقعہ اور اک عمران اور طہ میں قاسم بن عبد الرحمن نے کہا میں نے غزو کیا ان تینوں سو تو تون میں تو معلوم ہوا وہ اہل القیوم ہر جزری نے کہا میری نزدیک اہم عظم اسد لآلہ الاموال فی القیوم ہے
ع حائشہ قالت سرقت ملحفتہ لہا فجعلت تدعو علی من سرقہا فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہا تسبیح عنہ قال ابوداؤد لا تسبیحی کا تخفیف عنہ ثم رحمہ حضرت عائشہ کا ایک لحاف چوری کیا وہ بد دعا کر فرمادیں جو پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر اس کو گناہ میں **ف** یعنی اگر تو زیادہ بد دعا کر سوگی تو اس کا گناہ اور فدا بہ آخرت میں ہکا ہو جاوے گا اسو اسو کہ دنیا میں تو نے نہ روئی بڑا کھدیا **ع** عم قال استاذنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللہ فاذن لوقال لا تنسایا اخین دعائک فقال کلمۃ ما یسئلہ انی بھا الدنیا قال شعبۃ خدمت عاصی بعدا
ل مدینۃ فحدثنی قال الشرحنایا اخی فی دعائک ثم رحمہ حضرت عمرؓ روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی عمر میں جانے کے اپنے اجازت دی اور فرمایا میری چھپو کہ بت پہنچا جو اپنی دعا میں کہہ کر اس کا کھدیا ہے مجھ کو اتنی خوشی ہوئی کہ اگر ساری دنیا مجھے توتنی خوشی نہ ہوتے **ف** وہ بھی کہتا ہوا حضرت مؓ فی اون سے پہلے فرمایا دعا میں جو کہ نہ ہوسکتا۔ حضرت عمرؓ کو اس سو بڑی خوشی ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں شریک ہونا چاہتا ہو تو حاضر ضرور قبول ہو گے یا اور کوئی کہتے تھے۔ شعبہ نے کہا پہر میں خاصہ سے ملا بہ کو مدینہ میں انہوں نے حدیث مجھ سے بیان کی اور کہا او میری بھائی مجھ کو اپنی دعائیں شریک کر دے **ع** سعد بن ابی وقاص قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا اذہو با صبیح فقال الحداد و اشار بالسبابة ثم رحمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میری مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے او گلیوں سے اشارہ کرنا تھا دعا میں اپنے فرمایا ایک او گلی سے ایک او گلی سے اور اشارہ کیا کلمہ کی او گلی سے **باب** التسمیۃ بالحق کنگریوں کو تسمیہ کا شمار کرنا **ف** یہ تسمیہ جو سنائی میں مروج ہے زیتون یا صندل یا حقیق یا بڑیاں یا کھربا۔ یا خاک شفا وغیرہ کے جسمیں دے ہوتی ہیں اور ایک امام ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور سلف صالحین میں اس کا رواج تھا صرف او گلیوں یا کنگریوں پر شمار کر لیتے تھے اکثر شہداء پر پڑتے تھے۔ بعضوں نے اس واسطے کہ نہ کہہ سکیں ہر بعضوں نے جاری کر کہا ہے کیونکہ وہ مذکر ہے ذکر اکی کے بشمول کرنا کی نیت نہ ہو ورنہ حرام ہے **ع** سعد بن ابی وقاص
ا نہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امراة وینزل یدھا فوی او حصی تسمی بہ فقال الخیرک بما ہو
ا یسر حلیک من هذا و افضل فقال سبحان اللہ عد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عد ما خلق فی الارض
و سبحان اللہ عد ما خلق من ذلک وسبحان اللہ عد ما هو خالق واللہ اکبر مثل ذلک واللہ مثل
ذ لک ولا اللہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک ثم رحمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
ر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عورت پاس (صفیہ) یا جویریہ اور ان کے سامنے گنبدیان کھڑی تھیں یا کنگریاں وہ سچ

وحدہ لا شریک لدہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قذیر غفرت لہ ذنوبہ ولو کانت مثل النجر
ترجمہ الہدیہ روایت ہے ابو ذر نے کہا یا رسول اللہ جو لوگ والدہ کی بیٹی کو اپنا بیٹا سمجھ کر
میں اور ذرہ کہتے ہیں جیسا کہ روزہ کہتے ہیں پھر جو حاجت سے زیادہ اون کے پاس ملے ہو اس کو صرف کرتے ہیں
دوسرے میں ہمارے پاس مال نہیں جس کو ہم خیرات کریں رسول اللہ نے فرمایا ایسا باغ میں تھیں جو چھلے ایسے تھیں جو
تو اگر لوگوں کے برابر جوادی اور تیرے برابر کوئی نہ ہو سکا مگر جو دیسا ہی مل کر ابو ذر نے کہا کیون نہیں یا رسول اللہ
اپنے فرمایا جو اللہ کے برابر نہ ہو سکتا یا پھر اللہ کے برابر تھیں یا پھر اللہ کے برابر تھیں یا پھر اللہ کے برابر تھیں
اللہ وحدہ لا شریک لدہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قذیر پر بخیر جوادی کے گناہ اس کو گدے پر یا کے پس کے برابر

باب ما يقول الرجل إذا سلم ثم سجد سلام بيكره کیا وعائز به **عشر** المصيبة بشعبة كنتيتا وتيد الى المصيبة
بشعبة اي شي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا سلم من الصلوة فاملاها المصيبة عليه كنتيتا
المعنا وتيد قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل
شي قدير اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجند منك الجند سر محمد **عشر** المصيبة
معنا وتيد سے کہا رسول اللہ ﷺ نماز کو سلام نہیں کر کیا کہتے تھے معینہ نے جواب میں کہا آپ فرمائی تھو لا اله الا اللہ وحده ایتیرک
میں کوئی معبود سچا نہیں سوا خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے کی سلطنت ہو اور اسی کو تتر لیتے تھے وہ تتر
پر توتا ہی یا خدا جو تو دیوی اوس کو کوئی روک نہیں سکتا اور جو توندیوی اوس کو کوئی نہ نہیں سکتا اور تیرے عذاب سے تو جو کھر کو اوس کی تو جو تتر
بچا نہیں کہتے **عشر** الزبير قال سمعت عبد الله بن الزبير عن النضر بن السهم يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم

اذا انصرف من الصلوة يقول لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله مخلصنا له الدين واوكله الكافرون اهل النعمة والفضل والتناء الحسن لا اله الا الله مخلصنا له الدين واوكله الكافرون ثم رحمه الربير سے روایت ہے عبد اللہ بن ابی بکر کہتے تھے رسول اللہ جب نماز سے فارغ ہوئے فرمائی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کوئی معبود وچاہی نہیں ہے خدا کے وہ کیا ہوا دوسرا کوئی شریک نہیں اس کی سلطنت ہے

میرزا دشتن کے محبوبہ نقصان پہونچانے میں اور تائید کر میری اور ست تائید کر مجھ پر اور اُن کر میری فائدہ کے لیے تو میرے نقصان کے لیے اور ہدایت کر مجھ کو اور انسان کر دی ہدایت کو میری نزدیک اور غلبہ کر مجھ کو اور شخص پر جو مجھ سے لڑتا ہو خدا بنا دی تو مجھ کو تیرا شک کر نہ لاتی راؤ کر کر نہ لاتی تھیں دُرنے والا تیری تابعداری بجالانے والا تیری ہی طرف گزرتا ہوں یاد دل لگانے والا قبول کر تو بد میری اور دہن وال میرا گناہ اور قبول کر دو جا میری اور مضبوط کر و سیل میری اور راہ و کھلا بچی میرے دل کو اور مضبوط کر میری زبان کو اور نکال ڈال میرے دل سے کینہ کو۔ جو سکر روایت میں تفسیر لکھی ہے الی ہے

عن عائشہ رضی اللہ عنہا علیہ وسلم کان اذا سلم قال اللهم انت السلام ومنك السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے اے اللہ انت سلام تمہارا سلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام یعنی اے خدا تجھ کو کبھی سلامتی ہے یعنی ہر عیب سے سالم اور فنا ہو پاک ہے اور تیری طرف سے اور وہ کو سلامتی ہوتے ہے تو بڑی برکت والا ہر اے جلال اور بزرگ والے صحیح روایت اتنی ہی صحیح اور صحیح و مشہور ہے کہ بعد از سلام کے والیکم السلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا و تعالیٰ یا ذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے

امیر مہم شہر منقول نہیں ہے عن ثوبان مولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان البیہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کان اذا اراد ان یصوت من صلواته استغفر ثلاث مرات ثم قال اللهم فان کر معنی الحیث عاکشتہ ثم حمید
 ثوبان روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو کر اٹھنا چاہتے تھے تو بار بار استغفار کرتے تھے یعنی استغفر اللہ کہتے تھے بار
 یا استغفر اللہ الذی لا الہ الا الہی القیوم و اتوب الیہ یا اللہ اغفر لی اہر بھی فرماتے اللهم انت السلام غیر تک باب ہے
 الاستغفار کا استغفار اور توبہ کرنا یکساں ہے و استغفار کے معنی بخشش بخانا پروردگار سے ہی گناہوں کے عفو و بخشش

[illegible]

لا عن النبي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ليغان حلقه واني استغفر الله في كل يوم مائة مرة
 رحمه بن عمر بن مكي روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میری دعا غفلت کا پرہیز آجائے کہ جس کی سبب دنیا میں مشغول رہنے کے
 ہائی پڑے اور عورتوں کی صحبت کرنی نہیں اور میں استغفار کیا کرتا ہوں یہ زبردگار سے ہر دن میں سو بار یا عرض فرمایا
 کہ اتنا اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد مائتہ مرتبۃ راجع فی لی وعلی انک انت التواب
 رحمہ بن عمر بن مکی روایت ہو ہم شمار کرتی تھی ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رب اغفر لی دعا

[illegible]

فی سفر فلما دعوا من المدينة کبر الناس ورفعوا اصواتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وآله يا ايها الناس انكم لا تدعون
 احکم ولا غائباً ان الذي تدعون من دينكم ودين اعتناقكم فكم قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا ايها
 الاداء على كل من من كنوز الجنة فقلت فما قول لاحول ولا قوة الا بالله ثم جهر عثمان بندي عري
 هو ابو موسى اشعري نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں جب نیو کے نزدیک پہنچی تو لوگوں نے بلند آواز سے
 تجھ پر کھڑے ہوئے رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو تم نہیں پکارتے ہو مجھ کو نہ اس شخص کو جو غائب ہے بلکہ وہ شخص خوب سنتا ہی
 نزدیک اور دور جب مجھ پر بابرستا ہی ہر جگہ اور جہیز پر حاضر ہی مطلع ہو کوی چیز تے برابر آسمانوں یا زمینوں میں اس کے گواہ
 یا علم کو غائبین ہی پھر چلانے کی کیا ضرورت ہو۔ اس حدیث سے ذکر سری کے فضیلت جبری سے زیادہ معلوم ہوتی ہے
 بلکہ جس کو پکارتے ہو وہ تھا کہ اور تمھارے گردون گردون کے رنج میں ہے یعنی علم اور سم کے راہ سے اس سے بھرنا
 قریب ہو جتنا فاصلہ تم سے اور اونٹ کی گردون سے ہو بلکہ تمہاری خود گردون کے رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اگرچہ ذات مقدس اس کو
 عرش پر ہوتے پھر فرمایا اپنے ہی ابو موسیٰ کیا میں جملہ دنیاؤں ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں ہو میں نے کہا وہ کیا ہے
 اپنے فرمایا لاحول ولا قوة الا بالله محمد بن ابی موسیٰ اشعری انھم کا فوامع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ تصعدون
 وغیرہ جملہ جل کما صلا الشیخ تادعی الہ الا اللہ واللہ اکبر فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم لا
 تتادون احکم ولا غائباً ثم جهر ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہو صحابہ ساتھ ہی رسول اللہ کے اور ایک گہائی میں چڑھ کر پھر
 ایک شخص تہا جب گہائی پر چڑھ جاتا تو پکار کر لالہ الا اللہ اللہ اکبر کہتا رسول اللہ نے فرمایا تم نہیں پکارتے ہو میری اور اللہ
 دوسری روایت میں بتا زیادہ ہو یا ایہ الناس ارجو انی انفسکم اے لوگو اسانی کرو پڑو اور محمد بن ابی سعید الخدری سے
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال رضیت یا للہ ربنا ویا للہ اسلام دنیا وبعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 سواسو کا وجبت الجنة ثم جهر ابو سعید خدری سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ نے جو شخص کہی رہی ہو میں اللہ کے کہنے
 سے اور اسلام کے دین ہوئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہوئے وہ جب جاوے گی اس کو لی جنت محمد بن ابی ہریرہ سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی واحدة صلی اللہ علیہ عشر اثم جهر ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ
 نے فرمایا جو شخص میری اور ایک بار دو ہجرت کا سبیل جلالہ او سپردس بار رحمت اور تار گیا اس حدیث سے ذکر وراثت کی بڑی
 فضیلت معلوم ہوتی ہے محمد بن ابی اسحاق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ايامکم یوم الجمعة فانکم
 علی من الصلوة حمیہ فان صلوتکم معرضة علی قال فقالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلاتنا حلیک و
 قد امنت قال یقولون بلیت قال زاللہ حرم علی الارض لیساد الا نبیاء ثم جهر ابو بن سے روایت
 فرمایا رسول اللہ نے تمہاری سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے اس دن مجھ پر درود زیادہ بھیجا کر دیکھو کہ درود تمہاری اور مجھ پر
 کیجائی ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جب آپ قبر میں گل جاویں گے (یعنی آپ کی وفات ہو جاوے گی اور ہڈیاں خاک میں گھاڑ دیں گی) تو پھر

درود کی پڑھنا آپ پر پیش کیجا ہوگی آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے حرام کر دیا زمین پر پیڑوں کے برکنے پھینک دینے کے گناہ تو
 نہیں گوشتی بدت گز جاوے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ پر قریش میں زندہ مین اور بدن مبارک آپ کا بالکل صحیح سالم ہو کر
 یہ زندگی دنیا کی زندگی سے بہت فرق کہتے تھے جسکو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا **باب النہی عن دعاء لسان حالہ**
 وما کہ بد دعا کرنے کے مانتے **ع** حابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوا علی
 انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی خدکم ولا تدعوا علی اموالکم ولا تدعوا علی من لا تدعوا علیہ من اللہ ساعۃ
 ینزل فیہا عذابا فیسجد لکم ثم یرحمکم **ترجمہ** عابر بن عبد اللہ روایت ہے فرمایا رسول اللہ فی منہ بد دعا کرو اپنا پروردگار اور
 پروردگار ہون پر نہ پڑنا اور ان پر کہیں آپ نہ ہو وہ گڑھی ایسی ہو جس میں دعا قبول ہوتی ہو **ف** تو تمہاری بدعا
 بھی قبول ہو جاوے پھر پھر تجھ پر پانی سے کیا فائدہ ہوگا **باب الصلوۃ علی غیبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم** رواؤ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہہ رو رو رو پھر دعا درست ہے یا نہیں **ع** ابن عبد اللہ ان امرأۃ قالت للنبی صلی اللہ علیہ
 وسلم صلی علی وعلی زوجی فقال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علیک وعلی زوجک **ترجمہ** ایک عورت نے
 کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو پھر پھر اور میری خاتون پر آپ نے فرمایا صلی اللہ علیک علی زوجک۔ یعنی رحمت الہی اللہ پھر آپ پر
 خاتون پر **ف** اختلاف ہے سو پیغمبر کے اور کسی پر رو پھر دعا درست ہے یا نہیں تبصرون کے نزدیک مطلقا درست ہے اور بعضوں
 کے نزدیک مطلقا درست نہیں کہ ہے اور دیکھو درست نہیں بعض تو نزدیک پیغمبروں کے ساتھ اگر مشایخ ان کہنا الحاصل علی احمد وال
 محمد و زید درست ہے علی درست نہیں۔ تبصرون کے نزدیک مطلقا درست نہیں بلکہ کہ وہ ہر شخص پر یا نہر کھا یا حرام ہو یا حلال
 اولیٰ ہو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب الدعاء فی الغیب** پیغمبر بھی اپنی بھائی مسلمان کو کہہ دعا کرنا بیان **ع** ابو الدرداء
 سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دعا الرجل لخصیۃ بظلم الغیب قال الملائکۃ امینون و ان
 جعل **ترجمہ** ابو الدرداء روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بھائی کو کسی شخص دعا کرنا کہ پیغمبر کے لیے سوچے
 پیغمبر تو فرشتوں میں ہے میں اور کہہ میں تیرے واسطے بھی ایسا ہی ہو یعنی جو دعا کرنے اپنے بھائی کیلئے سونے کی دوسری بھائی کیلئے
ع عبد اللہ بن عمر بن العاص بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اسع الدعاء لاجابۃ دعوة خالک یا نسب
ف **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت جلد قبول ہونے والی وہ دعا ہے جو خالک کے لیے کہے ہو
ف یعنی پیغمبر اپنی بھائی مسلمان کو کہی دعا کری **ع** ابی ہریرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث دعوات مستجابات
 لاشک فیہن دعوة الوالد ودعوة المظلوم ودعوة المسافر **ترجمہ** ابو ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا تین دعائیں ضرور قبول کیجاتی ہیں کچھ شک نہیں ایک دعا باپ کی کہہ دو دوسری دعا مسافر کی تیسری دعا مظلوم کے
 اگرچہ کہ فرمایا **ف** **باب** ما یقول اذا خاف قوما یحب کسی قوم کو خوف ہو تو کیا کہے **ع** حضرت عبد اللہ ان
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خاف قوما قال اللهم انما نجعلک فی حقوہم ونعوذک من شرہم

ترجمہ عبداللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف ہوتا تو فرمائی۔ اللہ انجھاکے غور میں وغیرہ کہ تم میں وہم
 اور خدا تم پر کبریاں کے سامنے کرتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے اور انکی برائیوں سے پاک الاستخارۃ استخارۃ کا بیان
 محسن جابر بن عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ کما یعلمنا السورۃ
 من القرآن یقول لنا اذا ہم احدکم بالامر فلیکرع رکعتین من غیر الفریضۃ ویقل اللہم انی استخیرک
 بعلمک واستقدرک بقدرتک اسالک من فضلك العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم
 وانت عالم الغیوب الخ فانک تعلم ان هذا الامر یسمیہ بعینہ الذی یرید۔ خیر الخ دینی
 ومعاشی ومعادی عاقبتہ امی فاقدرہ لی یرسلہ وبارک فیہ اللہ وان کنت تعلمش الخ
 مثل الاول فاصبر فمعه واصر فہ عنی واقدر الخیر حیثک ان شئ رضی بہ او قال فاعجل الخ
 والجلۃ ترجمہ جابر بن ابی ذر روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سکواستخارہ اس طرح سکھاتی تھے جیسے کوئی قرآن
 کی سورت سکھاتا ہی آپ فرماتی تھے جب تم میں سے کوئی قصد کرے کوئی کام کا (جو بڑا کام ہو) جس پر سفر میں جانا نکاح یا طلاق
 دینا مکان مول لینا (تو دو رکعتیں نفل پڑھے۔ پھر دعا مانگو۔ اللہم انی استخیرک بخیرک یعنی اللہ میں تجھ سے خیریت مانگتا
 ہوں تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھ سے قوت مانگتا ہوں تیرے قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہوں تیرے فضل سے پھر
 تو قادر ہو مجھ کو قدرت نہیں تو جانتا ہی میں نہیں جانتا تو سب سے چیز کو جانتا ہی یا اللہ اگر تو جانتا ہو یہ کام (اوس کام کا نام
 لیو کر یا پھر تو میری واسطہ دین اور دنیا اور انجام میں تو مقدر کر دی اور سکون میری واسطہ اور آسان کر دی اور سکون اور برکت دے اور میں
 یا اللہ اگر تو جانتا ہو وہ کام (بڑا ہی میری لیے دین اور دنیا اور انجام میں تو پھر میری میرا دل اوس سے اور پھر میری اور سکون میری اور مقدر
 کر میری لیے بیک جا جہان کہیں ہو پھر راضی کر دی بھگوا سپر۔ ایک روایت میں یوں ہے وہ کام بھلا ہو یا بفعل اور انجام میں
 ف جب یہ دعا پڑھ کر وہ کام کرے گا تو تعقالی ضرور اوسکی بہتر کرے گا برائی ہو جائے گی۔ بعضوں نے کہا یہ دعائیں
 تک یا سات روز تک پڑھے انجام خیر ہو گا یا خواب میں کچھ معلوم ہو جاوے گا یا دل میں کرنا نہ کرنا جم جاوے گا وہی حکم الہی سمجھو۔
 اہل سنت کے نزدیک بھی ایسی صورت استخارہ کی ثابت ہے اور منقول ہے۔ اور شیخہ کے نزدیک کئے طرح استخارہ منقول ہے۔ ایک
 ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم صل علی محمد آل محمد کھڑکھیر دعا پڑھے استخیر اللہ بس جہتہ وقلبتہ خیرۃ الخ کافہ بعد
 اوسکو بسم اللہ کھڑکھیر کہیں کو وہی طرف سے کسی جگہ پر پڑھ لے اور وہاں سے دو دو بار امام تک شمار کرے اگر ایک کرے تو وہ کام
 ہو اور سکون کرے اور جو دو نکلیں تو نہ کرے پڑھے۔ دوسری استخارہ ذات الرقاع دو پرچوں پر افضل کہے اور دو پر لا تفعل کھڑکھیر
 سو بار کرے والدیر اوسم اللہ درود و ثلثت اور بھی دعا پڑھ کر دو پرچوں میں سے اوشاوی اگر دونوں میں فعل ہو تو ضرور
 اوس کام کو کرے اور جو دونوں میں لا تفعل ہو تو نہ کرے وہ کام نہ کرے اور جو ایک میں فعل اور ایک میں لا تفعل ہو تو جاسے کرے جو
 نہ کرے۔ مگر اہل سنت کے نزدیک ان استخاروں کی کوئی سند نہیں پجاتی یا فی الاستعاذۃ کن جیسے پڑھنا

ناگنا یا ہر شخص سے خطا اقبال کا از النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ من خمس من الجن والبخل وسوء العرفۃ
الصک وعذاب القبر ترجمہ حضرت عمرؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں سے نامردی اور بخل اور بری
اور بری موت اور قبر کا مذہب ہے **فت** تیری عمر وہ عمر ہے کہ اس میں ہو کس دھواں نہ رہیں نہ عبادت ہو سکے نہ دنیا کا کام نہ
زندگی کو کچھ حاصل نہیں ہو بجز اس کہ اور لوگوں پر بار ہو۔ فتنہ نصبر کہ معنی بعضوں کی بری موت کہ کلمہ میں یعنی بغیر توبہ
مراجہ اور بعضوں کو کہا کہ کہ سینے کے قدام غرض سے بیوقوف حسد اور کینہ اور کبر وغیرہ امراض قلب میں مبتلا ہو

انسب منک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللهم انی اعوذ بک من العجز والكسل والجبن والبخل
والهرم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ الحیا والمیت ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہم انی اعوذ بک اختیار ک۔ یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری عاجزی اورستی اور
انکسلی اور پناہ مانگتا ہوں میں تیرے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کا فساد

عن انس بن مالک قال کنت اخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اسمعه کثیرا ینقول۔ اللهم انی اعوذ بک
من اللحم والحزن وضلع الذی وغلبۃ الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں خدمت کیا کرتا تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو کثرت سنا کرتا آپ فرماتے۔ اللہم انی اعوذ بک اختیار ک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے
اور غم سے اور غرض کے بوجھ سے اور ظالموں کو بلوی سے محمد عبد اللہ بن عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان

یعلمہم هذا الدعاء کما یعلمہم السوء من القرآن یقول۔ اللهم انی اعوذ بک من عذابہم واعوذ بک
من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ السیخ الدجال واعوذ بک من فتنۃ الحیا والمیت ترجمہ عبد اللہ بن عباسؓ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دعا سطر پہ لاتی تھی جیسے کوئی سورت سکھاتی تھی قرآن شریف کی آپ فرماتے تھے۔ اللہم
انی اعوذ بک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں
تیرے سیخ دجال کے تقویٰ اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فتویٰ **فت** زندگی کا فتنہ بیماری اور مال و لاو
کا نقصان یا کثرت مال کے جو خدا کا قافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اور سوقت کی شدت اور شہت یا سفاقت یا غارت
براہوتا۔ سلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اللہم انی اعوذ بک من الماثم والمغرم۔ الہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور خواہ

مخاۃ کے وائے محمد عائشہؓ از النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بہ کلام الکیلمات اللہم انی اعوذ بک من
فتنۃ النار وعذاب النار ومن شر العقی والفقہ ترجمہ حضرت عائشہؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے الہی
میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی فتنہ اور دوزخ کے عذاب سے اور ناداری اور محتاجی کی برائی سے **فت** ناداری کی برائی غفلت
اور غرور اور محتاجی کی برائی ناداروں پر حسد نہ راخیزوں کو مال و ثانی کی فتنہ کرنا اپنی قسمت پر راضی نہ ہونا **عن ابن عباسؓ**
از النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللهم انی اعوذ بک من الفقر والعلة والذلة واعوذ بک من ان اظلم

ترجمہ ابوبریرؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے اَلْکُھْمِیْنِ پناہ مانگنا ہون تیری محتاجی اور کسی اور کی اور دولت ہون
 پناہ مانگنا ہون تیری ظالم اور مظلوم ہوئے **ف** جانا چاہیو کہ بعض حدیثوں میں فقرا اور مسکین کو آپؐ کی طلب کیا ہو بعض
 میں فقر سے پناہ مانگی ہو مطلب یہ ہے جو فقر ایسا ہو کہ مال کے کمی ہو مگر دل غنی ہو اور دنیا کی طمع نہ ہو وہ مرغوب اور مطلوب ہے اور
 جو فقر ایسا ہو کہ قوت لایموت میں آجکے وہ سرور وقت ہو اور عبادت میں غل ہو یا دنیا کی طمع نہ ہو وہی اوس سے پناہ مانگی۔ کمی ہو اور
 نیکیوں کی کمی ہو نہ مال کی کمی یا مال کے اتنی کمی جو قوت لایموت اور عبادت پر ضروری کو کفایت نہ کرے **ع** ابن عمرؓ قال

کان من دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اني اعوذ بك من زوال نعمتك ومن تحويل عافيتك ومن جفاف
 نعمتك **و** جميع منقط **ث** ترجمہ ابودرداءؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ تھی اَلْکُھْمِیْنِ پناہ مانگنا ہون
 میں تیری تیری نعمت کو زوال ہو اور تیری تدبیر ہی ہو یہی طے جاتی ہے **ر** یہ بخیر شہادت ہے کہ بی بیماری اور کسی اور تیرے
 مانگنا ہی عذاب ہو اور تیری سب غصوں کو **ع** ابی ہریرہؓ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم اني اعوذ
 بك من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق **ث** ترجمہ ابوبریرہؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اَلْکُھْمِیْنِ پناہ مانگنا ہون

میں تیری خلاف اور نفاق اور بری اخلاق کو **ع** ابی ہریرہؓ قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني
 اعوذ بك من الجوع فانه ينقصني واعوذ بك من الخيانة فانها تبش البطانة **ث** ترجمہ ابوبریرہؓ روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اَلْکُھْمِیْنِ پناہ مانگنا ہون تیرے بہرے کے برے ساتھی ہے اور پناہ مانگنا ہون

میں تیرے خیانت سے وہ برے **ع** ابی ہریرہؓ يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذ بك
 من الاربعة من عملك لا ينفع من قلب لا يخشع من نفس لا تسمع من دعاء لا يسمع **ث** ترجمہ ابوبریرہؓ روایت ہے
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے اَلْکُھْمِیْنِ پناہ مانگنا ہون تیری چار چیزوں سے ایک تو اوس علم سے جو فائدہ نہ دے دے **ف**
 نہ دنیا میں نہ آخرت میں جیسی علم معجزات الہیات وغیرہ کہ علاوہ ضائع ہونے والے اوقات کو فاسد کرتا ہے اعتقاد کو مشکا
 نقشہ یا شرور سے لایموتی یا صبر و شمس یا بخیر شرع حکمت العین حراشی قدیمہ جدیدہ پھر مہاجن میں سا لھاسا لگنے والی ہیں نہ
 دنیا کا کچھ فائدہ نہ ملے مگر میں ثواب حاصل ہوتا ہے بلکہ خیر دنیا والاخرتہ کا بمصدق ہوتا ہے۔ جو علوم دنیا میں ہیں جیسی علم
 ریاضی حساب و ہندسہ و ہیأت و ہائیش اور غریب افیاد و جزیل اور مناظر اور علم طب یا علم نجوم جہاں زانی کیو اسطیٰ اور کیا پڑھنا سنا
 ہے بلکہ ضرورت کی قوت و حیب یہ فرض ہے۔ اور جو علوم دنیا اور آخرت دونوں میں نہیں جیسی علوم شریعت مثلاً علم اخلاق
 و سلوک اور فقہ اور تفسیر اور حدیث الکا حاصل کرنا بقدر ضرورت ضروری اور بقدر زیادہ ہون بہتر ہے **ع** دوسری اور
 سی جو تیری حضور میں نہ جبکہ تیرے اوس جیسی جسکو بھی سیکر نہ ہو جو تیری اوس جیسی جو نہ جادی نیز قبول نہ ہو **ع**

النبي مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم اني اعوذ بك من خلوة لا تنفع و ذكر دعاء آخر
 ترجمہ انسؓ سے بھی ایسا ہی روایت ہے اوس میں یہ ہے اَلْکُھْمِیْنِ پناہ مانگنا ہون تیری اوس نماز سے جو فائدہ نہ دے **ع** **ف**

نعمت

بن ہو فی الاشیخ فی السالت عائشہ ام المؤمنین عما کان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوہ قال کان
 یقول اللهم انی اعوذ بک من شئ ما علمت ومن شئ ما لم أعلم ثم حمیہ فرودہ بن نوفل اشجہ سے روایت ہوئی ہے چہرہ
 ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا مانگتے تھے انہوں نے کہا اب فرمائی تھی۔ اٹھو میں پناہ مانگتا ہوں تیری اور
 کام کے برائی کو جسکو میں نے کیا اور جسکو میں نے نہیں کیا ایسا نہ ہو کہ آئندہ اسکو کروں اور اسکی برائی میں گرفتار
 ہو جاؤں **سنت** کے یہ جمید قال قلت یا رسول اللہ عانہ دعا قال قل اللهم انی اعوذ بک من شئ سمعی و
 من شئ بصری ومن شئ لسانی ومن شئ قلبی ومن شئ صلیبی ثم حمیہ کل بن حمیہ روایت ہوئی ہے کہ یا رسول اللہ
 مجھے ایک دعا سکھائی آپ نے فرمایا کہ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اپنی کان کی برائی اور آنکھ کے برائی اور زبان کی برائی اور
 دل کی برائی اور سنی کی برائی **وف** سبحان اللہ عجیب مختصر اور جامع دعا ہے جو ساری گناہوں کو بچنے کے لیے کافی
 ہے۔ کان کی برائی بری باتیں سننا غیبت اور جو کچھ سننا فراموش کرنا سننا آنکھ کی برائی بری نگاہ سے غیر عورت کو دیکھنا ہنوس
 دیکھنا زبان کی برائی کفر کے کلمے نکالنا جو کچھ بولنا غیبت کرنا بہتان جوڑنا گالی دینا دل کے برائی حسد اور کبر اور بغل اور نفاق
 اور بد قول اور طعنه تمام برائیوں کو شامل ہے سنی کے برائی بھل نطق ہانا جسے حرم بریا جنی عورت یا ولولت کرنا یا کرنا **حسن**
 ابو الیسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو اللهم انی اعوذ بک من الھدم واعوز بک من اللذی والغوٹک
 من العرق والحرق والھرم واعوز بک ان یغیظنہ الشیطان عند اللھ واعوز بک ان اقصو فی سبیلک صدق
 واعوز بک ان اھولک یغامر حمیہ ابو الیسر روایت ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتا ہوں تیری مکان
 یا دیوار مجھ پر گرنے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری بلند مقام پر سے گر پڑنے سے اور پناہ مانگتا ہوں ڈوبنے اور جلنے اور بوڑھے ہو جانے سے
وف یہ نصیحت بوڑھے ہو جانے سے کہ عبادت نہ ہو سکے اور ہوش و حواس میں فتنہ آجادی اور گر کر مرنا یا جگر یا ڈوب کر مرنا اگرچہ
 شھادت ہو مگر نقصان ان میں بھی ہے کہ آدمی صیت نہیں کر سکتا بعض اوقات صبح میں کر سکتا شاید کوئی کلمہ یا بات
 نکلیجے **وف** اور پناہ مانگتا ہوں میں شیطان یا ان بگاڑنے میں کہ شش کتابہ کہ خاتمہ براموہ تو اسکو آرزو پوری
 ہو و سو و ڈالسا ہی مجھ پر کرتا ہی **ت** اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری راہ میں پیچھے نہ رہنے کی برائی سے (یعنی بھلائی میں)
 اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر ایسے جانوروں کے کاٹنے سے کہ **سور** حیدر یا بیکو غیرہ - دوسری روایت میں آتا ہے
 ہی والعمہ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے غم سے **حسن** انس ابن ابی سلمہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللهم انی اعوذ بک من
 البرص والجنون والجدام وسی اللامقام ثم حمیہ سے روایت ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتا ہوں
 تیری کورہ اور وادائی اور جدم سے اور سب بری بیماریوں سے **حسن** ابو سعید الخدری قال دخل رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ذات یوم المسجد فاذا هو جلی من الانصار یقال ابو امانہ فقال یا امانہ ما لای الذی جالسنا
 فی المسجد فی غیر وقت الصلوۃ قال هم من سنی و دیون یا رسول اللہ قال انہ اھلک کلاما اذا قلتم

اذهب الله همك فقص عنتك دينك قال قلت يا رسول الله قال قل اذا أصبحت والمسيء
 الى اعوذ بك من اللهم والخزن واخذوبك من العجز والكسل واعوذ بك من الجبن والبخل واعوذ بك من غلب
 الدين قهر الرجال قال فتعلت ذلك فاذهب الله همي وقضى عنتي ديني ثم رحمه ابو سعيد خدری سرور ایت ہی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد میں تشریف لائی ایک شخص انصار کو پیچھا کر رہا تھا کہ ابوامامہ تہا آپ نے فرمایا
 ابوامامہ کیا سبب ہے جو میں تم کو مسجد میں پیچھا رہا ہوں نماز کا وقت نہیں جسے ۔ ابوامامہ نے کہا مجھ کو فکر ہے
 کہ میرا یہ ہے اور قرضوں کی یاد رسول اللہ آپ نے فرمایا بھلا میں تم کو چپ کلمہ نہ بتاؤں اگر تم اونکو کہو تو اللہ تعالیٰ تم غلط کر رہی
 تہا راقض اور وی ۔ میں نے کہا کیوں نہیں بتائی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا صبر شام یہ کہا کرو ۔ اللہم انی اعوذ بک من
 الهم والخزن والیکمالی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے رنج اور غم سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور شرمی اور پناہ مانگتا ہوں
 تیرے مامردی اور بھنیسی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے قرضوں کے بلوں اور لوگوں کو بلوں سے ۔ ابوامامہ نے کہا میں نے دعا کو پڑھنا
 شروع کیا اللہ جل جلالہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض اور لوگوں کو بلوں کا تمام ہوئی کتاب

نماز کے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا

کتاب الزکوۃ

کتاب زکوۃ کے بیان میں

ف زکوۃ دوسرا رکن ہر اسلام کا اور نماز کے بعد مذکور ہر کلام میں اس واسطے بیان بھی نماز کے بعد لکھا عن
 ابو ہریرہ قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف ابو بكر عیدہ وكه من كفر من العصر قال
 عمر بن الخطاب لا يكره قتال الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى
 يقولوا لا اله الا الله فقال لا اله الا الله عصم ماله ونفسه لا يبقه وحسابه على الله فقال ابو بكر
 والله لا اقاتل من فرق بين الصلوة والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال والله لو منه في عقالا كانوا يؤدونه
 الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منه فقال عمر بن الخطاب فوالله ما هو الا ان آتيت الله قد
 شرح صدك ابو بكر للقتال فل حضرت انه الحق ثم رحمه ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات ہوئے
 اور خلیفہ ہوئی ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے اور کافر ہو گئے بعض لوگ عرب کے ۱۱ یعنی غطفان اور بنی سلیم کے لوگ انہوں نے زکوۃ
 دی نہ کسی انکار کیا حضرت ابو بکر نے ان سے کہہ دیا ارادہ کیا ۱۲ حضرت عمر بنی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا تم کیونکر لڑ گئے لوگوں سے انحضرت
 نے ان کو یہ فرمایا مجھ کو حکم ہوا انہوں نے لوگوں سے یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب لا الہ الا اللہ کہیں تو ان کو مال اور جان کے انہوں نے
 بچا لیا اگر حق اسلام ہی ۱۳ یعنی اگر کسی کو قتل کر لیا تو قصاص قتل کی وجہ سے ۱۴ روایت ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حساب اور ان کے
 ۱۵ یعنی یہ نہ ہوتی ترو کیا وہ لا الہ الا اللہ کہیں تو یہاں تک کہ ان کو قتل کر دیا اور ان کے مال اور جان کے انہوں نے بچا لیا

۳۰ ایکٹری سسڈ ایجنسیوں کے محققین اور دیگر اکیڑھائی سرکاری ممبران

[illegible][illegible]

اور کوفہ کو آئے اور سے لگا کر ہاتھ پھر کر لیا اور پھر کچھ ایسی وفات تک مجاہد کو مل گیا اور پھر حضرت عمر فاروقؓ وفات پائی اور کتب میں
 یہ تھا۔ پانچ اونٹوں میں ایک بکری تھی اور دس مین۔ دو بکریاں اور پندرہ مین تین بکریاں اور مین چار بکریاں اور پچیس مین ایک
 بنت خنظل میں تھیں تاکہ پھر تیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو بنت لیون بنیالیس تاکہ پچیس بنتالیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک
 شتر تاکہ پھر تیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک جڑی پختہ تاکہ پھر پختہ ایک بھی زیادہ ہو تو دو جڑی ایک پختہ تاکہ پھر پختہ سے دو
 اونٹ ہوں تو مچاس مین ایک حصہ اور ہر چالیس مین ایک بنت لیون واجب ہے۔ اور بکریوں مین ہر چالیس بکری مین ایک ہی
 بکری پچیس تاکہ اگر ایک پچیس سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو دو بکریاں مین دو سو تاکہ پھر جب دو سو سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو
 اس مین تین بکریاں مین تین سو تاکہ پھر جب تین سو سے زیادہ ہوں تو مچاس بکری مین ایک بکری بھی چار اور سیڑی جو کم ہو اور
 مین پچیس مین ہے مثلاً تین سو ساٹھ بکریاں ہوں تو تین ہی بکریاں لازم ہوں گی اور ساٹھ کی دیوانی کا لحاظ نہ ہو گا جب تک
 چار سو سے زیادہ نہ ہو جب چار سو پورے ہوگی تو چار بکریاں لازم ہوں گے چالیس سو تا نو تک پھر پانچ سو مین پانچ بکریاں اسقی مایر
 سو ہزار دن لاکھوں تک ہے اور نہ جدا کیا جاویں لکھ مال اور نہ لکھا گیا جاویں جدا جدا مال و درکہ کے حصے اور چٹال و
 اور مین مین لکھ سو سی لکھ سو سی لکھ سو سی لکھ سو سی اور ڈکڑہ مین بڑا جانور اور عیب دار نہ لیا جاویگا۔ نہ ہری فی
 لکھا جب ہی آوی تو بکریوں کے تین غول کریں گے ایک مین بری بری۔ دوسری مین عمدہ عمدہ۔ تیسری مین بچہ بچہ کی تربیت
 عمدہ نہ بہت بڑی صدق پیر والوں مین سو ڈکڑہ لیکھا اور ہری سے لگا پونکھ بیان نہیں کیا۔ دوسری روایت مین تمام زیادہ
 فان لم تکن اسبۃ فاحض فان لیون اگر نہ بنت خنظل نہ تو ابن لیون را لید اور نہ ہر کلام بیان نہیں کیا مثلاً ابن شہاب
 قال هذه نسخة كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي كتبه في الصدقة وهو عند الحسن بن الخطاب
 قال النبي ائتموها سالن عبد الله بن عمر عن علي بن عيسى عن أبيه عن النبي ائتموها من عبد الله بن عمر
 من عبد الله بن عبد الله بن عمر و سالم بن عبد الله بن عمر فذكر الحديث قال فاذا كانت احدى وعشرين
 ومائة ففيها اثنتان ليون حتى تبلغ تسعا وعشرين ومائة فاذا كانت ثلاثين ومائة ففيها اثنتان
 وخمسة حتى تبلغ تسعا وثلاثين ومائة فاذا كانت اربعين ومائة ففيها اثنتان ليون حتى تبلغ
 تسعا واربعين ومائة فاذا كانت خمسين ومائة ففيها ثلاث حتى تبلغ تسعا وخمسين ومائة فاذا
 كانت ستين ومائة ففيها اربع بنات ليون حتى تبلغ تسعا وستين ومائة فاذا كانت سبعين ومائة
 ففيها ثلاث ليون وخمسة حتى تبلغ تسعا وسبعين ومائة فاذا كانت ثمانين ومائة ففيها اثنتان
 وابنتا ليون حتى تبلغ تسعا وثمانين ومائة فاذا كانت تسعين ومائة ففيها ثلاث حتى تبلغ تسعا
 حتى تبلغ تسعا وتسعين ومائة فاذا كانت مائتين ففيها اربع حتى تبلغ تسعا ومائتين ومائة
 وحيثما كانت وفي جماعة الغنم فذكر الحديث صفيان بن حسين وفيه لا يؤخذ في الصدقة من وقت

قال لکرمہدقہا کما ذکر الزہری قال وفي خمس وعشرين خمسة من الغنم فاذا ازادت واحدة ففیہا بنت مخاض
 فان لم تکن ابنت مخاض فان لم یولد ذکرا الى خمس فثلاث ذین فاذا ازادت واحدة ففیہا بنت البواخی وربع
 فاذا ازادت واحدة ففیہا حقة طروقة کجمل الستین ثم ساق مثل حید الزہری قال فاذا ازادت واحدة
 یعنی واحدة وتسعین ففیہا حقة طروقة الجمل الى عشرين ومائة فان كانت الابل اکثر من ذلک ففی
 کل خمسین حقة ولا یفرق بین حقة ولا جمیع بنی مضر فی خشیة الصدقة ولا یؤخذ فی الصدقة هرة ولا
 ذات عور ولا نیر الا ان یشاء المصدق وفي النبات ما سقتہ لانہا راوسق الیہ ماء العشر وما سقی بالرب
 ففیہ نصف العشر وفي حدیث عاصم الخمار فی الصدقة فی کل عام قال نہید احسبہ قال مرة وفي حدیث
 عاصم اذا لم یکن فی الابل ابنت مخاض ولا ابنت لیون ففیہا دراهم او شاکل ثم رحمہ حضرت ابو یوسف علیہ السلام
 ہی زہیر بنی کہامین سمجہتا ہوں کہ رسول اللہ کا قول ہے آپ فی فرمایا نکالو چالیسوں حصہ ہر چالیس میں سے ایک دوہم اور
 جب تک دوہم نہ ہو تو پھر کچھ لازم نہیں آتا جب دوہم دوہم پوری ہوں دن میں سے پانچ ورم زکوۃ کے نکالو پھر تہی
 زیادہ ہوں اگر حساب سے زکوۃ نکالو۔ اور کریوں میں جب چالیسوں تو ایک بکری ہے اگر چالیس میں ایک بکری بھی کم ہو
 تو کچھ لازم نہ ہو گا پھر بیان کیا کریوں کی زکوۃ کو جسے زہری نے روایت کیا (عبداللہ بن عمر کے حدیث میں جو اوپر گزری
 اور گائی بیلیوں میں۔ ہر گائی بیلیوں میں ایک س کے گائی اور ہر چالیس میں دو برس کے گائی دینا ہوگی بشرط کہ گائی
 میل جنتی نہ ہوں **ف** یعنی محنت مزدوری نہ کرتی ہوں اگر اس سے کام لیا جاتا ہو جیسے پانی سینچنا اور جتنا زنا کر جانا تو انکو
 عوار کہیں گے اور میں زکوۃ نہیں دے **ت** اور اوٹوں کی زکوۃ اسی طرح بیان کے جیسے زہری نے روایت کیا کہ یا
 اونٹوں میں پانچ کران ہیں بچیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو ان میں ایک بنت مخاض ہے اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابنت لیون
 مزدیوچہ ۵۴ تک جب ۵۴ یا ایک سے زیادہ ہو تو ان میں ایک بنت لیون ہے ۵۴ تک جب ۵۴ سے ایک بھی زیادہ ہو تو ان
 میں ایک حقتہ ہے جنت کے لائق ۱۰۰ تک پھر بیان کیا اسی طرح جیسے زہری کے حدیث میں ہے۔ یہاں تک کہ جب ایک بھی زیادہ ہو
 ۹۰ سے یعنی ۹۱ ہوں تو ان میں دس حقتہ ہیں جنت کے لائق ایک سو سے زیادہ ہوں تو پچاس میں ایک حقتہ دینا ہوگا
 اور نہ جدا کیا جاوے گا کہ ہا مال اور نہ اکٹھا کیا جاوے گا جدا مال زکوۃ کے خوف سے اور نہ لیا جاوے گا زکوۃ میں بوڑھا جو نہ دے
 نہ زنا جو نہ کر جسے صدق اپنی خوشی سے لینا چاہے اور سپید اور میں جنہیں اب پاشی انروں کو کچا دی یا بارش سے دسواں حصہ لازم
 ہوگا اور جن میں چرسے کو باقی کھینچ کر آگ کچا دی (زیر بادی کی زمین میں) بیواں حصہ لیا جاوے گا۔ ایک روایت میں عاصم
 حاشیہ کے یہ بھی کہ زکوۃ ہر سال لیا جائے گے زہیر بنی کہامین سمجہتا ہوں یہ کہا ہر سال ایک بار عاصم کی روایت میں ہے جنت میں
 نہ ہو اور ابنت لیون بھی نہ ہو دس ورم یا دو کران دینا ہو گے دوسری روایت میں ہے فاذا کان ذلک ما تاد رہم حال
 علیہا الحول ففیہا خمسة دراهم ولیم علیک شی یعنی ولذہبے تکون للعشرین دینار افاذا کان ذلک

متفقین دینار و حلالہما بالکحل فیہما نصفین یا زائد فحسبنا ذلک قالوا لا درمی علی یقول فحسبنا ذلک
 اور فقہر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الزکوۃ تحت یحیو علیہ الکحل لہ ان جبریل قال الزکوۃ ضرب زائد
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مال زکوۃ حتی یحیو علیہ الکحل ثم حسمہ حب تیری پس دوسو درم ہوں اور ان پر ایک سال کی زکوۃ
 تو ان میں پانچ درم لازم ہوں گے اور سونی میں تیری اوپر کچھ نہیں ہو جب تک تیری میں دینار نہ ہوں جس میں دینار ہوں
 اور ایک سال گزر جاوی تو ان میں گونا گونا گونا گویا کچھ جتنی زیادہ ہوں ان میں ہر حساب سے (جالیوں حصہ) دینار ہوں
 روایتی کہا مجھ پر ماہینہ فحسبنا ذلک علی کا قول ہر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ - اور کسی آل میں زکوۃ نہیں ہے
 جب تک اوپر سال نہ گزری - ابن وہب نے کہا جبریل نے اتنا زیادہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آل میں زکوۃ نہیں ہے جب تک
 ایک سال نہ گزری کہ اقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرفیق فحسبنا ذلک
 من کل اربعین درہم ولیس فی تسعین وصاتہ فی فاذا بلغت ما شئت فحسبنا خمسہ درہم ثم حسمہ
 حضرت امیر المؤمنین علی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مہات کردی زکوۃ کہ ہوں اور غلام لونڈی کی پس
 در زکوۃ چاندی کی ہر جالیس درم میں ہر ایک درم جب تک دوسو درم پوری ہوں تو زکوۃ نہیں ہے یہاں تک کہ سو نو سو
 نہیں ہے جب دوسو درم پوری ہوں اس وقت پانچ درم زکوۃ کر دینا ہوں کہ حضرت بن حکیم عن ابیہ عن جابر ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی کل سائمتہ ایل فی اربعین بنت لبون ولا یفرق ایل عن حسابہا من علیہا من الخیل
 قال ابن اللہ عن ابیہا فہا اجہا ومن معہا فانما اخذہا وشرط مالہ عمرۃ من عمرات ابنہا ثم وجہل
 یسک الشہد منہا شیء ثم حسمہ بھن بن حکیم سے روایت ہے انہوں نے سنا انہوں نے ابیہ حکیم سے انہوں نے ایل کے دادار حیاہ
 بن حیدر بن معاویہ بن کتبہ سے (فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حب لبیس ایل جب تک کہ چرنوالی ہوں تو ان میں ایک سنت
 لبون دینا ہوگی اور اوش جہاد انہوں پر جاؤ کہ اپنی مقام سے (زکوۃ بچانے کے خیال سے) جو شخص زکوۃ دیکھا تو اس کے خواہ
 کر کے اس کو ثواب ملے گا اور جو شخص زکوۃ کو روکی گا ہم اس سے زکوۃ وصول کریں اور مال اس کی لیں گے زکوۃ نہ کوئی کی نہ
 میں امام احمد اور شافعی کا قول قدیم ہے کہ جب کوئی شخص زکوۃ نہ دے تو اس سے بچ کر زکوۃ لیجاوی اور مال اس کا
 جرمانی میں لیا جاوی اور اکثر علماء کی نزدیک یہ حکم ابتدای اسلام میں تھا جب جرم نہ لینا درست تھا پھر یہ حکم خرم ہو گیا اب
 اسلام میں نہ لیا لی نہیں ہے بعضوں نے کہا اس کو معنے میں ہے ہم اس سے زکوۃ لیں گے اس پر کہ قصداً اس کو روکے
 کوئی کہ جو حب تیری ہو اس میں ہر زکوۃ لیوے ہی اس سے حضرت عرواذ بن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وجہہ اللہ
 امرہ انما اخذہ من لقر حکل ثلثین تلیعاً او بتیعة من کل اربعین سنۃ ومن کل عام بنی حیاہ
 دینار الوعدہ من لقر ثلثین تلیعاً او بتیعة من کل اربعین سنۃ ومن کل عام بنی حیاہ
 حکم کیا ہر میں کا بیون میں ہر ایک برس کا بیل ایک برس کا بیون کا اور ہر بیون میں سے دو برس

کے گائے لینے کا اور ہر مرد بالغ سے (جو کافر ہو) ایک دینار لینے کا
(جزیہ کے طور پر) یا دینار کربلی میں اسی قیمت کے کپڑے جو چین میں بنتے ہیں لینے کا۔ دوسری روایت میں بھی
ایسا ہی ہے مگر بنی کا ذکر نہیں ہے حضرت سوید بن غفلة قال سرت اوقال الخبزی من سئل مع مصدق النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فاذا فی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا تاخذ من راضع لبن و لا یستعمل لبن
ولا یفرق بین شیتہ وکان انما یاقی لہ ما کھیزہ الغنم فیقول ادوا صدقات امراکم قال نہیں سبیل
منہم الی ما فکھما قال قلت یا ایا صاحب ما الکھما قال عظیم السنام قال فابن یقبلہما قال ابن
احب ان تاخذ خیر ابلی قال فابن یقبلہما قال عظیم لہ اخس دونہما فابن یقبلہما ثم یصلہما
دونہما یقبلہما و قال ابنی لکھما و لکھما ان یحیی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ہما بعد شیتہ
رجل فحیبت علیہ علیہ ثم حمیہ سوید بن غفلة روایت ہے میں خود گیا یا جو شخص گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اوس نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ کے کتاب میں کہا تھا کہ یوادی زکوۃ میں دودھ والی بکری یا دودھ پتیا پوچھا اور وہ کہا
کہ وہ جدا جدا مال اور نہ جدا کرو انہما مال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق اس وقت آتا جب تک پانی پر لائی جاتی رہے پانی کے
لیے) اور وہ کہتا تھا اگر زکوۃ اپنی مالوں کی۔ کہا راوی نے ایک شخص سے اپنا اونٹ کو مار دینا چاہا۔ ہمال راوی نے
پوچھا یا ابوصالح کو مار کیا انہوں نے کہا بڑی کو مار لا رہا اونٹ کا گوشت بڑا ہوا دوا و نجا وہ نہایت عمدہ اور نفیس شے ہوتا
ہے) مصدق نے اس کو کہی سے انکار کیا وہ شخص بولا نہیں میں سے خوشی ہے کہ یہ ہر سیر ہزار اونٹ میرا تو یوں ہی جیٹا فی انکار
کیا پھر اوس شخص نے اوس سے تھوپی دجو کا کم اونٹ کہینچا مصدق نے اس کے ہی لینے سے انکار کیا پھر اوس نے اور کم
کا کہینچا وہ مصدق نے لے لیا اور کہا میں نے لیتا ہوں مگر زکوۃ ہوں کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر غصہ نہیں اور فرما دینے
ایک شخص کا ہزار اونٹ چن کر لے لیا۔ کہا ابو داؤد نے دوسری روایت میں نجد کیا جا ہی انکھ مال ہو حضرت سوید
بن غفلة قال اتانا مصدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذت بیدہ وخرات فی عہدہ کا لایحی بیدہ حضرت
و کا لایفرق بین شیتہ صدقہ و این کہ راضع لبن ثم حمیہ سوید بن غفلة روایت ہے ہمارے پاس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق آیا میں نے اوس کا ہاتھ پکڑا اور اس کی کتاب میں پڑا نہ انہما چا و جدا جدا مال اور نہ جدا
انہما مال زکوۃ کے خوف سے اس پرستی میں دودھ کا جانور کا ذکر نہیں ہے حضرت مسلم بن غنم الیشکری قال یستعمل
سلفۃ ابی علی عرافۃ قومہ فامرہ ان یصدق قم قال فبعثنی ابی فی طائفۃ منہم قائمت شیخا کہیں ایقال لہ
سعر فقلت ان ابی یبعتنی الیک یعنی لا صدقہ قال ابنی وای شیخ تاخذ من کل شیخ مائۃ حتی ان ابی
ضرع الغنم قال ابنی فانی اشد نک انی کے رتے شہب منہم الشہب علی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انچھا فی رجلاں علی بعیر فقہا الی انار سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیک لتودی صدقہ عنک فقہا علی

صلی اللہ علیہ وسلم

صریحاً لکھا ہوا ہے کہ وہ نبی ہے اور میں اس کی بات مانا کرتا ہوں

لخذا قال فام رسول الله يقضها ودعالة في فالة بالبركة ثم حرم علي بن كعب روايت هو مذهب رسول الله في نهضة
 بنا كبره ساجدين ايك شخص بگزار جب اس نے اپنا مال اٹھا لیا تو نہ وہ جب ہی اوپر کرنا کثرت مخاض میں ہے کہا ایک بت مخاض میں بھی ہے
 لامع و زکوة میں نہ بولا بت مخاض کس کام کی نہ دودھ دیکھ نہ اسپر ہر سو کھ لویا ایک انوشی جوان بی بی بی بی کے ہاں میں کہہ دے تو لگا اوس سپر کو
 جس کا کہی جا چکے تھے نہیں ہوا البتہ لکھ لکھ میں تجسہ پر قریب میں اگر تو چاہے تو لگا پس جا کر یہ بیان کر کر اور آپ منظور کر لیں تو میں نے تو لگا دیا
 واپس کر دیا تو لگا اوس نے کہا اچھا میں جلتا ہوں وہ دوسری انوشی کو میری ساتھ لیکر چلا جب ہم رسول اللہ پاس آئے وہ شخص بولا یا رسول اللہ
 اچھا رسول میرے پاس آئی دیکھ لکھ کو میری ال کے اور قسم خدا کی اس سے پہلے کہ یہی سیکر مال کو نہ دیکھا رسول اللہ نے نذاون کر رسول نے
 تو میں نے اپنا مال کو اٹھا لیا وہ شخص بولا تجسہ ایک بت مخاض ہے اور بت مخاض دودھ دیتی ہے نہ سواری کو لائق ہے اسو طح میں اون کو
 ایک انوشی بڑی ہوئی جوان آگے کو لہجی آپ نے فرمایا تیری پر وہ بت تو بھی بہت مخاضی مگر جو تو خوشی ہو اپنی اوسکو دیتا ہے تو اسے تجسہ جبر
 دیکھا اور ہم قبول کر لیں گے وہ شخص بولا یا رسول اللہ پس لے لے جو وہ بھی انوشی ہے پھر رسول اللہ نے حکم کیا اوسکو کہ لینی کا اور علی کے
 مال بکرت کیو بطور **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدق کو درست نہیں ہے وہ جب سے زیادہ لینا مگر جب صاحب مال خوشی سے بہرہ ور
 عمدہ چیز دیوی تو لینے میں قباح نہیں ہے **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذ بن ابی العزیز فقال انک تاتی قوما اهل

لما فی دعوتهم الشهادۃ ان لا اله الا الله و ان رسول الله فانهم اطاعوا لذلک فاعلم ان الله اقرض علیہم خمس مصلوات
 فی کل یوم لیلۃ فان اطاعوا لذلک فاعلم ان الله اقرض علیہم صدقۃ فان اطاعوا توخذ من اغنیائهم وترد فی فقرائهم
 فان اطاعوا لذلک فایاک وکرام المومنین و اتودعوت المظلوم فانها لیس بیتها ویدان الله بحجاب **ع** محمد بن عمار
 سے روایت ہے رسول اللہ نے حضرت معاذ بن جبل کو لیں کی طرف بھیجا اور فرمایا تم ایک قوم میں آ جاؤ گے انکو بلانا اس کی تاکید ہے
 کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کی اور میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ یہ بیان لیں پھر اوسکو بتا کہ اللہ نے اوپر پنج ہزار میں فرض کین ہزارات میں لیں
 بیان لیں پھر اوسکو بتا کہ اللہ نے فرض کیا پھر زکوۃ کو انکو مالوں میں اگر یہ بیان لیں تو دینا انکی عمدہ مالوں کو اور ڈرتی رہنا مظلوم کی بڑھائی کو
 مظلوم کی دینیں اور اسے جل جلالہ میں کسی روک نہیں ہے **ف** یعنی مظلوم کی عافی الفور بل جلالہ تک پہنچ جاتی ہے اور ظالم کو تباہ کرتی ہے
ع ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال العبد فی الضد کما تعانہ ثم حرم ابن مالک سے روایت ہے رسول اللہ

فی فرمایا زکوۃ لینے میں یاد دہانی کرنی لازکوۃ متعہ کرنی والی کی مانند ہے **ف** یعنی جو قدر جب سے زیادہ لی انی سے کرنی والی زکوۃ کو پھر لینے والا
 دیکھ دیکھ میں ہے دوسری گناہ دیا دینی میں ہے **باب فی الصدقات** **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان ہے **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما

قال رجل من بنی سلس ان اهل الصدقة تعبدون علينا انکم من اهل النابقہ کا تعبد فی علینا فقال **ع** محمد بن عمار
 بشیر بن خصاصیہ نے شخص نے پوچھا کہ زکوۃ لینے والی ہم سے زیادہ لیا کرتی ہیں کیا ہم اس قدر مال چاہا یا کریں انہوں نے کہا نہیں دوسری
 میں ہے ہم نے رسول اللہ سے یہ کہا آپ بھی جواب دیا **ع** ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال سیأتیکم من مبعوض فاذ
 حاکم فرجوا لہم و خلوا بینہم و دینا یستغون فان عدلوا فلا نفسہم و ارجلہم اعلیٰ و ارضوہم فانما کونتم

صلی اللہ علیہ وسلم

ہی نے سنی ان لوگوں نے کہا اونت کا بچہ (جنتناک بیٹ میں ہوا) اوسکو خوار کر دینا چھڑ جب پیدا ہوتا تو اسکو کھینچ کر
 جب سرور برس میں لگتی ہی تو اوسکو نشت محاض کرتے ہیں۔ جب سرور برس میں لگتی ہی تو اوسکو نشت ہونے میں چھڑ
 تین برس کے ہو جاوے تو اوسکو حق یا جنتہ کہیں گے چار برس تک کیونکہ اب وہ جنتی اور سواری اور لائق ہو گئے۔ ایک کھنچ کر
 ہوتا جنتناک پھر برس کا نہ ہو اور حق کو طرہ اٹھل ہے کہ تین برس کیونکہ نراو سیر کو دتا ہی چار برس پور ہو تو تک سب پاچا اس پر
 لگو تو وہ جندہ ہے پاچا برس پور ہوئی تک جب چھٹا برس لگو اور سات کو دانت نکالے تو وہ شئی ہو چھ برس پور ہوئے
 تک سب تیراں برس لگو تو زکوة باعی اور مادہ کو باعی کہتے ہیں۔ سات برس پور ہوئی تک جب تیراں برس لگو اور
 دانت نکالی تو وہ سپیدس ہے اور سپدس ہے آٹھ سال پور ہوئی تک جب نو برس لگو تو اوسکو بادل کہیں گے کیونکہ
 اوسکو کچلیاں نکل آؤں گے دسواں برس شروع ہوئی تک جب سواں برس شروع ہو تو وہ خلاف ہے پھر اوسکو بعد اسکا کوئی نام نہیں
 مگر یوں کہیں گے بادل اکیس سال کا یا دوسال کا اور مختلف دکان یا تین سال کا یا چار سال تک اور خلف حاملہ کو کہتے ہیں اور حاملہ
 کہا جندہ ایک وقت کا نام ہے کوئی وقت نہیں ہے اور دانتوں کی فصل سپیل تار کی کھنچ کر بدلتی ہی ابو داؤدی کہتا ہے کہ
 رباشی نے یہ غریب سنائیں جنتناک ہے۔ جب پہلی رات کو کھیل نکلا تو ابن لبون حق ہو گیا اور حق جندہ ہو گیا کوئی
 دانت نہ ہوا پہنچے۔ صبح وہ بچہ ہی جو سپیل کے طلوع میں پیدا ہو بلکہ اور وقت پیدا ہوا اوسکو دانتوں کا حساب سپیل
 سے نہ ہو کیونکہ **ابن** قصد قلاھوال مانوی زکوة کہاں لیا جوی گی **عمر بن شعیب** عن ابیہ عن جندہ

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلیک جنبا توخذن صدقا ثم لا فی و دھم عمر بن شعیب عن ابیہ عن جندہ
 سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جنبا سے نہ جنبا **ف** جلب کہتے ہیں زکوة دیکھ والوں کو جانور کہیں گے عامل نکالے گا اور
 جنبا کہتے ہیں جانور دور لیا جانی کو تاکہ عامل کو مان جانا پڑے دو دن باتوں کو منع فرما یا نہ عامل کو چاہے کہ جانور سے دور
 اور زکوة والوں کے جانور ان کی پیروی کرے کہ انکو تکلیف ہو نہ جانور والوں کو لازم ہے کہ اپنے جانور لیس کر عامل سے دور چلا جائے
 تاکہ عامل کو مان آ پڑی بلکہ **ف** لیا جوی زکوة مگر اپنے کانوں میں **عمر بن شعیب** عن ابیہ عن جندہ **ابن** قصد قلاھوال

قال الرصد والما شمة فی مواضعها ولا یجلیک الصدق والجنبا عن هذه القریضة ایضا لا یجلیک
 اصحابہ ایضول ولا یكون الرجل بافصی مواضع اصحاب الصدقة **ف** جلب البیہ وکن توخذن فی موضع ثم
 محمد بن اسحاق نے جلب ارجب کے معنی ہی بیان کیے جو اوپر گزی **باب** الرجل یتلک صدقته زکوة ویکرم
 خرید لینے کا بیان **عمر بن شعیب** عن ابن عمر بن الخطاب عن علی بن عمر فی سبیل اللہ فوجده یباع فاراد ان یتبع
 فقال رسول اللہ ص عن ذلک فقال لا متباعه ولا تعد فی صدقتک **عمر بن شعیب** عن ابن عمر بن الخطاب عن علی بن عمر
 فی ایک گھوڑا اس کے راہ میں دیا پھر اوسکو کھانا پایا پھر ان فی خریدنا جانا تو حضرت **عمر بن شعیب** عن ابن عمر بن الخطاب عن علی بن عمر
 اوسکو اور دست رجوع کر اپنے صید زمین **ف** اگرچہ وہ گھوڑا ایک دھم کو کر کیونکہ صدقہ دیکر لوئی والا مسئلہ کوئی ہے

لایکے اور چاہا ہے ایک جنگل کا شہک جیسا نام سلیتھا ہنسکسی یہ مراد ہے کہ کوئی اس جنگل میں اپنے جانوروں کو نہ پکڑے
 اور وہ ان کی پیداوار نہ لیوے تاکہ شہک کہیاں اس جنگل کے پہل پہل کہاں شہد و طاہرین۔ بعضوں نے کہا ہنسکسی
 یہ مراد ہے کہ کوئی اس شخص اس جنگل کے چہرے نہ دکھائے ورنہ ان کا شہد نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ جنگل اس
 کو لمبی مقرر کر دیا جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی سفیان بن ہشام اسباب بن حضرت عمرؓ کو کہا انہوں نے جواب
 دیا کہ اگر اہل حج کو یہی بتا دے جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتا تھا پس ہنسکسی کا نام رکھ دے وہ کہیاں میں اس جنگل
 میں ہر شخص اس کا شہد کہہ سکتا ہے جو عمرؓ و زبیرؓ کے تابع ہیں عجب کہ ان شبابہ بطن مرہم قدر کی نحوہ قال
 من کل عشیر قریبہ وقال سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال کان جیسہ لم وادین زاد فاد والیہ کا فاد
 یثوہ ونالی رسول اللہ ﷺ وحمیہ وادیسیم ثم حمیہ عمرو بن شعیب روایت ہے انہوں نے
 اپنے باپ کو سنا انہوں نے اپنے دادا کو کہ وہ قبیلہ شہادہ تھا جو ایک ٹکڑے قبیلہ فہم کا اور محی قبیلہ ان کی یاد میں ملکوں
 شہد کی ہی ایک شک ویا کرتی تھی اور سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے وہ جنگلوں کو ان کے متعلق کر دیا تھا پھر وہ اسی قدر ان
 دیو تھی جتنا رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتی تھی اور سفیان ان کی جنگل کے حفاظت کرتی تھی وہاں فی فضل الصنہ انکو کا اندازہ
 کر لینا درختوں پر پر جب وہ سو کہہ کر اتریں تو اسے اندازہ ہو و سو ان حصہ زکوٰۃ کا لینا عتاب بن اسید قال ان رسول
 اللہ ﷺ ان یخرج الصنہ کما یخرج الضل و یؤخذ زکوٰۃ منہ بکما یؤخذ من کما فی الضل رحمہ
 عتاب بن اسید روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا انکو کہ زکوٰۃ کے اندازہ کر لیا جیسے کھجور کا اندازہ کیا جاتا ہے جب انکو
 سو کہہ کر ورتے اتریں ان وقت انکو زکوٰۃ لیا جیسا کہ کھجور کی زکوٰۃ سو کہہ نے پر لیا جاتی ہے **باب فی النقص**
 و درختوں پر پھلوں کو کھجور کا بیان حسن عبد الرحمن بن مسعود قال جاء سہل بن ابی حاتمہ الی الجلسنا قال ان رسول
 اللہ ﷺ قال اذا خرجتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا وتجدوا الثلث فخذوا الیہم رحمہ
 عبد الرحمن بن مسعود روایت ہے کہ اس نے کہا ہم کو حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے جب تم انک کیا کرو (پہلوں
 کی) تو لیا کرو دو تہائی اور چھوڑ دیا کرو ایک تہائی اگر ایک تہائی نہ چھوڑو تو چھوڑ دے چھوڑو وہاں یوں چھوڑو کہ زکوٰۃ کا
 انکا جادو اوسین سے ایک تہائی مال کو نہ چھوڑ دیا کرو کیونکہ انکے میں کی مٹی کا احتمال ہے اور کچھ پہل تلف بھی ہو جاتی ہیں کچھ
 جانور کہا جاتی ہیں انکا جبر جادو ہے۔ اسی پر عمل ہو انکے علماء کا اور ابو حنیفہ کو نزدیک زکوٰۃ میں ہو کچھ چھوڑا جاوے ایک
 ہتھی چھوڑا کہ کچھ کے انک کے جادو **عائشہ رضی اللہ عنہا** قال تھے تذکر شان خیر کا انبیہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بیعت عبد اللہ بن رواحہ الی الیہ فی خیر النخل حین یطیب قبل ان یؤکل منہ ثم حج حضرت عائشہ روایت ہے
 انہوں نے بیان کیا خیر کا حال رسول اللہ ﷺ نے اہل کو بھیجا کرتے تھے کچھ دیکھتے تھے کچھ کہتے تھے جب اسی طرح
 نکل آتے کہاں جانی ہو پہلے رسول اللہ ﷺ نے جب خیر فتح کیا تو وہاں کہ ہو دسی یوں میں شہر کہہ کر انکو پیدا وافر پر کر

لیکن نصف سلیمان کو دیا کر واسطی عبد اللہ بن رباح رضی اللہ عنہما لکھو روکھو ان کے پھر اسی قدر فصل لکھو کی پھر دونوں
 سولی لکھو فصل لکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجعفر ولون الحقیق ان یؤخذوا فی الصدقة قال لا لک
 لحنین من عمر المدینۃ ثم جمیع فصل سے روایت ہو رسول اللہ نے منہ کیا جعفر اور لون الحقیق نے سے زکوہ میں نہری
 فی کہا یہ دو زمین پر کھجور کی زمین - بہت خراب زمینیں ہیں واسطی ان کے لینے سے منہ کیا جعفر و بوالک قال
 دخل رسول اللہ المسجد بیدہ حصا وقد حلق رجل فمنا حشفاً فطعن بالعصا فذک القنوا وقال الوشاء

ہذا الصدقة تصدق باطینہا وقال الزب ہذا الصدقة یا کل الخشف یوم القیامۃ ثم جعفر بن
 مالک سے روایت ہو رسول اللہ مسجد میں تشریف لائی پھر ہاتھ میں ایک لکڑی تھی کسی شخص نے ایک کچھ حشف (ایک خراب
 قسم کی کھجور کے) کا لٹکا دیا تھا آپ نے لکڑی اوس میں بادی اور فرمایا جس شخص نے یہ حشف دیا ہی وہ اگر چاہتا تو اس سے بہتر
 دیتا یہ صدقہ دینے والا قیامت کو روز حشف کہا ایک کھت یعنی خدا کی راہ میں اگر چیزی تھی تو بہتر اور عمدہ ہی ہوتے جیسا
 دیا ہی بد قیامت کو روز پاؤ لگا یا **باب** زکوۃ الفطر صدقہ فطر کا بیان ہے ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صلوۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین من ادھا قبل الصلوۃ ففی زکوۃ
 مقبولة ومن ادھا بعد الصلوۃ ففی صدقة من الصدقات ثم جمیع ابن عباس سے روایت ہو رسول اللہ نے صدقہ
 فطر مقرر کیا روزہ دار کے پاک کرینک واسطی لغو اور بھجورہ بات سے اور سیکھوں کو پرورش کیواسطی فطر یعنی رمضان کو دو دن
 میں جو بیہودہ اور بری باتیں زبان سے نکلی جاتی ہیں صدقہ فطر ان کا کفارہ ہوتا ہے جو شخص اگر کوئی صدقہ فطر کو عیب کے بناوی
 پہلے تو وہ قبول کیا جاوے لگا اور جاوے اگر کسی کو نہ مانے بعد تو وہ بھی ایک صدقہ ہوگا مثل اور صدقہ فطر کی پانچ صدقہ تو

صدقہ فطر کب دیا جاوی **باب** ابن عباس قال انما فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج
 الناس إلى الصلوۃ قال فكان ابن عمر یؤدیہا قبل ذلک بالیوم والیومین ثم جمیع عبد اللہ بن عمر سے روایت
 ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جو حکم کیا صدقہ فطر دینے کا پہلے اس سے کہ لوگ عید کی نماز کو نکلیں اس کے کھانے کا جو
 بن عمر اور کرتی تھی صدقہ فطر عید کے بعد کن اور دو دن پہلے یا **باب** کہم فی ثودی ہے صدقہ فطر کی مقدار
 کا بیان ہے ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوۃ الفطر قال فیہ فیما قاہ علی مالک زکوۃ

الفطر من رمضان صاع صاعی من شعبین علی کل خرا وعبد ذکر وانتم من المسلمین ثم جمیع عبد اللہ بن
 عمر سے روایت ہو رسول اللہ نے فرض کیا صدقہ فطر کو ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جوہر مرارہ اور غلام پر اور ہر مرد و عورت
 پر مسلمانوں میں سوائے صدقہ فطر فرض ہے مثل زکوۃ کی موجب ظاہر حدیث کہ یہی قول ہے امام احمد اور شاہی کا اور جو
 ہو ابو حنیفہ کے نزدیک اور سنن مؤکدہ ہوا مالک کے نزدیک - مسلمانوں کو قید ہو معلوم ہوا کہ غلام نوذبی کی طرف سے صدقہ
 فطر دینا ضرور نہیں اگر کسی کا عیب ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک ضرور ہے دلائل ابو حنیفہ کے ضعیف ہیں - دوسرے روایت

الذی
 یؤدیہا
 قبل ذلک

الولید اور حضرت عباسؓ نے نزدیکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا ابن جریل زکوۃ کیوں نہیں دیتا ہو وہ تو فقیر تھا اللہ
 اوسکو غنی کر دیا اور خالد بن الولید پر تم ظلم کرتے ہو انہوں نے اپنی زمین اور سامان جنگ اللہ کے راہ میں نہیں دیا پھر ابن
 زہرہ بن اور سامان کی زکوۃ مانگنا کیا ضرور ہے وہ مال جو اللہ کے راہ میں صرف ہوتا ہے یا مطلب یہ ہے انہوں نے اپنی خوشی
 میں لکھی یہ چیزیں اللہ کی راہ میں دین تو زکوۃ کیوں نہ دینگے تم نے کچھ زیادتی کی ہو گے **ف** اور عباسؓ نے میرے چچا اب
 اؤن کے زکوۃ میں دو لگا بلکہ اوسی قدر اور دو لگا تم نہیں دینا چاہتے کہ چچا یا بکے برابر ہے **ع** علیؓ انہیں اس سال اللہ نے
 صلی اللہ علیہ وسلم فی تحصیل صدقہ قبل اتھل فرختلہ فی ذلک مگر حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت عباسؓ
 فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چچا زکوۃ جلدی دیدی کو بیس سال گزری تھی پھر آپؐ نے اوسکو اجازت دی کہ **ف**
 فی الزکوۃ تھل من بلد الی بلد زکوۃ کا ایک شھر سو دوسرے شھر میں لیجا **ع** طحاوان نے یاد الاوبصت لامر ابی بکر
 بن حصین علی الصدقة فلما رجع قال لعمران بن المال قال لطلال امر سلت فی اخذناھا من حیث کنا ناخذھا
 علی حد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضعناھا حیث کنا نضعھا علی حد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر چچا ابی
 یا اور کسی ایر نے عمران بن حصین کو زکوۃ کی تحصیل پر پامور کیا جب عمران لوٹ کر آئی تو اوس نے پوچھا مال کہاں ہے
 فی کہا کیا تو نے مجھ کو لائی کہ لےو بھیجا تھا ہم فی لیا زکوۃ کو جسطرح لیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دانا زمین اور صرف
 کیا اوسکو یہاں پر صرف کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رینے کو دیکھو دیکھو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کو
 جس شھر سے لےو بہتر یہ ہے کہ وہیں کو محتاجوں کو تقسیم کری البتہ اگر دوسری شھر کے لوگ دیا وہ محتاج ہوں تو وہاں لیجا بھی
 ہو **ف** یا **ع** من یعطی من الصدقة وحد الغنی کس شخص کو زکوۃ دینا چاہو اور غنی کس کو کہتے ہیں **ع** عبد اللہ قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالہ ما یغنیہ جہات یوم القیامۃ خمیث او خلیف او کدر و فوج
 فقیل یا رسول اللہ وما الغنی قال خمس درہما او قیمتھا من الذھب قال لھی فقال عبد اللہ بن عثمان
 السفیان حفظہ از شعبۃ لا یروی عن حکیم بن حبیب فقال سفیان فقد حدثنا زید بن عبد العزیز عن عبد
 الرحمن بن یزید عن حمید بن عبد اللہ روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جو شخص مال کر گیا اور وہ غنی ہو گا تو قیامت کے
 روز اوسکو منہ میں خموش یا خروش یا کدوہ ہو گا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کتنی سو آدمی غنی ہوتا ہوا ہے فرمایا یا پسر ہم
 یا اوس قدر سو فی ہر پچاس روپے کچھ دیا وہ تیرہ روپے پیوی اگر ایک روپے ایک تولی کا ہو۔ خموش خدوش کہہ کر کہتے
 قریب قریب میں ہر آدمی کو خموش ہو گا بعضوں نے کہا خموش کہاں چہنا ناخون سو اور خدوش کہاں چہنا لکڑی سو اور کٹھ کہاں چہنا
 و اتمو **ع** چچا ابی بکر عن رجل من بنی اسد انه قال تزلت انا و اھلی بقیع الغرقہ فقال لی اھل الذھب
 الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلنا اناسیما ما لہ فحصلوا ید من من حاجتہم فزجبت الی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فوجد عندہ رجلا یسألہ ویرسل اللہ ما یقول لا یجد ما أعطیک فتولی الرجل عندہ

علی حد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مغضب ہو قبول میری انک لتعط من شئت فقل
ایسے بیضی علی انک اجد اعطیہ

من سال منک لہ اوقیۃ اوعد لها فذلک سال الحاق قال لا سکت فقلت للفقیر لانا خیر من اوقیۃ ولا اوقیۃ

اربعین در حاق فرجعت ولم اسالہ فقدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ثلاث شہر اور بدینہ قسم لیا
منہ او مکا قال حتی اغتانا الله ثم رحمہ عطاء ابن مبارک روایت ہے کہ شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا میں اور میری گھر کو گ
بقیع میں جا کر اتنی میری بی بی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کو کہا کہ انک کو کہا نے کے لیے اور اپنی محتاجی پ
کی میں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور ان کے پاس انکھن میں تھا آپ کو سوال کرنا ہوا اور آپ فرمائی تو میری پاس نہیں ہو جو
تھکو دوں آخر وہ غصہ ہو کر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم کے عمر کے تم جس کو چاہو میری بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا یہ
عضو ہوتا ہی میری اور اس وجہ سے کہ میں نہیں جانتا اس چیز کو جو دون اسکو ۔ جو شخص تم میں سے سوال کرے گا تو اس کے پاس ایک اوقیۃ
(چالیس درم) یا دو سکو برابرایت ہو تو اس شنگ کر نیو کہ سوال کیا یہ سکر میں نے اپنے جی میں کہا میری پاس تو ایک اوقیۃ
اور جو بہتر ہے اوقیۃ چالیس درم کا تو ہوتا ہو تو میں لوٹ کر چلا آیا اور کہہ سوال نہیں کیا بعد اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس جو اور سو سکو انکو دے کر آپ نے ہمارا بھی حصہ لگایا یہاں تک کہ اسدی فی ہم کو عینی کر دیا امام احمد اور ابن ابی بک اور
اسحاق کے نزدیک وہ قنی ہو چکے کہ پاس درم ہوں یا ستر مال ہو اور بعضوں کے نزدیک جسکو پاس ایک اوقیۃ ہو اسکو سوال
درست نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جسکو پاس ایک درہم کا کہنا ہوا اسکو سوال کرنا درست نہیں مجسور ابن سعید رحمہ اللہ

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سال من سال وله قيمة اوقية فذلک الحقت ناقی الباقی اوقیۃ حتی خیر اوقیۃ

قال هشام بن عمار بن عمار فوجعت فلم اسالہ زاد هشام فحدثني و كان له اوقية صلى الله عليه وسلم
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعین درہم ثم رحمہ عطاء ابن مبارک روایت ہے کہ شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا میں اور میری گھر کو گ
اور اسکو پاس ایک اوقیۃ برابر ہو تو اس نے الحاق کیا ریعو الحاق ہی مانگا نیزہ صطبر کی کہ برا اور منوع ہی اللہ کی فرمائی
ایسا ان الناس الحاق میں نے کہا میری پاس قنی جسکا نام باقو تھا چالیس درم ہو میری میں لوٹ کر چلا آیا اور انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سوال نہیں کیا ہشام کی روایت میں آتا ہے کہ کہ اوقیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانی میں چالیس درم کا
نہا جسکو ایسے کبشتہ السلوی حد ثنائیہ نالکھ ظلیۃ قال قدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیۃ بیوت

حسن ولا قری بن حابس فسا لا قام لہ ایما سا لا و امر حویۃ فکنت لہ ایما سا لا فاما انہ امر فکنت

کتابہ فلفہ فی عمار و انطلق و اما عیینۃ فاحسن کتابہ والی النبی لہ مکانہ فقال یا علی انزلہ لہا لہا

الی قومی کتابا لا ادری ما فیہ کصحیفۃ الناس فاحبرہ معایہ یقولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

رسول اللہ من سال عنده ما یعنیہ فاما یستکثر من الناس قال النبی فی موضع اخر من جی جہم
فقالوا یا رسول اللہ وما یعنیہ وقال النبی فی موضع اخر وما النبی فی موضع اخر من جی جہم

تاکر ما بعد ذہبہ او یعیثیدہ وقال النضیل فی موضع اخر ان یشبع یوم ولیلۃ اولیۃ ویوم وکان
 حدیثہ بہ فختصر علی حدیثہ اللفاظ التذکرۃ ثم ترجمہ سہل بن الخطیب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
 عیسیٰ بن حصن اور قثم بن جابس اور ہون لیا آپ سے آپ فرمایا تھا اور سکوڑیو کا حکم کیا اور معاذ دیکھ کر حکم کیا اور کبیر بن
 کتاب کھینچو کا قورم نے اس کتاب (پرچہ) کو لیکر انہر عامہ میں پھینکا اور چلا گیا لیکن عیسیٰ بن قثم تو وہ کتاب لیکر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم آیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم چاہتے ہو میں اپنے قورم پاس ایک کتاب لیکر جاؤں جس کا مضامین مجھ سے
 مثل حقیقہ مثلکے مثل الخشاعہ کا نام ہی اوس نے سچو کی تھی عمر بن ہند بادشاہ کی بادشاہ نے ایک لغافہ لکھ کر
 اپنے عاں کے نام لکھ کر اوس کو دیا اور یہ کہہ کر کہ تو اس کتاب کو اور حامل پاس لیکر جاؤ وہ تجھ کو انعام دیگا اور اس میں یہ لکھا تھا کہ
 جب شخص کو کو تو اس کو قتل کر دینا۔ مثل کو وہ ہم ہوا اوس کے کتاب کو کہول کر دیکھا اور میں نے پھر غصہ من تھا اوس نے پہاڑ کو
 پہنچا دیا اور اپنی جان بچا لی جب یہ مثل عرب میں شہر ہو گئی معاویہ بن ابی ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ گناہ کی بات نہ دیا وہ کرتا ہے جہنم کی آگ کو ایسا مقام میں فضیلتی کہا جہنم کے انکاروں کو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
 ہوتی ہے اور ایک مقام میں کہا وہ کیا غنا ہے جس سے سوال حرام ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا جس کو اس صبح شام کا کھانا ہو۔ ایک روایت
 میں فضیلتی نے کہا جس کو اس پیٹ بھر کر ایک دن رات کا کھانا ہو۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث ہم سے فضیلتی نے مختصر الفاظ میں
 کی جو ہم نے ذکر کی ہے امام ابو حنیفہ کا بھی حدیث ذیل ہے وہ کہتے ہیں جب ایک دن رات کا کھانا موجود ہو تو سوال جائز
 نہیں ہے **ع** عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا انہ سمع من ابی نعیم الحضرمی انہ سمع من ابی ہریرہ بن النضر الصدیقی قال لیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فز کر حدیثا طویلا قال فاناہ رجل فقال اعطونی الصدقة فقال لہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ لم یرض بحکم نبی ولا غیرہ فی الصدقات حتیٰ ینزل فیہا

فحق فخر آتھا ثمانیۃ اجزاء قال کنت من تلك الاجزاء اعطیتک حرقا ثم ترجمہ زاہد بن حارث سے روایت ہے

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا اور میں نے آپ سے بیعت کی اور ایک قصہ چون بیان کیا پھر یہ کہا ایک شخص رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا اور کھا کچھ فقیر میں سے جو مجھ کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے بل جلاہ اللہ کے باب میں کسی غیر کے

حکم پر رضی نہیں ہوا۔ بلکہ جو اوس نے حکم کیا اور اٹھ قسم کے آدمیوں پر صدقہ کو تقسیم کیا فقیر مسکین قابل تر ہے

تلقوہم یدیون قاری سافر فاکتاب (اگر تو ان میں سے کسی بستی میں جھکے ہو گا تو تیرا حق ہے **ف** مٹو تو انہم

اور اہل اسلام میں وہ کفار اور جو کوفانی کبیر صحت میں سے کچھ دیکھ کر فی حق۔ اب ان کی بوجہ حاجت نہیں ہے **ع**

ابسیہ ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس السکین الذی ترہہ التمرۃ والتمران والاکلۃ والاکلۃ

ولکن السکین الذی لا یسال الناس شیئا ولا یفطن بہ فیعطونک ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہیں جو در پردہ پڑے ہوئے ہیں ایک کچھ کہیں سے دو کچھ کہیں سے ایک کہیں سے دیکھنا

بلکہ مسکین سے جو لوگوں کو سوال نہیں کرتا نہ لوگ اسکو جاننا ہوں جو کچھ دیں **ف** یعنی جو کچھ وہ سوال نہیں کرتا اسوجہ سے
لوگ اسکو حال سے واقف نہیں ہوں کہ محتاج کچھ کہے کہ کچھ اسکو دیں **ع** ابیہ حمیرہ خاقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مشاہدہ قال لکن المسکین للمتعفف نہاد مسدد فی حدیثہ لیس لہ ما یتغنی بہ اللہ فی کسبہ والاعلام
بما جسدہ فیصد علیہ فذاک المحرم ولحدید کہ مسدد للمتعفف الذی لا یسأل **ع** ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مثل اسکو جو ادھر گزرا لیکن مسکین متعفف سے سوال سے بچتا دلا دہے جسکے پاس اتنا مال نہیں ہے جو
اسکو محتاجی فہم کرے لیکن لوگوں کو نہیں مانگتا نہ اسکو احتیاج کا حال کہو کہ معلوم ہو کہ تاکہ اسکو پس صدقہ دے اسی بخیر
کہتے ہیں **ع** ترجمہ اسکو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہی اسوجہم حق السائل المحرم **ع** عبد اللہ بن عمر بن الخطاب قال
لتعفی عن جملات انہما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع وھو یقیم الصدقة فسالہ عنہما فاع
فیما البصر خفضہ فوالا جادین فقال ان شئتما اعطیتكما ولا حظ فیہما الغنی ولا لغوی لکنہما کما ھما
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو مجھے وہ آدمیوں کی خبر کئے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے تھے کہ لو وہ آدمیوں میں آپ
صدقہ بانٹ رہے تھے انہوں نے آپ سے مانگا آپ نے انکو اٹھ کر دیکھا پھر انکو جھکے آپ کو سلام ہوا کہ یہ دونوں آدمی
موتی تھے جو ان میں۔ آپ نے فرمایا اگر تم جاہلو تو میں تم کو صدقہ دے دوں لیکن صدقہ میں اس شخص کا حصہ نہیں ہے جو
غنی ہو **ع** ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت زید بن اسلم نے کہا کہ اسکا ہوا **ع** عبد اللہ بن عمر بن الخطاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل الصدقة لغنی ولا الذی عرق سق **ع** ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جلال ہے جس غنی کو یا سق اور نہ طاقت دار مشیت کو یا سق **ع** جو کمالی پر قادر ہو غنی ہو مراد یہاں
وہ ہے جو نہ صاب کا مالک ہو اور اوپر زکوٰۃ فرض ہو نہ وہ غنی جسکو سوال حرام ہے **باب** من یحجہ من لہ اخذ الصدقة
وھو حق من غنی کو صدقہ لینا درست ہے اور مسکینان **ع** عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا
یحل الصدقة لغنی الا بحیث تستعاز فی سبیل اللہ او لحاقل علیہا او لغارم او لرجل اشتراھا بما لہ او لرجل
کان لہ بکمال مسکین فاھذاھا المسکین للغنی **ع** ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا صدقہ نہیں سنت ہو غنی کے لیے جو گریبانچہ شخصوں کیلئے سق اگرچہ وہ غنی ہوں ایک تو بہاؤ کر فیہ الا خدا کی راہ میں۔ دوسرے
عامل زکوٰۃ زکوٰۃ وصول اور تحصیل کر لیا۔ تیسری مدیون یعنی قرضدار اگرچہ غنی ہو مگر مال اسکا قرض میں ڈوبا ہوا ہو
چوتھی وہ غنی جو زکوٰۃ کو اپنا مال کہے بلی میں خرید لیوے دینے فقیر سے مال کو مال لےوے یا بچوں کو جبکہ ہمسایہ ایک مسکین
ہو وہ سق کی کوئی چیز جو اسکو ملے ہی بخیر ہو یا سق **ع** عبد اللہ بن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
یحل الصدقة لغنی الا فی سبیل اللہ او ابن السبیل او جمل فقیریت جملہ علیہ فی ہذا کذا ویدعوک
ع ترجمہ ابی سعید سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیں عطا ہو صدقہ

میں ہو یا سفر ہو یا ایک ہمسایہ محتاج ہو یا مسکوک کوئی چیز صدقہ میں دے دے یہ کہے اور پرچہ بکری یا تیری دھرت کر دے
 ہو وقت اگر اوجیفہ کے نزدیک بجا ہو جو غنی ہو مال زکوٰۃ لینا درست نہیں ہے یا اس کہ بیعت الرجل اول الذکر
 ان زکوٰۃ ایک شخص کو کہا تک مال زکوٰۃ دینا درست ہے ممکن بشیں بزیاسا ترجمہ آخر جلا من الاصل یقال الرجل
 بنی حقیقۃ اخبرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وداہ بمائۃ من ابل الصدقة یعنی دینۃ الانصاف الذی قتل
 بخینیں جو کچھ نہیں بن سار کو روایت ہو دو بخیر دی ایک و انصاری نے جب کا نام محل بن آختمہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم صدقہ کے انون میں کو اونکو سودت دیت کر دیر یعنی دیت اس انصاری کی جو قتل کیا گیا تھا خیر میں
 شاید یہ فارمین کا حصہ ہو گا ورنہ دیت میں زکوٰۃ صرف نہیں ہو سکتی حسن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال السلام
 کدح یکدح ہما الرجل وجہہ فترشما البقی علی وجہہ ومن شام ترک الا ان یسال الرجل ذالسا طرا و فی امر
 لا یجد من ید امر کچھ سمرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا سوال کرنا اپنی منہ کو زخم کھانا ہے (قیامت کو روز)
 اب جہا چاہے اپنی آبرو باقی رکھو جہا جی چاہو حیا چھو دو البتہ یہ مضائقہ نہیں کہ آدمی حاکم سے سوال کرے یا اس وقت جو کچھ
 چاہے نہ ہو راہ ہو یا فاقی اور تنگی سے اضطرار کجالت میں سے قبیصۃ بن عمار قال الخلاء فی حال
 فاقیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قم یا قبیصۃ حتی تاتینا الصدقة فامرتک بھا ثم قال یا قبیصۃ ان
 للمسئلة لا یصل الا واحد ثلاثۃ رجل فخل حالۃ فخلت له المسئلة فقال حتی یصیب ہا ثم یمسک ورجل اذا
 جاۃ فاجتاحت مالہ فخلت له المسئلة فقال حتی یصیب قوما من عیش او قال سداد من عیش ورجل اذا
 فاۃ حتی یقول ثلاثۃ من ذوالحجۃ من قومه قد اصابت فلا نال الفاقۃ فخلت له المسئلة فقال حتی یصیب
 قوما من عیش او سداد من عیش ثم یمسک واما سواھن من المسئلة یا قبیصۃ سمحت یا کھا صا حبا
 سمحت امر کچھ قبیصۃ بن عمار سے روایت ہو میں ایک ترضو کا ضامن ہوا (سوال کرینکوی) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا
 اپنی فرمایا شہرہ جب تک کہ میں سو صدقہ کا مال ہمارے پاس آوے تو ہم تجھ کو دینے کے پھر فرمایا اے قبیصۃ سوال نہیں درست
 ہو کیونکہ اگر تین آدمیوں کو ایک نوہ شخص حیر ضامن کا ہو جہا پڑا اور انہیں کر سکتا تو سوال اسکو درست ہی (جب تک
 ضمانت سے اور ہو پھر باز رہنا چاہیے دوسری وہ شخص جسکو کوئی مصیبت یا آفت ایسی آئے کہ اسکا مال تباہ کر دیا اسکو بے
 سوال درست ہو یہاں تک کہ ایک ایسی پونجی حاصل کرے جو اسکی گزارے کو کافی ہو تیسری وہ شخص جسکو کوئی ایسی حاجت پیش آئے
 کہ تین عقلت آدمی اس کے قوم کے کہنے لگیں بیشک فلاں کو سخت حاجت پیش آئی ہے اسکو بھی سوال درست ہو یہاں تک کہ گزاری
 کے لائق پیدا کرے پھر باز ہو سوال سے سوالان صدقہ توں کو سوال کرنا حرام ہے جو شخص کہا ہے سوال کرے وہ حرام کہا ہے
 حاجت پیش آئے میں بہتے صدقہ توں داخل ہوگی جیسے مسافر کا مال راہ میں جا رہا ہو دھت ہو گیا یا فاقی کو جہا میں ضرورت
 پیش ہوئی تو سوال درست ہو غرض یہ کہ بغیر ضرورت شدید کے جہا علم نہ ہو کہ سوال درست نہیں ہے حسن ابن سیرین مالک از رجلا

من انصار الله صلى الله عليه وسلم قال ما في الدنيا شئ قال بل حلس بعضه ونسب بعضه
وقع شرب فيه من الماء قال التثني هما فانا بهما فآخذهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال من
يشترى هذا قال رجل اتاخذهما بدمهم قال من يزد على درهم من بين او ثلثا قال اجل انا اخذت ههما
بدمهم فاعطاهما اياه واخذت لدمهم فاعطاهما الا تفتك وقال اشترى باحد ههما طعاما فاخذ الى
اهلك واشترى الاخره فاعطاهما فانا به فهد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم لمعه وابداه ثم قال
له اذهب فليخطب وبع ولا ريبك خمس عشر يوما فذهب الرجل فخطب سبعين رجاء وقال اصاب عشرة
درهم فاشترى بسبعينها ثوبا وبعضها طعاما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا خير لك من ثوب

المسئلة نكت في وجهك يوم القيامة ان المسئلة لا تصلي الا ثلاثا فاذن في فتر مد قع اولن حتم مقطوع
اولن حتم صحيح محمد بن ناس بن ناسك سے روایت ہے کہ ایک و انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا سوال کی کوئی ہے
پوچھا کہ میں نے کچھ نہیں سنا وہ بولا کیوں نہیں ایک محل ہے کچھ اس میں سویم اور مجھ میں کچھ چھپتے ہیں اور ایک پائیک
جس میں پائیتے ہیں آپ نے فرمایا وہ دونوں چیزیں میرے پاس لے آؤ گیارہ اور ایک آٹا آپ نے ان دنوں کو ہاتھ میں لیا
اور فرمایا کون حدیث ہے اندوختہ و کچھ شخص بولا میں لیتا ہوں دونوں کو ایک درم کے بدلے میں آپ نے فرمایا کون پادہ
دیتا ہے ایک درم کو دو بار تین بار دیتی ہر ایک یا نیلام ہو ایک شخص بولا میں دو درم کو لیتا ہوں آپ نے وہ دونوں چیزیں ان کو
دین اور دو درم لے لیے اور و انصاری کو پوچھا کیا کہ ایک درم کا آٹا ہر ایک کو گھر میں والد کو اور ایک درم کی کھاری
لیکر آؤ وہ کھاری لیکر آیا آپ نے اس میں ایک لکڑی اور میں آٹا ہتھ سے ہتھک دی اور فرمایا کھانیا کاٹ کر لاؤ اس سے
دن تک میں تجھ پران نہ دیکھوں یعنی یہاں حاضر و نہایت اپنے کام میں مصروف رہے وہ شخص گیا اور کھانا
کاٹ کر لاتا تھا اور پچھتا ہوا پھر وہ شخص آیا اس نے دس درم کاٹی تھے کچھ روزوں کا کچھ خریدتا تھا کچھ روزوں کا غلہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے لیے ہے اس کو کہ سوال کا تیرے مذہب میں ایک دن ہر قیامت کے روز رسول ویت نہیں مگر میں
اور میں کو کچھ ہر ایک تو وہ جو نہایت محتاج ہو خاک میں لوٹا ہوا ہے وہ جو بہاری فرشتہ گیسر آؤ والا سر پر کہتا ہو میری
وہ سبھی خون کیا ہوا اور سپردیت لازم آؤ اور وہ دیت نہ ادا کر کہ تو مجھ پر سوال کر سکتا ہے اس حدیث کو عزت
اور ضروری اور کسب حلال کے بڑی فضیلت ثابت ہوئی **یا ک** کہ ہتھ المسئلة ہر ایک انھوں کی برائی بیان میں

الرد ریس الخ لا عن ابی مسلم الخ لا فی قال حدثنا الجری الامین اما هو الخ عجیب واما هو عبد بن قحان
عوف مالک قال کما عندک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او ثمانیت او تسعت فقال لا تباعون رسول اللہ
کہنا حدیث محمد بن یحییٰ عن فلان قال باعناک فاعادہم باعناک قال ان تصدوا الله ولا تشركوا به شيئا و
بما اول الصلوة الخمسين وتسعون وتسعون واسمك خضيفة قال لا تشاء الناس شيئا قال فلا تشاء

محمد بن حنفیہ قال لا یباع عبد الله الا بالثمن

عبد الله عليه وسلم

[illegible]

رضی اور خوشنود و پائین یارب العالمین حکم ثوابان قال کان ثواب رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال قل رسول الله و ہزین کف لے ان لا یسأل الناس شیئاً فانتکفل لہ بالجنتہ فقال ثوابان انا فکان لا یسأل احد شیئاً ثم حکم ثوابان سورہ بیت ہر جو مولیٰ تھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپنی فرمایا جو شخص مجھے اس بات کا طہینان دیو کر کہ وہ لوگوں کو ثواب نہ کرے گا میں بھی اس کو طہینان دے دوں گا جنت کی دہلے ثوابان کہتے تھے میں کسی کو کوئی تیز کچھ نہیں دیتا یا ثواب

سوال سوچنیکا بیان حضرت ابوسعید الخدریؓ ان ناسا من الارض لم یسألوا رسول الله ﷺ فاعطاهم

بیشتر سالو که فاعطا همی ادا نفد ما عنده قال ما یکنو عنده من خیر فلن اذخره عنده و من

يَعْلَمُ اللَّهُ مَنْ يَنْتَفِعُ بِغَنَةِ اللَّهِ وَزَنْبُكَ يُجِيرُكَ اللَّهُ وَمَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدًا مِنْ عَطَاءٍ أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

صلی اللہ علیہ وسلم

بھڑا آنے دیا یہاں تک کہ جو کچھ آپس تھا خیرِ موسیٰ کی اس وقت آپ فی فرمایا میرا پس جو مال ہو گا میں کو تم کو ملے گا

چند روز کا میکر جو شخص سوال سے بھنا چاہے گا اللہ اس کو بھلا دیگا اور جو غنی بننا چاہے گا اللہ اس کو غنی کرے گا اور جو صبر کرے تو اس

الہیے حامی گا، اللہ کو صبر دے گا اور صبر سے بہتر اللہ کو کسی نعمت کیسے نہیں دی جاسکتا یہ گنجائش ہے عجز ابن مسعودؓ

قال الله صلى الله عليه وسلم من اصابته فاقة فانه لها يا الناس لم تسد فاقته ومن انزلها الله

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غلبته الدنيا غلبته الآخرة

شأن الله له بالحق ما يموت عاجل أو على أجل مرمي به سيد الدنيا مولود سيد الدنيا

الہدی علیہ السلام کے جسکو فائدہ پہنچا وہ لوگوں کو خطا پر لری اور ہرگز اسی کا وہ سچی فائدہ نہ دے اور جو اللہ کے رسول کو دیکھ کر

الہند کوئی پرواہ نہ کر دیکھا یا تو چراغ و کیمیا اور موت و حشر کی سیسہ پلکیں کھم مچا دیں لی ریاکاروں کو جو کراؤ نہ دے میں سن

ابن ابي عمير عن ابن عمر قال سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يحب المتكفلين

سائل لا ید فاسأل الصادقین ثم حمید بن الفراء یروایت ہر فرسی را و کما نام معلوم نہیں کیا تھا (۱) نے رسول اللہ
 کو کہا میں سوال کروں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو سوال کر نیک لوگوں کو ورنہ تیری تدبیریں
 ان السائل قال استعملنی عسکرہم اللہ عنہ علی الصدقة فلما فرغت منها وادیت ہا الیہ ارجی
 بعالة فقلت انما عملت للہ ولجری علی اللہ قال اخذما اعطیت فان قد علبت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فمائی فقلت مثل قولک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئاً من غیر ان تسالہ
 فکلی و تصدق ثم حمید بن الساعدی (عبد اسد بن سعدی) اسے روایت ہی مگر حضرت عمرؓ نے حال کیا حدیث
 بربیع میں اس کا نام کو فارغ ہوا اور حدیث کا مال اوبیکے حوالے کیا انہوں نے اس حدیث کا بدلہ مگر وینا چاہا میں نے کہا نہایت
 میں نے خدا کی قسم کہ میرا جی بھی ہی دیکھا حضرت عمرؓ نے کہا جو میں دیتا ہوں سو لے لے میں نے بھی یہی کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کیا تھا آپ نے کچھ دینا چاہا میں نے بھی کہا تب آپ نے فرمایا جب تجھے کوئی چیز غیر سوال کے ملے تو اس میں سے کھا اور صدقہ
 اگر حسن عبد اللہ بن عثمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وهو علی النبی وھوین کر الصدقة و النصف
 منها و السئلة الیہ علیا خیر من ید السائل السائلة ثم حمید عبد اسد بن عمرؓ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ نے سید پرستی سے گامیان کر رہے تھے و صدقے لینے سے بچنا اور سوال کو باندھ کر کبھی ذکر کرتی تھی
 آپ نے فرمایا اور والا یا تجھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے جو انگٹا ہی رہیے اس کی راہ میں دیوڑالی کا درجہ بہت سے دینے والی کا
 حسن مالک بن فضالہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ید فی ثلاثہ فید اللہ العلیا و ید اللہ علی اللہ
 تلیدھا و ید السائل السائل فاعط الفضل ولا یفقر عن نفقت ثم حمید مالک بن فضالہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے ہاتھ ہیں ایک تو اللہ کا ہاتھ جو بلند ہے دوسرے دیوڑالی کا ہاتھ جو اس کے نزدیک ہے تیسری قسم
 کا ہاتھ جو نیچے ہے پس جو حاجت سے زیادہ ہو وری اور اپنی نفس کا کہنا ستان یا کسیب الصدقة علی اپنے ہاتھ میں ہی نہ
 کہ صدقہ لینا کیسا ہے حسن ابنے رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث یحلا علی الصدقة من بنی مخزوم فقال لا ی
 رافع صعب فانک تصید منھا قال حسن ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستأذنا فأتاہ فقال لہم انکم
 من القسہم وانکم لامل الیہ الصدقة ثم حمید ابو رافع روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا شخص کو بنی مخزوم میں
 سے صدقہ پر مقرر کیا اس نے ابو رافع سے کہا میری ساتھ یہ چلو کہ مجھے کچھ ملے گا وگنا میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 پوچھوں جب انہوں نے ان کو پوچھا تو آپ نے فرمایا مولیٰ ایک قوم کا اوہ نہیں ہیں سے ہوتا ہی اور ہمارے کو صدقہ درست نہیں
 (تو میری یہ ہے درست ہوگا تو ہمارا مولیٰ (غلام آزاد) ہے عکرم انس از النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زینب بنت العاشق
 بنا مینعہ من لخنھا کا خوف ان تکون صدقة ثم حمید حضرت رضی سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ
 کہیں کوئی کچھ رنجانی جس کا مالک معلوم نہ ہوتا آپ اس کو نہ لیتی اس خیال سے کہ صدقہ کا نہ ہو عکرم انس از النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وجدتم قال لولا الخفاف ان تكون صدقة لا كانت خمر حمه ان سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان ایک کچھو پائی فرمایا اگر کچھ بکھیر دیتا کہ صدقہ کی ہر تین اسکو کہا ہے تا کہ ان بنی عباس قال بشتی اے
 الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اہل اعطاه ایاہ من الصدقة ثم حمہ عبد العبد بن عباس سے روایت ہو کہ
 یا پائے کچھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیچا وہ اونٹ لینے کو جو اپنے اونٹوں پر ہے صدقہ میں سے روایت شاید کچھ
 حضرت نے ان کو قرض لے کر پھر صدقہ کے اونٹوں کو اسکو دیا کہ وہ کچھ صدقہ جہاں کو دے دے تا کہ
 الفقیر ہدیہ ملے صدقہ فقیر کے کیلئے صدقہ میں سے روایت ہو کہ
 بلحکم ما هذا قال لوشی تصدق به علی بیری فقال هو لها صدقة ولنا صدقة ثم حمہ ان سے روایت
 ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت آیا آپ نے پوچھا یہ گوشت کیسا لوگوں نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بریدہ کو کھد میں ملا تھا آپ نے فرمایا
 یہ بریدہ کیلئے ہے ہر اور ہماری اسلحہ پر ہے (بریدہ کی طرف) یا اب من تصدق بصدقہ ثم ورثھا
 ایک شخص نے صدقہ دیا پھر اسکا وارث ہو گیا تو لے لی وہی عمر بنیدہ ان احراۃ ات رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فقال لکنت تصدقت علی ابی بولیدۃ وانھما ماتت وترکت تلك الولیدۃ قال قد جئتک
 ورجعت الیک فی المیراث ثم حمہ بریدہ سے روایت ہو کہ کورت اسی رسول اللہ کے پاس رہے میں نے اپنے مان کو
 ایک لڑکی سے منی تھے اب وہ مرنے لگی اور وہی لڑکی چڑھ گئے آپ نے فرمایا تم ابراہیم کو پورا ہو گئیں اور نو ذریعہ ہو کر
 پاس چلے آئی تم کے میں یا اب حقو المال مال کے حقوق کا بیان عمر عبد اللہ قال کنا نخذ الماعون علی
 عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاریۃ الدلو والقدرا ثم حمہ عبد العبد بن مسعود روایت ہو کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مین ماعون ڈول اور گچی کو سمجھتے تھے کہ لا یمسنا عون وکنو دالون کے بڑی نعمت ہو مطلق
 ہو کہ ضروری چیزیں گھر کی اگر کوئی مانگے تو متعارف دیو عمر ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من خاف
 کنز لا یؤدی حقہ الا جعلہ اللہ یوما لقیۃ یحیی علیھا فی نار جہنم فتکوی بها جہنم ووجنبہ وظهرہ
 حتی یقضی اللہ تلک البین عبادۃ فی یوم کان مقداره خمسیۃ الف سنۃ مما تعدون ثم یری سبیلہ اما
 الی الجنة واما الی النار واما من صاحبکم لا یؤدی حقہا الا جعلت یوم القیامۃ وخرھا کانت فیطخ
 لها بقاع قرقر فتطبخ بقر ونبھا وطقھا باطلا فھا لیس فیہا عقصاء ولا لجماء کلما مضت اخرھا
 ہوت علیہ ولاھا حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم کان مقداره خمسیۃ الف سنۃ مما تعدون ثم یری
 سبیلہ اما الی الجنة واما الی النار فاما من صاحبکم لا یؤدی حقہا الا جعلت یوم القیامۃ وخرھا کانت
 فیطخ لها بقاع قرقر فتطبخ باخفافھا کلما مضت علیہا اخرھا فرقت علیہ ولاھا حتی یحکم اللہ تعالیٰ
 بین عبادہ فی یوم کان مقداره خمسیۃ الف سنۃ مما تعدون ثم یری سبیلہ اما الی الجنة واما الی النار

ثم حمزة ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس کوئی مال ہو وہ اس کے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو
 قیامت کے روز اس مال کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے اس سے اس کی پیشانی اور پسلی اور پیٹ وغنی جاوے گی یہاں تک کہ انھیں
 کر دے اپنے بندوں کا اس میں جو تمہارا حساب ہے پچاس ہزار برس کا ہوگا پھر بعد اس کی اس کو اپنی راہ معلوم ہوگے جنت
 کی طرف ہو یا دوزخ کی طرف اسی طرح جو بکریوں والا اون کے زکوٰۃ نہ دیکھا تو قیامت کے روز وہ شخص اون بکریوں کو سائی
 ایک سو تیس ہزار میں والا جاویگا اور وہ بکریاں اس کو سینکڑوں کو مار گئے اور کروڑوں کو کچلین گی اون بکریوں میں
 کوئی بکری تیرے سینک کی پائی سینک نہ ہوگی بلکہ سیکہ سینک واری ہوگی تاکہ خوب مارین جب ایجاب دہی یا دہی سب
 بکریاں اچکین گی تو پھر تیرے پہلے بکری آوے گی اور مارنا شروع کرے گی آخر تک کہ اس کا جل جلاہ فیصلہ کر لے گا اپنی بند
 میں قیامت کے روز جو تمہارا حساب ہے پچاس ہزار برس کا ہوگا پھر بعد اس کی اس کو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کی طرف ہو یا دوزخ
 کی طرف اسی طرح جو اونٹ والا اپنا اونٹوں کی زکوٰۃ نہ دیکھا تو قیامت کے روز وہ اونٹ زیادہ ہو یا دوزخ جتنی اونٹ تھے سب
 گے اور اونٹ والا صاف میدان میں بٹھایا جاویگا اور وہ اونٹ اس کو روز دین گے اپنی پانوں کو جب ایک گرز جاویگا تو
 اسے اس کا پھر بھلاؤ لے گا اسی طرح سے یہاں تک کہ انھیں صلہ کر دے اپنی بندوں میں اس کے ان جو پچاس ہزار سال کا ہوگا بعد
 اس کے اس کو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف **مسند ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** نحوہ قال
 فی قصۃ الابل بعد قولہ کایؤدی حصۃ قال ومن حصۃ اہل ہا دیوم وردھا ثم حمزہ ابوہریرہ روایت میں ہے
 اسی کی مثل ہے جو وہ گز رہی لیکن اونٹ کے حصے میں اتنا زیادہ ہے کہ نہ ادا کرتا ہو حق اور نہ اس کی خیر میں سے ایک کچھ بھی ہے
 کہ جب وہ پانی پینے آوے تو اس کو دے اور وہ پلاوے **مسند ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
ہذا القصة فقال لہ یعی لابی ہریرۃ فما حو لابل قال تظن ان کرمیتہ و تمنح العزیزۃ و تفقر الظہر و تظن
الفحل و تفسق الذین ثم حمزہ ابوہریرہ روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر بھی قصہ بیان کیا راوی ابوہریرہ
 پوچھا تو اونٹوں کا کیا حق ہے انہوں نے کہا اچھا اونٹ خدا کی راہ میں دینا اور زیادہ دوزخ کے اونٹنی بخش دینا اور سو کوئی کیو نہ
 اور جتنے کے لیے نہ کوفت دینا اور وہ لوگوں کو پلانا دوسرے روایت میں اتنا زیادہ ہو و اعادۃ دلوھا اور اس کو تھن
 عاریت دینا یعنی دوزخ کی لیے **مسند جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر کل مجاہد عشرۃ اوسق**
من التمر یقتوی لوقۃ المسکین ثم حمزہ جابر بن عبد اللہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حکم کیا جو شخص دن میں ایک وق سا چھ صاع کا ہوتا ہے (بھور کے کٹے دودھ ایک خوشہ مسجد میں لے جاوے) مسکین کو بخشے
مسند ابی ہریرۃ زکوٰۃ صلاوہ ہر تمہارا اور تقریبا لی ستہ کا **مسند ابی سعید الخدری قال سبیتنا فخر مع رسول اللہ صلی اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم فی سفرنا لواء ہر رجل علی ناقۃ لہ فجعل یصلی فہا یمینا و شمالا **قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
من کان عندہ فضل فلیعده بہ من کل ما عنده فضلہ و من کان عنده فضلہ فلیعده علی من لا زاد لہ حتی

خلفہ ائمہ لاحقوا احد من الفضل رحمہ اللہ البصیر خدیری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 تھے سفر میں تین ایک شخص آیا ایک اونٹ پر سوار تھا اور اونٹ بائیں اوسکو پہرے لگا رکھ کر اپنے ساتھ لوگ دیکھیں
 اونٹ کیسا عمدہ ہے اور بھڑون لگی کہا اوسط کر کہ وہ اونٹ چلتی چلتی تھک گیا تھا اس لیے اوس نے اونٹ بائیں مڑا کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم دیکھیں اور اوسکو دوسرا اونٹ دینا آپ نے فرمایا جسکے پاس توشہ تھا منسل ہو تو اوسکو دیو جسکے پاس توشہ
 نہیں ہے وہاں تک کہ تم فی گمان کیا کہ ہم میں کسی کو خوشنیں ہے فاضل خبر کا حسن عجب حدیث ابن عباس قال لما نزلت
 هذه الآية والذين يكتزون الذهب والفضة قال كبر ذلك على المسلمين فقال عمر رضي الله عنه
 انا افرج عنكم فانظروا فقال يا بنی الله انه كبر على اصحابك هذه الآية فقال رسول الله انا
 الله لم يفرح النبی الا لیه طیب ما بقی من اموالکم وانما فرض المورث لتكون لمن بعدکم فکبر عنکم
 قال لکما اخبرک بحسب ما یکنز المرء المراتبة الصالحة اذا نظر الیها سرتہ واذا امرها اطاعتہ واذا اغان
 عنہما حفظتہ رحمہ مجاہد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا جب یہ آیت اتری والذین یکنزون الذہب
 والفضة الخ تو مسلمانوں پر بھت شاق ہوئی کیونکہ ظاہر آیت میں معلوم ہوا کہ جو لوگ چاندی اور سونا رکھیں جو زمین کے
 اور املا کی راہ میں صرف نکرین کے تو قیامت کے روز جہنم کی آگ میں گرم کر کے اذکاب بن اوس سے داغ جاوے گا حالانکہ
 سب لوگ بڑے پیسہ اپنی آل اولاد کو سطر رکھ چڑھتے ہیں اور جسم کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس شکل کو فرم کر آیا
 پیڑہ گئے اور عرض کیا یا بنی اللہ یہ آیت تمہاری اصحاب پر بہت شاق ہوئی آپ نے فرمایا اسے جل جلالہ نے زکوٰۃ اوسط
 فرض کے کہ باقی مال پاک ہو جاوے اور جس مال کے زکوٰۃ دی جاوے وہ کس نہ نہیں ہو اور اس نے مقرر کیا میراث کو
 اسی واسطے کہ مال وارثوں کو پہنچے اور اس وقت تعمیر کئے حضرت عمر نے آپ سے فرمایا میں تجھ کو وہ بات بتاؤں جو سب سے بہتر خزانہ
 مسلمان کا وہ نیکوئی ہے جو جب مرد و مک و طرفہ کچھ تو وہ مرد کو خوش کر دے اور جو حکم کرے ان کے اور جو سب سے بہتر حفاظت
 کرے **باب** حوالہ سائل لکھ کر کیا ہے **عمر بن الخطاب** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السائل
 حق وان جاء على فرس من حمير امام حسين عليه السلام روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سائل کو حق ہے اگرچہ گھوڑے پر ہو کر
 ہیں اگر ہو سکے تو اس کو دیوی نہ ہو تو زری ہو جو ب دیوی سختی نہ کرے کہ گھوڑے پر سوار ہو اور ہیکل ہنگام ہو **عمر بن الخطاب**
 و كانت ممن يبع رسول الله صلى الله عليه وسلم انما قالت له يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان للسائقين
 ليقوم علي بابي فما اجد له شيئا اعطيه اياه فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لم تجد له
 شيئا فاعطيه اياه الا ظلفا صهرا فادفعه اليه في يدك **عمر بن الخطاب** روایت ہے کہ عید سے روایت ہے کہ انہوں نے بیعت کی
 تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ سکین میرے بعد دی رکھنا ہوتا ہے اور اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے جو جو
 اوسکو دین آپ نے فرمایا اگر میرے پاس کچھ ہے نہ ہو سیکل جو میری کہہ کے تو دی دے گا کہ میں دیکھوں **عمر بن الخطاب**

مخرد کرنا چاہتا ہوں جو میرے تھوڑا سا ہر ایک مسکین اور فقیر سے سلوک کرنا بہتر ہے یہ بھی ضرور دیکھیں کہ وہ فقیر مسلمان ہو
بلکہ کافر ہو تب بھی اسکو دنیا درست ہو اور ثواب کا باعث ہو خیال کر لی کہ حدیث میں آیا ہے **باب الصدق علی**
اہل الذمۃ کا فرد مخصوص تو یزید کا بیان **عمر** اسماء قالت قدمت علی اہل مراغبۃ فوجدتہا یشرکون فی الخمر
مشرکۃ فقلت یا رسول اللہ ان احی قدمت علی وہی راغبۃ مشرکۃ افاصلہا قال نعم فصل اہل اہل
اسمار سے روایت ہو میری ان آئی جو پڑھ کر قریش کے دین کی طرف تامل ہے اور اسلام کو نفرت کہتے تھے میرے کیا یا رسول اللہ
میری ان آئی ہو اور وہ اسلام کو نفرت کہتے تھے میرے کیا میں اس کے ساتھ سلوک کر دے اپنے فرمایا ان سلوک کی پستی ان
باب ما لا یجوز منعه جس چیز کا رکنار درست نہیں **عمر** امراۃ یقال لہا ابو یسۃ عن ابیہا قالت استاذن
ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل سینہ وینزل فی صدۃ فجعل یقبل یتزعم قال یا رسول اللہ صلی اللہ
اللہ علیہ لایحل منعہ قال یا بنی اللہ ما لشیء الذی لایحل منعہ قال لیلح قال یا بنی اللہ ما لشیء
الذی لایحل منعہ قال ان تفعل الخیر خیرک **عمر** حمیرہ سے روایت ہو اس نے نقل کیا پنجر باب ابو یسۃ
(عمر سے) انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ اس نے ان کے جب آئے تو پکا قیص انہا کو آپ کے بدن مبارک کو چھنی کر
اور پڑھ لگے (محبت سے) پھر عرض کیا یا رسول اللہ وہ شے کیا ہو جس کا رکنار درست نہیں آپ نے فرمایا پانی پھر عرض
کیا یا بنی اللہ وہ کیا شے ہے جس کا رکنار درست نہیں آپ نے فرمایا نہ کہ پھر عرض کیا یا بنی اللہ وہ شے کیا ہو جس کا رکنار
درست نہیں فرمایا جتنی نیکی تو کرے اور مقدر تیرے پڑھ لگے **عمر** حمیرہ سے روایت ہو اس نے نقل کیا پنجر باب ابو یسۃ
اس کے سوا بھی جو چیز ہو سکے تو دیو کر دکنار دیکھیں **باب المسئلۃ فی الساجد** محمد کے اندر رسول کریم
عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل منکم احد طلم الیوم
مسکینا فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ دخل المسجد فاذا انا بسائل لیسال فوجدت کسیرۃ خبز فی ید
عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فذمہا الیہ **عمر** حمیرہ سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم کیا کوئی تم میں سے ایسا ہو جس کو مسکین کو کھانا کھلایا ہو اجر ابو بکر نے کہا میں مسجد میں آیا ایک سائل نے
سوال کیا میں نے ایک کراہی کا جو عبد الرحمن کے ہاتھ میں تھا لیکر اسکو دیدیا **ابو** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسکین کو
مسجد میں نہ ڈالتے ہر اگرچہ سوال مسجد کے اندر کرنا مکروہ ہو اور بعضوں کے نزدیک دنیا بھی مکروہ ہو مگر یہ قول خفیف ہے
مرقاۃ۔ باب رخصۃ المسئلۃ بوجہ اللہ علی اسے کو نام پڑنا مکروہ ہو **عمر** جابر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لیسال بوجہ اللہ الا الجحۃ **عمر** حمیرہ سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کے نام پر کوئی چیز نہ لگی جابوی سو حبت کے **باب** عطیۃ من سئل باللہ جو شخص اس کے نام پڑنا کو اس سے
کیا کرے **عمر** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعاض باللہ فاعینہ وہ من

سال بالہ فاعطوہ ومن دعا کد فاجیبوہ و من سئح الیکم معروفا فاکفؤہ فان لم یجدوا صا
 نکا فؤزہ فادعوا لہ حتی تروا النکحہ قد کافتموہ ثم حمیہ عبد بن عمر رضی عنہ روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جو شخص اس کے نام سے یا نہ لکھ کر تو اس کو بنا دوا اور جو شخص سوال کرے اس کے نام سے اس کو دوا اور جو شخص تم کو بلا کر
 تو قبول کرو اور جو شخص تم سے احسان کرے تو تم اس کا بدلہ دو اگر بدلہ دینے کی طاقت نہ ہو تو اس کو سب دھار کر دینا تک کہ تم کو محبوب
 بدلہ ہو گیا **ف** میں نے فرمایا کہ اس کو فائدہ ہو دنیا یا آخرت میں **یا حبیب** الرجل یخیر من مالہ آدمی اپنا مال
 صدقہ دیوے کو کیا **ثم جابر بن عبد اللہ الانصاری** قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل
 بمثل بیضة من الذهب فقال یا رسول اللہ اصبت هذا من معدن فخذها فحق صدقہ ما اصابک
 غیرہا فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتاہ من قبل کنا لایمن فقال مثل ذلک فاعرض
 عنہ ثم اتاہ من قبل کنا لایس فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتاہ من خلفہ فاعرض
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخذہ بها فلو اصابته لا وجعته او لعقرته فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ائی احد کیمایا عیالک
 فقول هذه صدقہ ثم یقعہ یتکف الناس خیر الصدقات ما کان غرض غنی ثم حمیہ جابر بن عبد اللہ
 روایت فرماتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنی مین ایک شخص آئی وہ برابر سونا لیکر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں نے ایک کان مین سے پایا آپ اس کو لے کر بھیج دیجئے کہ میں اس کو میری پس کچھ مال نہیں ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے
 کیا اور ایسا ہی کہا آپ نے منہ پر لیا پھر پیچھے سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا لیکر ہینیک دیا اگر اس کو لگتا تو زخمی کر دیتا یا چوٹ
 دیتا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک تم مین سے اپنا سب مال لیکر چلا آتا ہے اور کہتا ہے یہ صدقہ ہے پھر پوچھ کر لوگوں کو اسے
 ہاتھ پھیلانا ہر بہتر صدقہ ہے جس کا مالک صدقہ لیکر الدار ہے **ف** دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ خذ عنہ احوالک
 لا حاجۃ لکنا بہ لے لے اپنا مال ہم کو اس کو حاجت نہیں ہے۔ آنحضرت ص نے وہ صدقہ قبول نہیں کیا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ یہ محتاج
 ہو جاوے گا اپنی عیال کو کیا کہلاوے گا سب مقدمہ اپنی عیال کے پرورش ہے ہر جو حاجت ضروری ہو گئی وہ مسکینوں
 کو دیوے دوسرے کو دے کر شرب آدمی اپنا کل مال صدقہ دیتا ہے تو بے دینوں کی اس کو نہت اور شرمندگی حاصل ہے تو ہے اور غصے
 گہرا تا ہی پھر ہے نیک سے کیا ناکندہ جو بعد کو بری معلوم ہو برخلاف اس کی یہ بہتر ہے کہ کچھ صدقہ دیوے کو کچھ اپنے دھڑکھڑ **عن**
 عبد اللہ بن سعد سمعنا ابیہ سعید الخدشی یقول دخل رجل المسجد فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الناس ان یخرجوا
 ثیابا فطرحوا فامرہ منہا بشوین شہد حث علی الصدقۃ فطرح احد الثوبین فصاح بہ وقال خذ
 قبولتہ ثم حمیہ عبد بن عمر رضی عنہ روایت فرماتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
 لوگوں کو کہ اپنے ہاتھ سے ہاتھ دے کر ان کے (صدقہ کے طور پر) لوگوں نے کپڑے تو الی آپ نے دیکھ کر اس شخص کو جو پھر فضیلت بیان
 کی صدقہ کے وہ شخص دن کو کپڑوں مین سے ایک کپڑا لے کر آگیا آپ نے اس کو دانا اور فرمایا ہے کپڑا اپنا **ف** کیونکہ اس کو

الصلی اللہ علیہ وسلم
 سنہ ۱۰۰ ہجری
 مین طرف سے آیا اور ابی لکھا ہے

الصلی اللہ علیہ وسلم

منہ پر لیا ہے

دو ہی کپڑے تھے اور وہ ضرورت سے زائد نہ تھے سو پھر صدقہ اپنے قبول نہ کیا **ع** اس پر حضرت ابی ہریرہؓ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر الصدقات ما ترک غنیہ او تصد بہ عن ظہر غنیہ وابدایمین
 بقول ترمذی رحمہ ابو ہریرہؓ روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صدقہ وہ ہے جو مالدار چھوڑ کر صدقہ دینے والی
 رہے بعد صدقہ لگانے کے اور کمال مالدار ہے اور پہلے صدقہ اس کو دے جو تیری عیال میں نہ ہو ہی **باب**
 الرخصۃ فی ذلک کل مال صدقہ دینے کی اجازت **ع** ابی ہریرہؓ انہ قال یا رسول اللہ ای الصدقۃ افضل
 قال جسد النفل وابدایمین بقول ترمذی رحمہ ابو ہریرہؓ روایت ہے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے
 آپ نے فرمایا جو کم مال والا تکلیف اور شمار و دیوی اور پہلے صدقہ دے اور ان لوگوں کو جن کا خرچہ تیری اوپر ہے ریختہ اور لوگوں
 کی لیے ہے جو اس پر پورا بھر و سارا کھنڈیوں **ع** اسلمہ قال سمعت عمر بن الخطاب یقول انما رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یوما انت تصدق فوافق ذلک ما لا عندی فقلت لیوم اسبق بابکران سبقتہ
 یوما فحجت بنصف مالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما البقیۃ کاهلک فقلت مثله قال والی
 ابوبکر یکل عندہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما البقیۃ کاهلک قال ابقیۃ ظلم اللہ ورسولہ قلت کاسابقک
 البقیۃ ابد **ع** ترمذی رحمہ حضرت عمرؓ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا صدقہ لگانے کا اتفاق ہوا وقت تیرے پاس
 مال تھا میں نے کہا اگر میں ابوبکرؓ سے بڑھ جاؤں گا اگر کچھ بڑھنے والا ہو گا تو میں ادا مال لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا تو نے اپنے گھر بار کیو ہٹو کیا چھوڑا میں نے کہا اسی قدر آیا ہوں پھر ابوبکرؓ جو کچھ ان کے پاس تھا سب کے لئے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم نے گھر بار کیو کیا چھوڑا انہوں نے کہا ان کیو ہٹو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو نے تیرے
 دل میں کہا میں تم کو کبھی بڑھ نہ سکوں گا **ف** اس حدیث سے ابوبکر صدیقؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ ہر چہ پہلے
 باب کے حدیثوں سے سارا مال صدقہ دینے کو اپنے منع کیا تھا مگر وہ منع دینی لوگوں کیو ہی جو پورا بھر و سارا اس پر نہ کھنڈیوں
 نہ ابوبکر صدیقؓ سے لوگوں کیو ہی **باب** فی فضل سقی الماء پانی پلانے کی فضیلت **ع** سعید بن سعد بن
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الصدقۃ اعجز البلیک قال الماء **ع** رحمہ بن السیسی روایت ہے کہ
 انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا کونسا صدقہ آپ کو زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا **ع** سعد بن
 عبادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خنوق ترمذی رحمہ دوسری روایت میں سعد بن عبادہ سے ایسا ہی مروی ہے **ف**
 پانی کا صدقہ کنوان سد سافرو کسی یا نمازیوں کے لیے نہ ہونا سبیل اپنے کے کہنا **ع** سعد بن سعد بن عبادۃ انہ قال قال رسول اللہ
 ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء قال حفص بن یزید وقال ہذا لام سعد ترمذی رحمہ سعد بن عبادہ
 کہا یا رسول اللہ میری ام گئیں اب کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی انہوں نے اسے ایک کنوان کھدایا اور کھانا کھا تو اب
 سعد مان کو پوچھے **ف** سعد بن عبادہ شہور صحابی انصاری میں **ع** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال ایما مسلم کسی مسلمان ثواباً علی عریک ساء الله من خضر الجنة وایما مسلم اطم مسلماناً علی جموع الطعمه
الله من قمار الجنة وایما مسلم سقاها ظمها سقاها الله عز وجل من حقیق المختوم ثم رحیمه ابو سعید خدری
روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنا دی جب وہ نکلا ہو تو اس کی جلا جلا اور سکونت و کثیر کثیر زیادہ
اور جو مسلمان کسی مسلمان کو کھانا کھلا دی جب وہ پہنکا ہو اللہ اس کو جنت کی پہل پہنکا دے گا اور جو مسلمان کو پائے
پلا دی جب وہ پہنایا ہو تو اس کو جنت کی شرب پلا دے گا **باب** فی المغتصبات و فی عاریت دنیا حسن ابو بکر بنہ السلو
قال سمعت عبد الله بن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان یغفر فی غفلة اعلی من صبیحة
الغضا یعمل لاجل فی غفلة منھا ارجاء ثوابھا و تصدیق موعودھا الا اذ خله الله بها الجنة ثم رحیمه ابو سعید
سلوی روایت ہے میں نے سنا عبد اللہ بن عمر کو فرمایا رسول اللہ نے چالیس خصلتیں ہیں ان سب میں بہتر شتر و نیا بکری کا
ہو رو دو پیڑ کے لیے (کو کسی شخص ان خصلتوں میں سے کسی کو ثواب کی امید کہے اور اس کو صدقہ کو سپرد کر دے کہ اگر اللہ
جل جلالہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ حسان بن کہا ہم نے ان خصلتوں کو گناہ سے سلام کا جواب دینا چھینک کا جواب دینا
میں کو کاٹنا وغیرہ اٹھانا تو پندرہ خصلتوں تک دوسرے کے **باب** لجر النکاح و قرآن کے ثواب کا بیان **عمر بن**
قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان النکاح ان الا یزال الذی یعطی امر بکامله فلو طایب بینه ففقه
حقه یدفع الی الله امر له به احد المتصدقین ثم رحیمه ابو سعید خدری روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خزانچی امانت دار کو جو حکم کے موافق پورا پورا دیتا ہی خوشی سی اس کو جو حکم کی حکم ہو اور اتنا ہی ثواب ہے جتنا تصدیق ہو
کو **کوف** چار شرطیں ہیں۔ ایک اجازت مالک کی۔ دوسری پورا دینا۔ تیسری خوشی سے۔ چوتھی اس کو دینا جو حکم ہے **باب**
المراة تصدق من بیت زوجها عورت اپنے خاوند کا مال صدقہ کی شکر اٹھاتے قالت قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم
اذا انفقت المرأۃ من بیت زوجها غیر مفسدة کان لہا الجرم انفق ولزوجها اجرا کتبت الخازنه
صفت ذلک لا یتقص بعضہم لجر بعض ثم رحیمه حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب عورت خیر کم کو اپنے خاوند کے
گھر سے اور فساد کی نیت نہ ہو تو اس کو بھی ثواب ملے گا خیر کم نہ لے گا اور اس کے خاوند کو گناہ کا ثواب ملے گا اور جس کو تحویل میں ہو اس کے
ثواب ملے گا سب کو برابر ملے گا نہ بیش **ف** فساد کی نیت نہ ہو غرض یہ کہ خاوند کی خیر خواہی ہو ورنہ اگر خیرات کرے تو اس
نیت سے کہ بچا لو گون کو اور مال نہ دیو **عمر بن** قال لما بع رسول الله صلی الله علیہ وسلم النساء قامت امرأۃ
جلیلة کا تھا من ساء صفر فقالت یا نبی الله انا کل علی اباؤنا وانا ثمننا۔ قال ابو داؤد وارقمہ وادوا جندا
فما یحل لنا من اموالہم قال الرطب کلنہ تصدقہ ثم رحیمه سعد بن روایت ہے جب بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو ایک
عورت بہت مٹی گویا صفر کی عورت ہے (صفر ایک قبیلہ) اسی اس کی عورتی اس کے ہم لوگ تو ان کے میں اپنے **باب** اور بیرون
اور خاندان کے تو ہم کو ان کے مال میں سے کیا بدست ہو اپنے فرمایا روٹی ترکاری طب کو کھاؤ اور دوسرے چیزیں

[illegible]

پارہ کیا مروان
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محدث علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدلتے فقہر فلانین سیدہ و امرتی فحسنت سائرھا
 ترجمہ حضرت علیؓ نور دہیت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخرا کیا اپنی از نون کو تیں کر اپنی باتیں پیر مجھ کو کیا میں نے ہر
 قدر بانی تو ان کو بخرا کیا اونٹ کو بخرا کرنا افضل ہر اور گائی بھری کو بخر کرنا بخرا کی کینیت اگے آتی تو حضرت عبداللہ بن
 قریظ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم الايام عند الله تبارک تعالیٰ يوم النحر ثم يوم النفر وهو اليوم الثاني
 قال و قرب لرسول الله صلى الله عليه وسلم بدلت حمس ست فقطقز نزد لفرایہ باتیں میں پیدا آفما و حبت
 مجنوبیہا قال افکلکم بکلمۃ خفیفة لم افہمها فقلت ما قال ان من شاء اقطع ثم حمیرہ عبد بن راسد بن قریظ سور دہیت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنوں کو بخر کرنا نزدیک یوم النحر ہے (روین قریظ ذی حجج) مجھ کو یوم النفر یعنی اس کو
 کا دن رگیا تو میں نے فرمایا اسے اس دن کا نام ہوا کہ اس دن لوگ مناسین قرار دیا نام کرتے ہیں (راوی نے کہا کہ اس دن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانچ یا چھ نہت لاکھ لگیں بخرا کیو ایٹو) ہر ایک اون میں سے آپ کے نزدیک ہوتا جاتا تھا تاکہ پہلے
 اس کو بخر کر لیں (یہ آپ کا مجھو تھا کہ جانور بھی خوشے سے اس کی راہ میں اپنی مناسین شمار کرنا چاہتے تھے) جب بخرا کر لیں
 اور گریہ کر اس پر کر دہوں پر اس وقت اپنی آہستہ کچر فرمایا میں نے سمجھا پوچھنا تو معلوم ہوا آپ کی فرمایا جا جا ہر ہر سب سے گوشت
 کاٹ کر چا بی عیسیٰ عیسیٰ بن الحارث الکندی قال شہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع ولے
 بالبدن فقال ادعوا الی ابا حسن فذکر لہ علی رضی اللہ عنہ فقال لاخذ باسفل الحجر ثم و اخذ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یا علاھا ثم طعن ابھا فی البدن فلما فرغ من کفیلته و اردف علیا رضی اللہ عنہ ترجمہ فر بن الحارث کندی
 سور دہیت ہر میں موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھو الوداع میں اونٹ لاکھ کر آپ نے فرمایا یا ابا و ابوالحسن بیت
 ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کو علی بلا کر لے آجیہ ان کو کہا تم رجب کا بچہ کا کو نہ بخر و اور آپ نے اور کا کو نہ بخر لکھنے سے کیا اونٹوں
 جب فارغ ہو کر تو بخر پڑا ہوا اور علی کو پھر بچہ بچا دیا وہ کہتے تھے اللہ عز وجل نے فرمایا کہ لکھنے سے کیا اونٹوں
 بنو اساطیر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ کافوا یخرون البدن ثم عقولہا لیس قائمۃ علی ما یمنون فواللہ
 ترجمہ عبد الرحمن بن ابی ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اونٹ کا بیان بانوں باندہ کر کہا کر کے
 اس کو بخر کر تے تھے مشکوٰۃ یاد بنجیر قال کنت مع ابن عمر بن الخطاب و هو یخیر بدنة و هو بارکۃ فقال لیس
 قیاما مقبلة سنة محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ بن ابی ہر سے روایت ہر میں عبد اللہ بن علی کے ساتھ تھان میں
 ایک شخص نے اپنی اونٹ کو بخر کر لیا چاہا انہوں نے کہا کہ اگر کے (ابیان بانوں) باندہ کر بخر کرینے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

اسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ واقسم جلودھا و جلالھا و اھل ان
 کوا اعظمی سوز و متھا مشینا قال فغن نعطیہ من عندنا من حبیہ حضرت علیؓ سے روایت ہو مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم نے حکم کیا اور ان پان جاہلکا رجب وہ نہ ہو تھی اور حکم کیا اونچی چوہوں اور کہا ان کے بابت ذکر کا اور حکم کیا قصاب
 کی نزدیکی اوس میں نہ ہو ذکر کا۔ کہا اہل نے بلکہ نزدیکی قصاب کے ہم انہیں سے دیکر تھی یا تھی وقت کا اور حکم کیا انہیں
 سعید بن جبیر قال قلت لعبد اللہ بن عباس یا ابی النبی اس عجبت لاختلاف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی اھلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ارجب فقال انی لاعلم الناس بک انھا اما کانت من رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم حجتہ و لحدۃ فھذا اختلاف و اخرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاکما فلما صلی فی مسجدہ بدر
 الخلیفۃ کعتیہ او حجتی جلسہ فاھل النجج حین فرغ من کعتیہ فھم ذاک منہ اھل حجتہ شنبہ
 ثم ركبھا استقلت بہ ناقۃ اھل و ادرك ذاک منہ اقوام و ذاک ان الناس اتھا کافرا یا قون انہ سالا
 فھم و حین استقلت بہ ناقۃ یھل فقالو انما اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین استقلت بہ ناقۃ
 فھم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما علا علی شرف البیداء اھل ادرك ذاک منہ اقوام فقالوا انما
 اھل حین علا علی شرف البیداء و اھل اللہ اھل و حجتی مصلاۃ و اھل حین استقلت بہ ناقۃ و اھل
 علا علی شرف البیداء قال سعید بن جبیر یقول عبد اللہ بن عباس اھل فی مصلاۃ اذا فرغ من کعتیہ
 ثم کھم سعید بن جبیر یروایت ہو میں نے ابن عباسؓ سے کہا مجھ کو عجیب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے نشان
 کیا آپ کے احرام باندھنے میں کہ آپ نے احرام باندھا تھا احرام باندھنے میں مراد اہل ہے یعنی بیک پکار کر بولنا اسی وقت
 سے آدمی محرم ہو جاتا تھا ابن عباسؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 چکر کیا ہی (دین میں) نے کعبہ جسکو حجۃ الوداع کہتے ہیں) اس وجہ سے لوگوں نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چرکی
 بنت کر کے میں سے نکم جب ذوالحلیفہ کے مسجد میں دو کعتیں احرام کی پڑھیں پھر اہل کیا دو کعتیں پڑھنے کے بعد بعض
 لوگوں نے سکون اور میں نے اسکو یاد رکھا جب آپ سوار ہوئے اور اونٹ آپکا سیدھا ہوا تو پھر آپ نے اہل کیا یا ربیک کہا پکار کر کہ بعض
 لوگوں نے اسوقت سنا کیونکہ لوگ جدا جدا ایک ایک گروہ آتی تھیں تو ان لوگوں نے اونٹ پر وقت نہا دیا بھی سمجھ کر کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت اہل کیا جب اونٹ آپکا سیدھا ہوا پھر آپ نے جب بیدار ایک اونٹ کا مقام سے ذوالحلیفہ سے
 آگے پر چڑھ کر اہل کیا بعض لوگوں نے سکون دیا بھی سمجھ کر آپ نے اہل کیا سید کی مبنی پر قسم اللہ کے حال میں آپ نے
 اہل کیا جہاں نماز پڑھتی تھی پھر آپ نے اہل کیا اونٹ سید ہو تھی وقت پھر اہل کیا سید کی مبنی پر میں جس شخص نے
 ابن عباسؓ کے قول کو یاد اس نے اہل کیا جہاں نماز پڑھی و در کعتوں نے فاسم ہو کر حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے اہل کیا و کہہ
 ھذہ التي تکذبون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہا ما اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل

عند المسجد یعنی مسجد الخلیفۃ محمد بن عبد اللہ بن عمر روایت ہے کہ یہ مقام سیدہ جہان
جو حضرت بانی شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑے بیان اہل الکلیلا کے آپ نے نہیں اہل کلمہ کے ذوالخلیفہ کی جگہ
حضرت عبید بن جریج کہہ قال لعبد اللہ بن عمر یا ابا عبد الرحمن انک تصنع اربعاً لعل احد من اصحابک

یصنعہا قال جریج قال رأیتک لا تقن الا رکناً الا الیما ینیدین رأیتک تلبس النعال السبتیۃ
ورأیتک تصنع بالصفرة ورأیتک اذ کنت جمک اهل الناس اذ اوالا واللال ولم تهل لک کان یوم الترویۃ
فقال عبد اللہ بن عمر اما الارکان فانی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیسای الیما ینیدین واما النعال
السبتیۃ فانی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس النعال الی لیس فیہا شعر وہو قوضاً فیہا
فانا احب البسہا واما الصفرة فانی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع بہا واما الال واللال
فانی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یهل حتمۃ تنبعث بہ راحلۃ محمد بن عبید بن جریج روایت
ہے کہ انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ابی عبد الرحمن میں نے تم کو چار باتیں ایسی کہتے ہوئے دیکھیں جو تمہاری ساتھیوں
میں سے کوئی شخص نہ کہتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کون سی باتیں بتاؤ میں نے جریج انہوں نے کہا میں نے دیکھا تم کو نہیں چوتے
ہو تم طواف میں مگر رکن بانی اور حجر اسود کو اور میں نے دیکھا تم کو کہ پھینکتے ہو تم جو تین ایسے حجر کی جس میں بال نہیں
رہتا اور میں نے دیکھا تم کو خضاب کرتی ہو اور وہ دیکھا تم کو جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھتے ہیں اہرام باندھتے
ہیں اور تم نہیں باندھتے۔ مگر انہوں نے تاریخ عبد اللہ بن عمر بنی جریج کا بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کسی کن کو چہرے نہیں دیکھا سو حج اسود اور رکن بانی کے اور چوڑی کا حال بھی ہو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایسے حجر کی جو تین بال نہیں ہوتا آپ حضور کرکچے اونچے ہیں لیکن تو میں بھی اونچے ہوتا پسند کرتا ہوں اور
روزنک کا یہ حال ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزنک کا خضاب کیا ہوا دیکھا تو میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں
اور اہرام کا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک نہیں پکارا تو یہاں تک کہ اوٹ اپکا سیدہ اکبرہا سوجاتا چلو کے
اوس طرف اور یہ امر انہوں نے تاریخ کو بتایا ہے اس پر میں نے تاریخ اہرام باندھتا ہوں **عن** انس قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والردین تاریخا وصلی العصر بدین الخلیفۃ عمر کعبۃ بن عبد اللہ بن عمر بن عبد اللہ بن عمر
اصبح فلما رکت لصلوۃ استوت بہ اهل محمد انس کے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منظر کے
چار کعبے میں چھ روزہ خلیفہ میں جا کر عصر کی دو کعبے میں چھ رات کو دو میں ہر جب صبح ہوئی تو ہر اونٹ پر سوار ہوئے
اور سیدہ ہونی وقت اہل کبار لبیک پکار کر کہا **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر ثم رکب
لرحلۃ فلما علا علی جبل البیداء اهل محمد انس بن مالک روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھا
پھر اونٹ پر سوار ہوئے جب بیک کی ساری پر چڑھ کر اہل کبار **عن** عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص قالت قال سعد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اخذ طريق الفجر اهل اذا استقلت به راحلته واذا اخذ طريق البصر اهل اذا
 اشرف على جبل البصر ثم حمى عائشة بنت سعد بن ابى وقاص سے روایت ہو کہ سعد بن ابی ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم جب عکروا
 سوئی کو جاتی رہے ایک مقام کا نام ہو دیران کو اور دیر کے تو اہل کرتی جب اونٹ سیدھا ہوتا اور جب کو اسٹو ہو جاتی تو اہل
 کرتے بیدار کی ہڈی پر چڑھ کر **باب** لا شتر لطفی الحج حرمین شرا کا نیکابان محسن بن شہان ضبا عتبت
 الزبیر بن عبد اللہ الطائفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحج اشترط قال نعم
 قال لکی صنفان قال فقل لی بیک اللهم لیسک وعلی من الامر خیر حیث حبستنی ثم حمى ابن عباس سے روایت
 ہو کہ ضبا عتبت زبیر بن ابی اسد صلی اللہ علیہ وسلم پس اور کہا یا رسول اللہ میں جا رہی ہوں حج کرنا لیکن شہر طرک سکتی ہوں آپ
 فرمایا مان رہی ہوں یہ کہوں آپ نے فرمایا کہ لیسک اللهم لیسک اور میری جگہ حرام کہو تو کہی وہی ہر جہان تو مجھ کو
 دیو و فاعلم انکما عمل اس حدیث پر **باب** افراد الحج حرمین کا بیان محسن عائشہ بنت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم افراد الحج ثم حمى حضرت عائشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا بغیر صرف حج کی نیت
 تو ان اور منع نہیں کیا محسن عائشہ انہا قالت حرمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موافقین ہلال ذی الحج
 فلما کان بیک الحلیفہ قال من شاء ان یصل عمرہ فلیصل بعمرہ قال موسیٰ فی حدیث وہب فی لولہ
 انی اہدیت لاهل بیت بعمرہ وقال فی بیئہ حماد بن سلمہ واما انا فاهل بالحج فان معی الہدایۃ ثم اتفقوا فکنت
 فیمن اہل بعمرہ فلما کان فی بعض الطريق حدثت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقلت ان
 بیئک قلت ووددت انی لم اکن خرجت العام قال رضی عنک ثم انقضی راسک فامتنطی قال موسیٰ اہل
 بالحج وقال سلیمان الصنع ما صنع المسلمون فی حجهم فلما کان زیلۃ الصفا احضرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم عبد الرحمن بن زہب دہا الی التنعیم ثم زاد موسیٰ فاهلت بعمرہ مکان عمرتها واطاقت بالبدن
 اللہ عمرتها لیسھا قال هشام ولیکن فی شیء من ذلك هذا مراد موسیٰ فی حدیث حماد بن سلمہ فلما کان زیلۃ
 البصر اخرجہ عائشہ ثم حمى حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حب جاہلو
 کا ان ہر بچا تھا جب آپ ذوالحلیفہ میں پہنچے فرمایا جو شخص طہر احرام باندھ کر حج کا وہ حج کو پکاری یعنی بیک سمجھ کہو اور جو عیالی
 عمرہ کا احرام باندھا وہ عمرہ کو پکاری یعنی بیک سمجھ کہو اور وہی نے فرمایا اگر میں ہدی نہ کہتا ہوں تو عمرہ کی اہل
 کرتا رجب ہدی کہتا ہوں تو حرام نہیں کہول سکتا بغیر حجی فارغ ہوئی اور سے روایت میں ہر آپ بنیوں کا لیسکین تو حج کا
 اہل کہو لیسکین میری ساتھ ہی ہے حضرت عائشہ نے کہا میں بن لوگوں میں ہے جس نے بی (میتاں سے) عیال کا احرام باندھا
 جہاں تا کہ عمرہ کر کے احرام کو لے لیں پھر انہوں نے اپنے حرم و حج کا احرام باندھ لیا میں اسی کو متع کہہ میں) راہ میں مجھے غسل کیا اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس شریف لاؤ تو میں رو رہی تھی آپ نے بوجہ کیا کہ میں نے کہا کاش میں سال نہ نکھو ہوتے

آویزا حج اور عمرہ دونوں کا وہ اس زمانہ پہلی جنگ حج سے فارغ نہ ہو بھی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جہم و حاکم
 مگر امام احمد اور اہل ظاہر کے نزدیک یہ حکم باقی ہو قیامت تک تک تو میں بھی اپنی سہ ماہی نہ لانا تحریر ہے کہا طلب ہے
 بھی لوگوں کے ساتھ عمرہ کر کے حرام کہو لہذا اگر سب لوگ یکساں ہو جائیں محترم جابر قال اقبلنا معہ لایزجر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم باحد مفرود او اقبلت عائشہ مصلاۃ بعمرة حتی اذا کانہا بسرف عرکت حتی اذا اقبلت ففعلنا
 بالکعبۃ وبالصفاء والرفۃ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصل مناما لم یکن معہ ہذا قال
 فعلنا حل ما اذا فعلنا الخ کلہ فواقعنا النساء وتطیبنا بالذیب لبسنا ثیابنا ولم یسیرینا ویدین عمرہ
 الا بربع لیال ثم اھللنا یوم الترویث ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشہ فوجدھا ابکی
 فقال ما شانک قالت شانی انی قد حضرت قد حل الناس ولم احل ولم اطف بالبیۃ الناس ین ہیوز الی
 الحج الا ان فقال ان ہذا امر کتبہ اللہ علی انات آدم فاعتسلی ثم اھللی بالحجر ففعلت وقفت الموقت
 اذا طهرت طافت بالبیۃ بالصفاء والرفۃ ثم قال قد حللت من حجک وعمرک جمیعاً قالت یا رسول
 اللہ اوجد فی نفسی انی لم اطف بالبیۃ حین حججت قال فاذهب ببھایا عبد الرحمن فاعمرہ من التعمیم
 وہذا لک لیلۃ الحصبۃ مرحومہ جابر روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرود کا احرام باندھ کر آئے اور
 حضرت عائشہؓ عمر کا احرام باندھ کر آئیں جب سرف ر بقیام حج در میان میں آئے اور مدینہ کے میں پہنچیں تو اونکو حیض آگیا جب
 ہم لوگ مکہ میں پہنچے طواف کیا غار کعبہ کا اور سی کے منامرہ کے پھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہم کو کہ جس کے
 ساتھ ہی نہیں ہو وہ احرام کہو لٹالی اور حلال ہو جاؤ و سہم نے کہا کیا چیزین حلال ہوں گی اور سہم نے فرمایا سب
 چیزین بجز ہم نے صحت عورتوں کو اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے حالانکہ عرفہ میں چاند تین باقی تھیں پھر ہم فی احرام
 باندھا آہوین باہر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ پاس گئے دیکھا تو وہ رو رہی تھیں۔ پچھا کیوں روتے ہو۔
 انہوں نے کہا حج حیض آگیا سب لوگوں نے احرام کہو لٹالا میں نے نہیں کہو لٹا ابھی تک طواف ہی کر سکی خانہ کعبہ کا رجبہ میں
 کے اب لوگ حج کے لیے جاتی ہیں آپ نے فرمایا حیض تو قنڈیری امر کو جو اللہ نے لکھ دیا ہے اور کم بیٹوں پر غسل کرو اور حج کا
 احرام باندھ لے انہوں نے غسل کیا اور سب ارکان حج کے دیکھ کر جب حیض سے پاک ہوئیں تو طواف کیا خانہ کعبہ اور سعی کے صفائے
 میں پھر فرمایا آپ نے اب تو فارغ ہوئی حج اور عمرہ دونوں کا انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھے سکا ہو میں نے طواف نہیں کیا خانہ
 کا شرو ع میں آپ نے عبد الرحمن سے کہا انکو لیجاؤ اور عمرہ کر لاؤ انھیں سہم اور یار حبیب کی سات کو تھا شافعی نے جو مدینہ شب
 ذی الحجہ کے جس رات کو حصبہ میں آتی ہیں یا تیرہویں شب کو اگر بارہویں تا بیچ کو مناس سے مراجعت کرے حصبہ کو حصبہ کا مقام
 ہو قریب کے گناہ کو شو وقت راہ میں ملتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا حضرت عائشہؓ سے اھللی بالحجر ثم حجی و صنیعی
 ما یصنع الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیۃ ولا تضلی بینہ حج کا احرام باندھ لے اور حج کر کہل اور حاجیوں کی طواف نہ کر

خیال تھا جاہلیت کا عمرہ حج کے مہینوں میں ناجائز ہے (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے خبر ہوئی آپ نے فرمایا اگر میں پہلے سے یہ امر جانتا ہوتا کہ عمرہ حج کے مہینوں میں ناجائز ہے تو میں اپنی ساتھیوں کو ساتھ لے کر ساتھ ہی نہ ہوتا تو میں بھی اس امر کو لانا تھا یہ آپ کی اون لوگوں کا رد کیا جو اس امر کو بدل دینا برا جانتے تھے یعنی اس میں کچھ بات نہیں ہے اگر میری ساتھیوں نے ہوتے تو میں بھی ایسا ہی کرتا **عن ابن عباس** رضی اللہ عنہما **قال** ہذا عمرہ استغفر

لہما فرلہ یکن عندہ فلیحل الخ کلہ وقد دخلت العمرۃ فی الحجۃ الی یوم القیمۃ **مرحومہ ابن عباس** روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ جس سے ہم فی ثابہ او ثابا جاکے پاس رہتی ہو وہ حلال ہو جاوے حسب پیراں اسکو درست ہو نہیں اور عمرہ حج میں شریک ہو گیا قیامت تک - کہا ابو داؤد نے یہ قول ابن عباس کا ہو اور مرقہ کرنا اسکا منکر ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما **قال** اذا اهل الرجل ما کثر ثم قدم مکة فطاف بالبيت بالصفاء والرفۃ فقد حل وجعل عمرہ **مرحومہ ابن عباس** سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کا احرام باندھ کر گزرا

اوی اور طواف ادرسی کر لے تو وہ حلال ہو جاوے اور اس امر کو کہ احرام باندھ کر گزرا **ابن عباس** رضی اللہ عنہما **قال** اهل الرجل ما کثر ثم قدم مکة فطاف بالبيت بالصفاء والرفۃ فقد حل وجعل عمرہ **مرحومہ ابن عباس** سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کا احرام باندھ کر گزرا

اوی اور طواف ادرسی کر لے تو وہ حلال ہو جاوے اور اس امر کو کہ احرام باندھ کر گزرا **ابن عباس** رضی اللہ عنہما **قال** اهل الرجل ما کثر ثم قدم مکة فطاف بالبيت بالصفاء والرفۃ فقد حل وجعل عمرہ **مرحومہ ابن عباس** سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کا احرام باندھ کر گزرا

اوی اور طواف ادرسی کر لے تو وہ حلال ہو جاوے اور اس امر کو کہ احرام باندھ کر گزرا **ابن عباس** رضی اللہ عنہما **قال** اهل الرجل ما کثر ثم قدم مکة فطاف بالبيت بالصفاء والرفۃ فقد حل وجعل عمرہ **مرحومہ ابن عباس** سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کا احرام باندھ کر گزرا

اوی اور طواف ادرسی کر لے تو وہ حلال ہو جاوے اور اس امر کو کہ احرام باندھ کر گزرا **ابن عباس** رضی اللہ عنہما **قال** اهل الرجل ما کثر ثم قدم مکة فطاف بالبيت بالصفاء والرفۃ فقد حل وجعل عمرہ **مرحومہ ابن عباس** سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کا احرام باندھ کر گزرا

اوی اور طواف ادرسی کر لے تو وہ حلال ہو جاوے اور اس امر کو کہ احرام باندھ کر گزرا **ابن عباس** رضی اللہ عنہما **قال** اهل الرجل ما کثر ثم قدم مکة فطاف بالبيت بالصفاء والرفۃ فقد حل وجعل عمرہ **مرحومہ ابن عباس** سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کا احرام باندھ کر گزرا

اوی اور طواف ادرسی کر لے تو وہ حلال ہو جاوے اور اس امر کو کہ احرام باندھ کر گزرا **ابن عباس** رضی اللہ عنہما **قال** اهل الرجل ما کثر ثم قدم مکة فطاف بالبيت بالصفاء والرفۃ فقد حل وجعل عمرہ **مرحومہ ابن عباس** سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کا احرام باندھ کر گزرا

اوی اور طواف ادرسی کر لے تو وہ حلال ہو جاوے اور اس امر کو کہ احرام باندھ کر گزرا **ابن عباس** رضی اللہ عنہما **قال** اهل الرجل ما کثر ثم قدم مکة فطاف بالبيت بالصفاء والرفۃ فقد حل وجعل عمرہ **مرحومہ ابن عباس** سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کا احرام باندھ کر گزرا

عمرہ فاذا قدمتم فقل بسم اللہ فی البیت فی نیت الصفا والروۃ فقد حل الامکان معکۃ کذا حدیث محمد بن حمرہ
 روایت ہوا انہوں نے سنا انہو پر ہر عمرہ کی ہر تہی تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ جب خان میں پہنچو تو فرما
 بن الاکسۃ کہا یا رسول اللہ کہ ایسا بیان فرماں جیسا اون لوگوں کو سمجھانے میں جو بھی پیدا ہوئی یعنی جو خوب صاف صاف
 بیان فرمائی کہ ہر زمانہ بھی سجدہ ہو آپ نے فرمایا اس کے تمہارے اس حج میں عمرہ شریک کر دیا تو جب تم آؤ گے میں اور طواف
 کرو جاؤ گے اور سعی کرو صفا اور مدہ تو حلال ہو جاؤ گے مگر جو شخص اپنے ساتھ ہی لایا ہو وہ حلال نہ ہو گا **عن ابن عباس**
 ان فی ایۃ نبی سفیان اخرہ قال قصص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمشقص علی الروۃ ورایتہ یقص عنہ
 علی الروۃ بمشقص **عن ابن عباس** ہر روایت ہر معاویہ بن ابی سفیان نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوالخیر
 نوک سے اور میں نے دیکھا ابوالکمال کہ تھے ہر تہی کی پکان سے **ف** یہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب
 ثابت نہیں ہے **عن ابن عباس** انما علمت ان قصص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمشقص
 اصل علی الروۃ بحجۃ محمد بن عباس ہر روایت ہر معاویہ بن ابی سفیان نے کہا کیا تم نہیں جانتے میں نے ابوالکمال سے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اعرابی کے نزدیک پکان سے حج میں **ف** شاید جیسی مراد جو ان کا عمرہ ہو گا **عن محمد بن القری** سمع ابن
 عباس یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمرۃ واهل اصحابہ **عن محمد بن عباس** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا اور آپ کے صحابہ کے حج کا **عن محمد بن سالم بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر** قال سمع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع بالمرۃ الی الحج فاحتک وساق معہ الھدی کمز ذی الخلیفۃ بدر بن
 صلی اللہ علیہ وسلم فاحل بالمرۃ ثم اھل بالکعبۃ وفتح الناس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمرۃ الی الحج فکا
 من الناس الھدی فسا والھدی ومنہم من لم یجد فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکا من الناس
 من کان منکرا ھدیک فانہ لا یحل الھدی من شئ منہ حتی یقضی حجه ومن لم یکن منکرا ھدیک فلیطہ
 بالبیت بالصفا وبالمرۃ ولیقصر لیل لیل بالکعبۃ ولیقصر لیل لیل بالکعبۃ ولیقصر لیل لیل بالکعبۃ ولیقصر لیل لیل بالکعبۃ
 وسبعة اذارجع الی اھلک طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکہ فاستلم الرکن اول شئ تم حب
 ثلاثۃ اطواف من الشبع مشی بعطاف ثم رکع حین قضی طوافہ بالبیت عند المقام رکعتین ثم
 سلمہ فانصرف فانی الصفا وطاف بالصفا والروۃ سبعۃ اطواف ثم یحلی من شئ منہ حتی یحج
 وتحج یدہ یوم النحر واذاض فطاف بالبیت ثم حل من شئ منہ وفعل الناس مثل فعل رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم من الھدی وساق الھدی من الناس محمد بن عبد اللہ بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی شئ کیا حجة الوداع میں نیو عمرہ کر کے حج کیا تو آپ اپنے ساتھ ہی ایسے ذوالخلیفہ سے اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عمرہ کو پکارا پھر حج کو رہنے پہلے بیک عمرہ کہا پھر بیک سجدہ کہا اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا پھر شئ کیا مگر بعض لوگ ہدی

گئے نہ بعض نہیں لے گئے تھے جیسا کہ میں نے شریف لائی تو لوگوں کو فرمایا جو شخص تم میں سے میری ساتھیہ یا بیوہ
 احرام نہ کہو لے جب تک چہ پورا نہ کر لے اور جو بدی لایا ہو تو وہ طواف اور سعی کے بال تیرا اور احرام کہوں اگر چہ چہ کا احرام
 باندھو اور بدی دیو اگر بدی لے سکتے تھے تو تین روزہ رکھو ایام حج میں (ساتھ تین بیویاں نہ لیں) اور سات روزہ رکھو اگر بدی نہ
 اگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں شریف لائی تو طواف کیا اور بولیا حجر اسود کا سب سے پہلے پھر تین بیویاں میں دوڑ
 کر اگر طواف کیا اور چار بیویاں میں سموی طور پر چلی پھر طواف کو فارغ ہو کر دو رکعتیں پڑھیں مقام ابراہیم میں پھر ایام
 پیر اور فارغ ہوئے اور ضحاک پڑھو اور سات پیر کی مٹھا اور مرد کو کچھ میں پھر احرام نہیں کہو لا جب تک حج سی فارغ نہیں ہو
 اور نکلے بدی کو یوم خمیس (یعنی دسویں تاریخ) اور کو میں اگر طواف کیا (طواف الزیادہ) پھر احرام کہو لا سب کام نہ کرے گی
 جو احرام میں کرے تھے اور جو لوگوں کے ساتھ بدی تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا
 حفصہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت یا رسول اللہ ما شان الناس قد حلوا ولم تحلل انت من عمرک ثلاث
 فقال انی لم تراسی قد تھدی فلا حل حتی انکس محمد بن حضرت ام المؤمنین حفصہ روایت ہوا انہوں نے
 کہا یا رسول اللہ کیا حال ہو لوگوں کا انہوں نے احرام کہو لا لا عمرہ کر کے اور آپ نے احرام نہیں کہو لا آپ نے فرمایا میں نے تب تک
 انہوں کے (تب تک میں باؤں کو برابر کر لی گو نہ سو جائیں تو تاکہ پرگنہ رہ نہ ہوں اور جو میں پڑیں) اور تھک کے میری تقلید
 کہتے ہیں بدی کے جانور کے گلے میں کچھ لٹکا دیو تاکہ کٹا نہ ہو کہ یہ بدی ہو تو میں حلال نہیں ہو سکتا جب تک نخرہ نہ ہوں
 سلیم بن اسودان باذکر ان يقول فیمن حج ثم فسخها بعد عمرہ یکن ذاک الا لکلب الذین کا فومع رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم محمد بن سلیم بن الاسود روایت ہوا بدی کہتے ہیں جس شخص نے حج کی نیت کی پھر اس کو فسخ کر دیا عمرہ کر دیا تو بدی درست
 نہ ہو گا بلکہ یہ امر ان لوگوں کو بطور خاص تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضورؐ اور گزرجاکہ امام ابو حنیفہ کا ہے یہ بھی
 قول ہوا اکثر علماء اس طرف گئے ہیں مگر اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کم دن لوگوں کو بطور خاص نہ تھا بلکہ قیامت تک سب کو
 کہی ہے محمد بن ابی بکر قال قلت لیل رسول اللہ فتنہ الحی لنا خاصۃ ولمن بعدنا قال بل لکم خاصۃ محمد بن ابی بکر
 سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا حج کا فتنہ کرنا ہمارا ہی ہو یا اور لوگوں کو یہی ہے جب ہمارا آپ نے فرمایا
 خاص شخص مرد و عورت ہوا کہ **اول** حج عن عتیدہ ایک آدمی دوسری کی طرف سے حج کرتا ہے محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءته امرأۃ من خثعم تستقیہ جعل الفضل یبصر الیہا وت نظر الیہ فجعل یسأل
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیض وجه الفضل الا لثقل فقال یا رسول اللہ ان فریضت اللہ علی عبادہ فی الحج اکثر
 ابی شخبہ البکیر الا بئس طبع ان یثبت علی الرحلة اذا حج عتہ قال نعم وذلك فی حجتہ للوادی محمد بن عبد اللہ عباس سے
 روایت ہے کہ فضل بن عباس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں (یعنی ایک ہی نیت پر اپنا حج و عمرہ کرنا ہی میں
 ایک وقت اکی تبید خثعم میں سے اور آپ سے پہنچنے لگی فضل نے اس عورت کو دیکھا شروع کیا اور وہ عورت فضل کو دیکھ کر ہی رسول اللہ

پھر یہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کسی نے اپنے لیے ناصیہ لیا تو اسے
 اللہ تعالیٰ تعالیٰ عطا فرمائے گا اور جو بھلائی دیکھے وہ اسے بھلائی ہی کہے اور جو برا دیکھے وہ اسے برا ہی کہے اور جو
 کلمہ پڑھے تو اسے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا اور جو بھلائی دیکھے وہ اسے بھلائی ہی کہے اور جو برا دیکھے وہ اسے برا ہی کہے
 قال ایسا سائل عن الصلوة قال غسل عنک اثر الذنوب او قال اثر الصلوة ولخلع الحیبة عنک واصنع
 فی عمرک ما احسنحت فی حجتک ثم حمیہ بن ابی بن ابیہ رویت ہر ایک شخص یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پس اور اس وقت آپ میری من فرمادے کہ ایک مقام جو دریاں کو اور طائف کے جسکو بڑا عمرہ کہتے ہیں (اوکوین
 رزخ شہر کا رنگ یازدوی کا نشان تھا اور ایک جہیزہ پہنے ہوئے تھا پھر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیون کر دن آپ پر وحی آئی
 تھی جب آپ پر وحی آئی تو آپ نے پوچھا کہاں ہر عمری کو پھینک دیا اور فرمایا خوشبو کا نشان دہن والے اور وحی کا اجر ہے انارڈل پھر
 وہی کہ جو چہ میں کرتا ہوں۔ (دوسری روایت میں ہر خلع جیتک خلع منک لہ آج ہے اپنا تو اتار لیا اس شخص سے
 تیسری روایت میں ہر عمری انہی عمارتوں سے غسل فرماتا تھا کہ حکم کیا آپ نے جب انارڈل اور غسل کر لیا وہاں تین
 چوتھی روایت میں ہر وقت احرم بعمرة وعلی حیبة وهو صنف لخصیۃ لہ عمرہ کا احرام باندھ رہی تھی
 اور جب پہنچتا تھا ڈاڑھی اور سرنگی ہوا تھا **باب** ما یلبس الحکم احرام لکیر ونگاہیان **عن** عبد اللہ بن عمر قال
 سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يترك الحرام من الثياب فقال لا يلبس القميص ولا البدر ولا السراويل
 ولا العمامة ولا ثوباً به رسة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا الخفين ولا المن لا يلبس النعالين من لم يجد نعلين فليلبس
 الخفين وليقطعهما حتى يكونا اسفل من الكعبين ثم حمیہ عبد اللہ بن عمر رویت ہر ایک شخص نے پوچھا کہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم کون سے کپڑے پہننے آپ نے فرمایا نہ پہن کر نہ اور ٹوپی اور ادھر اور عامرہ ورنہ کپڑا اجڑا گا ہوگا
 (ایک گھانس ہے خوشبودار) اور زعفران سے اور نہ موزی لگے جسکو باسن چل نہ ہو تو موزوں کو ٹخنوں پر سے کاٹ ڈال دیا
 ٹخنے سے مراد وہ ہڈی ہے جو نیچے کے پاس سے کہ پچھلے میں ہوتی ہے **ف** اور امام احمد کے نزدیک کاٹنا بھی ضرور نہیں بلکہ حدیث
 ابن عباس کے جو جو تے یا چپل نہ پاوی وہ موزی پہنے اور آئینہ شہ کے نزدیک کاٹنا ضرور ہو لیکن وہی حدیث ہے۔ (دوسری
 روایت میں کہ لگ سے نہ فرمایا کیونکہ ان میں خوشبو ہوتی ہے اسی طرح ہر رنگ کا استعمال جس میں خوشبو ہو منوم ہو **عن**
 ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم جعنا ه وزاد قال المحمرة كانت تحب ولا تلبس القميصين ثم حمیہ عبد اللہ بن
 عمر رویت ہر کسی ہی جو اوپر گریزی اس میں اتنا زیادہ ہو کہ محرم عورت سے نہ نقاب نہ ڈالی نہ غیر منہ کھلا رہی اور نہ کھانا پہنے
عن عبد الله بن عمر انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى النساء ان يلبسن الخفين والقميصين والنعالين والبرص
 والزعفران من الثياب ولتلبس بغير ذلك ما احبت من اللوان الثياب مع عصفرا وخز او حليا او سريلا فقيصنا
 او خف ثم حمیہ عبد اللہ بن عمر رویت ہر ایک شخص یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے منع کیا عورتوں کو احرام کھانا

تفعلی وجہ سے عورت محرمہ اپنا منہ نہ کرے کیسی اسکا شہادت نکالے کہ اگر کمان میں نہ بنا دے تو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ السلام جو سات نکاح ادا ہوئے اس وقت اس کا جلا بیاہا مناسبت سے اعلیٰ وجہ سے ادا ہو جائے اور ناکشفناہ
 کر کے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ سو پہاڑی انہی سے ہو کر گزرتی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اجرام نابہ ہوئی تو
 ہمارے ساتھ آئے ہم انہی نقاب منہ پر ڈال کر لے کر چلے جاتی یا بھیج دیتے کہ ہول لیتے تو نقاب منہ پر ڈال کر لے کر پڑا
 کر کے جدا کرتا ایک شے کو دیکھ کر کہ اس منہ پر ڈالنا منع نہیں ہے یہی ہے کہ **باب فی الحرمہ فظیل محرم بریائے کر کیا ہی**
 المخصیٰ قالت حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجة الوداع فرأیت أسامة وبلالا وحمدا أخذ بنظام ناقد النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم والاخری ففی ثوبه لیستره من الخوض فی حجرة العقبہ ثم اوم حمید سے روایت ہے کہ ہم نے حج کیا اور
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجة الوداع تو وہ کہا میں نے اس پر دہال کو ان میں سے کوئی حضرت اونٹ کی ٹھار پکڑی ہوئی تھی اور وہ
 اپنا کمر اٹھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا ہوئی تھیں یہاں تک کہ اپنے جسم پر عقبہ کے رمی کی **باب** محرم کو کیا یہاں
 پر نہ ہو سکتا کہ پشیر ہو سکے **باب** الحرمہ یحکم محرم بچہ کی گواہی تو کیا ہی **باب** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 وعقروا محرم عبدہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کی گواہی حرام کی حالت میں **باب**
 اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا عمل ہے حدیث پر **باب** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکم وهو عصفور
 من الدکان **باب** محمد بن عبدہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کی گواہی انہی میں سے اور آپ حرام نابہ ہو
 تھے ایک بیماری کے بعد ہی **باب** انس از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکم وهو عصفور علی ظہر القدم من حی کانہ
باب محمد بن عبدہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کی گواہی انہی میں سے اور آپ حرام نابہ ہو
 بال کانہا بین تبضع علیہ کے نزدیک خبر لازم کی اور بعضوں کے نزدیک اگر ضرورت ہو تو خبر لازم نہ ہوگی **باب** کتب
 الحرمہ محرم ہر گاہ کہ تو کیا **باب** محمد بن عبدہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کی گواہی انہی میں سے اور آپ حرام نابہ ہو
 قال سفیان ہوا میں موسم ما یصرع بہما قال احمد ہا بالصبر فان سمعت عثمان بن عفان یقول انہی
 ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** محمد بن عبدہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کی گواہی انہی میں سے اور آپ حرام نابہ ہو
 بن عثمان پاس پہنچا وہ ان دنوں اسے موسم کے میں کیا علاج کر دے ان کہہ کر انہوں نے کہا خدا کر لی دیو کا کیونکہ میں نے سنا
 حضرت عثمان سے فرماتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا **باب** امیر موسم وہ شخص ہے جو حج کو دنوں میں
 حاجی کا سرگروہ ہوتا ہو اور انکا اہتمام کرتا ہو **باب** الحرمہ فی غسل محرم غسل کرے تو کیا **باب** محمد بن عبدہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کی گواہی انہی میں سے اور آپ حرام نابہ ہو
 عبد اللہ بن عباس المسوین عن حمزة اختلاف بالابواب فقال ابن عباس غسل الحرمہ راسہ وقال المسوین
 الحرمہ راسہ فارسلہ عبد اللہ بن عباس الی ابی ایوب الا انہما فی فہیذہ یغتسل بین النہی نایز وہو معتبر بشی
 قال فیہ علیہ قال من هذا قلت انہما عبد اللہ بن عباس بن مسعود بن علی بن ابی طالب قال فیہ علیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس ایک دست لٹکار کے جاؤ کہ ہدی میں آیا آپ نے نہیں قبول کیا اور فرمایا ہم لوگ اعلان بانی نبی کریم
 پر ہیں یہاں اترنے کے کہا ان میں جاتا ہوں حضرت جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 من سید البر کما سید الان مال تصیدہ او بعد لکم مگر مجھے جابر بن عبد اللہ روایت ہوئی کہ میں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے فرمائی تھی خشکی کا شکار حلال ہے تمہارے لیے جب تک تم خود شکار نہ کرو یا تمہارے ہاتھ شکار کیا جاوے اور
 بدقتادۃ اندکان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان ببعض طرق مکة تخلف مع اصحابہ عمار بن
 وحید بن غنیم قرا حمارا حشیا فاستقی علی فرسہ قال فاسأل اصحابہ ان یناولوہ سوطہ فابوا فاسلم
 مرسحہ فابوا فاخذوا شمشدا علی الخمار فقتلہ فاکل منه بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی
 بعضہم فلما امر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالوہ عن ذلک فقال انما هو طعم حنة اطعمکم وھا
 اللہ تعالیٰ امر محمد بن قبادۃ انصاری کو روایت ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ایک سے میں نے کچھ
 پیچھے نہ دیکھا انہیں سہیلوں کے ساتھ جو حرام باندھ تھی لیکن ابو قتادہ ہر نام نہیں باندھتے تھے انہوں نے ایک گور خور کیا
 تو اپنے گور پر سون ہوئی اور سہیلوں کو ڈانٹا انہوں نے انکار کیا پھر بیچہ لگا انہوں نے انکار کیا آخر انہوں نے خود پر
 لیس کر کھد کیا گور خور پر قتل کیا اور کھو تو بعض صحابہ نے وہ گوشت کھایا اور بعضوں نے انکار کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے ملے تو آپ نے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ ایک کہنا تھا جو کھلا نام کو اسد جل جلالہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرم
 کو اس شکار کا گوشت کھانا درست ہے جس میں اس نے شرکت اور افادت نہ کی ہو ورنہ حرام ہوگا **باب فی الجوارح** حرم
 کو تیران مارنا درست ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انجل من صید البحر مگر جو بڑی روایت
 ہی دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیران دریا کا شکار میں **باب فی تیر جیسی دریا کا شکار** حرم ہے یہ حدیث بھی
 حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال اصبتا مراما من جوارح کان بجل من اضرب بطل وھو حرم فقیل ان ھذا لایصل
 فذکر فیما فی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما ھو من صید البحر مگر جو بڑی روایت ہو کہ کو ایک تیر یون
 جیسے دلا ایک شخص اپنے گور پر اور سکون دینی لگا اور احرام باندھ کر وہی تھا لوگوں نے کہا یہ درست نہیں ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا وہ دریا کا شکار ہے **باب** کیونکہ سائب اس کو گل دیتا ہے پھر دریا اس کو کھائی پھینک
 دیتا ہے یا طلب ہے کہ مثل دریا کے شکار کی غیر ذر کے کھانا اور **باب فی القنۃ** رفیقہ کا بیان **باب**
 ترچہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحدیسیۃ فقال قد اذک ھو ام زاسک قال نعم
 فقال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلوا شہادۃ نجی شاة نسکا او صم ثلاثۃ ایام او اطعم ثلاثۃ اصم من قصد
 علی ستۃ صاکن مگر جو کتب بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر گزری صلہ حدیث کے دانی میں
 اپنے فرمایا بیشک ایذا تیر میں چھو جو تیری سکے انہوں نے کہا ان آپ نے فرمایا نہ اس کے ذلل بہر ذر کچھ ایک بکری یا

عباس و ابی اضرہ عن ذلک قال اھل الدین ترجمہ عکرمہ روایت ہو میں نے سنا جابر بن عمر و انصاری سے فرمایا کہ
 انس بن مالہ علیہ السلام نے جو شخص اس کے ہڈی ٹوٹ جاوے یا لنگر ہو جاوے (دوسرے روایت میں تنازاً وہ یا سیار ہو جاوے)
 قوفہ حلال ہو گیا۔ نیز سب ابو حنیفہ کا یہ نیز احرام کو ترک کرے اور ٹوٹن کو چلا آوے (پچھلے سال حج کرے)۔ عکرمہ نے کہا
 میں نے ابن عباس سے پوچھا اور ابی ہریرہ سے انہوں نے کہا یہ بولا۔ **ف** ائمہ ثنائی اور مالک اور احمد کو نزدیک احصار
 حج کو ترک کرنا سوائس کے اور کسی عذر سے نہیں ہوتا۔ اگر کوئی عذر ہو تو احصار کا حکم نہ ہوگا بلکہ انتظار کرنا چاہیے کہ رفع
 عذر کا پھر اگر حج کے اندر پہنچا تو حج کرے نہیں تو عمرہ کر کے احرام کو ٹوٹا لی اور سال آئندہ حج کرے **میں** حدیث میں ہے از قال
 خرجت مع تراجم اھل الشام ابن ابی ہریرہ کہتے و بعث معی رجال من قریب ہدی فلما انتہت رھینا الی

اہل الشام منعونا ان ندخل الحصن فخرجت الھدیمکما فی فتح احللت فہدیت فلما کان من العالم اللقیل
 خرجت لا قری فی فایت ابن عباس فسالہ فقال ابد الھدیمک فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجنا
 ازید لوالھما الذی خروا عام الحدیسیہ فی عمرہ القضا **ترجمہ** مسیون بن مھر ان روایت ہو میں نے
 کر نیکو نکلا جس سال شام والوں نے محاصرہ کیا تھا عبید بن اسیر کا مکے میں میری ساتھی لوگوں نے میری قوم میں سے
 ہدی بھیجی تھی جب ہم کو قریب پہنچے تو اہل شام نے منع کیا ہم کو حرم میں جانے میں فی انھی حکیمہ اپنی ہی نحر کے اور احرام
 کو ٹوٹا لا اور لوٹ آیا جب دوسرا سال ہوا تو ہرمین نکلا اپنا عمرہ قضا کر نیکو اسطر تو ابن عباس سے پوچھا اور ان سے پوچھا انہوں نے
 کہا ہدی بھی بدل ال یعنی دوسری ہدی لے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا تھا کہ بدلہ دین عمرہ قضا
 میں اس ہدی کا جو انہوں نے نحر کی تھی حدیبیہ میں **ف** کیونکہ وہ ہدی حرم میں نہ پہنچ سکی تھی بلکہ احرام کے ذریعہ پہنچ
 تھے یہ حدیث بظاہر مؤید ہے سب حنفیہ کو کہ احصار کی حالت میں ہدی نہ کر کے کوئی حرم میں بھیج جاوے اور اضافی کے نزدیک یہاں
 روکا جاوے **میں** ہدی کو ذبح کرے **باب** دخول مکہ کے میں جانے کا بیان **ع** ناظر ابن عبد کان اذا قدم

مکہ مکاتبات ہدی طوی جاتے یصلون فیقتل بشدہ داخل کہ نہ ملوین کر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فذلہ
ترجمہ تا فرسی روایت ہے عبد اللہ بن عمر جب مکہ میں آتی تو رات کو ذی طوی (ایک مقام ہے قریب مکہ کے) میں نہ جاتے
 جب صبح ہوتی تو غسل کرتی پھر مکے میں نہ کو دخل ہوتے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے **ف** یہ جب
 مکے سے پہنچتی تو بھی ذی طوی میں ٹھہرتے اس سے معلوم ہوا کہ مکہ میں نہ کو آنا بہتر ہے **ع** ابن عمر رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہما
 کان یدخل مکہ من شیمتہ العلیا و یخرج من الشیمتہ السفلی زاد البرکاتی نے ثبت ہے کہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں بلند جانب کی طرف آتے اور شیب کی جانب سے نکلتے **ف** بلند جانب
 کی طرف ذی طوی طوی اور شیب کی طرف مکہ کا بھی اس طرف ہوا اور شیب دوسرا جانب ہے **ع** ابن عمر رضی اللہ عنہما
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمشی من طریق الشجرة و یدخل من طریق المعبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے

اور کھڑے ہو کر درمیان میں حجر اسود اور وزوہ کعبہ کے اور پاس بیٹھا اور وہ دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر کہیں
اور اوکھڑے ہو کر دیکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا (جیسے تیرے گھر سے) **عبداللہ بن**
الشب انہ کان یقولہ ابن عباس فی قصیدہ عند الشجرة الثالثة مما بال الکونین علی الحجر عیالہ الباب فیقول
ابن عباس انہ حدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی ہذا فیقول نعم فیقوم فیصلی ثم یقوم فیصلی ثم یقوم فیصلی
اساب کہیں کرتی تھی عبد اللہ بن عباس کو رجب و ماہ ربیعہ کی ہوتی تھی اور کھڑے کر دیتی تھی اور کھڑے ہو کر کوئی مین حجر اسود
کے پاس ایک کعبہ کے قریب پھر ابن عباس کہتے تھے مجھ کو خبر دی گئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان نماز پڑھتے تھے مین کہتا تھا
ان پھر وہ نماز پڑھتے تھے **باب** لم یصفوا المروة صفا اور مرو کا بیان **عروۃ** انہ قال قلت لعائشۃ
نزع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا یومئذ حریث الشتر انہ یقول اللہ تعالیٰ ان الصفا والمروة من شجر
اللہ فما امر علی احد شیئاً ان لا یطوف بہما قالت عائشۃ کلا لو کان کما تقول کانت ذلما لجمہ
علیہ لایطوف بہما انما انزلت ہذہ الایۃ فی الانصاف لکن انما یحلون لہما وکانت مناجاة حدیث واید
وکانا یختر جواز ان یطوفوا بینهما الصفا والمروة فلما اجاء آلا سلام سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
ذلک فأنزل اللہ تعالیٰ ان الصفا والمروة من شجر اللہ ثم حکمہ غزوہ بن الزبیر نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا
مین کہا دیکھو اللہ جل جلالہ فرماتا ہے بیشک صفا اور وہ اللہ کی نشانیوں مین ہیں سو جو چاہے کسی خاصہ کو یا عمرہ کے تو کچھ
گناہ نہیں ہو اور پھر کسی کرا درمیان مین ان کے زمین سمجھتا ہوں اگر کوئی سوچے کہ جو کچھ ہے کچھ قیامت نہیں حضرت عائشہ نے
جواب دیا کہ نہیں بلکہ جیسا تم سمجھتے ہو ویسا ہو تو اسے یوں فرماتا کہ گناہ نہیں ہے سے نہ کہ صفا اور مرو مین تو اسے انصاف کے
خبر مین اور ہی ہو وہ لوگ جبر کیا کرتے تھے مناجاة کیلئے اور مناجاة کے مقابل قدر کو تھا اور دید ایک قدر ہر مناجاة کو کسی سامنے رہا
کراتھا) وہ لوگ صفا اور مرو کے پیر مین سو کرنا بڑا سمجھتے تھے جب دین اسلام سے شرف ہو تو انہوں نے پوچھا رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم کو اس وقت اللہ جل جلالہ فرماتا کہ صفا اور مرو دونوں کے نشانیوں مین ہیں (مقصود اس سے یہی کہ
خیال کر سہی مین قیامت نہیں ہے **عبداللہ بن زوفی** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر فطما خب المیدت
وہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین و مہد منبستہ من الناس فقیل العید اللہ ادخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ
فالاکثر محمد عبد اللہ بن ابی اوفیٰ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو طواف کیا خانہ کعبہ اور مقام الیمین
کے پھر دو تین مین اور آپ کے ساتھ تھے لوگ تہر آپ ان مین چہر ہوئی تھے تو عبد اللہ کہہ لیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہ کعبہ کے اندر گئے تھے انہوں نے کہا انہیں دو سی روایت مین نماز یاد ہو پھر کسی آپ صفا اور مرو پر اترنے کے درمیان ان کے
سات پڑھتے یا شکر کہتے ہیں جمہ ان سے لا قال العید اللہ نزع من بین الصفا والمروة یا ابی عبد اللہ انک
انزالک عشی والناس یسعون قال ان لعشی فہذا روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معنی وان سعی فہذا روایت

[illegible]

پس اب احرام نہ کرنا جابر نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنے جانور ہادی کے بیٹے کو لائے تھے اور جتنی غلے نہ لیں تھے
 لیس کر انکی سب طا کر سو ہوئی سب گ ل حلال ہو گئی اور بال کترا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جن کے ساتھ وہی تھے
 انہوں احرام نہ لایا جب یوم الترویہ ہوا **فت** یوم الترویہ انہوں میں ایڑ کو کہتے ہیں منہ کیجہ کے **فت** سب لوگ توجہ ہو کر
 سنا کیطرت اور احرام باندھا حج کا تو سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور منامین **فت** اور عصر اور مغرب اور عشاء پر بھی چہر
 دو سر و دن صبح کی نماز دہان پر نہ کر تھوڑی میٹھ سے کرنا تاک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم کیا آپ نے خیمہ اگر فریکا جو بالوں سے
 بنا ہوا تھا وادی غرہ میں ایک وادی پر فریحات کے اور وہی ہر حرم کی پر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سنا
 عرفات کیطرت اور قریش سبات میں شک نہیں کہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں مشعر حرام پاس ٹہر گئے
 جیسے کہ کیا کرتی تھی جاہلیت میں **فت** قریش جاہلیت کو زانی بن مزدلفہ میں ٹھہرتے اور عرفات کو نہیں جاتی تھے
 اور سب سب عرفات کو جاتی وہ سمجھ کر تھرت بھی قریش کا اتباع کرینگے لیکن آپ وہاں نہ ٹھہرے **فت** اور تبارک کر گئے (۱۷)
 بڑھ گئے) بچا تاک کہ عرفات کو پہنچ کر تو دیکھا ایک قبہ تیار ہر وادی غرہ میں آپ اس میں اور حرج آفتاب ڈال گیا تو حکم
 فرمایا قصوا (دھنی کا نام تو) کے لانے کا اور ہر پلان کس گیا آپ اس پر سوار ہوئی یہاں تاک کہ وادی کو اندائی اور خطبہ
 سنا یا لوگوں کو فرمایا تمہاری جانیں اور مال تمہارے ہیں **فت** یعنی ایک تم میں سو دوسری کا خون ہو کر نہ اوسکا مال چینی
فت جیسو چھ دن اس پہنچو میں اسٹھ شہر میں **فت** یعنی جیسا تم حرام جانتو ہو کسی کے مال لیتو کو اور خون کرنا کونہ میں اور
 اس مہینے میں اور اس شہر میں سے طرح و ہیشہ کس جگہ ہو مسلمان کا خون کرنا یا یاخ اور کمال لسیا حرام **فت** آگاہ ہو کر
 ہو جاؤ ہر بات جاہلیت کو زمانے کے میری قدموں کے تلے پال ہو گئی (یعنی لغو اور باطل ہو گئی) اور کچھ اعتبار نہ رہا)
 اور بت خون جاہلیت کو زانی میں کوئی کیوتی سیاف میں (یعنی اب انکا تدارک کچھ نہ ہو گا نہ قصاص نہ دیت) اور
 اول خون جو میں اپنی خلافت کے خون میں سو معاف کرتا ہوں ابن ربیعہ یا ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا سو (جو سب
 چچا زاد ہائی تھے) اور وہ دودھ پیتا تھا بنی سعد میں قتل کر ڈالا اوسکو قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اور جتو سود (بیامتی)
 جاہلیت کے زانی کے لوگوں پر باقی میں وہ سب موقوف ہوئی اور ہلا سو جو میں موقوف کرتا ہوں اپنا سود ہر عباس
 بن عبد المطلب (اپنی چچا کا) کیونکہ سود بالکل موقوف ہے **فت** اسذیہ مطلب نہیں کہ اور سود بالکل موقوف نہیں ہیں
 بلکہ مطلب یہ ہو کہ سب پہلے لوگوں کی تسکین اور تسخیر کے لیے میں اپنی غزوات کا سود اور ثانی دیتا ہوں اسو طہ کہ سو مطلقاً
 اور دیا گیا ہو خواہ کسکا ہو **فت** پھر درو اسکہ عورتوں کے بابا میں (یعنی ان کے حقوق موقوفہ کے ادا کر) کیونکہ تم
 نے انکو لیا ہی اپنے قبضہ میں انکی ان کے ساتھ (یعنی عہد کیا ہو انکا حقوق واکرنیکا) اور حلال کیا تم نے انکی شہر کو
 کو اس کے حکم سے (انکو اصحابکم) اور تمہارا حق انپر نہ کرنے دے دیں تمہاری بیویوں پر اور اس شخص کو جس کا
 تم پر جانتو (یعنی نہ ان میں یوں جس میں کیونکہ انکا بیوہ نہ تھے) اگر اساکرین تو انکو مارو نہ ایسا محبت و رحمت

ہری ٹوٹے یا رحم کری) اور اولنگا حق تیرہ ہے کہ اونکو کہا نام پسترا دو موافق دستور کے اور میں تم میں دو چیز ہو رہی ہیں
 ہوں اگر تو اسکو بچھڑو رہو گے کہی گمراہ نہ ہو گے وہ کیا ہی اسد کے کتاب **ف** قرآن شریف پڑھنے سے میرا دوسرا کہ اسکو
 اول سے اخیر تک سمجھ سمجھ کر پڑھ جن جن باتوں کا حکم ہو اور عمل کرو جس سے منع کیا ہو اور جس پر ہیز کہے قرآن شریف کو
 دیا وہ مستبر اور پکی کتاب دین اسلام میں کوئی نہیں جو مضمون اس میں موجود ہے اسکو دیکھ کر کسی اور کتاب یا عالم
 کی حاجت نہیں ہو اگر اس میں سے تو حدیث کی معتبر کتابوں میں تلاش کرو جیسے صحیحین موطا سنن ابی داؤد وغیرہ
 اگر ان میں بھی نہ ملے تو کسی عالم دین یا محدثین کے لئے یا اگلے کسی مجتہد کے قول پر عمل کر لیو **ف** اور تم لوہو جاؤ گی
 قیامت کے روز میرا حال ریحون بیغیر نے تم کو اسد کے حکم پہنچائے یا نہیں) پھر تم کیا کہو گے اُنہوں نے کہا تم ہمیں
 بیشک آپ نے اسکی بام پہنچا اور ادا کیا اور نصیحت آپ نے گلے کی اور چلی سے اشارہ کیا اسکو آسمان کی طرف اٹھایا
 پھر لوگوں کی طرف چمکایا اور فرمایا یا اسد گودرہ یا اسد گوارہ یا اسد گوارہ چھ پر مال نے اوان بی اور تیر کھی۔ آپ نے
 ناز دہی ظہر کے پھر تکبیر اور عصر کی ناز دہی میں چرین کچھ پڑھا (یعنی فصل نہ پڑھا) پھر آپ سوار ہو قضا پر آیا ان
 عوفات میں ان کی توہیت اپنا و نشی کا پتھر دیکھ کر طرف کیا اور جبل مشاہد کو کہ نام ایک گھ کاہر بنو سامی کیا اور قبلہ کی
 منہ کیا اور شام تک ٹھہر رہی یہاں تک کہ آفتاب ٹپ گیا اور تہوڑی زردی کم ہو گئے جب گروہ آفتاب کا دوبا تو اسکو اپنے
 پیچھے بٹھایا اور عوفات سے مزلفہ کو لوٹے اور اونٹ کی باگ تنگ کے یہاں تک کہ اسوسکا پالان کے سر پر ٹھٹھا تھا **ف** تاکہ اسکو
 چلے اور لوگوں کو تکلیف نہ ہو **ف** اور آپ اپنا و نشی مانتے سے لوگوں کو اشارہ کرتی جاتی تھے اہستہ چلاؤ اور لوگوں کو اشارہ
 اور لوگوں کی بلندی پر آتے تو ذرا اوکی باگ کو دھکیلا کر دیتے تاکہ وہ چڑھ جادی بھٹا تک کہ آپ مرفوفین دہان جب میرا
 مغرب اور شامیں ایک اذان سے اور دو تکبیریں کو کہا عثمان راوی نے اور دونوں کو بیچ میں سنت یا نفل نہ پڑھا پھر بیت
 آپ یہاں تک کہ طلوع ہوئی فجر اور وقت ناز دہی فجر کے جب فجر کھل گئی اور پھر کہا سلیمان نے اذان اور قاسم سے پھر سوار ہوئے
 قضا پر یہاں تک کہ مشعرام میں آئے (مشعرام ایک پادہسی فردلفین) اور اس پر چڑھی کہا عثمان اور سلیمان نے تو بخد کیا
 قبلہ کی طرف اور اسد حمد کی اور تکبیر کھی زیادہ کیا عثمان نے اور حمید کے پھر آپ دہان ٹھہر رہی یہاں تک کہ خوب نشی
 ہو گئی بعد ازاں آپ دہان سے چلی آفتاب نکلنے سے پہلے اور چھوٹھا یا فضل بن عباس کو وہ ایک شخص تھے نہایت عمدہ بال ہک
 گور و خوب صفت جب آپ دہان سے چلے تو عورتیں ہو دون میں مٹی جاپین تھیں فضل اون عورتوں کی طرف دیکھو گے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ماتہ فضل کے منہ پر رکھ دیا فضل نے دوسری طرف اپنا منہ پیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی اور ہر ماتہ رکھا اُنہوں نے اور طرف منہ پیرا دیکھتے رہی یہاں تک کہ آپ وادی محسر میں آئے (وادی محسر ایک وادی ہے جو مدین
 میں مزلفہ اور منہ کی) جب آپ دہان پہنچے تو اپنی سواری کو حکمت دی تہوڑی ریحون دنایزر چلایا **ف** سبب تیز چلنے
 کا یہ تھا کہ اس کو بیچ میں عذاب اور اترتا تھا اصحاب میل پر یا مشرکین دہان ٹھہر کر تہوڑے آون کے مخالفت کی **ف**

میں نے کہا کہ خطبہ کا اونٹ پر تھا یا آپ صبح الوقوف تھے غفات میں کہاں تھے کہ میں نے نہیں سنا
 قال تانا ابن مریم الانصاری وفتح برفہ فوق کان یباعدہ عمرو بن العاص فقال انی رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الیکم نقول لکم قد علمت امرکم فانکم علی اوث من اثار ابیہم حمہ حمہ بنیر بن شیبان وروایت
 ہمارو یاس ابن بن الانصاری کے اذغفات میں ایسی جگہ پر اترے تھے جس کو عمر واکم دو خیال کرتے تھے تو وہ دونوں نے
 کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا ہوں آپ قرانی میں کہتے ہو اپنی شانوں کے جگہ پر کینہ کہ تم ہی وارث ہو
 ابراہیم علیہ السلام کے مطلب یہ ہے کہ حرم کی حد سے باہر ہو جو جگہ پر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم کے اندر جلیبی شری
 مشر حرم میں نہیں نا اختیار کر لیا تھا یا آپ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفات سے لوٹنے کا بیان حضرت بخاری قال افاض
 رسول الله صلى الله عليه وسلم وحيد السكينة ورد فيه اسامة وقال ايها الناس عليکم بالسكينة
 فان البليس ياجف الخيل والابل قال فما رايته يا رافعة يدبها عادية حتى اجمعها نراد وفتح
 الفضل ان العباس قال ايها الناس ان البليس ياجف الخيل والابل فليدبكم بالسكينة قال فما رايته
 رافعة يدبها حتى اجمعها عبد الله بن عباس سور ورويت سور رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم غفات کے کوٹے اطمینان
 اور بہولت سے اور آپ کے ساتھ سامہ سوا ہے آپ نے فرمایا اور لوگو لازم ہو تمہارے اطمینان سے چلنا کیونکہ گھوڑوں اور اونٹوں
 کا دورانا کچھ نیکی نہیں ہے ابن عباس نے کہا پھر میں نے کسی گھوڑی یا اونٹ کو نہ دیکھا جو ہاتھ پائی دور تھا وہ بیان تک کہ
 آپ نہ لو میں نے وہاں فضل بن عباس کو اپنی ساتھ بٹھایا اور فرمایا اور لوگو نیکے گھوڑی یا اونٹ دورا کا نام نہیں رکھ
 لازم جانو اطمینان سے آہستہ چلنا ابن عباس نے کہا پھر میں نے کسی گھوڑی یا اونٹ کو نہ دیکھا جو ہاتھ پائی دورا کے گے یا نو
 اون کو ہاتھ پائی دورا ہو بلکہ سب آہستہ چلتے تھے لکھ کر یہ ایک سال اساتہ بنیر بن قتلت
 اخبرني كيف فعلنا ووصفتهم عشية درفت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جئنا شجرة اللبي
 الناس فيه الحسن فانما نحن رسول الله صلى الله عليه وسلم نأقته ثم بال وما قال نهى عن ارق الماء ثم دعا بال وضوء
 ففعلنا وضوء اليسر بالي الفجر اقلت يا رسول الله الصلوة قال الصلوة اما ما قال فافرج حتى قد
 الرذلة فاقام المغرب ثم انا نحن الناس في منازلهم وجيلوا حتى اقام العشاء وصالنا رجل الناس في محمد
 في حديثه قال قلت كيف فعلتم حين اصبحت قال رزقه الفضل وانطلقت انا وفسيا وقرمش على جمل
 ثم حميمه كيرجى سور ورويت سور انہوں نے پوچھا سامہ بنیر سے تم نے کیا کیا اور کیوں کر کیا چشم کو تم سور ہو کہ آہستہ
 تھی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا ہم دس گنا فی میں گئے جہاں لوگ اپنی اونٹوں کو بٹھاتے رات کو اور
 اور سور کے لیے سور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اونٹ بٹھایا پھر شایب کیا اب روسک وضو کیا نے منگوا یا وضو کیا کیوں
 بہت مبالغہ نہیں کیا وضو میں لکھ کر وضو کیا میں نے کہا یا رسول اللہ اب نماز پڑھیں آپ نے فرمایا مانتا گئے جگہ اسامہ نے کہا پھر

آپ سوا سو سو پہنچا کہ ہم فردوس میں آئے آپ نے مغرب کی نماز پڑھی بعد اوسکو لوگوں نے اونٹ پہنایا پھر انہوں نے من اور
 اون کے پیٹ پر سو جو چھین ادا کر دیے کہ تم میری عشا کی ادائیگی نماز پڑھنے کے پھر لوگوں نے اونٹوں پر سے بھرنا دیکھ کر
 کہا میں نے پوچھا ہے جب فجر ہوئی تو تم نے کیونکر کیا انہوں نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فضل عباس سوا سو
 اور من پانچ پانچ تریش کے لوگوں کے ساتھ آیا **حضرت علی** ارفد اسامہ شہل بنق علی ناقته والناس یضربون
 الابل عینا وشمالہ لیلۃ الیم ویقول السکینۃ ایضا الناس ودفی حین غابت الشمس **حضرت**
 امیر المؤمنین علی سے روایت ہے کہ آپ نے پھر بٹھایا اسامہ کو پھر اوسط چال سے آپ اٹھ چکے تھے اور لوگ دہنی میں پہنچے تھے
 کو چلا گئے آپ اٹھ کر طرقت الثعالبین کی تو اور فراقی پھر اٹھ کر لوگوں میں ان کو چلے اور آپ عرفات سے چلے
 اُتار ڈوب گیا **حضرت عروہ** قال سئل اسامہ بن زید وانا جالس کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر
 حجة الوداع حین دفع قال کان یسیر العنق فاذا وجد حجة نصر قال عشام النضر فوق العنق ثم حمیم عروہ سے روایت
 ہے اسامہ بن زید سے سوال ہوا اور میں نے سنا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجة الوداع میں جب فاتحہ لکھ کر
 چلاتے تھے اونٹ کو اٹھانے کے لئے چلے پھر عنق دور کرنا کر بھٹ نہیں پورے کے لیے چلے جب پھر تو نص چلے
 چلاتے رہے خوب دور کر چلنا عنق سے زیادہ دیر میں خوب راہ صاف ہوتی تو بڑے **حضرت اسامہ** کنت ادفع النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم فلما وقعت الشمس دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حمیم اسامہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ
 اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا جب آفتاب ڈوب گیا تو آپ لڑکی عرفات سے **حضرت اسامہ** بن زید انہ سمعہ یقول دفعی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معروفة حتی اذا کان بالشعب نزل قال قوضاً ولم یسبغ الوضوء قبلہ
 الصلوة فقال الصلوة اما صلت فکنتما جاء المزدلفة نزل قوضاً فاسبغ الوضوء ثم اقيمت الصلاة
 فصل المغرب ثم اناخ کل انسان بعیره فی منزله ثم اقيمت العشاء فصلاھا ولھ یصل منھا ما شئنا
 ثم حمیم اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لڑکی بیان تک کہ جب لڑکی میں آئے اور وہی کسب کیا
 وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا اس سے دو مضمر اور سو گتیں ہیں ایک تو یہ کہ وضو شرعی نہیں کیا بلکہ وضو نوکی کیا یعنی نہ ہاتھ
 دوسرے دو سے یہ کہ وضو شرعی کیا بلکہ پوری طور سے وضو نہیں کیا بلکہ ہاتھ کا پہلکا وضو کر لیا میں نے کہا کہ
 پھر آپ نے فرمایا نماز اگے چل کر پھر سو اچھو جب فردوس میں آؤ تو فرمے اور پورا وضو کیا چھٹے پھر سو اچھو کہ آپ نے مغرب کے
 نماز پڑھی پھر ہر ایک آدمی نے اپنا اونٹ اپنا گائے میں بٹھایا بعد اوسکو گلیہ ہوئی عشا کی آپ نے عشا پڑھی اور مغرب عشا کو
 پھر میں کوئی نماز پڑھی **حضرت عروہ** صحیح فردوس میں نماز کا بیان **حضرت عبد اللہ بن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم صلی المغرب العشاء بالمزدلفة جميعاً ثم حمیم عبد اللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فردوس
 اور عشا فردوس میں لا کر پڑھیں دوسری آیت میں ہر ایک لگتے تھے کہ میں نے کہا ہاں نماز کو ایک تیسرے پڑھا۔ تیسرے روایت میں ہے

ہر ایک نماز کو ایک تکبیر کہی اور پہلے نماز کے لیے اذان دی کسی کے بعد نفل پڑھا دوسری روایت میں ہر کسی کے لیے اذان
 نہیں ہے۔ **عبداللہ بن مالک** قال صلیت مع ابی بنی المغرب ثلاثا والعشاء رکعتین فقال اللہ صلاک بن
 المرث ما عذہ الصلوۃ قال صلیت حاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہذا مکان باقامۃ واخر حمۃ
 عبد الرحمن مالک سرورایت ہرمین نے مغرب کی تین رکعتیں اور عشا کو دو رکعتوں عبد اللہ بن عمر رض کے ساتھ پڑھیں تو ایک
 بن الحارث کو ان کو کہا کہ کس طرح کی نماز ہے اوہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مذونون نمازون
 اسی جگہ پڑھا تب ایک تکبیر سے ﴿ ابو حنیفہ کا یہی قول ہے کہ مغرب اور عشا کو جمع میں ایک ہی تکبیر کافی ہے **عبداللہ بن جابر**
 بن جابر **عبداللہ بن مالک** قال صلیت مع ابی جابر ثلاثا لفقر للمغرب والعشاء باقامۃ واحدة فزکر
 معنی حدیث ابن کثیر **محمد بن سعید بن حمیر** اور **عبد اللہ بن مالک** روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کے ساتھ مذونون میں
 مغرب اور عشا پڑھی ایک تکبیر سے ﴿ مگر جابر کی روایت میں ہے کہ ایک اذان اور دو تیسریوں کو پڑھیں اور وہی صحیح راجح
 ہے اور اسی اتفاق کیا ہوا ہے **عبداللہ بن جابر** قال فہذا مع ابی بنی فلما بلغنا جمعا صلینا
 المغرب والعشاء باقامۃ واحدة ثلاثا واشتین فلما انصرف قال النابی عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم فہذا مکان باقامۃ واخر حمۃ عبد اللہ بن عمر رض کے ساتھ یعنی جب مذونون میں پہنچے
 تو انہوں نے مغرب اور عشا کی ایک ہی تکبیر سے تین رکعتیں مغرب کی پڑھیں اور عشا کی جب فارغ ہوئے تو کہا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ الجگہ اسی طرح نماز پڑھی ﴿ یہی ایک اقامت ہے یہی وہی ابو حنیفہ کے مذہب کو صحیح تسلیم
 روایت **عبداللہ بن جابر** اقام جمع فضل المغرب ثلاثا ثم صلی العشاء رکعتین ثم قال تہت ابی جابر
 فہذا مکان مثل ہذا وقال تہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلیت مثل ہذا فی ہذا مکان
محمد بن سعید بن جبیل سے روایت ہے کہ عبد بن حمیر کو دیکھا انہوں نے تکبیر کہے مذونون میں اور مغرب کے تین رکعتیں پڑھیں
 پھر عشا کے دو رکعتیں پڑھیں بعد اوس کو کہا میں ابن عمر رض کے ساتھ تھا انہوں نے اس جگہ ایسا ہی کیا اور ابن عمر نے کہا میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا انہوں نے اس جگہ ایسا ہی کیا **عبداللہ بن جابر** قال قلت مع ابی جابر صلیت الی اللہ لفتۃ
 فلم یکن یفر من الذکیر الذلیل حتی اتینا المذ لفتۃ فاذن واقام اولمراسنا فاذا زواقم فصلنا المغرب
 ثلاثا رکعات ثم التفت الینا فقال الصلوۃ فصلنا العشاء رکعتین ثم دعا بعشاء قال واخر فی علانہ
 نزع مثل حدیث ابی جابر عن عمر قال فہذا لا یجوز فی ذلک فقال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم حکذا **محمد بن سعید بن حمیر** سرورایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کے ساتھ عوفات مذونون کو یاد کا سیر طرہ سے تہ تکبیر اور تہ تکبیر
 یہاں تک کہ انہوں نے مذونون کو بغیر بار تکبیر تکبیل کیے جاتے تھے موقوف نہ کرتی تھے تو انہوں نے اذان دی اور اقامت بھی دی کہ
 حکم کیا اوس نے اذان دی اور اقامت بھی پھر انہوں نے مغرب کے تین رکعتیں پڑھیں بعد اوس کو ہمارے طرف ترجیح ہوئے

اور کہا نماز پڑھو نماز خوشاکی دو کتین پڑھیں پھر شرب کا کہا اسکا یا ائنتھ فی مجھ سے علاج بن عمر بن ابی اسیر بیان کیا جیسو
سیر و بالیجے ابن عمر سے روایت کیا کہا کہ ابن عمر کو لوگوں نے اس باب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ اپنی طرح نماز پڑھی **عمر ابن مسعود** قال آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
لما جمیع فاند جمع من الغنیم والعشاء جمیع صلی اللہ علیہ وسلم الصبح من الغد قبل وقتہ **مرحومہ عبد بن مسعود**
روایت ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا نماز پڑھتے ہوئے مگر اپنے وقت پرگزروں میں ہاں آپ
جمع کیا مغرب اور عشاء میں اور صبح کی نماز دو سے دن معمولی وقت سے پہلے پڑھی **عمر ابن مسعود**
کہتے تھے یہ یونہی ہی اوجیفہ کے مذہب کو **عمر ابن مسعود** علیہ السلام قال اصبح یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووقف اقرع فقال
هذا اقرع وهو الوقف وجمع کلھا موقف فخرت فھذا ومنی کلھا منصرف فخرھا فی حالکم **مرحومہ**
حضرت علی سے روایت ہے کہ جب صبح ہوئی (مزدنی میں) اور کھڑ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل قرع کو پاس فرمایا
یہ قرع ہے یہی وقف کی جگہ ہے اور مزدنی سے اوقوف کی جگہ ہے اور میں نے بیان کر کیا اور اساری نخر کی جگہ ہے تم اپنے
ہاں کا ان میں نخر کرو **عمر ابن مسعود** علیہ السلام قال اوقف اھذا بعرفۃ وعرفۃ کلھا موقف ووقف
ھاھنا اجمع وجمع کلھا موقف فخرتھاھنا ومنی کلھا منصرف فخرھا فی حالکم **مرحومہ جابر** سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عرفات میں بیان ٹھہرا اور عرفات سارا ٹھہر کر کیجیے اور میں مزدنی میں
بیان ٹھہرا اور مزدنی ساری ٹھہرنے کیجیے اور میں نے بیان کر کیا اور ساری نخر کیجیے تم نخر کرو اپنے ہاں کا ان میں نخر
بجائے **عبد اللہ بن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفۃ موقف وکل منی منصرف وکل الزم لھذا موقف
وکل فجاج مکتہ طریق ومنصرف **مرحومہ جابر بن عبد اللہ** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارا میدان
عرفات کا ٹھہرنے کیجیے اور سارا نخر کی جگہ ہے اور سارا مزدنی ٹھہرنے کیجیے اور مزدنی راستی کو کین جب کیجیے
میں اور شب میں خود رست ہی **عمر بن مسعود** قال قال عمر بن الخطاب کان اھل البھاہلیۃ لا یفہموا نوزحۃ
فی الشمس علی خبیر فھا لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد دفع قبل طلوع الشمس **مرحومہ عمرو بن مسعود** سے روایت ہے کہ
بن الخطاب نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدنی میں نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب کو شہر پر نہ دیکھ لیتے تھے **مرحومہ جابر بن عبد اللہ**
نے کل لیتا ہے آپ نے ان کے مخالفت کی اور آفتاب کا کسی پہلے لوٹا کی **مرحومہ جابر بن عبد اللہ** نے روایت ہے کہ
جانا **عمر ابن عباس** بقول انا مقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة الزم لفتہ وضعفت اھلہ **مرحومہ**
ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے اون لوگوں میں تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صغیف بن کر اپنے لوگوں میں مزدنی کی ات
کو کیجیے جبکہ ہمارا کیا طرف تاکہ ہجوم کو وقت تکلیف نہ ہو **عمر ابن عباس** قال قد منار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیلة الزم لفتہ اخیلہ بنی عبد المطلب علی محرمات فھذا ما لھم الخاذا وبقول ابنی لا ترموا الحجر حتی تطلع الشمس

[illegible]

خلیفہ جنتہ فقال ان الزمان قد استدار کھیت تہ یوم خلق الله السموات والارض السبعة اثنا عشر
 قسماً فمنها اربعة حصص ثلاث من اولیاء القعدة وذو الحجة والحرم ورجب وفضل الله بین جماد ورجب
 ثم جمیع البکرہ رخی روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج من قبلہ بڑا تو فرمایا و ما دلیث کریمہ ویسا ہی ہو گیا جیسا تھا
 اور سن جس دن نبایا اللہ اس کے آسمان اور زمین کو لے کر نچر چند زمانہ بدلتا جا تا ہے لیکن اولیٰ لیث کریمہ مہینہ آنا ہو جو کریمہ
 سال بارہ مہینہ کا تھا چاروں میں سے حرام میں - ذی قعدہ اور ذی الحجہ اور محرم کے درمیان مہینوں اور ایک رجب میں
 جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے رجب بضر کی طرف منسوب کیا کیونکہ مضحکہ لوگ اس کے بہت تعظیم کرتے تھے
 اور زمانہ پہر ویسا ہی ہو گیا اس سے مراد یہ ہے کہ مشرکین مہینوں خلط کیا کرتے تھے اور اپنی خواہش کے موافق ایک مہینہ کو دوسرا
 مہینہ کہتے تھے تو کبھی جب کو شعبان کہتے اور کبھی شعبان کو جب کہ دیتی تو آپ نے فرمایا اب تبدیل کیا کرو اور محرم سے بعد مہینہ رجب
 ہے پس با یاد کرو اور اس کو گزرتہ کر دو **الحجۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ ابوبکرہ و سواہی موی
 ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **یا** من لک عرفۃ جس نے دنوں عرفہ پیا یا **عبدالرحمن بن عبد الدی**
 قال قلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو عرفۃ فجاء الناس ونفروا من اہل نجد فامر ارجلہ ان یجد فامر ارجلہ ان یجد فامر ارجلہ ان یجد
 اللہ علیہ وسلم کیف الحج فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنادی الحج الحج یومہ عرفۃ فخرجوا قبل صلواتہ
 من لیسۃ حج فم حجہ ایام منی ثلاثۃ من یجعل فی یومین فلا اثم علیہ ومن اخرج فلا اثم علیہ قال شد
 ارمہ فتبعہ خلفہ فجعل یناد ی ذلک ثم حج عبد الرحمن بن عمر دلی سے روایت ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا
 آیا اور آپ عرفی میں تھے تو جب آدمی نجد والوں میں سوائے اور ایک شخص کو حکم کیا اوس نے پکارا یا رسول اللہ جہ کیوں کہ
 ہے آپ نے بھی ایک آدمی کو حکم کیا اوس نے پکارا جہ عرفہ کے دن ہو جو شخص دسویں شب کو فجر سے پہلے وہاں جا دو گا اگر
 کا جو پورا ہو جاوی گا اور اس میں ہونے کے تین دن ہیں جو کوئی دوسرے دن کے بعد (بارہویں تاریخ کو) چلا جاوے تو بھی کچھ قربت
 نہیں پھر آپ نے ان شخص کو اپنی پیٹھ پر لیا وہ یہی پانا جاتا تھا **اس حدیث سے** یہ معلوم ہوا کہ عرفات میں ٹھہرنا
 افضل ہے اور اس کا وقت نوین تاریخ کے زوال سے لیکر دسویں شب کے طلوع فجر تک ہو اس میں اگر ایک ساعت عرفات میں
 ٹھہر جاوے تو جہل جاوے گا **الحجۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالوقوف یعنی بچھری کھڑی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جبل طحا کہلت مطیۃ و اتعیت نفسی واللہ ما ترک من صلاتہ و قف علیہ فعل لے
 من حج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اذک معنا هذه الصلواته وان عرفت قبل ذلک لیا لا
 نھک انھما حجۃ وھن قفنتہ ثم حجہ بن مضر طائی سے روایت ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی مضر
 میں نے مزدلفہ میں میں نے کہا یا رسول اللہ میں طے کر کے پھاڑوں کو چلا آتا ہوں میں نے اپنے اونٹنی کو تھکا مارا اور اپنی ٹہریں
 بہر تھکا والا قسم خدا کے آسمان میں کوئی شے کہ مجھ پر نہیں ملا کہ میں اس پر نہ ٹھہرا ہوں تو میرا حج درست ہوا یا نہیں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پہاڑی ساتھ اس کا کو پلوئی (یعنی مزلوئی میر بخریب اور شاہاڑی ساتھ پھی) اور اس پہاڑی
 رات یا دن کو عزت میں پھر چکا ہو تو اس کا حج پورا ہو گیا وہ اپنا میل کچیل دور کرے **یومئذ** یعنی منامین اگر نکلیاں اگر قرانی
 کر کے احرام پہنڈا اے میل کچل یہودی شاہی **باب** الذول یعنی منامین اترنے کا بیان مختصر چل مرصوب
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خطب الناس لک اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس منی وقرہم منا ثم هم فقال لی منزل
 للہ لاجرون ہاھنا وانما الی میعتة القبلة ولا غطرھا ہاھنا و اشار الی مصیرة القبلة ثم لکثیر الذکا
 حرم محمد عبد الرحمن بن معاف سے روایت ہوا انہوں نے سنا ایک شخص سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں
 سے تھا کہ خطبہ نبی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو منامین اور اقرار اور انکو پھر نکھانوں میں اپنے فرمایا ہوا
 بیان اتر میں اور شاہ کہ قبلیہ کی طرف اور انصار بیان اتر اور شاہ کہ قبلیہ سے بائیں طرف پہاڑ اور لوگوں کو فرمایا کہ تم
 اور انصار کے گرد اتر میں **باب** ایوم خطب بنی منامین کس دن خطبہ پڑھی **باب** حلیل منی اے مکس
 قال ابن اسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب بین اوسط ایام التشریق وخرج منہ لحائتہ وھی خطبہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم التي خطب بنی جرجمہ و دو شخصوں سے روایت ہے بنی بکر میں سے کہا انہوں نے دیکھا ہم نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے تھے ایام تشریق کیے پہر والی دن میں (یعنی بایہوین کیڑا) اور ہم آپ کی دشمنی پس ہے اسی
 خطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو آپ نے منامین پڑھتا تھا **باب** منی لہ بیت نبھا کانت دہ بیت فی الجاہلیۃ
 قال الخطبہ بنار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الرؤس فقال ایوم ہذا قلنا اللہ ورسولہ احکم قال
 البیر اوسط ایام التشریق **باب** سرابت بہان سے روایت ہے وہ ایک گہر والی تھی جاہلیت میں جس میں بت
 کرتی تھی کہا خطبہ نبی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوم الدس یعنی دوسری دن بانی کے پہر فرمایا یہ کون سا
 دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا کیا یہ سچ کا دن ہے ایام تشریق میں سے یعنی بایہوین
 ایام تشریق کیا ہوں بایہوین تیرہویں تاریخ کو کہتے ہیں فی جب کے **باب** منی قال خطب یوم الخمر جس نے کہا یوم
 میر خمر ہے **باب** اھما قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ علی ناقۃ الغضباء یوم الغضباء **باب** منی
 ہوا بن ثابٹ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے دیکھا ابنی اوشی جس کا نام غضباء تھا عیسے کے گرد
 غضباء ہستی قصوی ہوا یا دہرا **باب** الی اھما یتقول سمعت خطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی یوم الخمر **باب**
 البرا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ سنا میں پھر کے روز دسویں کیڑا **باب** ایوم الخمر
 یوم الخمر یوم الخمر کیسوت خطبہ پڑھی **باب** منی قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس منی یوم الخمر
 الغضباء علی ناقۃ الغضباء وعلی عنہ یعنی عنہ والذابین قاعدۃ **باب** منی جرجمہ رافع بن عمر نے فرمایا
 روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھتے تھے لوگوں کو منامین جب ہوا آفتاب (خمر کے دن) ایک

دو کشتین جو قبول ہو چار سے بہتر معلوم ہے ہیں۔ ایک بار بن سعود نے بھی چار کشتین بڑھیں کو کوٹ کے کہا تم نے طوس
 کیا تھا حضرت پیر چار بڑھیں کا اہم و نجا پینہ لگے انہوں نے کہا مجھ پر اس علم ہوتا ہے ریس جب چار بڑھیں لگے تو میں بھی چار
 بڑھیں لگا **عمر بن الخطاب** انما صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ لانه اجمع علی الاقامۃ بعد النبی محمد زہری روایت ہے
 حضرت عثمان نے مناسین چار کشتیں پس لیے بڑھیں کہ انہوں نے اقامت کے نیت کی بعد چار کے **عمر بن الخطاب** قال عثمان
 صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ لانه اجمع علی الاقامۃ بعد النبی محمد زہری روایت ہے کہ عثمان نے چار کشتیں پس لیے بڑھیں انہوں نے
 مناس کو وطن بنایا تھا (وہ ان کا گھر تھا) **عمر بن الخطاب** قال لما اتخذ عثمان الاموال بالطاقف وادار یقیم
 بها صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ لانه اجمع علی الاقامۃ بعد النبی محمد زہری روایت ہے کہ حضرت عثمان نے اپنی جاگیر میں مقرر کیں
 طائف میں اور قصد کیا اقامت کا وہ ان کو چار کشتیں بڑھیں پھر لوگوں نے بھی اختیار کر لیا **عمر بن الخطاب** قال
 بن عثمان انما الصلوة یعنی اجل الاعراب لا تقم کثروا عاخذن فصلی بالناس اربعۃ لانه اجمع علی الاقامۃ
 اربع چار کشتیں بڑھیں روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے پورا پورا نماز کو مناس میں لے لیا کہ اس سال جنگلی اور بددی
 بہت آئی تھے تو انہوں نے چار کشتیں بڑھیں تاکہ ان لوگوں کو معلوم ہو کہ اصل چار کشتیں میں رند و کشتین جو قصر میں
 ہیں، یا آپ القصہ اہل مکہ اہل مدینہ میں قصر کرین **عمر بن الخطاب** قال بنو ہاشم نزعوا عنک امدتہما
 فولدت عبید اللہ بن عمر قال صلی اللہ علیہ وسلم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس کثر ما کانوا فی
 بنار کشتیں فی حجة الوداع محمد زہری روایت ہے کہ بنو ہاشم نزعوا عنک امدتہما بنو ہاشم نے عمر کے ساتھ نماز میں مناس کے پڑھے عبید اللہ بن عمر
 پیدا ہوئی انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں مناس اور لوگ بہت تھوڑے تھے دو کشتیں بڑھیں
 حجة الوداع میں **عمر بن الخطاب** قال لانه اجمع علی الاقامۃ بعد النبی محمد زہری روایت ہے کہ عثمان نے اپنی جاگیر میں مقرر کیں
 وروی الحسن بن علی بن ابی حمزہ عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اجد
 من بطن الوداع وھو ما یکسر مع کل حصاة ورجل من خلفہ یسترہ فقلت عن الرجل فقالوا الفضل بن
 عبید اللہ بن عمر فقال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس یقل بعضکم بعضا واذ اریتمہم الحجرة
 خالصوا بمثل حصی الخ **عمر بن الخطاب** قال لانه اجمع علی الاقامۃ بعد النبی محمد زہری روایت ہے کہ عثمان نے اپنی جاگیر میں مقرر کیں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے تھے لبن وادی کو (یعنی وادی کے نیچے سے اگر) نادر کی جانب سے) حجر عقبہ پر اور آپ سوار
 تھے کہ نہ گرو نہ بکیر کہتے اور ایک شخص آپ کے پیچھے وہ آپ پر کیا کرتا تھا میں نے پوچھا یہ شخص کون ہے؟ لوگوں نے کہا فضل بن عباس
 اور لوگوں نے سحوم کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو قتل کر دو ایک تم میں دو سے کہ یعنی ہجوم کے وجہ سے
 ایک دوسرے کو کچل نہ ڈالی ایسا نہ ہو کہ وہ چاہے (یعنی ہوجاوی) اور جب تم کنگران میں نہ تو پہوٹے پہوٹے کنگران اور کنگران
 مارو **عمر بن الخطاب** قال لانه اجمع علی الاقامۃ بعد النبی محمد زہری روایت ہے کہ عثمان نے اپنی جاگیر میں مقرر کیں

یعنی فرما دینا کہ فدیہ نہ دے جا بالحداد و فخذ بشقرا سے الیسر خلقہ ثم قال اھا هنا ابو طلحة فذہوہ الی ابو طلحة و محمد بن
 والشعران ثم اخذ بشقرا سے الیسر خلقہ ثم قال اھا هنا ابو طلحة فذہوہ الی ابو طلحة و محمد بن
 مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رومی کی حجرہ عقبہ کے یوم النحر کو پہر آپ لوٹ آئی منامین اپنے بھائی بن اور بنی
 شکرہ کے ایک کو بچا کر پہر سر موٹنیوالی کو بلایا اور وہی طرف کا آدا سر نہا کر ایک ایک دو دو بال جو لوگ ہو وہیں ان کو قسم کیا
 پھر مایان جانب نہا دیا اور فرمایا کیا ابو طلحہ بیان میں یہ وہ سب بال ابو طلحہ کو دیدی کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلق
 افضل ہے اور یہی معلوم ہوا کہ پہلے وہنا جانب نہا تا بہتر ہے اور دوسری میں لحاظ نہانے والے کا ہونا نہ موندنیوالی کا۔

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستل یوم فیقول لا حرج فسالہ رجل فقال انی خلقت قبل
 ان ینزع قال انزع ولا حرج قال فی امسیت ولہ ارم قال ارم ولا حرج ثم حمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیا کہ منامین اپنے بھائی کو بچا کر پہر بنیں ہر ایک شخص نے کہا میں نے خلق کیا نہ سچ و پہلی آپ
 نے فرمایا نہ کر لی کچھ حرج نہیں ہے، دوسرے کہا مجھ پر شام ہو گئی اور میں نے رومی نہیں کے اپنے فرمایا رومی کے لے کچھ حرج نہیں ہے
 و میں زوم و جب نہیں ہی ترقی کے فوت ہوئے نہیں مریان میں رومی اندر دیکھ اور خلق اور طواف کے بھڑک کر گناہ نہیں ہے
 لیکن وہ ہے محمد بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء خلق انما علی النساء التقصیر

محمد بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عورتوں پر خلق نہیں ہے مگر قصر کرنا چاہیے یعنی
 توڑ دینے بال ایک طرف سے توڑ دینا چاہیے مردوں کو بھی بھید و رست ہے مگر خلق نہیں ہے **باب العمرہ عمر کا بیان عن**
 ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یخرج محمد بن عمر سے روایت ہے کہ عمر کا بیان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی کر لیا کہ ابن عباس قال قال اللہ ما عبد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ فی فی الحجۃ الا
 لیقطع بذلک امر لھل الشریک فان هذا الکلمین قریش ومن ان دینہم کا خواہیوں کہ ان ذاعفا الوبر و ہر

الدبر و دخل صفر فھذا الحدیث ثم قال فیما فی موت العمدۃ حتی ینسلخ ذوالحجۃ والحدیث محمد بن
 عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو عمر نہیں کیا ذوالحجہ میں مگر اس خیال سے کہ
 مشرکوں کا گمان غلط ہو کیونکہ قریش کے لوگ اور جو ان کے دین پر چلتے تھے یہ کہتے تھے کہ جب ان کے بال بڑھ جاویں انہوں نے
 پیٹ کا ختم پہنا جاویں اور صفر آجادی تو اب عمرہ درست ہو گا عمرہ کرنیوالی کو (مطلب یہ ہے کہ اشھر حرمین عمرہ کرنا ناجائز
 جانتے تھے بلکہ حرام جانتے تھے عمری کو یہاں تک لگہ بادی نہیں دی جبہ بقرعید) کا اور ہینہ محرم کا **عن ابی جحزہ**

عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن سویران الذی ارسل الی ابو معقل قالت کان ابو معقل جابجا مع رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فلما قدم قالت ام معقل قد صلت علی حجة فانطلقا یمشیان حتی دخلا علیہا لیس رسول اللہ
 ان علی حجة وان لا فی معقل ان قال ابو معقل صدق معقلہ فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہا

سبیل اللہ فقال اما انتک لو حججتہما علیک فی سبیل اللہ قال وانہما امرتہن ان اساکا صلی اللہ علیہ وسلم
 صحت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرحوا السلام رحمۃ اللہ وبرکاتہ واخبرہا انہا تعذر حجۃ معمری
 فی رمضان ثم حمیمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا قصد کیا ایک عورت فی بنو خاند
 سے کہا مجھ کو بھی حج کرنے میں اپنا اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ شخص بولا میری پاس کیا ہے جس پر تجھ کو سوار کر کے
 حج کر اون عورت بولی وہ اونٹ نہیں ہے تمہارا اونٹ مجھے حج کرو اور بولا وہ اونٹ تو روکا گیا ہے رسول اللہ کی راہ میں رہتی
 میں اسکو خدا کی راہ میں دیکھ چکا ہوں پھر وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپس آیا اور بولا یا رسول اللہ میری عورت نے آپ
 کو سلام کہا ہے اور وہ جاہلی ہے حج کرنا آپ کے ساتھ اوس نے مجھے کہا مجھ کو بھی حج کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں
 نے جواب دیا میری پاس کون سا سوک ہے جس پر حج کر اون وہ بولی اوس اونٹ پر میں نے کہا وہ تو اسبل جل جلالہ کے راہ میں
 رکھا ہوا ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو کچھ کر دیتا اوس اونٹ پر وہ بھی اکے راہ میں ہوتا پھر وہ شخص بولا
 اُس عورت فی پہچان کر آپ کے ساتھ حج کر لیں جو برابر دوسری عبادت کون سی ہے جو ثواب میں اوس کے برابر ہو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سلام اُس عورت سے کہنا اوسان کر دنیا کو ایک عمرہ کرنا رمضان کے مہینہ میں میرے
 ساتھ حج کرنے کے برابر ہے ثواب میں اور فضیلت میں **عن عائشہ** کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر عن ربین
 عمرۃ فذی القعدة وعمرۃ فی شوال ثم حمیمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عمری
 کیے ایک ذیقعدہ میں دوسرا شوال میں **فی غیر شوال** میں سفر کو نکلتے تھے ورنہ وہ بھی عمرہ ذیقعدہ میں تھا **عن محمد بن**
قال سئل ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عائشہ لقد علم ابن عمر ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قد اعتمر ثلاثا نسو اللہ فی حجة الوداع ثم حمیمہ مجاہد سے روایت ہے کہ ابن عمر سے سوال ہوا کہ نبی کریم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں تین اونٹ بکھا دو عمری پھر حضرت عائشہ نے کہا ابن عمر یہ سمجھ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دو عمری تین عمری کسی سو اوس عمری کے جو حجة الوداع کے ساتھ تھا **فی** قرآن میں حالانکہ کچھ صحیح ہے کہ آپ دو عمری
 کیوں ایک عمرہ القضاء دوسرا عمرہ الحجانہ **عن ابن عباس** قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع عمرۃ الخدیجیہ
 والثانیۃ حین توافوا علی عمرۃ قابل والثالثۃ من الجسرۃ والرابعۃ اللہ فی حجة الوداع ثم حمیمہ عبد اللہ
 بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمری کی ایک عمرہ حدیبیہ ایک کنوین یا وخت کا نام ہے
 کے سے نوسل پہنچان آپ کو کافرون روکا تھا آپ عمری کی ارکان ادا نہ کر سکے دوسرا عمرہ نضاکا تیسرا عمرہ حبانہ کا
 چوتھا جو حجة الوداع کے ساتھ تھا **فی** حدیبیہ میں آپ نے عمرہ نہ کیا تو چار عمری دہی دہی ایک عمرہ القضاء دوسرا عمرہ الحجانہ
عن ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر اربع عمرۃ فی ذی القعدة الا اللہ معی حجة الوداع ثم حمیمہ
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار عمری کیے ذیقعدہ میں تھو گردہ عمرہ جو حج کے ساتھ تھا **فی** غیر شوال میں

کے ساتھ دو ذرا بخیرین تھا اس پر عمرہ افتخار اور عمرہ الجہاد دونوں ذیقینہ میں تھیں۔ جو ان کے ایک مقام پر تھے
 اور کہے کہ زبان ان سے اپنے عمرہ کا احرام باندھنا شروع ہوا جنہیں کی غنیمت تقسیم کر کے **باب** اللہ العزیز
 تعویض فیہ کہہ الی الحج فرفض عمرہ تھا تو وہی الحج ہل تقضی عمرہ تھا جو عورت عمرہ کا احرام باندھتی ہے اور کو
 حیض آجائے پھر حج کا وقت آجائے تو وہ عمرہ کیجے ترک کر کے حج کا احرام باندھ لیتی ہے عمرہ کی قضاء کے **عمرہ** حقیقتہ
 بنت عبد الرحمن بن ابی بکر عن ابی ہاشم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن
 اختك عائشة فاعمرها من التمتع فاذا هبطت بهما من مكة فلتقص فانها عمره متقبلة **مرحمة**
 الرحمن ابن ابی بکر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عبد الرحمن بن ابی بکر کے پاس کوئی عورت ہے
 لیجا اور وہ کو عمرہ کو لا اتعمیم سے رتیم ایک مقام پر کوئی تین میل کے فاصلے پر جب ٹیلوں پر سے چڑھ کر کو تنہا میں سے
 تو عائشہ سے کہنا احرام باندھو کیونکہ یہ عمرہ قبول ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ **مرحمة** کہ جس نے داخل النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم الجہاد فجاء الی المسجد فقام ما شاء الله ثم احرم ثم استسقى علی ارجلہ فاستقبل بطن من تحت
 لقی طرد المدینة فاصبح بمكة کما انت **مرحمة** محرش کہی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں
 وہاں نماز پڑھی پھر احرام باندھا پھر اپنے اوٹ پر سوار ہوئی اور بطن پر کھڑکیں کیا بیان تاک کہ مذکور کی راستہ پر آگئے
 پھر صبح کو زمین جا کر آئے جیسے کوئی رات کو کہے میں **باب** المقام فی الصلوة عمرہ کو یہ قیام کرنا **مرحمة** ابن عباس
 از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام فی عمرہ القضاء ثلاثہ **مرحمة** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 قیام کیا عمرہ قضا میں رجب کے عمرہ کی قضا تھی، تین دن تک رجب میں، **باب** الاضاغ فی الفحشاء
 افاضہ کا بیان **مرحمة** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر صلی الظهر منی یعنی رجباً **مرحمة** عبد
 بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف الافاضہ یوم النحر میں پھر نماز ظہر کے منامین لوٹ کر اکر ٹیسی یا کہے میں
 پڑھی، **مرحمة** اسلما قال کانت لیلۃ التي یصیر الفیحاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مساء یوم النحر فصلا
 الی داخل علی وہب معة ومعة جل من ال ایضیة متقمصین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لو هب هب لافضت ابا عبد الله قال لا والله یا رسول الله قال صلی اللہ علیہ وسلم ان غداک القیام قال فخرج
 من راسه ونزع حجابہ فقیصده من راسه ثم قال ولم یارسل الله قال ان هذا یوم رخصکم اذ انتم
 حریمتکم الحجۃ ان تحلوا یعنی من کل ما حرمت منه الا النساء فاذا امسیت قبل ان تطفوا هذا الیوم صلی
 حرم اکھتیکم قبل ان تموا الحجۃ حتی تطفوا **مرحمة** حضرت بی بی ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی پہلی یا سہی شام تھی جو یوم النحر میں اتفاق ہوا پھر پڑھنے لائی آخر میں وہ
 بن نبیہ صاویک ساتھ ایک اور شخص ابوبکر کے نسل میں سے کڑے پہن ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پہن

کہا تم طواف الافاضہ کر چکے اے اباحمد السدائون نے کہا نہیں تم خدا کی یا رسول اللہ اپنے فرمایا اذکار و التعمیر لہما
 اوہنوں نے اذکار و التعمیر لہما پر عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ جب تم اوسمیں لکھو یاں مار
 چکو تو حلال ہو جاؤ گے پھر وہ چیزیں جو احرام میں حرام تھیں سوا عورتوں کے (یعنی سوا عورتوں کے عورتوں سے وہ درست
 نہ ہوگا جب تک طواف سے فارغ نہ ہو) پھر تم نے تو شام کی اور طواف بھی کیا تو تہارا احرام باقی ہو ویسا ہی جیسو تھا قبل
 لکھو یاں مارو یہاں تک کہ طواف کرو۔ اس حدیث سے تاکید طواف الزیارة کی یوم کے دن ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم
 ہوا کہ اگر اوس دن طواف نہ کر لیا تو احرام بھریوٹ آویگا مگر کثرت عمل اس حدیث پر نہیں ہو سکتا۔ **باب** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طواف یوم النحر الی اللیل ترجمہ حضرت عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 نے تاخیر کی طواف الزیارة میں اتنا ہوائی تک کہ حضرت ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نے السبع اللہ افاضہ
 ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف نہیں کیا طواف الافاضہ کے ساتوں پہر میں
 رکھو کہ طواف القدوم میں کر چکے ہوں۔ **باب** الوداعی خانہ کعبہ سے رخصت ہونا حضرت ابن عباس قال کان
 الناس یصلون فی کل وجہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقرن احدکم یكون اخری عہدہ الطواف البیت
 ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ لوگ کسی نکل جاتی تھو ہر طرف سے آپ نے فرمایا کوئی نہ جانا چاہئے کسی مگر آخر
 طواف کے۔ اس کو طواف الوداع اور طواف الوداع کہتے ہیں۔ بعضوں کے نزدیک سنت ہے۔ بعضوں کے نزدیک واجب ہے
 اگر عورت کو چاہئے وقت حیض آجادی تو یہ طواف چھوڑ دی۔ **باب** الحائض غیض بعد الافاضہ حائضہ عورت طواف
 الافاضہ کر چکی ہو تو چاہی وہی حضرت عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر صفیۃ بنہ جی قبل ان تہاقل حائضت
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلھا حاجت تنافقوا رسول اللہ اتھاقل فاضت فقال اقلا اذا
 ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفیہ کو تو لوگوں نے کہا آپ سوان کہیضر
 لگایا آپ نے فرمایا شاید بارہی کیوں ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ طواف چکیں آپ نے فرمایا کہ کچھ نہیں ہے۔
 الحارث بن عبد اللہ قال التبت عن النخاکف التہ عن المرأة تطوف بالبدیت یوم النحر ثم یحییض قال
 لیکن اخر عہدہا بالبدیت قال فقال الحارث کذا قال انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال عمر انیت
 غریب انک سالت عن شیء سالت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکما اختلف ترجمہ حارث بن عباس
 بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت عمر باپن آوا اور اوس سے پوچھا کہ عورت طواف کرے خانہ کعبہ کا یوم النحر کو کچھ اور کچھ اوجاد
 اخراج نے کہا طواف الوداع کر کو جادی لا یعنی انتظار کر کہ طواف الوداع تک (حارث نے کہا کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے بھی ایسی بتلایا تھا عمر نے کہا تیری بات کہیں (بدوہا بھی جھڑکی کے طور پر) تو بے جھجک وہ بات پچھو جو رسول اللہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ چکا تھا تاکہ میں اوسے خلاف بیان نہ کروں۔ **باب** لاعلیٰ حضرت عمر باپن حارث بن عباس نے حضرت عمر

پوچھا کہ تمہارا توہم ہون کی وجہ کیا ضرورت ہے **باب طواف التواہی طواف الوداع کا بیان حضرت عائشہ رضی**
 اللہ عنہا قالت احرمت من التمتع بمكة فدخلت فقتلت عمر بن الخطاب رضي الله عنه وانا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
 بكة ابطح حتى فرغت واحمل الناس بالرحيل قالت اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم البيت فطاف به ثم خرج
 ثم خرجت حضرت ام المؤمنين عائشة رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے احرام باندھا عمر کی تعظیم میں سو اور میں گئی مکہ میں اور عمر واد
 کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا انتظار کرتے رہے الطیر میں (وہ میدان جو مکہ اور مکہ کے درمیان میں ہے) جب میں فارغ ہوئی آپ
 نے حکم کیا لوگوں کو کوچ کا اور خود انکو مکہ میں اور طواف کیا پھر مکہ کی طرف تشریف لائے تاکہ آخری کام مکہ میں طواف ہو جاویں **عن**
 عائشة قالت خرجت معہ تعنی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النفر الاخر فقلل المحصب فی هذا الحدیث
 قالت ثم جمعتہ بضمیذان فی اصحاح بالرحيل فارتحل لمر بالبيت قبل صلوة الصبح فطاف به حتى حج فوافقه
 متوجهاً الى المدينة ثم حججه حضرت ام المؤمنين عائشة رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں مکہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 آپ سے ملنے کے لئے آپ کو آپ کے پاس آئی (عمر کو فارغ ہو کر) آپ نے سب لوگوں کو کوچ کا
 حکم دیا اور آپ خانہ کعبہ کی طرف گئے صبح کے نماز سے پہلے اور طواف کیا پھر مکہ اور چل دیں **عن عبد الرحمن بن**
 طارق عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل مكة انا منى يجعله نسبه عبد الله استقبل
 البيت فلهما ثم حججه عبد الرحمن بن طارق کی ان (جبکہ نام معلوم نہیں ہے) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بڑا
 بڑے کے گھر سے تشریف لائے تو کعبہ کی طرف اور وانا گئی **باب المحصب** میں ابن عباس کا بیان **عن عائشة**
 قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم المحصب كون اسلم نحو وجهه وليس بنبه فرشاة نزله ومن شاة لم ينزل
 ثم حججه حضرت عائشة رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب میں اتر کر اس لیے کہ آسانی ہو سکے میں رہ کر کعبہ
 کیونکہ مکہ کے باہر سے ایک گھوڑا لایا گیا (لیکن اترنا محصب میں سنت ہے جبکہ جی چاہو اور جی چاہو اتر کر) **عن سليمان**
 بن يساف قال قال ابو داود لم ياص في ان نزله ولكن ضربت قبته فقتله قال صدق وكان علي بن ابي
 طالب رضي الله عنه قال عفا عن ذلك ان بني كنانة تحالفت فرشا علي بن هاشم ان لا ياتواكم وهم لا ياتوكم
 عليه وسلم نے حکم نہیں دیا محصب میں اتر کر بلکہ میں نے آپ کا خیمہ ڈال لگا یا تو آپ اور آپ کی سہولت کہا اور ارفع سہا کے
 محافظ تھے ابطح میں (خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سہا کے) **عن اسامة بن زيد** قال قلت يا رسول الله
 انزل نزل عدا في حجة قال اهل ترك لنا حقل من لا نزل انزل قال نعم فانك لو نزلت خيفة في كذا حقل فاصمت
 فترش على الكفر يعني المحصب ذلك ان بني كنانة تحالفت فرشا علي بن هاشم ان لا ياتواكم وهم لا ياتوكم
 ولا يؤوهم قال الزهري والنفقة **عن محمد بن** بن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان لا ياتواكم وهم لا ياتوكم
 حرمين آتواكم فرياءك عقیل نے کوئی گھر کو میں ہمارے ہی چہرہ سے پہر آپ کی فرمایا ہم اور میں نے نبی کریم کو خیف (ابطح اور

بطحا اور محصب) میں یہاں پر عید لیا تھا قریش کے کفر پیروں نے کمانہ سے شہر کا گھبراہٹ کیا تہا سنی انہم کے بابین
قریش سے کہ ہم اوس شادی یہ کر نیگے اذیکو جگہ نہ دینگے اوس پر حید فروخت کر نیگے یا عیت کر نیگے ہاں
اور تری اسد کا شکر ادا کر نیگے یہاں پر کفر کا گھبراہٹ ادا کر نیگے اسد کا نہ رہ گیا حسن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال حین اراد ان یتخرم میلۃ حق نازلون خدا قد کر غنوه ولحدید کر اولہ ولا ذکر الخفیف
الواد کر حمیم ابو ہریرۃ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا سنا ہو چلنی کا اپنے فرمایا ہم کو اذان اور
گے ہر دیا ہی ان کیا ف یعنی اپنے فرمایا ہم سنی کمانہ کے خیف یعنی بلوی میں اور نیگے جسکو بطحا اور محصب کے
میں حسن نافع ابن عبد کان یجمع جمیع قبائل بطحاء شہر مدخل مکتہ ویرجم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یصلح لک کر حمیمہ نافع روایت ہو عبد اسد بن عمر بن ابی جہل کا منید کالی التیر تے بطحا اور محصب میں ہر
جاتی اور کہتے تے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ف محمد بن الحسن نے کہا محصب میں اترا نہ پتھر اور وجود اثر کو تو

کہ قیامت نہیں ہو حسن نافع ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظهر والنصر والمغرب والعشاء بالبطحاء
شہر جمعی بھا جمیعۃ شہر مدخل مکتہ وکان ابن عمر یفعلہ کر حمیمہ نافع روایت ہو انہوں نے ابن عمر سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء بطحا میں پڑھی پڑا کی نہ کا جھپکا لیا بعد اوس کوئی میں گئے
عبد اسد بن عمر بھی ایسی کیا کرتے محصب میں ٹھہر کر تے **باب** فیمزق من شیتا فیل شی فی جحہ اراکان
چھپے کر نیگے بیان حسن عبد اللہ عمر بن العاص نے قال قت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجتہ الوداع

یسألونہ فجاءہ رجل فقال یا رسول اللہ اشتر فخلعت قبل ان اذبح فقال رسول اللہ اذبح ولا حرج جاء رجل فخل
فقال یا رسول اللہ اشتر فخلعت قبل ان اذبح قال ارم ولا حرج قال فاسئل بوسطن عن شیئ قد اذبح واخلع اذ
اصنع ولا حرج کر حمیمہ عبد اسد بن عمر بن العاص روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منایں کھٹے
ہو کر لوگ آپ کے چمکے سلیو پہن کر گئے ایک شخص آیا وہ بولا یا رسول اللہ میں نے نہ جانکر فریج سے پہلے سہڑا دیا آپ نے فرمایا
ذبح کر لو کہ چہرہ نہیں ہے دوسرا آیا بولا یا رسول اللہ میں نے ناوہ سے ٹھکریا دی ہو پہلے آپ نے فرمایا رمی کر لے کہ چہرہ نہیں ہے
طرح جتنی چیزوں کو آپ سے پوچھا گیا جو اگے یا پیچھے ہو گئیں تھیں آپ نے فرمایا کرے کہ چہرہ نہیں ہے **باب** اسماہلہ بن شریک

قال خرجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاجا فکان الناس یأتونہ فمروا بالرسول فسمعت قبل ان اذبح
قد مر شیتا فکان یقول لا حرج لا حرج الا علی جل افتر عرض رجل مسلم وهو ظالم فذلک الذکر حرج ہماک
کر حمیمہ اسماہلہ بن شریک روایت ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چمکے لوگ آپ سے تے تے جس نے کہا یا رسول اللہ
سوی کے طواف سہیل میں نے اسکا نام کو آگے کیا آپ فرمائی تو کہ چہرہ نہیں ہے کہ چہرہ نہیں ہے جس نے مسلمان
جان یا عزت برباد کی ظلم سے رہتا ہو گیا حرج میں دیکھا **باب** فمکتہ کے میں نماز کا بیان حسن کر نیگے

سزا خراب ایچ می بموجب نص قرآنی کے ہر جگہ تنہا منع ہے نہ کہ حرم میں **باب** فی حبس السقایۃ فیہ کے
سبیل کہنا صحیح ہے کہ قال رجل اربع اسالیل حل عند البیت یستقو الثبید و بنو جهم
یسقون اللبن والعسل والسویق الخ لاجل اہم حاجۃ فقال ابن عباس ما بنا من شغل ولا بنا من حاجۃ
وکن دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی لعلہ وخذلہ اسامۃ بنت زید قد عار رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم بشراب فانہ یبید فشریب ودفع قمیضہ الی اسامۃ بن زید فشریبہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم احسنتم وجملتہ کذا لک فعلوا فشرہ کذا لک انما یدان تغیر ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مرحومہ بکر بن عبد اسد سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عباس سے کہا کیا سب سے تمہاری لوگ بنید رکھو کا شرب
پلائے ہیں اور تمہاری چچا کے بیٹی (قریش) دودھ اور شہا ہند ستوپاتی تھیں کیا یہ لوگ بخیل میں یا خیمہ جہین ابن عباس نے
کہا نہ بخیل میں نہ خیمہ جہین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی اونٹ پر سوار ہو کر آئے اور آپ کے پیچھے اسامہ بن
زید بیٹھے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیڑ کو کچھ بانگا آپ کے ساتھ فریاد کیا اپنے پیاد اور اپنا چچا جو اسامہ بن زید کو
دیا اس نے بھی باعید اس کو اپنے فرمایا تم نے اچھا کیا خوب کیا ایسا ہی کیا کرو یعنی بسیل رکھا کرو گوگوں کو کھجور کا شرب
پلا یا کرو تو میں نہیں چاہتے کہ بدین اس خیر کو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا کہا تھا) یعنی آپ نے فرمایا کھجور کے
شراب پر تم نے اچھا کیا تو ہم بھی پلائے ہیں یہ سچ ہے بخیل یا خیمہ جہین اس وجہ سے دودھ شہا ہند بخیل پلائی **باب**

الافاقہ مکہ کے میں شہر کا بیان حضرت عیسیٰ بن عبد الغفری سیال السائب بن زید ہل سمعت فی افاقہ مکہ
شیئا قال النبی ابن الحضرمی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للہاجر بن اقامۃ بعد الصبح
ملا ثاثر حمیرہ عمر بن عبد ربیع بن زید سے روچا گیا تم نے زمین سے بڑے باب میں کچھ نہا ہی انہوں نے کہا مجھ سے
ابن الحضرمی نے بیان کیا انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تھو ہاجر بن رکان جبر سے فرشتہ ہاجر
تین دن تک میں شہر سکھ میں **باب** فی دخول الکعبۃ کعبہ کے اندر جانیکا بیان حضرت عبد اللہ بن عمر

از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ هو واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ الحبشی وبلال فخلعوا
علیہ فکث فیہا قال عبد اللہ بن عمر فسال بلال اھین خیر ماذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
فقال اجل عثو اعز سترہ و عثو بن مینہ وثلاثۃ اعمدۃ وراۃ وکان البیت یومئذ علی سترۃ
اعمدۃ فدخل علی مرحومہ عبد اسد بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ شریف کے اندر اور ان کے
ساتھ اسامہ بن زید اور بلال بن ہاجر اور عثمان بن طلحہ تھے تو دروازہ بند کر لیا اور وہاں ٹھہر رہے تھے عبد اللہ کہتا ہوں بلال
سے روچا جانے کے کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا ایک تنوں کو بائیں طرف کیا اور دودھ کی طرف
اور تین تنوں کے اور اون میں خانہ کعبہ پہنچے تنوں پر تہا ہر آپ نے نماز پڑھی (دو تین صحیحین) و داخل کعبہ کے

ہو کر گئی) تو میں نے جانا تو غوث پر کہیں میری نسبت کو تکلیف نہ ہو یہ خوف ایسا صحیح ہوا اب عوام ذہلی کو ضرور سمجھ کر
 تکلیف دہناتی ہیں اگر تھے میں نے پتہ نہیں مگر یہ طریقہ صمدی ادشاکر ذہلی کرتے ہیں **عمر صفیہ بنت شیبہ** قالت
 سمعت ابا سلمیٰ تقول قلت لعثمان ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دعاه قال انسيته
 ان امرتك ان تخرق القدر فانه ليس ينبغي ان يكون في البيت شيء يشغل المصلی قال ابن السرح خالف مسافر
 بن شیبہ **مرحمہ اسلمیہ** سے روایت ہے کہ میں نے عثمان بن طلحہ **مرحمہ** سے کہا تم کو کیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم کو
 بلایا انہوں نے کہا آپ نے کہا میں بھول گیا تم سے پھر کہنا کہ اس میں شک کے سینک پہنچا دو (جو حضرت اسماعیل **مرحمہ**
 ہوتے وقت جبریل لاگو تھے) سینک اوسکو خانہ کعبہ میں لے کر آجئے تاکہ میں کوئی چیز اس پر نہ ہی جسکی طرف کان نہ پڑو
 میں خیال ہو رہا تو شروع میں فریاد کیا **یا ابی** فقال انکعبہ کعبہ کے بالکباہین جو وہاں تھے **عمر شیبہ** یعنی
 ابن عثمان قال قد علم ان الخطاب صلی اللہ علیہ وسلم قد علم انکعبہ فمقدك انکعبہ انت فیه فقال لا اخرج حتی اتمتع بال
 الکعبہ قال قلت انت بفاعل قال لم قلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد علم انکعبہ فمقدك انکعبہ انت فیه فقال لا اخرج حتی اتمتع بال
 وهما اتوجع منك الى اللال فلم يبق الا فقام فخرج **مرحمہ شیبہ** بن عثمان نے شقیق سے کہا جسکو کہہ دیجو وہاں حضرت
عمر شیبہ تھے کہنگی میں تو جگہ جگہ کہہ کا مال تقسیم کرونگا میں نے کہا تم ایسا نہ کرو گے انہوں نے کہا کیوں نہیں میں
 ضرور کرونگا میں نے کہا نہیں نہ کرو گے انہوں نے کہا کیوں میں نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر
 اس مال کا مقام دیکھا اور انکو تم سے زیادہ مال کے احتیاج تھے یہ انہوں نے اوسکو نہ پھیرا **عمر بن عبدالمطلب** نے بعض لوگ
 پکھڑے ہیں کہ وہ مال اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رکھ دیا ہے **عمر الزبیر** قال لما اقبلنا صحیح رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم من لیلۃ خضی اذا كنا عند السکاتہ وقف رسول الله صلى الله عليه وسلم فظهرت القرۃ السوداء
 خذها فانقبضت فجاء بصره وقال مرة وادیة ووقف حتى اتفق الناس کلهم ثم قال ان صلی اللہ علیہ وسلم
 حرام محض لله وذلك قبل نزوله الخائف وحمم التقيف **مرحمہ زبیر** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم کے ساتھ لیلۃ (ایک صبح کا نام ہے) سو اتنی جب میری کی درخت کے پاس پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے پہلی قرن اوو
 (ایک پہاڑی حجاز میں) کنارے پر دوسرے مقابل اور خنب (ایک موضع کا نام ہے) اور طرف دیکھا انہیں اٹھا کر آیا و سکو اور دوسری طرف
 اور آپ اٹھ کر لوگ پہنچے پھر گئے بعد اوسکو فرمایا کہ صید روج (ایک مقام کا نام ہے) اور اوسکی درخت حمم میں حرام کی گئی ہیں
 اور دیکھا الخ جاشی پہلے تھا اور تقيف کے محاصرے میں بھی پہلے تھا **باب** **تیمان المدينة** میں تو میں نے اسے
 بیان **عمر ابی ہریرہ** علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد مسجد الحرام مسجد
 هذا والمسجد الاقصی **مرحمہ ابو ہریرہ** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ باندھو کسی کو اس کی مسجد
 مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد حرام دوسری مسجد (یعنی مسجد نبویہ) تیسری مسجد اقصی (بیت المقدس) کی طرف نہ باندھو

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مشتملہ فضائل کے حقیقت سے
 سعد بن ابوقحاص نے انکشاف کو پھر مدینہ کے حرم میں جو شکار کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو حرام ٹھہرایا
 یعنی مدینہ کی بزرگ کے سب سے وہاں کے حرم کا شکار حرام ہی (تو سعد نے اسکو کبھی نہیں لیا اس میں اس شخص
 کے لوگ اگر سعد سے گفتگو کرنے لگوں گے تو اسکا اسباب چہین لیں گی اور میں تم کو ہرگز وہ سامان نہ دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مجھے دلایا البتہ اگر تم چاہو تو اسکی قیمت دیدو لگا **مسئلہ** سعد بن ابوقحاص نے مدینہ
 یفطرون من شجر المدينة فاخذوا متاعهم وقالوا لعنوا لیم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 یقطع من شجرة المدينة شیء وقال من قطع منه شیئا فلنأخذہ سلبہ **مسئلہ** سعد بن ابوقحاص نے روایت کی ہے
 نے مدینہ میں ایک غلام کو درخت کا ٹکڑا دیکھا انہوں نے اسکا اسباب چہین لیا اور اس کے مالکوں سے کہا کہ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تھے مدینہ کے درخت کا ٹکڑا کو اور فرماتی تھے جو کائی پھر اسکو کوئی ٹکڑا تو اسکا
 اسباب چہین لیں گے **مسئلہ** درج کیوٹو کھیر و سکود ویدیوی اکثر علماء بھی قول ہے اور بعضوں کے نزدیک نہ تو صحیح ہے
 نبی اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحیط فلا یحصد حی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکفر فی حد
 حصار فی قمار **مسئلہ** جابر بن عبد اللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے حرم میں پتی نہ توڑی جاوین
 کا ناجاوی مگر زمی سے جہاں لیں جاوین گے **مسئلہ** اکثر علماء کے نزدیک مدینہ کے حرم کے درخت کا ٹکڑا مار لینے
 جزا نہیں ہے اور بعضوں کے نزدیک جزا ہی **مسئلہ** ابن عباس روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زینے قداما شیا و
 ماکبما زادنا بنیو ویصلی رکعتین **مسئلہ** عبد اللہ بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبی پر
 اور رو بہ کر آیا کرتے (ہفتے کے دن) اور دو رکعتیں (نفل) پڑھتے **باب** زیارت قبر نبی و قبرین کے زیارت کا
 بیان **مسئلہ** ابن عباس روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من أحد یسلم علی الاراد اللہ علی حقیقتی حتی ارحلہ
 السلام **مسئلہ** ابو ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر سلام پڑھتا ہے تو اللہ مجھ کو ہر روز
 میں سے سلام کا جواب دیتا ہوں **مسئلہ** ابن عباس روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز لایحیوا وایو وکم
 قبوراً ولا یجوزوا قبری عیداً وصالوا علی فان صلو تکم تبغنی حیث کنتم **مسئلہ** ابو ہریرہ روایت ہے
 ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بناؤ نہ کہ دن کو قبر رحیم قبرین میں کوئی نماز نہیں پڑھتا ویسی ہی کہیں
 کہ دن میں بھی نماز پڑھنا چاہو اور مت بناؤ میری قبر کو عید رکھو وقت معین یہ لوگ ان جمہور پر اگر میں اس سے
 انکی ممانعت ثابت ہوئی البتہ درود بھیجنا یہاں تم ہو گے درود قہار ہی مجھ پر نہ جادے گے **مسئلہ** ابن عباس روایت ہے
 الطہر قال ما سمعت طہر بن عبد اللہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثاً غریباً وکثراً

وعز لہ سے طبع منہ کم فہلید الصوم فانه له وجاء عمر بن الخطاب علقہ سے روایت ہو میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھ بیٹا
جہا تھا انہوں میں ان کو حضرت عثمان نے اور کیا میں باقرین کرنا یا میں عبداللہ بن مسعود یہ کہنا چاہتا تھا کہ تم ایک نکاح کرو
جب عبداللہ دیکھا کہ نکاح کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو چھوڑ دیا اور اسی علقہ دینے لگا کہ نکاح کے فتنے کو منظور ہوتی تو شک کی
جب اس کی حاجت تھی تو خواہت کیا ضروری ہے میں ان وقت حضرت عثمان نے کہا اور اب عبدالرحمن کیا تم ہمارا نکاح ایک بار
چھوڑی سے کر دین جو گئی ہوئی قوت تمہاری ہم پہلادی عبداللہ بن مسعود کہتا تھا تم ایسا کہتے ہو میں نے سننا رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمائی تھی جو شخص تم میں سے نکاح کے طاقت کہی رہی ہو وہی کپڑا اور محدود کی (وہ نکاح کرے کیونکہ
نکاح ایک کھوکھلا چیز ہے اور اگر گناہ کو روزانہ ہو جائے تو جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت نہ کرے وہ روزی کرے کیونکہ
روزہ اس کی ایسی چیز ہے کہ اگر کسی کو کم کر دے گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی ایسا ہو جس کی طاقت نہ ہو
نکاح کرنا مقدم ہے

حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی ایسا ہو جس کی طاقت نہ ہو وہی کپڑا اور محدود کی (وہ نکاح کرے کیونکہ
نکاح ایک کھوکھلا چیز ہے اور اگر گناہ کو روزانہ ہو جائے تو جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت نہ کرے وہ روزی کرے کیونکہ
روزہ اس کی ایسی چیز ہے کہ اگر کسی کو کم کر دے گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی ایسا ہو جس کی طاقت نہ ہو
نکاح کرنا مقدم ہے

اور میں ہا فاطمہ بنت الدین تربت یداک ترجمہ ابوہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کیا جائے
عورت کا چار سببے اور مال کے سببے اور اس کا حسب کے سببے اور اس کی خوب توتی کے سببے اور اس کی دینار کے
کے سببے سو تو دینار عورت کو طلب کرتی ہے تو میں خال اگر تو دینار کو چھوڑا ہے تو دینار کے سببے عورت کے
نکاح کی خیریت انہیں چاہیے تو ان کے سببے ہوتی ہو سو فرمایا کہ تو دینار کی بجائے عورت کو سبب پر مقدم کر کہ روزہ کے نام سے
بہرہ کی اور مال اور حسب اور غرض تو دینار پر نظر نہ کرنا کہ اگر وہ دیکھا ہو تو اس کی وجہ تو یہ ہے کہ سببے زندگی میں
ہو جاتی ہے بقول سعدی شہر زن بدو سرا می مرد کو - ہمدین عالم است دفع او - اور اگر دینار کے ساتھ ملے اور حسب
اور مال چھوڑ دے تو جو مال اس سے بڑھ جائے تو چھوڑ دے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتزوجك فقلت نعم قال ثم اتيت فقالت يا رسول الله قال لا بکر اتلا عبا
وتلا عبا ترجمہ چار بن عبداللہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کیا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے پوچھا
کنواری سے میں نے کہا ہاں وہ سی آپ نے فرمایا تو نے کنواری سے کیونکہ نکاح کیا کہ تو اس سے کہیتا اور تجھے یہ کہہ سکتے
ہے یہ خیر حال الفت اور بی تکلفی ہوتے مطلق ہوتا کیونکہ عورت کو قلب کو خاندن سے متعلق نہیں ہے یہاں تک کہ کنواری
کہے وہ تو اس کو خاندن کے کسی کو جانتی ہی نہیں - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی بیوے کے بچے کیل کو دینی پیار و رشتہ ہی
ہے ابن عباس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تمنع يدك من امر الله قال فماذا قال
انما ان تمنع يدك قال فاستمع بها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ کیا رسول اللہ
میری عورت کے ساتھ کنواری کے ساتھ کو نہیں دیتی رہی ہو جاتی ہو نہ یا آپ نے فرمایا اور اس کو طلاق دیدی
وہ مرد کو لایا مجھے دیکھ کہ میں ہر اول اس سے لگا رہی آپ نے فرمایا تو نہ دیتی ہے اس حدیث کو ابن عباس نے فرمایا

لکھا کہ درست جیسو مان دین سو نکاح حرام ہو ویسی دایہ اور دایہ کے بیٹی کو بھی نکاح منع ہے اسی طرح اگر قیاس کو لینا چاہو
 دو دودھ کا بڑا حق ہے دایہ اور دوسری لوگوں کو بھی سو کہ کرنا سنت ہے **عمر حبیبہ** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یختص
 قال فاعلم ما اذا قالت فتنکم یا قال فتنک قال فتنکم قال او تحبین ذلک قالت لا یختص بک و
 احب شئ کنتی فی خیر لختی قال فانہا لا یخل فی قال قالت فواللہ لقد کنتی بک تحلیب ذلک واذہن شاک
 ترجمہ بنت ابی سلمہ قال بنت ام سلمہ قال فتنکم قال اما واللہ لولیت کن سیدی فی جس سے ماحلت
 انہا ابی سلمہ اخی من الرضاۃ ارضعتنی وایاھا فوسیۃ فلا ترضع علی بنات کن وکلا استویا کن ترجمہ
 ام حبیبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کو میری بہن سے رغبت ہو آپ نے فرمایا تو کیا کہ دن ام حبیبہ کے کہا
 نکاح کر لیجئے آپ نے فرمایا تمہاری بہن سے ام حبیبہ کے کہا مان آپ نے فرمایا تم کو منظور ہو ام حبیبہ کے کہا کہ میں کیسی تو ہوں
 پاس نہیں ہوں (یعنی اکلوتے بی بی تھڑی ہوں کہ سوت کا آنا بھڑا گوار گزری) تو حبیبی لوگ میرا ساتھ شریک ہوں
 بہتری میں میں ان سب میں اپنی بہن کا شریک ہونا زیادہ پسند کرتی ہوں آپ نے فرمایا وہ مجھ کو حلال نہیں ہوتی کہیں
 ایک بہن نکاح میں ہو جو ہی) ام حبیبہ نے کہا قسم خدا کی مجھ کو معلوم ہوا آپ نے پیام دیا ہی دوسرے دایہ کا رجوع ابوسلمہ کے بیٹی کو
 آپ نے فرمایا ام سلمہ کے بیٹی ام حبیبہ نے کہا مان آپ نے فرمایا وہ تو میری ربیبہ ہے اگر ربیبہ ہے تو میری رضاعی بہن
 کی بیٹی ہے تجھے اور ابوسلمہ کو بپا کو ٹوڑیہ بنے دو وہ پلایا سی تو مت ذکر کر میری سامنی بیٹیوں اور بیٹیوں کو اب
 فی لبن لخل مروی دو دودھ کا ناما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قال دخل علی افلحہ بن ابی القحیس فاستتر فی حلقہ
 قالت استترت منی واتاعک قالت من ابی قال ارضعتک امرأۃ اخیہ قالت اما ارضعتنی المرأة قال
 یرضعتی الی جل فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحدثہ فقال انہ عاک فلیج علیک ترجمہ حضرت
 عائشہ سے روایت ہے کہ افلح بن ابی القحیس کے پاس گئے دوہ عائشہ کے چچا تھے دوہ کے ٹائے کے توینوں اور پردہ
 کیا انہوں نے کہا تو مجھ پر پردہ کرتی ہیں تو تیرا چچا ہوں تو جواب دیا کہ بیکر تو ادھنوں نے کہا کہ میری بوجہ ہے تجھ کو دو دودھ
 پلایا ہی ہے جواب دیا کہ عورت نے دو دودھ پلایا کچھ مرد نے تو دو دودھ نہیں پلایا ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو چھ حصہ
 حضرت کے سامنی کہا حضرت نے فرمایا بیشک وہ تیرا چچا ہے شوق تیرے پاس آوے معلوم ہوا کہ حبیبہ عورت دو دودھ
 کی دو دودھ پلانیوالی یعنی عورت کی طرف سے ثابت ہوتی ہے ویسی ہی اس کو خاوند کی طرف سے بھی ہوتی ہے اب فی رضاۃ
 البکیر بڑا آدمی اگر دو دودھ ہو ہی **عمر عائشہ** العفی واحد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا عندہا
 رجل قال حصص ذلک علیہ تین وجہ شد اتفاقا قالت یا رسول اللہ انہ اخ من الرضاۃ فقال
 انظر من اخو کن فانما الرضاۃ من المجاۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان کو پاس گئے اور ایک شخص نے ان کے نزدیک بیٹھا تھا حصص نے کہا کہ حضرت کو یہ بات بہت بُری معلوم ہوئی غصہ سے چہرہ لالہ

بل کیا حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ تو میرا دودھ مشرک بہائی ہے حضرت فرمایا دیکھو۔ یعنی سوچو تمہارا بہائی کون
ہو دودھ کا ناما تصرف بہاؤ ہے یہ بات میں جس شیر خوار کی سو نکاح حرام ہوتا ہو تو اس کا اعتساب طفلی تک ہے کہ یہ چھوٹے
لڑکے کے بہو کھلی دودھ نہیں پاتے اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیو تو اس کا کچھ اعتساب نہیں ہے نکاح کو نہیں دیکھتا
اور کہتے ہیں کہ نہ سب حضرت عائشہ کا دوسری حدیثوں کے موافق پھینکا کہ حرمت دودھ پینے کی جیسی عورت میں جی حال ہوتی
ہے اور سامنی ہونا مثل حرم کے جائز ہوتا ہے **ابو جعفر** **قال** **ارضاع** **الامام** **اشد** **العظم** **وانبش** **فقال** **ابو موسیٰ**
لا تبالوا **واھذا** **الجیسی** **میں** **کہہ** **میں** **عبد** **السد بن** **سعود** **نے** **کہا** **رضاعت** **ہی** **ہو** **جو** **بڑی** **کو** **مضبوط** **کر** **و** **اور** **گشت** **باو**
او **وقت** **ابو موسیٰ** **شعری** **نے** **کہا** **مات** **پو** **چھ** **جی** **جب** **کہ** **یہ** **عالم** **میں** **ہو** **ر** **یعنی** **ابن** **سعود** **یا** **سب** **فی** **حرم** **رضاعت**
بکیر **حرم** **کا** **بیان** **عائشہ** **زوج** **النبی** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **وام** **سلما** **ان** **ایا** **حان** **یفتہ** **بن** **عبثہ** **بن** **سبیعہ**
بن **عبدالشمس** **کان** **تبنی** **سلما** **وانکح** **ابنہ** **احنیہ** **ھند** **بنت** **الولید** **بن** **عبثہ** **بن** **سبیعہ** **وھو** **لے**
لا **اخر** **آء** **من** **الارض** **کما** **تبنی** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **زید** **او** **کان** **فرز** **بنی** **رجلا** **فی** **الجا** **ھلیۃ** **دعا**
الناس **الیہ** **وورث** **میں** **انہ** **حتی** **انزل** **للہ** **سبحانہ** **وتعالی** **فی** **ذلک** **ادعوم** **لا** **یا** **تھم** **القولہ** **فاقولہ** **کنتم**
فی **الدین** **وموالیکم** **فرد** **والا** **یا** **تھم** **فمن** **لم** **یعلم** **لہ** **ا** **کان** **مولى** **واخا** **فی** **الدین** **مجاہد** **سمی** **لہ** **بنت** **سبیل**
بن **عمر** **والقرشی** **ثم** **العامری** **وھو** **من** **ابن** **احمد** **یفتہ** **فقال** **یا** **رسول** **اللہ** **اما** **کان** **زید** **سلما** **ولد** **او** **کان** **یا** **وی**
مع **وقع** **ابن** **احمد** **یفتہ** **فی** **بیت** **ولحد** **یرانی** **فضلا** **وقد** **انزل** **اللہ** **عز** **وجل** **فیہم** **ما** **قد** **عملت** **فیکذب** **ے**
فیہ **فقال** **اللہ** **النبی** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **ارضعہ** **فارضعہ** **خمس** **ضعات** **فکما** **ما** **بمنزلہ** **ولد** **ھامن**
الرضاعۃ **فبن** **لک** **کانت** **عائشہ** **رضی** **اللہ** **عنہا** **تا** **مات** **ثبات** **اخوانہا** **وثبات** **اخواتہا** **ان** **یرضعن** **ان**
عائشہ **ان** **یرا** **ھا** **یدخل** **علیہا** **وا** **کان** **کبیر** **اخمس** **ضعات** **فمد** **یدخل** **علیہا** **وا** **بنت** **ام** **سلما** **وسنان**
ازواج **النبی** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **ان** **یدخل** **علیہ** **بذلک** **الرضاعۃ** **احدا** **من** **الناس** **حتی** **یرضع** **فی** **المحرم** **قلین**
لہا **عائشہ** **واللہ** **ما** **ندرکے** **لعلہا** **کان** **ن** **نخصۃ** **من** **النبی** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **اسلم** **دور** **الناس** **میں** **رحمہ** **حضرت**
عائشہ **اور** **م** **سلما** **سوی** **روایت** **ہو** **کہ** **ابو** **جعفر** **بن** **عتبہ** **بن** **سبیعہ** **نے** **بیٹہ** **کیا** **تہا** **سلم** **کو** **یعنی** **بیٹا** **بنایا** **تہا** **ی** **یا** **ک** **اور** **پڑ** **بہا** **لو**
کے **بیٹے** **کا** **ہندہ** **بنت** **ولید** **بن** **عتبہ** **بن** **سبیعہ** **کا** **نکاح** **اوت** **کہ** **دیا** **تہا** **اور** **سلم** **اچھو** **رت** **اضادی** **کو** **مولی** **ر** **غلام** **تھا** **ہو**
جیسے **سول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **نے** **زید** **کو** **بیٹا** **بنایا** **تہا** **اور** **جاہلیت** **میں** **بچہ** **رم** **خمی** **جو** **شخص** **سوی** **کو** **تنبی** **کر** **تا** **لوگ** **اوسکو** **دسی**
کے **نام** **سے** **نسبت** **دیتے** **تھے** **یعنی** **اوسکی** **کلیا** **کہتے** **میں** **لا** **زید** **کو** **لوگ** **زید** **بن** **مکہ** **کہا** **کرتے** **اور** **اوسکو** **کہتے** **کہ** **دلا** **نی** **تھا** **تک** **اللہ** **جل** **جلالہ**
نے **یہ** **آیت** **نام** **کی** **اور** **عہم** **آیا** **کھڑی** **تھا** **فان** **ختم** **فی** **الدین** **و** **الیکم** **یعنی** **بکار** **دا** **خود** **کی** **با** **ون** **کی** **طہر** **نسبت** **کو** **یہ** **تہ** **تہ**
اللہ **نزدیک** **اگر** **تم** **کو** **اوت** **کیا** **پاؤ** **کے** **نام** **حلو** **نہ** **ن** **تو** **وہ** **تہا** **پڑی** **نی** **بہائی** **میں** **اور** **سک** **غلان** **آنا** **میں** **اس** **روز** **ماد** **لوگ** **کو**

قالت يا ابن اختي هاليتي تكون في حجر وليها فتشركه في ما لي فيجب به ما لها حالها في ربي لي
 ان يتزوجها بعين ان يسط في صدرها فيعطها غيره فهو الزنى كمن ان يسطو العز ويمنها
 اعلمتم من الصدق وامر ان ينكحوا ما طاب لهم من النساء سواء هن قاعدات عذراء قال عائشة ثلث
 الناس سخطوا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد هذه الآية فيمن قال نزل الله جل عز يستفتونك في
 النساء قل الله يفتيكم فيهن وما ينبت عليهن من ذالك كتاب في ما عى النساء الا ان لا تنكحن منكم ما كن
 وترغبون ان تنكحن قالوا لا في ذكر الله انه يتلى عليهم قال كتاب الائمة الاولى التي قال سبحانه فيها
 ان خفتن ان لا تقسطوا في ما طاب لهن من النساء قال عائشة وقول الله عز وجل في الآية
 الاخرة وترغبون ان تنكحن من رغبة احدكم عزيت ميتته التي تكون في حجره حين تكون قليلا المال
 الخالفهوا الزنى كمن عاها حالها من ابى النساء الا بالقسط من لهن عندهم عنهن قال رسول
 وقال بسبعة في قول الله عز وجل ان خفتن ان لا تقسطوا في ما طاب لهن من النساء ان خفتن
 فقد اخلت لكم اربعاً منكم عروء بن الزبير سے روایت ہے انہوں نے بیچا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو اس وقت حلالہ وصال
 وان خفتن ان لا تقسطوا فی التیامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء یعنی اگر تم کو ڈر ہو کہ عورت کا کہ انصاف کر سکو گی یتیموں میں تو
 نکاح کر لو جو عورتیں پسند آئیں تم کو ہاں مطاب یہی (ظاہر میں شرط کو جو کسی کے تعلق مال معلوم نہیں تہا کیونکہ یتیموں
 میں انصاف کرنے کو عورتوں کے نکاح سے کیا غرض ہے) حضرت عائشہ نے کہا ای بیچا مجھے (عروہ بہا بنو تہہ حضرت
 عائشہ کے کیونکہ حضرت عائشہ کی بہن ذبیعہ کے باپ کو سب تہین) مراد تہامی (یتیموں) سے یہ کہ ایک لڑکے
 یتیم استر دی کے گوہن پرورش پاتی ہو رگڑی محرم تہہ جیسی چچا بٹیا اور شریک ہوا و سکا مال میں پہر اوس کے کو اوس کا مال
 اور خوبصورت ہونا بہا معلوم ہوا و وہ اوس سے نکاح کا ارادہ کر کے لکھ پورا پورا محرم تھا اور کوئی اوس سے نکاح کر کے کر تو دی دنیا
 نہ چاہی تو اوس سے نکاح کر کے لکھ اوس میں یتیم کا نقصان ہے اسکی ممانعت ہوئی کہ نکاح نہ کرے مگر جب انصاف کرے
 اور پورا محرم جو بیچی سے اونچا اوس کا لائق ہوا اگر کسی بلکہ حکم ہوا کہ اگر انصاف نہ کرے کو اور پورا محرم نہ کرے تو اوس کی عورت
 سے جو پسند آوی اور اچھے معلوم ہو نکاح کرے عروہ نے کہا پھر حضرت عائشہ نے کہا لوگوں نے بعد اس آیت اور تہ کی پہر سوال کیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کے باب میں تب یکت اور یکتی تو کتاب نے النساء قل الله يفتيكم فيهن ثم وليكم الكتاب
 پوچھتے ہیں تجھ سے عورتوں کے باب میں اوسم کو بتاتا ہی حکم عورتوں کا اور جو پڑھا جاتا ہی کتاب میں پڑھا جاتا ہی مراد
 وہی آیت ہے وان خفتن ان لا تقسطوا فی التیامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء (جس کے معنی اوپر گزرا) حضرت عائشہ نے کہا یہ جو اللہ کی
 دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے وترغبون ان تنکحن ان تنکحن تم چاہتے ہو ان سے نکاح کرنا اوس سے بھی غرض ہو کہ تم میں سے کسی
 پس ایک یتیم کے ہو تہہ و مال والی اوس حسن کے تو وہ نفرت کرتا ہی اوس کا نکاح سے پہر جب عینت ہوا و کو نکاح میں جو بطل

وہ کہہ دینی ما اذا احبوا ولا خشيتم في حديث احمد ان محمد بن عمرو بن ميمون روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر آیا کرتے تھے سب سے پہلے بیٹھتا تھا اور اس کے بعد بیٹھتے تھے اس بات کی گزارش کر دیں کہ بیٹھنے والے سے پہلے بیٹھنا جائز ہے یا نہیں؟ تاہم یہ روایت قابل جواز نہیں ہے بلکہ یہ روایت صحیح نہیں ہے اور اس کے بعد بیٹھنے سے نکاح کر لینا میری بیٹی فاطمہ (میرا ایک منکر ہے) پر معلوم ہوتا ہے مجھ کو جو بڑا معلوم ہوتا ہے اس کو اور ایذا پہنچاتی ہے مجھ کو وہ چیز جو ایذا پہنچاتی ہے فاطمہ کو اور آپ کو حضرت فاطمہ سے استفادہ محبت والفت حق کہ اتنی بھی تکلیف کو گوارا نہ کیا) **باب فی کساح النعۃ متعہ کا بیان** (یعنی مقرر کر کے عقد کرنا) **حسن** **فی النعۃ** **قال** **کنا** **عند** **عبد** **بن**

عبد الغنیز **فتدکر** **نامتعة النساء** **فقَالَ** **رجل** **قال** **له** **ربیع** **بن** **سبرة** **اشهد** **علی** **ابن** **انہ** **حدث** **ان** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **فہی** **عنہا** **فی** **حجۃ** **الوداع** **مترجمہ** **زہری** **ہو** **روایت** **ہو** **م** **عمر** **بن** **عبد** **بن** **یاس** **تھے** **تو** **ذکر** **ایمانی** **کا** **ایک** **شخص** **نے** **کہا** **جس** **کا** **نام** **ربیع** **بن** **سبرہ** **تھا** **میں** **نی** **اپنے** **باب** **پر** **سنا** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **نی** **منہ** **کیا** **متعہ** **مترجمہ** **اللہ** **عین** **ف** **متعہ** **چند** **بار** **حلال** **ہوا** **پھر** **حسد** **میں** **حرام** **ہوا** **بعد** **اس** **کی** **حمت** **قیامت** **تک** **باقی** **رہی** **لکھنؤ** **میر** **اور** **علماء** **فہی** **قول** **ہی** **اور** **نہیں** **خلاف** **کیا** **اس** **میں** **مگر** **بہت** **کم** **لوگوں** **نے** **حسن** **سبرہ** **النبی** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **حرم** **متعہ** **النساء** **مترجمہ** **سبرہ** **روایت** **ہو** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **نے** **عورتوں** **کو** **متعہ** **کرنا** **حرام** **کیا** **پھر** **حلال** **نہیں** **ہوا** **اور** **صحیح** **یہ** **کہ** **کئی** **بار** **حلال** **ہوا** **اور** **بہت** **بہت** **گیا** **اسکی** **حمت** **میں** **ابن** **سعود** **کلام** **اللہ** **میں** **اس** **طرز** **پر** **ہو** **فما** **استمتع** **ممن** **الے** **اہل** **میں** **جس** **سے** **تم** **متعہ** **کر** **و** **ایک** **میوا** **میں** **ہاگ** **الرحید** **یہ** **روایت** **شاذی** **مگر** **صحابی** **حلیل** **القدیر** **ہو** **روی** **ہو** **اور** **ابن** **سبرہ** **سے** **اسکی** **حلت** **منقول** **ہو** **بوجود** **اسکی** **نتیجہ** **ہو** **باز** **نہایت** **ہے** **مگر** **جو** **مخفی** **کا** **کے** **قدرت** **رکھتا** **ہو** **اور** **وزن** **ہو** **اسکی** **شہوت** **کم** **نہ** **ہو** **تو** **ضرورتاً** **اگر** **متعہ** **کر** **لیو** **تو** **زمانہ** **سے** **بہتری** **میری** **نزدیک** **والد** **علم** **باب** **فی** **الشغل** **شعار** **کا** **بیان** **ف** **شعار** **ایک**

قسم کا نکاح جاہلیت کو دانی میں رائج تھا کہ ایک آدمی اپنی بیٹی یا بہن کو دوسری سیاہ ویتا اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بیٹی یا بہن کو اس سے سیاہ دی بھی گویا بھی محسوس ہوتی ہے **عن** **ابن** **عمر** **ان** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **فہی** **عن** **الشعار** **مترجمہ** **ابن** **عمر** **ہو** **روایت** **ہو** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **نی** **شعار** **کر** **منہ** **کیا** **یعنی** **کوئی** **شخص** **اپنے** **بیٹے** **کو** **کیا** **نکاح** **اس** **شرط** **پر** **کہ** **وہ** **یہ** **یہ** **اپنی** **بیٹی** **کا** **نکاح** **و** **سک** **ساتھ** **کہ** **وہ** **یہ** **یا** **اس** **طرز** **پر** **بہن** **کا** **نکاح** **اور** **دونوں** **اگر** **میں** **کچھ** **نہ** **مقرر** **کر** **ن** **ف** **شافعی** **کے** **نزدیک** **نکاح** **باطل** **ہے** **اور** **خطابی** **نے** **احمد** **اور** **سحاق** **کو** **ایسا** **ہی** **نقل** **کیا** **ہو** **اور** **امام** **مالک** **کے** **نزدیک** **نکاح** **فسخ** **کیا** **جا** **و** **لیگا** **اگر** **چند** **دول** **پر** **چکا** **ہو** **اور** **ایک** **دیت** **میں** **اگر** **دخول** **ہو** **ہو** **اور** **ایک** **جماعت** **کے** **نزدیک** **نکاح** **صحیح** **ہو** **جا** **و** **لیگا** **اور** **میشل** **ہر** **ایک** **پر** **لازم** **ہو** **گا** **ابو** **حنیفہ** **کا** **ہی** **قول** **ہے** **عن** **عباس** **بن** **عبد** **اللہ** **بن** **عباس** **ان** **عبد** **بن** **الحکم** **ابن** **تمیم** **و** **الحکم** **عبد** **الرحمن** **بن** **تمیم** **و** **کنا** **ناجلاً** **اصداً** **قال** **کذب** **معاذ** **الرحمن** **و** **ان** **بالحکم** **بن** **تمیم** **و** **قال** **فی** **کتابہ** **هذا** **الشغل** **الذی** **عنہ** **رسول** **اللہ** **صلی** **اللہ** **علیہ** **وسلم** **مترجمہ** **عباس** **بن** **عبد** **اللہ** **بن** **عباس** **نے**

یہ روایت صحیح ہے اور اس سے ثابت ہے کہ نکاح باہرہ جائز ہے

اور ہیکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اول دن نکاح کا کھانا توڑا دے اور کھانا کھائی تو شہر میں سے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اور شہر میں داخل ہے نکاح کرنا بہتر ہے یا بائیں یا پچھلے یا چاروں طرف اس کی شرط پر
 اٹھنا اور صورت اس کی دین ہر ایک یہ کہ میں نے اپنے بیٹی کا نکاح تجھ سے کر دیا اس شرط پر تو اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر
 پھر دوسرا بھی دین تو کسی میں قبول کیا اور ہر ایک دوسرے کے گھر کے لیے تھیں **باب فی التحلیل حلالے کا بیان عن**
عمر بن عبد اللہ عنہ قال قال اسماعیل واراہ قد فعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال انزل اللہ التحلیل للتحلیل لکے ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ میں نے سمجھا ہوں کہ شعبی نے اس حدیث کو روایت کیا
 روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انت اس نے حلالہ کرنا لے پر اور جس کو وسطی حلالہ کیا جاوی (پہلے غزوہ)
 اہل حدیث کے نزدیک نکاح بابت حلالہ باطل ہے اور تحقیق کے نزدیک جائز ہے **باب فی نکاح العبد بغیر**
اذن سیدہ غلام بغیر انہی مولے کے پچھو نکاح کر لی **مسئلہ جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما عبد**
بغیر اذن مولیہ فھو عاھر ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کے حکم سے نکاح
 کرے تو وہ زانی ہے۔ یعنی غلام کا نکاح اس کے مالک کے بے حکم صحیح نہیں **عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
قال اذا نکح العبد بغیر اذن مولیہ فکاحہ باطل ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام جو اپنے
 مالک کے بے حکم نکاح کرے تو وہ نکاح درست نہیں اور اوداؤ نے کہا حدیث ضعیف ہے
موقوف صحیح ہے **باب فی کھیت از خطبہ الجبل علی خطبہ اخیدہ** ایک آدمی اپنی بہائی مسلمان کے پیام پر
 پیام بھیجے **مسئلہ اسیدہ مریتہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب الجبل علی خطبہ اخیدہ** ترجمہ ہے
 سورہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گنہگار آدمی اپنے بہائی مسلمان کی سنگتی پر **ف** یعنی جب
 ایک مسلمان کے کسی گنہگار آدمی کے نسبت ٹھہری ہو تو پھر وہ ان اپنا پیغام دینا حلال نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کے حق تلفی
 اور اگر ابھی تک ٹھہری ہو تو پیغام دینا مسافقہ نہیں **مسئلہ** **ناضح بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب**
الحکم علی خطبہ اخیدہ ولا یبید علی خطبہ اخیدہ الا باذنہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے سنگتی بخیر اپنے بہائی مسلمان کی سنگتی پر اور نہ کوئی خیر بھی کہے بہائی مسلمان کے پیغام پر
 اگر اس کے حکم سے **ف** یعنی جب سو کو کا گاہک تہ جاوی تو پھر وہ سارے کا کرنا سودا بھیجے کیوں کہ اپنی بیٹی اس کو **باب**
فی انکاح البیضاء وہ عورتیں ہیں جو بیٹھیاں ہیں جس عورت کو نکاح کرنا ارادہ ہو اس کا وہ بھی بیٹھیاں ہیں **عن**
جابر بن عبد اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطبت احدکم لک لک فان استطاع ان ینظر الی
ما یدعی الی انکاحا فلیفعل خطبت جاریہ تختہا تختہا حتی رایت منہا مادا خالی **باب فی نکاح النکاح**
فتن وفتنہا ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی نکاح کا پیغام دے عورت

[illegible]

فہرست بارہ ہاروان سمن الہی اور

[illegible]

الحزب الثالث عشر

پارہ تیسرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اذا تم المولیان جب دو ایک عورت کا نکاح کر دین محرمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما
امرأة تزوجت لیا فی لای منہما وایما الرجل باج ببعاض من جلین فحول اول منہما مرخص
سمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اس کا نکاح دو ولی کر دین ایک ایک شخص سے
دوسرا دوسرے شخص سے تو وہ عورت اس کو ملے گی جس سے پہلے نکاح ہوا ہے اور جو شخص ایک پیرواؤں کے ہاتھ
پہنچی تو جب کے ہاتھ پہنچی ہو اسی کو ملے گی کیونکہ جب ایک شخص سے نکاح ہو گیا یا ایک شخص کے ہاتھ ب
گئی اب دوسری کا تصرف دوبارہ کسی سے نکاح کرنا یا دوسرے سے بیچنا ناجائز ہوگا **باب** قوله تعالیٰ
لا یحل لکم ان تزوا النساء کرها ولا تعضلوهن ان یتکاحن لکم فیما یریدن کما یریدن وایما رجل باج ببعاض من جلین فحول اول منہما مرخص
مرتبہ اور نہ اول کو روکنا کہ جسے کہ لیلو ان کچھ اپنا دیا مگر جب کہ وہ صریح بے حیائی کرین اخیر آیت تک محرم
عباس قال الشیبانی وذكره عطاء ابو الحسن السواء ولا اظنه الا عن ابن عباس فی هذه الآية
لا یحل لکم ان تزوا النساء کرها ولا تعضلوهن قال کان الرجل اذا ملت کان اولیاؤا کا احتیاج امراتہ
مرو لے نفسہا انشاء بعضہم تزوجھا او تزوجھا وانشاء لم یزوجھا فنزلت هذه الآية فی
ذلك ثم حمیہ عبد بن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا کہ خاوند جب مرجاتا تھا تو اس کو وارث اس کی موی
زیادہ حقدار سمجھ جاتے تھے نسبت عورت کے وارثوں کو بعض اس کا نکاح اپنی خود سے کر لیتی یا اگر چاہتے تو کسی دوسرے
کو بیٹے اگر چاہتے بخل نکاح نہ کرنے دیتے تھے یہ آیت وتری کہ اگر کوئی مرد جو بی تو اس کی عورت اپنی نکاح کی تمنا کر
میت کے عزیزوں کو زور دے کر اپنی نکاح میں لینا نہیں ہونچتا نہ اون کو نکاح سے روکنا ہونچتا ہے کہ خاوند کو
جو کچھ بیٹے اس کو دیا تھا وہ پیروی اللہ خلاف شرع کے اگر کوئی کام بے حیائی کا کر نہیں تو اس سے روکنا ہونچتا
ہو (صفحہ القرآن) وارث نہ بنو زور دے کر عورت کے خوشنودم زور دے کر اس کو حاکم بن جاؤا **عمر ابن عباس**
قال لا یحل لکم ان تزوا النساء کرها ولا تعضلوهن لتذہبوا ببعض ما التی تمھن الا ان یاتین
بطاحتہ مصیبتہ وذلك ان الرجل کان یتزوج امرأۃ ذی قرابۃ فیعضلھا حتی تموت او تزد الیہ
صداقھا فاحکم اللہ عن ذلك وھم عن ذلك ثم حمیہ عبد بن عباس نے روایت ہے انہوں نے کہا
اس آیت کا یہاں آئینہ انہوں نے لکھا کہ ان تزوا النساء کرها ولا تعضلوهن لتذہبوا ببعض ما التی تمھن الا ان یاتین
بتینہ الآية (جس کا ترجمہ اوپر مذکور ہوا) شان نزول یہ کہ ایک مرد اپنی عزیز کی جو روکا وارث ہوتا پھر اس کو دوسرا نکاح کرنے کی

ویتا یا بتک کہ مر جاتے یا جوہر لیا ہو اسکو دس کر دیوڑ مجبور ہو کر اسے جل جلالہ نے اس سے منع کیا کیونکہ اس میں
 عورتوں پر نفس ظلم ہوتا تھا جب اسکا خاندن گریا تو اسکو اختیار ہونا چاہیے خواہ دوسرا کس طرح کر لیں یا نہ کریں **باب**
 ابیہ عمریرہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 تستأمر وہ البکر الا باذنها قالوا یا رسول اللہ وما اذنها قال ان تسکت صم صم البکر یہ روایت ہے
 اسد علی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کیجا جب اسے بیوہ عورت کا جنبت اس اجازت نہ لیا ہو اور نہ نکاح کیا
 جاوے کنواری عورت جب تک اسکا اذن نہ لیا جاوے لوگوں نے کہا کہ کنواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم کا ہیکل
 بتلاوے گی حضرت فی فرمایا کہ اسکا چپ ہنسی میں ہوتا ہے یوں کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلا نے شخص سے
 ہم کرتے ہیں اگر وہ اجازت دے تو بہتر نہیں تو اسکا چپ ہنسی میں اجازت ہے۔ امام اعظم کے نزدیک چوہے کے
 کا دلی مختار ہے جہاں چاہے وہاں کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کوری اور جوان عورت خود مختار ہو خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری
 اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہے چوہی ہو یا جوان اور کنواری کا دلی مختار ہے چوہی ہو یا جوان **عمر**

ابیہ عمریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تستأمر الیتیمۃ فی نفسہا فان سکت شہواذ نہا
 وانابت فلا جواز علیہا **مر** چھہ ابی ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا کنواری عورت جوان
 ہو جاوے اور اسکا باپ نہ ہو تو وہ پنڈلی کھ کر نے میں چوہی جاوے گی اگر چپ ہو تو ہی اسکا اذن ہو اور اگر نکاح کیا تو
 اگرچہ نہیں دوسری روایت میں یوں ہے فان بکت اوسکت **مر** چھہ ابیہ عمریرہ روایت ہے کہ کنواری عورت کی ہنسی
 اذن اسکا ہے ابو داؤد کہا بکت کی نیا توئی محفوظ نہیں بلکہ یہ ہم سے ابن ابیہ عمریرہ روایت ہے **عمر**

ابیہ عمریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر النساء فی نباتھن ورواک ابوہن وذاک ان عائشہ
 قالت قلت یا رسول اللہ ان البکر تستحق ان تکلم قال سکتا تھا اخراہا **مر** چھہ عبداللہ بن عمر سے
 روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ لو عورتوں سے اون کی بیٹیوں کے نکاح میں دوسری روایت
 میں حضرت عائشہ سے یہ ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کنواری لڑکی بات کر نہیں شرعاً ہے آپ نے فرمایا اسکا اذرا بھی ہو کہ خاتون
 ہو کر **مر** چھہ ابیہ عمریرہ نے کہا جاوے کہ تیرا نکاح جو شخص اس صبر کے فلان شخص سے کیا توئی قبول کیا اور وہ چوہے
 تو بھی قبول سمجھا جاوے گا **باب** ابیہ عمریرہ روایت ہے کہ کنواری لڑکی کا نکاح نکاح ہے اگرچہ کہ

تو کیا **مر** چھہ ابیہ عمریرہ ان جلدیہ بک التبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان یا ہانزو وجھا وہ
 کا ہتھ فخریہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **مر** چھہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ صلی اللہ
 صلیہ وسلم کے پاس آکر ذکر کیا کہ اسکا باپ اسکی ناراضی سے نکاح اسکا کر دیا ہے اسے اسکو اختیار دیا **مر** چھہ ابیہ عمریرہ
 کہ چاہے نکاح کر ڈال مجھ میں نے کہا ہر کہ وہ لڑکی بانی ہوگی کیونکہ کم سن کے پر باپ کو اختیار ہے کہ عہد نکاح کر دے وہی بھیر جب

وہ لڑکی جو ان ہوگی تو اس کو اختیار ہو وہ نکاح فسخ کر دیو اور ابو حنیفہ کے نزدیک اختیار نہ ہوگا **باب فی التیثیب**
 کا بیان حضرت عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا یحکم فی نفسہا من ولیمہا والیکم تستاذن فی
 نفسہا فاذا ذنہا صما اتھا ثم حمیہ ابن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیسبہ عورت تو اپنی جان
 کی نجات کے لیے بہت اپنی ولی کے۔ یعنی ولی کا امیر جبر نہیں پہنچتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے
 اور اس کا چپ رہنا ہی اس کی اجازت ہے **باب** تیمم سے روایت ہے کہ بیل روایت مسلم کے اور مقابلہ بکرہ کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک

ایم سے بے شوہر والی عورت مراد ہے **باب** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح التیثیب امر فی
 الیستیمۃ تستامر صحتہا اقرار ہے **باب** ابن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیسبہ پر ولی کو چھ
 اختیار نہیں اور کنواری کو ان لیا جاویگا اور اس کا چپ ہونا ہی اس کا اقرار ہے **باب** یہ دونوں حدیثیں شافعی کی دلیل ہیں

جب ایام سے مراد ہے **باب** خنساء بنت خدام الانصاریۃ ان ابیہا ازوجھا وہی تیسب فکرت ذلک فجاءت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فرج نکاحھا ثم حمیہا خنساء خدام انصاری کی بیٹی سے روایت ہو کہ اس کو باپ نے
 بی اجازت اس کو اس کا نکاح کر دیا کیونکہ وہ تیسب تھی تو اس نے نکاح سے راضی ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر ذکر کیا حضرت
 نے اس کو نکاح کو پیسہ دیا یعنی باپ کے نکاح کی ہوئی کو جائز نہ کہا **باب** خدام وال محمد سے ہے یا خدام وال مہملہ سے **باب**

باب فی الکفۃ کفو کا بیان رکعت اور کفایت مشہور ہے **باب** ابی ہریرۃ ان ابیہا ہند جم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
 الیافوخ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی یاضۃ انکھوا یا ہند وانکھوا الیہ قال وان کا فی شیء مما تذاوون

بہ خیر قال **باب** حمیہ ابو ہریرۃ سے روایت ہو ابیہا ہند نے چھپی لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یا فخر بن ریحان بن ابیہ
 فرمایا امیر بنی یاضۃ نکاح کرو ابیہا سے اور یاہم سچو اس کو اگر تمہاری سب دواؤں میں کوئی دوا بہتر ہے تو بھی چھپی لگا نا ہو **باب**

اس حدیث سے معلوم ہو کہ کفایت میں بن کا اعتبار نہ ہے نہ شب اور مال کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفایت میں بن ہے اس کا لحاظ ہی
 نہ کیا اور اسلام کا اور آزاد ہوگی اور دیانت کا اور مال کا اور پیشی کا اور غیر کفو بن نکاح ہو جاوے گا مگر ولی اس کو نہ کر سکتا ہے **باب**

فی تزویج من تلد قبل ہدایش کے نکاح کر دینا **باب** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
 خرجت مع ابی فی حجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذا الیہ ابی وهو

ناقة لہ ومعه درۃ کدرۃ الکما فسمعت العرب والناس وہم یقولون الطبیبۃ الطبیبۃ
 الطبیبۃ فذا الیہ ابی فاخذ بقدرۃ فاقر لہ ووقف علیہ واستمع منہ فقال انی حضرت جیش غثران

قال ابن النبی جیش غثران فقال اطاروق بن الرقم یحیی بنی رجا یثوابہ قلت وما ثوابہ قال ازوجہ ابنت
 لکوز لے فاعطیہا حتی نمت عنہ حتی علت انہ قد دللہ بحلیۃ وبلغت ثم حبسہ فقل لہ اھلہ

جیمہ بنی خلف ان لا یفعل حتی صدقہ صدقہ اجدید ان غیر الیک کا بنیہ وبنیہ وحلفت لا صدق

عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقرن ای النساء فی الیوم قال فذرات القتیہ قال
انت ترکھا قال فراخنی ذلک ونظرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأی ذلک منی قال لا تأثم صلی اللہ
علیہ وسلم منیہ ونبت کر دم سر وایت ہو میں اپنی باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کو جاتی تھی تو میں نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور میری باپ آپ کے نزدیک گئے آپ ایک اونٹ پر چڑھ کر اور آپ کے ہاتھ میں ایک زورہ تھا جس پر آپ کے
معلوم کے پاس ہوتا ہے (لوگوں کے سرزد کر کے لے کر) تو میں نے سنا بدو اور ب لوگ کہہ رہے تھے الطبیب الطیب طبیب
طبیب کوٹھی کی کوڑا ہے جو پڑنے کی وقت اس میں سے نکلتی ہے یا لوگوں کے جلنے کی اور ہر حال میں آپ کے طبیب کے سے آواز
اوس وقت آپ ہی تھے تو میری باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک گئے اور ان کا پانون بچ کر آپ کے پیچھے بیٹھا اور ان کا
رہو اور آپ سے سفید بائیں سنیں بعد کے کہا میں حبش عثمان یا عثمان (جو جاہلیت میں ایک شکر گیا تھا) میں تھا وہاں تو
بن لڑتے تھے مجھے یہ کہنا کہ شخص ہے جو مجھ پر ایک برچہ اور کدلی میں دیتا ہے میں نے کہا کیا بدلہ ہر طارق نے کہا بدلہ یہ ہے
کہ جو بیٹی میری پہلے ہوگی اور اس کا نام اس سے کر دوں گا میں نے اپنا نذرہ اس کو دیا اور چلا گیا تھا تاکہ کہ میں جو ساطق کی بیٹی
پیدا ہوئی ہے اور اب جو ان ہوگی تو میں اس کو اپنا لے اور میں نے کہا اب میری بیٹی کی کو رخصت کر دو اس قسم کہالی میں کہہ
تھیں کہ اپنی بیٹی نہ دوں گا جب تک تو اس کا محرم نہ مقرر کر دو اس کو جس کے جس کا اور اس کے بیٹے میں ہو چکا تھا اور میں نے
قسم کہالی کہ میں اس کو کچھ محرم نہ دوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اس کی کی عمر کیا ہے میری باپ نے کہا وہ
بڑی ہو چلی ہے آپ نے فرمایا تو اس کو جانی دو (چھوڑ دو) میں اس سے گھر لایا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کو
جب آپ نے میرا حال دیکھا تو فرمایا نہ تو گنہگار ہوں نہ تیرا صاحب (طارق) گنہگار ہو (اور اس کی کے لیے میں نے کچھ
قسم توڑنا میری یا طارق کو توڑنا میری کی دونوں سے کوئی ضرور گنہگار ہو گا) امرأۃ قالت ہی مصدقۃ امرأۃ
حدث قال یزید ابی غزاة فی الجاہلیۃ اذ مرضوا فقال رجل من یطینہ نعلیہ وانکحہ اول بنت قلد
لی خلع ابی نعلیہ فالقاعھا الیہ فولدت لہ جائزۃ فبلغت وذكر نحوه لحدید کر قصۃ القتیہ رحمہ
ایک عورت سروریت ہو اور اس کا نام صدقہ تھا (صدق کی بیوی) اس سے کہا میری باپ ایک لڑائی میں تھا جاہلیت کے
زمانے میں یکایک لوگوں کے پانون جلنے لگے (رگمی ہو) ایک شخص بولا کہ میں جو اپنے جوتیان مجھ دیدی میں اس سے نکاح
کر دوں گا اپنی پہلی بیٹی کا جو میری بہان پیدا ہوگی اپنے اپنے جوتیان اور اگر اس کو دیدیں پھر اس کو بیان رکھی جائیگی
اور جو ان ہوئی بعد اس کو وہی قصہ بیان کیا جو اوپر گزرا مگر بڑی کا حال نہیں بیان کیا (یعنی اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ وہ
بڑی ہوئی ہوگی) باپ الصدق محرم بیان عن ابی سلمۃ قال سألت عائشۃ رضی اللہ عنہا عن صدق
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ثمانۃ عشر اوقیۃ ونش فقلت وما نشر قالت نصف اوقیۃ رحمہ
روایت ہو مینی پوچھا عائشہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا محرم کتنا تھا اونہوں نے کہا بارہ اوقیہ اور ایک نش بھی کہا کہ نش کیا ہے

حضرت عائشہ نے کہا کہ اودھ اوقیہ اور قیچالیس درم کا ہوتا ہے بارہ اوقیہ کے ۸۰ درم اور ایک نش کے ۲۰ درم ہوتا ہے
 پانسو درم ہو کر جبکہ ایک سو اکتیس سو ۴۰ کہنی ہوتے ہیں بھی محمد حضرت کی سب بیویوں کا تھا سو اچھ بیوی کے کچھ اور بھی
 محمد چار ہزار درم یعنی ایک ہزار چالیس کہنے کا تھا **عمر بن الخطاب** قال خطبتنا عمر بن الخطاب فقال لا تعالوا بعد
 النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا او تقوى عند الله لكانوا كلهم بها النبي صلى الله عليه وسلم

ما اصدق رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من نسائه ولا اصدق امرأة من بناته اكثر من شئ في عشر
 اوقية **مرحمہ ابی عیفا سلمی** سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھ کر یہ کہہ کر خبردار ہو عورتوں کے محمد پر ہر
 ست ہاند ہو کیونکہ اگر بیماری مہر یا نیک ہونے کی کاسبب ہوتا دنیا میں یا اللہ کے نزدیک پرہیزگاری کا تو البتہ تم میں ان کو
 تراؤ گے یہ تہ نبی ۲۰ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ سے زیادہ محمد پرہیزگاری کی بی بی کا ہاند نہ کسی سچی کا
 بارہ اوقیہ کے سوا اور کچھ نہیں **عمر بن الخطاب** انھا كانت تحت عبید الله بن جحش فمات بامر من الجحشة

فرق جہا النجاشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرہا عنہ اربعة آلاف وبعث بها الى رسول الله صلى
 الله عليه وسلم مع ثمر جیل بن حستہ **مرحمہ ام حبیبہ** سے روایت ہے کہ وہ عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں اور عبید اللہ
 جحش کے ملک میں ہو کر تو حدیث کے بادشاہ نجاشی نے ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور ہم سب کا محمد حضرت کی اہلیت
 سو چار ہزار درم مقرر کر کے ان کو حسنہ کی بیٹی شریل کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا **ام حنیفہ** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی
 اور بیویوں میں سے زیادہ ان کا محمد اور محمد باقی بیویوں اور صاحبزادوں کا سوا اور کو یا ایک سو اکتیس روپے تھے لیکن محمد حضرت
 فاطمہ زہرا کا سو چار سو تھالی چاندی کے برابر ڈیڑھ سو روپے کہنے کے تھا **عمر بن الخطاب** من روج ام حبیبہ بنت جحش

سفیان من رسول الله صلى الله عليه وسلم على صداق اربعة آلاف درهم وكتب بذلك الى رسول الله صلى
 الله عليه وسلم فقبل **مرحمہ زہری** سے روایت ہے کہ حدیث کے بادشاہ نجاشی نے ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی کا نکاح رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور حضرت کثیر بن جابر ہزار درم محمد کے مقرر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیا
 تو حضرت نے قبول کیا **ام حنیفہ** پھر جحش نے نکاح پڑھا گیا اور خطبہ پڑھا نجاشی بادشاہ جحش نے پھر خالد بن ولید کے بعد اس کے
 کہا کہ اہل یاسب خضرین کو ادا کیا زہرا محمد نجاشی نے اپنی بیوی سے نکاح شہید جبری میں ہوا اور خالد بن ولید ام حبیبہ کے
 باپ کے چچا کے پڑپڑ تھے یعنی ابوسفیان کے **باب** خلة المصطفى صلى الله عليه وسلم في مكة من سنة الف من الهجرة النبوية

صلى الله عليه وسلم رأى عبد الرحمن بن عوف وصليہ رضى عنہ فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما هم فقال
 رسول الله تزوجت امرأة قال اصدقها قال وزن فواة من ذهب قال اولى له ولو بشاة **مرحمہ انس**
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو کچھ ہزار غنم لگا کر بھیج دی آپ نے فرمایا کہ یہ عبد الرحمن بن
 کہا یا رسول اللہ میں نے اس کو کچھ بھیج دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ یا رسول اللہ یہ عبد الرحمن نے کہا ایک وزن فواة سونا حضرت نے

۴۶۱

فرمایا و تمیز کر اگرچہ ایک بکری ہو تو ذرا پانچ درم کو کہتے ہیں حاصل یہ ہے کہ پانچ درم برابر سونا محض مقرر کیا جس کے
پونے سولہ ماشر سے بھی بعضوں نے کہا نذوق سے کچھور کے گشلی مراد وہ ہے یعنی اوسکو برابر سونا مقرر کیا عیسیٰ بن جابر رضی اللہ
عنہما علیہ السلام قال من اعطى في صدقة اصله صلى الله عليه وسلم او قرضاً فاعتدا استغنى عن حرمه
جابر بن عبد الرحمن روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کے محرمین کسی چیز پر دیا یا کچھ بیویوں پر
نوازش عورت کو اپنی حلال کر لیا عیسیٰ بن جابر رضی اللہ عنہما علیہ السلام قال من اعطى من سوا الله صلى الله عليه وسلم تستفتح بالقبضه
من الطعام ثم يحمله جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم مستحکم تھے تو ایک شخص ناظر کی قوم
نے شاید زیادتی کی مانع سے پہلے ہوا صحیح مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے میں اور ابو بکر اور عمر کے زمانے میں یہاں تک کہ منع کیا دوست عمر نے زرقانی نے کہا جو از شیعہ کا ایک جامعہ ہے
سے ثابت ہے جیسے جابر ابن سعد اور ابوسعید اور معاویہ اور ابن عباس وغیرہم فی فی الترویج علی العمل
عمل کے کام یا سختی کو اور نکاح کرنا عیسیٰ بن جابر رضی اللہ عنہما علیہ السلام ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجابته امرأة
فقال يا رسول الله ان قد وهبت نفسي لك فقامت يدا طويلا فقال جعل فقال يا رسول الله زوجتيها
از لم يكن بها حاجة فقال صلى الله عليه وسلم هل عندك من شيء تصدقها اياك فقال ما عندى
انما رى هذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انك اذا عطيتهم باذا راك جلست لا ازالك فالتمس شيئا
قال فالتمس ولو خافا من حد يد فالتمس محمد شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فصل معاك
من القرآن شيء قال نعم سورة كذا وسورة كذا فسماها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
قد ترجمتك بما معك من القرآن ثم حمى به بن ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
ایک عورت نے آکر کہا کہ میں نے اپنی جان آپ کو بخشی اپنے کچھ جواب نہ دیا وہ بڑی دیر تک کہڑی رہی تب ایک صحابی
نے کھڑی ہو کر کہا کہ حضرت اگر آپ کو اداسگی حاجت نہیں تو میرا نکاح اس سے کروا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے
پاس ہے جس سے تو اداسکا محظوظ کری اوس نے کہا میری پاس کچھ بھی نہیں سوا اس سنگی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تو سو کو دیدیگا تو بغیر تنگی کے بیٹھ رہو گا تو کوئی چیز ڈھونڈ لا اپنے فرمایا ایک انگوٹھی ہو ڈھونڈ لا اوس نے
ڈھونڈا تو کچھ نہ پایا تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھ کو قرآن کچھ یاد ہے اوس نے کہا کہ ہاں چھک فلائی فلائی
سورت یاد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیرا نکاح کر دیا اوس عورت کے ساتھ بعض قرآن شریف کے
جو چیکر باوجود یعنی قرآن اس عورت کو سکھا دی بھی صحیح ہے اسی حدیث پر عمل ہوا ضعیف اور جمہود علماء کا ادب
بزرگ قبیل کشمیریال ماجنت غزوہ می تعلیم قرآن پر نگاہ درست ہے اور جو شیخ کے نزدیک مدغم ہو کم محض دست تہنیں کر
دلانا اس کے صف میں اس قابل نہیں ہیں کہ مرادیت صحیح سے معارض مسکین اور بوخسفہ کی ریادیل کہ مراد ان حدیثوں

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجتی فلا تہ ولہا فرض النکاح اصابا قاولم اعطوا شیئا وانی اشہد کہ
 انی اعطیتہما من صدقہا سمعہ بنی فاختت سحرھا فباعته بمائۃ الف قال ابو داؤد و زادہ عن
 اول الحدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر النکاح ایسرة ثم حمیمہ عقبہ بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو فلائی عورت سے نکاح کرنی پر رضی ہو اوس نے کہا مان رضی ہوں ہر بے لکھو کہ
 فرمایا کیا تو فلائی شخص کے ساتھ نکاح کر لینو پر رضی ہو۔ اوس نے بھی لکھا کہ مان میں رضی ہوں جب حضرت نے دونوں کی خواہش
 پائی تو ان کا نکاح کر دیا پھر اوس شخص نے اپنی اوس بے بے صحبت کیا اور اس کا محقر مقرر کیا اور نہ کوئی چیز اس کو دی بلکہ
 وہ شخص جنگ حدیبیہ میں شریک تھا اور اس کا حنیب برین نکلتا تھا جب مرنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا
 نکاح فلائی عورت کے ساتھ کر دیا تھا میں نے اس کا محقر مقرر کیا تھا اور نہ اوس عورت کو کوئی چیز دی تھی اب میں تم کو گواہ
 کرتا ہوں کہ میں نے اُس عورت کو اپنا وہ حصہ جس سے مجھے ملو والا ہی دیدیا پھر اُس عورت کو وہ حصہ کہ ایک لاکھ دس سو پچاس
 دوسرے روایت میں اتنا زیادہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر النکاح ایسرة بہتر نکاح وہ ہے جو آسان ہو شیوہ
 میں وقت نہ کرنا پر محقر قبیل ہو اور ایسہ روایت میں ہے بہتر عورتیں وہ ہیں جن کا محقر تھوڑا ہوں یا زمین لوگوں نے اس حدیث
 سے زیادہ محقر یا کہہا ہے یاد رکھو یہ ترک کرنا چاہیے یا اپنے خطبہ النکاح کے خبر کا بیان محمد بن عبد اللہ
 بن مسعود فی خطبۃ الحاجۃ والنکاح وغیرہ محمد بن عبد اللہ بن مسعود خطبہ حاجت کا نیز نکاح وغیرہ کا اس طرح
 سے مروی ہے جو آگے آیا ہے محمد بن عبد اللہ قال علما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبۃ الحاجۃ النکاح محمد بن عبد
 لستعینہ ونستغفرہ ونعوذ بہ من شرور انفسنا من یصل اللہ فلا مضلہ ومن یصل اللہ فلا ہادئ
 واشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدًا عبده ورسوله یا یتھا الذین امنوا اتقوا اللہ الذین تسالون
 بہ ولا امر حرام ان اللہ کان علیکم کم قیما یا یتھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا و انتم مسلمون
 یا یتھا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا حقوا اسدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یصلح لکم
 ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما ولم یقل محمد بن سلیمان ان محمد بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ہم کو حاجت کا خطبہ کیا یا۔ الحمد للہ ستعینہ نستغفرہ خیر تک یغفر سب خیر ان میں ہیں اویسی مدو جہان
 ہم اور اسی کو بخشش جاتی ہے ہم اور اسی کو ساتھ تباہ پڑتے ہیں ہم اپنی جانوں کی برائی سے خوف کاندہ رنے راہ دکھلایا اسکو
 کوئی پہلانیو الا نہیں اور جسکو وہ گمراہ کر دی اسکو کوئی راہ بتلانیو الا نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ سوا اللہ کے کوئی معبود
 نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اسکو نبی ہے اور اسکو رسول میں ایمان لاؤ لوگو اللہ سے ڈرو جسکو نام کے وسیلے سے
 آپس میں لگتے ہو اور ان لوگوں کے تو لکھو ڈرو کیونکہ اللہ تمہارا اہتمام ہے۔ ایمان لاؤ لوگو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اوس نے فرمایا
 حق ہے اور غیر مسلمان ہو ہی تم پر گزرتا ہو ایمان لاؤ لوگو اللہ سے ڈرو اور انصاف کی بات کہو تو تمہاری کام شریک کیا

اور تہاری گناہ بخشید ہو گا اور جنہو سے اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانا تو اس نے ہر اسی مطلب یا رحمت بن سلیمان کی روایت
 میں ان میں ہر احمد سے پہلے **عن ابن مسعود** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی تہہ مذکور ہے کہ وہ قال
 بعد قوله ورسوله ارسلنا بالحق بشیرا ونذیرا یزید فی الساعة من طبعی اللہ ورسوله فقد شد من
 بعضہما فانه لا یضی الا نفسه ولا یضر اللہ شیئا ثم حمید بن مسعود روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جب خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر ویسا ہی کر گیا لیکن نبی و رسول کو اتنا اور بڑھایا کہ اس نے اپنے ایک طرف سے اپنے رسول
 کو حق کرنا شروع کیا تاں جنت کی اور دوزخ کو ڈرنا لاجس نے اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانا ہدایت پائی اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کو فراموش کیا اور
 حجاب کر سکا کیسے کچھ بھڑا اور اللہ کا کچھ نہ بھڑا کیسے کہ اپنا ہی نقصان کر گیا **عن جابر بن عبد اللہ** عن ابن مسعود قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ینت عبد المطلب **عن** عن عیدان یستشہد من حمید بن مسعود عن ابن مسعود
 ایک شخص سے روایت ہے کہ جبکہ نام عابد بن سلیمان سے (میں نے) پیام دیا حضرت کی پوچھی اما ینت عبد المطلب آپ نے
 اونکا حکم مجھ پر کر دیا نیز خطبہ کے **باب** ترویج الطہارۃ چوتھے نامی لکھنؤ کا ح **عن عائشہ** قالت اور جنہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بدت سبع قال سلیمان زوست ودخل بی وانا بدت سبع **عن** حضرت
 عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہی سائنہ نکاح کیا اور سوقت میں سات برس کے لڑکی تھی اور
 جب حضرت زہیر سے صحبت کے تو میں زہیر کے تھے **باب** فی المقام عند البکر باکرہ عورت سے نکاح کر کے تو
 کہے دن اس کو پس سے **عن** ام سلمہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوج ام سلمہ اقام عندھا ثلاثا
 ثم قال لیس لك علی اھاك هون ان شئت سبعت لك وان سبعت لك سبعت لنفسك ثم حمید بن مسعود
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اوکے ساتھ نکاح کیا تو آپ اوکے پاس تین دن تک شب بائیں سے چکرا
 لے دن سو فرما باکرہ۔ تین ہی رات کا ٹہرنا میرا تیری پاس بھیجے تیرے اور میرے لوگوں کے۔ رسوائی نہیں ہو اگر تو چاہے تو میں
 پاس سات رات تک شب بائیں رہوں اور اگر تیرے پاس سات رات رہوں گا تو اور بی بیوں کے پاس بھی سات سات رات
 رہوں گا **کاف** کیونکہ عدل ضروری مگر نئی عورت کی اس قدر رعایت ہو سکتی ہے کہ اگر شبہ ہو تو تین رات اس کو پاس سے اگر باکرہ
 ہو تو سات رات **عن** انس بن مالک قال لما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ اقام عندھا ثلاثا
 ثم حمید بن مسعود روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صفیہ کے ساتھ نکاح کیا تو تین رات تک آپ اوکے پاس شب
 سے عثمان کی روایت میں اتنا زیادہ ہو کہ انت تیما وہ صفیہ شیعین (شیعہ عورت جو خداوند پر مبنی ہو) **عن**
 انس بن مالک قال اذا تزوج البکر علی الثیب اقام عندھا سبعا وادا تزوج الفیث اقام عندھا ثلاثا ولو
 قلنا رفعہ لغتہ وكنه قال السنة كذلك ثم حمید بن انس بن مالک روایت ہے کہ عورت شیعہ پر
 ہوئی ہو تو باکرہ عورت سے نکاح کر کے باکرہ کے پاس سات رات تک ہو اور جب شیب پر شیب کو نکاح کر کے تو اس کو پاس تین

رات تک شب بائیں ہر پھر سب کے پاس برابر بنا کر دی روئی نے کہا اگر میں کہوں کہ اس نے اس حدیث کو
 مرفوع کیا تو سچ ہو مگر انہوں نے کہا یہ سنت **باب** فی الرجل ینزل بامر آتہ قبل ان ینقذھا ریت عوت
 سے نکاح کر دی تو صحبت پہلے اسکو کچھ دیو **عمر ابن عباس** قال لما تزوج علی فاطمة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علی سلم اعطھا اثنیثا قالوا عندئذ شیئہ قال ین در عاک الحطامیہ **عمر حمزہ** ابن عباس سے روایت ہے حضرت
 علی نے فاطمہ کے ساتھ نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے کہا کہ فاطمہ کو کچھ دو علی نے کہا کہ میری پاس تو کچھ
 نہیں ہے تو آپ نے فرمایا میری حطامیہ وہ زہ جو تلوار کو توڑ دیو یا حطامہ کو کسی قبیلہ سے جو زہ
 بنایا کرتا تھا **عمر ابن عبد الرحمن بن قویان** عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علیاً علیہ السلام
 لما تزوج فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا ادا ان یدخل بها فمعه رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یطیمہا شیئاً فقال یا رسول اللہ لیس لے شیئہ فقالک الساعی صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم اعطھا در عاک فاعطھا در عھا شد و دخل بها **عمر حمزہ** عبد الرحمن بن قویان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم کے اصحابوں میں سے ایک شخص سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے ساتھ نکاح کیا اور حضرت علی نے حضرت فاطمہ کے ساتھ ہم صحبت ہونیکا ارادہ کیا تو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو منع کیا جب تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا
 کو پہلے کچھ دیوین حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ میری پاس تو کوئی چیز نہیں ہے آپ نے حضرت علی سے فرمایا بیٹی ہ حضرت
 فاطمہ کو دیدو تو حضرت علی نے اپنی زہ حضرت فاطمہ کو لادی پھر تم صحبت ہوئی **عمر** تبعض لوگون کو نزدیک
 یہ امر دیکھتے کہ حضرت علی سے کچھ قبل صحبت کے اوکر دی اور بعضوں کو نزدیک مستحب کے اور استجاب ثابت ہوا
 کی حدیث سے **عمر عائشہ** قالت امر فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادخل امرأۃ علی زوجھا قبل
 ان یطیمہا شیئاً **عمر حمزہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حکم کیا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو
 خاوندہ پاس پہونچا دیو کہ قبل اسکو کہ خاوند نے اسکو کچھ دیا ہو **عمر** اس سے جواز صحبت کا ثابت ہوا قبل کچھ دیو
 کے واللہ اعلم **عمر ابن عبد ربیع بن ابیہ** عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ نکحت
 علی صداق او حیاء او عداۃ قبل عصمة الذکاح فهو کاح واما کان بعد عصمة الذکاح فهو نکاح
 و احق ما اکرم علیہ الرجل ابنتہ او بنتہ **عمر حمزہ** عمر بن ربیع سے روایت ہے نقل کی گئی ہے کہ آپ سے روایت
 اسکو کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس عورت کو نکاح کیا ایک ہر پر عطا پاد عداۃ پر خاوند کو قبل ان کہ نکاح کر تو وہ ہر عداۃ
 کو دے گا اور عداۃ پر اگر نکاح کیا اور جو بیٹہ ہو کر نکاح کیا اسی کا ہوا بیٹہ و انعام کے طور پر عورت کو ولی کو کچھ ملا تو وہ ولی کا ہوگا اور بیٹہ
 دیا و دوسکا حق اور پسند ہو جو بیٹی یا پسند کی وجہ سے **باب** ما یقال للزوج دومہ سے کیا کہنا چاہیے

حضرت ابیہریرہ رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رقا بالاسنان اذا تروّج قال بارک اللہ لک و
 بارک علیک وجمع بینکما فی خیر ثم حمیہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی
 کو دوا دیتے تو جو قسمت کہ کوئی اپنی شادی کرتا تو ہیرہ دیتے تھے جس کو اسد برکت دیا اور تھپہ برکت دیا اور اتفاق دیو سے
 تم دونوں کو درمیان ہوئی کوئی ٹیکے میں رہی نیک کام میں اختلاف نہ ہو **باب فی الرجل یتروّج المرأة فینفد**
حبیلہ ایک شخص عورت سے نکاح کرے چھڑکے جائے یا وہی حضرت سعید بن المسیب عن رجل من آل عثمان
 قال ان ابی السرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل من الاصل ثم اتفقوا ایقالہ بصرف قال
 تروّجت امرأتی بکبر فخرتھا فدخلت علیہا فاذا اھی حبیلہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لھا الصبر
 بما استعملت من فرجھا والولد عبد لک فاذا ولدت قال الحسن فاجلھا وقال ابن السری فاجلھا
 ہا و قال فجدھا ثم حمیہ ایک مرد انصاری صحابی سے روایت ہے جس کا نام بصرہ تھا انہوں نے کہا میں نے ایک بار کہہ
 کر کی جو جو بصرہ نشین تھے نکاح کیا جب میں اس کو اپنی گسیا تو اس کو پیٹ سے پاریا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے ذکر کیا اپنے فرمایا اس عورت کو محض ٹیکے تو نے اس کی شرمگاہ درست کر لی اور اگر کا جو پیرا ہو گا وہ غلام
 ہو گا **ف** بیکوش غلام کے تیرے حفاظت اور خدمت میں ہو گا کیونکہ آزاد عورت کا اگر کسی غلام نہیں ہو سکتا بائنا
 غلام یا مثل اپنے غلام کے سمجھ کر اس کی پرورش اور بیکوش کرے جب عورت جن چکے تو اس کو کوڑی مار یا حذوف
 زنا کی ہو اس طرح کہ اس کا حمل یقیناً ذرا سے ہو گا کیونکہ وہ بارہ تھے پہلے کہی اس کا نکاح نہیں ہوا تھا دوسرے روایت یہ ہے
 کہ بصرہ بن کثم نے نکاح کیا ایک عورت سے پھر بھی قصہ بیان کیا اتنا زیادہ کہ کہ اپنے حذر کر دیا دونوں **باب فی القسم**
بین النساء عورتوں کے باری بٹور کو میان حضرت ابیہریرہ رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من كانت لہ
 امرأتان فقال لہ احدھا جاء یوم العقیۃ وشھدہ ما تلی ثم حمیہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی عقیقہ کرے۔ یعنی ایک کا حق و اگر دوسرے کو
 کا اوس کے برابر دانہ کرے تو قیامت کے دن اوں کا اس کا دوا دہرے گا اس کو بیکوش ہو گا اور بیکوش ہو گا جس سے
 دنیا میں بیکوش ہو گا تھا **حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم فیقول اللهم
 هذا قسم فیما اھلک فلا تلن فیما تھلک ولا اھلک یعنی انقلب **ثم حمیہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن تقسیم کرتی تھی اپنی بیویوں میں تو عدل کرتی اور فرائی یا اسد پر تقسیم کرتا
 اوس پر میں ہو جس کا میں مالک ہوں تو میں جس کا مالک نہیں ہوں اوس میں مجھ کو ملاست مت کہ۔ یعنی دل کے مجھ سے
 کسی کو نہ ہونا کسی سے زیادہ خدا کے اختیار میں ہو مگر دنیا کا بڑا دیکھنا چاہی باری باری ہر ایک پاس ہو **حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا**
 یا ابن اخنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفضل بعضنا علی بعض فی القسم من وجہ عندنا

جب سفر کے جانیکا ارادہ کرتے تو اپنی بی بیوں میں قرعہ ڈالتی تو قرعہ میں جسکا حصہ نکلتا اوسکو اپنی ساتھیجاتی
یعنی جسکا نام نکلتا اوسیکو ساتھ لیتا تھی اور ہر ایک عورت کو اپنی ایک دن ایک رات مقرر کرتے مگر سو وہ بہت عمدہ
ایسا دن حضرت عائشہ کو بخشہ دیا تھا راتوں کے پاس نہ رہتی اور کباری میں بھی حضرت عائشہ میں ہوتی تھی **باب**
الرجل بشرط لہ ادا دھا خاوند عورت کو اور ملک میں نہ لیتا تھی شہر کے ہر عورت کو عقیقہ بن عامر عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اخا الشریطان توفوا بہ ما استحلتم بہ الفرجی مخرجہ عقیقہ بن عامر روایت ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہر طون میں اون شہر طونکا ادا کرنا ضرور ہو جسکی سبب شہر لگا میں شہر حلال
ہو میں **باب** یعنی نکاح کی وقت جو شہر میں مقرر ہوں مثلاً عورت کو اوسکے ملک اور کہیں نہ لیتا تھی بارہوی کشت کی تکلیف دینا
اونکا اور اگر نا ضرور ہر **باب** حق الزوج علی المآۃ خاوند کا حق عورت پر کتنا ہو **مسئلہ** قیس بن سعد قال انیت
الحیرة قرأتہم یسجدن لمن زبان لہم فقلت رسول اللہ احقوان یسجد لہ قال فایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت فایت الحیرة قرأتہم یسجدن لمن زبان لہم فانت یا رسول اللہ احقوان یسجد لک قال ایت
لوموت بقبری اکت یسجد لک قال قلت لا قال فلا تفعلوا لو کنت امر احدا ان یسجد لاحد لا امر بالشیء
ان یسجد ان کا ذوالجناہ اجل اللہ لہم علیہم من الحق مخرجہ قیس بن سعد روایت ہو کہ میں حیرہ میں ایک شہر
کا نام ہوا کوٹنے کے پاس وہاں کو لوگوں کو مینی دیکھا اپنی سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو مینی کہا - یعنی دل میں کہ اسے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائق ترین کہ اوسکو سجدہ کیا جاوی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس مینو اگر کہا کہ میں حیرہ کو گیا
ہتا وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتی ہیں تو بہت اوسکو آپ زیادہ لائق میں کہ آپ کو ہم سجدہ کریں حضرت
نی فرمایا بہت سدا دیکھ تو اگر تو میری قبر پر چلا جاوے تو کیا سجدہ کر لگا تو اوسکو مینی کہا کہ نہیں اپنے فرمایا کہ نکر و اگر میں کسی
و اطہر سجدہ کر لیا کسی کو حکم دینا تو البتہ عورتوں کو حکم دینا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کریں اس سبب کہ مردوں کا حق
عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے **باب** مکر و مینو سجدہ نہ کر کو کسی کہ وہ نہ حیات میں کیسکو کر دیکھو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا
لا یسجد الشمس ولا القمر ولا اللہ الا ان یتنزلن کنتہ ایاہ تعبدن **مسئلہ** ابیہریرہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا دھا الرجل امرأۃ الخ فاشہ فابت فلم تاتہ فبات غضبان علیہا لعتہا بالملأۃ حتی تصجر
مخرجہ بھیرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد اپنی بی بی کو بھیرہ سے پرانی بلاوی اور بی بی جا
سی انکار کری اور خاوند رات بہر اسی غصہ میں ہو تو اوس رات پر خشت و خشت تک صحت کیا کرتے ہیں **باب** کہ بھیرہ سے کی افزائش
کی اوسکی خواہش اور بی بی کی خاوند کو خست یا رچو خست اور جگر چاہا پس بی بی سے صحبت کری **باب** فی حق المرأۃ
علی فجھا عورت کا حق خاوند پر کیا ہے **مسئلہ** عائشہ بنت ابی بکر قال قلت یا رسول اللہ ما حق زوجۃ احدنا علیہ
قال ان تطعمھا اذا طعمت وکسوها اذا کتبت واکتسبت ولا تنقض النکح ولا تقبح ولا تعجزن الا بالایت

جبر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیڑ بچھا کر نظر ثبات کا کیا حکم ہو اور وقتہ بیگانی عورت پر نظر نہ کرنا بلکہ نظر
 بچا کر ہٹا دینا (اپنے فرمایا کہ اپنی نظر کو پیر کے ہاتھ بیڑ اگر دفتہ کسی غیر عورت پر بغیر قصد کے نظر نہ چلاوی تو کچھ بڑھنے میں
 پھر اس کی طرف نہ دیکھ بلکہ اس طرف سے گھاہ دو سر طرف پہنچو اگر دوسری بار بغیر قصد و مشہوت کی نظر نہ کرو گے تو گناہ کا
 ہو گا دوسرے حدیث میں جو آئی ہے صحت مذکور ہے کہ آنکھوں کی زنا دیکھنا غیر محرم کو مگر بریدۃ قاتل رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لایعالیٰ لا تتبع النظرة النظرة فانك الاولى وليست لك الاخرة مگر یہ روایت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کو فرمایا کہ اسی علی خط کے بیڑی مت کر۔ یعنی نظر کے بچہ نظر مت ڈال جو اول نظر
 ناگہان کسی جنبیہ عورت پر جا پڑی تو دوبارہ پھر کہ اس کو نہ دیکھ اس لیے کہ پہلی نظر تیری وہ طر جانے ہے اور دوسری نظر تجھ کو جانے
 نہیں ہے کیونکہ پہلی نظر بغیر قصد اور اختیار کر پڑ گئی اور میں کچھ گناہ نہیں اب دوسری نظر قصد و آئنا گناہ کا باعث
 ہو گا یہ قصود و محات نہیں ہو سکتا جب تک توبہ نہ کرے مگر ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشرة
 المرأة لتنتقم من زوجها كما غدا ينظر اليها ثم حميم بن سعد روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ کر
 بدن ایسی عورت سے دوسری عورت بچھان کر تو اس کی شکل اور صورت کو اپنی خواہندہ سلطرح کہ گویا اس کو دیکھتا ہے
 جب عورت دوسری عورت کو گناہ کہہ اپنی خواہندہ سے کہیگی تو اس کو اس کا شو فریاد ہو گا پھر حشر ادا کرے کہ کیا کیا فسادوں
 اسو طر حضرت نے اس کو منع فرمایا غور کیا جائے کہ شہادت میں کیا کیا دورانہ لینی جو چنانچہ اسو طر جنبی عورت کو ساتھ سفر
 اور تنہائی شرع میں منع ہے مگر جابر انالتی صلی اللہ علیہ وسلم راى امرأة قد دخل على زيب بنت حشر فقضى
 حاجتها منها ثم خرج الى اصحابه فقال لهم ان المرأة تقبل في صورة الشيطان من وجد من ذلك فليأت
 اهله فانه يضمن نفسه ثم حميم جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت کو دیکھا پھر آپ زيب
 بنت حشر کے پاس گئے جو آپ کی بی بی بنی حنین آپ ان کو صحبت کر کے باہر لے گئے اور صحابہ سے فرمایا مقرر عورت شیطان کے
 صورت میں سامنے آتی ہے تو یہ واقعہ جبر سے کہ اپنی بی بی کے پاس اگر صحبت کرے جو دل میں وسوسہ ہو گا وہ نکل جاوے گا
 عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پھرتی ہے تو جو کوئی ایسی عورت کو دیکھے جس کو وسوسہ
 فاسد دل میں آوے تو وہ اپنی جود سے صحبت کر لی تاکہ دوسرا اس کا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اسو طر فرمایا کہ
 جب شیطان آدمی کو بہکا تا ہے ویسی عورت بھی مگر ابن عباس قال ما رایت شيئا أشبهه باللم بما قال ابو هريرة
 عن النبي صلى الله عليه وسلم ان الله كتب علي ابن آدم حظا من ان نادرك ذلك لاحاله فراق العينين النظر فراق
 اللسان المنطق والنفس تمنى وتشتتم والفرج يصد وذلك ويكذب ثم حميم بن سعد بن عباس سے روایت ہے کہ
 کوئی گناہ صغیر نہ دیکھا مگر جو بڑے بڑے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسو طر جل جلالہ نے جتنا حصہ نہ کا شخص کے حصہ
 میں بکھیا ہے وہ اس کو ضرور پاوے گا تو آنکھوں کی زنا دیکھنا غیر محرم کو مشہوت کے نظر سے عورت ہوا میر حسین اور زبیر کے زنا

بولتا یعنی غیر محرم عورت سے باتیں کرنا نہ ہوتی کی اور نفس میں خواہش پیدا ہوتی ہے جو عام کی اور سرگاہ کی اسکی تصدیق ہوگی
 کرتا ہے (سنو اگر سرگاہ کو نہانتا رہا اور نہ ناکرے لگا تو معلوم ہوا نفس میں ضرور خواہش تھی ورنہ معلوم ہوگا کہ نفس میں خواہش
 نہیں ہے **عمر ابن ابی حمزہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لكل ابتداء خطہ من الزنا بعد القصة قال والابتداء
 ترینان فترناهما البطر والرجلان ترینان فترناهما المشی والقمیز فی فترناہ القبول ثم حکمہ بصرہ
 روایت ہے اس میں یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے لیے اور کاحصہ مقرر ہے ناسے اور دونوں ہاتھ بھی دنا کرتے ہیں (مثلاً غیر محرم
 کو جوئے اور کھانا کو مساس کی یہی باتوں کی نہا ہے) اور کی زانک نہا ہے اور دونوں زانکرتے ہیں اور کی زنا چلنا
 زنا کیو طم اور یہ بھی زنا کرتا ہے اور اس کے زنا کیو طم **عمر ابن ابی حمزہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال زنا کیو طم اور زانکرتا ہے اور زانکرتا ہے اور زانکرتا ہے اور زانکرتا ہے
 دنا کے ذریعہ میں ان کی بچا حضور پر حید گناہ ان میں زنا کے برابر نہیں ہے **ابو بکر** فیوطی السیابا جو خداوند و اللہ ان
 عورتیں قیام کر دین **عمر ابن ابی حمزہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث یوحنا بن یسنا الی اوطاس
 فلقوہم فہم فغانوہم فظہروا علیہم واصابوا طسم بایا فکانا ناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فخرجوا من غسان ہمن اجل از واجہ من المشرکین فانزل اللہ تعالی فی ذلک المحصنات من النساء الا
 ما حکمت ایمانکم ای فہن لہ حلال اذا انقضت حد فہن من جمیعہ ابو حیدر خذہ موسی روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے جنین کے دن کچھ کر اوطاس را یکھام کا نام ہے کو بچا وہ اپنی دشمنوں سے ملی اور کچھ اور ان پر غالب ہو کر
 اور انکی عورتیں بکڑیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اور عورتوں کی صحبت کرنا درست نہ جانا اسکی
 کہ اور کی خاوند کا فرمود تہ تب التعلی نے یہ گیت اور اری والمحصنات من النساء الا ما حکمت ایمانکم یعنی حرام ہیں
 خاوند والی عورتیں مگر خنکے تم مالک ہو جاؤ یعنی جو عورتیں جنک میں بکڑ کر دین تو ان کی صحبت درست ہے اگر چہ وہ خداوند و اللہ ان
 ہوں جب ان کی عدت گزر جاوی ہے اور ایک جہیز آجاوی تاکہ معلوم ہو کہ حاملہ نہیں ہے ورنہ بعد وضع حمل کے جماع کر کے **عمر ابن ابی حمزہ**
 اللہ را ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوة قری امرة عجافا لعل صاحبها المرءھا قالوا
 فہم فقال لقد حمت ان العدة لعنة من دخل معہ فی قبرہ کیف دورته وهو کایحل الہ وکیف تستخذمہ وهو کایحل الہ
 یحل الہ **عمر ابن ابی حمزہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الزہی بین ایک عورت کو پورے دنوں کی حاملہ ہو گیا تو آپ نے
 فرمایا یا ایسکرا کہتے اس سے جماع کیا لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا میں نے زنا کیا ہے پس یہی بخت کروں جو قبر تک اس کے
 ساتھ جاوی بھلا اسکا لڑکا کیونکر دسکا وارث ہوگا اور کیونکر وہ غیر کے اولاد کو اپنی ساتھ ملا دے گا اور کیونکر اس کے خدمت لے گا
 شاید اس سے خدمت لینا درست نہ ہو یعنی جو کتا ہے کہ وضع حمل میں دیر ہوا لڑکا اسکی کا شمار کیا جاوی حالانکہ وہ پہلے خاوند
 مشرک کا لڑکا ہے پس لڑکا کیوں کر وراثت ہوگا اسکی طرح ہو کتا ہے کہ پہلے حمل کا وہ لگا ہوا اور اسکی کا عمل مشرک لڑکا پیدا ہو گیا
 اور کھلا م ہے جو اس سے خدمت لےوی دوسرے کا لڑکا ہے **عمر ابن ابی حمزہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی سبایا او طاس

لا قوطاً حاصل حتی توضع ولا غیر مات حمل حتی یض حیضہ ثم یرحمہ بیسید خدری روایت پر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولہا اس کے رکھ دو تین نزل ایک جگہ کا نام ہے قید یوں کہ تین کوئی عورت حاملہ صحبت نہ
کیا جو جب تک کہ جن نہ ہیں اور نہ کوئی بن حمل وہ صحبت کیا جو حبت کے ایک حیض نہ آوے تاکہ معلوم ہو اس کا حاملہ نہ ہو پھر
روایع نہ ثابت الاضمار کے قال قام فینا خطیباً قال اما انی لا اقول نکتہ الا ما سمعت من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول یوم حنین قال لا یحل لامری یوم من بالہ والیوم الاخر ان یسقی ما وہ ثم غیرہ یعنی
اینا المسبالی ولا یحل لامری یوم من بالہ والیوم الاخر ان یقع علی امرأۃ من السبیۃ حتی یستبرئھا وہ
یحل لامری یوم من بالہ والیوم الاخر ان یسبیع مغفلاً حتی یقسم ثم یرحمہ و یقع ثابت الاضمار کی روایت پر
خطبہ پہنچا کر مجھ کو بھی لکھ کر کہی کہ اگر خبر دار ہو جاؤ تو کہ نہیں کہ تمہا یوں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو نہایت
کے دن آپ فرمائی تھو کہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اس کو عورت نہیں کہ اپنا پانی غیر کے کہیت کو پکڑے
یعنی جو عورت غیر کا حمل کرے وہ اس عورت کو صحبت کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اس کو بچہ پیدا
دست کر قید میں پکڑے وہی عورت کو صحبت کرے جب تک کہ تیرا لکھو یعنی ایک حیض نہ آجائے یا ایک مہینہ نہ گزراوے اور جو اللہ
اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اس کو دست خنجر کی غنیمت کی چیز نہ پکڑے جب تک کہ تقسیم ہو لی (سب لوگوں میں)
بہذا الحدیث قال حتی یستبرئھا بحیضہ زاد ومن کان یوم من بالہ والیوم الاخر فلا یرکب التیمن فی المسلمین
حتى اذا عجنھا ردھا فیدہ ومن کان یوم من بالہ والیوم الاخر فلا یلبس فوق یا من فی المسلمین حتی اذا
انخلقا ردہ فیدہ ثم یرحمہ دوسری روایت میں ہے جب تک کہ تیرا نہ کرے ایک حیض نہ آتا نہ زیادہ ہو جو ایمان لایا ہو اس پر اور
بچھلے دن پر وہ غنیمت کے جانور پر چڑھ کر اس کو دلا کر کے پھر اس میں نہ ملاوے اور جو ایمان لایا ہو اس پر اور بچھلے دن پر تو وہ
غنیمت کا کسی کپڑا پہن کر پڑا کر کے پھر اس میں نہ ملاوے **باب فی جامع الککاح نکاح کے مختلف مسائل کا بیان**
عن زید بن عیینہ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تزوج لصاحک امرأۃ واشترى حثاماً
فلیقل الاصل من اناسک خیرھا وخیر ما جبلتھا علیہ لعودک من نشرھا وشر ما جبلتھا علیہ اذا
اشترى یحیرا فلیأخذ بذبذہ وکے سناہہ ولیقفل مثل ذلک ثم یرحمہ **باب** اس میں عمر بن العاص سے روایت پر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سے شخص تم میں سے نکاح کرے کسی عورت سے یا کسی لونڈی خریدی تو یوں کہہ لو اناسک
افترک یحیرا خدا میں اس کی پہلا سی جانتا ہوں اور جب لائی او سلی طبیعت کے جو قونی بنائی اور نہ پانہ مانگتا ہوں میں اس کو
برائی اور برائی اس کو اس کی طبیعت کے جو قونی بنائی اور جب اونٹ خریدے تو کہ ان کی لمبائی پر ہاتھ نہ رکھو کچھ ایک روایت میں
آتا ہے زیادہ سے تمہارا خدا تمہارا طبیعت ہا ولیدہ بالبرکۃ فی الذلۃ والخادم ینیر اس جو برائیوں کی پیشانی پر کر
برکت دعا گو **باب** النبی صلی اللہ علیہ وسلم لوان اُخذ کما اذا اراد ان یأق اھلہ قال یا اللہ

اللہ جنہا الشیطان وجہ الشیطان مارن قتنا شد قد سازن کون بینہما ولدا فذلک لم یقر بشیئہ
 ایداً ثم حمیہ روایت ہر ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی کو صحبت کرے گا
 کرے تو کھڑے ہو کر اس کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں اور اللہ ہم کو شیطان سے دور رکھے اور شیطان کو اس سے پیڑ سے دور رکھے
 جو تو نے ہم کو دیا یہ اگر دن و دو نون کے تقدیر میں یہ کہ ہوگا تو شیطان کبھی ضرور نہ لگے گا کہ وہ شیطان اور سیر لہ نہ ہوگا
 اور خدا چاہے تو صاف لہ ہوگا **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من اتى امرأته فی برہا
 ثم رجع الی بی برہہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بی بی کی بربری یعنی بچانہ کیجیگا یہ صحبت
 کرے وہ ملعون ہے **عن محمد بن النضر** کہ قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول ان الیہ یقولون اذا جامع الرجل امراة فی
 فرجہا وراثھا کان ولدہ احوال فانزل اللہ سبحانہ و تعالیٰ نساً وکلمہ حضرت لکھ فاتقوا لکنکم انتم شتم محمد
 محمد بن سکریہ روایت ہر میں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے کہ مقرر یہودیہ کہتے تھے کہ آدمی جب اپنی بی بی کے شرمگاہ میں پہنچے
 صحبت کرتا ہے تو اس کا بچہ ترچھا رہے گا یعنی ڈنبر اور نیلگا پیدا ہوتا ہے تب اللہ تعالیٰ سجانہ نے یہ نیت اوماری کہ تمہاری عورتیں تو
 کہتی تھیں تمہاری میں آدمی میں جبر ہے چاہے وہ بیکھڑے اور بھڑکے اچھے سے چپت لگا کر یا کر ڈٹ کر ہر طرک سے داخل
 ہمیشہ فرج میں ہونے پر میں اور بعضوں کے نزدیک انی شتم سے مراد یہ ہے کہ جس راہ میں جو چاہے کر قبیل اور برین چاہے ابن جریر
 بخاری نے ابن عمر سے ایسا ہی نقل کیا **عن ابی ہریرۃ** قال ان ابن عمر و اللہ یغفرلہ اوہم لما کان ہذا الخوی الانفصل
 وہم اهل ثمن مع ہذا الخوی یجوہ وہم اهل کتاب نوایرون لہم فضلا علیہم العلم فکانوا یقتد من
 بکن من ضلعہم ومن اهل الکتاب ان لا یأتون النساء الا علی حیض وذلک استر ما تکتون المرأة فکان
 ہذا الخوی من الانصاں قد اخذوا بذلک من ضلعہم وکان ہذا الخوی من سلیش حیض حون النساء فخرکا
 منکر اویتلذذون منہ من مقبلات محمد بن ابی ہریرۃ مستلقیا فلما قدم الیہا عن المدینۃ تزوج رجل منہم
 امرأۃ من الانفصل فذہب یصنع بہا ذلک فانکر تہ علیہ قال لکنما کانوا یقولون علی حوت فاصنع ذلک
 واکلا فاجنبنی خلیفی امرہا فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عزوجل نساً وکلمہ حضرت لکھ
 انتم ای مقبلات مدبرات مستلقيات یعنی بذلک مضع الولد ثم حمیہ عبد اللہ بن عباس نے کہا اللہ جل
 عبد اللہ بن عمر کو کھڑے کر دیا کہ وہ ہم لگیا رہے تھے کہ انی شتم سے مراد وہی کہنا ہے جگہ میں ہو قبل اور برین حال لکھ یہ صحیح نہیں ہے
 بلکہ اصل قصہ یوں ہے کہ ایک قبیلہ انصار کا پتہ پرستی کرتا تھا اور اس کے ساتھ ایک قبیلہ یہودیہ کا تھا جو اہل کتاب تھے اور یہ انصار
 ان کو اپنی سے افضل جانتے تھے اس طرح کہ ان کو علم تھا کہ کتاب آسمانی تو ماہ ذغیرہ کا برخلاف انصار کے وہ بت پرست تھے
 تو جیسے باتوں میں انصار ان کی پیروی کرتے تھے لہذا یہ بات بھی تھی کہ یہودیہ اپنی عورتوں کے جاء نہیں کرتے تھے تو ایک من
 پر عورت کو چپت لگا کر وہ بت پرست کر رہا تھے جو وقت ہوا اس میں عورت کا نہ خوب چسپا تھا ہی تو سب باتیں

وہ انصار بڑی بڑی کیا کرتی اور دلشادگی اپنی خود کو تو کھڑی ہی نہ تھی کہ ان کی ہوا اور متعلقہ طریقوں سے جماع کی لذت ہمارے لیے بھی اسی طرح ہو
 مگر جس وقت شاکر جب ہمارے درمیان میں آئے تو ان میں سے ایک شخص نے انصار کی عورت کو نکاح کیا اور اپنی عورت
 کے موافق اس سے جماع کرنے لگا اور اس نے برا مانا اور کہا کہ ہماری قوم میں ایک ہی من پر جماع ہوتا ہے تو بھی اسی طرح کیا کر
 نہیں تو مجھے جدا ہو جائے گا اور ان کا مشہور ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
 اتاری کہ اگر تم حرام کو تو اصرار نہ کرو اگر تم عورتیں تمہاری کہنتی ہیں تو اپنی کہنتی میں جس طرح چاہو اسے کرو لیکن اگر
 سے باہر سے یا بچہ سے یا بچہ لگا کر مگر دخول کرو اسی مقام میں جہاں سے نکاح پیدا ہوتا ہے وہاں سے کیونکہ کہنتی اسی مقام کو
 کہنتی کے جہاں سے نکاح ہوتا ہے تو درجہ کو وہ نکاح است کیجئے ہے عبد اللہ بن عباس نے صاف بیان کر دیا کہ جب رسول اللہ
 عمر سے اہتمام میں غلط ہوئے جو درجہ میں دخول کرنا درست سمجھتے تھے تو اسے ایسا بعد از جہو علماء کا ہر عصر میں اور یہی امتحان
 کیا اس میں اگر چند لوگوں نے **باب** وابتداء الحائض ومباشرتھا حائضہ عورت مباشرت کرنا صحیح اس

بن مالک از ابیہوئی کانت اذا حاضت منہم امرأة اخرجهن من البيت ولم يوثقوا لولہا ولولہا وشاربوا
 ولم يجامعوا في البيت فقل رسول الله صلى الله عليه وسلم عز ذلك فانزل الله سبحانه يسألونك عن
 المحيض قل هو اذى فاعتزلوا النساء في المحيض الى خلاية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم جامعوا
 في البيوت وامنعوا كل شيء غير النكاح فقالت ابیہو ما يريد هذا الرجل ان يدع شيئا من ادبنا الا
 مخالفا فيه فجاء سيد بن خضير وعبد بن بشر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالا لا يا رسول الله
 ابیہو تقول كذا وكذا فلا ينكح في المحيض فتعجب وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ظننا ان قد
 وجد عليه ما نحن جافا فاستقبلتهما هادية من ابان الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعت في اثابها
 فظننا انه لم يجد عليه ما نحن جافا فاستقبلتهما هادية من ابان الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعت في اثابها
 نکاح لایزداد او سکون ساتھ کہاتے پتے نہ ایک گھر میں ہوتو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا سوال کیا جب اللہ تعالیٰ
 آیت اتاری یہ سنو انک عن المحيض قل هو اذى فاعتزلوا النساء في المحيض الاية یعنی تو چھوڑ دین تم سے حیض کو تم کو چھوڑ دین
 قسم کے علیہ یہی ہو تو جدا ہو عورتوں سے حیض کی حالت میں (یعنی جماع نہ کرو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 عورتوں کو جب حیض آئے تو اپنی ساتھ گہروں میں آؤ کہو اور سو جاوے گے اور جب کام کرو یعنی ساتھ کہانا پانا یا کھانا
 سو یا بیٹھنا یا پار کرنا لپٹنا یا مساس کرنا یا پیوئے کہانے یا نہض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتا ہے کہ کوئی بات باقی نہ ہو جس میں ہمارا
 خلاف نہ کرے تو اسے یہ چیزیں اور عباد بن بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ وہی بات ہے کہ تمہیں
 کیا یہ حیض کی حالت میں جماع نہ کریں عورتوں سے رستی بیوی کی مخالفت تو ہوئی اور وہ بھی سمجھتی ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اسے ہم
 ان کا خلاف کرتے ہیں پھر اچھی طرح خلاف کریں اور حیض میں جماع بھی شروع کر دین یا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پھر بدل گیا یہاں تک کہ ہم چھوٹا پتھر کو اون دونوں پر غصہ آیا پھر وہ کل کچھ لکھی پیدا ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس کہیں سے تھنہ آیا دودھ کا آپ نے اون کے بانی کے لیے پیو سبب سے سمجھ کر آپ اون پر غصہ نہیں ہو سکتے تھے **باب**
 منسب ہو رہا جو حکم کا منشا اپنی مخالفت سمجھتے تھے حالانکہ اس بات پر حکم اللہ ہی کا حکم تھا جو اس کو پی پڑتا تھا دوسرے
 یہ کہ جو اپنے کتاب کے حکموں میں خود کو مٹاتی کر کہہ رہی تھی اپنے طرف سے حاشیہ لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم وہ کہتا ہے
 کے موافق تھا پر اون کے رواج و خلاف ہوتا تھا **باب** میں صلی اللہ علیہ وسلم کا اسما الجہری قال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ عنہما نقول کنت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشیخ الموالحد انا حاضر طاعت خان

اصحابہ منی شی غسل مکانہ ولم یعدہ وازا صاب لغنی فویہ عندہ شی غسل مکانہ ولم یعدہ صلی
 فیہ ترجمہ حضرت ائمہ المؤمنین عائشہ سے روایت ہو کہ تین تین میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا اوڑھ کر رات
 کرتی تھی اور میں جن سے ہوتی اگر کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ لنگ جاتا تو آپ سے مقام کو دہرڈا لیتا دوسرے
 زیادہ اور اگر آپ کے کپڑے کو لگ جاتا تو آپ اس قدر دہرڈا لیتا دوسرے زیادہ پہر اسی میں بنا دیتے تھے **باب** اس حدیث
 سے حائفہ کے ساتھ لیتا اور سونا اور ایک ہی لحاف اوڑھنا درست معلوم ہوتا ہے جیسا کہ پیچھے مذکور عورت کے بدن پر

کوئی کپڑا سوری **باب** میں حدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اذ الدراد ازینا شرعاً ما من
 لسانہ وھو حاضر ارجھا ان تتراشد بیاشرھا ترجمہ میں روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
 کسی بی بی سے صحبت کر لیا اور وہ کرتے اور وہ حالضہ ہوتی صحبت سے مرد و اختلاط اور سانس سے نہ جماع وہ کیونکر حاضر
 کی حالت میں ہو سکتا ہو تو حکم کرتے اون کو تہ بند باندھنے کا پھر آپ اون کو اختلاط اور سانس سے **باب** کفاساۃ

من اتے حالضہ انھیں حیض کی حالت میں جماع کر وہ کیا کفارہ دیکھو **باب** میں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہ وسلم

والذی یاتی امرآئہ وھو حاضر قال یتصدق بدیناں ویتصدق دینار ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حیض کی حالت میں بی بی سے جماع کری تو وہ ایک دینار یا دو دینار دیتا

کرے **باب** میں حدیث ابن عباس قال اذا اصباہا فادریاں واذ اصباہا فی انقطاع الدم فصف دینار ترجمہ ابن عباس سے
 (اس حدیث کو تفسیر میں) روایت ہو کہ جب س سے خون بہہ وقت حیض کے شدت میں جماع کرے تو ایک دینار دے

جب خون بند ہوتی وقت کرے تو دو دینار دیو **باب** میں حدیث ابن عباس قال غزل کا بیان (اس کی تفسیر کے
 اتی ہو) **باب** میں حدیث ابن عباس قال غزل کا بیان (اس کی تفسیر کے)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غزل کا ذکر کیا گیا (مغنی غزل کے میں کہ مرد و عورت کی صحبت سے اور جب منزل ہونے
 فلا یفعل احدکم فانه لیست من نفس مخلوقہ الا اللہ خالقھا ترجمہ میں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غزل کا ذکر کیا گیا (مغنی غزل کے میں کہ مرد و عورت کی صحبت سے اور جب منزل ہونے
 لکے تو تر رہا عورت کے شرمگاہ میں نہ نکال کر باہر نال ہو) آپ نے فرمایا کیوں کیا کرتی ہو اور یہ نہیں کہنا کہ اس

لکے تو تر رہا عورت کے شرمگاہ میں نہ نکال کر باہر نال ہو) آپ نے فرمایا کیوں کیا کرتی ہو اور یہ نہیں کہنا کہ اس

عن ابی نضرۃ حدثنی شیخ صلی اللہ علیہ وسلم انہما قالے تشریت ابی اہریرۃ بالمدينة فیما ارسل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد تشیورا ولا اقوم من عاصیہ منہ فبیت ما انا عندہ یوما وهو علی سریرہ لمعہ کیس فیہ حصی وفوی واسفل منہ جاریۃ لہ سواد وهو یسبح سبحا حتی اذا انفرد ما فی الکبیر القاہ الیہا فجمعتہ فاعادته فی الکبیر فرفعتہ الیہ فقال لا احداثک عنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد یسألہ قال یسئنا انا وعاک فی المسجد فاجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخل المسجد فقال من صیر الفتی الذی ثلاث مرات فقالہ الجبل یرسل اللہ فی ذابوعک فجاءت المسجد فاقبل امشی حتی انتہی الی خروجہ علیہ علی فقال لی معرفۃ فاذہضت فانطلق یمشی حتی فی مقامہ الذی یصلی فیہ فاقبل علیہم فہم صنفان من رجال وصنف من نساء وصنف من رجال فقال انسانی الشیطان شیئا من صلاۃ فی سبیل اللہ ولا یصفق النساء قال فیصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یمس من صلاۃ شیئا فقال عجبا السکرم عجبا السکرم زاد صوہی ہنا ثم حمد اللہ وانفی علیہ قال ما بعد ثم اتفقوا ثم اقبل علی الرجال قال هل منکم الرجل اذا اتی اہلہ فاعلق علیہ یابہ والقی علیہ سترہ واستتر بستر اللہ قالوا نعم قال ثم یجلس یرید ذلک فیقول فعلت کذا فعلت کذا قال شکتوا قال اقبل علی النساء فقال هل منکم من یحدث فسکتن فجئت فتاة علی الحدیث کبیتہا ووطأت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیرہا ویسمع کلامہا فقالت یا رسول اللہ انہم یلتحدون انہم یلتحدون فقالت ہل تدرون ما مثل ذلک مثل شیطانہ لقلت شیطانا فالسکة فقطض منہا حاجتہ والناس ینظرون الیہ الا اخلیب الرجال ما ظهر لہ ولم یظہر لہ الا ان طیل البیضاء ما ظہر لہ ولم یظہر لہ حجة ثم حمہ البضرہ سے روایت ہے مجھ پر ایک شخص نے طفاہ میں سو نقل کیا (طفاہہ ایک قبیلہ کا نام ہے) میں دیکھتا ہوں ابوبہریرہ پاس مخان ہوا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابیوں میں سو کیوں استعبد عبادت پر اور وہ ان کی خاطر واری پر نہ پایا جیسا ابوبہریرہ کو دیکھا ایک دن میں اون کے پاس مہیا تھا اور وہ ایک تخت پر بیٹھ کر ایک شخص سی لیو ہوئی جس میں کیران یا گھلیاں بھری تھیں اور پھر ایک نوڈھی لالی رنگ کی مٹی تھی ابوبہریرہ اون کے گھریوں یا گھلیوں پر سجان اللہ پر بیٹھ کر جب ختم ہو جائیں تو وہ نوڈھی اون کو اکٹھا کر کے پڑھتی ہیں والد نبی اور اوشا کرو کو دیدتو (پھر وہ پڑھنا شروع کرتے) اسی میں انہوں نے مجھ سے کہا کیا میں تجھ پر اپنا حال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان نہ کروں میں نے کہا کیوں نہیں بیان کرو انہوں نے کہا میں ایک دفعہ مسجد نبوی میں بخار میں ٹوٹ رہا تھا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے آپ نے فرمایا دوس کے جوان کو کسی نے دیکھا کہ (دوس ایک قبیلہ ہے ابوبہریرہ کے قبیلہ کے تھے) ابی ان کا حال پوچھا میں بار آپ نے بھی فرمایا ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہاں مسجد کے کونے میں بخار میں گر رہا ہوں آپ میری پاس

تشریف لاسو اور دست مبارک اپنا بچہ کھانا شفت سے بڑا پرسی کے لیے پھر کچہاٹے کیوڑ سے چھوڑ فرمایا میں اٹھا آپ چلے
یہاں تک کہ اس جگہ پہنچ کر جہاں آپ نماز پڑھا کرتے تھے اور لوگوں کی طرف منہ کیا آپ کے ساتھ دو صفیں تھیں ایک مردوں کی
ایک عورتوں کی اور صفیں عورتوں کی تھیں ایک صف مردوں کی تھی آپ نے فرمایا اگر شیطان مجھ کو مزید میں بٹھا تو مردوں کی
صف میں کہیں اور عورتوں کی صف میں نہ رہا میں نے فرمایا میں نے نماز پرسی اور کہیں آپ کو ہندو نہیں
بعد اس کے آپ نے فرمایا اپنے اپنے جگہ بیٹھو آپ نے اس جگہ حلالہ کی تعریف اور اس کی ستائش کی پھر فرمایا بعد صلوٰۃ
کے تم کو معلوم ہو آپ مردوں کی طرف مخاطب ہو کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو اپنی بی بی یا سچا کر دروازہ بند کر
لیتا ہو اور پردہ ڈال لیتا ہو اور اس کے پردی میں چھپ جاتا ہو لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا پھر بعد اس کے لوگوں کی طرف
بیٹھتا ہے میں نے ایسا کیا ایسا کیا رنیر اپنی جماع کی کیفیت اور عورت کی حالات بیان کرتا ہو لوگ یہ سن کر حیرت میں
پھر آپ عورتوں کی طرف مخاطب ہو کر اور فرمایا کیا تم میں کوئی ایسی عورت ہے جو ایسی باتیں دے کہ عورت کو ہرگز
اپنی خاوند کا حال اور صحبت نہ کرنا طریقہ بیان کرتی ہو عورتیں یہ سن کر چپ ہوئیں اتنی میں ایک عورت نے کہنہ نیک کہ اپنی عورت کو نکالنا تاکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو چھین اور اس کی بات سنیں پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد بھی اس کا ذکر کریں اور عورتیں بھی اس کا ذکر کریں
میں نے رنیر دوسری بھی اس کو کہیں جو اپنی عورت کا حال اور طریقہ بیان کریں میں نے عرض کیا میں نے رنیر دوسری بھی اس کا ذکر کریں آپ نے فرمایا
جانتے ہو اس کی شان کیا ہے اس کی شان یہ کہ ایک شیطان ایسا شیطان ہے کسی راہ میں ملی اور اپنی حاجت پوری کی یعنی جماع کیا اور لوگ
دیکھ کر اس میں فحشہ ہوئی ہے کہا کہ مرد کو اپنی عورت کا حال جو جماع سے متعلق ہے اور اس کی تفصیل بیان کرنا حرام ہے
طرح عورت کو لیکن صرف جماع کا ذکر کرنا ہے البتہ اگر ضرورت ہو تو درست ہے اگر گناہ ہو جاوے مردوں کے خوشبو وغیرہ
کہ اس کی بو معلوم ہو اور رنگ معلوم ہو وہ جیسے عطر مشک وغیرہ اور عورتوں کے خوشبو وہ جیسے بکا رنگ معلوم ہو
اور بو معلوم ہو وہ جیسے محندی کہ اس کا رنگ ظاہر ہی ہو مگر جو جس نہیں ہے عورتوں کو ایسی خوشبو لگا کر کلمہ میسج کیا
کہ لوگوں کے دماغ تک پہنچے اور باعث مردوں کی رغبت کا ہو اگر کہ میں لکھو تو قباحست نہیں - فقط واللہ اعلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَفْرِغْ أَبْوَابَ الطَّلَاقِ

ختم نئی کتاب کا نام ہے اور شروع ہوئے کتاب طلاق کے -

باب فَمِنْ حُجُبِ امْرَأَةٍ عَلَى وَجْهِهَا جَوْشَخُ كَيْسِي عَوْرَتِهَا وَنَدَى بِرُغْشَةٍ كَرِيْمَةٍ حَسْبُ امْرِئٍ مِثْلُ امْرِئٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب اداۃ علی وجہا و عید علی سیدہ ثمرہؓ کے پیچھے سے روکتے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی عورت کو براہ کرے - پھر اس کا دل برا کر دی اس کی خاوند سی یا غلام کو اس کو

الاکسے وہ ہم میں سے نہیں ہو رنیر طریقہ اسلام سے روایات بہت دور پر اباب فی الزلۃ تسأل وجہا طلاق

امراته لکھو کہ میری سوت (سوکن) کو طلاق دے دو **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لا تسال المرأة طلاقا حتى تستغفر صحتها ولتکف فاما لها ما قد لها من محمد بن
 ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کو طلاق نہ چاہے تاکہ وہ اسکا حصہ پر
 و البیوی بلکہ نکاح کرے جو اسکی تقدیر میں ہے وہ اسکو طلاق **باب فی کراهية الطلاق** طلاق کے برائی کا بیان
عن عمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احل الله شيئا ابغض اليه من الطلاق ثم حرمه **باب**
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مباح چیزوں میں طلاق سب سے زیادہ بغض کوئی چیز نہیں
 ہے (یعنی حذر طلاق دینا درست ہے پر اسد کہ بہت ناپسند ہے) **باب طلاق السنة** سنت کے موافق طلاق کی روایت
عن عبد اللہ بن عمر انه طلق امراته وهي حائض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر بن
 الخطاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مرة فليلجعه ثم ليسكها
 حتى تطهر ثم تحيض ثم تطهر ثم انشاء امساك بعد ذلك وان شاء طلق قبل ان يميس فذلك العدة التي
 امر الله سبحانه ان تطلقها النساء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بی بی کو طلاق دیا اور وہ
 حیض میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا
 اپنے فرمایا کہ اسکو حکم کر کہ بچہ اس کے ساتھ رجعت کرے اور اپنی پائیں اسکو کہہ لے جب تک کہ وہ بالہ ہوئی اور بچہ اسکو جن
 او کہ بچہ پاک ہوئی پھر اگر چاہے تو اسکو کہہ لی اسکو بدلا کر چاہے تو طلاق دے یا تہنگانے کے پہلو سڑھ عیدت ہے کہ اگر تعلق
 نے حکم فرمایا ہے کہ اس عورت میں طلاق دیکھا دین **ف** عبد اللہ بن عمر نے اپنی جوہ کو حیض میں طلاق دے کر عمر فاروق
 پہنچا حضرت سے کہا حضرت خناسوی پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض میں طلاق دینا ثابت کہ وہ
 تو اسکو طلاق دینے سے پہلے تاکہ وہ طہر اسکی عدت میں شمار کیا جاوے جب اس سمیت میں طہر گزر جاوے تو عدت پوری ہو جائیگی جن لوگوں نے یہ حدیث سنی
 حساب ہی یا نہیں جن سے عدت پوری ہو جاوے **عن ابن عمر** انه طلق امراته وهي حائض فذكر ذلك عمر لابن
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرة فليلجعه ثم ليسكها اذا طهر او وهي حامل **ترجمہ**
 ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے طلاق دیا اپنی عورت کو حیض میں عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اپنے فرمایا اون
 سے کہ رجعت کر لیں پھر طلاق دین جب پاں ہو جاوے یا حاملہ ہو جاوے تو اسکی عدت وضع حمل سے
 ختم ہوگی ورنہ تین چھ ماہ تک حیض ہو ختم ہو جاوے گی **عن عبد اللہ بن عمر** انه طلق امراته وهي حائض فذكر ذلك
 عمر لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتعيط رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال مرة فليلجعه ثم ليسكها
 تطهر ثم تحيض ثم انشاء طلقها طاهر قبل ان يميس فذلك الطلاق لغة كما امر الله عز وجل
ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ جو کہ طلاق دیا حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اپنے

۲
 یہ حدیث صحیح ہے

سیر بن اور سعید بن جبیر اور دید بن اسلم اور ابوالزیر اور منصور وغیرہم نے نقل کیا سب میں یہ ہے کہ آپ نے رحمت کا حکم کیا
 پاک ہو تو تک پہنچا۔ پاک ہو نیک اختیار ہو چاہو طلاق ہو چاہو کہہ پھوڑی اور دوسری کی روایت میں یہ ہے کہ رحمت کرو تو تک
 پہنچا نصف ہو پہنچا پاک ہو پہنچا اختیار ہو چاہو طلاق ہو چاہو کہہ پھوڑی سے روایک طبع کہ کو زیادہ بڑایا اسلیو کہ رحمت طلاق کے
 واسطے بھی جوابی تو ضرور ہو کہ ایک طبع پھر ہو پھر اس کے بعضوں نے کہا یہ سزا ہو اور اس خطی کی کہ اس نے طلاق دیا جس کی حالت
 میں بعضوں نے کہا یہ نذرنا اور استجابا ہو شاید جو روانہ دہنی ہو جاوین اور طلاق کی نیت جاتی ہو واسطے **باب**

فی تخیل الرجعة بعد المطلقات الثلاث میں طلاق کے بعد پھر رحمت نہیں ہو سکتی **عمر** حضرت ابوعبید اللہ
 عمران بن حصین سے نقل عن الرجل يطلق امرأته ثم يقع بها ولم يشهد على طلاقها ولا على رجعتها فقال
 طلقت لغیر سنة ورجعت لغیر سنة اشهد على طلاقها وعلى رجعتها ولا تعد ثم حمیہ مطر بن عبد اللہ
 روایت ہو عمران بن حصین سے کہی ہو چھا۔ ایک شخص اپنے عورت کو طلاق ہو پھر اس سے صحبت کر کر دینو رحمت کر لی
 اور وہ طلاق دینو وقت گواہ کیا ہو نہ رحمت کر کے وقت انہوں نے کہا کہ طلاق بھی تو نے خلاف سنت دیا اور رحمت بھی خلاف
 سنت کے گواہ کر دی طلاق اور رحمت پر اور پھر ایسا کر کر لیکن طلاق پر گواہ کرنا واجب ہے اہل حدیث کے نزدیک اور کثیر
 علما کے نزدیک مستحب ہے **عمر** ابن عباس و المطلقات یدرجن بانفسہن ثلاثۃ قروہ ولا یحل البصران یکتمن

ما خلق الله في ارحامهن الاية وذلك ان الرجل اذا طلق امرأته فحق ما حق رجعتها وان طلقها ثلاثا
 فنسخ ذلك وقال المطلقات ثلاث ثم حمیہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہو یہ جو اسد جل جلالہ نے فرمایا و المطلقات ثلاث
 بانفسہن الاية طلاق الی عورتیں پھر ہی اس میں تین طہراتیں حیض تک اور نہیں درست ہو تو کہہ چھاپا اس سے چیز کا جو کہہ چھا
 اسکا دن کے بیٹوں میں (حل کا) اسکا شان نزل یہ ہے جب کسی شخص طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو تو وہ رحمت کا
 اختیار نہ کر سکتا اگرچہ تین طلاق ہو چکا ہو پھر یہ حکم نسخ ہوا اور فرمایا طلاق دوبار ہو بعد اس کے یا کہ نہا ہو یا جو دینا ہو یا
 وفسنة طلاق العبد غلام کی طلاق کا بیان **عمر** اباحسب مولیٰ بنی نوفل الخیر ہ انہ استعتی ابن عباس سے

مملوک کا نیت تحتہ مملو کہ فضلہا تطليقتین ثم عتقا بعد ذلك هل يعدل ان يخطبها قال نعم
 قضی بن لك رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم حمیہ ابو الحسن نے جو مولے سے بنی نوفل کا عبد اللہ بن عباس سے پوچھا ایک
 غلام تھا اس کا نام حمین ایک نوٹھی تھی غلام نے اس کو دو طلاق ہو پھر دونوں آزاد ہو گئی کیا وہ پھر اس سے نکاح کر سکتا ہے
 ابن عباس نے کہا ہاں رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا کہ جو جب وہ آزاد ہو گیا تو تین طلاق کا مالک ہو گیا بعضوں
 نے اس کو جو کہ دو طلاق جو اس نے ایک بار میں دی تھی صحیح نہیں ہوئی درحقیقت ایک ہی طلاق پڑا تھا **عمر** عائشہ سے روایت
 صلی اللہ علیہ وسلم قال طلاق الاثمة تطليقتان وقرؤها حیضتان ثم حمیہ حضرت عائشہ سے روایت ہو رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نوٹھی کی طلاق دو میں اور اس کو قروہ حیض میں دوسری روایت میں و عدتها حیض

ہو ابو داؤد نے کہا یہ حدیث مجہول ہو کیونکہ اس کا سناؤ میں ظاہر بن مسلم ضعیف ہے یہ حدیث تنقیہ کی دلیل ہے جو قرآن
 کو معین سمجھتے ہیں **باب فی الطلاق قبل النکاح** نکاح سے پہلے طلاق دینا محمد بن عبد اللہ بن عمر بن ابی النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم قال لا طلاق الا فیما اتماک ولا اعتق الا فیما اتماک ولا بیع الا فیما اتماک زاد ابن الصبیح
 ولا وفاء نذر الا فیما اتماک ترجمہ عبد اللہ بن عمر بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا طلاق
 نہیں ہے مگر جب تک تو مالک ہے یہ پاک نکاح جنین عورت کو طلاق دینا لغو ہے اور نذر کرنا نہیں ہے مگر جہان ملک ہے (تور پر)
 غلام کو بی بی کو نذر کرنا لغو ہے اور بیع نہیں ہے مگر بی بی ملک میں اور نذر پر کرنا لازم نہیں ہے جب وہ اختیار نہ ہو (یعنی
 بی بی ملک میں نہ ہو) دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے **من حلف علی معصیة فلا یمیز لہ** و من حلف علی قطعۃ
 رحم فلا یمیز لہ جو شخص قسم کھاؤ مگر گناہ کے کام پر تو وہ اپنی قسم سے بھی نہیں اور جو قسم کھاؤ مگر نانا توڑنے کی تو وہ قسم بھی نہیں
 رعیت لغو و قسم کا لحاظ محکم ہے اور گناہ بخیر اور نانا توڑ کر محمد بن عبد اللہ بن عمر بن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فعندنا
 الخبر ان لا نذر الا فیما ابستغیبه وجہ اللہ تعالیٰ ذکرہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حدیث جو
 اور گدڑی اتنا اس میں زیادہ ہے کہ نذر نہیں ہے مگر اگر نکاح کی جس سے اللہ جل جلالہ کو رضا مندی چاہی ہو (نہ گناہ اور نہ
 نذر) **باب فی الطلاق علی الغلط** غلط کجیالت میں یا زبردستی طلاق دینا محمد بن عبد بن عبد بن ابی صالح

الغیظ

اللہ کا ویسکر انبیاء قال حنبت مع عبد بن عبد اللہ النکاح حتی قد مناصکة فبعثنی الی صغیة بنت شیبہ
 وکانت قد حفظت من عائشة قالت سمعت عائشة تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 لا طلاق ولا اعتاق فی غلط محمد بن عبد بن ابی صالح جو ایلیا میں مہتا تھا ایلیا ایک سے موضع تھا شام کی
 روایت کرتا ہے میں نے کھادی بن عدی کنڈی کو ساتھ دینا تک کہ ہم لوگ مکے میں پہنچے انہوں نے مجھ کو صغیہ بنت شیبہ
 پارس پہنچا اور صغیہ نے حضرت عائشہ سے سنا تھا وہ کہتی تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتی
 تھیں کہ طلاق اور نہ عتاق زبردستی ہو **باب فی یمنیہ** اور زبردستی سے کوئی طلاق دیدیو تو طلاق نہ ہو اگر عتاق
 صحیح ہو گا امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جہم بن علقما بھی مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق پر جاوے گا

باب فی الطلاق علی الغرل غریبی طلاق دینا محمد بن عبد بن ابی صالح جو ایلیا میں مہتا تھا ایلیا ایک سے موضع تھا شام کی
 جہاں جہاں غریب ہے لہذا نکاح و الطلاق الرجعة ترجمہ ابھی یہ ہے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا میں خیر میں ہیں ان کو قصد کری یا نہیں ہو کر وہ صحیح ہو جائیں گی۔ ایک نکاح دوسری طلاق تیسری حبت
 یعنی اگر مہنی سے ہی ان کا نکاح کر لیا تو صحیح ہو جائیگا **باب نسخ الرجعة بعد الطلقات الثلاث** میں طلاق
 کے بعد حبت نہ ہو **باب فی الطلاق** عبد بن ابی داؤد کہانہ و نحوہا کہانہ و نسخ امر آخر منینہ فجات
 البیہ اللہ علیہ وسلم فقالت ما یغنی عنی ایما تغنی هذه الشعر الشعر اخذت من راسی اخری

بن ابی اسحق بن اسحاق بن ابی بکر بن ابی قحیفہ بن ابی ہریرہ اور اسکو درست نہیں جتنا کہ میری
 خاوند میری نکاح کر کے کہا ابو داؤد و ترمذی مالک نے اس حدیث کو روایت کیا معاویہ بن ابی عیاض نے اس حدیث میں جو
 جب محمد بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ صحابہ میں سے ہیں کہ اس حدیث میں کہا کہ ابی اسحاق بن ابی ہریرہ
 حضرت عائشہ بن ابی بکر بن ابی قحیفہ بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ
 لابن عباس قال لما علمت ان ابنی کان اذ اطلق امراتہ ثلاثا قبل ان یدخل بها جعلوها واحدة علی حد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و صدیق اکبر و عمر فاروق و عثمان غنی و علی بن ابی طالب و
 فاروق بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ
 من امراتہ علی حد امی الناس کتاب فیہ ما قال ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ
 ہی بہت ساری روایتیں ہیں ابی اسحاق بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ
 و فل سے پہلے تو وہ ایک طلاق لکھا جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے اور ابی بکر کو زانی میں اور شروع عمر کے زمانے میں ابی اسحاق
 نے کہا ان جب کوئی شخص اپنے عورت کو باجی ہی پہلے تین طلاق دیدیتا تو وہ ایک ہی طلاق شمار کیا جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ابی بکر اور عمر کے شروع زمانی تک جب عمر بنی دیکھا تو بہت تین طلاق دیدیتا تو کوئی حکم کیا تینوں طلاق انہما کہ زانیہ کا
 مگر یہ حکم حضرت عمر کا جب اصل نہیں ہو سکتا جب حدیث صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عہد میں تین کا ایک طلاق ہو جاتا ثابت ہوتا
 ہو اگرچہ قائل اس قول کے قلیل میں پر وہ لوگ علم میں بہت جلیل میں اتباع حق سب پر مقدم ہی ہو گا و ابی اسحاق بن ابی ہریرہ
 قال لابن عباس انما كانت الثلاث فجعل واحدة علی حد النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر و عثمان
 من امراتہ علی حد ابن عباس و عمر فاروق و عثمان غنی و ابی اسحاق بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ
 اور عمر کی خلافت میں تین سال تک ایک طلاق شمار کی جاتی تھی ابن عباس نے کہا ان حد روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی
 صحیحہ میں ابو یوسف بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ
 حضرت علی بن ابی طالب بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ بن ابی اسحاق بن ابی ہریرہ
 بالشیئہ و انما لا یرقی ما نوی فزک انت فحجتہ الی اللہ و رسولہ فحجتہ الی اللہ و رسولہ و انت کانت
 فحجتہ الی اللہ و رسولہ فحجتہ الی اللہ و رسولہ فحجتہ الی اللہ و رسولہ فحجتہ الی اللہ و رسولہ فحجتہ الی اللہ و رسولہ فحجتہ الی اللہ و رسولہ
 عمر خطاب سے میں نے سنا وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا بہت باندھو تو سب کو ہر ایک کو
 کیونکہ وہی جو اس نے نیت کی۔ یعنی کوئی عمل بدون نیت کے بیشک اس کو ثواب کے لائق نہیں ہوگی حجت اللہ و رسول
 کیونکہ وہی تو اس کی حجت خدا اور رسول کیونکہ وہی جو اس نے نیت کی یعنی اس کو ثواب پاویگا اور جس کی حجت دنیا کی ہوگی کہ اسکو
 پاوی یا کسی حجت کیونکہ اس کو اس کی حجت خدا اور رسول کی حجت اس کی حجت دنیا کی ہوگی کہ اسکو
 پاوی یا کسی حجت کیونکہ اس کو اس کی حجت خدا اور رسول کی حجت اس کی حجت دنیا کی ہوگی کہ اسکو

عورت کو بعض روایت میں یوں ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کی وسطی جگہ نام تہامہ پر کی طہارت بھرت کی
لوگوں نے یہ حال حضرت کو کہات حضرت نے یہ حدیث فرمائی نیز ایسی بھرت کا کچھ ثواب نہیں کہ نیت خالص نہیں
نیت ارادہ اور قصد دلی نام پر زبان کو کہنے کی کچھ حاجت نہیں۔ اگر مشائخ کی نیت دل میں کی زبان پر نہ نکلتے
یاد بان کے خلاف اور کو نکلی تو کچھ مضائقہ نہیں بلکہ زبان سے نماز میں نیت کرنا ہرگز ضرور نہیں لیکن اس میں اختلاف ہے کہ
زبان سے کہنا درست ہو یا نہیں۔ ہر چند ہجرت دین میں نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن ہر دن خالص نیت کے انکی
بھی حقیقت نہیں اس میں صریح علم اور روشنی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا جاوے اگر محض خدا کی واسطی ہو تو سبحان اسرار
ہمیں تو اس کو قابل بے روح سمجھا جاوے اور جب نیت پر مدار ہوا تو خوش نیتی سے مباحات میں ثواب ہوتا ہے جو حبس و کہانا
اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کثیر اپنا تاکہ نماز درست ہو اپنی جو دوسرے صحبت کرنا تاکہ نیک نوا اور دھواور حرام
کاری سے بچ کر بلکہ اگر ایک عمل میں کسی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پادوسی مثلاً مسجد میں بیٹھنا ایک عمل ہے لیکن
اوس میں کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہے ایک تو یہ کہ دوسری نماز کے انتظار کرنا دوسری یہ کہ انگہ اور کان کو گناہوں سے روکنا
بیسری اعتکاف کرنا چوتھی حضرت پروردگار کا نام پڑھنا علم سیکھنا یا غیر کو سکھانا نیک بات بتلانا باری کی حمد سے روکنا
غرض یہ کہ حدیث اخص اور عمل اور دستی نیت میں اصل ہو اور بد نیتی اور یا کاری کو بچہ کہنے سے واسطی و محدثین کا معمول ہے
کہ حدیث کی کتابوں میں اول اس حدیث کو لکھتے ہیں تاکہ حدیث پڑھنے والوں کو ہر قسم کی نیت درست ہو جاوے خلاصی کی واسطی
علم حدیث پڑھنے دنیا کا کی طرح لگاؤ و کہیں امام شافعی سے روایت ہے کہ اس حدیث کو دین میں نشر جگہ دخل ہے عبادت
میں اور معاملات میں اور عادات میں سب علماء حدیث اس حدیث کی صحت میں متفق ہیں اور بعض اس کو متواتر کہتے ہیں
وہاں کہ حدیث صحابہ کرام فیہ توفیق حتی اذا مضت اربعون من الخمسین اذا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یا قی تھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا امرک ان تعزل عنک قال فقلت طمعت
اس ماذا افضل قال بل اعتزلها فلا تقربها فقلت لا امر فی الحق باھک فکون عندی حتی یقضی اللہ
سبحانہ فی هذا الامر ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے انہوں نے قصہ بتو کا بیان کیا جب آپ میں خالد بن
الزکریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن مالک اور مال بن اجمیہ وغیرہ کو جو غزوہ بتوک میں ہمراہ نہ گئے تھے بینہ زادی تھا
کہ لوگ ان سے بات نہ کریں کہ آپ میں ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا اور کہا رسول اللہ تم کو حکم ہے میں اپنی عورت سے
جدا رہنے کا میں نے کہا کیا میں اس کو طلاق دین یا جو کہو کروں اس شخص کا نہیں صرف اس سے جدا رہا اور صحبت نہ کریں نے
اوس سے کہہ دیا تو آپ نے مجھے میں چلی جاوے میں رہ جب تک اللہ تم کو فیصلہ نہ کرے وہاں ہی انہوں نے اپنی عورت سے کہا الحق
باھک یہ بھی ایک طلاق کنایہ و الفاظ میں ہے مگر کنایہ اسی صورت میں طلاق پڑگا جب نیت کرے یا طلاق یا
عورت کو اختیار دینا مسکن عائشہ قالت خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاختارناہ فلم یجدناک شیئاً ترجمہ

۵۱۹

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توہم نے اختیار کیا آپ کو پہنچا ہوا تھا کہ یہ بڑا نکاح
طلاق نہ سمجھا کر اٹھ گیا کبھی قول جو کہ جب خاندان عورت کو اختیار دے اور عورت خاندانی کو اختیار کرے تو کچھ نہ پڑ گیا اور
اور مدین ثابت کے نزدیک ایک طلاق پڑ جاوے گا یا صاحب امر اگر بیدار کا بیان حضرت حذیفہ بن یزید
قال قلت لایقظ قال یقول الحسن فی امرک بیدار قال لا الا شئ حدثنا قتادہ عن کثیر
عن ابیہ عن علی بن مسلم عن ابیہ عن حمیرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبره قال یؤوب فقہر علینا کثیر فسالته
فقال ما حدثت بهذا لفظ قد کرتہ لقتادہ فقال بل وکنہ نسئ ترجمہ حامد بن زید سے روایت ہے میں نے
یؤوب سے کہا تم جانو ہو سیکو جس نے امر بیدار میں کچھ روایت کیا ہے جن سو انہوں نے کہا نہیں مگر روایت کی قنادہ نے کثیر
انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابیہ سے انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یؤوب نے کہا کہ کثیر میری پاس آئے ہیں نے
ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث کہیں بیان نہیں کی یہ سنکر قنادہ سے کہا انہوں نے کہا کثیر نے مجھے روایت
کیا ان کی تھی گروہ نبول گوشت امر بیدار کہ غریبین تیر کام تیر بات نہیں ہے نیز کچھ اختیار ہو جنکو نزدیک اس میں ایک طلاق پڑ جائے جنکو
نزدیک عورت تیر طلاق دو کر توین پڑ جائیگی عن الحسن فی امرک بیدار قال ثلاث ترجمہ حسن نے کہا امر بیدار میں میں نے طلاق
پڑ جاوے گی باب فی البتہ ثلث طلاق کا بیان عمرو بن عبد بنید طلاق امر التہ صحیحۃ البستہ
فاجاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلك وقال لا واللہ ما اردت الا واحدة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ
ما اردت الا واحدة فقال کانہ واللہ ما اردت الا واحدة فردھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطلقھا
لثانیۃ فی زمان عمر الثالثۃ فی زمان عثمان ترجمہ رکائہ عبدالرزاق کے بیڑ سے روایت ہے او اس نے اپنی جود کو جو کجا نام
بہا طلاق بتدویا طلاق بتدویا میں اس طلاق کو جسکو بعد ملاپ نہ ہو سکے وہ ٹین طلاق میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
اتحہ کی خبر کیا اور کانہ نے کہا خدا کی قسم تجھ میں ارادہ کیا میں نے مگر ایک طلاق کا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا خدا کی قسم
تو نے نہیں ارادہ کیا مگر ایک کار کانہ نے پھر کہا خدا کی قسم نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک کا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
عور وواسیکو پھر وادی رکائہ نے پھر دوسرا طلاق حضرت عمر کی خلافت کی وقت دیا اور تیسرا طلاق حضرت عثمان کی خلافت
کی وقت یوسف اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاق یکبار دیدی تو ایک ہی طلاق پڑ گیا دوسری روایت میں ہے کہ
عبداللہ بن علی بن ابی طالب نے ابن ابی عمیر سے روایت کیا کہ کانہ نے عرض کیا کہ انہ طلاق امر التہ البستہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ما اردت قال واحدة قال لا واللہ ما اردت قال هو ما اردت رکائہ نے اپنی عورت کو تین طلاق پر پہر وہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم آیا اپنے پوچھا تیر قصہ کیا تھا بولا ایک طلاق کا اپنے فرمایا خدا کی قسم بولا خدا کی قسم اپنے فرمایا پھر تو
اپنے ہی طلاق پڑا یا باب فی الوستۃ بالطلاق من طلاق کا خیال آیا تو طلاق نہیں پڑ گیا حضرت ابیہ سے روایت ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الله تجاوز لامتی عما لم يستکم او تمنی به وبما حدثت به انفسها ثم رحمهم

ابن ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البیتہ اللہ تعالیٰ فی میری اُمت سو حوائف کیا جو خطرہ کی اور خیال نہیں دیا کرتے ہیں جب تک اس کو نہ بولی یا سپر عمل نہ کریں یہ یعنی جس مجرم کا کام کا خطرہ دل میں آوے وہ حوائف ہے اور اگر اس کو مرنہ ہو نکالا یا دیا گیا تو گناہ ثابت ہوا یا یہ فی الترتیل بقول لاملراتہ یا اختص یک شخص اپنے جور و کبر کے کرکھاری صحیح النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاملراتہ یا اختص فقال صلی اللہ علیہ وسلم اختلاف بھی کہ کذا ذلک دفعی عنہ ثم حمیہ الثمینیہ بھی سے روایت ہے کہ شخص نے اپنی عورت کو کہا یا خبیثی چوں کہ میں میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ تیری بہن ہو آپ نے اس کو برا جانا اور اس کی منع کیا کہ اگرچہ اس کو نہ ہو وہ اس کی بہن ہو جاوے گی مگر یہی بات کا موہ نہ ہو گا تا نہ ہی گوہ اوہ اس کی بہن ہو جائے گی میں بھی بہن ہو شاد چپائی بی یا خارہ کی بیٹی ہو دو روایت میں ہر حرف ماہ آپ نے اس کو اس سے منع کیا ہے ابن ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابی ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم لحد یکتذب قط الا ثلاث تنان فی ذات اللہ تعالیٰ اولہ انی سقیم ثانیہ بل فضلہ کیس ہم هذا وسینما هو یستخرج من کتاب الی طریق اذا رآہ نزل قال الجبار فقیل الہ انه نزل وهذا ومن مع امرأۃ طلح الناس قال فارسل الیہ فسالہ عما ہما قال انھا اخترت فلما رجعا قال ان هذا سالنی عنک فانباتہ انک اخفی واتہ لیس الیوم مسلم یجوز وغیرہ انک اخترت فی کتاب اللہ فلا تکن بینین عندہ ثم حمیہ الثمینیہ روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ جو حبیب نہیں کہو مگر میں بار دوبار تو خدا کی قسم ایک تم سقیم اور دو سر بل فعلکہ کہیرسم حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شک کے لوگ باہر پہیلی میں جانے لگی ان سے بھی کہا انہوں نے بھی کیا کیا اور کہا میں بایرون بھیجا نہ بت توڑی کی طرح کیا خوب وہ لوگ چلے گئے تو وہ انہوں نے نسب تو بخون کھامز سی نورڈ والدیا اور وہ کھامزی بری ہے گلے میں لٹکا دی ہے کہ لوگو! پوچھا یہ دونوں کوس نے توڑا ابی ہریرہ نے بڑے بڑے توڑا اگرچہ بدو دونوں قول چوہ تھا ہی پرکتے سے خالی تھی خدا کی ضماندی کو خدا کی قسم اور ایک بار وہ جا رہی تو ایک ظالم بادشاہ کو ملک میں لگوں کی بی بیان چین لیٹا ایک مقام میں آکر وہ ظالم آیا لوگوں کی کہا یہاں ایک شخص آیا ہے جسکی بی بی بہت حسین ہے اس ظالم نے ان کو ملائی تو آدمی بھیجا انہوں نے جا کر کہا وہ میری بہن ہے تب لوٹ کر ایسی تو وہ انہوں نے اپنی بی بی کو کہا اس بادشاہ نے مجھ سے تمہارا حال پوچھا میں نے کہا میری بہن ہے اور اجکو دن نما میں سو میری اور تمہاری کوئی مسلمان نہیں تو میری دینی بہن ہو مجھ سے تمہارا نام اس ظالم کے رو برو حضور ﷺ اخرافہ نیز ثابت بن قیس اختلافات عندہ فیصل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا حیضہ ثم حمیہ ابن عباس روایت ہے ثابت بن قیس کے بے نے اپنی میان سے خلق کیا ریخو کچال دیکر کاح توڑا والا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حیض تک اسکی مدت مقر فرمائی حسن ابن عبد القادر الاختلاف حیضہ ثم حمیہ ابن عمر جو عورت خلق کری اسکی حد تک حیض ہے باب فی الطہل ظہار کا بیان عن سلیمان بن صالح قال ابن العلاء البلیع

البیاضی قد كنت امرأً أصيب من النساء لا يصيب عذیری فلما دخل شهر رمضان خفت أن أصیب من امرئ
 ششیثا شیاعی فی حیة اصبح فظاہرت منہا حق بنسلمہ شهر رمضان فیما حق من ذال الیة اذا تکتفک
 منی لشیء قال المیشان نزوت علیہا فلما اصبح فحقت الی قومی فاخبر قومی الخبر وقلت امشوا معی الی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا والله فاطلقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحبزه فقال انت بدک یا
 سلمة قلت انما یرک رسول اللہ مرتین وانما یملک امر اللہ فاحکم فیما اراد اللہ قال حرور رقیبة قلت
 والذی بعتک بالحق ما املاک بقبة عذرها وضربت صفحة رقیبتی قال ضم شهر من متنا بیز قال وھل
 احببت الذی احببت الامر البصیام قال فلم وسقام من قریب من مسکینا قلت الذی بعتک یا
 الحق لقد بنا وحشینا لنا طعام قال فانطلق الی حنا صدقة بنی زریق فلید فیہا الیك فاطعم
 ستین مسکینا وسقام من قریب کل انت عیالک بقیتہا فوجت الی قومی فقلت حدثت عنک
 الضمیت وسوا الی ورجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم السہر وحسن الای وقدر فی اوامر لی بعدکم
 مراد ابن الصلہ قال ابن درسیہ صندہ بطون من بنی زریق مر کھم سلمہ بن صخر بنانی وروایت بن ہقد عورتوں
 لگا کرتا تھا کہ کوئی مرد لگا ہوگا کہ عینی بخت کثیر لگا اور صاحب شہوت اور قوی الباہہ تھا جب مکان کا مجمعہ آیا تو مجمعہ ڈھوا
 ایسا نہ ہو اپنی عورت کو کچھ کر بیٹھوں جبکہ برائی صبیحہ تاک نہ ہو ڈی تو میں نے اوس سے ظہار کر لیا ظہار کہتو میں اپنی عورت سے
 یوں کہنا تو مجھے ایسی ہی جیسی میری ان کی پیٹ رمضان کے اخیر تک ایکرات وہ میری خدمت کر ہی تھی یکایک ادسکا
 کچھ دن کھل گیا تو میں زہ سکا اوپر چڑھ بیٹھا جب صبح ہوئی تو اپنی قوم پاس گیا اور اوس سب حال کہا اور یہ کہا تم حلو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میرے ساتھ رہو نہوں کہا قسم خدا کی ہم عقیں جاؤ نیلے راہون بخ مذہب اور حجات کے ڈر سوا کہ
 ساتھ حلی سے انکار کیا تو میں خود گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا کیا تو نے یہ
 کام کیا ہی ای سلمہ میں نے کھا جی ان میں نے کیا ہی دوبارہ میں صبا بہ ہوں اللہ کے حکم پر اب جو کچھ اللہ کا حکم میری عقیں
 ہو وہ کیجی آپ نے فرمایا ایک گردن (ربوہ) انا ذکر میں نے کہا قسم اوس شخص کے جس کو سچا پیغمبر کہا ہے سو اپنی گردن میں
 کسی کا مالک نہیں اور میں نے اپنے گردن پر تہہ دار اپنے فرمایا چہا دو مہینہ گنتا ناہ وزی کہہ میں نے کہا یافت تو بھر پور دن کی
 سوا کی آپ نے فرمایا چہا سا تہہ صلح کچھ کے ساتھ کیون کو دی میں نے کہا قسم اس شخص کی جس نے ایکو سچا پیغمبر کہا ہے
 ہم رات کو دونوں مرد اور عورت ہو کے ہی کہا ناہ تھا کہ کہا میں آپ نے فرمایا چہا کریت کے صدقہ کو والی پاس وہ بھر کچھ
 دیکھا اوس میں سے ساتھ کیون کو سا تہہ صلح دی اور باقی تو کہا اور تیری بی بی کہا تو میں اپنی قوم پاس لٹ کر آیا اور کہا ہاں
 فی تمھاری پاس تنگی اور بائی صلا کہ پایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سوت اور نیک صلاح پایا اور حکم کیا آپ نے میری
 ابو صدقہ کا بن امیہ نے زیادہ کیا ابن درسی نے کہا یا خلیک شاعر ہی بنی زریق میں سے ہے جو ہر عالم کے نزدیک

میں یہ ضرور نہیں کہ اپنی ہی سے تشبیہ دی بلکہ ابن ابی اسیر نے یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ
 گھر قیاس پر اور قیاس سے مقام میں قبول کے لائق نہیں ہوا اور ظہار ایک موبد ہوتا ہے جس میں عیب و ذمہ و زمان بشیر کفارہ
 دی جاتی ہے نہیں کر سکتا اور ایک موقت جیسے اس حدیث میں یہ بیان قبل وقت کے اس نے جماع کیا اس کو کفارہ لازم نہیں
 خیرہ بنہ مالک بن قلیبہ قال ظاہر من زوجاوس بن الصامت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الشكوا اليه ورسول الله صلى الله عليه وسلم يحاذي فنيه ويقول اتق الله فانه ابن عمك فما بحت حتى
 بل القرآن قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها الى العرق فقال يعنوق رقبته قالت لا يجد قال يهود
 شهر من شهرين قالت يا رسول الله انه شيخ كبير ما به من صيام قال فليطعم ستين مسكينا قالت
 ما عنده من شيء يتصدق به قال فالتى ساعدت برفق مرتين قلت يارسول الله وانا اعينه برفق
 اخر قال قد احسنت اذهبي فاطمي بها عن ستين مسكينا وادعي الى ابن عمك قالت العرق ستين صاعا
 ثم حميمه خويله بنت مالك سے روایت ہے مجھ سے ظہار کیا میری خاندان اوس بن صامت نے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس گئے شکایت کرنی کہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے کہتے کہ میری خاندان کے بار میں اور فرائی کو ڈر اللہ وہ
 تیس گجھا کا بیٹا جو رجالت میں ظہار طلاق ہوتا تھا اسلام میں یہ منسوخ ہو گیا یہاں تک کہ وحی اتوری قد سمع قول
 التي تجادلك في زوجها ستين صاعا اوس عورت کے بات کو جو جھگڑتے تھے مجھ سے اپنی خاندان کے بار میں روہ چاہتی تھی کہ
 اپنی خاندان پاس ہے اور تو کہتا تھا کہ حرام ہو گئی تو اوپر جب آپ نے فرمایا ایک بردہ آزاد کرے خویلہ نے کہا اس کی طاقت نہیں
 اپنے فرمایا دھینے پی پنی روڑو کہو خویلہ نے کہا یا رسول اللہ وہ بڑا ہی روزی کی طاقت نہیں کہتا اپنے فرمایا یہاں سے
 مسکینوں کو کہنا کہ اس کو خویلہ نے کہا اوس کے پاس کچھ نہیں جو صدقہ دیوڑی اتنی دیر میں ایک تہیلہ کھجور کا آیا خویلہ نے کہا
 یا رسول اللہ ایک تہیلہ کھجور کا میں اوس کو دوں گی اپنے فرمایا بہت اچھا علیجا اور اوس کو طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھلا پھر
 چچا کے بیٹے کے پس روہ راوی نے کہا وہ تہیلہ جس کو عربی میں عرق کہتے ہیں ساٹھ صاع کا ہوا ہے۔ ابو داؤد نے کہا یہ عورت نے
 خاندان کی طرف سے کفارہ دیا بغیر اوس سے پوچھ کر ہی ظاہر حدیث کو یہ درست معلوم ہے واللہ اعلم۔ دوسری روایت میں
 والعرق مکتل السبع ثلاثين صاعا عرق ایک پائیز جس میں تیس صاع ہیں ابو داؤد نے کہا یہ صحیح زیادہ ہے ہر کوئی
 سے صحیح ابی اسیر عن عبد الرحمن قال عرق زنبیلا وایاخذ خمس عشر صاعا ثم حمیمہ ابی اسیر عن عبد الرحمن
 فی کہا عرق سے وہ ذیل راوی حسین پندرہ صاع کھجور کے تھے میں حمیمہ ابی اسیر عن عبد الرحمن
 رسول الله صلى الله عليه وسلم بقرعة فاعطاه اياه وهو قريب من خمسة عشر صاعا قال تصدق بهذا قال
 فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كله انت فهاك ثم حمیمہ ابی اسیر
 بن ابی اسیر سے بھی حدیث مروی ہے کہ اوس نے یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجوریں لیں اپنے اوس کو دو کھجوریں دیں

ینار و صاع کر قریب ہونے فرمایا اسکو صدقہ دے وہ بولا یا رسول اللہ لوگون کو دون جو مجھ سے اور میری گھر کے لوگون سے بھی زیادہ
 محتاج ہوں آپ نے فرمایا اچھا تو کہا لی ان کچھ روٹوں کو اور تیری گھر والی **ف** شاید یہ خاص ہو اوس کے چونکہ وہ خود سب زیادہ
 محتاج تھا تو اور کسی کو ایسا کرنا درست نہ ہوگا **ع** اوس نے عبادۃ بن الصامت **ع** النبی صلی اللہ علیہ وسلم عطا
 خمسۃ عشر صاعاً من شعیر اطعم ستین مسکیناً ثم حجیہ اوس نے چوبیس عبادہ بن صامت کے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم نے اونیس کو پانچ صاع جو کہ دیر پہلے مسکینوں کو کہا تھو کہ **ف** ابو داؤد کہ حدیث عطاء بن مسعود روایت کی کہ عطاء کی ملاقات اوس ثابت نہیں کیونکہ اوس
 بڑی عمر کا تھا تو حدیث متفق ہے **ع** شام بن عروۃ اجمیلة کانت تحت اوس بن الصامت کان جلابہ لہم فاذا اشتد لہم
 ظاہر من امراتہ فاکتزل اللہ تعالیٰ فیہ کفارة الظہر **ع** شام بن عروہ روایت ہے چوبیس عبادہ بن صامت
 نکاح میں تھی اور اوس ایک دیدار نہ کوئی تھا جب اسکا جنون زیادہ ہوتا تو وہ اپنی عورت سے ظہار کرتا اوس وقت استغفار کی کفارہ
 ظہار کا اقرار **ع** اور فرمایا والدین نظام ہون سکھ من نساکم ماہن امہاتہم الایۃ جو لوگ ظہار کرتے ہیں پھر جو بدن سے
 وہ انکی مان نہیں ہیں **ع** عکرمہ ان سے اخلاص من امراتہ شد واقفہا قبل ان یکفر فانی النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم فاحیہ فقال امحک علی ما صنعت قال ریت بیاخذ ساقہا فی القدر قال فاعتزلتھا حتی کفر
 عتک **ع** شام بن عروہ روایت ہے کہ شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر اوس جماع کیا کفارہ دینے سے پہلے بعد اوس کو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا بولا یا رسول اللہ میں نے اوس کو پٹھان کی
 سفیدی چاندنی میں دیکھی (جیسے نہ رہا گیا) آپ نے فرمایا اب جدارہ جتنا کفارہ زوی **ف** یعنی پھر دوبارہ ایسا نہ کر اور
 کوئی کفارہ اسکا نہ فرمایا سوس کے کہ توبہ اور استغفار کرے **ع** اب فی الخلع خلع کا بیان **ع** ثوبان قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ایما حرۃ سالت فی جہا طلاقاً فغیر ما یاس قسرام علیہا راتحة الجنة ثم حجیہ ثوبان
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بی ضرورت اپنے خاوند سے طلاق کرے تو اسے چریت کی خوشبو عروہ بن مسعود
 جبکہ بقرہ بن اور مجاہد بن کو موقوف میں چریت کی خوشبو پونچھی تو کھو محروم رہیں گی **ع** حبیبہ بنت سہل انصاریہ
 انہا کانت تحت ثابت بن قیس بن الشماس وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی الصبیح فوجد حبیبہ
 بنت سہل عند بابہ فی الغلس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا فقالت انا حبیبہ بنت سہل قال
 ما شانک قالت انا وکلا ثابت بن قیس زوجہا ایما جاء ثابت بن قیس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہذا حبیبہ بنت سہل و ذکر ما شاء اللہ ان تکرم و قال حبیبہ یا رسول اللہ کل ما اعطانی عندک فقال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بن قیس خذ منہا فاحذر منہا و جلس **ع** فی اہلہا **ع** شام بن عروہ
 بیٹی انصاریہ سے روایت ہے عروہ ثابت بن قیس کے نکاح میں تھیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی نماز
 کو دیکھا تو کہا تو حبیبہ بنت سہل آپ کے دروازے پر کھڑی تھیں انہیں میری میں آپ نے فرمایا کون ہے یہ وہ بولی میں حبیبہ بنت سہل

الجزء الرابع عشر

پارہ چودھواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی الملوکۃ تغتوہی تحت عرش عبد

لوٹدی غلام یا آزاد کے نکاح میں ہو پھر آزاد ہو جاوی **عمر ابن عباس** از معینا کا عبد تھا ان کا رسول اللہ اشفع
 الیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بریرۃ اذقی اللہ فائدہ زوجات و ابو ولادت فقالت یا رسول
 اللہ تامل فی ذلک قال انما انا شافع فکان معہ تسبیل علی خد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 للعباس الا تعجب من معیت بریرۃ و بغضہا الیہا ترجمہ عبد بن عباس سے روایت ہے کہ عنایت (بریرہ کا خاوند)
 غلام تھا وہ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کیجیے بریرہ کے ساتھ جو کہ بریرہ آزاد ہو گئی تھی اور لوٹدی جب غلام کے نکاح میں ہو
 پھر آزاد ہو جاوے تو اس کا اختیار ہوتا ہے نکاح رکھنے یا توڑنے کا اور جو آزاد کے نکاح میں ہو تو اختیار نہ ہو گا نزدیک جہود
 علماء کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہو گا آپ نے فرمایا بریرہ ڈر اس سے وہ تیرا خاوند ہے تیرے کچھ کا باپ ہے بریرہ علی
 یا رسول اللہ کیا آپ مجھ کو حکم دیتے ہیں اس سے ملے رہنے کا آپ نے فرمایا نہیں میں سفارش کرتا ہوں تو عنایت کی اتوار کو بیٹہ کے
 گالوں پر بیٹہ ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے کہا تمہیں تعجب نہیں آتا عنایت کی محبت بریرہ کو ساتھ اور بریرہ
 کی عداوت عنایت کو ساتھ یہ کہ **عمر ابن عباس** ان زوج بریرۃ کان عبد السودیس معینا شخیرھا یعنی النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم و امہا ان تعند ترجمہ عبد بن عباس سے روایت ہے کہ بریرہ کا خاوند ایک لڑکا غلام تھا جس کا نام عنایت
 تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اپنی خاوند کے پاس رہنے کا یا جہود و نو کا (اوس نے چھوڑ دیا) آپ کو اس کو
 حکم کیا عدت کرینا **عمر عائشہ** فی قصۃ بریرۃ قال کان زوجہا عبد الحذیرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فاختارت نفسها ولو کان حل لہم یحیزھا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے بریرہ کو قسم میں اون کا خاوند غلام تھا
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا اوس نے اپنے تئیں اختیار کر لیا (خاوند کو اختیار نہ کیا) اگر آزاد ہوتا تو آپ بریرہ
 کو اختیار نہ دیتے **عمر عائشہ** ان زوجہا عبد الحذیرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کان زوجہا عبد
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بریرہ کو اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اور اس کا خاوند غلام **باب من قال**
 کان حرا جس کو کہا بریرہ کا خاوند آزاد تھا **عمر عائشہ** ان زوجہا بریرۃ کان حل لہا عنایت و انتہا حیرت
 فقالت صاحب ان کون معہ وان کے کذا و کذا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے بریرہ کا خاوند آزاد تھا جب
 آزاد ہوئی اور بریرہ کو اختیار دیا گیا وہ یوں مجھ کو اس کا ساتھ نہاں نظر نہیں اگرچہ اتنا اتنا مال ہے ابو حنیفہ کی بھی حدیث
 دلیل ہے مگر حضرت عائشہ سے اسکی خلاف ہے ثابت ہے **عمر عائشہ** ان زوجہا عبد الحذیرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند معینت عبد کال ابی

فقہیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لہا از قریات فلا یخیل لک ثم رحمہ حضرت عائشہ روایت ہی
 کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو مغیث کی نکاح میں تھی اور مغیث غلام تھا ابو جہل کی اولاد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ
 کو اختیار دیا اور فرمایا اگر مغیث اپنی بیوی محبت کر لی تو پھر تجھے اختیار کر لو گا **باب** ابی حدیث ابن عباس کے اختیار کرنا بہتر
 ہے کہ میں نے حکمت نہیں کی **باب** فی الملوکین یعتقن معاھل غیر لہما جب خاوند اور جوہر ایک ساتھ آوا
 کہ جو خاوندین تو عورت کو اختیار نہ ہو گا **باب** محاشیہ انہا ادا دت ان یعتق مملوکیں لہا زوج قال عدالت
 البیہ صلی اللہ علیہ وسلم قاصداً لانتی بالرجل قبل المرأة ثم رحمہ حضرت عائشہ روایت ہی کہ انہوں نے قصہ کہانی
 غلام لونڈی کے آزاد کرنا کیا جو خاوند جوہر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا آپ نے فرمایا پہلے خاوند کو آزاد کرنا تاکہ جوہر
 کو نکاح کے نسخہ کا اختیار نہ ہو جائے **باب** اذا السلم العاۃ زوجین جب خاوند یا جوہر مسلمان ہو جائے تو
 ابی عباس ان یوالیہ مسلما علی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاءت امرأۃ مسلمۃ بعدہ فقالت لیس
 انہا قریۃ کانت اسلمت معی فردھا حلیمہ ثم رحمہ عبد بن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص مسلمان ہو کر آیا رسول اللہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مافیہ میں بعد اس کو اس کی عورت مسلمان ہو کر آئی مرد نے کہا یا رسول اللہ وہ میری ساتھ مسلمان ہوئی
 آپ نے عورت اسی کو ولودی **باب** کیونکہ جب ایک تہہ مسلمان ہوئی تو نکاح منہ نہیں ہوا **باب** انہما قال اسلمت
 امرأۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتزوجت فجاء زوجها الی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لیس
 اللہ انی قریۃ کانت اسلمت باسلامہم فانتزعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجہا الاخر ورجعھا الی
 من زوجہا الاول ثم رحمہ عبد بن عباس سے روایت ہے کہ ایک عورت مسلمان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مافیہ میں اور
 اس نے نکاح کر لیا ایک مسلمان کو ابجد اس کو اس کا خاوند آیا اور بولا یا رسول اللہ میں بھی مسلمان ہو چکا تھا اور وہ جانتی تھی
 میری اسلام کو لیا جو واس کو اس کی ثنارت سے دوسرا نکاح کر لیا آپ نے اس سے حدیث کو دیکھا خاوند کو یہ کہ پہلے خاوند کو
 ولودی **باب** جب عورت خاوند کو پہلے مسلمان ہو تو بعضوں کے نزدیک اسی وقت نکاح منہ ہو جاوے گا بعضوں کے نزدیک
 حد تک انتظار ہو گا بعضوں کے نزدیک خاوند کو کہا جاوے گا مسلمان ہو اگر ہو گیا تو بہتر ورنہ نکاح منہ کیا جاوے گا **باب**
 الصیۃ ثم علیہما اذ السلم بعدا جب عورت کے بعد مسلمان ہو تو تک تک وہ عورت اس کو مل سکتی ہے **باب** حسن
 ابی عباس قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ زینب علی ابی النضر بالکاح الاول لہ عیۃ شمیۃ
 قال محمد بن یزید فی حدیثہ بعد دست سنیہ وقال الحسن بن علی بعد سنیہ ثم رحمہ عبد بن عباس سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو دیا ابو النضر پہلے نکاح ہی کوئی لائق نہیں ہے پھر برس کے بعد
 باوجود برس کے بعد بائیس برس کے بعد **باب** ابو النضر پہلے شہر کا نام ہے حضرت زینب کے مافیہ خاوند پہلے کا تھی بعد کو
 سال کے مسلمان ہو کر حضرت ابی اسحاق نے اپنے اول کی بی بی زینب کو ان کو ملا دیا **باب** فیہما سلمیہ عندہ

تسلسلہ اکثر مناربع جو شخص مسلمان ہو تو اور اسکے پاس چار سو زیادہ عورتیں ہوں **عمر الحارث بن قیس** اس کا اسمت
و عنہ ثمان نسوة فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اختر منھن
اربعا ثم حمیہ حارث بن قیس ہی سو روایت ہے میں مسلمان ہوا اور میری بائیس عورتیں تھیں تو میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا چار اون میں سچے (اور باقی کو چھوڑ دی یہ تیرہ عورتیں زمانہ کفر کی نکاح کی بہن
تھیں ریضہ و زہینہ کہ ان سے ایک ساتھ نکاح کیا ہو) **عمر فیروز** قالت قلت یا رسول اللہ فی اسلمت وختہ
اختار قال طلق ایستہما شئت ثم حمیہ فیروز نے کہا یا رسول اللہ میں مسلمان ہوا ہوں اور میری نکاح میں دو عورتیں
ہیں آپ نے فرمایا اون میں سے ایک کو طلاق دیدی **باب** اذا اسلم احدکم ابویہ مع من یکون الولد جب باپ
مسلمان ہو تو اولاد کے پاس سے **عمر رافع بن سنان** انہ اسلم وابتاع امراتہ از قسملہ فانت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال انت ابنتی وہی فطیم واشبعہ وقال رافع ابنتی فقال اللہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقعدا ناحیۃ و
قال لہا اقعدا ناحیۃ قال و اقعدا الصبیۃ بینہما فخرہ قال ادعوا لہا فقالت الصبیۃ الی امہا فقالت
صلی اللہ علیہ وسلم اھدھا فقالت الصبیۃ الی امیہا فاحضنھا ثم حمیہ رافع بن سنان سو روایت ہے
مسلمان ہو کر اور انکی بے بی نے مسلمان ہو کر انکار کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آئے اور کہا یا رسول اللہ میری لڑکی مجھ کو
ولایہ اور کا دودہ بہت چکا تھا یا چھنڈو والا تھا اور رافع نے کہا میری لڑکی مجھ کو دلا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا
گوئیں بیٹہ اور عورت سے کہا تو ایک کو نہیں بیٹہ اور لڑکی کو اون دونوں کو بچاؤ بچا یا بعد اسکے دونوں سے کہا بلاؤ اس
لڑکی کو وہ لڑکی اپنی ان کی طرف جھنجھو لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اس پر است کر ہر وہ اپنی اپنی کی طرف چلے
آئی باپ نے اس کو نیلیا یہ ایک بچہ تھا آج تک نزدیک یا بھی بھی حکم ہو تبصرون کے نزدیک جو مسلمان ہو گا وہی
اولاد میں **باب** فی اللعان لمان کلبان **عمر شہل بن سعد** السامی ان عومیر بن اشقر العجلا فی جدار الحاصم بن
عمر فقال لہ یا عاصم ارایت رجلا و جد مع امراتہ رجلا ایقتلہ فقتلوا نہ ام کیف یفعل اسل لربا
حاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکرہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم المسائل و عاصم باحتی کر علی عاصم ما مع من رسول اللہ فقال ما رجع عاصم الی اھلہ جاءہ عومیر
فقال لہ یا عاصم ماذا قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم تاتنی بخیر قد کثر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم المسئلة التي سالتہ عنہا فقال عومیر واللہ لا انت صحتہ اسالہ عنہا فاقبل عومیر خنثی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو وسط الناس فقال یا رسول اللہ ارایت رجلا و جد مع امراتہ رجلا
ایقتلہ فقتلوا نہ ام کیف یفعل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انت ذھیک و فیضا صبتہ
قرآن فاذهبت بہا قال سئل فقلنا عنا وانا مع الناس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قرعنا

العینین عظیمہ لا یستثنیان فلا ارادة الا قد صدق وان جاءت به اجمیر کانه وحرة فلا ارادة الا کاذبا
 قال فجاءت به علی النعت المبرورہ ثم حمیہ سہل بن سعد روایت ہوا سہل بن سہل کی حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اگر یہ عورت ایسا بچلاوی۔ یعنی خنی سیاہ رنگ بہت کالی انجمنین میں اور کو لے بڑی ہون تو میں عویمر کو
 جہڑا نہیں بچاؤں گا اور جو سحر رنگ گیری کی طرح ہو تو عویمر جہڑا ہے پھر اوسکا بچہ بری طرح پیدا ہوا **سہل بن سعد**
 سہل بن سعد السعیدی کہ ہذا الخیر قال فكان یدعی یعنی الولد لامرہ ثم حمیہ سہل بن سعدی روایت ہوا حدیث
 میں پھر اوسکا بچہ کروا سکرمان کی طرف نسبت دیکر پکارتے تھے **سہل بن سعد** فی ہذا الخیر قال فطلقها ثلاث
 تطلیقات عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانفذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ما صنع
 عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم سنة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمضت السنتہ
 بعد الثلاث عینین ان یفرقین ہما شہدا ینقضان ابدان ثم حمیہ سہل بن سعد اسی حدیث میں روایت ہوا عویمر
 اس عورت کو تین طلاق پہلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اوسکو جاری کر دیا اور جو چیز رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سامنی کیجا وہی وہ سنت ہوتی ہو تو معلوم ہوا کہ تین طلاق ایک ہے بار وید تو تینوں چڑھائے ہیں جیو جہڑ
 علما کا قول ہے مگر یہ بتدلال اس حدیث سے نادرست ہو اس لیے کہ لعان سے خود و فرقت ہو جاتی ہو اوس کا طلاق نہ کیا گیا
 اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں اوس وقت موجود تھا پھر بھی طریقہ ہو گیا لعان کرنیوالوں کا کہ اون
 میں تفریق کیجا ہو گی اور کہی ہو مل سکیں گے **سہل بن سعد** قال سہل قال شہدت للمثلا عینین علی
 عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن خمس عشرة ففرقین ہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حایہ
 تلاعننا وندہ حدیث سہل وقال الاخرین انہ شہدا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فرق بین المثلا عینین فقال
 الرجل کذبت علیہا رسول اللہ انما سکتھما لم یقل بوجھنہم علیہا ثم حمیہ سہل بن سعد روایت ہوا سہل
 یون نقل کیا سہل بن سعد کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا لعان کیوقت میں اس نے پیدہ برس کا تھا اپنے
 اون دونوں میں تفریق کردی دوسروں کے اس طرح روایت کیا کہ سہل بن سعد جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تفریق
 کی لعان کرنیوالوں میں جب لولا کہ میں پھر اس عدت کو رکھوں تو گویا میں نے جہڑ بولا اوس پر **سہل بن سعد** اوسٹا فرقی
 تو ان پر کہ لعان سے خود بخود فرقت ہو جاتی ہی جب عورت لعان کو فسخ ہو تو بعضوں نے کہا جب فسخ ہوا اور انہیں
 اور ثوری کے نزدیک حاکم کو تفریق کرنا ضروری ہے **سہل بن سعد** فی ہذا الحدیث وکان حاکم ملا فانکحہا
 فكان ابنہ ما یکد علیہا ثم حجت السنة والیراث انہ نفا وقرت منه ما فرض اللہ عزوجل لہا ثم حمیہ
 سہل بن سعد روایت ہوا اسی حدیث میں وہ عورت حاملہ تھی عویمر نے اوسکو حمل کا پتہ نہ لکھا کیا پھر اوسکا لڑکا ان کے
 نام سے لکھا راجا تا بعد اوسکے سنت میراث میں یون جاری ہو ہی کہ وہ لڑکا اپنا مانگا وارث ہوگا اور ان اوسٹا کے کی وارث

ہوگی فریض کس میں سے حضرت عبد اللہ قال ان اللیلۃ جمعت فی المسجد اذ دخل رجل من انصار المسجد فقال لو
 ان رجلا وجد مع امراته رجلا فتکلم به جلد تموه و قتل قتلتموه فان سکت سکت علی غیظہ واللہ
 لا شئ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان من الغدا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن
 لوان رجلا وجد مع امراته رجلا فتکلم به جلد تموه و قتل قتلتموه او سکت سکت علی غیظہ فقال
 اللهم افهم وجعل ید عوفزت لایۃ البعان فالذین یرمون زواجہم ولم یکن ہم شہداء الا انفسہم
 لایۃ فابتلی بہ ذلک الرجل من بین الناس فجاءہ هو وامراتہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدلعا عنہما
 الرجل بعم شہادۃ ابانہ انہ لیس بالصادقین لکن الخامسة علیہم ان من الکاذبین قال فذهبت لتعزفہا
 لہما البتۃ صلی اللہ علیہ وسلم فابت ففعلت فلما ادبر قال العلم ان تتجی بہ اسود جعداء فجاءت بہ اسود
 جعداء فخرہ عبد المذنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وروایت ہر میں جمہور کی رات کو مسجد میں بیٹھا تھا بتی میں ایک شخص انصاری مسجد میں آیا
 اور بتی لگا اگر کوئی شخص اپنے عورت کو ساتھ لے کر پاوی پھر اس کو بیان کر دے تو کھلی کہ یہ کیانی بی نے نہ دیکھا تو تم اس کو کوڑی
 ما دو صدقہ لگاؤ اگر مار ڈالی تو تم یہ اس کو مار ڈالو (قصاص میں) اگر چپ ہو تو غصہ پی کر چپ ہو تو قسم خدا کی میں ہم
 مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر گاجب صبر ہوئی تو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے وہی پھر اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو ساتھ لے کر پاوی
 پھر اس کا ذکر کرے تو تم اس کو کوڑی مارو اگر مار ڈالو تو تم اس کو پاوی اگر چپ جاو تو غصہ کھا کر چپ ہے آپ نے فرمایا یا اللہ اس شکل کو کہول یعنی
 اس باب میں کوئی حکم ادا نہ کر تب ات لکھا کہ اوتری والذین یرمون ازواجہم الا یہ جو لوگ قحمت زمانہ لکھا وہ اپنی عورتوں
 کو اور ان کے پاس گواہ نہ ہوں آخر ات تک سب پہلے وہی شخص اس میں مبتلا ہوا وہ آیا اور اس کو بی بی کہی کہی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم میں دنوں نے نہ مان کیا پہلے مردنی گواہی چار بار اللہ کا نام لے کر کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں بار میں کہا کہ
 خدا کی اوپر اگر چھوٹا ہو بس اس کو عورت نے نہ مان کرنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پھر لکھا اس لیے کہ اگر خدا کا بیان سچا ہو تو
 آخرت کی سوائی ہو کر ذکر اقرار کرے حد قبول کرے مگر اس عورت نے نہ مانا اور نہ مان کیا یعنی چار بار اللہ کا نام لے کر گواہی کہی خداوند
 جبرئیل سے پھر پانچویں بار میں کہا اگر خدا نہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب اوتری جب دونوں چلے تو آپ نے فرمایا یا عیسیٰ ع
 کجہ کالاکثر کربال والا پیدا ہو گا پھر ویسا ہی پیدا ہوا (کالا ہو کر بال والا پیدا ہوا) حضرت ابن عباس ان ہلال زہدیت
 قد ف امراتہ عنک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرایک ثم جاء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البینۃ و
 وظہر لک قال یا رسول اللہ اذا رای احدنا رجلا علی امراتہ یلمس البینۃ فحسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم البینۃ و
 البینۃ واکفد فی ظہرک فقال ہلال والذین یحسبوا بالحق انی صاقد ولیسزل اللہ فی من یسیر
 ظہر من احد فنزلت والذین یرمون زواجہم ولا یکن ہم شہداء الا انفسہم فخر احمی بلغ من البناد
 فانصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارسل الیہما کجاء افہام ہلال ان صلی اللہ علیہ وسلم فیہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم

يقول الله يعلم احدكم كاذب فقل انكم من ثواب فقامت فشهدت فلما كان عند الخامسة
 ان غضب الله عليها ان كان من الضاقين وقالوا لها انها موحية قال ابن عباس قل كانت وكفمت
 حتى طمنا انما كن جمع فقال لا افصح فوجع سائر اليوم فمضت فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابصروها
 فان جاءت به اكل العينين سابع اكلتين فخرج الساقين فخرجوا لشرابك بن سحماء فجاءت به كذلك
 فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو لم يضح من كتاب الله لكان لي ولها شان ثم صمغ ابن عباس سرور ايت هو لال
 بن ابي بن عورت پرزنا کی تہمت لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو وشراب بن سحماء تہہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ہلال سے فرمایا کہ گواہ لائین تو تھمت کی حد تیری پیٹھ پر مار جاؤ گی ہلال نے کہا یا رسول اللہ کیا مجھ سے
 میں کو کوئی شخص اپنی بے پر کسی شخص کو دیکھ لہوئی تو گواہ دہنڑہ نے کو جاؤ اور یہ کیا جای گواہ کر نیکی ہے تو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرمائی تھو کہ گواہ قائم کر نہیں تو تیری پیٹھ پر تھمت کی حد لگا لی ہلال نے کہا قسم ہر اوس پاک ذات کی جن کو آپ کو
 حق کے ساتھ پہنچا بھی میں تحقیق سچا ہوں اب اسہ اللہ تعالیٰ ایسا حکم ادا کرے گا کہ میری پیٹھ کو تھمت کے حد مارے گا اور پھر پھر لگاؤں میں اس
 قتالے کے پاس سے پھر تین دین میں اور جو لگ اپنی بی بیوں پر تھمت لگائی ہیں اور ان کو لمبی کوئی گواہ نہیں ہے سو ہر دن کی
 کے حضرت نے ان بیویوں کو صاف دین تک پڑا رہا میں و الخا مسہ ان غضب اللہ علیہا ان کان من الضاقین تک بعد
 ہلال بن اسیہ اور اسکو جو کو بلایا دو نوں کے پہلے ہلال بن اسیہ کھڑی ہوئی اور گواہ بیان دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی
 تھے دیکھو بیشک اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے کیا کوئی تم میں سے توبہ کرنا ہی پہرہ عورت کہہ ہوئی اوس کو گواہ
 دین جب پانچویں شہادت اسی کہ غضب اللہ اوس پر ہو اگر خدا نہ سچا ہو اور لوگوں نے کہا اللہ کا غضب ہو ورنہ تھی تو وہ عورت
 جھوٹا کہے اور اوسکی کوئی بیعت نہ تھی نہ تھا کہ ہم سمجھو وہ بیان ہو پھر جاؤ گی جیسو وہ بولی میں اپنی قوم کو رسوا کر دینی زمانے میں
 اور گئی (اور گواہی ہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر اسکا لڑکا کالی آنچھوں والا بیڑی ہو سرین والا موٹی
 پیٹھ لیون والا پیرا ہو تو وہ شہریک بن سحما کا ہے پھر ایسی لڑکا پیدا ہو اتب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر اللہ کا حکم
 باب میں ہو چکا تو میں اوس عورت سے کچھ کرتا رہیوں اسکو تڑا تیرا کی حد لگاتا تو داؤد نے کہا اس حدیث سے متفرق ہو
 اہل مدینہ رہیں انہوں ہی نے روایت کیا ابن ہشام کی حدیث کو ابن ابی حدی سے سہنوں فی ہشام بن جابر سے ممکن
 ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم امر رجلا حين امر المتلا عني ان يتلأ عتاً ان يضع يده على عني عند
 الخامسة يقول انها موحية ثم حمى ابن عباس سرور ايت هو لال بن ابي بن عورت پرزنا کی تہمت لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو
 جب بیان کرنا لال کو لعلان کے لیے کہا کہ پانچویں بار میں اس کے موٹھ پر اپنا ہاتھ رکھو اور فرمایا کہ مقرر وہ عذاب کا باعث ہے
 ہت نیز اگر نفس الامر میں وہ جھوٹا ہے یا عورت جھوٹی ہو تو اس کا عذاب جھوٹی پر اترے گا محمد ابن عباس قال جاء هذا
 بن ابي بن عورت پرزنا کی تہمت لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر اسکا لڑکا کالی آنچھوں والا بیڑی ہو سرین والا موٹی

ابن عباس سرور ايت هو لال بن ابي بن عورت پرزنا کی تہمت لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو

بعینه وسمع یاذنه فلم یهجه حتی أصبح ثم دعا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی
 جئت اهل عشاء فوجدت عندی رجلاً فرأیت بعینه وسمعت بأذنی فکثر رسول الله صلی الله علیه وسلم
 سلم ما جاد به واشتدت علیه نزلت والذین یؤمنون ازواجهم ولم یرکبهم شیء من مال الانفسهم
 فثم هادة احدثهم الایتین کلتیهما فری عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال البشر یا هلال قد جعل الله
 عز وجل لک فرجاً ومخرجاً قال هلال قد کنتم ارجو ذلک من ربی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
 ارسلوا الیهما فاجاءت قدلا علیهم کل رسول الله صلی الله علیه وسلم و ذکرهما واخبرهما ان عذاب البعشره اشد
 من عذاب الدنیا فقال هلال والله لقد صدقت علیها قالت کذب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
 علی وسلم لا عتوا بیه ما فقیل هلال الشهد فثم هدا ربیع شهادت بالله انه لم یصادقین فثم کانت
 الخامسة قیل یا هلال اتق الله فان عذاب الدنیا أهون من العذاب الآخرة وان هذه الموحبة الی حق
 فوج علیک العذاب فقال والله لا یعد بنی الله علیها کما لم یجید فی علیها فثم هدا الخامسة ان لعنة
 الله علیه انک اومن الکاذبین ثم قیل لهما الشهد فثم هدت اربع شهادت بالله انه لم یکن کاذباً
 فلما کانت الخامسة قیل لهما اتق الله فان عذاب الدنیا أهون من عذاب الآخرة وان هذه الموحبة الی حق
 حلیت العذاب تکما ساعته ثم قالت والله لا افضیح قومی فثم هدت الخامسة ان یخضب الله علیها نکاح
 من الصفاقین ففرق رسول الله صلی الله علیه وسلم بینهما وقضی ان لا یدعی ولدها ولا یتزوی ولا یرحمی
 ولدها ومن رمی او رمی لدها فعلى الحد وقضی ان لا یتزوجا لیهما ولا یتزوی من رجل انهما یتفرقان
 من غیر طلاق ولا موت ففی عنهما وقال الزحامت به اذ یجب سب اربعین اثین خمس الساقین ففی هلال و
 انجاءت به اوق جعد اجمالی اخرج الساقین سابع الایتین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا
 الایمان لکان لی لهما شان قال عکرمه فكان بعد ذلک امید علی مصر وما یدعی الالب ثم حمی عبد الله
 سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ اول تین لوگوں میں سے ہے جبکہ اس نے قصور معاف کیا تھا غزوہ تبوک میں وجب و لوگ
 جہاد سے رہ گئی تھے، تو ہلال بن امیہ اپنی زمین میں سے رات کو انی اپنی بی بی پاس کی شخص دیکھا اپنی آنکھوں سے دیکھا
 اور اپنی کانوں سے سنا ہلال نے اس کو نہ ڈانڈا نہ کہا یا جب سچ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو عرض کیا یا رسول اللہ
 میری شام کو اپنے گھر میں گیا تو بی بی کے پاس کی شخص دیکھا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم کہ ہلال کا یہ کھنبرا معلوم ہوا ہلال پر یہ سخت گزرا تب یہ آیت اتری والذین یؤمنون ازواجهم ولم یرکبهم شیء من مال الانفسهم
 انفسهم فثم هادة احدثهم الایة (جس کے معنی اوپر گزر چکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کی شدت جاری رہی اپنے
 فرمایا اے ہلال خوش ہو جا اور جہل جلال نے تیرے واسطے کثایش کے اور ستم نکال ہلال نے کہا مجھ کو اپنے رب سے بھی امیہ

پہلی نزول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا ہرجا و س عورت کو وہ کسی اپنی اون دونوں میں بیوی کو بھی لیت پڑ کر سنانی اور نصیحت کی
 اور بیان کیا اون کے کہ اسد کا عذاب دنیا کی تکلیف سے زیادہ سخت ہو گا لے کہا قسم خدا کی میں نے سچ کہا اس وقت کا حال عورت
 بی کہا ہر چھ بولتا ہی اپنے اپنی صاحب کو حکم فرمایا کہ اون دونوں کو لعان کر دو پہلے ہلال سے کہا گیا کہ امیان دو اس کے چار
 گو امیان اس طرح دین اسد کا نام لیکر کہ میں سچ کہتا ہوں جب پانچواں بار ہوا تو ہلال سے کہا گیا اے ہلال فراسد کے عذاب سے کیوں
 کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بھت آسان ہو اور بھی انیس گراہی ہو عذاب کو تیری اور دھب کی دھکی را اگر تو چھٹا
 ہی ہلال بولا قسم اللہ کی اسد بھی عذاب نہیں کر لگا مجھ کو اس عورت جیسو اسد نے کو دشمن بنی ہو مجھ کو شہرت کرنی
 سے لینے اگر کھیا آیت نہ اترتی تو مجھ پر بعض اس نعمت کے حد قذف پڑتی مگر اسد جل جلالہ نے میری سچائی کے باعث
 سے مجھ کو کوڑوں کی سچایا اس پر میری سچائی کے وجہ سے عذاب سے بھی بچا و کر گا **۵** پہر بعد اسکے عورت سے کہا گیا تو
 گو امیان دو اس نے چار گو امیان دین اسد کا نام لیکر کہ خداوند میرا چھ بولت ہی جب پانچواں بار ہوا لوگوں نے اس سے
 کہا دیکھو کہ دنیا کا عذاب پہل ہے آخرت کے عذاب سے اور بھی پانچواں گواہی ہے جو اسد کا عذاب چھپو واجب ہو گی یہ نہ کہ آیت
 تک وہ عورت چپ ہو رہی تھی ربی قسم خدا کی میں اپنی قوم کو رسوا نہ کر دے گی اور پانچواں گواہی بھی دیکھ کہ اسد کا غضب مجھ پر
 اگر خداوند سچ کہتا ہو رب را و کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں میں جداسی کر دی اور فیصلہ کیا کہ اسکو پیسے
 جو اسکا پیدا ہو گا اسکو باپ کی طرف نسبت نہ کی جاویں لیکن اس عورت کو دنیا کی نعمت دے لکائی جاوے نہ اس کے لڑکے کو جو اسکو
 یا اسکو لڑکے کو دنیا کی نعمت لکاوے اور ہر حد قذف ہو گی اور بھی فیصلہ کیا کہ خداوند پر اسکو نہ چھو دینا (گھر یا باجر
 دینا دھب نہیں کیونکہ یہ وہ دونو جدا ہوتے ہیں بغیر حلاق کے اور وفات کو اور فرمایا اگر لڑکا ہو تو بال والا دیکھو سرین والا
 چوڑی سیٹ والا باریک پٹلیوں والا پیدا ہو تو ہلال کا لطفہ ہے اور اگر گندمی لگ گھونگر وبال والا موٹا باری پٹلیوں والا
 پڑو سرین والا تو اس شخص کا لطفہ ہی جسکو ساتھ دیکھو نعمت ہی لگنی (زمانی) **۵** یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامی
 کے وقت فرمایا ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ علم قیافہ ایک بہتر علم مگر اسکو اوپر کوئی حکم لگتا ہے نہیں کر سکتا اگرچہ ظن غالب
 ہوتا ہے **۵** پہر اس عورت کا بچہ گندم گون گھونگر وبال والا مولیٰ پٹلیوں والا باری سرین والا پیدا ہوا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر پہلے گو امیان نہ ہو چکی ہو تو میں اس عورت کو کچھ کرتا رہتا ہوں تا کہ اس کو اور دن کو عبرت ہو
 حکمرانے کہا یہ وہ لڑکا میری گھبراہٹ کا لیکن باپ کا نام لیکر دیا جاتا **۵** نوی نے کہا اختلاف ہے کہ آیت لعان ہلال
 بن شیبہ کے لیے اترتی یا عویدہ عجلانی کے لیے مجھ سے علماء کے نزدیک نزول اس آیت ہلال کا ہلال کے لیے ہے اور ہلال کا لعان ہے
 پہلے تھا اسلام میں اور جنہوں نے کہا شاید دونوں کے حق میں اترتی ہو اس طرح کہ دونوں اس مسئلہ کو پوچھ چکی ہوں پہر آیت
 اتری واسطہ حکم صمد بن جعیر بقول سمعت ابن عباس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للفقہاء
 حکما علی اللہ احمل کما کاذب لا سمیل لک حلہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مال لک ان کنت

صدقت علیہا فرمایا استعجالت من فرجھا وان کن کن علیہا فذلک العذاب ثم جری
 بن جبر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر کو سنا ہے کہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنان کرنا اور لاکھوں آدمیوں کو
 دوزخ میں لے کر دے گا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس سے فرمایا کہ وہ اس عورت پر چڑھتا ہے۔ اوس نے کہا ہاں اور
 میرا مال اپنے فرمایا اگر تو نے اس پر سچ کہا ہے تو وہ میرا مال اوس کی بدلی میں گیا کہ تو نے اوس کی شرمکام کو اپنی رچال کیا اور
 اگر تو نے اس پر جھوٹ باندھا تو وہ میرا ہر ہر مالگنا تیری لیاقت سے بہت عیب ہو گا ایک شخص نے اپنی چور کو بدکار کا
 عیب لگایا اوس نے انکار کیا دونوں نے آپس میں قسم کھائے جھوٹے کو بدکار کے بدلہ ہو گا تو تب حضرت نے حدیث
 فرمائی کہ دونوں میں ایک مقرر چڑھا ہے اگرچہ شرمین کسی پر چڑھ نہ ثابت ہو لیکن قیامت میں خدا حساب کر لے گا
 پھر مرد اپنا مال لگا جو جو روک دیا تھا حضرت نے فرمایا تجھ کو اب اوس کی بدلی لے رہا تو اور خستہ یا نہیں اگر تو سچا ہے تو مال
 صحبت داری کی بدلے کیا اور اگر عورت سچی ہو تو مال لے لینا اوریت سے بیٹے محمد بن سعید بن جبیر کا قتال کا بھی

مرد جل قن فصرانہ قال فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی اخو بنی العلاء وقال اللہ یعلم ان احد
 کما کا ذہل منکما نائب یرددھانہا ثلث قایما فخر قریب دھما محمد بن سعید بن جبر سے روایت ہے کہ
 ابن عمر سے کہا اگر کوئی شخص اپنی عورت کو نکاح کی تہمت کرے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد کر دیا عجمان
 بہائی یمن کو رفیع عمر اور اسکے بے کو اپنے فرمایا اسے جانتا ہے جو کوئی تم میں سے ہو نا ہے پھر کیا تم میں سے کوئی تو یہ
 کرنا ہے میں نے اپنے اسے سیر فرمایا کہ مرد اور عورت دونوں میں سے کسی نے نہ سنا ہے اون دونوں میں سے جبر بن جبر

ابن عمر ان جلالہ لاعتراۃ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانت فی من لدھا فخر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بینہما الخ الولد بالکرۃ محمد بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے میں ایک
 شخص نے لعان کیا اپنی عورت سے اور اوس کی رکنب کو نفی کیا یعنی یہ کہا کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جوابی کر دی اسکے اور عورت کی درمیان میں۔ ابو داؤد نے کہا اس حدیث کو امام نے فقط روایت کیا اور ملا دیا کر کے عورت
 سے لے کر اوس کا نسب فان ہر ایک روایت میں ہی انکس جملہ افکار انہما ید علیہا انکار کر دئے اوس کو حل کا توڑ کا

ان کے نام سے بلایا جاتا یا باب اذا شک فی الولد جب رکنے میں شک ہو تو کیا حکم ہے محمد بن سعید بن جبر سے روایت ہے کہ
 جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی فرارۃ فقال ان امرأتی جلدت بولد اسود فقال اهلک مرابیل

قال ثم قال ما الی انھا قال حمیر قال فیہا من اوردق قال فیہا لوردق قال فیہا لوردق قال فیہا لوردق قال فیہا لوردق
 یکنون عرق قال فیہا من اوردق قال فیہا لوردق قال فیہا لوردق قال فیہا لوردق قال فیہا لوردق قال فیہا لوردق
 میری عورت نے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا جنما ہر آپ نے فرمایا کیا تیری پاس کچھ اونٹ بھی ہیں اوس نے کہا کہ مان پھر آپ نے چچا
 اون اونٹوں کا رنگ کیسا ہے وہ بولا کہ میرے آپ نے فرمایا کیا اوس میں گندم کا بھی اونٹ ہے وہ بولا کہ ہاں ہے آپ نے فرمایا کیا

زنگ کا اونٹ کہاں سے آیا وہ بلاشبہ کسی نے یہ بگ بینچ لیا ہو اپنے فرمایا شاید نہ ہو لگا بھی زنگ کے رگ نے پہنچ لیا ہو وقت بخیر اس وقت کسی گمین سے حسین سداوت دیا وہ قبی لطفی ہو وادیا وہ ملگیا اور اسکی وجہ سے لڑکا کالا ہوا تو ایسے شکرانے سے دلین شہ بہ کرنا خود ہی پاپ **التغلیظ فلا نقتلوا** کے کی نسبت انکار کرنا ایسا ہے جس جانی

ہر میرا کہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حین نزلت آیتہ المتلا عنین ایما المرأة ادخال علی

قصر من یس منہم فلیست فی شئ ولین خالصا اللہ جنتہ وایما رجل اجد ولده وهو یبصر الیہ

احتجب اللہ منہ وفضیہ علی رسولہ ولین والاخرین مخرجہ بجمہرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سنا فنانے جیسے حبائیت لعنان کے باب میں اور ہی سمجھوت نے پڑھ لیکر غیر قوم میں داخل کیا جس قوم میں سے وہ نیز

ہو بخیر عورت کی زنگ کر بچہ چنا اور اسکو اپنی خاوند کی طرف نسبت کیا کہ اسکی اولاد سے تو وہ عورت اللہ کے رحمت کے پیروان میں

سے کسی چیز میں داخل نہیں ہیں اور اسکو اس عورت کو ہرگز اپنی جنت میں نہ داخل کر لگا اور جو کوئی مرد ایسا ہو کہ اپنی اولاد ہونے

سے انکار کرے جو جان بچھ کر یعنی دیدہ و دستہ اپنی اولاد کو حرام کا بچہ کہتا ہو اسکو اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ ہوگا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ

اسکو تمام جہان کے اگلی پہلے مخلوق کے رو برو کر لگا **حاصل یہ** کہ عورت کو چاہیے کہ حرام کا بچہ کسی سے نہ خیر اسکو

اپنی خاوند کی طرف نسبت کرے اور مرد کو چاہیے کہ دیدہ و دستہ اپنی خوجی کا انکار کرے اور عورت پر زنا کی عمت رکھ کر پاپ

و ادعاء ولد الزنا ولد الزنا کو کوئی اپنا لڑکا کہے **عن ابن عباس** انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ساعاء

فلا سلام من ساعی فی لیل اہلیۃ فقد لحق بصبۃ من ادعی لدا من غیر شدة فلا یرث وہ ایوشہ جمرہ

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام میں خرجی کہا انہیں ہر حصہ حاکمیت میں

لوگ اپنی نوڈون کو خرجی پر چلاتے تھے اور جس نے خرجی کا فی لجاہت میں پھر اس عورت کا لڑکا ہوا تو اسکا نسب کے

مسل سے مل گیا اب جو شخص دعویٰ کر لگا کہ بچے کی نسب کا بغیر کراچ (ریا ملک) کے تو نہ بچہ اور کرا وراثت ہوگا نہ بچہ کرا۔

عن ابن عباس ابیہ عن جہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان کل مستلحق استلحق بجد ابیہ

اللہ کے بعد دعویٰ لادعاء وراثتہ فقضی ان کل من کان من امۃ یملکھا یوم اصابھا فقد لحق بمن استلحق

ولیس لہم ماھم قبلہ من البیراث ما ادراک من بیراث لم یقسم فلو نصیہ ولا یلحق ان کان ابوہ الذی

یدعی لہ انکرہ وان کان من امۃ لم یملکھا او من حرة عاھرہا طانہ لا یلحق ولا یرث وان کان الذی

یدعی لہ حواہ فہو فی الذرئیۃ مخرجۃ کا اوامۃ مخرجہ عمر و ابن شعیبہ روایت ہے اس نے اپنے باپ سے

نقل کے اوسنے اپنے دادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بخیر ارادہ حکم فرمایا کیا جو لڑکا اپنی باپ کے حواہی کو بے

اوس سے ملا یا جو کہ اپنے اوس باپ سے کہے نام سے پکارا جاتا ہو اور باپ کے وارث اسکو لانا چاہیں تو اپنے فیض لکھا کہ اگر لڑکا

نوذمی ہو ہر جگہ لکھنا اور کا باپ جماع کی وقت تو اسکا نسب بنے دے کہ اسکو لایا لیکن جو لڑکا اسکو ملا جانی ہو بشیر

اوس میں اوسکا حصہ نہ ہوگا البتہ جو کہ تقسیم نہیں ہوا اوس میں اوسکا بھی حصہ ہوگا مگر جب باپ سے اوسکا نسب لایا جاتا ہے اپنی زندگی میں اس کو نسب کی انکار کرتا ہو تو وارثوں کے ملانے سے نہیں ملے گا۔ اگر وہ لڑکا ایسے توڑی ہو جس کا مالک اوسکا باپ نہ تھا یا وہ لڑکا آزاد عورت کے پیٹ سے ہو جس سے اوسکا باپ نہ تھا تو اوس کا نسب ملے گا نہ وہ اوسکا وارث ہوگا اگرچہ اوسکے باپ کی اپنی زندگی میں اوس کا دعویٰ کیا ہو کہ میرا بچہ ہے کیونکہ وہ ولد الزنا اوس کے پیٹ سے ہو یا توڑی کے پیٹ سے اور ولد الزنا کا نسب ثابت نہیں ہو سکتا اگرچہ اوس کا نفع ہو دوسری روایت میں آزاد یا وہ ہے

وهو ولد زنا لاهلہ من كان حرة اوامة وذلك فيما استلحق في اول الاسلام فما اقتسم من مال قبل الاسلام فقد مضى بخروہ لڑکا ولد الزنا اپنی کچھ لوگوں سے ملجا دیا اور یہ حکم اوس مال میں ہو جو اسلام کو شروع میں تقسیم ہوا اور جو اسلام کے بعد تقسیم ہوا چھوڑ کر دیا اور کچھ ذکر نہیں باپ فی القافۃ قیادہ جانور و لڑکا یا سحر عائشہ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سعد بن ابی السرح يومئذ ما سرور اوقال عفان يعرف ساریر وجمہ فقال امی عائشہ الم تری ان عجز ولدک زید

اوسانہ قد غفیرا وسمہا بقطیفۃ وبت اقدارہما فقال ان هذا الاقدام بعضہما بعض مگر حمیہ حضرت عائشہ کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بائیں ٹوکیں خوش خوش عثمان سے کہا آپ کو دوسری ٹہنی میں خوشی کی بکیر میں معلوم ترین میں اپنے فرمایا امی عائشہ کو جو نہیں مجھ پر مدحی را ایک قافہ شناس کا نام ہے نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھا دونوں نے اپنا سر چاڑھ چھپایا تھا اور پانچوں کو تپے اور کہا یہ پانچوں ایک سے ایک ملتی ہیں تو آپ کو خوشی ملی کیونکہ اسامہ کی بھی اور زید کی بھی ہوا اور عرب کچھ صحت میں گفتگو کرتے تھے قیادہ شناس کے قول سے ان کا خیال ہو گیا اسی سطرے میں ثلاثہ کو نزدیک قیادہ شناس کا قول متبرہ حکام میں باپ من قال بالقرۃ اذا

تبارعوا فی الولد جب ایک لڑکے کی بیٹی ہون تو قرعہ والا جو سحر زید بن زرقہ قال کنت بجالس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجلست من الیمین فقال ثلاثہ نفر من اهل الیمین اتوا علیا یخصمون لی فی ولد وقد تقوا علی امرأۃ فی طر واحد فقال لا تنیز حبیباً

بالولد لہذا فغلیا ثم قال لا تنیز حبیباً بالولد لہذا فغلیا ثم قال لا تنیز حبیباً بالولد لہذا فغلیا ثم قال

انتم شرکاء متشاکسون انی مقرع بینکم فمن قرع قلہ الولد وعلیہ لصاحبیہ ثلاثا الدیۃ فافزع بینہم

فجعلہ لمن قرع فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت اضراسہ او نواجذہ مگر حمیہ زید بن زرقہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مابین میں بیٹھ کر ان میں ایک شخص آیا میں سے اور بلا کہ میں میں تین آدمی حضرت علی بن

باس جھگڑتے ہوئے آئے ایک نے کہ میں اور دونوں تینوں نے جماع کیا تھا اس عورت سے ایک ہی طہر میں آپ نے ان میں سے دو کو

الگ کر کے کہا تم دونوں اس لڑکے کو تقسیم کر شخص کو دیدوا انہوں نے نہ مانا اور چنچا پھر اور دونوں کو الگ کر کے اسی طرح کہا

انہوں نے نہ مانا اور دیکار سے چلا کر حضرت علیؑ نے کہا تم جھگڑنے لے شرکاء میں قرعہ والا لگا جس کے نام پر قرعہ نکلے وہ لڑکا

لے لے اور اپنے دونوں ساتھیوں کو ایک ایک تہائی دیتا اور میری آپ نے قرعہ والا اور جس کا نام پر قرعہ نکلا لڑکا اوس کی کو دلوایا

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑھتا رہا کہ آپ کے چلیاں یا وٹھیں کہل گئیں حضرت زید بن ارقم قال اے صلی اللہ علیہ وسلم

کو جاننے کی اجازت دیتی تاکہ اس کا نطفہ حاصل کریں اور اپنے خاندان میں بھی ویسی اولاد ہو سکے جسے میں شکر و کرم کا مستحق ہوں
 مرغ یا کبوتر کے انڈے لینے سے کم نہ تھا لاجل ولاقہ الا بالاسم) اس نکاح کو نکاح الاستبصار کہتے تھے اور ایک تیسرا نکاح
 تھا وہ یہ کہ انڈے دس آدمی اکٹھے کرتے تھے ہر ایک اس سے صحبت کرتا جب حاملہ ہو جاتی اور جنمی تو جنمنے کو
 بعد چند روز ان سب کو بلا سچتی پھر نہ ہو سکتا کہ کوئی نہ آدمی سب انکو اس کو پاس جمع ہو وہ اون سے کہتی تم اپنا
 اپنا حال جانتی ہو اب میں جی ہوں اور وہ ٹکام میں سے فلائی کا ہو چکا چاہتی نام لے بیٹی پھر وہ انکا اوس کا چاہتا
 اور ایک چوتھی قسم کا نکاح وہ یہ تھا کہ بہت سے آدمی ایک عورت پاس آتے جاتے وہ کسی کو نہ روکتی اند ہی عورتوں کو بغیر
 کھتی (بغیر جمعہ سے بغیر کے وہ عورت جو زانیہ ہو چکی کو چنی اور کسی اور زانیہ کو چنی نہیں) ان کے دروازوں پر چھینڈی ہوتی تھی
 نشان تھی اور چاہتا ان کے پاس جاتا جب وہ حاملہ ہوتی اور جنمی تو اوسکی آتش نایم ہوتے اور قیافہ شناسو بخوبی جانتی
 اوسکی وہ جکا کرکے کہتے اسے سو اوس کے کو ملا دیتے وہ کچھ نہ کہتا جب جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا
 پیغمبر کیسے پہچانے انہوں نے جاہلیت کو نکاحوں کو باطل کر دیا اور ڈھلایا اور وہی نکاح رہ گیا جو کل اہل اسلام میں مروج ہو کر پھو
 پہلے قسم کا اور تیسرے میں موقوف ہوئے) **باب الولد للفرش** اگر اوس کا ہو گا جسکی بے بی بی یا نوڈی ہو **حسن**

عاشتہ اختصم رسولہ و قاصد عبد بن زعمہ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابن امہ زعمہ فقال
 سعد و حنظل الخ عتبہ اذا قرضتک انظر الی ایزامۃ زعمہ فاقرضہ فانما ینہ و قال عتبہ
 زعمہ اخ ابن امہ ابو ولید علی فرار لے فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بعتبہ فقال اللہ للفرش
 ولما اھل الشیخ و احببہ ینہ یا سقۃ زعمہ مسدخ فی حدیثہ و قال ابو ولید یا عبد الرحمن حضرت عائشہ
 روایت ہے سوا بن ابی قحاص اور عبد بن زعمہ نے ہم کو کیا دمعہ کی نوڈی کے ٹکے میں سے کہا میری بہائی عتبہ نے ہم کو
 وصیت کی تھی جب میں تین اون تو اوس نوڈی کے ٹکے کو لیوں کیونکہ وہ میرا لڑکا ہے عبد بن زعمہ نے کہا وہ میرا لڑکا
 ہے میری باپ کی نوڈی سے پیدا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے کو دیکھا تو حکم کھلا مشابہ تھا عتبہ سے اپنے فرمایا
 لڑکا فرار لے ہے (یعنی صاحب فرار لے فرار لے پھر نے کو کہتے ہیں عورت مرد کو چھوٹا کر) اور زنا کر نیوالی کے لیے پھر میں زعمہ
 اوس کو حکم کرنا چاہی اور اپنے فرمایا سو وہ تو اوس سے چھوٹا کر رہے کہ قاعدہ شرعی کی وجہ وہ میرا لڑکا کیا گیا تو وہ نہ
 زعمہ کا بہائی ہوا اگرچہ عتبہ کا نطفہ آپ فی جہنم کو فرمایا اور عبد بن زعمہ سے کہا وہ تیرا بہائی ہے **حسن**

عن جلد قال قام رجل فقال یسول اللہ ان فلان ابنتی عاشرت باہا فی الجاہلیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لا دعوتہ فی الاسلام ذہاب الجاہلیۃ الولد للفرش ولما اھل الشیخ و احببہ ینہ یا سقۃ زعمہ مسدخ فی حدیثہ و قال ابو ولید
 روایت ہے کہ ایک شخص کہتا ہوا اور بولا یا رسول اللہ فلان شخص میرا بیٹا ہے میں نے اوسکی بیوی جاہلیت میں نکاح کی تھی آپ نے فرمایا یا
 اسلام میں اوس کا دعویٰ نہیں ہو سکتا جاہلیت کی رسم مٹ گئی اب تو لڑکا صاحب فرار لے کر لے دے والی کیو نہ پھر میں **حسن**

واما قال زون بن ابي له لم رومية فوكت عليها فولدت خلافاً اسق مثل فضمية عبد
 ثم وكت عليها فولدت خلافاً اسق مثل فضمية عبد الله ثم طين لها غلاماً اهل روم قال
 له يوحنا فراهها بلساه فولدت خلافاً كانه وزعة من الودعات فقال لها ما هذا فقالت
 هذا الیوحنة ففرضا العثمان احسبه قال محمد ك قال فسالها فاعترفا فقال لهما اترضيان
 ان اقصي بينكما بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى ان الولد
 للفرار واحسبه قال قبلها واولادها وكانا ملوكين ثم حمى رباح سى روایت ہو میری گھر کے لوگوں نے
 نکاح اپنی ایک زویہ شعی سے کر دیا میں نے اس سے جماع کیا تو ایک سال تو لاڑکا میرا پیدا ہوا میں نے اس کا نام
 عبد اللہ رکھا پھر میں نے دوسرے جماع کیا پھر ایک سال تو لاڑکا میرا پیدا ہوا میں نے اس کا نام عبد اللہ رکھا پھر
 اس کو ایک غلام نے جو میری گھر کے لوگوں کا تھا پانس لیا وہ بھی رومی تھا اس کا نام یوحنا تھا اس نے اپنی زبان میں
 اس سے کچھ باتیں کیں پھر ایک لڑکا پیدا ہوا گویا ایک گرگ تھا اگر گئون میں سی یعنی سرخ تہا رومیون کو رنگ پر میں
 فی کہا یکساں اس نے کہا یوحنا کا ہر ہم فی یہ مقدمہ حضرت عثمان پس پیش کیا انہوں نے غلام اور نوٹھی کو بلا کر جو چھا دونوں
 نے اقبال کیا تب انہوں فی کہا تم راضی ہو میں تمہارا واسطہ فیصلہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا
 لڑکا صاحب فرما ہے۔ راوی نے کھا پھر گمان ہو پھر حضرت عثمان نے غلام اور نوٹھی دو دو کو ٹوٹی لڑکی چاہی
 میں حق بالولد لڑکے کی پرورش کا حقد رکون ہو محمد عبد اللہ بن عمران امر اے قالت یا رسول اللہ ان ابني هذا
 كان بطني له وعاد وقد دله سقاه وحجری له حواء وازاباه طلقني واراد ان يبتزعه مني فقال لها
 رسول الله صلى الله عليه وسلم انت احق به ما لم تنكحي ثم حمى عبد اللہ بن عمرو روایت ہو ایک عورت اُبی رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میری بیوی میرا بیٹا اور کا خلاف تھا اور میری چھاتی اور کو بیٹا کرتی
 تھی اور میری گود اور کا گھر تھی اب اس کو اپنے مجھے طلاق کر دیا اور چاہتا ہی کہ لڑکا مجھ میں لے آپ نے فرمایا تو اس کو تھا
 ہی جب تک نکاح نہ ہو کسی اور شخص حلال نہ اسامہ از ابامیہ وفد سلمی موی من اهل المدينة رجل صدق
 قال یما انا جائع ابصر عرق جاءته امر اة فارسية معها ابز لها فادعیاه وقد طلقها فوجها
 فقالت یا ابا هريرة ومرتنت بالفارسية زوجي يريد ان یزهد بانی فقال ابو هريرة استهما علیہ
 رطبها بذلک فجاء زوجها فقال منی حاجتی فی ولدك فقال ابو هريرة۔ الام لا اقول هذا الا انی
 سمعت امر اة جاءت الی رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا قاعد عنده فقال لیس رسول الله ان زوجي
 يريد ان یزهد بانی وقد سقانی من زید ابی عنده وقد نفعتی فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 استهما علیہ فقال زوجها منی حاجتی فی ولدك فقال ابی رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا امك

خذ بید ایچھا شدت فاخل بیدامہ فاضلقت بہ ترجمہ لال بن اسلم سے روایت ہے کہ ابیہرہ جب کام
 سلی تھا اہل مدینہ کا مولے بولا اور وہ سچا آدمی تھا کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوتا تھا اتنی میں ایک فارسی عورت
 آئی اور اس کے ساتھ ایک لڑکا تھا عورت چاہتی تھی وہ لڑکا میری پاس ہی اور اس کا خاوند چاہتا تھا میری پاس ہی اور خاوند
 اس کو طلاق دیدیتا تھا وہ بولی ای ابوہریرہ فارسی میں گفتگو کی میرا خاوند چاہتا ہے کہ مجھ سے میری بیوی کو لیکر ابوہریرہ
 کہا دونوں ابیہرہ قرعہ ڈالوا اور فارسی میں اس کو سمجھا دیا پھر اس کا خاوند آیا وہ کہنے لگا کون جھگڑتا ہے مجھ سے میری لڑکین پر
 فی کہا یا اللہ میں نہیں کہتا کیہ مگر اس جہ سے کہ میں سنتا تھا ایک عورت اتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور میں اب کے پاس
 بیٹھا تھا بولی یا رسول اللہ میرا خاوند چاہتا ہے کہ میری بیوی کو مجھ سے چھین لے حالانکہ وہ مجھ کو پانی پلاتا ہے کنوئین سے ابوہریرہ نے
 سو لاکہ اور نفع پہنچا ہوا مجھ کو دینے اس عمر کو پہنچا پال پوس کر لیا کیا اب خاوند چاہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا دونوں
 قرعہ ڈالوا دوسرا خاوند فی کہا کون جھگڑتا ہے مجھ سے میری لڑکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکوں کو فرمایا یہ تیرا ہے
 اور برتیری ان سے تجھے اختیار ہو چکا ہے ہاتھ پکڑ لے اس نے اپنی ان کا ہاتھ پکڑ لیا وہ یو چالی گشت امام شافعی کی
 یہی حدیث دلیل ہوا ان کے نزدیک لڑکے کو اختیار دینا چاہیو یہاں اور کا جی چاہے رہو اور ابوہریرہ کے نزدیک جب تک لڑکا
 کم سن ہے تو ان کے پاس رہ جائے کہانی نہیں بنی استغفار کرنے لگے تو آپ کے پاس بھی عمر رضی اللہ عنہ قال خرج
 زید بن حارثۃ المکۃ فقدم بابتۃ حمزۃ فقال لہ جعفر انا اخذھا انا الحق بھا ابنتہ عی وعبداللہ خالتھا
 اما الخالۃ ام فقال لہ انا الحق بھا ابنتہ عی وعبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی حق بھا فقال
 زید انا الحق بھا انا خرجت الیہا وسافرت وقد مت بہا فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر حدیثا قال
 ولما انجارتہ فاقضی بہا الجعفر تکون مع خالتھا واما الخالۃ ام ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زید بن
 حارثہ کو لگو وہاں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو لاسو جعفر بن ابیہا لے گئے کہ میں اس کو لگاؤں اس کا حقد ابھون میری چچا کی بیوی
 سے اور میری پاس اس کی خالہ ہو خالہ مثل ان کے ہوتی ہو پھر حضرت علی نے کہا میں اس لڑکے کا زیادہ حق دار ہوں کیونکہ میری چچا کے
 بیوی سے اور میری پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیوی ہیں اور وہ اس کا حقد بہن (کیونکہ ان کی بھین بھی ہے اس لیے کہ حضرت
 حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ بھائی بھی تھے اور پیہی بھی ہے) زید نے کہا میں اس کا حقد ابھون اس کو طرح میں لے گیا
 اور فرمایا اور اس کو لیکر آیا (دوسری روایت زید اور حمزہ کو آنحضرت فی ہا بھی بنا دیتا تھا تو بھائی کی بیوی سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
 فرمایا یہ لڑکی جعفر بن ابیہا کی بیوی خالہ کی بیوی میں کیونکہ خالہ مثل ان کی ہو تو بعد ان کے خالہ کوئی ہے) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ
 بنی یہی لے بھدا الخیر ولینسبتامہ قال وقضی بہا الجعفر وقال الخالۃ ام ترجمہ دوسری روایت ہے
 یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ لڑکے جعفر کے پاس ہے کیونکہ ان کے نکاح میں اس کی خالہ ہے اور خالہ مثل ان کے
 ہے عمر رضی اللہ عنہ قال اما خرجنا من مکہ فبعنا بنت حمزۃ فنادی یاعم یاعم فتنوا ولہا علی فاضل بید لہا قال

دونك بنت عاتك فقلت لها قصص الخبر قال قال جعفر ابنة عمي وخالها تفتي فقضي بها النبي صلى
 الله عليه وسلم فقلت له قال الخالة بعن لاء أم عمر حمزة بنت علي وروایت ہے جب ہم کو کسی کلمہ تو ہمارے پیچھے ہو گئے
 حمزہ کی بیٹی کے لئے لگی چھاپاٹنے لے اور سکوا دیا اور اتہ پکڑ کر حضرت فاطمہؓ کو دیا اور کھا لیا اپنی چچا کی بیٹی کو حضرت
 فاطمہؓ کو اس کو اپنی ماں پٹھا لیا بس اور کسی بھی قصہ بیان کیا جعفر نے کہا وہ میری چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری چچا کی
 بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی خالہ کو دلا دی اور فرمایا خالہ مثل ان کی ہے **باب** فحق المطلق مطلقہ
 کی حدت کا بیان حضرت اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریہ نے کہا تھا طلاق علی عبدک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسم ولحق المطلقہ عدلہ فانزل اللہ عز وجل حین طلقت اسماء بالعدۃ المطلقہ وقکانت اول من
 اتت فیہا العدۃ المطلقات ثم حمزہ بنت یزید وروایت ہی اور کلا طلاق دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 دمانے میں اور وقت مطلقہ کی کوئی حدت نہ تھی تب تک کسی نے حدت کی آیت اُتری والمطلقات یتربصن بنفسن
 ثلاثہ قروء یعنی طلاق الی ان یتوثنین روک کہیں تین طہر یا تین حیض تک تو اسامہ و عورت ہر چکی شان میں رہتا
 پہلے یہ حدت طلاق کی حدت کی اُتری **باب** فی نسخ ما استثنیہ من عدۃ المطلقات طلاق کی حدت کے
 آیت میں ہے جو نسخ ہو **باب** فی نسخ ما استثنیہ من عدۃ المطلقات یتربصن بانفسن ثلاثہ قروء وقال واللہ اعلم
 بش من الخیر من نسا تکون ازبتم خود تھیں ثلاثہ اشہاں فسخ من ذلك وقال فان طلقتہن من قبل
 ان تمسجن فالکم علیہن من عدۃ تعد و تھا ترجمہ ابن عباس نے کہا اللہ نے جو فرمایا طلاق الی ان یتوثنین روک
 کہیں اپنی تین طہر یا تین حیض تک اس میں ہے وہ عورتیں نکالی گئیں جو حیض سے یا اس سے جاوین فرمایا جو عورتیں یا اس
 ہوں حیض سے ان کی حدت تین مہینوں تک اس طرح جبکہ حیض نہ آیا ہو یا حاملہ ہوں تو ان کی حدت وضع حمل تک اور وہ کہ
 نکالی گئیں جبکہ قبل جماع کے طلاق دیا جاوے یا اس عورتوں کے لیے فرمایا دن پر کچھ حدت نہیں ہے **باب** فی الرجعة
 رحبت کا بیان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلاق حفصہؓ شد راجعاً ترجمہ ابن عمر وروایت ہی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم المؤمنین حفصہؓ کو طلاق دیا پیرا دن پر رحبت کی **باب** فی نفقة المبتوتہ
 جو عورت کو تین طلاق دیو جاوین اور نفقہ کا بیان حضرت فاطمہؓ بنت قیسؓ ان اباعہا وین حفصہؓ طلقھا البتہ وہو
 غائب فارسل الیہا وکیلہ یشعین فخطبہ فقال اللہ مالک علیہا من شیء فجاءت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فنکرت ذلک لہ فقال لہا الی سرک علیہ نفقة وامرہا ازتعد فی بیت امیرک
 فقالت ان ثلاث امرأۃ یغشاھا احکم اعتد فی بیت ابن ام مکتوم فانه رجل اعی تضعین ثیابک فیہا
 حالت خادینہ فی قلت فلما حالت نکرت لہ ام معایہ بن ابی سفیان وایا جہم خطبانی فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اما ابیو جہم فلا یضع عصاہ عن عائقہ واما معاویہ فصعلوک لہا لہ انکلی اسمہ

بن زید قالت فکر هندہ شعر قال الکحلی اسامہ بن زید فکنتہ بفضل الله فبذل خیر استقر اور منقبت بنت
 عمر حمیمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ابو عمر و بن حفص نے اسکو تین طلاق دی اور وہ کہیں گئی ہوئے تھے اور ان کو کول
 اسکو جو بھیجے کہائے کو فاطمہ نے اسکو پالنے کیا وہ بولا قسم خدا کی تمہارا کچھ ہم کو دینا نہیں آتا فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بیشک تیرا بیخ و بن نہیں ہے اور جسک کیا فاطمہ کو دست کر لیا ام شریک کے کہ میں
 آپ نے کہا وہ ان اکثر شیخ اصحاب آیا جایا کرتے ہیں تو عبد اللہ بن ام مقوم کے گھر میں عدت کر لیا کہ وہ اندھا ہو کر اگر کہے
 اور نہ ہو گی تو پردی کی حاجت نہ ہو گی جب تیری عدت پوری ہو جاوی تو مجھ سے خبر کرنا جب میری عدت پوری ہو سی میں
 آپ سے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جحیم نے مجھ سے پیام دیا ہی نکاح کا حضرت فی فرمایا کہ ابو جحیم تو اپنی لاشے
 کندہ ہو سی نہیں اوقات میں بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مثل چہے کہ اسکو پالے کچھ پال نہیں تو اسامہ سے نکاح کر کہ
 یہ حضرت فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اسکو نادان ابو عمر و بن حفص نے اسکو تین باطلاق دی تو ابو جحیم اور معاویہ بن سفیان نے
 اسکو نکاح کا پیغام دیا فاطمہ بنت قیس نے حضرت کو صلہ کر دیا کہ میں ابو جحیم سے نکاح کر دن یا معاویہ سے تب حضرت فی نے یہ حدیث
 فرمائی معلوم ہوا کہ صلہ کر دینا میں کیسا عیب بیان کرنا درست ہے کہ مشورہ و چہیز والا دھوکا کھجادی بھی غیبت میں داخل نہیں
 ہوتا میں نے اسامہ کو ناپسند کیا ہوا ہے فرمایا اسامہ سے نکاح کر میں نے اون سے نکاح کیا اسد نے بہت بہت کیا اور لوگ بھی
 شکر کرنے لگے حضرت فاطمہ بنت قیس ان اباحضرت المغیرہ طلقنا ثلاثا و ساق الحمدیث فیہ وان خالد

بن الولید و فقر من بنی مخزوم اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا بنی اللہ ان اباحضرت المغیرہ طلقنا
 امراتہ ثلاثا و انه ترک لها نفقة یسیرہ فقال لا نفقة لها و ساق الحمدیث و حدیث مالک انہ
 عمر حمیمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ اباحضرت المغیرہ نے اونکو ثلاثا دی کہ بھر ہی حدیث بیان کی خالد بن الولید
 چند لوگوں نے بنی مخزوم میں سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر یا رسول اللہ اباحضرت المغیرہ نے اپنی بی بی کو تین
 طلاق دی اور خرچہ نہ کیا چوڑا سا اپنے فرمایا اسکو واسطہ نفقہ نہیں ہے امام احمد کے نزدیک طلاق ثلاثا کو جو حاملہ ہو
 نہ نفقہ ہے نہ سکنی ہے حدیث سواد مالک اور شافعی کے نزدیک سکنی ہے مگر نفقہ نہیں ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نفقہ در سکنی
 دونوں نزدیک ان کی حضرت عمر کا قول ہے جو صحابی کے سامنے تھا حضرت فاطمہ بنت قیس ان اباحضرت ابن حفص

طلقها ثلاثا و ساق الحمدیث و خبر خالد بن الولید قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیست لها
 نفقة و لا مسکن قال حنیہ و ارسل الیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تسبقینی بفلسک عمر حمیمہ فاطمہ
 بنت قیس سے روایت ہے اباحضرت عمر نے ان کو تین طلاق دی بھر ہی حدیث بیان کی اور خالد بن الولید کا حال بیان کیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اسکو واسطہ نفقہ ہے نہ سکنی رہے کچھ ہے ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
 سے کہا ایسا کہ بن پوچھو مجھ سے کسی سے نکاح کر لیں جو اس حدیث سے صاف معلوم ہوا ہی کہ طلاق ثلاثا کو نہ نفقہ نہ سکنی

فاطمہ بنت قیس بنت عند جل من بنی مخزوم فطلقہ البتہ ثم ساء و صح حدیث

قال فیہ لا تقویت بنفسک ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہو میں ایک شخص کے پاس تہہ بنی مخزوم میں سے

اوس نے مجھے طلاق دیا پھر بھی قصبانہ پھر بھی حدیث بیان کی انحضرت نے فرمایا مت کہو یہی اس پر تین مجسور

ایسا کہ جو کہ حدت گزرنے کے بعد بغیر مجسور پوچھے نکاح کرتے (محسن فاطمہ بنت قیس ان زوجہا طلقھا اتلاتا

ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہوا ان کے خاوندی ان کو تین طلاق میں رہے محسن فاطمہ بنت قیس ان زوجہا

طلقھا اتلاتا فاجعل لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفقۃ ولا سکنی ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہوا ان کو خاوند

نی ان کو طلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خیر دلیا نہ مکان رہو کہو محسن فاطمہ بنت قیس انھا کانت عند

ابی حفص بن المغیرۃ وان اباحفص بن المغیرۃ طلقھا اخر ثلاث تطلیقات فرحمت انھا جاء رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتتہ فی خروج المطلقۃ من بیتھا قال ابن ام مکتوم لا عمنی فانی

مروان بعد قس حدیث فاطمہ فی خروج المطلقۃ من بیتھا قال عمرو انکرت انکرت رضی اللہ عنہا

عالمی فاطمہ بنت قیس ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہو وہ اباحفص بن المغیرہ کے نکاح میں تھی انہوں نے اوس کو تین

طلاق میں سے آخری طلاق یعنی تیسرا طلاق دیا فاطمہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی اور آپ سے پوچھا

اوس گہرے نکلنے کو آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم اندھ کے گھر میں جا کر رہ مروان بن الحکم نے جب یہ حدیث سنی تو اوس نے

انکار کیا کہ تصدیق کرو فاطمہ بنت قیس کی مطلقہ کو گہر سے نکلنے کے باب میں فت مطلقہ کو حدت کو گہر سے نکل کر پور

جگہ پہنچا درست نہیں مگر جب کوئی سخت ضرورت لاحق ہو مثلاً لاکر یا نہ ہو یا مکان گر پڑی یا مال گئے جبراً نکال دیا

یہاں بھی لوگ کہتے ہیں کہ ضرورت تھی فاطمہ بنت قیس بہ زبان تین اس پر پہلے گہر میں لوگ انکار نہا گوارا نہ کرتے تھے عروہ

فی کہا حضرت عائشہ نے فاطمہ بنت قیس کے حدیث کا انکار کیا صحیح عبید اللہ قال رسول مروان الی فاطمہ فسلھا

فاخبرتہ انھا کانت عند حفص وكان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر علی ابن ابیطالب علیہ السلام بغير اللین

فخرج معہ زوجہا فبعث الیہا بتطلیقہ کانت بقیت لھا وامر عیاش بن ابی ریحۃ والحارث بن

ہشام انینھا علیہا فقلا واللہ مالہا انفقہ لا ان تکون حاملا فانت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلا

لا نفقہ لک لا ان تکونی حاملا واستاذنتہ فی الانتقال فاذن لہ فقالت ایذا انتقلت یرسل

اللہ قال عند ابن ام مکتوم وكان اعیہ تضع ثیابہا عنده ولا یجبرھا فلم ترل ہذاک حتی مضت

عزتها فانکحھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اساتہ فرجع قبیلۃ الی مروان فاخبرہ بذلك فقال مروان

سمع ہذا الحدیث الام من اہل فسنأخذ بالعصۃ التي وجبنا الناس علیہا فقالت فاطمہ حین بلغھا

ذات یعنی بینکم کتاب اللہ قال اللہ تعالیٰ فطلقوا من بعدہا من حتی لا تدری لعل اللہ یحدث بعد ذلک

اصل اہانت خای امر محدث بعد از اہانت خای امر محدث بعد از اہانت خای امر محدث
 ہو کہ مردی نے فاطمہؑ کو سیکھا تھا کہ چینی کو اوس سے بیان کیا کہ میں جو شخص کے نکاح میں تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی ثانی بن بیابان کو میرا نکاح میں تھا جب تک اوسھی کو ساتھ میرا نہ لے جاتا تھا اوس سے ایک طلاق جو ابی رہ گیا تھا کہ میں
 نے کچھ کہہ دیا اور کہا عیاش بن ابی ریحہ اور حارث بن شام کو بھیج دینے کا میرا ارادہ تھا اور ان دونوں نے کہا قسم خدا کی اوس کے
 واسطے جو خیر تھیں ہے البتہ اگر عاصی ہوتے تو اس کو خیر بتائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کہا اور آپ سے بیان کیا اپنے
 فریاد بیشک تیرا جو خیر نہیں ہے مگر کچھ کہ تو چاہتے ہو تو اے امین کو آپ کو اجازت جا ہی میں مکان سے اور دشمن کی آگے جاننا
 دی تو میں نے چہا کہا کہ ان ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا عید اللہ بن مکتوم پاس وہ اندھا ہو کر فاطمہؑ کے پاس پہنچا تو وہ بولی
 اوس کو کھائی نہ دیتا پھر میں نے حدت گزرتی کہ بعد اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کا نکاح سامیہ کو کر دیا تو سامیہ
 کوٹ کر یہ حال مروان کی کہا ہم نے اس حدیث کو نہیں سنا اگر ایک عورت کے منہ سے تو ہم اسی کے پروردگار
 جبریلؑ کو ہون گے فاطمہ بنت قیس کو جب اس کو خبر پہنچی اوس نے کہا ہمارے ہاں تو تیار ہو چھین اس کے کتاب ہی اللہ جل جلالہ فرماتا ہے
 یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء الایۃ جب تم طلاق دو عورتوں کو تو طلاق دو حدت کی شروع ہوئی ہی یعنی طہر میں اور
 شمار کر دو حدت کو اور دو اس کے اور مست نکالو ان کو اپنی گھروں سے نہ وہ نکلیں مگر یہ کہ صریح بیانی کا کام کہ میں یہ اللہ کے حدین
 میں جو اس کے حدوں سے بڑھ جاویں اوسنی جان پر ظلم کیا وہ نہیں جانتا اس کے بعد شاید کوئی نئی بات نکالی ہو
 خاوند کا دل پھر جاویں اور طلاق سے رجعت کر لی تو میں طلاق کے بعد کیا نئی بات ہوگی پس معلوم ہوا کہ گھسے نہ نکالنا اور
 نہ نکالنا ایک یا دو طلاق کے بعد **عمر الزہری** از قبیلۃ بنت ذویب لائے یعنی ذل علی مضر عبید اللہ بن
 عبد اللہ حنین قال خرج قبیلۃ الی مروان فاخبرہ بذلك ثم کلمہ زہری فی قبیلۃ بنی سبہ ایسا ہی نقل
 کیا عبد اللہ بن عبد اللہ کی حدیث اوپر گزری بعد اوس کو قبیلۃ مروان بن الحکم پاس آئے اور اوس سے بیان کیا جو فاطمہ بنت قیس
 کہا یا ابی مرزبان کہ ذل علی فاطمہؑ جس نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث کو نہ مانا **عمر ابی اسحاق** قال کنت فی مجلس
 الجامع مع الاسحق فقال الت فاطمۃ بنت قیس عن ابن الخطاب عن رسول اللہ عنہ فقال ما کنا لندع کتاب
 رہنا و سنۃ نبینا علی اللہ علیہ السلام لقول امرأۃ لا ندری احفظت ام لا ثم حمہ ابو اسحاق و روایت ہے
 میں جامع مسجد میں اوس کو ساتھ بیٹھا تھا کہ انہوں نے فاطمہ بنت قیس حضرت عمر بن الخطابؓ کے پاس آئے اور بھی حدیث بیان
 کی حضرت عمرؓ نے کہا ہم اس شخصین جو اس کی کتاب کو اور اپنی پیغمبر کی سنت کو ایک عورت کے کہو جو جو دین معلوم نہیں اس
 عورت کو یاد دلایا نہ رہا کتاب اللہ مراد وہی آیت ہے جو اوپر گزری اور سنت مراد وہ حدیث ہی جس کو عمرؓ نے روایت کیا کہ میں
 فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مطلقہ طلاق کو کبھی اور نفقہ نہ لگا۔ گریہ روایت محفوظ نہیں ہے **عمر عوفہ** قال
 لقد عابت ذلک عائشۃ رضی اللہ عنہا ام اللہ العیوب یعنی حدیث فاطمہ بنت قیس و قال ان فاطمۃ کانت

فرمے کہ از خوش خیف علی ناحتہ ہا فذلک ارتحلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجیر عہ سورہ ایت ہر الم یومین
 عائشہؓ فاطمہ بنت قیس کی حدیث پر بہت اعتراض کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ فاطمہ کو جو اور شہسٹ اوٹھنی کی اجازت ہوئی
 تو اسوجہ سے کہ وہ ایک ڈھنڈا کہندہ مکان میں تھیں وہاں وہ معلوم ہو تا تھا اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
 اوٹھنی کی اجازت دی جو عروج بن الزبیر نے خیل عائشہؓ الم تری الی قول فاطمہ قالت اما انہ کا اخیر لھا
 فی ذلک حجیر عہ وہ بن الزبیر سے روایت ہو لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا آپ نہیں دیکھتیں فاطمہ بنت قیس کی حدیث
 کو انہوں نے کہا ہر بات اس کو لپی چھی نہیں کہ لوگوں کو اس طرح حدیث بیان کری جس سے معاملہ ہو (حکم سلیمان بن ابیہ) اس
 فی خروج فاطمہ قال فما کان ذلک من سوء الخلق ثم حجیر سلیمان بن ابیہ روایت ہو کہ فاطمہ اس گھر کو اس
 لپی نکالیں کہ مردان تھیں حجیر القاسم بن محمدؓ سلیمان بن ابیہ انہ سمعہا یذکر ان یحیی بن سعید بر البھا
 طلحہ بنت عبد الرحمن الحکم البتہ فاستقلھا عبد الرحمن بن ابیہ فاسئلہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان مروان بن الحکم
 و حوا میر المذینہ فقالت لہ اتوا اللہ و ارد المرأۃ الی بیتہا فقال مروان فی حدیث سلیمان بن عبد الرحمن
 غلبنی وقال مروان فی حدیث القاسم او ما بلغت شأنا فاطمہ بنت قیس فقالت عائشہ لا یضرب
 ان لا تذکر حدیث فاطمہ فقال مروان کانک الشرف فحسبک ما کان بین ہذا من الشرف ثم قام بن محمد
 اور سلیمان بن ابیہ سے روایت ہو کہ یحیی بن سعید بن عاص نے تین حلاق دیو عبد الرحمن بن حکم کی بیٹی کو مروان کو پہنچی کہ
 عبد الرحمن نے اس گھر سے اپنی بیٹی کو اوٹھا لیا حضرت عائشہؓ نے ایک آدمی کو مروان بن حکم پاس بھیجا اور وہ اون کو نوں
 حکم تہا بدینو کا اور کھلا بھیجا کہ اس سے ڈرو عورت کو اپنے پہلے مکان بھیج دی (کیونکہ عدت کے مکان سے عدت ختم ہوئی تھی)
 اوٹھنا نہ چاہیے) تو ایک روایت میں مروان نے جواب دیا کہ عبد الرحمن نے مجھ کو مجبور کر دیا دوسری روایت میں مروان
 نے کہا کیا آپ کو حدیث فاطمہ بنت قیس کی نہیں پہونچی (اذا کو حضرت عائشہؓ نے گھر بدینی کی اجازت دی) حضرت عائشہؓ نے
 کہا اگر تو فاطمہ کی حدیث بیان نہ کرتا تو کیا نقصان تھا (یعنی وہاں تو ایک مجبوری تھی اسوجہ سے اپنے اوٹھنی کی اجازت دی
 مروان نے کہا اگر تم بھی کہہ کہ وہاں شہ کا خوف تھا تو یہاں بھی وہی شہ ہے جو میں اور ان کی بی بی میں دیکھ مکان لینا
 کیا مسنا یہ ہر محسن میں تو بصرہ اذ قال قدمت المذینہ فدھمت السعید بن السعید فقلت فاطمہ بنت
 قیس طلفت فخرجت عزیت ہا فقال سعید تاک امرأۃ قدنت الناس انھا کانت لسنة فوضعت علی
 یک انہ صکتو ثم حجیر مہمون بن مهران سورہ ایت ہو میں مہمون بن ابیہ سعید بن ابیہ پس گیا اور کہا فاطمہ بنت
 قیس کو طلاق دیا گیا تھا اور وہ انہو گھر سے نکل گئی تھی سعیدؓ کہا فاطمہ بنت قیس ایک عورت ہو جس کو لوگوں کو نشتر میں ڈال دیا
 اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ مردان تھے تو عبد اللہ بن ابیہ کہتے تھے کہ میں نے اس کو پہلے گھر سے اوٹھا ہی لیا
 یا بس فی البتہ تو نشتر بالہم کہ جس عورت کو میں طلاق دیو جاوین وہ دن کو نکال کر حجیر ہوا قال طلعت

کے خوشبو کی حاجت نہیں کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما تو حلال نہیں اوس عورت کو جو نہ اور قیامت کو پہنچی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی مردی کے غم میں سوگ کری اور اپنا سنگار چھوڑ دے مگر اپنے خاوند کے موت پر چار مہینوں اور دس دن سوگ کری پھر زینے کہا میں زینت بنت جحش اس گئی جب اون کو باہی ملگوار عبید اللہ بن جحش انہوں نے خوش بو نہ کر لیا سنی بعد اسکے کہا قسم خدا کی مجھے خوشبو کی احتیاج نہیں ہر عمر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمائی تھی مگر زینہ نہیں دست ہو اوس عورت کو جو وہاں لاو اور اس پر اور پہلے دن پر سوگ کرنا کسی دوسرے پر تین دن سے زیادہ مگر خاوند پر چار مہینوں دس دن تک لکھنا زینہ سے میرے اپنی ماں ام سلمہ سے سنا وہ کہتیں کہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی لاد بولی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مگر یہ اور اس کی انہیں دیکھتی میں کیا سر رکھ دوں اپنے فرمایا انھیں دوبار فرمایا میں بار فرمایا ہر بار بھی کھا کہ نہیں دیکھو سر رکھنے کی اجازت نہ دی مگر دوسری حدیث میں اجازت ہر رات کو کھا کر دن کو کچھ ڈال اور فرمایا کہ اب تو مدت صرف چار مہینوں دس دن میں اور جاہلیت میں تم میں ہر ایک سال کچھ پہنکے پہنکے حمید راوی کہا میں نے زینہ سے کچھ پہنکے پہنکے ہو کیا راوی انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانے میں جب عورت کا خاوند مر جاتا تو ایک گھوڑی میں گھس جاتے اور بڑی دہن پرانے گھسے گھسے کہہ کر وہیں لیتی نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ پہنکے کہ ایک سال پورا ہوتا پھر ایک جائز لایا جاتا کہ لایا بکری یا بڑا دوس کو بڑا بدن ہو ملتی کم ایسا ہوتا کہ وہ جائز زندہ ہوتا بلکہ کشت مر جاتا بعد اس کو ایک نیلنی دیکھتی وہ دوس کو پہنکے پھر حد تک باہر آتی اب جو چاہی خوشبو وغیرہ لگاتی تھی یعنی جاہلیت میں ایسے ایسے سخت تکلیفیں دہاتی تھیں یہ عادی بھی بھت تھی پھر جب کیونکر بر کرتیں تھیں۔ اب تو کوئی تکلیف نہیں ہی پیدا بھی بھت کم ہو گئی چار مہینوں دس دن سوگ کر دو جائز مر جاتا تھا اس لیے کہ بھت زور سی ملا جاتا ہو گا یا شیطا طین کا زینہ ہو گا اون گمراہ کر نیکیے لیتا کہ وہ جاہلین کہ ہمارے بلا اس زور کے سر پر ہی جیسی اب بھی بعض جاہلین کا بھی عقیدہ ہوتا ہی **باب فی اللہ عنہما تنقل خبر** عورت کا خاوند مر جاو وہ بھی حد تک اس گھر سے نہ اٹھو مگر زینہ بدنت کعب عجزۃ الزینہ بدنت مالک

بن سنان و صحیح لخت ابی سعید الخدری انہا اجادت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسالہ ان ترجع الی اہلہا فی بنہ حدیثۃ فازدوجہا خریم فطاب عبدلہ ابی قحطی اذا کانوا بطرف القدس ثم یحفظہ فقتموہ فالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجع الی اہلہ فانی لم یتزکمی فی مسکنی کہ لا نفقت قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قالت فخرجت حتی اذا کنت فی الحجۃ اونی المسجد دعانی واصر فی فرعیت لہ فقال کیف قلت فردت علی القصۃ التي ذکرک من شان زوجی قال فقال امکنی فی بیتک حتی یبلغ الکنا الجبلہ قالت فاعتدلت فیہ اربعۃ اشہر وعشر اقلت فلما کان عثمان بن عفان ارسل الی عن ذلک فاحبرتہ فاستبعد فقتل بہ ثم حمیرہ زینہ بنت کعب بن جحش کہ روایت ہو کہ زینہ مالک بن سنان کی بیٹی جو ابی سعید خدری کی بہن تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور

حضرت سید چہرہ لگی کہ کیا میں اپنے کنبی میں چلی جاؤں جو تب سید بنی ہندہ میں ہوا سید کو فرماؤ: اوسکا اپنی بہا کے ہوتو فلاسٹن
 دہو ٹھہرے نکلا ہتا فلاسٹن اسپکا دہو والا قدم میں (ایک جگہ کا نام ہو) فریجے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بہا کو کیر کر خاندہ
 تو سیر لڑا سید کو کسی مکان اپنے ذات کا نہیں چہرہ اور نہ نان و نفقہ ہی رہیں جس مکان میں رہی ہوں وہ مکان دوسرے کا ہو پری
 خاندہ کی ملک نہیں اور نہ روٹی کپڑا کچھ اپنے چہرہ اور توب میں عداۃ اپنی کیونکر اوس مکان میں رہ کر پوری کروں اس ضرورت
 میں اپنے کنبے کے لوگوں میں چلی جاؤں فریجے نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مان چلی جا اپنے کنبہ میں فریجے نے کہا
 کہ کھچہ میں ان سے نکھر سجد میں آئے یا حجرہ میں تو حضرت نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کیونکر تو نے بیان کیا میں نے پہرے سے قصہ
 اپنے شوہر کے ماری جائز کار اور مکان و نفقہ نہ چہرے کا) بیان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسی کھچہ میں رہ
 بیتک حدت پوری ہو فریجے نے کہا کھچہ میں نہ اوس مکان میں چارچھینہ دین پوری کئے جب عثمان بن عفان کی خلافت
 ہوئی انہوں نے میری پاس آکر بھیجا اور مجھ سے سوچا اس سید کو میں نے بیان کیا رہا حضرت م نے مجھ کو حکم کیا تھا حضرت عثمان
 نے اوس پری کی اور یہی حکم کیا **باب** من رای التحول جس نے نقل مکان درست کہا ہو **باب** من رای التحول

قالا اعطاء قال ابن عباس سمعت هذه الآية عند جاء اهلها فقامت حديث شامت وهو
 قول الله تعالى خراج قال اعطاء انشاء اعتد عند اهلها وسكنت فوصيتها وانشأت حديث
 لقول الله تعالى فان خرج فلا جناح عليك فيما غلظت قال اعطاء عند جاء الميراث فغسلت المسكينة تعتد حديث
 شامت ثم حمى عطائه کہا کہ ابن عباس نے کہا یہ آیت جو تھی والذین یزفون نسک ویزفون ازواج وصیتہ لادواہم
 متاعا الی الخ غیر خراج فرخ ہو گئی اب اختیار ہو عورت کو جہان چاہے عورت کرے۔ عطائی کہی کہا اگر چاہے اپنی خاندہ کے لوگوں
 پاس حدت کرے وصیت کو طہر میں چاہے نکلی جاوی۔ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فسلن۔ اگر نکل
 جاویں تو پھر کچھ گناہ نہیں ہے۔ عطائی کہی کہائیراث نے اسکو فرمایا کیا جیو کمال کا خرچہ دنیا منور ہو گیا ویسی ہی میں
 میں ہنا منور ہو گیا اب اختیار ہو جہان عورت کو منظور ہو وہاں حدت کرے **باب** فیما تجتنبہ العتلة

فعلت کما معتدہ حدت میں کن باتوں سے بچے **باب** عن ام عطیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحذر الراء فوق
 نارات الاعلی زوج فانها تحذر علیہ الربعة اشهر عشر اولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوبا عصب کا تکحل
 وہ انفس طیبہ الا انی طهرتها اذا طهرت من حیضها بنیذہ من قسطا واطفارا قال یعقوب مہرکان
 عصب کا مفسد و زاد یعقوب ولا تحت عصب ثم حمی ام عطیہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
 عورت کیسے کر مئی کہ بدترین ہے زیادہ اوسکو غم میں سوگ نکر کر عورت کو خاندہ کے منیکے بعد چارچھینہ اور دس دس کر گنا
 چاہے اور سوگ کی مدت میں نگین کسے باد پہن کر میں کا کپڑا سیاہا۔ اور نہ سرہ گادی اور نہ خوشبو کا دی کر جو کچھ میر
 پاک ہو تو درہم کو قسط اور اظفار لگا دی (دونوں خوشبو کا نام ہیں پری بودہ کر کہیو گئے) دوسری روایت میں

کثیرا نہ پہن کر دیا ہو یا یعقوب کی روایت میں ہر مہندی بھی لگا دو **عمر** عظیمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بظنا
 الحدیث ولیس فی تمام حدیثہا قال السمعی قال یزید ولا اعلمہ الا قال خنیہ ولا تختضب و زاد فیہ
 ہارون ولا تلیر نقیام صبیحا الا نقی عصب ترجمہ اس روایت میں وہی ہر مارون زیادہ کیا ہے نہ لگا
 نہ کثیرا مگر میں گائیہا **ف** مخطوط کثیرا جہین سفید اور زکین دونوں وضع کی داریاں ہوتی ہیں نام مالک کے نزدیک یہ
 کثیرا بھی نہ پہنا جائیے اگر بابیک ہوا نام احمد سے مختلف روایتیں ہیں شافعی کا عمل اسی حدیث پر **عمر** اس مسئلہ زوج النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال للتوفی عنہا زوجہا لا تلیر المعصر من الثیاب
 ولا المشقة ولا الحلی ولا تختضب ولا تکحل ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جس عورت کا خاوند مر جاوی وہ عورت نہ کنبہ کے رنگ کا کثیرا نہ زکرا کثیرا چھنے اور نہ زور چھن اور نہ ہاتھ پاؤں بالوز
 کو مٹھکے گا و سے اور نہ سر لگاوی **ف** کیونکہ یہ سب کام زینت اور بناؤ کے ہیں عدت میں النوحہ از کرنا ضرور
 ہی **عمر** ام حکیم بنت اسید عن امنا ان زوجہا توفی و کانت تشتکی عینہا فتکحل بالجلاء قال
 احمد ابو یحییٰ الجلاء فارسلت مولیٰ لہا الی ام سلمۃ فسالتهما عن کحل الجلاء فقالتا لا تکحل
 یہ الامس من لا بد منه یشدد علیک فتکحلین باللیل وقسمتہ بالیوم ہارثہ قالت عند ذلک ام سلمۃ
 دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین نقی فی ابوسلمۃ وقد جعلت علی عینی صبرا فقال اما هذا
 یا ام سلمۃ فقلت انما هو صبر یا رسول اللہ لیس فیہ طیب قال انہ یشب الوجہ فلا تفعلی الا باللیل و
 نزعیہ بالیوم ہارثہ ولا تفتشط بالطیب ولا بالحناء فاتہ خضای قالت قال لہ فی شیعۃ امتشطین رسول
 اللہ قال بالسد کا تغلین بہ رأسک ترجمہ ام حکیم بنت اسید کا بیان ہے روایت ہے کہ اوں کے خاوند بگڑا اور اوں کے
 آنکھیں درد کرتی تھیں تودہ آنکھ میں خیلا لگاتی تھیں رجاء ایک قسم کا سرمہ ہے انہوں نے اپنی نوذبی کو ام سلمہ سے کہا
 چونکہ کوکھ میرے لگا دین یا نہ انہوں نے کہا نہیں مگر بہت ضرورت ہو تو رات کو لگا دن کو پونچھ ڈال ام سلمہ نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس کے جوق ابوسلمہ لگاؤ۔ یعنی اوں کے خاوند جو حضرت سر پہ لگاتے اور اوس وقت میں
 اپنی آنکھ پر ایلوہ لگا یا تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا یہ کیا ہے۔ یہ تو عدت میں تو نہ یہ کیا لگایا ہے میں کہا کچھ نہیں کچھ ہلو
 ہے یا رسول اللہ اسمین تو خوش ہو نہیں ہو اپنے فرمایا یہ تو چھکے کو جو ان کر دیتا ہے اسکو سواری رات کو فکونہ لگایا کر اور اگر
 ہو کہ تو فکونہ لگا لگا کر اور خوش ہو یا ہندی لگا کر لنگھی لگیا کر کیونکہ وہ خضاب ہے میں کہا یا رسول اللہ کچھ میں اپنا سرمہ ہی ہوں
 آپ نے فرمایا میری کپڑی پہن کر یعنی میری لاپتہ پانی میں جوش کر کے دھو ڈال کر **باب** فعدۃ الحاصل عامۃ
 کی عدت کا بیان **عمر** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان باہکتب الی عمر بن عبد اللہ بن الارقم الرضی
 بامرہ ان یدخل علی سبیعت بنت الحارث الاسلامیۃ فیسألہا عن حدیثہا و عما قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ السلام حین استفتیہ فقلت عن عبد الله بن عبد الله بن عتبة بن جابر ان سبعة اخبرته انہا كانت
 تحت سعد بن خولة وهو من بني عامر بن لوی وهو من مشہد بدأ فتوفی عنہا فی حجة الوداع وهي حامل
 فانتزعت حملها بعد فاته فلما تلدت من نفاسها قحلات للخط فدخل علیہا ابوالسنا بل
 بنوعک رجل من بني عبد الدک فقال لہما مال الی الی منجاة لعلک ترجین الذکاج انک والله ما
 انت بنا کحی حتمی علیک اربعۃ اشہر وعشر اقال سبعة فلما قال لی ذلک جمعت علی ثانی حین امسیت
 فایت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فسالته عن ذلک فاذا فی بانی قد خالیت حین امسیت فایت
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فسالته عن ذلک فاذا فی بانی قد خالیت حین وضعت حملی وامر فی بالتزویج
 انہ لی قال ابن شہاب ولا یری یاسا ان تزوج حین وضعت وانک انت فیہا غیر انہ لا یقر بها
 تزوجا حتی تطلی ثم حمی عتید السد بن عبد السد بن عتبہ روایت ہوا ان کے باپ نے عمر بن عبد السد بن نفم
 زہری کو کہا تم جاؤ سبیۃ ملیس اور اس حدیث پوچھو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکر تباری تھی جب انہوں نے
 مسئلہ پوچھا تو آپ نے عمر بن عبد السد بن عتبہ کو جواب لکھا کہ سبیۃ نے مجھے بیان کیا میں سعد بن خولہ
 کو لگا حین تھی جو بنی عامر بن لوی میں سے تھیں اور جنگ بدر میں حاضر تھا پھر حجۃ الوداع میں انکا انتقال ہوا اور میں حاملہ
 تھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ میں جنی اس کو نہ کر کے بعد جب اپنے نفاس سے پاک ہوئی تو میں نے بنا دیا کیا پیام دیگر والوں کے
 واسطے میری یاس ابوالسنا بل بن عتبہ کے پاس آئی شخص تھا بنی عبد الدار میں سے آیا اور بولا کیا وجہ ہے جو تم نے بنا دیا میری شایہ
 بھینس یہ بھو نکاح کی قسم خدا کی قسم نکاح نہیں کر سکتیں جب تک چار مہینہ دس دن نہ گزریں سبیۃ نے کہا جس نے سنا
 تو پوچھ کر شام کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپس آئی اور آپ نے بیان کیا آپ نے فرمایا تو حال ہو گئی جس نے
 رینو نکاح تجھ درست ہو گیا اور حکم کیا مجھ کو نکاح کر لینا اگر میں چاہوں ابن شہاب نے کہا مجھ کو کچھ قباحت معلوم نہیں ہوتی
 اگر عورت جنبتی ہی نکاح کرے مگر یہ ضرور ہے کہ خدا و ملاوس صحت نکرو جب تک نفاس سے پاک نہ ہو **فت** پہلے یہ حدیث
 ادتری قمی والذین تیوفون سکم ویذرون انذا تجا تیرضن بالنفسن اربعۃ اشہر وعشر ایت سورہ بقرہ میں ہے یعنی جو لوگ
 مرد جاویں اور بی بیان چھوڑ جاویں تو وہ پھر تین روک رکھیں چار مہینہ دس دن تاکہ اس میں حاملہ اور غیر حاملہ سب داخل ہوں
 پھر سورہ طلاق میں یہ حدیث ادتری واولات الاحمال علیہن ان یضعن حملن یعنی حمل والی عورتیں انکی عدت یہ ہے کہ حمل سے
 جنسین تو حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل مقرر ہوئی نہ چار مہینہ دس دن البتہ غیر حاملہ کو چار مہینہ دس دن عدت پہلی آیت
 ملو فی باقی ہی کتب علماء کا بھی مہرب ہو اور بعض علماء کا یہ قول ہے کہ توجہ تعارض دونوں آیتوں کو دو نو عورتوں میں سے جو دو
 ہو عورت اسکو اختیار کرے **عن** عبد الله قال من نكح امرأة لا عنقه لا تلک سوا النساء الا قص بعد الاربعۃ لا نظر
 ثم حمی عبد السد بن سعد روایت ہے کہ تہمتی جو یا ہے مجھے یحسان کر کر چہولی سورہ فسا میں سورہ طلاق اربعۃ اشہر وعشر اگر بعد از

تو اس کی خبر ہوگی) **باب** فی عقدہ اول ولد ام ولد کی عدت کا بیان حضرت عمر بن العاص قال لا تلبسوا
 علیہا سنتہ قال ابن قیم سنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ المتوفی عنہا اربعۃ اشھر وعشر اعیان
 الولد اگرچہ عمر بن العاص سے روایت ہو کہ اس سے سنت مت پہنچاؤ اس میں شریعت نے کہا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
 سنت پیروی کر جب زکوٰۃ والی باندی کا خاوند مر جائے تو عدت اس کی سدن اور چار مہینے کی ہے کیونکہ وہ آزاد ہو جاتی ہے
 اپنے خاوند کے موت کے بعد **باب** المبتدئۃ لا یرجع الیکھا زوجھا حتی تنکح زوجہ غیرہا ین طلاق جس عورت کو جو براءین
 وہ بہر اپنی خاوند سے مل نہیں سکتی بغیر دو گھر سے نکاح کرے وہی صحیح عائشہ قالت یٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم عن رجل طلق امرأته فتروجت زوجا غیرہ فدخل بها ثم طلقھا قبل ان یؤاخذھما القتل الزوجھا
 الاول قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تلحق الاول حتی تدفوق عسيلة الاخر ویدفوق عسيلة
 اگرچہ حضرت عائشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ عسيلة بوجہ کیا ایک شخص نے اپنے عہد کو تین طلاق دی اور اس
 عورت کو دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر لیا وہ اس میں گناہ لیکن اس شخص نے جہاد کر لیا پہلے اس عورت کو طلاق دینا تو کیا
 وہ عورت اپنے گناہ کی خاوند کے لیے درست ہو جاوے گی کہا عائشہ فی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے خاوند پر وہ عورت
 حلال نہ ہوگی جب تک کہ دوسرا خاوند اس عورت سے لذت جماع کی حاصل نہ ہو ورنہ یہ صرف نکاح ہو حلال نہ ہوگا جب تک
 جماع نہ ہوگا کہ کثرت نکاح بھی قول ہو **باب** فقطع الزنا نہایت بڑا گناہ ہے حضرت عبد اللہ قال قلت یا رسول
 اللہ ای الذنب اعظم قال ان یجعل لہ ندا وهو خلقک قال فقلت ثم ای قال ان تقتل ولدک مخافۃ
 ان یاکل معک قال قلت ثم ای قال ان ترینی حلیۃ جارك قال وانزل اللہ فی تصدیق قول النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم والذین لا یدعون مع اللہ الا انھما اخر ولا یقتلون النفس التي حرم اللہ الا بالحق والذین نزلت الایۃ ثم
 عبد اللہ سے روایت ہو مئی پوچھا یا رسول اللہ نہایت بڑا گناہ کونسا ہے اپنے فرمایا بھت بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اس کے ساتھ کسی کو
 شریک کر کے حالانکہ تجھ کو اللہ پیدا کیا ہے پہر ہمیں اپنے خالق کے برابر کیا کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا میں نے کہا پھر کون سا گناہ آپ
 نے فرمایا اپنے بچے کو مار ڈالنا اس سے کہ کہلانا پڑ گیا میں نے کہا پہر کونسا گناہ اپنے فرمایا نہ کرنا اپنے ہمساہ کی بی بی کو رادہ
 نے کہا پہر جو اپنے فرمایا اسی کی تصدیق میں یہ آیت اترتی والذین لا یدعون الایۃ جو لوگ اللہ کے سوا کسی دوسرے خدا کو
 نہیں پکارتے قتل کر دین محرم نفس کو ناحق نہ مار کر دین آخر آیت تک حضرت جابر بن عبد اللہ یہ قول جلدت صیكۃ
 لبعض لا نصار فقال ان سیک یکل حتی علی البغاء قتل فی ذلک ولا تلکھوا فتیاتکم علی البغاء ثم
 جابر بن عبد اللہ روایت ہو سیکہ کو بڑی تھی کسی انصاری کی وہ اسی اور بولی میرا مولیٰ زبردستی مجھ کو تھپاتا ہے نہ مارا اور خیر نما
 تب یہ آیت اترتی ولا تکرہن فیما تم علم البغاء ان اردن تھنا الایۃ عن معمر بن ابیہ ومن یرکبھن فان اللہ بعد
 اکلھن ترغفو رحیم قال سعید بن ابی الحسن غفر لک کھات کریمہ پھر جو اپنے فرمایا جو ان پر برد

کہ یہی تو مسلمانوں کے دیرپائی کے بعد پیشینہ ہو ہی ہو چکا ہو گا تو زمینوں کو کیونکہ انہوں نے اپنی ملکوں کو میرے زنا کر دیا وہ تو
اختیار میں نہیں مگر مالک قیامت کے دن پھر جو جائیداد کو سزا ہوگی

کتاب الصوم

کتاب روزے کی

باب مبدیٰ فی فضل الصیام روزہ کی پختہ فرض ہو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ فیہ لکب علیک الصیام کا لکھنے والے اللہ
منہ جلد کہ وہاں انسان علی عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلا العقیقۃ حرّم علیہم الطعام فالشرب والنساء وصالہ
الی القابلۃ فاختار رجل نفسه فجامع امراته وقد صلی العشاء ولم یفطر فاراد اللہ عز وجل الی صلی اللہ علیہ وسلم
وخصمته ومنعتہ فقال سبحانہ علم اللہ انکم کنتم تخافون انفسکم وكان هذا مما نفع اللہ بہ الناس وخصم لیس
آخر محمد بن عباسؓ کہما اللہ جل جلالہ فرمایا ہوا یا بنی النوفس کیا گیا تم پر روزہ جس پر فرض کیا گیا اور لوگوں پر جو قسم سے پہلے تھے تو
لوگ انحضرتؐ کو زمانی میں جب نہ پڑھ چکے عشا کی حرام ہو جاتا اور پرکھنا یا بیجا جماع کرنا عورتوں سے دوسرے شب تک ان شخص سے جو
کی تو اس نے حرام کیا اپنی عورت سے حالانکہ عشا کے نماز پڑھ چکا تھا لیکن روزہ افطار نہیں کیا تھا تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اتری
جاءکم لوگون پر آسانی ہو اور رخصت ہو اور فائدہ ہو تو فرمایا علم اللہ انکم کنتم تخافون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فان ما شرکتم
یعنی جو جان لیا اللہ تمہاری دون کی چوری کو بخش دیتا کر دیا قصور تمہارا اور درگزر کی تم سے اب جماع کرنا عورتوں سے اور کہا تو سوچتے تھے
سیدہ زہری سیاہ دھڑی سے تم کو کچھ لجاوای یعنی فجر ہو جاوے عشاء الی اللہ قال کان الرجل اذا صام فنام لم یأکل الا من لہ واما صومہ
بن قیس الانصاری اقی امراته وكان صاماً فقال عندک شیء قالت لا لعلی اذہب فطلبت فزہدت علیہ
عینہ فجاءت فقال لخصیبة لک فلم ینتصرت التمار حتی غشی علیہ وکان یعمل مویہ فارصدہ فذكر ذلك للنبی
صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت احل لک لیلۃ الصیام الوقت انما انکم قرأ الی قولہ من الفجر ثم حمیہ را بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ
جب کوئی سو جاتا (غزو لیتا ہے) بعد تو پھر دس گویا ہا دست نہ ہوتا دوسری روزہ کے افطار تک کیا رصرہ بن قیس انصاریؓ کی
عورت پس آئی اور روزہ کو ختم ہی پوچھا تیرے پاس کچھ کہانی کو ہے وہ بولی انھیں مگر میں جاتی ہوں کچھ دہنڈا ہر لاتی ہوں وہ
اور انکی انھوں میں فیند بہر گئی پھر سو گئی جب ائی تو کہنے لگی محروم ہوا تو رکھنا ہے (پھر دو سو دن دیکھ نہیں ہوئی تھی
کہ ان کو غش آگیا دیہوک کی شدت سے پہلو دن کے پہلو کہ تیسے پہر دوسرا دن بھی یوں ہی گذرا حالانکہ دن بھر سخت کرتے تھے انحضرتؐ
سے اسکا ذکر ہوا اس وقت یہ آیت اتری حلال ہوا تمہاری لیس راتوں کو جماع کرنا اپنی عورتوں سے **باب** نسخ قولہ وعلی
الذین یطیقونہ فدیۃ یطیقونہ کا نسخ ہوا **مسئلہ** نہ الا کوم لما نزلت هذه الاية وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ یطیقونہ
فکین ان من اراد هذا ان یفطر ویفعل فیصل حتی نزلت الاية التي بعد ما فسختها ثم حمیہ سلم بن الکراع سے روایت ہے
پھر جب یہ آیت اتری علی الذین یطیقونہ الاية یعنی جو لوگ طاقت رکھیں ہر روز کی رگڑا لیں ان کو فدیہ دیدیں ایک سکین کا کہنا تھا

پہرچہ میں جو جنگا جی چاہتا روزہ نہ کرتا اور فریاد کیا کہ میں نے بعد کی آیت اور ہی نہیں شہد بک الشہر فلیصہ (اور کچھ
انتہا جو ہوتا تھا نسخہ ہو گیا روزہ رکھتا تھا) **عن ابن عباس** علیہ السلام الذین یطیعونہ فدیۃ طعام مسکین وکان
شہادۃ ہم ان یقتدوا بطعام مسکین افتتاک وتہلہ صوفقال فریطوع خیرا فہو خیر لہ وان تصوموا
خیر لکم وقال فریطع لکم الشہر فلیصہ وکان من یضامو علی سفر فدیۃ من ایام الخیر رحمہ علیہ
برج عباس سے روایت ہے علی الذین یطیعونہ فدیۃ طعام مسکین جب یہ آیت اور ہی تو جنگا جو چاہتا ایک مسکین کو کہا نا فدیہ دینا
اور روزہ لیا تو اب لیتا اگر کچھ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو شخص نیکی میں رغبت کر لیا تو بہتر ہے اس کو پوری روزہ رکھنا بہتر ہے تمہاری جو
پھر فرمایا فریطع لکم الشہر فلیصہ جو شخص تم میں سے ماہ رمضان پاؤ تو دس مہینہ ضرور روزہ رکھو اب فدیہ جاننا رہا البتہ لایضام
مسافر کو یہ رخصت باقی ہے اس کو بچا دینا کان رمضان علی سفر فدیۃ من ایام الخیر جو بارہویا مسافر ہو تو اور دنوں میں کچھ
لے لیا **عن ابن عباس** علیہ السلام الذین یطیعونہ فدیۃ طعام مسکین وکان من یضامو علی سفر فدیۃ من ایام الخیر رحمہ علیہ
انبتت الحبل والمرح ابن عباس نے کہا یہ آیت باقی ہے حالہ اور بڑی کو حق میں جس سے روزہ نہ رکھا جاوے یا روزہ کہنا ضروری
عن ابن عباس علیہ السلام الذین یطیعونہ فدیۃ طعام مسکین قال کان من یضامو علی سفر فدیۃ من ایام الخیر رحمہ علیہ
یطیقان الصیام ان یفطر او یطعم امرک اکل ابو مسکینا والحبل والمرح ابن عباس نے کہا یہ آیت باقی ہے حالہ اور بڑی کو حق میں جس سے روزہ نہ رکھا جاوے یا روزہ کہنا ضروری
روایت ہے علی الذین یطیعونہ فدیۃ طعام مسکین ابھی رخصت تھی بوڑھو مرد اور عورت کو لے کر جو جاقت کہتے تھے روزہ کی اور کہتے تھے
کہ روزہ چاہیں تو نہ رکھیں اور ہر روز کے بدلے ایک دن مسکین کو کھانا کھلا دینا اس طرح اگر جاہل عورت ہو یا دودھ پالنے والی بچہ کو نقصان
کا خوف کریں تو روزہ کہیں نہیں چاہیے **باب الشہر بکون تسعاً وعشرین** کبھی چھ دن اور تیس دن کا ہوتا ہے **عن ابن عباس** علیہ السلام
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا امرت بامیۃ لا اذکت ولا تحسب الشہر ہکذا وھکذا وھکذا او خشتین
اصبغۃ الثلاثۃ یعنی تسعاً وعشرین وثلاثین رحمہ علیہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہم کو تین رنگوں پر
میں صابن نہیں جانتے مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا تین دفعہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے بتایا تو میں نے کہیں اسے اور کیا تیرے
دفعہ میں ایک انگلی بند کر لی یعنی کبھی تیس دن کا بھی ہوتا ہے **عن ابن عباس** علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر
وعشرون فلا تصوموا حتی تروہ ولا تقطروا حتی تروہ فارفعہ علیک فاقول والہ قال کان ابن عمر اذا کان
شعبان تسعاً وعشرین نظر لہ فان رآی فذاک وازلیہ والیوجل دوزخ نظر لہ سبحان وقتہ اصبح صلیاً
قال کان ابن عمر یطعم مع الناس لایأخذ بحد الحساب رحمہ علیہ ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی مہینہ
اتیس روزہ ہوتا ہے تو روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھو اور روزہ موقوف نہ ہو جب تک چاند نہ دیکھو پس اگر پہنچے تو شمار کر دو
یہ تیس دن چوبیس کر دو جب اگر ہو تو رمضان کے چاند کو بطور ایک گواہ عادل یاد گواہ کافی میں اور سوال کے چاند کو بطور دو گواہ
میں یہ اوصافہ اور شافعی کا قول ہے اور امام احمد اور مالک کے نزدیک رمضان کے چاند کو بطور بھی دو گواہ ضرور میں **باب** راوی

باب من قال فان تم حلیه فصوموا ثلاثین اگر شوال کی اونیسویں کو ایسے تو تیس روز رکھے **عمر بن الخطاب**
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدره ولا الشهر بصيام يوم ولا يومين الا ان يكون يصومكم
 لا تصوموا حتى تروا شهصوا حتى تروا فان حال و نه غمامة فاموا العدة ثلاثين من اخطوا والشهر
 تسع عشر من ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا استقبال نہ کرو اور اس سے پہلے
 ایک یا دو روز رکھ کر مگر جب اندون کسی قوم میں سرور نہ رکھا کرتا ہو اور بعض عادت کو ملوث اگر اتفاق ہو دہی ان جاوہر تو
 روزہ رکھنا مسافیقہ نہیں اور روزہ مت کہو جب تک چاند نہ دیکھو پھر روزہ رکھی جاو جب تک شوال کا چاند نہ دیکھو اگر
 او س دن اگر آج او تیس روزہ پور کر لو پھر افطار کر لو اور مہینہ کبھی اونیسویں روزہ کا بھی ہو کرتا ہے **باب فی التثقیق**
 رمضان کا استقبال کرنا **عمر بن الخطاب** بن حصین ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الرجل عمل صمت من صدر
 شعبان شیعنا قال لا قال فاذا اخطرت فصم يوم ما وقال الحدیث کہ یومین ترجمہ عمر بن حصین سے روایت ہے
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کیا تو فی شعبان کے اخیر میں روزہ رکھو وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا جب
 کہ روزہ ہو چکیں تو ایک روزہ اور رکھنا یا دو اور رکھ (بجی حکم استیجاب ہو نہ وجوباً) **عمر بن الخطاب** اذاکا زهر الغيرة برفو قال قام
 معاوية والناس يدبر من حصل ان على باب جمهر فقال يا ايها الناس ان قد راينا الهلال يوم كذا وكذا
 انما تقدم بالصيام فليحب ان يفعله فليفعله قال فقام اليه مالک بن عبيد بن النضر فقال يا امية
 انتم سمعتم من رسول الله صلى الله عليه وسلم انتم سمعتم من رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يقول صوموا الشهر وسر ترجمہ مغیرہ بن فزہ سے روایت ہے معاویہ لوگوں میں کہتے ہو کہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حمص سے اور کہا ای لوگو تم نے چاند فلان دن دیکھا ہے تم تو پچھلے سے روزہ رکھیں گے جو شخص چاہے وہ بھی کھو مالک بن
 عیسہ نے کہا یا معاویہ یہ تم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو یا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
 فرمائی تھی روزہ رکھو شروع رمضان میں اور آخر شعبان میں **ف** سے منہ آخر میں باعتبار کے گروہ اوڈو اوڈو اور
 اور حید بن عبد الغزی سے نقل کیا وہ کہتے تھے سرور اور شروع کو کہتے ہیں اس صورت میں معاویہ کا مطلب یہ ہے کہ تم اس
 ہو سکتا ہو راویہ جو رمضان کے روزہ میں کہا اور اس کے آخر میں بھی روزہ رکھو غرض کہ وہ شروع میں رکھو یا شعبان کو شروع میں رکھو
باب اذا راى الهلال في بلد قبل الاخرين ببلدة اگر ایک شہر میں دوسرے شہر سے ایک دن پہلے چاند دکھائی دے تو
عمر بن الخطاب ان الفضل ابنة الحارث بعثته بالصيام قال فقد صمت بالشام فقصدت حاجتها
 فاستعمل رمضان وانا بالشام فرأيت الهلال ليلة الجمعة فمعت في وقت المدينة في آخر الشهر فساخى ابن عباس
 ثم ذكر الهلال فقال امي رأيت الهلال قبل رايته ليلة الجمعة قال انت رايته قلت نعم وراى الناس
 صاموا صام معاوية قال كئنا راينا ليلة السبت فلا نزال نضومه حتى نكمل ثلاثين او ثراة فقلت افلا

تکتفی برویہ معاویہ وصیامہ قال لا حکذا عننا رسول اللہ علیہ السلام کہ روایت ہے کہ اس
سنت الحارث بن ابی ربیع شام میں معاویہ سے کہیں کہ میں نے پوچھا اور ام الفضل کا نام پورا کیا پھر صفوان کا چاند
اور میں میں تھا تو ہم نے چاند جمع کی رات کو شام میں کیا تھا جب میں نے رمضان کو اخیر میں میں آیا تو ابن عباس نے مجھ سے
کہہ دیا اور کہا تم نے کب چاند دیکھا میں نے کہا ہم نے جمع کی رات کو دیکھا ابن عباس نے کہا تم نے اپنی آنکھ سے دیکھا میں نے
کہا ان میں نے دیکھا اور لوگوں نے بھی دیکھا اور سب نے روز رکھے معاویہ رضی اللہ عنہ بھی روز رکھا ابن عباس نے کہا میں نے تو اس
کو ہفتہ کی رات کو دیکھا ہم اسی دن روزہ رکھے میں اور کہی جائیں گے جب تک تیس روز پوری ہوں یا شوال کا چاند نہ دکھائے
دیو میں نے کہا تم معاویہ کی رویت پر اور ان کو روزی اہل بیت بارہنیں کہہ سکتے انہوں نے کہا نہیں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایسا ہی حکم کیا (رویت پر عمل کرنا) **باب** کہ اھیہ صوم الشاک یوم الشاک کو روزہ مکروہ ہے
صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا عند عمار فی الیوم الذی یشتد فیہ فاقبشا فقلنا بعض القوم فقال عمار صام هذا الیوم
فقہی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم مرحمہ روایت ہے کہ عامر کہ اس شخص کو ایک بار کی گوشت آیا بعض
لوگوں نے کہا ہمارے پرینہ کیا عمار نے کہا جس نے اس روزہ رکھا اوس نے افرائی کی ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب** میں
یصل شعبان رمضان جو شخص شعبان میں روزہ رکھا رمضان کو ملا **باب** ابو ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا تقدر صوم رمضان نبیوم ولا یومین الا ان یکون صوماً بصبوبہ رجل فلیصم ذلک الصوم **باب** مرحمہ ابو ہریرہ
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے رمضان کو ان کی ایک روزہ یا دو روزی نہ کھو لیکن جب کو عادت روزہ
رکھنے کی وہ روزہ رکھ لے اور جو شخص پہلے سے نفل روزہ رکھنے کی عادت رکھتا ہو شوال پر حجیرات کو دن روزہ رکھتا ہو اور اتفاقاً
پہلے رمضان کو وحی من واقع ہو تو اوس کو نہم فہین اور جب کو عادت نہ ہو تو وہ نہ کھو **باب** عن قتادہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لیکن یہ صوم من السنۃ شہراً تا ما لا اشعبان یصلہ بمرضاۃ مرحمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رمضان کے کسی مہینہ پوری مہینہ ہر روز کو نہ کہتے البتہ شعبان بکھرتے رمضان سے ملا دیتی **باب** کہ اھیہ صوم الشاک یوم الشاک کو روزہ مکروہ ہے
ما مذکور ہے **باب** عن عبد الغزیز بن محمد قد قال قد سمعت ابا جعفر العلاء فاقبذہ فاقابہ فہ قال
اللہ ان هذا لحدیث عن ابیہ عن ابیہ ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتصف شعبان
فلا تقصروا فقال العلاء اللہ ان ابی حدثنی عن ابیہ ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ عمار بن ابی ربیع
نے کہا کہ تو عمار کہ اس کو اور پوچھا پوچھا کہ کیا بعد اوسکی کھای پر دو گنا رحمت بیان کرتا ہے اپنی بات اس کو ابو ہریرہ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ان کا گنہگار تو پھر روزی نہ کہو جب تک رمضان نہ آوی (عمار نے کہا ای
پر دو گنا شیک بڑھانے ابو ہریرہ یہ حدیث نقل کی انہوں نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** شہ
مرجلان علی رؤیہ ہلال شوال وادی گویا میں شوال کے چاند دیکھنے کی تو صحیح ہے **باب** عن حسین بن الحسن الخدلی

باب وقت السحری کہانی کا وقت حضرت بنی جناد بخطبہ ہو قبول قال رسول اللہ

عبيد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنع أحدكم أدان ببلال من سجدة فانه يؤذنت

او قال ينادى ليرج قائمكم ونبيه نائمكم وليس الفخر ان يقول هكذا قال مسدد وجميعهم يفتيد

حتى يقول هكذا وصلى باصبعيه ^{اليمين} اثنتين ثم حمله ابن مسعود في رواية في رسول الله صلى الله عليه وسلم في

فرمایا کہ نہ رو کے کیسے نکال کے اوان اس کو سحر کی کہانی سنو اس طرح کہ بلال ان میں سے ہے یا راوی نے کہا یا اب دیتا ہی رات کو

تاکہ تم میں سے جو کفار تجھ پر مشابہ ہو وہ آرام کر لے اور جو ستمناہ ہو وہ نماز اور حج کہہ کر اپنی سیر حاصل کرے اور نبی کا وقت وہ نہیں

جو اس طرح اشارہ کر رہی اور بعض اس حدیث کو راسخی اپنے دونوں ہتھیلیاں لگا کر اونچا کر کے دکھایا یعنی جو بنو اور اونچو روئے مفل

ہوئی جو اس کا نام صبیحہ نبین حضرت فرمایا جب تک اس طرح نہ اشارہ کری اور حضرت فی انہو کلہ کے دو انگلیوں کو ملا کر چھپاتا

وہابی اور بائیں یعنی صیغہ ہر جسکی روشنی چوڑی ہر عطر طاق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلووا واشربوا

ایہدینکمر الشاخی المصنف فکلو واشربوا حتی یترکواکم الامم ترکہ طلق سے روایت ہو فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: "اور پوچھتے رہو، تم کو کہانی اور پیر سے روشنی جو چشمہ مٹی چلی آتی ہو، صبح کا زہر"

بلکہ کہا اور یہی وجہ ہے سرخ فرنگی کے رشتہ منہدی میں سرخی اور سیاہی کا اچھوٹا طرح روشنی ہے یہ جادو کا عنصر ہے

يُرْحَمُ قَالِ الْمَلَأْتُ هَذِهِ الْإِيَّةَ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكَ الْخِيَطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخِيَطِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخَذْتُ عَقَابًا

ايضا وعقلا الاسود فوضعتهم تحت سادتي فنهظرت فلم اتيين فزكرت ذلك لرسول الله صلى

الله عليه وسلم ففعلوا فقال ارسادك اذ المرير طوبى لهما هو الليل والنهار قال عثمان انما هو سواد

الذیل و بیاض النصار در ترجمہ ہدی بن حاتم سے روایت ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت اُتری کہ رمضان مین کہا یا پاکیزہ ہو

کے بغیر دورِ سیماہ دور سے نمودار ہو تو معجزانہ باندھن کی ہے ایک سیماہ دوسرے بغیر نہ بن سکتی کہی کہی پھر آخرات

میں مینی اوسکو کچھ ایسا بچھڑا کر دیا کہ اس نے صبح کو مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تب آپ نے ہنس کر فرمایا تیرا
 کچھ بھٹ لبا چڑا ہر یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب یہاں اور سفید و دروہی رات کے سیاہی اور دن کی سفیدی سے
 تیرا کچھ بھٹ چوڑا لبا ہر جب نورات کے اور کچھ ڈور ہو اوسکوئی آگے بھڑاپنے ہنسے ہو فرمایا **یا ابی الجہل**
 یسمع النداء والا فادع عابداً کوئی شخص فجر کی اذان سنے اور کہانا اوسکو سنا ہی ہو **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع احدکم النداء والا فادع عابداً فلا یضربہ حتی یقضى حاجتہ منہ ثم یجہد
 ابھیر کہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اذان کو غیور صبح کی اور باس اوسکے تہہ میں
 یعنی کچھ کہانی پینے کا راوہ رکھتا ہو تو جب تک اپنی حاجت روا نہ کر لیں اور اس برتن کو نہ رکھو **شاید مراد اذان سے**
 وہ اذان ہو جو قبل طلوع فجر کے بلال دیکرتی تھی۔ مگر اس وقت میں برتن ہاتھ میں ہونے کے قید کیا ضروری پس مطلب یہ ہوگا
 کہ اگر اذان فجر کی ہو جاوے لیکن کہانا منے ہو تو کچھ لیں تو تاکہ تکلیف نہ لایطابق **شاید مراد یا ابی وقت فطر الصائم**
 روزہ کو وقت افطار کری **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الیل من رمضان وذهب النجم صبح نما
 نہ نہ مسد و غایت الشمس فقد افطر الصائم ثم جہد حضرت عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
 پورب کی طرف رات کی سیاہی آوی اور جاوے دن چمکے کو اور ڈوبے سوچے تو روزہ دار روزہ کہو **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ
 یقول من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو صائم فلما غابت الشمس قال یا بلال انزل فاجعل لنا
 قال یا رسول اللہ لو مسیت قال انزل فاجدح لنا قال یا رسول اللہ انزل فاجعل لنا
 لنا فنزل فجرح فشراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخر قال اذا ریم الیل فدا قبل من صرعنا فقد افطر
 انما انما و انما بار صبح قبل الشروق ثم جہد **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ اور وہ روزہ دار تھو جو صبح کے سوچے ڈوب گیا تو اپنے فرمایا اور بلال اور کر سہار ہو واسطی ستو گول بلال نے کہا یا رسول اللہ کاش
 کہ آپ شام کے تھے نہ شام ہو جانی دیتو اپنے فرمایا اور کر سہار ہو واسطی ستو گول بلال نے کہا یا رسول اللہ آپ کے اوپر تو دن ہو یعنی
 آپ روزہ ہیں اور دن ابھی باقی ہو حضرت نے فرمایا اور سہار ہو واسطی ستو گول پھر وہ اوڑھا اور ستو گول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اللہ علیہ وسلم نے ستو پیا پھر فرمایا جو صبح تم کو کہو کہ رات آج سے آوی یعنی سیاہی پورے منور ہو تو روزہ دار کے روزہ ہونے
 کا وقت **یافط** راوی سے روایت ہو کہ ہم رمضان میں حضرت کو ساتھ تھے فرمیں تھو جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بھٹ جلد روزہ کہتے تھے کہ بعض لوگوں کو شب بڑھتا تھا کہ شاید ابھی باقی ہے اور شام
 ہوا کہ جب آفتاب غروب ہو اور پورب کی طرف سیاہی چھپی ہوئی وقت ہو روزہ کہو لیکر یہ ضرور نہیں کہ ہر کوئی نکل آوین اور جو پورب
 ہو جاوے یا ابی **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع احدکم النداء والا فادع عابداً
 و سلم قال لا یزال الدین ظاہراً ما عجل التمام الفطر لان البصوح والنصارۃ یؤخرون ثم جہد **ابھیر کہ** روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ میں غالب رہنا جب تک لوگ روزہ جلدی کہو لا کر سینگے کیونکہ یہ روزہ اولیٰ شہادہ روزہ
کہو نہ میں دیر کیا کرتے ہیں **ف** سورج ڈوب کر ہی اول وقت روزہ کہو لا کر سینگے اور سبب قیام میں دیر ہے کہ حضرت کی
سنت ہو اور دیر کرنا یہود اور نصاریٰ کے عادت ہو بعضی ناواقف جہالت اور شیعوں کی صحبت کی سبب دیر کرتی ہیں
یہ کہ وہ ہر عذر پر عذبتہ قال مثل علی عائشہ رضی اللہ عنہا انا وصرف قلنا یا ام المؤمنین جلالہ
احباب مدد جہلی اللہ علیہ وسلم احدیما یجعل الافطار ویجعل الصلوۃ والاخریٰ یؤخر الافطار ویؤخر
الصلوۃ قال یتھما یجعل الافطار ویجعل الصلوۃ قلنا عبد اللہ قالت کذلک کان یصنع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ سے روایت ہے کہ مسروق اور میں حضرت عائشہ پائے گئے اور ہم نے کہا اے مومنوں کی
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص سے ہیں کہ ایک اون میں سے روزہ جلدی افطار کرتا ہو اور دوسری
جلدی پڑھتا ہو۔ یعنی اول وقت اور دوسرا روزہ دیر سے کہو تا ہی اور نماز دیر کر پڑھتا ہی حضرت عائشہ نے کہا جو جلدی افطار
کرتا ہی اور نماز جلدی پڑھتا ہی وہ کون ہو ہم نے کہا عبد اللہ مسعود حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح
کیا کرتی تھو **ف** عبد اللہ بن مسعود پر عالم اور فقیہ تھے اور بخون سنت پر عمل کیا اور ابوبکر بھی ثمر صحابی تھو اور ہونج
جواز پر عمل کیا یا اذ کو کچھ غذر ہو گا اور یا شام کی بھی کبھی کرتے ہوں **گ** **باب** ما یفطر علیہ کس چیز پر روزہ افطار کرے
مسلمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم صائماً فلیفطر علی التمر فان لم
یجد التمر فلیلہ فان لم یجد لہ فلیطعم تمر حمہ سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
میں سے کوئی روزہ دار ہو کہ کچھ روزہ کہو اور جو کچھ فرسے تو پانی نہ افطار کر لی کیونکہ پانی پاک مگر نہ لایا ہی **ف**
یہ امر استحباً کے لیے فرمایا نہ وجوب کے واسطے اور چیزوں پر بھی روزہ کہو تا درست ہو **باب** القول عند الافطار
افطار کی وقت کیا ہی **ح** ابن سالم الملقع رأیت ابن عمر یقف علی لحینہ فیقطع ما زاد علی الکف قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال فھب الظماء واتلبت العروق وثبت لاجزائہ اللہ ترجمہ
ابن سالم الملقع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہنی دیکھا کہ اپنی ڈاڑھی ٹھنی میں پھر کچھ جو زیادہ نہوتی اور سکو تہیے اور کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتی تو فرماتے پیاں گئے اور گین تر و تازہ ہو گین اور ثواب ثابت ہو اگر اللہ تعالیٰ نے
چاہا **ف** یعنی اگر خدا نے روزہ قبول کیا تو ثواب ثابت ہو گیا **ح** معاذ بن زھرة انہ بلغہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان اذا افطر قال اللھم ک صحت علی ما ذقت افطرت ترجمہ معاذ بن ہرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی تو فرماتی اے اللہ تیری ہی چیز میں روزہ رکھا اور تیری ہی چیز میں پھر افطار کیا **ف** ابن ملک
نے کہا کہ حضرت یحییٰ و حایہ افطار کر پڑھتے تھے اور بعد تک صحت کے جو لوگوں نے وہ ایک سنت علیک تو کثرت زیادہ کر لیا ہے
اس کے چاروں پہنیں اگرچہ سنی صحیح ہیں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ افطار کر نزدیک روزہ دار کیو بطور ایک دعا ہی کہ بخیر ہو

کیجاتی اور کچھ بھی وارد ہو ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تھے یا رسول اللہ! افضل اغفر لی اور بھیجی ہے اللہ تعالیٰ نے
 احسانی نعمت و رزقی فافطرت **باب** الضحیٰ غروب الشمس الاقرب ڈوبنے سے پہلے روزہ کہوں کہ صبح اس عباد
 بنت ابی بکر قالت افطرنا یومنا فی رمضان فی غیرہ من سئل عنہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ طلعت الشمس
 قال اجواساہ قلت طہشام امروا بالقضاء قال بد من ذلک ثم رحمہ اسماء بنت ابی بکر روایت ہے کہ رمضان
 میں ایک دن ہوا افطار کیا بدلی اور بر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت میں پھر سورج نکل آیا ابواسامہ نے کہا میں نے
 ہشام سے کہا پھر قضا کا حکم نہ ہوگا انہوں نے قضا تو ضرور ہی **باب** فی الوصال تہ کے روزوں کا بیان صحیح ابن عمر
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عن الوصال قالوا فانک توصل فی ما رسول اللہ قال انی لست کھیتکم
 انی اطعمکم واسقی ثم رحمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہ کے روزہ کہنے سے منع کیا لیکن روزہ
 یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اوقات کو بھی نہ مانا صحابہ نے حضرت سے پوچھا کہ آپ جو تہ کا روزہ رکھتے ہیں اس کا کیا سبب ہے آپ نے
 فرمایا کہ مقررین تمہاری طرح نہیں ہوں مجھ کو دن میں کھانا پانی نہ تھا ہر دینچہ طرح آدمی کو کھانے پینے کی طاقت ہوتی ہے مجھ کو
 بدون اس کی غذا طاقت دیدیتا ہی یا سچ میرا خدا حضرت کو کھانا کھلاتا تو میرے حضرت ہی کو خاص تھا دوسرے کیلئے روزہ رکھنے کو
 منع فرمایا **صحیح ابن سعید الحدیث** انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا توصلوا فایکم
 انہ ان یو اصل فلیو اصل حتی السحر قالوا فانک توصل قال انی لست کھیتکم انی لی طعمہ ایضاً یعنی
 ہوا قیاساً یعنی میرے لیے ایسی حد ہے کہ روایت ہے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تہ کا روزہ
 نہ رکھو جو تہ کیا چاہی اور روزہ ملائیکہ ارادہ کر دے سحری کی وقت تک ملاوی۔ یعنی اگر روزہ دار شام کی وقت تک کھا دی اور سحر
 کھا دی تو اللہ بہ درست ہو اور اگر سحر پر برابر ویاتین روزہ روزی کھو اور بات کو کچھ کھا دی پھر نہیں درست ہو صحابہ نے بھی
 یا رسول اللہ آپ جو تہ کا روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مقرر میرے لیے کھانا ملا ہے کہ وہ کھانا ملا
 اور ملائیو ملا ہے کہ وہ ملا دیتا ہی **ف** یعنی خداوند کریم پھر غذا بھی روحانی ہر گے **باب** الغیبة للصائم روزہ
 عین سبب کرنا **صحیح ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدع قول الزور والعمل بہ فلیس لہ
 حاجۃ ان یدع طعامہ وشرابہ ثم رحمہ ابی ہریرۃ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیوہ بین
 اور رب کو کام کرنا نہ چھوڑے۔ یعنی روزہ میں تو اسے کھانا پانی چھوڑ دینا کی کچھ حاجت نہیں **ف** یعنی صرف قاف کی گیسو
 خوش نہیں ہوتا جب تک کے کاموں کو بھی نہ چھوڑے **صحیح ابی ہریرۃ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جنتہ
 اذا کان احدکم صائماً فلا یرفت ولا یجھل فلان امرق قاتلہ او شامتہ فلیقل الصائم ان صائم ثم رحمہ ابی ہریرۃ
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈال ہے تو جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو چاہے کہ بیچوڑہ ہو یا نہ ہو
 گری اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالیوں کو کہے تو کہندے ہیں روزہ دار ہوں میں روزہ دار ہوں **ف** روزہ کو ڈال اس کی کھا

جیسے ذوال الزہنین صد ہونے کی بجائی ہو سید طرح روزہ گناہوں سے بچنا ہو کیونکہ خصوصیت کو کم کرتا ہے **باب**
 السواك للصائم روزہ میں مسواک کرنا **صحیح** بیسۃ قال آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استمالک
 وهو صائم زاد مساک ما لا عدد ولا احصی ترجمہ بیسۃ روایت ہو مینی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کہ روزہ میں مسواک کرتی ہوئی مسکند و زیادہ کیا سیکڑوں مرتبہ کہ میں شمار نہیں کر سکتا **باب** الصائم
 یصلی علیہ لما من العطش ویبالغ فی الاستنشاق روزہ دار کے پیو پیاں کی وجہ سے پانی ڈالنا اور ناک میں پانی
 روزہ نہ ڈالنا روزہ میں **صحیح** ابو بکر بن عبد الرحمن عن ابي النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نیت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسفر فی عام الفطر بالفطر وقال تقوا والعذکبر وصائم رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر قال لکنی حدثنی لقد رايت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 بالعرج یصلی علی رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحس ترجمہ ابی بکر بن عبد الرحمن نے بعض صحابہ
 بنی صل اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو مینی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے گونگو حکم دیا روزہ افطار
 کرتے کیا سفر میں جس سال مکہ فتح ہوا اور فرمایا اپنے قوت حاصل کرو اپنی دشمنوں کی وسطی وغیرہا کا وقت ہے ایسا نہ ہو
 روزہ میں صنف ہو جاوی ابو بکر نے کہا اسی صحابی نے مجھ سے بیان کیا کہ مقرر مینی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ
 روزہ میں اپنی سر پانی ڈالو حتیٰ عرج میں (نام ایک جگہ گاہی درمیان کو اور دینے کے) اس لیے کہ گرمی اور پیاس کے
 سختی کم ہو جاوی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو ٹھنڈک کی واسطی سر پر پانی ڈالنا یا ٹھنڈا یا بہیکا کپڑا
 وغیرہ دین پر پیشاشرت گرمی میں کر دہ نہیں ہے **صحیح** صبرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغ فی
 الاستنشاق ان تکوز صائم ترجمہ صبرۃ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کے ناک کو اندر سے
 ذوالنہین بہانہ کیا کہ جب روزہ دار ہو تو مبالغہ نہ کیا کر رشتہ پانی و ماغ میں نہ چلا جاو **باب** فی الصائم یحتم
 روزہ دار چھنی لگاوی تو کیا **صحیح** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل الحاحمہ والحجوہ ترجمہ
 ثوبان سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ توڑا سینگ کی کانپولی نے اور جسکو سینگ کی کانپولی **ف**
 دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا بھی قول ہی صحابہ اور اسحاق کا اور اکثر ائمہ کہ نزدیک ملتا ہے کہ روزہ ٹوٹنے کی قریب ہو گیا کیونکہ
 پچھلے کانپولی کے ٹہنے میں خون جائز کا خوف ہو اور جسکی کانپولی اسکو خوف ہو کہ صنف ہو جاو اور روزہ توڑنا پری **صحیح**
 شداد بن اوس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی، جل بالبقیع وهو یحتمہ وهو اخذ بیدی
 لثمان عشر خلت من رمضان فقال افضل الحاحمہ والحجوہ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم بقیع (ایک جگہ نام ہے) میں ایک شخص کے پاس آئے وہ سینگ کی گوارا لٹا اور حضرت میرا تہہ پکڑ کر
 تہہ رمضان کی اٹھا رہے تھے آپ نے فرمایا روزہ توڑا سینگ کی کانپولی اور جسکو سینگ کی کانپولی **ف** بعضوں نے اس حدیث

واز استقاء فلیقض ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر قے غلبہ ہو
 روزہ میں اس پر روزہ کی قضا نہیں اور جسی از خود قے کیا او پر قضا ہے **ف** یعنی جس کو خود بخود روزی میں
 قے آجادی تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر جانکر کوئی شخص قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء کے
 نزدیک اس روزہ کی قضا ادیسر لازم ہے کفارہ نہیں خواہ قے تھوڑی ہو یا بہت **مسئلہ ابی الدرداء** ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال معدان خلقت ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فی مسجد دمشق فقالت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر
 قال صدق وانا صیبت له وصوۃ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ محمد معدان بن طلحہ نے ابی الدرداء سے
 روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ کو توڑ ڈالا پھر مجھ پر ثوبان جو مولی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں نے حضرت کے آڑا کی ہوئی غلام دمشق کی مسجد میں لے گئے تو میں نے سوچا کہ ابی الدرداء
 نے مجھے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ توڑ دیا تو ثوبان نے کہا کہ ابی الدرداء نے سچ کہا میں
 اس وقت وضو کیا پانی ڈالا تاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ریختن پانی ڈالتا جاتا تھا آپ وضو کرتے تھے۔
باب القبلة للصائم روزہ دار بوسہ لیتے تو کیا **مسئلہ عائشہ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یقبل وهو صائم ویبایس وهو صائم ولكنہ کان املاک لاریہ ترجمہ حضرت عائشہ سے
 روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ میں بوسہ لیتو تھی اور مباشرت کرتے تھے **ف** مباشرت عورت سے
 بدن مانیکہ کہتے ہیں اور پیشہ کو بغیر جامع کی **ف** ولین آپ بہت اختیار رکھتے تھے اپنی حاجت کا رینو آپ کو اپنے
 نفس پر حاجت قدرت تھی شجوت بخوبی روک سکتے تھے تو اگر کوئی ایسا نہ کرے اگر شہوت کو روک نہ سکتا ہو **مسئلہ**
عائشہ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل فی شہر الصوم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
 ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں بوسہ لیتے تھے (ابنی ابی یون کا) **مسئلہ عائشہ** رضی اللہ عنہا
 قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلنی وهو صائم وانا صائمة ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا
 عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے تھے اور آپ اور میں دونوں روزہ دار ہوتے تھے
مسئلہ جابر بن عبد اللہ قال قال عمر بن الخطاب ہششت فقلت وانا صائم فقلت یا رسول
 اللہ صنعت الیوم امر عظیم اقبلت وانا صائم قال رايت لو مضمت من الماء وانا صائم
 ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا میں خوش ہوا اور میں نے بوسہ لیا روزہ میں کچھ نہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ اگر میں نے بہت بڑا قصہ کیا بوسہ لیا میں فی روزہ میں۔
 آپ نے فرمایا اگر تو گلے کرے روزی میں عیسیٰ بن حماد کی حدیث میں ہو میں نے کہا کچھ قباح نہیں آپ نے فرمایا کچھ

یہ بھی ایسا ہی ہے **باب** الصائم یبلغ الریق روزہ دار الکل جاذی عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلیہا وهو صائم ویمس لسانہا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ میں اونکا بوسہ لیتے تھے اور زبان چوستے تھے (تورال درجاتی ہوگی) **باب** کریمہ
 للشاب جوان کے لیے مباشرت مکررہ عن ابی ہریرۃ از رجال سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 عن المباشرة للصائم فرخص له رسول الله صلى الله عليه وسلم واتاه آخر فضاله فنهاه فاذا
 الذن من رخص له شيخ والذي نهاه شاب ترجمہ ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ روزہ دار کو مباشرت کرنا کیسا ہے **ف** مباشرت کہتے ہیں عورت کے بدن کی بدن
 ملا تکیا اور لپٹنی کو بغیر جماع کے **ف** آپ نے اسکو اجازت دی پھر دوسرا شخص آیا اسنے بھی سوال کیا آپ نے اسکو
 منع کیا جسکو اجازت دی تھی وہ بڑھا ہوا اور جب کو منع کیا تھا وہ جوان تھا عن عائشہ وامر سلمۃ زوج النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم انہما قالتا کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبر جنباً قال عبد الله لا ذن
 في حدیثہ فی رمضان من جماع غیر احتلام نہ یصوم ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ اور ام سلمہ سے روایت
 ہے ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک تھے جماع سے نہ احتلام سے اور صبر ہو جاتی تھی رمضان
 میں پھر روزہ کہتے تھے **ف** احتلام غیر زکوہ نہیں ہوتا ہے کیونکہ احتلام شیطان کے زور سے ہی اور غیر احتلام
 کا زور نہیں چلتا اور بعضوں کے نزدیک پیغمبروں کو ہے احتلام ہوتا ہے لیکن پھر نہ بہت شہوت ہو روزے سے
 سحرابی یونس مولی عائشہ عن عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلاً قال لرسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم وهو واقف علی الباب یا رسول الله انی اصبر جنباً وانا رید الصیام
 فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اصبر جنباً وانا رید الصیام فاغتسل واصلی فقال
 الرجل یا رسول الله انک لست مثلاً قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر فغضب
 رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال والله انی امر جوان کون اخشاکم الله واعلمکم ما اتبع
 ترجمہ ابی یونس مولی رفیق ازاد کیوہ سے غلام حضرت عائشہ کے عائشہ سے روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور آپ دروازہ پر کھڑے تھے کہ یا رسول اللہ مجھکو حالت جنابت میں فجر ہو جاتی ہے اور میں روزہ
 کی نیت سے ہوتا ہوں آپ نے فرمایا کہ میں بھی جنب ہوتا ہوں اور صبر ہو جاتی ہے روزہ کی نیت سے تو میں غسل کر کے
 روزہ کرتا ہوں وہ شخص بولا آپ کا کیا کہنا اور کیا بات آپ ہماری طرح تو نہیں ہیں آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے کلمہ چھپکے
 گناہ بخش دیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آئے اور فرمایا قسم یہ خدا کی مقرر میں اُمید رکھتا ہوں
 کہ تم سب زیادہ خدا سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ جاننے والا علموں کا ہونکا **ف** اسلیو کہ آپ سب زیادہ

مقرب ہے اللہ کے اور دنیا کو ہی زیادہ مقرب ہے و تاہی اوسکو جتنا طاعت کرنا ہوتا ہے یا سب کفارہ منہ ہے
 اھلہ فی رمضان جو شخص اپنی بی بی سے رمضان میں جماع کرے تو کیا کفارہ دے؟ **ابو ہریرہ** فرماتا ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلیک فقال ما شانک قال وقعت علی امرأتی فی رمضان
 قال فہل تجد ما تعتقر رقبۃ قال لا قال ہل تستطیع ان تصوم شہرین متتابعین قال لا قال
 فہل تستطیع ان تطعم ستین مسکینا قال لا قال اجلس قال فارتبہ صلی اللہ علیہ وسلم و فرس
 فیہ ثم قال تصدق بہ فقال یا رسول اللہ ما بینکم لیسیتما اھل بیت افتقرنا فہذا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت تنایا قال قاطعہ ایاھم و قال مسدۃ فی موضعہ انھن
 آتیابہ رحمہم ربی ہریرہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میں ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا
 تیرا کیا حال ہے اس نے کہا کہ میں نے رمضان میں (یعنی روزہ رکھو ہو گئے) اپنی بی بی سے جماع کیا ہے آپ نے
 فرمایا کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے کہ اوسکو آزاد کر دی اس نے کہا کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا کیا تو دو چھینے کے روزے
 متواتر رکھ سکتا ہے اس نے کہا کہ جیسے چھین پھر آپ نے اوسکو فرمایا کہ کیا تیرے ہاتھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا مقدور رکھتا ہے
 تو اس نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ بیچ جائے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرق ریز کو بھجور
 کا بڑا تھیلہ بھجوروں کا آیا اس میں سب بھجوریں تھیں آپ نے فرمایا کہ اوسکو دے دیکھ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں
 کے دونوں فون میں میری گھر والوں سے زیادہ محتاج کوئی نہیں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا کہ
 ہنسے کہ آپ کے دانتوں کی کچلیاں کھل گئیں آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ اس حدیث سے معلوم ہوا
 کہ مرد اور عورت پر ایک ہی کفارہ آیا عورت پر علحدہ دوسرا کفارہ نہیں ہوا یعنی قول ہے شافعی اور داؤد و طائفہ
 اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور ابو ثور کے نزدیک عورت پر علحدہ کفارہ واجب ہوگا اگر اوس نے اپنی شو
 سے جماع کر لیا اور جو چیز یا بہو لیسے کہ یا تو عورت پر کفارہ نہ ہوگا **مسند الزھری** ہے بھذا الحدیث بھضا زاد
 الزھری و اما کان ہذا مخصۃ لہ خاصۃ فلا تزجہ الا فخلک الیوم لم یکن لہ بدعت
 الذہبی کفیس رحمہ زہری سے بھی حدیث مروی ہے کہ یہ شخصت خاص ایسی شخص ہے جسے کسی نے
 اگر کوئی ایسا کرے تو بغیر کفارہ کے بچ چھین سکتا یعنی تین باتوں میں سے کوئی بات کرنا ضرور پڑے گی (خطابی نے کہا یہ نسخہ
 ہے و اللہ اعلم) **ابو ہریرہ** از رجالہ اھل فی رمضان فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
 یعتقر رقبۃ او یصوم شہرین متتابعین او یطعم ستین مسکینا قال لا اجید فقال لہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اجلس فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففعلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فصدق بہ فقال یا رسول اللہ ما احد اخرج منی ففعلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انباہ وقال له كلاً ثم حمى ابوهريره سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اظہار کیا رمضان میں روزہ توڑ ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم کیا ایک مردہ کو زندہ کرنا یا دو چھینو پیے درپے روزہ رکھنے کا یا سناٹھ مسکنہ کو کھانا کبلائے کا وہ بولا مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا یعنی ان تین کاموں میں سے کوئی بھی نہیں ہو سکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بیٹھ اتنی میں ایک ٹوکرا کجورون کا آپ پاس آیا آپ نے فرمایا اس کو لے لے اور صدقہ کر وہ بولا مجھے زیادہ کوئی مفلس نہیں آپ ہنسو گئے پھر تک کہ آپ کی کچیاں کھل گئیں آپ نے فرمایا تو یہ کہا ہے کہ

دوسری روایت میں یوں ہے فانی بصرق فیہ تم قد رخصتہ عشاء وقال فیہ کجہ انت و اهل بیتک وصم یوما واستغفر اللہ ثم حمى آپ پاس ایک تھیلہ کجورون کا آیا چھین پیہ درہ صاع کجورون کی۔ اس روایت میں یہ ہے آپ نے فرمایا تو کھا او سکرا و تیرے گھر کے لوگ کھا وین اور ایک روز روزہ رکھ لے

رضاکا) اور استغفار کر اللہ سے عشاءتہ ذوالنبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول فی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السجده فی رمضان فقال یا رسول اللہ احترقت فسالہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم ما شانہ فقال اصبحت اهل قال تصدق قال واللہ ما لی شئ ولا اقدر علیہ قال اجلس فجلس فبینما هو علی ذلک اقبل رجل سیوق حمارا علیہ طعام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم انی المحترق انفا فقام الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدق بصدقات فقال یا رسول اللہ اعلیٰ غیرنا و اللہ انما یجیاع ما لنا شئ قال کلو ثم حمى حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ایک شخص سجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا رمضان میں اور بولا یا رسول اللہ میں جل گیا

میں جو مجھ میں جل گیا مطلب یہ ہے کہ آئندہ جل لوں گا آپ نے پوچھا کیوں کیا حال ہے وہ بولا میں نے جماع کیا اپنی بی بی سے (روزہ میں) آپ نے فرمایا صدقہ دے دو بولا قسم خدا کی میری پاس کچھ نہیں ہے مجھ کو طاقت ہے آپ نے فرمایا بیٹھ وہ

بیٹھا رہا اتنی میں ایک شخص نگہ پر غلا دی ہوئے ہاتھ ہوا آیا آپ نے پکار کر فرمایا کہاں ہے جلنے والا اب وہ کہہ امو آپ نے فرمایا لے اس کو صدقہ کر وہ بولا یا رسول اللہ کیا کسی اور کو دن قسم خدا کی ہم خود بہو کے ہیں ہماری پاس کچھ نہیں ہے آپ

نے فرمایا کھاؤ اس کو۔ دوسری روایت میں ہے فانی بصرق فیہ عشاء صاعاً آپ پاس ایک تھیلہ آجاس میں میں صاع ہے یا آپ بالتعلیظ فینا فطر عدا جو شخص قصدا روزہ توڑ والی اس کی سزا عدا ہے میری عدا قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افطر مؤمناً من رمضان فی غیر خصۃ رخصۃ ما للہ لہ لم یقض عنہ صیام اللہ ثم حمى ابوهريره سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایک روزہ رمضان

نہ رکھے بغیر رخصت کے جس میں اللہ نے رخصت دی (جیسے بیماری یا سفر) تو ساری عمر کے روزہ اس کو پورا نہ کر سکیں گے رہے اگر قیامت تک روزہ نہ رکھے گا تو وہ ثواب جو ایک روزہ میں رمضان کے حاصل ہوتا نہ ہو گا) یا آپ

من كل ناسيا جو شخص روزے میں کہا پی کے معجزاتی ہریرۃ قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم
 فقال يا رسول الله اني كنت وثقت ناسيا واتصائم فقال احطمت الله وسقاك ثم حمى البصر
 سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ آیا اور بولا یا رسول اللہ میں نے یہ لوگ کہا پی لیا روزہ میں
 اپنے فرمایا اللہ سے نیکو کہلا یا اور پلا یا یعنی روزہ نہیں کیا **باب** تاخیر قضا رمضان رمضان کی قضا کہنہ
 میں دیر کرنا عمن عائشة تقول ان كان لي كوز على الصوم من رمضان فما استطعت اقصيه حتى
 یا قتی شعبان ثم حمى حضرت عائشہ کہتی ہیں مجھ پر روزہ ہوتی تھی رمضان کے (قضا کہنہ کے) پہر میں اذکر کہہ بہہ سکتی
 یہاں تک کہ شعبان آ جاتا تھا تو شعبان میں رکھ لیتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے ساتھ بہت
 مستحب تھے آپ کو تکلیف ہوگی اس خیال سے حضرت عائشہ قضا نہ رکھتیں جب شعبان آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے
 رکھتے حضرت عائشہ بھی رکھ لیتیں اگر رمضان میں روزے قضا ہوئے اور دوسرا رمضان آ جاوے تو رمضان کو روزہ
 رکھا کہ قضا کے روزہ رکھے اور ہر روزہ کے ساتھ ایک ایک مغلہ مسکین کو دیوے اور بھینفہ کے نزدیک غلہ دنیا ضرور
 نہیں صرف قضا کر لی **باب** فیمن مات وعليه صیام جو شخص مر جاوے اور اسکے ذمے پر روزہ ہوں عمن
 عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات وعليه صیام صام عنه ولیہ ثم حمى حضرت عائشہ سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جاوے اور اس پر روزہ ہوں تو اس کی طرف سے اور اس کی روزہ
 رکھے **باب** فی قول ہے امام احمد اور اصحاب حدیث کا اور یمنیہ کے نزدیک کوئی دوسری کی طرف سے روزہ رکھیں
 سکتا عمن ابن عباس قال اذا مرض الرجل في رمضان ثم مات ولم يصم اطعم عنه ولم يكن عليه قضاء
 وان تذر قضي عنه وليه ثم حمى عبد الله بن عباس نے کہا جب کوئی شخص بیمار ہو جاوے رمضان میں بچہ مر جاوے
 اور اچھا نہ ہو تو اس کی طرف سے مسکینوں کو کھانا دیا جاوے گا اور قضا اس کی ذمی وجب نہ ہوگی رکھنے اور اس نے مرنے
 صحت ہی نہیں پائی اگر وہ مرنے لگا تو اس کی طرف سے پورا کر دے **باب** الصوم في السفر سفر میں روزہ
 رکھنے کا بیان عمن عائشة ان حمزة الاسلمي سأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني
 اس في الصوم افا صوم في السفر قال صم ان شئت وافطر ان شئت ثم حمى حضرت عائشہ سے روایت ہے
 حمزہ اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ میں نے کہے روزہ رکھا کرتا ہوں کیا سفر میں بھی روزہ
 رکھوں آپ نے فرمایا چاہے روزہ رکھنا چاہے افطار کرے یعنی اختیار ہے اگر روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تکلیف اور مشقت
 نہ ہو اور ضعف کا خوف نہ ہو اور یہ باتیں ہوں تو افطار افضل ہے یہ بھی مذہب ہے محققین اہل حدیث کا اور امام احمد اور
 اوزاعی کے نزدیک ہر حال میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے اور احادیث اسباب میں مختلف ہیں عمن حمزة الاسلمي قال
 قلت يا رسول الله اني صاحب ظمير اعالجها ساخر عليه واكرهه وانه ربما صادفني هذا الشهر

یعنی رمضان وانا بعد القوة وانا شاب فاجد بان اصوم يا رسول الله اهو عن علي بن ابي حمزة
 فيكون ديننا افاصوم يا رسول الله اعظم الاجر او افطر قال اي ذلك اشئت يا حمزة ثم حمزة
 حمزة اسلمی سے روایت ہی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جانور والا ہوں (یعنی سوار یوں والا) اور کو لیجا یا
 کرتا ہوں سفر کرتا ہوں کرایہ دیتا ہوں کبھی سفر میں رمضان کا مہینہ جاتا ہے مجھ میں طاقت ہے میں جو ان روز
 روزے رکھ لینا مجھے آسان معلوم ہوتا ہو فضا کرنے سے اور قرض کی طرح سہا رہے کہ میں روزہ رکھ کر
 اس میں زیادہ ثواب ہے یا نہ رکھوں آپ نے فرمایا جیسا تیرا جی چاہے ای حمزة عن ابن عباس قال سئل النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم عن المدينة المکة حتی بلغ عسفان ثم دعا بانه فرغه الی فیہ لیریہ
 الناس وذلک فی رمضان فكان ابن عباس یقول قد صام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وافرط
 ثم شاء صام ومن شاء افطر ثم حمزة عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے
 مکہ کو چلے جب عسفان میں پہنچے ایک منزل کا نام ہے آپ نے ایک برتن منگوا یا اور اپنی منبت تک اوسکو لے کر لیا
 تاکہ لوگ دیکھ لیں رمضان میں ابن عباس کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا ہے اور افطار
 بھی کیا ہے جب کاجی چاہی روزہ رکھے جب کاجی چاہے افطار کری عن انس قال سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فی رمضان فصام بعضنا وافرط بعضنا فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم
 ثم حمزة انس سے روایت ہے ہم نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں بعضوں نے ہم میں روزہ
 رکھا بعضوں نے نہ رکھا تو روزہ دار نے نہ کہنے والے پر عیب نہیں کیا نہ بے روزہ دار نے روزہ دار پر عیب کیا عن
 قرعۃ قال اتیت اباسعید الحدادی وهو یفتی الناس وهم مکبون علیہ فانتظرت خلوتہ فلما
 خلا سالتہ عن صیام رمضان فی السفر فقال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان
 عام الفتح فكان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ونصوم حتی بلغ منہ من المنازل فقال انکم
 قد دنوتم من رکبکم والفطر اقوی لکم فاصبحنا من الصائم ومننا المفطر قال ثم سرفنا فلما
 منزلنا فقال انکم تصبحون عدوکم والفطر اقوی لکم فافطر وانکانت عریة من رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال ابو سعید ثم لقد رايتی اصوم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ذلک
 بعد ذلک ثم حمزة قرعہ سے روایت ہے میں ابو سعید خدری میں آیا وہ لوگوں کو یہ فتویٰ دے رہے تھے اور لوگ ان پر
 جھگڑے ہوئے تھے میں فرصت کا انتظار نہ کر کے اکیسواں تو پہنچا جیسا کہ میں نے پہنچا پھر میں رمضان کو روزہ
 رکھنا کیسا ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلیے جس سال کہ فتح ہوا آپ ہی روزہ رکھتے تھے ہم
 بھی روزے کہتے تھے یہاں تک کہ ایک منزل میں آپ پہنچے آپ نے فرمایا اب تم اپنی شمشیر سے قریب ہو کر اب روزہ رکھنا کہتا

قوت کا باعث ہو کہ پہرہ دوسری دن بہت دن سے تم میں سے روزہ رکھنا بعضوں نے نہ کہا چھم چٹے ایک روز منزل
 میں اور سے اپنے فرمایا جب کو تم دشمن سے لوگے اب روزہ رکھنا قوت کا باعث ہو بہر کے افکار کیا نہیں بہتر گویا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض سے ابو سعیدؓ کہا میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ روزہ رکھ کر مایاں اختیار لفظ سفر میں روزہ نہ رکھنا بہر سبب صحابہؓ بنی عبد اللہ انہی
 صلی اللہ علیہ وسلم راوی رجلا یظفل علیہ والزحام علیہ فقال لیسن البر الصیام فی السفر ثم کہ
 جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوپر سایہ کیا گیا ہے اور لوگوں کا مجمع
 ہے آپ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کیسی نہایت ہے کفارین سفر میں روزہ سے جب ایسی حالت ہو جادی تو روزہ رکھنا
 حوزہ نہیں افکار ہی افضل ہے صحابہؓ انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے
 خیل الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانتہیت او قال فانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم وهو یاکل فقال اجلس فاصب من طعامنا هذا فقلت انی صائم قال اجلس احذر انک عن
 الصلوۃ وعن الصیام ان اللہ وضع شرط الصلوۃ او نصف الصلوۃ والصوم عن المسافر عن الرضع
 او الحبلہ واللہ لقد قال ہما جمیعاً واحداً فقال فقلت نفسی کا کوڑا کلت من طعام
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حمیہ انس بن مالک کے جو ایک شخص میں بنی عبد اللہ بن کعب بن (سوا ان النیر
 بن مالک کے جو خادم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شہداء صحابی ہیں) روایت ہے کہ لوگوں کو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کے سوار میں نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کہا نا کہا رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھے اور کچھ
 کہا ہمارے کہانے میں سے کہانے میں روزہ دار ہوں اپنے فرمایا بیٹھے میں تجھے بتاتا ہوں نماز اور روزی کا حال اس جہان
 نے معاف کر دی آدمی نماز اور روزہ مسافر کو اور معاف کر دیا روزہ و دودہ پلائی والی اور حاملہ عورت کو قسم خدا کی آپ نے دونوں
 کا نام لیا (حائز اور دودہ پلائی والی کا) یا ایک کا ذکر کیا۔ اس نے کہا مجھ پر افسوس ہوا بعد کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم کے کہانے میں سے نہ کہا یا رینو روزہ تو نفل تھا پہر رکھ سکتی تھی مگر یہ بکت اور سعادت پہر ملنا مشکل ہوا۔
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھ کر آپ کے کہانے میں سے کہنا نا کہانے میں پاسبان من لختار الصیام
 بعضوں نے کہا سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے صحابہؓ انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے
 وسلم فی بعض عن زواتہ فی حشد ید حتی ان احدنا لیضع یدہ علی راسہ او کفہ علی راسہ
 من شدۃ الحرما فینا صائمہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عبد اللہ بن زولجۃ ثم حمیہ ابے
 الذر وار سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے بعضی غزوات (لڑائیاں) میں نہایت گرمی
 کے دنوں میں یہاں تک کہ ہر ایک شخص ہم میں سے ہر سوپ کی سختی سے ہر سوپ پر ہاتھ پھینک دیتا تھا اور سوپ رسول

الصلوات علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ کے ہمارے میں کوئی روزہ دار نہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر طاقت ہو
 تو روزہ رکھنا افضل ہے **مسئلہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ عیالہ یا وکیل
 شیعہ فلیصم رمضان حدیث ادرکہ ترجمہ یہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آپس سے ایک
 ہو کہ آسانی سے خاطر خواہ منزل کو پہنچا دیوے اور وزیت بہر کہہنا مانتا ہو تو اسکو چاہیے کہ جہاں رمضان کا پہلا
 آجاء و زمین روزہ رکھے **مسئلہ** یہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے مقرر والا جائز ہے سب علماء کے نزدیک سفر میں افطار کرنا
 اگرچہ شقت نہو راحت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام مطلق ہے **ترجما** منکم من یضی او علی سفر فعدۃ من یاءخرون
باب متى یفطر المسافر اذا خرج جب مسافر کو نکلے تو کہاں سے افطار کری **مسئلہ** عبد اللہ بن جعفر
 بن جبر قال کنت مع ابی بصرۃ الغفاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسفیت من الفسطاط
 فی رمضان فرجع ثم ضرب غداۃ قال جعفر فی حدیثہ فلم یجاء والبیوت قال ابو بصرۃ ازغب
 عن سنیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعفر فی حدیثہ اکل ترجمہ جعفر بن جبر سے روایت ہے کہ میں
 ابو بصرہ غفاری کے ساتھ تھا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کشتی میں جب فسطاط سے نکلے فسطاط
 اوس شہر کو کہتے ہیں جہاں لوگوں کا ہجوم ہو رمضان کے پہلے میں جب وہ کشتی پر پہنچے تو صبح کا کہنا آیا ابھی شہر کے
 گہروں سے آگے نہیں بڑھے تھے کہ انہوں نے دشرخون منگوا یا اور مجھے بھی کہا آؤ کہاؤ میں نے کہا تم شہر کے گہروں
 کو نہیں دیکھتے ابو بصرہ نے کہا کیا تو نفرت کرتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے پہر انہوں نے کہا **باب**
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سفر کو نکلے تو قصر اور افطار شروع کر دو اگرچہ بالکل شہر کی آبادی سے پار نہ ہو بلکہ
 مسیرۃ ما یفطر خیتہ کتبی سافت میں روزہ افطار کرے **مسئلہ** منصور الکلبی ان دحیۃ بن خلیفۃ خرج
 مرقیۃ من مشورۃ الی قدر مرقیۃ عقبۃ من فسطاط وذلك ثلثۃ امیال فی رمضان ثم اذ
 افطر وافطر معہ ناس وکثر الآخرون ان یفطروا فلما رجع الی قریبہ قال واللہ لقد رأیت الیوم
 احراما کنت افطر فیہ ان راہ ان قوم اذ عیوا عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ
 یقول ذلك للذین صاموا ثم قال عند ذلك اللهم اقضنی البک ترجمہ منصور الکلبی سے روایت ہے کہ
 دحیہ بن خلیفہ ایک بار دمشق کے گاؤں سے اتنی دور گئے جیسے عقبہ فسطاط سے (اور یہ تین میل ہے) رمضان میں تو انہوں
 نے افطار کیا اور ان کے ساتھ اور لوگوں نے بھی افطار کیا مگر بہت سو لوگوں نے (اتنی کم مسافت میں) افطار کو بڑھایا
 جب دحیہ اپنی گاؤں کو لوٹ کر آئے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں نے آج وہ بات دیکھی جسکا مجھ دیکھنے کا گمان نہ تھا کہ لوگوں
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے نفرت کی اور ان کے اصحاب کے طریقے سے مراد وہ لوگ تھے جنہوں نے روزہ
 رکھا تھا بعد اوسکے کہا یا اللہ! تو مجھ کو اپنا پس بلا لے (اوس زمانے سے پناہ مانگی جس میں لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی سنت پر عمل چھوڑ دیا اور اسکو خلاف کرنا بہتر سمجھ کر **باب** من یقول صمت رمضان کلامہ یکہت
 نہ چاہیے میں نے پوری رمضان بہر روزی رکھی **عن ابی سکرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
 یقولن احدکم انی صمت رمضان کلہ وقتہ فلا ادعی اکر التزکیۃ وقال لا بد من نومة او
 سرقۃ ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یہ نہ کہے میں نے
 رمضان بہر روزی رکھے اور عبادت کی کیونکہ آخر کچھ سو یاہنی ہوگا (راوی نے کہا آپ نے برا جانا اپنی خوبی بیان
 کرنا دوسرے یہ کہ اس میں تفاخر اور کبر ہے شاید وہ روزی اور عبادت قبول نہ ہوئی ہو تو دعویٰ کرنا بیکار ہو دوسرے
 یہ کہ غلط بھی ہے اس لیے کہ رمضان بہر عبادت اور روزی غیر ممکن ہے آخر کچھ سو یا لیا آرام بھی کیا ہوگا) **باب**
 فی صوم العیدین عید الفطر اور اضحیٰ کے دن روزہ رکھنا **عن ابی سعید** قال شہدت الغید مع العما
 فبدأ بالصلوة قبل الخطبة ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صیام الھدین
 اما یوم الاضحیٰ فتاکلون من لحم شکم واما یوم الفطر فطعمکم من صیامکم ترجمہ ابی سعید
 روایت ہے میں عیدین حضرت عمر کے ساتھ حاضر ہوا تو خطبہ سے پہلے نماز عید کی پڑھی پھر حضرت عمر نے کہا کہ منع کیا ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دن کے روزہ رکھنے سے یعنی ایک بقر عید کے دن دوسرے رمضان کی عید کے
 دن (لیکن بقر عید کا دن تو قربانی کے گوشت کھانے کا دن ہے اور فطر کا دن روزوں کا دن) **فان** ان
 دو دن میں روزہ رکھنا حرام ہے ای طرح ایام تشریق یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ کو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ اور بعض
 علما کے نزدیک صوم الذہر یعنی سدا روزہ رکھنا مکروہ ہے بلکہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا جبکو صوم
 داؤدی کہتے ہیں افضل ہے **عن ابی سعید الخدری** قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام
 یومین یوم الفطر ویوم الاضحیٰ وعن یسئلتین الصما وان یحتبی الرجل فی الثوب الواحد عن الصلاۃ
 فی ساعتین بعد الصبح وبعد العصر ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 منع فرمایا دو دن کے روزہ رکھنے سے ایک تو عید الفطر کے دن اور ایک عید قربان کے دن اور کپڑا ایسا لپیٹ کر اوڑھنے
 سے کہ ہاتھ کالنی کی گنجائش نہ ہو اور ایک کپڑا پینک گوٹ مابینہوں سے (کیونکہ اس میں ستر کھنچو کا خوف ہے) اور دو وقت
 نماز پڑھنے سے ایک فجر کی بعد (جب تک آفتاب نہ نکلے) دوسرے عصر کے بعد (جب تک آفتاب غروب نہ ہو) **باب**
 صیام ایام التشریق ایام تشریق ۱۱-۱۲-۱۳ ذیحجہ کو روزہ رکھنا **عن ابی الہریرۃ** مولیٰ ام ہان قال نہ دخل
 مع عبد اللہ بن عمر و علی ابیہ عن ابن عباس فقرب الیہما طعاما فقال کل قال انی صائم فقال عمر
 کل فھذہ الايام التي کاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بافطارنا وینہی عن صیامھا
 قال مالک وھی ایام التشریق ترجمہ ابی مرہ سے روایت ہے جو مولیٰ ابن عباس کے ہوتے غلام ام ہانی کے ہیں وہ

عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ان کے باپ عمر بن العاص کے پاس گئے اونہوں نے کہا ہمارا منہ کیا اور عبد اللہ بن عمر سے
کہا کہا وہ انہوں نے کہا میں روزہ دار ہوں عمر بن العاص نے کہا کہ کہا وہ کیوں کہ یہاں سے دن میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم نے ان دنوں ہم کو روزہ توڑنے کا حکم فرمایا اور ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا۔ امام مالک نے کہا مردان
دنوں سے ایام شریعت میں بیٹے گیارہویں بارہویں تیرہویں تاریخ کی عمر عقبہ بن عامر قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفہ ویوم نحر ایام التشریق عیدنا اھل الاسلام وھو ایام اکل وشرب
ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کا دن اور تہرانہ عید کا دن اور ایام تہرانہ
کے اہل اسلام کے عید کے دن ہیں اور یہ دن کہانے پینے کے ہیں تو ایام شریعت میں اختلاف ہے بعضوں کو نزدیک
اگر دنوں میں روزہ رکھے گا درست ہی نہ ہوگا اور یہی قول جدید ہر شافعی کا اور ابو حنیفہ کا اور بعضوں کے نزدیک درست
ہوگا **باب الذھان یخص یوم الجمعة بصرہ کیونچے کے روزہ رکھنا کیسا ہو** عبد اللہ بن عمر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم احدکم یوم الجمعة الا ان یصوم قبلہ یوم او بعد
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک جمعے کے دن کو خاص
کر کے روزہ نہ رکھے بلکہ اس کے ساتھ جمعہ کے اگلے دن کو یا اس کے پہلے دن کو بھی لایک روز یعنی جمعہ کے ساتھ جمعہ کا یا
کا ہی رکھ لے اس کے اکیلے ایک روز جمعہ کا نہ رکھے یہ مروی ہے **باب الذھان یخص یوم السبت بصرہ ہفتے کے**
روزہ نہ رکھنا عبد اللہ بن عمر السلمی عن اختہ وقال یزید الصم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم وان لم یجد احدکم الا لحاء عذب او عود
شجرۃ فلیضعہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو انہوں نے اپنی بہن صمہ سے کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ متھو روزہ رکھو ہفتے کے روز مگر فرض روزہ اور اگر تم میں سے کسی کو ہفتے کے دن کو نہ ملے کہ چھلکا کھجور کا یا لکڑی
درخت کی تو اسی کو چھلکا یا روزہ افطار کرے ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منہج ہے (جو یہ حدیث سے جو
اگلی آتی ہے امام مالک نے کہا یہ حدیث غلط ہے اور کذب ہے مگر ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے **باب الرخصۃ**

فذلک ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی اجازت عبد اللہ بن عمر جو یوم السبت الحارث الثمالی عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل
علیہا یوم الجمعة وھو صائمۃ قال اھمت امر قالت لا قال تزدین ان تصومی عدا قالت لا قال
فاطری ترجمہ جو یہ یوم السبت الحارث سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باپ جمعہ کے دن آئے اور وہ روزہ
دار تھیں آپ نے جو یہ یہی فرمایا کیا تو نے روزہ کل بھی رکھا تھا او سنے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تو کل کو روزہ رکھنا چاہتے
تھے او سنے کہا نہیں آپ نے فرمایا ہر روزہ افطار کر ڈال اس سے ہفتے کا روزہ درست ہوا **عمر ابن شہاب** انہ کان
اذا ذکر لہ انہ نہی عن الصیام یوم السبت یقول ابن شہاب ھذا حدیث حمصی ترجمہ ابن شہاب

مروی عن
عبد اللہ بن عمر
بنی ہاشم
بنی ہاشم

ہے جب اون کو کوئی کہتا کہ ہفتے کے دن روزہ منع ہے وہ کہتی تھی یہ حدیث محض ہے یعنی ضعیف ہے اہل مدینہ کو
 نہیں جانتے **اسحق الاوزاعی** قال ما نلت له کاتما حق رلیتہ انتشر یوم حدیث ابن بسر ہذا فی صوم
 یوم السبت ترجمہ اوزاعی سے روایت ہو کہ کہتے تھے میں عبد اللہ بن بسر کی حدیث کو چھپاتا رہا یہاں تک کہ میری
 دیکھ وہ شہر ہو گئی۔ مالک نے کہا یہ حدیث جھوٹ ہے **باب فی صوم الدھر ہمیشہ روزہ رکھنا کیسا ہے**
ابو قتادہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف تصوم فغضب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا رای ذلک عمر قال رضینا باللہ ربا وبلا سلام دینا و محمد نبیا
 نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ فلم یزل عمر یرددہا حتی سکن غضب النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فقال یا رسول اللہ کیف بمن یصوم الدھر کلہ قال الا صام ولا افطر قال مسدد لم یصم ولم یفطر
 او ما صام ولا افطر شک غیلان قال یا رسول اللہ کیف بمن یصوم یومین ویفطر یوما قال
 او یطیق ذلک اجد قال یا رسول اللہ فکیف بمن یصوم یوما ویفطر یوما قال ذلک صوم
 داؤد قال یا رسول اللہ فکیف بمن یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی طوقت ذلک ثم
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کل شہر ورمضان المرمضان فہذا صیام الدھر
 کلہ وصیام عرفۃ انی احتسب علی اللہ ان یرکفر السنۃ الی قبلہ والسنۃ الی بعدہ وصوم یوم
 عاشوراء انی احتسب علی اللہ ان یرکفر السنۃ الی قبلہ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہو کہ حضرت کے پاس
 ایک شخص آیا اور کہا کہ تم کس طرح روزہ رکھا کرتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کہنے سے غصہ ہو کر حضرت
 عمر نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کو دیکھا تو کہا کہ راضی ہو جو ہم اللہ کے ساتھ ہو سکو رہا ہو پورا اسلام کے
 ساتھ دین ہونے پر اور محمد کے ساتھ نبی ہونے پر اور ہم نپاؤہ ناگوار میں اللہ کے ساتھ اللہ کے غضب اور اس کو رسول
 کے غضب پر کہتے ہیں عمر یا با اسی کلمہ کو یہاں تک کہ حضرت کا غضب ٹھیک گیا پھر حضرت عمر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ
 شخص کا کیا حال ہو جو ہمیشہ روزہ رکھے آپ نے فرمایا اس شخص نے نہ افطار کیا نہ روزہ رکھا مسدد کی روایت میں لم یصم و
 لم یفطر ہے جو معنی میں ہے پھر حضرت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہو کہ وہ دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار
 کر حضرت نے فرمایا کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہو عمر نے کہا یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہو جو ایک دن روزہ رکھے
 اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہ روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے پھر عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا
 حال ہو کہ ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کریں آپ نے فرمایا میں اس کو چاہتا ہوں کہ اس میں بھی طاقت دیا جاوے اور آپ نے
 فرمایا کہ یہ ہمیشہ کے تین روزی اور رمضان کو رمضان تک یہ ہمیشہ کے روزی ہیں بنو ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزہ
 رکھتا ہو اور عرفہ کے دن کا روزہ۔ بنو چکر نیز ان کے واسطے کہ اس میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کی برس پہلے کے اور ایک برس

ما نلت له کاتما حق رلیتہ انتشر یوم حدیث ابن بسر ہذا فی صوم یوم السبت ترجمہ اوزاعی سے روایت ہو کہ کہتے تھے میں عبد اللہ بن بسر کی حدیث کو چھپاتا رہا یہاں تک کہ میری دیکھ وہ شہر ہو گئی۔ مالک نے کہا یہ حدیث جھوٹ ہے باب فی صوم الدھر ہمیشہ روزہ رکھنا کیسا ہے ابو قتادہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف تصوم فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا رای ذلک عمر قال رضینا باللہ ربا وبلا سلام دینا و محمد نبیا نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ فلم یزل عمر یرددہا حتی سکن غضب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف بمن یصوم الدھر کلہ قال الا صام ولا افطر قال مسدد لم یصم ولم یفطر او ما صام ولا افطر شک غیلان قال یا رسول اللہ کیف بمن یصوم یومین ویفطر یوما قال او یطیق ذلک اجد قال یا رسول اللہ فکیف بمن یصوم یوما ویفطر یوما قال ذلک صوم داؤد قال یا رسول اللہ فکیف بمن یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی طوقت ذلک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کل شہر ورمضان المرمضان فہذا صیام الدھر کلہ وصیام عرفۃ انی احتسب علی اللہ ان یرکفر السنۃ الی قبلہ والسنۃ الی بعدہ وصوم یوم عاشوراء انی احتسب علی اللہ ان یرکفر السنۃ الی قبلہ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہو کہ حضرت کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ تم کس طرح روزہ رکھا کرتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کہنے سے غصہ ہو کر حضرت عمر نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کو دیکھا تو کہا کہ راضی ہو جو ہم اللہ کے ساتھ ہو سکو رہا ہو پورا اسلام کے ساتھ دین ہونے پر اور محمد کے ساتھ نبی ہونے پر اور ہم نپاؤہ ناگوار میں اللہ کے ساتھ اللہ کے غضب اور اس کو رسول کے غضب پر کہتے ہیں عمر یا با اسی کلمہ کو یہاں تک کہ حضرت کا غضب ٹھیک گیا پھر حضرت عمر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ شخص کا کیا حال ہو جو ہمیشہ روزہ رکھے آپ نے فرمایا اس شخص نے نہ افطار کیا نہ روزہ رکھا مسدد کی روایت میں لم یصم و لم یفطر ہے جو معنی میں ہے پھر حضرت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہو کہ وہ دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کر حضرت نے فرمایا کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہو عمر نے کہا یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہو جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا میں اس کو چاہتا ہوں کہ اس میں بھی طاقت دیا جاوے اور آپ نے فرمایا کہ یہ ہمیشہ کے تین روزی اور رمضان کو رمضان تک یہ ہمیشہ کے روزی ہیں بنو ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اور عرفہ کے دن کا روزہ۔ بنو چکر نیز ان کے واسطے کہ اس میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کی برس پہلے کے اور ایک برس

پچھلے کے گناہ بہار ہو۔ یعنی گناہ کرنے سے اس سال میں بجاوے یا اگر گناہ ہو جاوے تو بخشے جاوے اور عاشرہ کے دن
 کا روزہ رکھنا اس سے شہید رکھتا ہوں کہ ایک برس پہلے کے گناہ بہار ہو **ف** انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح
 عتبہ ہوئے کہ اس نے اپنی لیاقت سے بڑھ کر سوال کیا اور سکو چاہیے تھا یہ پوچھنا کہ یا رسول اللہ میں کیوں کر روزی رکھوں (۱۰)
 یہ جو حضرت انی فرمایا کہ نہ اس نے روزی رکھے نہ افطار کیا مطلب اس کا یہ ہے کہ نہ روزہ نہ کما ثواب اور جو حاصل ہوا نہ افطار
 کا نرا گرم اس سے بھی ہو کہ سال بھر روزے رکھے عیدین اور ایام تشریق میں بھی افطار نہ کرے اور جو ایام ممنوعہ میں افطار
 کرے تو کچھ قیامت نہیں اور بعضوں کے نزدیک جب بھی مکروہ ہے **ع** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما حدیث زاد قال یا رسول
 اللہ ارایت صومیوم الاثنين والخميس قال فینہ ولدت واتول علی القرآن ترجمہ ابو قتادہ سے روئی
 روایت میں اتنا زیادہ ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ کیا پیر کے اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا پیر
 کو تو میں پیدا ہوا اور اس دن مجھے قرآن اور **ف** تو آپ نے پیر کے دن روزہ رکھنا بہتر جانا کیونکہ وہ دن مبارک ہے
 اپنی ولادت یا سماعت کا روزہ **ع** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قال لقی بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
 المحدث انک تقول لا فح من الیل ولا صوم النہار قال احسبہ قال نعم یا رسول اللہ قل قلت
 ذالک قال فومنہ وصم وافطر وصم من کل شہر ثلاثہ ایام و ذالک مثل صیام الدهر قال قلت یا رسول
 اللہ انی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یومین قال فقلت انی اطیق افضل من ذلک قال فصم
 یوما وافطر یوما وهو اعدل الصیام وهو صیام داؤد قلت انی اطیق افضل من ذلک فقال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے اور فرمایا مجھ کو خبر ہے تم کہتے ہو میں رات بھر عبادت کروں گا اور دن بھر روزہ رکھوں گا عبد اللہ
 کہا ہاں بیشک یا رسول اللہ میں نے یہ کہا آپ نے فرمایا عبادت بھی کر اور روزہ بھی اور روزہ رکھنا اور فطر بھی کر ہر مہینہ میں
 تین دن روزی رکھا کر تیرہ مہینہ چودھ مہینہ پندرہ مہینہ کو بھی ایام بغض کہلاتے ہیں اور اس کا ثواب ہمیشہ روزی رکھنے کے
 برابر ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ کر دو دن
 افطار کر میں نے کہا میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ کر دو دن افطار کر
 اور یہ عمدہ روزہ ہے حضرت داؤد علی نبیہ وعلیہ السلام کا میں نے کہا میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا
 اس سے بہتر کچھ نہیں ہے **ف** نیز یہ برابر روزہ رکھی جانے سے بھی بہتر ہے اور دو دن روزہ اور ایک دن افطار کرے تو بھی بہتر
 ہے کیونکہ اسے ان فتن کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی تو روزے میں سختی ہوتی ہے فتن پر اور جب عبادت میں
 سختی ہو اسی قدر ثواب ہے **باب فی حکم شہر الحرام حرام مہینوں میں روزہ رکھنا** **ع** مجاہد بن جابر رضی اللہ عنہما
 عن ابیہما او عنہما انہما انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہر اطلق فاتاہ بعد سنة وقد تغيرت

حالتہ وہیستہ فقال یا رسول اللہ اما تعرفونی قال ومن انت قال انا ابی اہلی الذی جئتک علم
الاول قال فما غیرک وقد کنت حنتہ الصیۃ قال ما کلت طعاما الا بلیل منذ فارقتک
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم عدت نفسک فخر قال صم شهر الصبر ویوما من کل
شهر قال نزدنی قال صم من الحکم واکرم من الحرم واکرم من الحرم واکرم من الحرم
تہ ارساھا ثم حمیہ مجیبہ نے پتر باب یا چچا سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے (راوی)
باب یا چچا کا نام معلوم نہیں اور ہمیں یہ اختلاف ہو کہ مجیدہ دہی یا غورت) پھر چلے گئے بعد اوس ایک سال
پھر آئے اور انکا حال بدل گیا تھا شکل اور ہو گئی تھی انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھ کو بچانتے ہیں آپ فرمایا
تم کون ہو انہوں نے کہا میں دہی یا بلی ہوں جو آپ پاس آگھر سال آیا تھا آپ نے فرمایا تمہاری شکل کیوں بدل گئی اگر
وقت تو جیسی تھے انہوں نے کہا میں جب سے آپ پاس آگھر گیارہ سال ہی کوکھنا نا کہا یا کیا (یعنی برابر روزے رکھی گیا)
آپ نے فرمایا کیوں تو نے عذاب میں ڈالا اپنی جان کو جب راوی فرمایا رمضان بہر روزی رکھ پھر مہینہ میں ایک دن
روزہ رکھا کہ انہوں نے کہا اس سے زیادہ کچھ مجھ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا مہینہ میں دو دن انہوں نے کہا اس سے
زیادہ کچھ آپ نے فرمایا مہینہ میں تین دن انہوں نے کہا اس سے زیادہ کچھ آپ نے فرمایا حرم مہینوں میں روزہ
اور ذیحجہ اور محرم اور ربیع الاول اور چھ روزہ دیکر تین روزہ کیوں سے اشارہ کیا آپ نے پہلے اذکر بند کیا پھر
کہولا یعنی تین دن روزہ رکھ پھر تین دن افطار کر اسی طرح **باب فی صوم المحرم** محرم کے مہینہ میں روزہ
رکھنا صحیح ہے **باب فی صوم رمضان** بعد شہر رمضان شہر
اللہ المحرم وان افضل الصلوة بعد المفروضة صلاة من اللیل لم یقل قسبۃ شہر قال رمضان
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد رمضان کے روزوں کے بہترین روزہ
اللہ مہینے کے ہیں کہ وہ مہینہ محرم کا ہو اور جب نماز فرض کے بہترین نمازات کی نماز ہے **باب فی صوم شعبان** شعبان
محرم میں جن جن تاریخوں میں چاہے روزہ رکھے دسویں تاریخ عاشورہ کا روزہ افضل ہے **باب فی صوم شعبان**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر روزہ رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب آپ افطار ہی
نہیں کیے بغیر مہینہ روزہ ہی رکھا کرتے تھے اور کہیں آپ روزہ رکھنا چھوڑ دیتے تو اس قدر کہتے کہ اب آپ روزہ نہ رکھیں گے **باب فی صوم شعبان**
یعنی نفس شہادت بھی لیتا رہا کہ ارام بھی دیتا تاکہ شہادت کی عادت نہ ہو جاوے **باب فی صوم شعبان** شعبان
میں روزہ رکھنا صحیح ہے **باب فی صوم شعبان** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصوم شعبان شہر
یصلہ بر شعبان ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو روزے کہنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ کو

بہت دوست رکھتے تھے پھر شعبان کو آپ رمضان سے ملا دیتے **فائدہ** نہ کرنے کو ایک دو دن پہلے رمضان سے شروع کرتے **عن عبد اللہ بن مسعود** القشیری **عزانیہ** قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن عصیام الدهر فقال اذ لاهلك عليك حقا صوم رمضان والذي يلبسه وكل اربعاء وخميس
 فاذا انت قد صمت الدهر ترجمہ عبید اللہ بن مسلم القرشی نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ پوچھا میں نے
 یا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزہ رکھنے سے تو آپ نے فرمایا کہ مقررہ تجربہ تیری عیال کا حق
 ہے تو رمضان کے روزہ رکھ اور جو دن کہ رمضان متصل میں یعنی شعبان کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو تو اذان
 تو نے گویا ہمیشہ روزہ رکھے **ف** بعضوں نے رمضان سے متصل کے معنی یہ کہے ہیں کہ شوال میں روزہ رکھو جسکو
 شہر عید کہتے ہیں۔ **باب** فی ستۃ ایام من شوال شش عید کے روزہ رکھنے کا بیان **ع** ابو صلیب

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وروایت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر قضا الامر رمضان وما رایت فی شہر اکثر صیاما
 عنہ فی شعبان مگر محمدیہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے بیان تک کہ تھو کہ ہم
 کہتے نہ افطار کر نیگے اور افطار کر کے تو یہاں تک کہ ہم کہتے روزے نہ کھینگو اور یہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں
 دیکھا کہ آپ نے سو رمضان کے مہینا بھر کسی ہفتے کے روزے کھو ہوں اور یہ بھی میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان
 کے سو کسی مہینے میں اس سے زیادہ روزے رکھے ہوں **ف** قل روزوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت
 تھی کہ کبھی کتنے دنوں تک متصل روزے رکھتے تھے کہ لوگوں کو گمان ہوتا کہ اب آپ افطار نہ کریں گے اور کبھی آٹنا افطار کرتے کہ لوگ بھڑ

کہتے کہ روزِ زکریا کے جس امیر میر تقی علیہ السلام بمعاہ زاد کا بیصومہ الاقلیلا بل کان
 بیصومہ کلہ ترجمہ ابوہریرہ سے ایسا ہی مروی ہے جیسے عائشہ رضی کی حدیث میں ہے اتنا زیادہ ہے کہ آپ شعبان
 میں کشتہ دنوں میں روزہ رکھتے تھے اور بھٹ کم مانگہ کرتے تھے بلکہ یارِ شعبان میں نہ رکھتے تھے یہاں
 فی صوم الاثنین والخمیس پر اور جمعرات کا روزہ عمر مولیٰ اسامہ بن زید انہ انطلق مع اسامہ الوادی
 القریٰ فی طلب مال لہ فکان یصوم یوم الاثنین ویوم الخمیس فقال لہ مولیٰ لہ تصوم یوم
 الاثنین ویوم الخمیس وانت شیخ کبیر فقال انہی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین
 ویوم الخمیس وستل عن ذلک فقال ان اعمال العباد تعرض یوم الاثنین ویوم الخمیس ترجمہ اسامہ
 بن زید کے مولے سے روایت ہو وہ اسامہ کے ساتھ گھروادی القریٰ تک ادن کے اونٹ ڈھونڈ رہے تھے کہ تو اسامہ پر اور
 جمعرات کو روزہ رکھتے ہو ان کے مولا نے کہا تم کیوں ان دنوں میں روزہ رکھتے ہو بڑے صغیر ہو کر انہوں نے کہا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے پر اور جمعرات کو بیکار لوگوں نے آپ سے پوچھا اسکا باعث آپ فرمایا
 کہ بندوں کے اعمال ان دنوں میں سامنے لائے جاتے ہیں پیش کئے جاتے ہیں خداوند کریم کے سامنے تو بہتر ہے کہ
 ان دنوں میں نیک عمل خدا کے سامنے جاوے دوسرے حدیث میں ہے کہ رات کے عمل صبح کے عملوں سے پہلے اور صبح
 کے عمل شام کے عملوں سے پہلے اوسکے سامنے پیش کی جاتی ہیں ممکن ہے کہ یہ ہفتہ واری پیشی ہو روزانہ کے بعد اور ان
 میں سالانہ پیشی ہو یہاں **ب** فی صوم العشر ذیحجہ کے دسویں تا نہتہ تک روزہ رکھنا صحیح بعض از واجبات
 صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم تسع ذی الحجۃ ویوم عاشوراء
 وثلاثۃ ایام من کل شہر اول اثنین من الشہر والخمیس ترجمہ بعض نبی بریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے نو دن شروع ذیحجہ کے اور عاشوراء کے دن پھر پھر کے تین دن
 وچند ہی پر اور جمعرات کو **ف** احمد اور شاہی کی روایت میں ہے کہ نو چند ہی پر اور دو جمعراتوں میں تاکہ تین روزہ
 پورے ہوں یا ۱۳-۱۲-۱۵ تاریخ عمر ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من
 ایام العمل الصالح فیما احب الی اللہ من ہذہ الايام یعنی ایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد
 فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ وما لہ فلم یرجع من ذلک بشئ ترجمہ
 عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نیک عمل جسے دن میں اتنا اسد جل جلالہ کو
 پسند نہیں ہے جتنا ان دنوں میں پسند ہو تو ذیحجہ کے دس دنوں میں شروع سے دسویں تا نہتہ تک لوگوں نے کہا
 یا رسول اللہ جہاد بھی نہیں آپ نے فرمایا جہاد بھی نہیں بلکہ وہ جہاد جس میں آدمی اپنا مال اور جان لیس کر لے کر جہاد کرے
 روئے نہیں ہو جاوے مال بھی لٹ جاوے تو البتہ ان دنوں کی عبادت کے برابر ہوگا اس واسطے لوگوں نے کہا ہر روز کی

بہاؤ سے عاجز ہو وہ حجر کرے و اللہ اعلم **باب فی فطر العشر ذیحجہ کے دن و دنوں میں روزہ نہ رکھنا** عمن
عائشہ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائماً العشر قط ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی میں نے نہیں دیکھا کہ بقرہ کے دن میں آپ نے برابر روزہ رکھا ہو **ف** مراد
سے دن اول بقرہ کے ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دنوں میں یعنی سو گے و سو گین کو نیز
تاک تو اب ہے برابر روزہ بقرہ کے اور قیام کرنا اوس کے ہر شب میں برابر قیام شب کے پس مراد حضرت عائشہ کی
اس حدیث سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ میں نے نہیں دیکھا نہ دیکھا حضرت عائشہ کا دلیل نہیں ہے
کہ حضرت نے نہ کہا ہو اور یا یہ احتمال ہے کہ حضرت نے تو اب روزہ رکھنا اندر نوکھا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنا نہ ہوا
ہوا **باب فی صوم عرفہ بعرفہ** عن عائشہ کہ من قال کنا عند

ابی ہریرۃ فی سبیلہ فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحی صوم یوم عرفہ بعرفہ
ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ ہم ابی ہریرہ کے گھر میں بیٹھتے تھے اونکے پاس ابی ہریرہ نے ہم سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا ہے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے عرفات میں **ف** اس کی ضعف و ان کو افعال میں قصور ہوگا
عن الفضل بنت الحارث اننا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فاسلمت اليه فبدرج لبن وهو واقف على بعير
بعرفہ فشرّب ترجمہ الفضل بنت الحارث سے روایت ہے کہ لوگ اوکو پاس جب گئے لگے عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے روزہ کی مقدمہ میں تو بعضوں نے کہا کہ حضرت روزے سے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں میں نے ایک دو
کا پایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور آپ اپنی اونٹ پر کھڑے تھے عرفات میں تو آپ نے دودھ پی لیا (معلوم
ہوا آپ روزے سے نہ تھے) **باب فی صوم یوم عاشوراء** عاشوراء کے دن روزہ رکھنا عن عائشہ رضی اللہ

عنها قالت کان یوم عاشوراء یوما یصومہ قریش فی الجاہلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم یصومہ فی الجاہلیۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ صامہ وامن شاء ترکہ ترجمہ حضرت
فلما فرض رمضان کان هو الفریضۃ و ترک عاشوراء فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا عاشوراء دسویں تاریخ محرم قبول شہو اور صحیح اور بعضوں نے کہا نویں تاریخ بعضوں
نے کہا گیارہویں وہ دن تھا جس میں لوگ روزہ رکھتے تھے جاہلیت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہ جاہلیت
میں اس دن روزہ رکھتے تھے جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو اس دن روزہ
رکھنا حکم کیا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو فرض روزے رمضان کے روزے اور عاشوراء چھوڑ دیا گیا اب جب کا
چاہے عاشوراء کے دن روزہ رکھو جب کا چاہے نہ رکھو **ف** مگر رکھنا سنون یا سب سے جامع علما ہی اہل سنت ہیں

عن ابن عمر قال كان يوم عاشوراء نضوبه في الجاهلية فلما نزل رمضان قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم هذا يوم من ايام الله فمن شاء صامه ومن شاء تركه ترجمہ ابن عمر سے روایت
ہے کہ ایام جاہلیت میں عاشورہ کے دن ہم روزہ رکھتے تھے ہر جب رمضان فرض ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہ دن اللہ کے دنوں میں ایک دن جو چاہے اس میں روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دیے بغیر عشاء
میں) عن ابن عباس قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدينة وجد الیہ یهود یصومون
عاشوراء فسئلوا عن ذلک فقالوا هذا الیوم الذی اظهر اللہ فیہ موسی علی فرعون کخن
نضوبہ تعظیماً لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخزن اولے موسیٰ منکم وامن بصریامہ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں آئے تو عاشورا کے دن بھو دیون کو روزہ رکھی
ہوئی پایا تو آپ نے یہود کا اوس دن کے روزے کا سبب پوچھا تو یہود نے کہا اس دن میں اللہ نے موسیٰ کو قہر دیا فرعون
پر اور ہم روزہ رکھتے ہیں اُس کی تعظیم کیوہاں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تم سے زیادہ نزدیکتر ہیں موسیٰ
کے ساتھ اور حکم فرمایا روزہ رکھینا اُس روز عن عبد اللہ بن عباس یقول حین صام النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یوم عاشوراء وامن بالصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم تعظیہ الیہود والنصارا
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کان العام المقبل صمنا یوم التاسع فلم یات العام
المقبل حتی توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جو وقت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا عاشوری کے دن اور ہم کو حکم کیا اوس دن کے روزہ رکھنا صحابہ نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ یہ تو وہ روزہ ہے کہ جس کی تعظیم یہود اور نصاریٰ کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں
سال آئندہ تک زندہ ہوتا تو اگلے سال نوین کو روزہ رکھوں گا پھر سال آئندہ انے سے پیشتر آپ کے وفات ہو گئی فست
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاشوراء کا روزہ نوین تاریخ محرم کے چاہیے عن الحسن بن علی عجل قال اتیت ابن عباس
وهو متوسد مرداء فی المسجد الحرام فسالته عن صوم یوم عاشوراء فقال اذا رایت هذا الیوم
فاعدد فاذا کان یوم التاسع فاصبح صاماً فقلت کذا کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یصوم
فقال کذا کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ترجمہ حکم بن ابی عرجہ سے روایت ہے میں ابن عباس سے
آیا وہ اپنی چادر پر تکیہ لگائے ہوئے مسجد حرام میں بیٹھتے میں نے اون سے عاشوری کے روزے کو پوچھا انہوں نے کہا جب
تو محرم کا چاند دیکھ تو شمار کرنا شروع کر جب نوین تاریخ ہو تو روزہ رکھے میں نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں روزہ
رکھتے تھے انہوں نے کہا ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں روزہ رکھتے تھے مگر یہ حدیث پہلے روایت کے خلاف
اسی سے ہے جو پہلے صحابہ اور تابعین کے نزدیک عاشوراء محرم کی دسویں تاریخ ہے باب فی فضل صوم عاشوراء

کے روز کی تاکید محمد بن محمد بن مسلمہ عن عیسیٰ بن ابی اسلم ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
صائم یومکم هذا قالوا قال فاقموا بقیة یومکم واقضوه ثم حمید بن عبد الرحمن بن سلمہ نے اپنے
چچا سے روایت کیا کہ قبیلہ اسلم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم نے اس من (عاشورہ) کا
روزہ رکھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا جس قدر دن باقی ہے اسکو پورا کرو پھر اسکی قضا کرو شاید یہ جب
حکم دیکھو عاشورہ کا روزہ فرض تھا **باب فی صوم یوم وفضل یوم ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن فطار کرنا**
محمد بن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصیام الی اللہ تعالیٰ صیام
داؤد احب الصلوۃ الی اللہ تعالیٰ صلاۃ داؤد کا زینام نصفه ویقوم ثلثه وینام سدا سہ وکان
یفطر ویصوم یوماً ثم حمید بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا سب روزوں
میں اس کے نزدیک حضرت داؤد علی نبیا وعلیہ السلام روزہ پسند ہیں اور سب نمازوں میں اون کی نماز اس کو زیادہ پسند
وہ پہلی آدھی رات تک سوتے تھے پھر تہائی رات عبارت کرتی تھے پھر چار حصرات سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتا اور ایک
دن فطار کرتے (اسی کو صوم داؤدی کہتے ہیں) **باب فی صوم الثلاث من کل شمس ہر مہینہ میں تین روزہ رکھنا**
فت تیرہویں چودہویں پندرہویں جبکہ ایام بغض کہتے ہیں یا شروع مہینے پہلے دوسری تیسری کو محمد بن ابقیسی قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرانان فصوم البیض ثلاث عشرة واربعة عشرة وخمس عشرة قال قال ابن
کعب بنہ الدہر ثم حمید بن محمد بن ابقیسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کرتے تھے کہ ایام بغض کے روزہ
رکھیں۔ ۱۳ تیرہویں ۱۴ چودہویں ۱۵ پندرہویں۔ آپ نے فرمایا یہ ہمیشہ روزہ رکھو گے برابر ہے زمین جہلم بغض کی
اندرون میں رات کو چاندنی کی سفیدی ہوتی ہے اس واسطے کہ ایام بغض کہتے ہیں محمد بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصوم یعنی من عسرة کل شھر ثلاثۃ ایام ثم حمید بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین روزہ رکھتے یعنی پہلی دوسری تیسری تاریخ کو **باب من قال**
الاثنین والخمیس پیر اور جمعرات کا بیان محمد بن حفصہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصوم ثلاثۃ ایام من شھر الاثنین والخمیس والجمعۃ الاخری ثم حمید بن عبد الرحمن بن سلمہ نے اپنے
چچا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں تین روزہ رکھتے تھے ایک تو پہلے پیر اور پہلی جمعرات میں پیر ایک اور پیر
دوسرے ہفتے کے (سب تین روزہ ہو کر) محمد بن حنفیہ الخ عامی عنہ قالت دخلت علی ام سلمۃ فالتھا عن
الصیام فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرانان فصوم ثلاثۃ ایام من کل شھر اولھا
الاثنین والخمیس ثم حمید بن محمد بن خراعی نے اپنی ماں سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا کہ میں ام سلمہ کے پاس گئے اور ان سے
روزہ دن کو پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ حکم کرتے تھے کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو پھر

اودن میں پیر کا دن یا جمعرات کا ہفت یعنی نوچندی جمعات اور نوچندی پیر کو روزی رکھے پھر اور کہہ کے **یا اب**
من قال لا یبالی منی الشہر جس نے کہا مہینہ میں تین روزی جن دنوں میں چاہے کہے معاذۃ قالت قلت
 لعائشۃ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شہر ثلاثۃ ایام قالت نعم قلت من ای
 شہر کان یصوم قالت ما کان یبالی من ای ایام الشہر کان یصوم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ اونہی حضرت
 عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے اونہوں نے کہا ہاں پیر میں نے
 پوچھا کہ مہینہ میں کون سے دنوں میں کہتو تھی حضرت عائشہ نے کہا کسی دن کے پروا نہ کرتے تھے مہینے میں جس دن چاہتے
 رکھتے تھے یعنی کوئی ایام خاص مقرر نہ تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مہینہ میں تین روزی کافی ہیں جب چاہے
 رکھیں گے کچھ قید تیرہویں چودھویں پندرہویں کی نہیں لیکن اکثر حدیثیں اوتار اودن میں بھی واقع ہوئے ہیں پس نہ
 افضل میں اور ابھی کتنی طرحیں آئی ہیں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں اب رکھنے والی کو اختیار ہے جس طرح چاہے عمل کرے **یا اب**
 الثیۃ فی الصیام روزی میں نیت کرنا ضرور ہے **ف** حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت
 ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر ہونے سے پہلے روزی کی نیت نہ کی اوس کا روزہ درست نہ ہوگا
ف یہ فرض روزی میں **یا اب** فی الرحمۃ ذلک روزی میں نیت ضرور نہ ہونا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علی قال هل عندک طعام فاذا قلنا لا قال انی
 صائم ثم راد وکیع فدخل علینا یوما اخر فقلنا یا رسول اللہ اھنک لنا حیث یحسبنا لک فقال
 ادینہ قال طلعۃ فاصبح صائما وافطر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
 میری پاس آئے تو پوچھتے کیا تمہاری پاس کچھ کھانہ کی چیز ہے جب ہم کہتے کچھ نہیں تو آپ فرمائی میں روزی سے ہوں وکیع
 زیادہ کیا ایک دن آپ ہماری پاس آئے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہماری اس تحفہ یا حیص لاریس ایک کھانا ہے عرب میں کہتے
 اور گھی اور پنیر ملا کر بنا تھے میں نے تو ہم نے رکھ کر پوچھا آپ کیا کھا کر آپ نے فرمایا کھان ہی لاؤ طلحہ نے کہا آپ صبح کو روزہ سے
 کی نیت کر چکے تھے لیکن آپ نے روزہ توڑ دالا کیونکہ نفل تھا **ف** ام ہانہا قالت لما کان یوم الفتح فتح مکۃ
 جائت فاطمۃ فجلس علی بیدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامہا فی عنجینہا قالت فیما لہ
 الولیدۃ بانام فیہ شراب فناولتہ فتریبہ ثم ناولہ امہا فی فشربت منه فقالت یا رسول اللہ
 لقد افطرت وکنت صائمۃ فقال لھا اکنت تقضین شئنا قالت لا قال فلا یضرک ان کا بقوی
 ترجمہ ام ابیانی سے روایت ہو کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بطن میں طرفت آکر
 بیٹھیں اور ام ابیانی حضرت کے دہنی طرف تھیں پس ایک نوڈھی ایک برتن لیس کر آئی اوس میں کچھ میو کی چیز تھی تو انہی
 حضرت لگا لی ہیں

وہ برتن حضرت کو دیا حضرت نے اس پر بیٹھ گیا اور وہ برتن حضرت کو دیا تو اس نے بھی اس پر بیٹھ گیا اور کہا
یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ کیا کیونکہ میں روزہ دار ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو کچھ قصدا کرتی تھی یعنی
روزہ قضا رمضان کا یا نذر کا تھا کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا اگر روزہ نفل ہو تو تجھ کو کچھ ضرر نہیں کرتا **ف** یعنی کچھ
گناہ نہیں ہوا اب اختلاف ہے کہ قضا نفل روزہ کی جب اس کو توڑ ڈالی کہ نافرور ہو یا نہیں کسی شے کے نزدیک قضا
ہے اور بھی صحیح ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے اس کو عرصہ میں ایک روزہ رکھو **باب من رآہ علی القضا**
جن لوگوں کے نزدیک نفل روزہ توڑ دینے قضا واجب ہوگی اون کی دلیل **عن عائشہ قالت اھلک والحفصۃ**

طعاما وکنا صائمین فافطرنا ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا لا یا رسول اللہ انا
اہل بیت لنا حدیثہ فاشتمی سناھا فافطرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا علیکم ما صوموا
مکنا لہ یومہ الآخر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میری اور حفصہ کے واسطے کہا گیا کہ تم دو دن روزہ
دار تھے تو ہنسنے روزہ کہو لا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہماری بیس ہدیہ آیا اور
کہانے کو ہمارا جی چاہا تو ہم نے روزہ توڑ ڈالا آپ نے فرمایا کچھ قباحات نہیں اس کو بدلے ایک روزہ رکھ لینا **ف** یعنی روزہ
توڑنے میں تم پر گناہ نہیں ہوا اب اس کا مدار کہ یہ ہے کہ اس روزہ کی قضا کر لینا یہ قول ابو حنیفہ اور مالک اور اہل حدیث
کا ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک قضا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے چاہی قضا کر چاہی نہ کرے کیونکہ دوسری
حدیث میں ہے نفل روزہ رکھو والا اپنی نفس کا مختار ہے یعنی چاہے روزہ قائم کرے چاہے توڑ ڈالے امام مالک اور ابو حنیفہ
یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ حدیث ہماری مذہب کے منافی نہیں کیونکہ مختار ہونے کے یہ معنی ہیں کہ روزہ رکھو یا توڑ ڈالو اللہ تعالیٰ میں
اس کو اختیار ہو اور اس سے یہ نہیں نکلا کہ اس پر قضا نہ ہوگی بالجملة قضا کر لینا بالاتفاق بہتر اور موجب اعتبار ہے
باب المراقۃ تصوم بغیر اذن ورجھا عورت کو نفل روزہ بغیر اپنے خاوند سے پوچھے درست نہیں **عن عائشہ**

یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المراقۃ وبعلاھا شاھدا لا باذنہ غیر رمضان
ولا تاذن فی بیتہ وھو شاھدا لا باذنہ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا عورت روزہ نہ رکھی بغیر نفل جب خاوند اس کا موجود ہو بغیر اس کے حکم کے سوائے روزہ رمضان کے اور بغیر اپنے
خاوند کی پروا کی کہ جب وہ موجود ہو کسی کو اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے **ف** یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو
اس کو پاس اس کو نفل روزہ رکھنا درست نہیں بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صریحا ہو یا لائے اس کو کہ تکلیف ہوگی اس کو
صحبت کر نیکی طرف سے اور حدیث میں تو مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہ حجت ہے شافعیہ پر کہ اوہنوں نے تشننا
کیا ہے عذر اور عاشور کی روزہ رکھو۔ اور یہ میں مست عورت کو کہ اذن ہو کہ یک گھر میں انیکا بغیر اذن خاوند کے اینو لا خوا
قربتی ہو یا نیست یہ بتی ہے کہ عورت کو بھی بغیر اجازت خاوند کے نہ اذن ہو **عن ابی سعید قال جادت امرأتہ الی**

کی نہ کوئی شرط ہے نہ کوئی مدت مقرر ہو یا **باب** این زیکر و الا اعتکاف اعتکاف کہاں اور کچھ کہنا چاہیے

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان قال وقد ارانے

عبداللہ المکان الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد ثم حمیہ ابن

عمر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی تھے رمضان کے اخیر ہے میں نافع نے کہا عبداللہ

مجھے وہ مقام بتلایا جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے مسجد نبوی میں **ف** اس معلوم

ہوا کہ اعتکاف مسجد میں چاہیے **ابن عمر** میرے **قال** کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف کل رمضان

عشرۃ ایام فلما کان العام الذی فتن فیہ اعتکف عشرین یوماً ثم حمیہ ابن عمر سے روایت ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے بیس دن اعتکاف کیا کرتے تھے ہر جب وہ سال آیا جس میں آپ

کی فتنہ روح ہوئی تو آپ نے اوس سال کے رمضان میں بیس دن تک اعتکاف کیا **باب** المعتکف ینخل

البیت لِحاجتہ تنکف گھر میں باہر یا بیابان کے لیے جاوی **عن عائشہ** قالت کان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف ید فی الی ماسہ فارجلہ وكان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان **محمد**

حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو میری طرف اپنا سرزدیک کرتے اور

آپ مسجد میں ہوتے تو میں آپ کے سر میں لٹکی کر دیتی اور آپ سوئے حاجت انسانی کے گھر میں نہ آتے **ف** یہ بیان

اس پر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو درست ہو اور کا اعتکاف باطل نہیں ہوتا اور کس گہی کرنا ہی درست

ہے **عن عائشہ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون معتکفاً فی ما ولی ماسہ من خلل

الحجۃ فاعسل راسہ ثم حمیہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے تو

اپنا سر حجرہ کے سوراخوں سے اندر کر دیتے میں آپ کا سر دھو دیتی دوسری روایت میں ہر فارجلہ و انلا حاض میں

لٹکی کر دیتی آپ کے سر میں حالانکہ میں جائزہ ہوتی **عن صفیہ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکفاً

فانتیۃ ازودہ لیلا فخرتہ ثم فتمت فانتقلت فقام مع لیقبتلی وکان یسکنہا فی دار اسامۃ

بن زید فرجالات من الانصار فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم علی سلما انہا صفیۃ بنت حبیبی قال سبحان اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان ینسب

من الانسان حجری الدم فخشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئاً او قال **شر** **محمد** صفیہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھو میں اون کے پاس گئی ملاقات کو رات کی رات اور میں نے آپ سے

باتیں کیں بعد اوسکے میں اٹھی اور لوٹی آپ مجھے میری ساتھ اٹھی میرے پہنچانے کو اور صفیہ کا گہراون دونوں میں

اسامہ بن زید کے مکان میں تھا راہ میں دو آدمی لٹساری ملے انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

تو جلد چلنے لگے آپ نے فرمایا اپنی چال ہو چلو (جلدی نہ کرو) یہ صغیرت جیسی ہو دینے تم دونوں پر دل میں کچھ گمان نہ کر
نہ کر کہ رسول اس وقت اندر سری رات میں ایک عورت کے ساتھ جا رہے ہیں یہ عورت غیر نہیں ہو بلکہ میری بیوی کو
اون دونوں نے یہ سن کر کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنی ہمارا گھر ایسا گمان آپ کی نسبت نہیں ہو سکتا آپ اپنے
کے رسول ہیں تمام برائیوں اور گناہوں سے معصوم اور پاک ہیں) آپ نے فرمایا نہیں شیطان مثل خون کی آدمی کے ہر
رگ میں حرکت کرتا ہے تو جو خوف ہو کہ اس پر تمھاری دل میں بری بات نہ ڈالی (یعنی بدگمانی میری نسبت تمھارے دل
میں نہ جاوے) **باب المعتكف يعود المريض متكف بما يرى من غير أن يمسك يده** **عمر عائشة قال ان النبي قال**

كان النبي صلى الله عليه وسلم يمرض بالمريض وهو معتكف فيمك ما هو ولا يعن ج لسان عنه وقال
ابن عباس قالت ان كان النبي صلى الله عليه وسلم يعود المريض وهو معتكف ثم رجمه حضرت
عائشة سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پر گزرتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے پس گنہے جس طرح کہہ تے پئے
نہ ٹھرتے نہ پوچھتے اوس کا حال ابن عباسی کی روایت میں ہو کہ آپ بیمار پر سی کرتے تھے حالت اعتکاف میں **ف**
یعنی بیمار پر سی کو جاتے نہ ٹھوگر اگر راہ میں چلتے چلتے کوئی مریض مل گیا تو اوس کا حال پوچھ لیتے اس میں کچھ تباہت نہیں
عمر عائشة انها قالت السنة على المعتكف ان لا يعود مريضاً ولا يشهد جنازة ولا يمسك يده ولا

يباشرها ولا يخرج جرحاً جرحاً لا يلبس منه ولا اعتكاف الا بصوم ولا اعتكاف الا في
مسجد جامع ثم رجمه حضرت عائشہ سے روایت ہو اعتکاف کرنا ولے کو بہت ہو کہ عبادت نہ کر مریض کی اور نہ
جنازہ کی نماز کے واسطے حاضر ہو (یعنی ہاں مسجد کے) اور نہ عورت کو چھو دی اور نہ عورت سے مسابقت کر دی اور نہ کلم
کی واسطے نکلے سوئی ضرورت کے کام کے (یعنی شہادت یا چاند وغیرہ کے لیے) اور بغیر روزہ کے اعتکاف درست
نہیں ہوتا اور نہ بغیر جامع مسجد کے **ف** مراد اوس سے مجامعت ہو اور وہ اعتکاف کو باطل کرتا ہو ساتھ اتفاق کے
اور نہیں ہے مراد اوس سے یہاں ہاتھ لگانا کیونکہ ہاتھ لگانے سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا اور بعضوں کے نزدیک
اگر شہوت ہو ہاتھ لگا دی تو اعتکاف باطل ہوگا اور مسجد جامع کی قید مالک اور شافعی کے نزدیک نہیں ہو مسجد میں
درست ہو **عمر ابن عمر** ان عمر رضی اللہ عنہ جعل عليه ان يعتكف في الجاهلية ليلة او يوم عند

الكعبة فقال النبي صلى الله عليه وسلم فقال اعتكف وجم ثم رجمه ابن عمر سے روایت ہو کہ عمر
نے جاہلیت کے زمانے میں نذکی تھی ایک رات یا ایک دن اعتکاف کر لیا کعبہ کے پاس نہنوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھ **عمر عبد اللہ بن بدیل** باسناد کا بخوہ قال
فبما هو معتكف اذ كبر الناس فقال ما هذا يا عبد الله قال سبي هو اذن اعتكفم النبي صلى
الله عليه وسلم قال تلك الجارية فارسلها معهم ثم رجمه دوسری روایت میں بھی ایسی ہی آتا ہے

کہ عمر اعتکاف میں تھے یکایک لوگوں نے بخیر کسی عمر نے عبداللہ سے پوچھا کیا ہے اسی عبداللہ عبداللہ نے کہا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کر دیا آپ نے فرمایا اس کو بھی ہر اوس کو یہی اون کے
ساتھ کر دیا **باب المستحاضۃ تعتکف مستحاضۃ اعتکاف کر سکتی ہے عورت عائشہ رضی اللہ عنہا**
قالت اعتکفت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من ازواجه فکانت تری الصفرۃ والحمرۃ
فرمبا وضعتا الطست تحتہا وہی تصلی ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک
عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں سے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا اون کو نزدیکی یا سرخی آتی
تھی (استحاضہ سے) تو کبھی ہم اون کے تلطشت رکھتے تھے اور وہ نماز پڑھا کرتی تھیں فقط اعتکاف پورا ہوا۔

اول کتاب الجہاد

جہاد کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب ما جاء فی الجہاد ہجرت کا بیان عمر بن عبداللہ الخدیج ان اعرابیا سال النبی صلی

اللہ علیہ وسلم عن الجہاد فقال ویحک ان شان الجہاد شدید فہل لک من ابل قال نعم

قال فہل تؤدی صدقۃا قال نعم قال فاعل من وراء البحار فان اللہ لئن ترک من عملک

شیئا لمرحمۃ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کو

آپ نے فرمایا یا نبی ہجرت بہت مشکل ہے تیری پاس کچھ روٹ ہیں بولا ہاں آپ نے فرمایا تو اون کی زکوۃ ادا کرتا

ہو بولا ہاں آپ نے فرمایا ہر کہیں بھی دریاؤں کے اوس پارہ کر تو عمل کر اللہ تعالیٰ تیرے عمل میں سے کچھ کم کرے گا

ف یعنی ہجرت اس کا نام تہڑی ہے کہ فقط اپنا ملک چھوڑ دی بلکہ سب گناہوں کو چھوڑنا ضرور ہے

شیخ قال سالت عائشہ رضی اللہ عنہا عن البداۃ فقال قلت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم یبدو الی ہذہ التلاع واثہ امراد البداۃ مرقا فارسل الی ناقة محرمۃ من ابل الصدقۃ

فقال لیا عائشہ ارفقی فان الرفق لم یکن فی شہء قط الا نزلتہ ولا نزع من شہء قط الا

شانہ ترجمہ شریح سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ سے پوچھا بدادت کو ریدادت جنگل میں رہنا آبادی سے چل کر

جائنا خلوت اور عبادت کیو سطر انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں جاتے تھے ان بہاؤں کی طرے تھیں

پانی کے بہاؤ جو بہاؤں کے اوپر سے ہوتے ہیں نیچے کو ایک بار آپ نے جنگل جانے کا ارادہ کیا تو میرے پاس ایک اونٹ

بھیجا جس پر سوار ہوئی نہیں ہوئی تھی اور میں نے نیا پٹیاں صدقے کے اونٹوں سے اور آپ نے فرمایا اسی عائشہ رضی اللہ عنہا

نرمی ہو وہ خیر عمدہ ہو جاتی ہے اور جس میں سے نرمی نکل جادی وہ عیب دار ہو جاتی ہے **باب فی الجہاد**

اهل الفتحة کیا ہجرت تھو گئی نہیں ہرگز نہیں **عمر معاویہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم يقول لا تنقطع الهجرة حتى تنقطع التوبة ولا تنقطع التوبة حتى تطلع الشمس من مغربها
 ترجمہ معاویہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی نہ توبہ
 توبہ ختم نہ ہوگی اور توبہ ختم نہ ہوگی جب تک آفتاب کچھ کی طرف سے نہ ٹھیکے گا **ف** کہ ہمیشہ دار الکفر اور دار المعاصی سے
 ہجرت کرنا دار الاسلام اور دار العدل کی طرف بہتر ہے **عمر ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 يوم الفتح ففتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية واذا استغفرتم فانفروا **ترجمہ** عبد اللہ بن
 سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے فوجیوں کو اب ہجرت نہیں ہو کر کیونکہ مکہ خود دار الاسلام
 ہو گیا (لیکن جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے جب تک کہ حکم جہاد کے نیو ٹھکنے کا تو کچھ عذر عامر قال فی جہاد عبد اللہ
 بن عمر وعنده القوم حتى جلس عنده فقال اخبرني بشئ سمعته من رسول الله صلى الله عليه
 وسلم فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المسلم من سلم المسلمون من لسانه و
 يده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه **ترجمہ** عامری سے روایت ہے ایک شخص عبد اللہ بن عمر کو پاس آیا اور
 ان کے پاس لوگ بیٹھتے تھے وہ بھی بیٹھ گیا اور کہا تباؤ مجھ کو کچھ دس مین سے جو تم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ
 سے مسلمان کچھ دین (زبان سے بُرا نہ کہے ہاتھ سے تکلیف نہ دیوے) اور ہر جہاد وہ جو چوڑے سکاؤں خیزوں کو حق سے
 اللہ سے منع کیا ہے نہ وہ جو صرف اپنا ملک چھوڑ دے **ی** آپ فی کئی الشام شام میں ہونے کی نصیحت **عمر**
 عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ستكون هجرة بعد هجرة فها
 اهل الارض الزعم مهاجر ابراهيم وسيقى الارض شرا اهلها تافظهم ارضوهم تقدروهم
 نفس الله وتحشرهم الناصع القردة والخنازير **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے سنا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمائی تھی قریب ہے کہ اس ہجرت کے بعد یہ جو رسول اللہ اور صحابہ نے مکے سے دینی کو ہجرت
 کی (ایک اور ہجرت ہوگی) قیامت (قریب) اوس وقت میں بہتر وہ لوگ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کے محجروں کو لازم
 پکڑینگے (یعنی شام میں رہنا اختیار کریں گے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام نے عراق سے شام کی طرف ہجرت کی تھی) اور زمین میں
 وہ لوگ رہ جاویں گے جو بدترین ہیں زمین کے رہنے والے والوں میں سے پینک دیگی اور کواؤں کی زمین رہیں جو ایک ملک سے
 دوسرے ملک جاویں گے بہاؤ نہ کریں گے بُرا جانے کا اور کواؤں جل جلالہ اور اکٹھا کر دیگی ان کو آگ بندہ دن اور سورہ دن کو تار
ف شاید آگ سے مراد وہ آگ ہے جو قیامت کے قریب ٹھیکے اور لوگوں کو پکڑے گا شام کو ایجاد دیگی یا اور جہنم کی آگ ہے
 بندہ سورہ خود وہ لوگ ہیں جنہیں طعم اور حرص اور جیسا فی بھری ہوئی ہوگی یا شتر اور کواؤں کے ساتھ ہوگا اللہ اور

اور سکا رسول خوب جانتا ہے۔ اس حدیث سے ملک شام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **عن ابن حوالہ** قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیصد لاکھ مال ان نکونوا جنودا مجتہدا جند بالشام وجند باليمن و
 جند بالعراق قال ابن حوالہ خلی یارسول اللہ ان اردت ذلك فقال علیاک بالشام فانها
 سفیرة الله من ارضه یجتنی الیہا خیرته من عباده فاما اذا البیت فعلیکم یمینکم واستقوا من
 عندکم فان الله توکل لی بالشام واهله ترجمہ ابن حوالہ سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ترجمہ کیا ایسا وقت آویگا تمہاری شکر جہاد ہوں گے ایک شکر شام میں ایک یمن میں ایک عراق میں ابن
 حوالہ نے کہا یا رسول اللہ مجھ پر بتائیے میں کس شکر میں ہوں اگر یہ زمانہ پاؤں آپ نے فرمایا لاؤ کم شام کو کیونکہ شام کا ملک
 بہترین ہے پر وہ کار کی رخیہ زمانی میں جمع کر لیا اللہ اس ملک میں اپنی نیک بند کو اگر نہ مانو تم شام کا رہنما تو
 یمن میں رہو اور اپنی حوضوں سے پانی پلاؤ کیونکہ اللہ نے کفالت کی ہو میری شام کے ملک اور وہاں کر رہو والو کی
 رہیں پناہ لیا اللہ اس ملک کو اور وہاں کے مینے والو کو کافروں کے غلبے اور شر سے **باب** فروع الجہاد
 جہاد ہمیشہ ہو گا **عن** **عمران بن حصین** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طایفة من امة
 یقاتلون علی الحق ظاہرین علی منافواہم حتی یقاتل اخرہم المسیم الدجال ترجمہ عمران بن
 حصین سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر رہے گا اور اس کا اپنی
 دشمن سے یہاں تک کہ آخری امت میری دجال ہو گی **باب** امام محمدی یا عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو کر **باب**
 فی ثواب الجہاد جہاد کا ثواب **عن** **ابو سعید بن النضر** صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل ای المؤمنین اکمل
 ایمانا قال رجل یجہد فی سبیل اللہ بنفسہ ومالہ ورجل یعبد اللہ ویشعب من الشعب قال
 کفی الناس شرة ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کس مومن کا ایمان کامل
 ہو آپ نے فرمایا اس شخص کا جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ میں جان اور مال سے اور اس شخص کو جو اللہ کی عبادت کرتا ہو کسی
 بہادری کی گہائی میں کسی شخص کو برابر ہی اس سے نہیں پہنچتی **باب** فی التہ عن السیاحۃ سیاحی کی ممانعت **عن**
ابو امامہ از رجال قال یارسول اللہ انزلنی بالسیاحۃ قال التبیح صلی اللہ علیہ وسلم ان سیاحۃ
 اہل الجہاد فی سبیل اللہ عن رجل ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھے اجازت ہو گی
 سیاحت کی آپ نے فرمایا میری امت کی سیاحت جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ میں **باب** توجہ سیاحت کافروں کا ملک دیتا
 کر نیک واسطہ ہو اور وہاں کے حالات اور ادوں کی طاقتیں پہنچانی کو وہ بہتر ہے بیکار سیاحت نہ ہو **باب** فی
 فضل الفضل فی الغزو ترجمہ جہاد سے جب فارغ ہو کر لوے اور کا ثواب یا لوتی وقت پہر کافروں کا چھپا کر ہو تو اس کا
 ثواب اس کو قتل اور قتلہ ہو **عن** **عبد اللہ بن عمر** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قتلة کعزوة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھنڈا مثل جہاد کی ہو تو اب میں یہاں
 فی فضل قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز بہت ثواب ہے جو کہ قیس بن شماس قال جانت امرنا النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہام خلا وہو متغیبة تسال عن ابیہا وهو مقتول فقال لہا
 بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم جئت تسالین عن ابیک وانت متغیبة فقال انت ازنا
 ابی فلما ارذأ حیاتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبک لہ لبحر شہیدین قالت ولم
 ذاک یا رسول اللہ قال لانہ قتلہ اهل الکتاب ثم حمیہ قیس بن شماس سے روایت ہے ایک عورت امی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کا نام خلا تھا نقاب ڈال رہی تھی کوڑھنڈ ہوتی ہوئی (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ جہاد کو گیا تھا) ایک صحابی نے کہا تو بیٹے کو توڑھنڈ ہونے لگی ہے اور نقاب ڈالی ہے (یعنی ایسی صیبت کہت
 میں پردہ پوشی کیسی) وہ بولی میرا کجا جاتا تو میں اپنی جیابھی کہہ دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری بیٹی
 کو دو شہید ہو گیا تو اب یہ پردہ بولی کیوں یا رسول اللہ اپنے فرمایا اس کو اہل کتاب نے مارا معلوم ہوا کہ اہل کتاب سے
 لڑنا بہت اور قوموں کے زیادہ ثواب ہے (یہاں) **باب** فدرک البحر فی الغزو و جہاد کے لیے دیر میں سوار ہونا
 عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیرکب البحر الحاج او معتمرا و غاذا
 فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا و تحت النار جحر آرمجہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار ہو دیر میں اگرچہ یا عمر کی نیت سے یا جہاد کی نیت سے (یعنی احتیاطی اور نذر بھی ہے ورنہ تجارت
 اور سوداگری اور ملاقات احباب کے لیے جہاز میں سوار ہونا درست ہے) کیونکہ سمندر کے تلے آگ ہے اور آگ کے
 سمندر (یعنی آفت پر آفت ہو خوف کا مقام ہے) عن انس بن مالک قال حدثتني امرأ حرام بنت
 ملحان اختام سلیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عندہم فاستيقظ وهو یضحک
 قالت فقلت یا رسول اللہ ما اضحک قال آیت قوم امنیز کب ظہر ہذا البحر
 کالمملوک علی الاسرة قالت قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال فانک منہم
 قالت ثم نام فاستيقظ وهو یضحک قالت فقلت یا رسول اللہ ما اضحک فقال
 مثل مقالته قالت قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال انت من الاولین قال
 فتزوجہا عبادہ بن الصامت فنزلی البحر فخالہا معہ فلما رجع قریب لہا بغلة لتركہا
 فصرعہا فانذرت عنقہا فماتت ثم حمیہ انس بن مالک سے روایت ہے یہ حدیث بیان کی احمر بنت
 ملحان (انس کی خالہ نے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس دن کو سوئے پھر آپ جاگے بہتے ہوئے
 ام حرام نے کہا میں نے پوچھا رسول اللہ آپ کیوں نہیں سوئے آپ نے فرمایا میں نے چند لوگوں کو اپنی امت میں سے دیکھا

جو اس دریا پر سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں رُبری شان اور شوکت ہے) ام حرام نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ لوگوں میں سے کسی آپ نے فرمایا تو انہی میں سے ہے پھر آپ سو گئے پھر نہتی ہوئے جا گئے ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ کیون نہتی ہیں آپ نے وہی فرمایا ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ کیجئے کہ اللہ مجھ کو دن میں سو کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہر چکی ان میں سے کہا ام حرام سو عبادہ بن مسعود نے نکاح کیا پھر انہوں نے کہا کیا درمیان رحضرت عثمان کی خلافت میں کفار روم سے تو ام حرام کو بھی لے گئے سب لوٹی تو ایک خچر آیا دن کی سواری کے لیے اور خچر نے ام حرام کو گرا دیا دن کی گردن ٹوٹ گئی وہ گر گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچ ہوئی اور انہوں نے انس بن مالک انہ سمعہ یہ قول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذهب الى النساء يدخل على

ام حرام بنت ملحان وكانت تحت عباد بن الصامت فدخل عليها يومها فاطمته وجلسا تفلا راسه وساق هذا الحديث ترجمہ دوسری روایت میں یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بکرتے تو ام حرام بنت ملحان یہاں جاتے وہ عبادہ بن مسعود کے نکاح میں تھیں ایک دن آپ اون کو بایں گئے آپ کو انہوں نے کہا کہلایا اور بیٹھ کر آپ کے سر کے جوئیں دیکھو لگتے ہیں پھر بھی حدیث بیان کی تیسری روایت میں یوں ہے حضرت انس بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستيقظ وكانت تغسل راسها فاستيقظ وهو

يغسل راسها فقال يا رسول الله اتغسل من راسي قال لا وساق هذا الخبر يزيد وينقص ترجمہ ام سلمہ کی بہن (ام حرام) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے پھر جا گئے وہ اپنا سر سوئے پھر تھیں تو آپ جا گئے نہ تو ہوئے انہوں نے پوچھا کیا آپ میرے سر پر نہتی ہیں آپ نے فرمایا نہیں پھر ہی حدیث بیان کی کم و بیش ام حرام انحضرت کی خالہ رضاعی تھیں یا آپ کے والد کی خالہ تھیں پھر حال آپ کی محرم تھیں (عمر ام حرام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المايد في البحر الذي يصيبه الفلج اجر شهيد والفرقة اجر شهيدين ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دریا میں سوار ہو کر یا جہاؤں کے لیے پھر اونس کا سر گھومی اور قی کرے تو اس کو قصید کا ثواب ہے اور جو ڈوب دے تو دو شہیدوں کا ثواب ہے (عمر ام حرام عن ابی ہاشم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثة كلهم ضامن على الله غر وجل خمر غازيا في سبيل الله غر وجل فمضوا ضامن

على الله حتى يتوفاه فيدخل الجنة او يردده بمانا من اجر وغنيمة ورجل راح الى المسجد فمضوا ضامن على الله حتى يتوفاه فيدخل الجنة او يردده بمانا من اجر وغنيمة ورجل راح الى المسجد فمضوا ضامن على الله حتى يتوفاه فيدخل الجنة او يردده بمانا من اجر وغنيمة ورجل راح الى المسجد فمضوا ضامن

ضامن على الله غر وجل ترجمہ ابوامامہ علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہیں جن کا اللہ ضامن ہے ایک وہ جو اندر کے راہ میں جہاد کو نکالے اور اس کا ضامن ہو یا اس کو مار کر جنت میں داخل کرے یا زندہ کرے اور دوسرا وہ جو غنیمت والا کرے دوسری وہ شخص جو مسجد کو چلے اور اس کا ضامن ہے اگر مر جاوے گا جنت میں جاوے گا

تہ اجر نماز و روزه و ستر النفاق السّادس عشر انشاء اللہ علی

فحضرت یارہ یازوم سنہ ابی داؤد علیہ رحمۃ

باب	باب	باب	باب
۱۰۰۱ عسری کہاں تک وقت	۱۰۰۲ جو شخص ابی کی رضائیں کرے تو کیا	۱۰۰۳ شش ہفتہ کے روزی کی کیا	۱۰۰۴ روزہ دہ کی دعوت کی کیا
۱۰۰۵ کو خوشی میں نہ کرے اور نہ غم میں	۱۰۰۶ کفارہ دیکھ	۱۰۰۷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا	۱۰۰۸ جب روزہ دہ کرنا کے لیے
۱۰۰۹ سائے ہو	۱۰۱۰ جو شخص رمضان روزہ دہ کی کیا	۱۰۱۱ روزہ کی تہ کو اور کیا بیان	۱۰۱۲ لایا جاوے تو کیا کہے
۱۰۱۳ روزہ کو وقت افطار کرے	۱۰۱۴ جو شخص پہلے روزہ میں کیا ہے	۱۰۱۵ پیر اور جمعرات کا روزہ	۱۰۱۶ اعتکاف کا بیان
۱۰۱۷ روزہ جلد ہو کر نہ ہو	۱۰۱۸ عینا کی تہا کہ نہیں دیکرنا	۱۰۱۹ بیچ کی دین میں نہ کرنا	۱۰۲۰ اعتکاف کہاں اور کس جگہ کیا جائے
۱۰۲۱ کس چیز پر روزہ افطار کری	۱۰۲۲ جو شخص عینا دہ کو دہ روزہ کی	۱۰۲۳ بیچ کے دن میں نہ کرنا	۱۰۲۴ شہادت گھر میں یا دنیا میں یا
۱۰۲۵ افطار کے وقت کیا کہے	۱۰۲۶ سفر میں روزہ کی تہ کا بیان	۱۰۲۷ عذر و دلالت میں روزہ کی	۱۰۲۸ کسے لیے جاوے
۱۰۲۹ اگر کتنا بڑا ہو تو پہلے روزہ افطار کرے	۱۰۳۰ سفر میں روزہ نہ کرنا بہتر ہے	۱۰۳۱ عاشورا کے دن نہ کرنا	۱۰۳۲ شہادت یا دہری کرنا جاوے
۱۰۳۳ نہ کرے روزہ کا بیان	۱۰۳۴ بھنگو نہ کرنا سفر میں روزہ کی	۱۰۳۵ عاشورہ کے روزہ کی کیا	۱۰۳۶ ستھان افطار کیا کر سکتی ہے
۱۰۳۷ روزہ میں نہیت کرنا	۱۰۳۸ جیسا نہ ہو تو کہاں افطار کرے	۱۰۳۹ ایک دن روزہ کرنا اور ایک	۱۰۴۰ ہجرت کا بیان
۱۰۴۱ روزہ میں سوک کرنا	۱۰۴۲ کتنی مسافت میں روزہ افطار کرے	۱۰۴۳ دن افطار کرنا	۱۰۴۴ کیا کیا پوتہ تہ کو نہیں گزرنے
۱۰۴۵ روزہ بار کو برہاں کی کیا	۱۰۴۶ کہنا چاہی تو پہلے پانی پھر روزہ کی	۱۰۴۷ ہر شخص میں نہ کرنا	۱۰۴۸ شام میں نہی کی فضیلت
۱۰۴۹ اور ان میں ابی کی تہ روزہ میں	۱۰۵۰ عید الفطر اور حج کے دن نہ کرنا	۱۰۵۱ پیر اور جمعرات کو روزہ کی	۱۰۵۲ جھجھ دھجھ نہ کرے
۱۰۵۳ روزہ دہ چھپنے کا روزہ کرنا	۱۰۵۴ ایام بین ۱۲-۱۳ و ۱۴ و ۱۵ روزہ کی	۱۰۵۵ جس نے کہا نہیں میں میں نہیں	۱۰۵۶ جہاد کا ثواب
۱۰۵۷ روزہ میں بچہ کی عادت	۱۰۵۸ کہے جسے کہ روزہ نہ کرنا کیا ہے	۱۰۵۹ بدو جن دن میں چور کرے	۱۰۶۰ سیاحی کی عادت
۱۰۶۱ جو شخص رمضان میں جو کو افطار کرے	۱۰۶۲ ہفتے کے دن روزہ نہ کرنا	۱۰۶۳ روزہ میں نہیت کرنا اور نہ	۱۰۶۴ جہاد میں نہ کرنا اور نہ
۱۰۶۵ سو وقت سرگھانا	۱۰۶۸ ہفتے کے دن نہ کرنا کیا عادت	۱۰۶۹ روزہ میں نہیت خضر نہ کرنا	۱۰۷۰ لوتی نہ کرنا اور نہ
۱۰۷۱ روزہ و آیت قرآن کریم	۱۰۷۴ ہمیشہ روزہ نہ کرنا کیا ہے	۱۰۷۵ جن لوگوں نے نہ کرنا اور نہ	۱۰۷۶ ثواب اس کو تو کیا ہے
۱۰۷۷ روزہ دار جو بیوی تو کیا	۱۰۷۹ حرم میں نہ کرنا کیا ہے	۱۰۸۰ منشاء و بیگ کی کیا	۱۰۸۱ روم سورہ بابت ثواب
۱۰۸۳ روزہ و اس سال کا جہاد	۱۰۸۶ عرم کہنے میں روزہ نہ کرنا	۱۰۸۷ عورت کو غسل نہ کرنا اور نہ	۱۰۸۸ جہاد کو نہ کرنا اور نہ
۱۰۸۹ جو کچھ یہ بشارت کرے	۱۰۹۰ شعبان میں نہ کرنا	۱۰۹۱ پوچھو درستی	۱۰۹۲

الحشر السادس عشر

پارہ سولہواں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب فی فضل قتل کافر جو شخص کسی کافر کو مارے تو کتنا ثواب ہوگا **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع فی النار کافر وقاتلہ ابدًا ترجمہ الی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کافر کو مارے اور اس کا قتل کرے تو وہ اللہ کے دوزخ میں ہے جس سے اللہ کے دوزخ میں جہاد میں مارا وہ غلو و دوزخ سے بچا جائے **باب** فی حرمت نساء المجاہدین علی القاعدین جہاد کرنا تو مکمل طور پر حرام ہے **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمت نساء المجاہدین علی القاعدین حرمت امیہاتہم و ما من جل من القاعدین یخلف رجلاً من المجاہدین فی اہلہ الا نصب لہ یوم القیۃ فتیل لہ هذا قد خلفک فی اہلک فتد من حسناتہ ما شئت فالتفت الینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اظنک کان قنذب رجلاً صالحاً وکان ابنی لیل اراد قنذبا علی القضاء فابی علیہ و قال نادرید الحاجة بدرہم فاستعین علیہا رجل قال واینا لا یستعین فی حاجتہ قال اخرجونی حتی انظر فاخرجہ فتواری قال سفیان بن عیینہ ما ہو متوارا و وقع علیہ المہبت فبات ثم حمیہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غازیوں کی بی بیوں کی حرمت خاندان نشین لوگوں پر ایسی ہے جیسے اون کو مائون کی حرمت ہے ہر جو خاندان نشین و مجاہدین مرد و عورت گھر بار کی خدمت میں ہو رہے ہوں ان کے اہل میں خیانت کر کے بیٹے اون کی بی بیوں کے بے کلام کرے یا اون پر مد نظر ڈالے تو قیامت کے روز وہ شخص کٹھا کر دیا جائے گا اور مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس شخص نے خیانت کی تیری بی بی کے مقدس میں اب تو اس کی نیکیاں جتنی چاہو پور کر دے بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم نے کیا سمجھا ہو **عن ابی ہریرۃ** یفرج جب مجاہد کو قتل کر دیا جائے گا غائب کی نیکیاں لے لینے کا خود کہاں تک لیگا یعنی بے لیگا کچھ نہ پھوڑے گا (قنذبا اس حدیث کا راوی ایک مرد صالح تھا ابن ابی لیسے نے اس کو قاضی بنانا چاہا قنذبا لگا کر کیا اور کہا میں ایک درم کا سوا لیتا ہوں تو دوسرے کی سند سے انہوں نے کہا کون ہم میں ایسا جو دوسرے کی مدد کا محتاج نہ ہو پھر وہ ایک مکان میں چھپ گئی اور مکان گر کر مر گئی **باب** السیرۃ تحقیق جن مجاہدین کو ان غنیمت نہ ملے **عن عبد اللہ بن عمرو** یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من غازیۃ تغزو فی سبیل اللہ فیہم سبیون غنیۃ لا یقبلوا التلثی اجبرہم من الاخرۃ و یبقی لہم التلث فان لم یسبوا غنیۃ تم لہم اجبرہم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غازیۃ غازیوں کی سند کے راہ میں کافروں کو لڑے اور کافروں کا مال لوٹے تو ان لوگوں نے دو نیکیاں اپنے

مزدورین کی پائین اور ایک تہائی آخرت کیونطور ہی اگر ان کو مال عنایت نہ ملے تو ان کا پورا بدلہ آخرت کیونطور ہی
ف کیونکہ دنیا میں کچھ لوٹ کا مال اور کچھ مالا کل ثواب آخرت پر **باب** تضعیف الذکر فی سبیل اللہ تھا
 جہاؤ میں نماز اور روزی اور ذکر الہی کا ثواب **عمر** عہدہ اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصلوة و
 الصیام والذکر تصانعت علی الفقہ فی سبیل اللہ بسبب ما نہ صنعت ثم حمیہ معاذ سہی روایت فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نماز اور روزہ اور ذکر الہی اللہ کے راہ میں خرچہ کرنے پر سات رحمتیں ثابت فرمائی
ف یعنی ایک روزی کا ثواب سات سو روزی کے برابر ہوتا ہے یا سات سو بار وچند کرتے ہوئے جو حاصل ہو چکا
 فیضیات غازیہ جو شخص جس کو نکل کر مجاہدے **عمر** ای مالیات الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات او قتل فهو شہید او وقصہ فوسہ او بعیرہ
 اولد غتہ ہاکہ او مات علی اشدہ یا حیحت فشاء اللہ فانہ شہید اولدہ الحجۃ ثم حمیہ
 ابامالک اشعری روایت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے راہ میں
 کھلا رہے جہاد کے لیے اور مانند او (مکرم) پس گیا یا مار گیا تو وہ شہید ہے یا دوسکے گھوڑے نے اسکو کچل دیا او سکے اونٹ
 نے یا اسکو کسی دہریے جانور نے کاٹا یا بچہ سانپ وغیرہ نے یا وہ بچہ چوہے پر مر گیا کسی موت کے ساتھ جو اللہ نے
 چاہا تو مقرر وہ شہید ہے اور اس کے لیے بہشت ہے **ف** ہر طرح سے شہادت کا ثواب ہے جب خدا کیلئے عمل چکا
 اگر چہ اپنی موت سے مجاہدے **باب** فی فضل الوباط دشمن کے مقابلے میں جو چہ بندی نہ **عمر** فضیلت
 بنت عبیدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل المیت یختہ علی عہدہ الا الماریط فانہ یموتہ
 علیہ الیوم القیمۃ ویؤمن من فتنان القبر ثم حمیہ فضالہ بن عسکیر روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ہر میت کا ختم کیا جاتا ہو یعنی عمل اسکا زندگی تک ہے بعد مرنے کے عمل نہیں ہوتا یعنی اس کو کبھی ثواب
 نہیں کچھا جاتا مگر جو کسب دار کہ بڑا یا چاہتا ہے اسکیلئے عمل اسکا قیامت تک اور قبر کے فتنے کو اس میں رہتا ہے
ف یعنی خدا کی راہ میں دشمن سے لڑنے کیلئے جو ہو چہ میں تیاری کرے مستعد رہے تو اس عمل کا ثواب ہمیشہ بڑھتا
 جاوے گا **باب** فی فضل الحرس فی سبیل اللہ تعالیٰ خدا کی راہ میں جو کس پہرہ دینا کثرت ثواب ہے **عمر** رسول
 بن الحنفیۃ انہم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاضربوا السیر حتی کانت غشیۃ
 فحضرت الصلوة عندما سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فارس فقال یا رسول اللہ انی اظلمت
 باین ادریکم حتی طلعت جبل کذا وکذا فاذا انا بھو اذن علی کسرۃ ابائکم بطعنم ونعمہم
 وانشاءہم اجتمعوا الی حنین فقبضہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ثلاث خیمۃ المساکین
 عند انشاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال اشرف ابی مسدد الغنوی انما یا رسول اللہ قال فکیہ

کی ضرورت نہ کر گیا اگر بعد اسکو کچھ عمل نہ کرے تو یہ عمل قبول ہو گیا اور اسکو بے جنت تیری لیں قرار پائی اب اگر کوئی اور
عمل نہ کرے تب سے سزا نہ ہو جب بھی جنت تجھ کو ملے گی اور جو اور بھی نیک کام کرے تو اس طریقہ سے جنت ملے
گی۔ یہ آپ نے خوشی اور شہادت کے طور پر فرمایا پھر عرض نہیں کیا کہ اور فیضانِ حق سے معاف ہو گئے ہیں
حدیث سے خدا کی راہ میں بھیہرہ چوکی دینے کی بڑی فضیلت ثابت ہو گئی۔ خیال
کرنا چاہیے کہ جب جہاد میں ایسے خفیف خدمتوں کا اتنا بڑا ثواب
اور درجہ ہے تو لڑکر شہید ہونے کا کیا کچھ ثواب اور مرتبہ ہو گا **یاقاب**

کو اھدیۃ ترک الغزو جہاد نہ کرنے کی مذمت حضرت امیر مومنین علیؑ نے فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم
یغزو ولم یحصد لنفسه بالغزوات علی شعبۃ من نفاق ثم رحمہ الی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد گویا سطرچہ کہ نہ کسی اوس نے جہاد کیا اور نہ کسی راہ خدا میں اوس نے ٹہنیکے نیت کی انہوں
میں تو وہ منافق کے دیر پر مراد یعنی جو مسلمان سچا ہو گا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہے گا تو کافروں سے اسکو بیکڑ لگایا
اور اگر سامان نہ ہو گا تو دل میں البتہ اور کا قصد کرے گا اور جہاد میں بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کرے گا تو معلوم ہوا کہ کتنا

کی طرح اور کا ایمان زبانی ہو **عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یغزو ولم یحصد غازیاً**
او یحصد غازیاً فی اھلہ بخیر اصداہ اللہ بقارعة قال بزید بن عبد ربہ فی حدیثہ قبل یوم القیمۃ
ترجمہ الی امام سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جہاد نہیں کیا یا کسی غازی کا سامان بھی
درست نہیں کیا یا کسی غازی کی نیابت بھی نہ کی یعنی اسکو بیکڑ لگائے گئے گھر والوں کے خبر گیری بہلائی کے ساتھ نہ کی تو بتاؤ
اسکو کوئی مصیبت سخت پہنچا دیگا قیامت سے پہلے (دنیا میں) اور آخرت میں سخت عذاب ہے **عن النبی**

از النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاهدوا المشرکین یا صوالکم وانفسکم والسنتکم ترجمہ النبی کی روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکوں سے جہاد کرو تم اپنے مالوں کو ساتھ اور اپنے جانوں کے ساتھ اور
اپنے زبانوں کے ساتھ **ف** جہاد کرنا مال اور جان کے ساتھ یہ ہے کہ خرچ کرے اپنا مال جہاد میں اور اپنی جان
میں نہ کرے اور زخمی ہو اور زبان کا جھبا دیہے کہ مذمت کرے اوں کے بتوں کی اور دین باطل کی اور بد دعا کرے
اون پر کہ وہ دلیل ہوں اور نکست پاؤں اور ڈراؤ اور قتل اور قید کرنے کے ساتھ اور مانند اوں کے اور دغا کرے

مسلمانوں کی فتح کی اور غنیمت ماہتہ گنہ کی اور رغبت دلاؤی لوگوں کو جہاد کی **یاقاب** فی شیخ فقیر العامة
یا الخاصة سب آدمیوں کا جہاد کے لیے نکلنا منو ہو گیا **عن ابن عباس قال لا یتنفر وایعد بکم عذاب الیم**
وما کان لاهل المدینۃ الی قولہ یعلمون فسختہا الایۃ التي تلہا وما کان للؤمنون لینفروا
کافۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جو مسلمان فرمایا اگر تم نہ نکلو گے جہاد کیو سطر (سب کے سب) تو تم کو عذاب لگے گا

دکھنے کا اور مدینہ والوں کو نہ چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ جاویں یعنی سب آپ کو ساتھ لے جا کر نکلا
 کریں اس سے ہو گیا اس آیت سے مسلمان سب نہیں نکل سکتے ایک وقت میں کچھ نجد میں بن نفعیہ قال سالت ابن عباس
 عن هذه الآية ألا تنفروا بعدكم عذابا لئلا يها قال فاصاب عنهم المطر وكان عذابهم ثم حميمه بنه
 بن نفعیہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا اس آیت کو اگر تم نہ نکلو گے جہاد کو تو اسے تم کو عذاب کر دیا دکھ کر
 کیا عذاب ہے ابن عباس نے کہا عذاب یہی تھا کہ بارش رک گئی اور تم کو یہ لگتی کہ اگر ان لوگوں سے ہوں گے مارے
 مرنے لگے) **یا ایہ الذین امنوا لا تنفروا فی الفجوة من الدنیا الا کسبکم عذر وہو جہاد وکونہ جہاد وکونہ جہاد وکونہ جہاد**
 قال كنت الى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم فغشيت السكينة فوهمت فخذ رسول الله
 صلى الله عليه وسلم علي فخذني فما وجدت ثقل شي اقل من فخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم
 سر عنه فقال كتب فكتبت فكتف لا يستوي القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله
 الى اخر الآية فقام ابو بكر ثم وكان رجلا اعمى لما سمع فضيلة المجاهدين فقال يا رسول الله فكيف بمن لا
 يستطيع الجهاد من المؤمنين فلما قضى كلامه غشيت رسول الله صلى الله عليه وسلم السكينة فوهمت
 فخذ علي فخذني ووجدت من ثقلها في المرة الثانية كما وجدت في المرة الاولى ثم سر عن رسول
 الله صلى الله عليه وسلم فقال اقرأ يا زيد فقرأت لا يستوي القاعدون من المؤمنين فقال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم غير اولي الضراء الآية كلها قال زيد فأتز بها الله وحدها فالحقها والذمى
 بيده لكان في انظر الى ملحقها عند صدق في كتف ثم حميمه بن ثابت سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھا تھا ناگاہ آپ پر وحی اترنے لگی آپ کے ران میری ران پر گر کر مجھ پر اتنا بوجھ معلوم نہیں ہوا
 جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کا بوجھ معلوم ہوا شاید وحی کی وقت اعضا آپ کے گران ہو جاتے
 تھے اور عرق آپ کی پیشانی پر آجاتا تھا بوجھ شدت اور سختی کے جو وحی آتے وقت ہوتی تھی پہرہ چالت آپ کی جاتی تھی
 یعنی وحی اترتا موقوف ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے بحری کو شائے پر لکھا لا یتوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدین
 فی سبیل اللہ آخر آیت تک یعنی نہیں برابر ہو سکتی بیٹھنے والے اور جہاد کرنے والے اللہ کے راہ میں و جہاد میں یعنی جہاد کرنے والوں کا
 درجہ حد میں بیٹھنے والوں سے زیادہ ہے عبد اللہ بن عمر مکتوم اندھے تھے انہوں نے جب مجاہدین کی فضیلت سنی تو عرض
 کیا یا رسول اللہ جو میں جہاد کی طاقت نہیں رکھتا (مثلاً معذورین حبشہ کے لوگ لکڑی) اتنا کہنا تھا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر میری کج حالت طاری ہو گئی اور آپ کی ران میری ران پر گری میں نے پہرہ اتنا ہی بوجھ پایا
 جیسا پہلے پایا تھا بعد اس وحی اترتا موقوف ہوا اور آپ نے فرمایا پڑھ امیر میں نے پڑھا لا یتوی القاعدون من
 المؤمنین آپ نے فرمایا غیر اولی الضراء آخر آیت تک وہی آیت رہی تو غیر اولی الضراء علیہ اور لیکن میں نے اس کو انہو مقام

پر لگا دیا قسم خدا کی گواہی میں اب دیکھو ہمارے اوس بڑی کئے در پر جہان میں سے اس کو لگایا تھا **ف** نیز ہر کسی
 پہنچی ہوئی تھی اوس کی شکایت پر یہ لفظ پڑا پاتا غیر اولی الضرر یعنی وہ لوگ جو مزدور میں اس سے تشنگین یعنی انکو
 درجہ مجاہدین کے برابر ہو گا کیونکہ وہ عذر کے سبب جہاد کو جانہیں سکتے برخلاف ان لوگوں کو جو نہایت
 اور صحیح ہو کر نہیں جاتے **عن انس** **ص** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقد تركتم
 بالمدينة فاقواما سارتم مسيرا ولا انفقتم من نفقة ولا قطعتم من وادلا وطمعتم معكم
 فيه قالوا يا رسول الله وكيف يكونون معنا وهم بالمدينة فقال حبسهم اللحد ثم حبس
 بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک جہاد میں) فرمایا تم مدینے میں ایسے لوگوں کو
 چھوڑ آئے ہو جو تمہاری ساتھ میں چلے رہے ہیں اور خرچہ کرنے میں اور جنگل کاٹنے میں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ لاد
 ہمارے ساتھ کیونکر ہو سکتی ہیں ان کا مون میں حالانکہ وہ مدینے میں ہیں آپ نے فرمایا وہ عذر کے سبب
 رک گئی (تو گویا شریک ہیں) **باب ما یجوز من الغزو ومجاہدین کی خدمت بھی جہاد ہے** **عن زید بن**
خالد الجعفی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ججز غازیاً فنبذ الله فقد غنم من
 خلفه واهله بخير فقد غنم آخر حميمه زید بن خالد جعفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو راہ خدا میں لڑنے والے کا سامان دست کردہ تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اوس کے
 گہر کی اچھی طرح خبر لیا کر تو وہ بھی مقرر غازی ہوا رسیعے غازی کے برابر ثواب پاوے گا **عن ابی سعید الخدری**
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث اليه نحيماز وقال الخنجر من كل رجلين رجل ثم قال
 اللقاء اذ يكمل خلف النخابة واهله وماله بخير كان له مثل نصف اجر النخابة ثم حميمه الى
 سعيد خدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر کو بھیجا۔ اور فرمایا کہ ہر دو
 شخصوں میں سے ایک کو روئے ہر قبیلہ میں سے ادھر وہ جہاد میں اور پس ماندوں کی اہل و عیال وغیرہ کی خبر گیری
 کریں) پہر آپ نے فرمایا یہ جانو والے سے اگر وہ نکلنے والے کی گہر بار کی اچھی طرح خبر گیری کرے گا تو اس کو نکلنے والے
 کا آدھا ثواب ملے گا **عن ابی ہریرہ** یقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول شروا في رجل
 شح هالع وجبن خالغ ثم حميمه ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
 تھے رہے بری آدمی میں دھنسلتین ہیں۔ ایک تو بخلی روٹانے والی دوسری تروخی کی کڑیالی **باب**
فقره تعالى ولا تلهوا ابائكم الى الله **عن ابی ہریرہ** یقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول شروا في رجل
 اس کا کیا ہے **عن محمد بن اسلم** ابی عمران قال غرنا من المدینة نبيدا القسطنطينية ثم وعلی الجعفی **عن**
 الرحمن بن خالد بن الوليد والروم فله قو ظهورهم بجائز المدینة فجل على العدو

فقال الناس له لا اله الا الله يلقي بيده الى التهلكة فقال ابو ايوب انما تولت هذا الآية فينا
معشركنا نصهار لما نصر الله نبيه واطهر لاسلام قلنا هلم نقيم في اموالنا ونصلحها فانزل الله
تعالى وانفقوا في سبيل الله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة فالألقاد بالأيدي الى التهلكة
ان نقيم في اموالنا ونصلحها ونندع الجهاد قال ابو عمران فلم ينزل ابو ايوب يجاهد في سبيل
الله حتى دفن بالقسطنطينية ثم رحله اسم ابو عمران سے روایت ہے کہ ہم نے جہاد کیا مگر کسی قسطنطنیہ کا
قصد نہ کرتے تھے جو دار السلطنت تھا روم کا اور اب تک دار الخلافت ہے سلطان روم کا اور مسکو قبول - اور
اسلام قبول بھی کہتے ہیں اور جماعت اسلام کو سردار عبدالرحمن بن خالد بن ولید تھے اور کفار روم اپنی پشت لگا کر
ہم کو تھے شہر کی دیوار سے ریخو نظر کر رہے تھے ہمارے آنے کے اور حملہ کرنے کے اتنے میں ایک شخص سے ہم میں سے
دشمن پرستہ ہمارے اٹھنا چاہا لوگوں نے کہا مائین مائین لا اله الا الله اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے اوسوقت ابو ایوب
نے کہا یہ ایت تو ہماری قوم انصار کے شان میں اتری ہے جب اللہ تعالیٰ نے اس پر پیغمبر کو رد دی اور سلام کو غالب
کیا تو ہم نے اس پر دونوں میں کہا اب جہاد کی کیا ضرورت ہے اپنی مالوں میں رہیں (اوشوں اور باغوں میں) اور انکو
دست کرین جہاد چھوڑ دین تب اللہ جل جلالہ نے یہ ایت اوماری وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة
خرم کرو اللہ کی راہ میں اور دست ڈالو اپنی جانوں کو ہلاکت میں تو ہلاکت میں جانوں کو ڈالتا ہے کہ اس پر مالوں میں صرف
رہیں ان کی فک کرین جہاد چھوڑ دین (نہ یہ کہ جہاد کرنا ہلاکت ہو یہ تو حیات ابدی ہے) ابو عمران نے کہا پھر اگر جہاد
کرتے ہے اللہ جل جلالہ کی راہ میں جیسا تک کہ دفن ہو کر قسطنطنیہ میں یا اب فالوھے تیرا نیک بیان حسن
عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل يدخل بالاسم الواحد
ثلاثة نفر الجنة صانعه يجتنب في صنعته الخير والراحي به ومنبله وارصو واركبوا وازتموه
احب الي من ازتر كعبوا الي من اللهوا ثلاث تاديب الرجل فرسه وملاعبته اهله مريد
بقوسه ونبله ومن ترك الرعي بعد ما عمله رغبة عنه فانها نعمة تركها او قال كفها ثم حمى عقبة
بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تحقیق اللہ عز وجل داخل کرتا ہے ایک
تیر کے سب سے (یعنی کفار کی طرف پہنچنے کے سب سے) میں شخصوں کو بہشت میں ایک تو اس کو بٹانے والے کو جو اپنی
پیشہ میں ثواب کی امید کر رہے اس نیت سے جو نیا دیکھ جہاد میں کام آوے دوسری تیر پہنچنے والی کو (یعنی جہاد میں) اور
تیسری تیر دینے والی کو تیر انداز کے ہاتھ میں خواہ اپنا تیر دی خواہ اس کا خواہ نیا تیر دیا یا تیر دیا یا تیر دیا یا تیر دیا یا تیر دیا
اندازی کرو اور اگر دونوں پر سواری کر دیتے ہیں تیر اندازی اور سواری لیکن بہت پیاری ہے جو جھکے تیر اندازی سواری
سواری کو تیر اندازی پایہ بھی کہہ سکتا ہے ہمارے دین میں کوئی کہیں نہیں گرتا - ایک اور کہہ سکتا ہے اندازی کی اس کو تیر

اور اپنی بی بی سے کہیں اور تیر اندازی کرنا اپنی کمان سے اور تیر سے (میں وہی میں مشغول رہتا) اور جو شخص تیر اندازی
 سیکھے کہ چوڑے سے اس سے تیر اندازی کرے تو مقررہ تیر اندازی ایک نعمت تھی جسکو چوڑا دیا اس نے یا فرمایا کہ اس نعمت کا
 کفر کیا (ناشکری کی) **ہفت** اس حدیث سے تیر اندازی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اب تیر کے بڑے بندوق اور
 توپ ہے ہر سامان کو گولی لگانا گولہ مارنا سیکھنا اور اسکی مشق کرنا ضرور ہے اسبطرح جتنی سامان حرب جنگ
 میں اور اسکی کمان اور حاصل کمان اور اسکی سفر کرنا جہاد میں داخل ہے **عقبة بن عامر** **الحنفی** **یقول** سمعت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو علی النبر یقول ولعل فاطمہ ما استطعت من قوۃ الا ان
 بالقوۃ الرحمی الا ان القوۃ الرحمی ترجمہ عقبہ بن عامر جنہ سے روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سنا ہے کہ آپ نبی کے اوپر فرماتے تھے کافروں کے جنگ کیو اسطو تیار کرو جتنے تم میں طاقت ہو قوت کو خیر وار جہاد
 کہ قوت تیر اندازی ہے خیر وار ہو جاؤ کہ قوت تیر اندازی ہے **ہفت** یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہے واحد و محکم ما
 استطعت من قوۃ مراد قوت سے تیر اندازی ہے شاید اس کی یہ قوتی اور اسکی بہ نسبت اور خیر وار کے سبب
 ہر نئے میں قوت سے مراد بند و قین اور توپیں اور کارتوس اور ٹوپیاں ہیں **عقبة بن عامر** **ذی جیل** **از رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم **انہ قال** الغزو غزو ان فاما من ابستغی وجہ اللہ و اطاع الامام و اتفق الکرمۃ
 و مایس الشریک و اجتنب الفساد فان ثومہ و نبھہ اجر کلمہ و اما من غر الخی و ریا و سمعۃ
 و عصی الامام و افسد فی الامر فانہ لم یرجع بالکفاف ترجمہ محاذ بن جیل سے روایت ہو کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد دو طرح ہے ایک وہ جہاد جو اللہ کی رضا میں کیو اسطو کیا جاتا ہے اور امام کی
 فرمانبرداری کی جاتی ہے اور عمرہ سے عمرہ مال اس میں خرچ کیا جاتا ہے اور رفیق کے ساتھ زمی اور محبت کی جاتی ہو اور
 خدا سے پرہیز رہتا ہے تو اس قسم کا جہاد تو سونا اور جاگت اسب عبادت ہو اور جہاد اپنی بڑائی اور پناہ و رحمت کہنا
 اور سنا کیو اسطو ہو اور اپنے قمر کی نافرمانی اور زمین میں نشا و نظور ہو تو یہ جہاد ایسا ہو اس میں جو کوئی جہاد ہو تو اب
 ترک کیا اور کو خالی لوث ناشکرا **ہفت** یعنی اس جہاد میں اگر گناہ سے بچ جاؤ تو بھی غنیمت ہے ثواب کا کیا ذکر
 ابیہ ہریرۃ **از رجال** **قال** یا رسول اللہ رجل یرید الجہاد فی سبیل اللہ وهو یتبعی عن ضامن عرض
 الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اجر لہ فاعظم ذلک الناس قالوا للرجل عد
 لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلحالت لم تفہم فقال یا رسول اللہ رجل یرید الجہاد فی سبیل
 اللہ وهو یتبعی عن ضامن عرض الدنیا فقال لا اجر لہ فقالوا للرجل عد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فقال الثالث فقال لا اجر لہ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہو ایک شخص نے حضرت سے کہا یا رسول
 اللہ ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ وہ اس سے دنیا کے مال اسباب چاہتا ہو تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو کچھ ثواب نہ ہوگا تو لوگوں نے پیٹھ پر ہاتھی بات سمجھی اور دوبارہ اس شخص سے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پہرہ چھپا دیا کہ تو اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپی طرح سمجھا نہ سکا تو پہرہ اس نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص اس کے راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اس سے دنیا و مال و سبب چاہتا ہے پہرہ آپ نے فرمایا اسکو کچھ ثواب نہ ہوگا پہرہ میری بار لوگوں نے اس شخص سے کہا تو پہرہ اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہرہ تو اس نے تیسری بار پہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اپنے فرمایا اسکو کچھ ثواب نہ ہوگا پہرہ اسکو کہ اس نے جہاد اس کے راہ میں کیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تھا اور اگر جہاد اس کے لیے ہو تو اس کو غنیمت حاصل ہونا ہی ہو تو ثواب پاتا ہے لیکن اس سے کم جو محض اس ہی کے لیے جہاد کرے اور اسکو غنیمت مقصود نہ ہو۔

عن ابی موسیٰ ان اعرابیا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الرجل يقاتل لادرك

ويقاتل ليحمده ويقاتل ليغنم ويقاتل ليرمي مكانه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من

قاتل حتى تكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله عز وجل ثم رحمه ابی موسیٰ سے روایت ہے ایک شخص رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا ایک شخص اڑتا ہے اور ذکر کیواسطے یعنی آواز دے اور شہرت کی واسطے جسکو کئی کئی بار

اور ایک شخص اڑتا ہے اپنی تعریف اور نام و آری کیواسطے اور ایک شخص اڑتا ہے غنیمت مانہ کئی کئی واسطے اور ایک شخص

اڑتا ہے تاکہ اسکا مرتبہ دکھایا جاوے یعنی اپنی شجاعت اور بہادری دکھانے کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص اسواسطے اڑتا ہے کہ اسکا دین بلند ہو تو وہ شخص اللہ عز وجل کی راہ میں اڑتا ہے (اور اسکو جہاد کا ثواب ہے)

اور جو ملک اور دنیا کو لے کر اڑتا ہے وہ جہاد نہیں ہے عن عبد اللہ بن عمر یارسول الله اخبرني عن الجهاد و

الغزو فقال يا عبد الله بن عمر ان قاتلت صابرا محتسبا بعثتك الله صابرا محتسبا وان قاتلت مراثيا

مكا فبعثتك الله مراثيا مكا فثرا يا عبد الله بن عمر وعلى حال قاتلت او قتلت بعثتك الله على

تلك الحال ثم رحمه عبد الله بن عمر سے روایت ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے جہاد میں حصہ لیا تو اسکو

موجب ثواب کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عبد اللہ بن عمر و اگر اڑے تو اس حال پر کہ صبر کرے اور ثواب

چاہنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ تجھکو صبر کرنے والا اور ثواب چاہنے والا اور ثواب دے گا اور اگر تو لڑے گا اپنی بہادری دکھانے کے

لیے اور زیادتی کیواسطے تو میں فخر کے لیے کہ میں تم کو شجاعت اور بہادری میں زیادہ ہوں) تو اسکو بھی ایسی

حال پرادھا دے گا اگر عبد اللہ بن عمر و تو جس حالت پر لڑے گا یا مارا جائے گا تو اسکو بھی ایسی حال پرادھا دے گا اگر غنیمت حاصل

ہو تو غنیمتوں میں حصہ ہوگا نہیں تو ریا کاروں میں ہوگا یا ب فی فضل الشهادة شهادت کی فضیلت کا بیان

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اصيب اخوانكم يا جند جعل الله امرهم

وفيهم فخير من انهم لاجنة ناكل من قمارها وناوى الى قتال من ذهب معلقة في ظل العرش

قلنا وجدوا طيب ما كلهم ومضربهم ومقياهم قالوا من يبلغ لخواننا عنا انا الصيام والجمعة
ترزق الله ايزهد في الجهاد ولا ينك لو اعند الحرب فقال الله سبحانه انا البغض عنكم قال
فانزل الله ولا تحسن الذين قتلوا في سبيل الله الى اخرا لاية ثم حميه ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول
اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہاری بہائی احد کے دن شہید کیے گئے تو اس نے اونکی روح کو نیز خیرین
کے پیٹ میں کر دیا رہینے (کہنیا) وہ بہشت کی ہر دن پر پرتی ہیں اور اوکے پیچھے کہاتی ہیں اور سونکی قندریلوں
بسیار وٹھکانا کرتی ہیں عرش کے سایہ میں جیباں روح اپنے کہانے اور پینے اور سونے کی خوشی حاصل کی تو
کہا کون ہے جو ہماری طرف سے ہمارے بہائیوں کو خیر بہائیوں کو کہ ہم بہشت میں زندہ ہیں اور کہانے کہاتے ہیں
تاکہ وہ بھی بہشت کے حاصل کنیں بے رغبتی نہ کریں اور لڑائی کی قوت مستی نہ کریں تو اسد تعالیٰ نے فرمایا میں پوچھا
اونکو تمہاری خبریں نازل کیا استغالیٰ نے یہ آیت جو لوگ اسد کی راہ میں مار گئی اون کو مردہ مت سمجھو بلکہ جیتے ہیں
ایسے کہ پاس کہانے کہلو اور جاتے ہیں خوش ہیں اون نعمتوں پر جو اسد افکرو دین اور خوشخبری دیتے ہیں ان
لوگوں کو جو اچھی دن تک نہیں آکر کہ تم ہرگز نہ ڈرو نہ بچید ہو ع حسنہ بنت معاویہ الصمیمیہ قالت

حدثنا عی قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم من فی الجنة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم النبی فی
الجنة والنشیئ الجنة والمولود والوئید ثم حمیه سنابنت معاویہ فی ابنی حیا سلم بن سلیم روایت
کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بہشت میں کون ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں نبی ہوں گے
اور بہشت میں شہید ہوں گے اور لڑکے اور جیتے گاڑی گئے ف مراد شہید ہونے پر موجب قول استغالیٰ کے لایز
آمنوا باللہ ورسولہ اونک ہم الصدیقون وانشہما عندہم حاصل ہے کہ شہید عام ہے اس سے کہ ہر حقیقت یا
حکم اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا جنل ہوگا بہشت میں اور لڑکے میں خل ہے کچا بچا ہی اور جیتے گاڑی گئے اور جیتے
عادت کافروں کی تھی کہ جیتی لڑکوں کو گاڑ دیتے تھے اور بعض بیٹوں کو بھی گاڑ دیتے تھے تکلیف اور تکلیف کی قوت اگرچہ
اس حدیث میں لڑکا مطلق ہے مومن کا ہو یا کافر کا لڑکا کے لڑکوں میں بڑا اختلاف ہے اور اون کے باب میں علما کو کئی
قول ہیں مگر صحیح توقف ہے باب فی الشہید یشفع شہید کی شفاعت کا بیان حسنہ بنت معاویہ

الذہاب قال اخذنا علی ام الدرداء وحنی ایتام فقالت ابشروا فانی سمعت ابا الدرداء یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع الشہید سبعین من اہل بیتہ ثم حمیه مران بن عبیدہ
ذمار ہی روایت ہے ہم ام الدرداء سے کہے اور ہم سچے تھے انہوں نے کہا خوش ہو جاؤ میں نے ابو الدرداء سے سنا
کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شہید کی شفاعت قبول کیا دیگی اور کہیں کہیں والوں کے لیے
بعضوں نے کہا ہر شہید سے وہ نہیں ہے جو اسد کی راہ میں قتل کیا جاوے نہ جو طاعون یا اسہال سے بھاوے اور بعضوں نے

کہا مارا و مطلق شہید ہے کیونکہ خود آپ نے شہید کو دوسری حدیث میں عام فرمایا **باب** فی التورہ میری عند
 قبر الشہید شہید کی قبر پر زور دکھائی دینے کا بیان **ع** عائشہ قالت لما انشأ فی کذا استحدثت
 انہ لا یزال یش علی قبرہ فودعہ ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا جب نجاشی (بادشاہ حبش) مر گیا تو ہم سے لوگ کہا
 کرتے تھے کہ اس کی قبر پر عیشہ ایک نور برستا ہے **ف** شاید وہ شہید مرے گا **ع** عبید بن خالد السدسی قال الخ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی رجالین فقتل احدهما ومات الاخر بعدہ بجمعة و نحوھا فہم یلینا
 علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قلتم فقلنا دعونا لہ وقلنا **اللھم اغفر لہ** والحقہ
 بصاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاین صلوتہ بعد صلوتہ و صومہ بعد صومہ
 شک شعبة فی صومہ و عملہ بعد عملہ از بینہما کما بین السماء والارض ترجمہ عبید بن خالد سلمی
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شخصوں میں بہائی چارہ کر دیا تھا یعنی ایک کو دوسرے کا بہائی بنا
 دیا تھا تو ایک تو اذان میں سے قتل کیا گیا۔ اور دوسرے کو کسی ایک مفتوی یا ایسوی کچھ دسوی بعد مر گیا ہم نے اس پر پڑھا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا ائمہ نے اس کو لیے دعا کی اور اسے بخشید اور اس کو ملاوے اس کو اپنے
 ساتھی سے (پہلے بھائی کو جو قتل کیا گیا تھا اس کی راہ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریت تم نے کیا کہا
 اس کی نمازین کدہر گئیں جو اس نے اپنے ساتھی کے قتل کے بعد پڑھیں اور اس کو روزی کدہر گئے جو اس نے اپنی ساتھی
 کے بعد پڑھا اور اس کو اعمال کدہر گئے جو اس نے اس کے بعد کئے بیشک ان دونوں میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان میں
 فرق ہے (ایک کا ثبوت یا وہ دوسرا کیا کم ہے) **باب** فی الجحائل فی الغزو مزدوری پر حبس اور نیک بیان **ع** بن
 ابی ایوب الانصاری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم لامصار و
 ستکون جنودا مجندة قطع علیکم فیہا بعوث فیکرہ الرجل منکم البعث فیہا فیستخلص من فوجہ
 ثم یتصفی القبائل بعرض نفسه علیہم یقول من اذک فنیہ بعث کذا من اذک فنیہ بعث کذا **ع** الی
 وذلك لا یجوز الی اخر قطرة من دمہ ترجمہ ابی ایوب الانصاری روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سنا آپ فرماتے تھے فتح کی جاوین گے تم پر تمھارے بڑے بڑے شہر اور ہونگے یعنی پانچ جاوین گے اور واقع ہوں گے
 لشکر جمع کی گئی معین کیا ہوگی تمہارے لشکر و فوجیں یعنی ہر ایک قوم اور قبیلہ کو اپنی میں سے ایک حصہ لشکر کا
 دینا پڑیگا تو برا جانے گا ایک شخص بیچنے امام کے کو اس کے تین بیٹے ہمراہ دھوکا دیا دے لیے بغیر حرت کے پس نکلیگا
 اور بہاگے گا اپنی قوم میں سے یعنی تاج و خیمہ سے پہر تلاش کرے گا قبیلہ کو در حالیکہ پیش کرے گا اپنے تینوں بیٹے ہوں گے
 کہ کفایت کر دیں اس کو لشکر سے یعنی کون چھ کو نو کرے گا تا محنت شکر کی اس سے اپنی ذمی ہوں مقصود یہ ہے کہ ہر شخص
 راضی نہیں ہے کہ بغیر حرت کے شہادہ کر دیں حضرت برائی اس کی بیان کرتے ہیں خبر دار ہو یہ شخص مزدور ہو یا خرقہ دار

بیعت کر لیا اور اپنے مان بپ کو قہر پہنچا دیا ہون آپ نے فرمایا جاؤن کے پاس اور سناؤ کہ جو جیسا لایا
 تھا تو نے ایزکو حضرت عبداللہ بن عمرو قال جاء رجل اليه صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اشد
 قال لك ايون قال نعم قال فتيه ما فجاهد ثم حمى عبد الله بن عمرو سے روایت ہوکتی ہے رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میں جب کروں اپنے فرمایا کیا تیری مان بپ میں اسے کہا کہ ان
 اپنے فرمایا پس تو بیچو انہیں کے جہاد کر دینے انہیں کچھ مدت میں کوشش کر کہ حکم جہاد کا کر کہتے ہو حضرت ابی سعید
 الخدری ان رجلا صاخری رسول الله صلى الله عليه وسلم من اليمن فقال هل لك احد باليمن
 قال ابو س قال اذنالك قال لا قال ادع اليهما فاستاذنهما خان اذنالك فجاهد ولا
 فبهمما ثم حمى ابی سعید خدری سے روایت ہوکتی ہے جس سے بیعت کر کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 اپنے اُس سے فرمایا کیا میں کوئی تیرا ہے اوستو کہا ان بپ میں اپنے فرمایا کیا انہوں نے تمہیں کو اذن دیا ہے اوستو
 کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ تو انہیں کے پاس پہنچ جا اور ان سے اجازت مانگ اگر وہ تمہیں اجازت دیں تو جہاد کر اور
 نہیں تو انہیں کے ساتھ نیکی کر یعنی خدمت کروں کی یہاں **باب فی النساء یغزون عورتیں جہاد میں جاسکتی ہیں**
 عن انس قال کان رسول الله صلى الله عليه وسلم یفزو یام سلیمان ونسوة من الانصار من لیس فیہن
 الماء ویداوین الخمری ثم حمى انس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کہ جہاد میں لڑ سکتے تھے اور
 انصار کی کئی عورتوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاتے تھے جب حضرت ادر صحابہ جہاد کرتے تو یہ عورتیں اذکوبانی پائین اور حرمین
 کی دو اکثرین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا جہاد میں ہمراہ جانا درست ہے لیکن برقیہ و رت لڑائی بہتر ہے نہ
 کرین زحیم سے ہم سہی کرین پیانہ کو اپنے ملا دین اگر ضرورت ہو تو جنگ بھی کرین یہاں **باب فی الفزو مع ائمة الجہاد**
 ظالم حاکم نے ساتھ جہاد کرنا درست ہے عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثا
 من اصل الايمان البکف عن قتال الا الله ولا تکفر به بذب ولا تخفجه من الاسلام بعل والبیجاد
 حاضر من بعث الله الی ان یقاتل احدا من الدجال لا یبطله جہاد ولا عدل عادل ولا قیام
 بکاقد ادر حمیہ انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تین باتیں ایمان کے بچہ میں ایک تو یہ
 جو کہ لا الہ الا اللہ کہے اور کفر اذ اسے باز نہتا اور کیا ہے وہ گناہ کرے اور کفر کا قرعہ مانا اور سلام سے باہر نہ کرنا
 یہ جو بادی لا الہ الا اللہ کہتا ہو اور کسی اسلام کے رکن کا انکار نہ کرنا تو گناہ کرے وہ کافر نہ ہوگا البتہ اس گناہ سے
 کافر ہوگا جو ایمان کو دور کر دی جیسو شک کرنا فساد جہاد جاری ہے لہذا جس سے اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں کیا یہاں تک کہ خیر
 امت میری دجال سے لڑی گی جہاد باطل نہیں ہو سکتا کسی ظالم کے ظلم سے اور نہ عادل کے صلہ کو دینا و شاہ مسلمان خواہ
 ظالم ہو یا عادل جہاد اوستو ساتھ درست ہے اور ایمان لانا چاہیے تغیر پر میں ابی سعید سے روایت ہے قال قال رسول الله صلى

الله عليه السلام الجهاد واجب عليكم مع كل امير براكان او فاجرا والصلوة ولجبة عليكم خلف كل
 مسلم براكان او فاجرا وان عمل الكباش والصلوة ولجبة على كل مسلم براكان او فاجرا وان
 عمل الكباش ثم رحمه ابو بريه من روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه فرض بر تبرير ما لم يركب
 ساهن نيك هو يا فاسق اور نماز فرض ہے تبریر مسلمان کے پیچھے نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرے گناہ کرے اور نماز فرض ہے ہر مسلمان
 پر نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرے گناہ کرے **ف** یہ حدیث صحیح نہیں ہے گزشتہ دو طریقوں کو مروی ہے اور سب طریقہ ضعیف ہیں۔
 اسی واسطے امام کا صالح اور نیک ہو یا بد بڑی اور بد بڑی اور فاسق کے پیچھے نماز جائز نہیں میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک جائز
 ہے لیکن مکروہ ہے بعضوں کے نزدیک جائز نہیں نہیں مگر بادشاہ ظالم کو ساتھ جب وہ مسلمان ہو بالاتفاق جہاد کرنا درست ہے
باب الرجل يتجمل بمال غني يغزو ایک آدمی دوسرے کے سواری پر جہاد کرے **عن جابر بن عبد الله** حدثنا
 عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه اراد ان يغزو فقال يا معشر المهاجرين ولا تنصرون من
 اخوانكم قوما ليس لهم مال ولا عشيرة فليضم احدكم اليه الرجلان او الثلاثة فما احدثا من ضل
 يحمله الا عقبه كعقبه يعني احدهم فضمت الى اثنين والثلاثة قال ما لكم الا عقبه كعقبه
 احدهم من اجل ثم رحمه جابر بن عبد الله روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه فرض جہاد کا قصد کیا تو فرمایا اسی گروہ میں
 اور نصبار کے بعض تنہا ہی بھائی ایسے ہیں جن کا پس مال نہیں ہے نہ کنبہ ہے نہ ہر ایک تم میں سے دو تین آدمی کو اپنا ساتھ نیک
 کر لے اس طرح کہ تم میں سے کسی کے پاس سواری نہ ہو مگر باری ہو جیسے اور ان کی باری ہوتی ہے جابر نے کہا تو میں نے اپنے ساتھ
 دو تین آدمی کو لے لایا اور میں بھی صرف باری ہو اپنی اونٹ پر چڑھتا تھا جیسے وہ چڑھتے تھے **ف** یعنی ہر چند اونٹ
 میرا تھا لیکن چونکہ ان کو اپنے ساتھ شریک کر لیا تھا تو سب باری ہو اپنی اونٹ پر چڑھتے تھے حساب سے **باب في الرجل يغزو**
 يقاتس الاجر والغنيمة كمن يغزو ثوب او غنيمته كمن يغزو **عن** ضمة ان ابن زغب الا يادی حدثه
 قال نزل على عبد الله بن حوالة الاندلس فقال لي بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم لننعم
 على اقدامنا فجعنا فلم نغتم شيئا وعرف الجهد في وجوهنا فقام فينا فقال اللهم لا تكلم
 فاضعفت عنهم ولا تكلم الى انفسهم فيعجزوا عنها ولا تكلم الى الناس فيستاثروا حلهم ثم
 وضع يده على راسه او قال على هامته ثم قال يا ابن حوالة اذا رأيت الخلافة قد نزلت ارض
 المقدسة فقد دنت الزكاة والبلاء والاهوال العظام والساعة يومئذ اقرب من الناس
 مني في هذه من اُسلك ثم رحمه ابن زغب روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه فرض جہاد کا قصد کیا تو فرمایا اسی گروہ میں
 کہ رسول الله صلى الله عليه وسلم نے ہر ایک کو اپنا پیادہ غنیمت حاصل کرنے کے واسطے سواری پر باری ہونا تھا پھر پانچوں
 پیدل آپ نے روانہ کیا ہم کو کچھ کچھ کے نہ لائے دینے وال غنیمت نہ ملا اور آپ نے ہمارے چہرے پر رنج دیکھا تو آپ نے ہر ایک

اور فرمایا بہت سونپ دکان لوگوں کو بچھ پھر میں ان کے خبر گیری سے عاجز ہو جاؤں اور نہ سونپ دو اور لوگوں کی خبر گیری وہ عاجز ہو جاؤں اور نہ سونپ دو اور لوگوں کے کہ وہ اپنے تئیں مقدم کریں اور نہ بلکہ تو خود ان کی خبر گیری کر اور ان کی حفاظت اپنی سے متعلق رکھ کر پھر آپ نے اپنا ماتھیری سر پر رکھا اور فرمایا اسی ابن حوالہ جب تو دیکھ خلافت کو زمین مقدس یعنی شام میں اترتے ہوئے مرا خلافت سے خلافت بنوت ہو یا امامت مہدی علیہ السلام تو نزدیک ہوگوں زارے اور پیلے (زارے سے مراد زلزلہ قیامت ہو اور بلبلہ پنہ اور غم) اور بڑی بڑی وقعات (علامات بکری) اور قیامت ان دنوں میں قریب ہوگی لوگوں سے اس سے بھی زیادہ جتنا میرا تہ تیر مہر سے نزدیک ہے دین قیامت بہت قریب ہو جاوے گی) **باب فی الرجل یشی نفسہ آدمی اپنی جان خدا کے ماتھ بیچنے والے** **عمر عبد اللہ**

بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبت بنا من رجل غزا فی سبیل اللہ فاھزم یعنی صحابہ فھزم ما علیہ فرجع حتی اھربق دمہ فیقول اللہ تعالیٰ ملائکتہ انظروا الی عبدی مرجع دغبة فیما عندکے وشفقة بما عندکے حتی اھربق دمہ ترجمہ عبد بن مسعود روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا پروردگار تعجب کیا ہے اس شخص سے جو جہاد کو گیا اس کی راہ میں پہرہ کے ساتھی سب بہاگ لگی اور وہ گناہ کے ڈر سے لوٹا یہاں تک کہ مارا گیا۔ اس وقت اللہ جل جلالہ اپنی فرشتوں سے فرماتا ہے دیکھو میری بندگی کو لوٹ آیا میری ثواب کی رغبت کر کے اور میری عذاب سے ڈر کے یہاں تک کہ اس کا خون بہا یا گیا **دوسری حدیث بخاری میں** ہمارا ہوتا ہے اس کو معلوم ہوا کہ صفاک اور تعجب ان صفات میں سے ہیں جو پروردگار کے لیے ثابت ہیں **باب فیمن نیل ویقتل مکانہ فی سبیل اللہ عزوجل جو شخص مسلمان ہو اور اس وقت مارا جاوے خدا کی راہ میں** **عمر** ابی ہریرۃ ان عمرو بن اقیس کان لہ ربای فی الجاہلیۃ فکسہ

ان یسلم حتی یأخذہ فجاء یوم لحد فقال ابن بنوعی قالوا یا حد قال ابن فلان قالوا یا حد قال فاین فلان قالوا یا حد فلیس لامتہ و مرکب فرسہ ثم توجه قبلہم فلما راہ المسلمون قالوا الیک عنایا عمرو قال انی قد امتت فقاتل حتی جرح فحمل الی اھلہ جرحا فجاءہ سعد بن

معاذ فقال لاحتہ سلینہ حمیۃ لقومک او غضبنا لھم غضبنا للہ فقال بل غضبنا للہ ورسولہ مات فدخل الجنة وما صلے اللہ صلاۃ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ عمر بن اقیس کو سوز لیتا تھا لوگوں سے جاہلیت کو زمانے میں انہوں نے اسلام کو برا جانا جب تک اپنا سو دھوٹ کر میں (کیونکہ اسلام لانے سے سوسا قہر ہو گیا) پہرہ جنگ احد کے دن لے اور پوچھا میری چپا کے بیٹے کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں پوچھا فلان کہاں ہے لوگوں نے کہا احد میں پوچھا فلان کہاں ہے لوگوں نے کہا احد میں پھر انہوں نے اپنی زہر پھنی اور اپنے گٹھری پر سوار ہو کر عید کے متوجہ ہوئے اور کھلوت جب مسلمانوں نے ان کو دیکھا تو کہا الگ رہو انہوں نے کہا اے ایمان لایا پھر وہ زہر پھنی تاک کہ زہری ہو کر

اور لوگ اذکو اذہاٹے گئے وہاں معز بن معاذ نے انہوں نے اون کی بہن کو کہا پوچھنا اپنے بہائی سے تم کیوں لڑو اپنی قوم کی غیرت ہو یا عضو کی یا اس کی واسطہ غصہ کر کے انہوں نے کہا اس کی واسطہ غصہ کر کے اور اس کو رسول کے لیے پھر وہ مر گئی اور جنت میں گویا لا نکہ اوہون نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی **باب فی الرجل یموت بسلاحه** جو شخص اپنے ہتھیار سے آپ کا جوے **محسن** سلمہ بن اکوع قال لما کان یوم خیبر قاتل الخ قتلہ شدیداً فارتد علیہ سیفہ وقتلہ فقال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وشکوا فیہ مر جلاً مات بسلاحه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات جاحداً جاحداً قال ابن شہاب شہد سالت اینا السلمۃ بن اکوع فحدثنی عن ابیہ بمثل ذلک عنہ انہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذبوا مات جاحداً جاحداً فله اجرہ ص تین مگر جو شخص سلمہ بن اکوع سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو میرا بہائی خوب لڑا اتفاقاً اس کی تلوار اس کی لگ گئی اور وہ مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ اچھے اسمیں لکھ گئی اور اس کی شہادت کو تسلیم نہ کیا بلکہ یوں کہا کہ شخص تھا جو اپنی ہتھیار سے مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر شکر فرمایا نہیں وہ مر رہے اس کے راہ میں کوشش کے مجاہد ہو کر ابن شہاب جو اس حدیث کو اسناد میں کیا راوی میں انہوں نے کہا پھر میں نے سلمہ بن اکوع کے ایک بیٹے سے پوچھا انہوں نے بھی اپنے باپ سے ایسی ہی حدیث بیان کی کہ اتنا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکر فرمایا پھر ٹوٹے وہ درباب میں کہ وہ شہید نہیں ہوا وہ مر رہا ہے جہاد کر کے مجاہد ہو کر اس کو دو ہزار ثواب ہوا اگرچہ وہ اپنے ہتھیار کی چوٹ سے مر گیا **محسن** ابی سلام عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغترنا علی حمن جھینۃ فطلب رجل من المسلمین لجلاد منہم فضربہ فاحطاً وہ واصاب نفسه بالسیف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخرکم یا معشر المسلمین فابتدروا الذی اسرف فجد وہ قد مات فلفہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنیابہ ودمائہ و **صلی** علیہ دفنہ فقالوا یا رسول اللہ الشہید هو قال نعم وانا لہ شہید **ترجمہ** ابی سلام سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک شخص سے جو صحابی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کہتا تھا ہم نے حکم کیا جہنم کے ایک قیدیہ پر تو ایک مسلمان نے قصہ کیا ایک آدمی کے مارنے کا اون میں سے پہرا مارا اس کو تلوار سے لیکن تلوار نے خطا کی اور خود اس کی لگ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای لوگو اذہو اور خبر لو اپنی بھائی مسلمان کے لوگ جلدی اور دوڑے اس کی طرف دیکھا تو وہ مر گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کی کپڑوں اور زخموں میں لپیٹا اور وہ نماز پڑھی پھر اس کو دفن کیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ شہید ہوا آپ نے فرمایا مان اور میں پر گواہ ہوں **فت** یعنی اس کی شہادت پر میں گواہی دوں گا قیامت کے روز۔ اس حدیث سے شہید پر نماز پڑھی جانے کا ثبوت ہے جو جیسا کہ ابو حنیفہ کا قول ہے **باب الذی عاک عند اللقاء** جب کہ شروع ہوتے وقت دعا کا قبول ہونا **محسن** رجل بن سعد قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان لا ترحان او قل ما ترحان الدعاء عند النداء وعند الباس
 حایز یلجہ بعضہم بعضا قال موسیٰ وحدثنی رزق بن سعید بن عبد الرحمن عن ابی حازم عن علی
 بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ووقت المطر ثم حمیہ بن سلم بن سعد سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں نے دو دعائیں نہیں روکی کجا تین یا بہت کم روکی جاتی ہیں، نیز ہمیشہ قبول ہو جاتیں ہیں یا کثرت قبول ہوتی ہیں (یعنی بعد
 اذان کے) دوسری اذان کی قیوت جب ایک دوسرے سے بچھ جاتے ہیں دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے اور نہ بہتر وقت
 ہے جب بارش شروع ہو کیونکہ اس وقت خدا کی رحمت اور ترقی ہے امید ہے کہ دعا بھی اوسکی رحمت اور کرم سے قبول ہو جائے گی
باب فیمن سال اللہ تعالیٰ الشہادۃ جو شخص اللہ کی شہادت مانگو عن معاذ بن جبل انہ سمع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قاتل فی سبیل اللہ فواقناۃ فقد وجبت لہ الجنة ومن سال
 اللہ القتل من نفسه صا دقا شہ مات او قتل فان لہ اجر شہید مراد ابن المصنفی من ہذا ومن
 جرح جرحا فی سبیل اللہ او نكب نكبة فانہا تجبۃ یوم القیامۃ کا غرہا کا نکتہ لو تھا لون
 الزعفران وریحہا ریح المسک ومن خرج بہ خراج فی سبیل اللہ فان علیہ طایع الشہداء
 ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں لڑے
 اونٹنی کے فواق کے موافق تو مقرر اسکو لیجی بہت واجب ہوئی (ایک بار اونٹنی کا دودھ دھو کر پھر دوسری بار دھو کر
 جتنا وقت ہوتا ہو اسکو فواق کہتے ہیں) اور جو شہادت مانگی اللہ تعالیٰ اسکو سچر دل کے ساتھ پھر وہ مر گیا یا مار گیا تو اسکو
 شہید کا ثواب ہو گا **کاف** معلوم ہوا کہ ہر کام میں سچی نیت کو دخل ہے اگر نیت ٹھیک نہ ہو تو جہاد کا بھی ثواب کچھ نہیں
 اور جو شخص زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی دشمن کے ہتھیاروں سے اللہ کے راہ میں یا مصیبت زخم کی پہنچایا گیا غیر دشمن سے یعنی
 کہیں گر پڑا یا چوٹ کھائی مصیبت پہنچانا پس تحقیق وہ زخم آؤ گنا قیامت کے دن مانند اکثر و سپر کے جو پایا جاتا تھا دنیا میں زمین
 اوس حالت میں جیسے کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا میں (اوس کا رنگ زعفران کا ہو گا اور بواو سکی رشک کی اور وہ شخص غمگین
 اوسکے پہوڑا اسکو راہ میں پس تحقیق اوس پہوڑی پر یا پہوڑے والی برچھر ہوگی شہیدوں کی) یعنی علامت شہید ہونے ہوگی
 تاکہ پہنچا جاوے جو اسی ترقی دین میں ہوگی تھے پس دیا جاوے گا ثواب مجاہدین کا **باب** فی کراہیۃ جرح
 نواصی الخیل واذناہا گھوڑے کی پیشانی اور دم کے بال نہ کرنا عن عتبہ بن عبد اللہ سلمہ وھذا
 لفظہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقصوا نواصی الخیل ولا معارفھا ولا
 اذناہا فان اذناہا مذابھا ومعارفھا دفاوھا وخواصیہا معقوھا فیما الخین ترجمہ
 عتبہ بن عبد اللہ سلمیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے سنا آپ فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانی کے
 بال نہ کرو اور نہ انکی بالین اور دین نہ کرو اسلیو کہ اون کی دین اون کی چوبان میں اوسکے کہیا ان اوڑھائے ہیں اور

مذہب میں آیا اور نہ کرنا

ایا پس انکی سبب گرم ہونے اور کچ کے مین اور انکی پیشانیوں کے بالوں مین بند ہے ہی ہلائی **ف** یعنی کت ہوا اسکے
 رہنے مین اور بہتری ہو اور زینت بھی ہے **باب فی ما یستحب من اللوات الخیل** کون سے قسم کا گھوڑا بہتر ہو عن
 ابو وہب الخثعمی وکانت له صحبة قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بکل کیت
 اغر مجل او اشقر اغر مجل او ادهم اغر مجل ترجمہ الی وہب جینی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا لازم ہے تم کو گھوڑا کیت سفید پیشانی کا اور سفید ہاتھ پاؤں کا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا یا
 سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا **ف** اشقر کہتے مین گھوڑی سر خزانگ کو اور فرق کیت اور اشقر مین سیاہ
 کہ کیت کی دم اور ایل سیاہ ہوتی ہے اور اشقر کی سرخ **عن ابی وہب** قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 علیکم بکل اشقر اغر مجل او کیت اغر فن کر خضہ قال محمد یعنی ابن مہاجر سالتہ لم فضل
 الا اشقر قال لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریة وکان اول من جاء بالفتح صاحب اشقر
 ترجمہ ابو وہب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم اپنا اور ہر ایک اشقر سفید پیشانی اور سفید
 ہاتھ پاؤں کو یا کیت سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کو محمد بن مجاہد نے کہا مین نے عقل سے پوچھا اشقر کو کیوں فضیلت
 ہوئی انہوں نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکر پہنچا تو سب پہلے جو سوار فتح کی خبر سیکر آیا وہ
 اشقر سوار تھا **ف** بہتر مین گھوڑوں کی لیر مین کیت کچھلیان مثلی کچھلیان اشقر کچھلیان انھیں کے فضیلت
 نے بیان فرمائی **عن ابن عباس** قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مین الخیل فی شقھا ترجمہ ابن
 عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کت گھوڑوں کی سر خزانگ کے گھوڑوں مین ہو **ف**
 یعنی ان مین تولد متاسل زیادہ ہوتا ہے **عن ابی ہریرۃ** ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کان یسے
 اکانے مین الخیل فرسا ترجمہ ابی ہریرۃ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا بن کو بھی گھوڑا شمار کرتی تھی **باب**
 ما یکرم من الخیل جو گھوڑی خوش مین اور نکا بیان **عن ابی ہریرۃ** قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرم
 الشکال من الخیل والشکال یکون الفرس فی رجله الیمنی بیاض وفی یدہ الیسرۃ او یدہ الیسرۃ
 وفی رجله الیسرۃ ترجمہ ابی ہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے مین شکال کو مکرمہ رکھتے تھے
 اور شکال یہ ہے جو ایسا گھوڑا ہو جسکی داہنی پاؤں اور بائیں ہاتھ مین سفید نہ ہو
 یا اسکر داہن ہاتھ اور بائیں پاؤں مین سفیدی ہو **ف** راوی نے تو تفسیر شکال کے اس طرح کی اور شکال
 نزدیک صاحب قوس اور تمام اہل نبت کے گھوڑوں مین یہ ہے جو کہ مین پاؤں گھوڑی کے سفید ہوں اور ایک ہرنگ تمام بدن کے یا
 بالکس یعنی ایک پاؤں سفید ہو اور باقی ہرنگ بدن کے اور شکل اصل مین اس سے کہ کہی مین کہ جس سے چار پائی کو باندھتے
 مین اس طرح گھوڑی کو تشدید بھی ساتھ اسکر اور اس طرح گھوڑی کو مکرمہ رکھا اور ان کے کہ وہ بصورت مشکوں کے

ہو اور مکس ہے کہ کبرجے سے معلوم ہوا کہ اس جنس کا گھوڑا اصل میں نہ ہوا بلکہ بعضوں نے کہا کہ اگر باوجود اس کے
پیشانی پر سو نو دو درہم جاتی ہو کہ اس گھوڑے والوں کے نزدیک بھی ارجل اور اس گھوڑا منحوس ہے ایک شاعر کہتا ہے
ارجل و شکل و ستارہ پیشانی + گر بخت و سہنستانی **باب** مایقمر بہ من القیام علی الدعا و الیہا ثم
جانوروں کی خدمت اور خبر گیری اچھی طرح کرنا چاہیے **عن** سہل بن الخنظلیہ قال مر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ببغیر قد لحق ظہرہ بیطنہ فقال اتقوا اللہ فی ہذہ البھائم المعجمۃ فارکبوا
صالحۃ وکلوا صالحا ترجمہ سہل بن خنظلیہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ دیکھا
جو کھیت پٹ سے لگے تھے **ف** بوجہ ہوک اور تکلیف کرت اپنے فرمایا خدا سے ڈرو ان بی زبان جانوروں
کی باب میں ان پر سواری کرو اچھی طرح اور انکو کھلاؤ اچھی طرح **ف** یخرب خدمت اور خبر گیری کرو **عن** عبد اللہ
بن جعفر قال مر فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلدہ ذات یوم فاسر الی حدیثہا احد
اہ احد من الناس وکان احب ما استر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجتہ ہذا فواضح
نخل قال فدخل حائط الرجل من الانصبک فاذا جمل فاما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرو ذرفت
عیناہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمی ذفرہ فسکت فقال مزب ہذہ الجمل من ہذا
الجمل فجاء فقی من الانصبک فقال لی یا رسول اللہ فقال افلا تتقی اللہ فی ہذہ البھیمۃ التی
ملکک اللہ ایاھا فانہ شکى الی انک تجیعہ و تدنیہ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنی ساتھ سواریا ایک دن اور اسے مجھ کو ایک بات کہی اور کہا کہ سو سے نہ کہنا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو حاجت ضروری کیوں پوچھنے کے جگہ میں دو جگہ میں بھت پسند ہیں یا تو کوئی اونچا مقام ہو یا وختوں کا
خمسہ ہو یا کسی نصاری کے پانچ میں یا تشریف لگئی او دہر سے ایک اونٹ آیا اوس نے آپ کو دیکھ کر ڈرنا شروع کیا اور
آواز دہنی کی سے نکالی اور انہوں کو اسے بہانا شروع ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پاس گئے اور اس کو سر پر ہاتھ
پہیرا وہ چپ ہو رہا بعد اس کو دیکھا پھر اونٹ کسا ہوا ایک جوان انصار میں ہو آیا اور کہنے لگا میرا ہی یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا تو خدا سے نہیں ڈرتا اس جانور میں جب کا اللہ نے تجھے مالک کیا اوس اونٹ تو مجھ کو گایت کی تیری تو اس کو مارتا ہو اور
تہ کا تہ ہے **ف** سبحان اللہ آپ تمہارے مالک تھے اونٹ بھی آپ کو دیکھ کر اپنے فرمایا سامنی لایا اور آپ کو دیکھ کر اپنے
چپ ہو گیا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بیئنا رجل میثی بطریق فہا
علیہ العطش فوجد بئر افترل فیہا فترب ثم خریر فاذا کلب یابھت یا کل الشرب من العطش
فقال الرجل لقد بلغ ہذا الکلب من العطش مثل الذی کان یلغی فنزل البئر وملا خضہ
فامسکہ بفضیحتی ففعلی الکلب فشرک اللہ لہ فغفر لہ فقالوا یا رسول اللہ وان لنا فی البہائم

لاجرا فقال في كل ذات كبد حطبة اجزى رحمة ابي هريرة سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ایک شخص راہ خدا میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس معلوم ہوئی ایک کنواں دیکھا اس میں ٹکر پائے پیاس کو مٹا دینا
 تو دیکھا ایک کتا ٹاپ رہا اور پیاس کے ماری کچھ چاٹ رہا ہوا اس کو دل میں کہا اس کتے کا بھی پیاس کے ماری وہی حال تھا
 جو میرا تھا کچھ کنوئیں میں اتر کر اپنے موزی میں پائے بہرا اور مٹھ میں اس کو داب کر اور پھر ٹاف کیونکہ کنواں ایسا ہوگا
 جس میں چرینا دشوار ہوگا سو مجھ سے موزہ مٹھ میں نہ لاس کا منہ میں داب لیا **ٹاف** اور کتے کو پانی پلایا اللہ جل جلالہ اس سے
 خوش ہو گیا اور اس کو بخشنے یا صحابہ سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کو جانوروں کے پانی پلانے میں بھی ثواب ہے آپ نے فرمایا
 کیونکہ انہیں ہر جاندار جو کہیں ثواب ہے **ٹاف** مسلمان ہو یا کافر آدمی ہو یا جانور رحمت ساری اور رحم اور مہربانی اس کو پہنچے
 ہو جو اس جل جلالہ کو نہایت پسند ہیں وہ کسی بے کار نہ جاوے گی مگر ان میں سے وہ جانور مستثنیٰ ہیں جو نوحی ہوں یا وحشی
 ہوں **عن انس بن مالک قال** کنا اذا نزلنا من مكة لا نسمع حتى نخل الزحل **ترجمہ انس بن مالک سے روایت**
 ہر ہم جب منزل میں اترتے تو نماز نہ پڑھتے جب تک کچاؤں کو اونٹوں پر سے اتر نہ لیتے تاکہ اونٹوں کو تکلیف نہ ہو **باب**
في تقليد الخيل ایک اور جانوروں کے گلیں تانت کے گڈیوں **عن ابی بشر** انصار سے کان مع رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض سفارہ فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو **قال** عبد اللہ
 بن ابی بکر حببت اللہ **قال** الناس فی مہیتہم لا یتقین فی رجبۃ بعیر قلاۃ من و تر ولا قلاۃ
 الا قطعت **ترجمہ ابی بشر انصاری** سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ تھے بعض سفروں میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکر بھیجا اور لوگ سوہرتی اوس نے کہا نہ باقی ہے اونٹ اگر دن میں تانت کا گڈا یا کوئی گڈا
 مگر کاٹ ڈالا جاوے کہہ مالک نے یہ گڈا نظر نہ لکھو اس کو اس پر باندھو تھے آپ نے اس سے منع کیا کہ گڈا کچھ موثر نہیں ہو سکتا
 سب آفتوں سے اللہ جل جلالہ بچائے والا **عن ابی جہب الحشمی** وہاں تانت لے صحابہ **قال** رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اربطوا الخیل وامسحوا بنواصیمہا واعجازہا و **قال** کفالہا وقلدوہا ولا
 تقلدوہا **الا** و تا **ترجمہ ابی وہب حشمی** سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی بوند
 باندھ رکھو اور اونٹ کے پٹھوں اور پٹیاں یوں پڑھا تھیں کہ وہ باندھے اعجاز کے کٹا ہوا فرمایا معنی دونوں کے ایک ہیں اور اونٹ کے
 گردن میں گٹھری باندھو اور اونٹ کی گردن میں کان کے چلے نہ باندھو **ٹاف** اگر کوئی بوند رکھو سے کہنا یہ نہیں ہو کہ اونٹ کو
 جباہ کے پیر فرما کر اور مٹھ پیر نے سے مقصود گرد و غبار سے اونٹ کو صاف کرنا ہو اور اونٹ کی فریبی کا حال معلوم کرنا ہو اور اس
 انس دراجت ہی حاصل ہوتی ہے اور جاہلیت کی عادت تھی کہ کھان کو چڑھ کر اونٹوں کے گردن میں باندھتے تھے تھے تا نظر لگے
 آپ نے تنبیہ کی اس سے منع فرمایا کہ گڈا نہ لکھو ٹاف اور نہ تھتھیر کر و کر سکتا ہے **باب** فی تقلید الاجناس
 جانوروں کے گلے میں گھنٹہ لگانے کا بیان **عن ام حبیبہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **قال** لا تعصب

الملائكة دفقة فیہا جس ترجمہ میں روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ نہیں دیتے
 رحمت کے فرشتے اون لوگوں کا جنہیں گنہگار ہوتا ہو **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا تصحب الملائكة دفقة فیہا کلب او جس ترجمہ میں ابی ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا رحمت کے فرشتے ساتھ نہیں دیتے اون لوگوں کا جنہیں کتا اور گھنٹا ہو **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم قال فی الجحیم من مار الشیطان ترجمہ میں ابی ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا گھنٹوں میں شیطان کا باج ہے **ف** گھنٹاؤں وغیرہ کی گردن میں اس وسطیٰ منہ ہو کہ دشمن آواز سے خبردار
 ہو جاتا ہے وہ اپنا بچاؤ کر لیتا ہے تو مسلمان اوپر غالب نہیں ہو سکتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا
 کہ دشمن کو بالکل اپنی خبر نہ ہو یا کبھی اونپر پہنچ جاوے **باب** فی رکوب الجلالہ (جو جانور گوہ کہاوی)
 اوپر سواری کی ممانعت **عن** ابن عمر قال فہی عن رکوب الجلالہ عید السید بن عمر نے منع کیا جانور پر سواری
 سے **عن** ابن عمر قال فہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجلالہ فی الابل ان یرکب علیہا
 ترجمہ میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلالہ وٹ پر چڑھنے سے منع کیا (کیونکہ وہ نجس ہے
 اور گوشت اور کاحرام کو تو پسینا بھی اوسکا نجس ہے ہوگا **باب** فی الرجل یمشی وابستہ اذنی پوجانور کا نام کہو
عن معاذ قال کنت رد فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار یرکب عفر ترجمہ میں معاذ سے
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری تھا ایک گدھ پر جبکو غصہ کہتے تھے **باب** فی الذئب عند
 النغیر یا خیل اللہ اگر کبھی کوچہ کی قوت مجاہدین کو یوں بکاڑنا ہی اللہ کے لوگوں پر ہو جاوے **عن** سمرق بن جندب
 اما بعد فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمی خیلنا خیل اللہ اذا فرغنا وکان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یامرنا اذا فرغنا بالجاعة والصبر والسکینة واذا قاتلنا ترجمہ میں سمرق بن جندب سے روایت
 ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کا نام خیل اللہ رکھ کر پکارتے جب ہم گہرے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہم کو حکم کرتے تھے گہرے کی قوت اکٹھا ہو جانا کھانا اور صبر اور تحمل کا سیطرہ ڈالنے کی قوت **ف** ہر خیل اصل میں
 کو کہتے ہیں گہرے ان مروخیل سے جماعت ہو مجاہدین کی وہ اللہ کے گروہ ہیں **باب** النہ عن لعن البھیمة
 جانور پر لعنت کر کے ممانعت **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی سفر فسمی لعنت
 فقال ما ہذا قالوا ہذا فلانة لعنت راحلتها فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صنعوا عینہا
 فانہما ملعونۃ فوضعوا عینہما قال عمران فکان فی انظر الیہا ناقة ورفقاء ترجمہ میں عمران بن حصین
 روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفر میں تھے آپ نے لعنت کی اور سنی (یعنی کوئی کسی کو لعنت کرتا ہو آپ نے
 یوحیا کر دیا ہے لوگوں نے کہا فلاں عورت ہو اوس نے لعنت کی اپنی زنت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوتاؤ

[illegible]

آئے تو لوگ ہم کو آپ کے استقبال کے لیے لیجاتے جو ہم میں سے پہلے پہنچا آپ اس کو اپنے آگے بٹھا لیتے تو پہلے میں پہنچا
 آپ نے جبکہ انہوں نے پہنچا پھر امام حسن بن علی پہنچا یا امام حسین آپ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا بعد اوسکے ہم مدینہ کو آئے
 اسی طرح پیچھے رہے **باب فی الوقوف علی الدابة** جانور پر بیکار بیٹھ کر رہنے کی ممانعت **عن ابی ہریرۃ**
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایأی أنتخذ واطھود وایکھ مذاثر فان اللہ انما یسخرھا
 لکم لتبلغکم الی بلادکم تکونوا بالعیۃ الا بشق الانفس وجعل لکم الارض فاعلیھا فافضوا
 حاجتکم ثم رجعوا بوبریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم اس بات سے کہ اپنی جانوروں کے
 پیٹھ کو منبر بناؤ اور بیضرورت اوس پر بیٹھو رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو متاع کر دیا تمہارے اوس طرح کہ تم ایک شہر سے
 دوسرے شہر کو پہنچو جہاں نہ پہنچ سکتے تھے گردل توڑ کر (یعنی تکلیف اٹھا کر اگر سواری نہ ہوتی) اور تمہاری زمین
 بنائی ہو اس پر اپنے کام کیا کرو **باب فی الجناۃ کول او شئ نکما بیان عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون ابل للشیاطین و بیوت للشیاطین فاما ابل الشیاطین فقد
 رأیتہما یخرج احداکم یخجیات معہ قد اسمنھا فلا یعلوا بعیرا منھا ویمس باخیہ قد
 انقطع بہ فلا یجھلہ واما بیوت الشیاطین فلما ارھا کا زسعید یقول لا ارھا الاھذہ
 الا قفاص التے یستل الناس بالذیبا ج ثم حمیہ ابی ہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہوتے ہیں شیطانوں کی طرح اور گھر شیطانوں کے لیے پس جو شیطانوں کے اونٹ میں مینی ان کو دیکھا کوئی تم میں سے
 اپنے ساتھ کول اونٹ (زیب وزینت کے لیے) لیکر نکلتا ہے جلوس نے موٹا بنایا ہے اور سواری نہیں کرتا اور راہ میں
 اپنے بھائی کو دیکھتا ہے کہ وہ چلتی ہے عاجز ہو گیا لیکن اس کو سوار نہیں کرتا اور شیطانوں کے گھر میں نہیں جکھے
ف اب شیطانوں کے گھر بھی موجود ہیں کسی کے پاس صحبت سے مکانات ہوتی ہیں جو اس سے تیرے ترش ترش سے
 ہوتے ہیں لیکن خالی اون میں کوئی نہیں ہوتا اور اپنی بھائی مسلمان کو دیکھتے ہیں اس کو گھر نہیں راہ میں پڑا ہے
 زمین اور دیوب کی تکلیف اٹھاتا ہے پر ہن کو اس کو جگہ نہیں دیتا **ت** سعید نے کہا میں تو شیطانوں کا گھر بھی ہوں
 کہ سمجھتا ہوں خبر پوری لیتی ہوتے ہیں مترجم نے کہا میں تو شیطانوں کا گھر اٹھتی گھروں کو جانتا ہوں جبکہ اوپر بیان کیا
باب فی نزعہ السیر جلدی چلنے کا بیان **عن ابی ہریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حقھا واذ اسافرتم فلیجدب فاسرعو
 السیر فاذا اردتم التعرین فتذکبوا عن الطريق ثم حمیہ ابی ہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جب زانی میں تم سفر کرو تو دو اونٹوں کو حتیٰ انکار یعنی ان کو چارہ کہاں سے چھوڑ دیا کرو تا خوب چرین اور
 تیرے میں) اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جلدی چلو ریعوزاء میں تاخیر نہ کرو تا صغیف میں سے پہلے تم کو نزل

مقصود کو پہنچا دین اور جب تم رات کو اوترو تو راہ سے بچو۔ یعنی راہ میں مت اترو ورنہ اسباب بچو بخود کی جانور
 وغیرہ کا اندیشہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو هذه قال بعد قولہ
 حقوا ولا تعدوا الذنابل ترجمہ دوسری روایت میں جابر سے بھی ایسا ہے مروی ہے مگر اس میں اتنا زیادہ ہے
 کہ منزل ہو اگے نہ بڑھو تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیکم بالدمیحة فان لامرض تطعمیہ باللیلہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا رات کو چننا اپنی پر لازم کرلو کہ زمین رات کو طری ہو جاتی ہے **ف** یعنی دن کے چلنے پر یہی قناعت نہ کر
 بلکہ رات کو بھی کچھ چلا کر واسیلو کہ چننا آسان ہوتا ہے رات کو خصوصاً عرب کے ملک میں جہاں ذکوہ آفتاب کی ترش
 بہت ہوتی ہے رات کو چلنے پر زمین طری ہو جاتی ہے **باب** من الدابة احق بصدکھا جو جانور کا مالک
 وہ اگے بیٹھ کر کا حقدار ہے **عن** ابی بريدہ یقول بیما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشی جملہ
 رجل ومعه حمار فقال یا رسول اللہ اریکب وتاخر الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لا انت احق بصدک دابتک منی الا ان تجعلہ لی قال فانی قد جعلتہ لک فربک
 ترجمہ ابوبریہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جارہے تھے اتوں میں ایک شخص آیا گئے ہو پر سواری ہو کر وہ بولا
 یا رسول اللہ سواری ہو جاتی اور پیچھے رہ کر اپنے فرمایا نہیں تو زیادہ حقدار ہے اگے بیٹھنے کا اپنے جانور پر مجھے اللہ کے
 تو یہ جانور مجھے دیر ہی تو میں اگے بیٹھوں گا وہ بولا یا رسول اللہ میں نے یہ آپ کو دیدیا بھرا آپ اوس پر سواری ہو **ف**
 یعنی اگے بیٹھ کر کھینچو اب وہ جانور آپ کے ملک میں آگیا **باب** فی الدابة تعرقب فی الحرب جانور کے
 کو بچھین کاٹ ڈالنا **عن** عبد اللہ بن الزبیر حدثنی ابی الذر عنہ عنہ عنہ وھو احد
 بنی مرہ بن عوف وکان فی تلک الغزاة غزاة مؤتہ قال واللہ لکان فی انظر الی جعفر بن
 افتح عن فرس له شقرا فخرها ثم قاتل القوم حتى قتل ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے
 میری باپ رضائی نے جو بنی مرہ بن عوف میں سے تھا مجھ کو بیان کیا وہ جہاد میں تھا انیسویں موتہ (ایکویں صفر) شام میں
 کی لڑائی میں کہا میں گویا دیکھتا ہوں جعفر بن ابی طالب کو جب وہ کو دھڑی اپنے لشکر کے سر سے اور اس کو بچھین
 کاٹ دین پہر لڑی کا فزون سے نہایت تک کہ قتل کر گئی **ف** کو بچھین کاٹ دین تاکہ کا فزون کو کام نہ آوے اس حدیث
 سے معلوم ہوا لڑائی میں اگر جانور یا سامان کا خوف ہو کہ وہ دشمن کے ہاتھ میں آکر باعث اوسکی تقویت کا ہو گا تو اس
 کا قتل کر ڈالنا درست ہے۔ ابو داؤد نے کہا یہ حدیث قوی نہیں ہے **باب** فی السبق اگر قبضہ کی شرط
 کا بیان **عن** ابی حمیرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سبق الا فی خف او فی خاف
 او فصل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں ہے ال کا لینا سابقت کے

ان لیسبق فہو قناد ترجمہ چیمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھوڑا داخل کرے
 درمیان دو گھوڑوں کے اور وہ گھوڑا ایسا ہو کہ اس کے بڑھ جانے کا یقین نہ ہو بلکہ پیچھے رہ جائیگا بھی احتمال ہو تو
 وہ قمار نہیں اور جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑی کو درمیان دو گھوڑوں کے اور وہ یقین نہ کہتا ہو اس کے بڑھ جانے
 کا پس وہ قمار ہے **ف** حاصل یہی گھوڑ و درمیان اگر شرط حاکم کی طرف ہو یا ایک طرف ہو تو درست ہے اور جو درمیان
 طرف سے ہو تو محمل کا ہونا ضروری ہے ایک تیسرے شخص کا جس کو حیت جانی یا مار جانے کا یقین نہ ہو بلکہ مارنے کا
 بھی اور حیثیت کا بھی احتمال ہو اگر حیثیت کا تو دونوں کو شرط کا رد بھی ہے گارٹاریکا تو کچھ نہ دیگا اور جو اس محل کے جیتنے
 یا مارنے کا یقین ہو تو اور کما شریک ہونا کچھ مفید نہ ہو گا **باب** فی الجلب علی الخیل فی السباق گھوڑ و درمیان
 کیسکو پور گھوڑے کے پیچھے رکھنا **عن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جلب ولا جلب
 نداد یحییٰ فی حدیثہ فی الروان ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلب نہیں
 ہے اور نہ جلب ہے پیچھے نے اپنی حدیث میں یہ یاد کیا ہے فی الروان کے لفظ کو یعنی لا جلب ولا جلب ہے الروان اور مروان کے
 بھی شرط کرنا ہے اور ساقبت کرنا ہے گھوڑ و درمیان **ف** زکوۃ میں جلب یہ کہ زکوۃ لیو والا و راو تو زکوۃ دینے والوں سے
 اور انکو یہ حکم کہ کرو کہ وہی میری پاس یہاں راؤ اور جلب یہ ہے کہ مال لے اپنی موضع سے دور جا بھیجیں اور زکوۃ لیو والیکو
 مشقت میں ڈالیں تا وہ زمین جاوے تو یہ دونو کو وہ ممنوع ہیں۔ اور جلب گھوڑ و درمیان یہ ہے ایک شخص کو گھوڑی کے
 پیچھے لگا کر کہ وہ گھوڑی کو ڈانٹتا رہے تاکہ وہ آگے بڑھ جاوے۔ اور جلب یہ ہے کہ اپنے گھوڑی کے پیلو میں اور ایک گھوڑا
 رکھے اسلئے کہ جب سوار یکا گھوڑا تہک جاوے تو اس گھوڑے پر سوار ہو لے یہ بھی منہی **عن** قتادۃ قال الجلب
 والجلب فی الروان ترجمہ قتادہ نے کہا جلب اور جلب گھوڑ و درمیان ہوتے ہیں بلکہ معنی بھی جان ہوئی **باب**
 السیف علی تلوار پر چاندی لگانا **عن** انس قال کانت قبیۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضۃ
 ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی **ف** سہن
 دلیل ہے اس پر کہ جائز ہے تلوار پر چاندی کا زور لگانا قلیل ہو یا کثیر اسی طرح کہ بند چاندی کا اور ٹوپے چاندی کی کیونکہ چاندی
 کا استعمال مردوں کے لیے درست ہے **عن** سعید بن ابی الحسن قال کانت قبیۃ سیف رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فضۃ قال قتادۃ وما علمت احدًا تابعہ علی ذلک ترجمہ سعید بن ابی الحسن
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کے تھے قتادہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ
 سعید بن ابی الحسن کے متابعت کسی اور شخص نے کی ہو اس حدیث کی روایت میں **باب** فی النیل ایدخل المسجد
 تیر لیکر مسجد میں جانیکا بیان **عن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر رجلاً کان یتصدق
 بالنیل فی المسجد ان لا یربھا الا وهو اخذ بنصولھا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا جو تیرا بٹ راکھا مسجد میں کہ جب وہ تیرے کو لیکر نکلے تو اون کی پیکان میں جو
 رہی تاکہ وہ تیرے کو لگ نہ جاوے اگر لگے بھی تو لکڑی کھینچے جس سے صدمہ نہ ہو **عن** ابی موسیٰ عن النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم قال اذا احل احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نضالہا
 او قال فلیقبض کفہ او قال فلیقبض کفہ ان یصیب احدا من المسلمین ترجمہ ابو موسیٰ سے
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے ہماری مسجد یا بازار میں آوے اور اسکو ہاتھ میں تیر
 ہوں تو اون کے گانسی (پیکان) ہاتھ میں پکڑی ہے یا مٹی میں دباؤ رہے ایسا نہ ہو کسی سنان کو لگ جاوے **ف**
 اسی حکم میں ہے بدوق یا پنجو کا بھرا ہوا دونوں پاؤں چڑھا کر مجمع میں بچانا کیونکہ اگر وہ فاسد جاتی ہے **باب**
فی النہی ان یتعاطی السیف مسلولا تنگی تلوار دینے کی ممانعت **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 لہی ان یتعاطی السیف مسلولا ترجمہ جابر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگی تلوار دینے سے
 منع کیا یا ایسا نہ ہو لگ جاوے اگر کسی کو تلوار دے تو خلاف میں کر کے یوں **باب** النہی ان یقتد السیر بن
 اصبعین تمی اور انگلیاں کھسک کر کسی چیز کو کاٹنا **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نہی ان یقتد السیر بن اصبعین ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 منع کیا چڑے کو کاٹنے سے دونوں انگلیوں کے پچھیں یا ایسا نہ ہو کہ چمڑا کٹ کر او گلین کو صدمہ پہنچو **باب** فی
 لبس الدروع کئی زرمین پہننے کا بیان **عن** السائب بن یزید عن جابر قد سماہ ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ظاہر یوم احد بین درعین اولیس درعین ترجمہ سائب بن یزید سے روایت کیا
 جسکا انہوں نے نام لیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرمین تلے او پر پہن لیں تھیں **ف**
 کمال احتیاط اور بجا و کیوں اسے پس اس زمانہ کے جنگ میں زہ کا پہننا چندان مفید نہیں ہو **باب** فی الریاء
 الاولیۃ جہشہ اور نشان کا بیان **عن** یونس بن عیینہ عن محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن
 القاسم الی الدراء بن عازب یسأله عن ایتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کانت فقال کانت
 سحابة مربعة عن نمرۃ ترجمہ یونس بن عیینہ سے روایت ہو کہ محمد بن القاسم نے براہن بن
 کیطرف دجا لیکر محمد پوچھا تھا براہن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان کا حال تو براہن نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے نشان کا رنگ سیاہ تھا اور کپڑا اور کپڑا جو کور تھا غزہ کی قسم سے **ف** سیاہ رنگ سے مراد یہ ہے جو دور سے سیاہ
 معلوم ہوتا تھا نہ خالص سیاہ رنگ کیونکہ غزہ کی قسم جو کہا غزہ اوس کلمے کو کہتے ہیں کہ خط سیاہ اور سفید اوس میں تھے میں
 ایل کو اسکو شا بھت سے غزہ کے ساتھ بنو حنیہ کے **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان
 لولادہ یوم دخل مکہ ابیض ترجمہ جابر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے جس دن آپ کا

کے شر سے اور سختی کے ساتھ ٹھہرنے سے اور بری نظر سے اہل مین اور مال میں اور اسد ہاروی زمین کو لپیٹ ڈال اور ہم پر سفر
 اسان کے عن ابن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعرہ مخارجا
 الی سفر کبر ثلثا ثم قال سبحان اللہ سے سحر لنا کھذا وما کنا لہ مقربین وانا الی بنا المتقلبون
 اللہم انی اسئلك فی سفرنا ہذا للبر والتقوی ومن العمل ما ترخص اللہم ہون علینا سفرنا
 ہذا اللہم اطو لنا البعد اللہم انت الصاحب فی السفر والخليفة فی الاہل والمال واذ ارجع قلہن
 وبراہین اثبتون ثابتون عابدون لربنا حامدون وكان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجیوہ
 اذا عملوا الثنایا کبروا واذ اذهب بطواسبحوا فوضعت الصلاة علی ذلک ترجمہ ابن عمر سے روایت
 ہو انہوں نے بتلایا۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتی سفر کو جانے کے لیے تو الگ کبیر ترین بار فرماتے
 پہ فرماتے پاکستان ہے وہ جن کو اسکو ہاروی میں دیا اور ہم نہ تھے اسکو قابو میں لانیو لے اور ہم کو اپنے رب کی طرف پہر جاننا
 ہو ای اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور تیری رضا منسی کی کام اٹھی اسان کر ہم پر بھی
 ہمارا سفر یا اللہ پیٹ کے ہماری واسطو اسکی دوری اٹھی تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ گہر والوں پر اور مال پر اور جب سفر سے
 لوٹ کر آئی تو بھی فرماتے اتنا زیادہ رجوع کر نیوالے تو بکر نیوالے عبادت کر نیوالے اپنے رب کی تعریف کر نیوالی۔ اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لشکر کے لوگ جب چڑھائیوں پر چڑھتے تھے کہتے تھے جب اوترتی پیچ کو تو تسبیح کہتے تھے
 نماز بھی اسی قاعدہ پر کہتے تھے گئے دکر اوٹھتی بیٹھے اوسمیں بکیرے) **باب فی الدعاء عند الوداع** حضرت
 وقت کیا کھو عن قرعۃ قال قال ابن عمر ہم اودعک کما ودعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک ترجمہ قرعہ سے روایت ہو مجھ کو ابن عمر نے کہا امین
 تجھ کو حضرت کردن جیو کہ مجھ کو حضرت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونپا ہون اسکو تیرا دین اور تیری امانت
 اور تیری انجام کار کو عن عبد اللہ الخطمی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان لیستودع
 الحیش قال استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم ترجمہ عبد اللہ خطمی سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت لشکر کے حضرت کرنیکا ارادہ فرماتے تو فرماتے سونپا ہون اسکو دین تمہارا اور امانت
 تمہاری اور انجام کام تمہاری **باب** ما یقول الرجل اذا ركب سوار ی پر چڑھتے وقت کیا کھو عن علی
 بزربیعۃ قال شہدت علیا رضی اللہ عنہ اتی بدایۃ لیرکبھا فلما وضع رجلہ فی الرکاب
 قال بسم اللہ فلما استوی علی ظهرها قال الحمد للہ ثم قال سبحان اللہ سے سحر لنا کھذا وما
 کنا لہ مقربین وانا الی بنا المتقلبون ثم قال الحمد للہ ثلاث مرات ثم قال اللہ اکبر
 ثلاث مرات ثم قال سبحانک انی ظلمت نفسی فاعف عنی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم فحک

فقيل يا امير المؤمنين من اے شے، ضحکت قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم فعل كما فعلت
 ثم ضحك فقلت يا رسول الله من اے شے، ضحکت قال ان ربك يعجب من عبده اذا قال انقر
 دنو فی یاعلم الله لا يغفر الذنوب غیری ترجمہ طبری بن ربیع سے روایت ہر علی نے اسے کہو اسے سوا
 حاضر کی گئی تاکہ اسے سزا دہن پھر حساب نے اپنا پانون رکھا میں رکھا تو فرمایا سلم اس پر جب اسکو پھیر پھیر گئے
 تو کہا الحمد للہ پہر کہا پاک ہے وہ ذات جس پر ہمارے بس میں دیا ان جانوروں کو اور نہ تجھے ہم اونکو تابع کرے تو اسے اونٹ
 ہم اپنے رب کی طرف البتہ پہر جانو لے میں۔ پہر کہا سب تعزیت اللہ کو تین تین بار۔ پہر کہا اللہ سب تین بار۔ پہر کہا پاک
 ہے تو بیشک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بخشدے مجھ کو بیشک بات یہ ہر کہ کوئی نہیں بخشتا گناہ ہر گناہ سوا سیری۔ پھر
 ہنس پڑے تو کہا گیا کہ کس چیز کے سبب آپ امیر المؤمنین تو کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انہوں
 نے ایسا ہی کیا جسطرح میں نے کیا پھر منے تو میں نے پوچھا البتہ خوش ہوتا ہے بندہ کسی صوفت بندہ کہتا ہر میر گناہ بخشد
 کہ وہ جانتا ہے سیری سوا کوئی گناہ ہر گناہ بخشتا۔ **ف** یعنی بندہ کے اس اعتقاد پر کہ اس کے گناہوں کو سوا اسکے
 پروردگار کے اور کوئی نہیں بخشتا خوش ہو جاتا ہے خداوند بخشدی گناہ ہمارے سوا سیری کوئی ہمارے گناہ نہ بخشتا **باب**
 ما یقول الرجل اذا نزل المنزل جب آدمی منزل میں اترے تو کیا کہے **عن** عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ادری یا ادری وریبک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر
 ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک واعوذ بک من اسد اسود من الحیة والعقرب
 ومن ساکن البلد ومن والد وما ولد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
 سفر کرتے ورات ہو جاتے تو آپ فرمائی اے زمین میرا رب اور تیرا رب اللہ میں اللہ کی پناہ جاتا ہوں تیرے رب اور اس کے رب سے
 جو تجھ میں ہے اور بدیشہ او سچیر کے جو پیدا ہوئے ہر تجھ میں اور بدیشہ او سچیر کے جو چلتی ہے تجھ پر پناہ جاتا ہوں اللہ تیرے اور
 گال سے نیز سانپ اور کچھ سے اور شکر کے ہر والی کے بوجی اور بدیشہ والی کی سہ اور جو اس کو سچر **باب** فی کراہیۃ الیقول اللیل
 رات میں جانے کا بیان **عن** حابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسئلوا افواشیکم اذا غابت الشمس حتی تذهب فحمة
 العشاء فان الشیاطین تفتی اذا غابت الشمس حتی تذهب فحمة العشاء **ترجمہ** جابر سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ
 وسلم نے فرمایا ست چھڑو اپنی جانوں کو آفتاب بنو کے بعد جب تک اس کی سیاہی آجائے کہ نہ شیطاں چھڑے میں آفتاب بنو کے بعد جب تک
 سیاہی آجائے اور **ف** اس سفر میں مغرب کی وقت اٹھانا چاہو اور اندر سے ہو چلنا چاہو **باب** فی عدم سبب الفقر کہ من سفر کرنا
 بہتر ہے **عن** کعب بن مالک قال قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی سفر لا یوم الخیض **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہر رسول اللہ
 علیہ وسلم یہاں ہوتا تھا کہ سفر کسی اور نیکو کی جہت کر اگر جہات کو نکلیں **باب** فی لا تکار فی السفر سفر کو کچھ وقت نکھنا سبب
عن جابر الشامدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللهم بارک لامتی فی بکودھا وکان اذا بعث سریدہ

یہاں سے لے کر اس کے بعد
 یہاں سے لے کر اس کے بعد
 یہاں سے لے کر اس کے بعد

او حیثا بغثهم من اول النهار وكان صحن جلا تاجرا وكان يبعث تجارته من اول النهار فاذا
 وكتنه الله ترجمه صحیحہ فی روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکی برکت دو بری است کہ یوں کہ اول
 روز میں یعنی اول روز میں طلب کرین یا کب یا سفر وغیر ذلک تو برکت حاصل ہوا حسین اور حضرت جبروت چہرہ یا اثر الشکر
 پہنچتے تھے تو اسکو اول روز میں بھیج تھے اور صحرا و اگر تہا اور اپنی تجارت کا مال اول روز میں بھیج کر تہا تو مال لایا ہوا
 اور اسکا مال بہت ہو گیا **باب** فی الرجل یسافر وحده تنصاف سفر کر نیکی مانعت عمن عمرو بن شعیب عن
 ابنہ عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذاکب شیطان والذاکبان شیطانان
 الثلاثہ ترک ترجمہ صحیحہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اسنے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے نقل کیا ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہوا اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار تین شیطان
 یعنی تین سوار تین شیطان ہیں کہ انکو سوار کہیں اس لیے کہ وہ شیطان کو محفوظ ہیں اور اپنے ایک سوار یا دو سوار کو سفر کر نیکی منع
 فرمایا اس لیے کہ ایک کے ہونی میں تو جماعت فوت ہوتی ہے اور عند الحاجة کوئی مددگار نہیں ہوتا اور ہر امر میں در ماندہ
 ہوتا ہے اور اگر وہ ہوں تو ان میں سے اگر ایک بیمار ہو یا مچاوی تو مضطر ہوتا ہے دوسرا اور شیطان خوش ہوتا ہے
 یا مراد یہ ہے کہ انکے ساتھ شیطان ہر جہت کا حکم کرتا ہے اور مبالغہ انکو نفس شیطان فرمایا غرض اس حدیث سے معلوم
 کہ سفر میں تین آدمی چاہیں تاکہ جماعت ہو تاکہ پڑھیں اور اگر ایک کچھ کام کو چاہو تو دو باقی رہیں اور آپس میں انس
 بکریں اور اگر اسکو آئے میں تاخیر ہوے تو ایک اون دونوں میں سے جاکر خبر لاوے اور ایک سبب پاس میں بیٹھ کر
 فی القوم یسافرون یثبوت احدہم جب تین یا زیادہ آدمی سفر کو نکلیں تو ایک کو فہر کر لیں **صحیح**
 ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرج ثلاثۃ فی سفر فلیثموا والحدھم
 ترجمہ صحیحہ ابی سعید خدری سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر میں تین شخص ہوں تو ایک شخص کو
 چاہیے کہ اپنا امیر بنالین یعنی دو شخص ایک کو اپنا سردار بنالین **صحیح** امیر کر نیکی اسکو حکم فرمایا کہ اگر کسی امر میں نزاع
 واقع ہو تو اسکی طرف رجوع کرین اور امیر کو چاہی کہ خیر خواہی کرے اور خادم اور مہربان ہو جیسکے اور حدیث میں آیا ہے کہ
 سید القوم خادمہم **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلاثۃ فی سفر
 فلیثموا والحدھم قال نافع فقلنا لا یسلما فانک امینا ترجمہ صحیحہ ابی ہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص سفر میں ہوں تو چاہیے کہ آپس میں ایک کو سردار بنالین - نافع نے کہا ہم ابوسلمہ
 بولے تم ہارو ہیر ہو (سفر میں) تاکہ نزاع نہ ہو اگر ہو تو ہیر فیصلہ کر دیو **باب** فی المصحف یسافر الی
 ارض العدو وکلام اللہ کو دار الحرب میں لیجایا **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو وقال مالک وانما ذلک مخافة ان ینالہ العدو ترجمہ صحیحہ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہو منہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کو دشمن کے ملک میں بیجا بی واکارے
کہا کہ اس کو طرہ منع کیا تا ایسا نہ ہو کہ دشمن قرآن شریف کو لیکر اوسکی توہین کرے **ف** ابن عبدالبر نے کہا کہ تمام فقہانے
اجماع کیا اس امر پر کہ مصحف کو چھوٹی فوج کی ہمارہ جسکی شکست یا نیکاخوف ہو نہ لیجاوین اور بڑی فوج کے ساتھ لیجا بھی
مختلف فیہ مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے **ی**اب فیما یستحب من الجیش والرفق
والسرایا لشکر اور رفقا اور سرایا کی تعداد کا بیان کر کے قدر تعداد بہتر ہے **ع** ابن عباس عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اخین الصحابة اربعة وخین السرايا اربعائة وخین الجیوش اربعة الاف ولین غلب
اثناعشر الفا من قلة **م**رحمہ ابن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین مصاحبوں اور
رفیقوں میں چار رفیق ہیں اور چھوٹے لشکروں میں بہتر چار سو کا لشکر ہے اور بڑے لشکروں میں چار ہزار کا لشکر ہے
اور بارہ ہزار قلت کر سب ہرگز مغلوب نہیں ہوتے **ف** چار اہل بیت ہیں اگر ایک بیمار ہو اور وصیت کرنا چاہے
کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوین۔ اور علمائے لکھنا ہے کہ چارویں یا پانچ بہترین بلکہ بقدر زیادہ ہوں گے بہتر ہونگے
اور حدیث میں مرتبہ نقل کو بیان کیا۔ اور ہرگز مغلوب نہیں ہوتے یعنی بارہ ہزار مغلوب نہیں ہوتے اور اگر مغلوب
بھی ہونگے تو کسی کے سبب ہوں گے کہ یہ عدد کسی سے کم نہیں کیا ہے بلکہ سبب کسی اور امر کے مغلوب ہونے کو نہیں عجیب غریب
نامردی وغیرہ ذاکے **ی**اب فی دعاء للمشرکین مشرکوں کو اسلام کی دعوت کرنا **ع** سلیمان بن
بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث امیرا علی سریۃ او حیش
او صاہۃ یقول اللہ فی خاصۃ نفسه ویمین صہ من المسلمین خیرا وقال اذا القیت عدلک
من المشرکین فادعہم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعہم الی التحول
من دارہم الی دار المهاجرین واعلم انہم ان فعلو ذلک ان لم ماللہا جریں وان علیہم
ماللہا جریں فان ابوا واختاروا دارہم فاعلم انہم یكونوا کاعراب المسلمین جیسے علیہم
حکم اللہ الذمۃ یجرۃ علی المؤمنین ولا یكون لہم فی الفی والغنیۃ نصیب الا ان یجاہلوا
مع المسلمین فان ہم ابوا فادعہم الی اعطاء الجزیۃ فان اجابوا فاقبل منهم وکف عنهم
فان ابوا فاستعین باللہ تعالیٰ وقاتلہم واذ احاصت اہل حصن فارادوک ان تنزلہم عن
حکم اللہ تعالیٰ فلا تنزلہم فانکم لا تدرون ما یحکم اللہ فیہم ولكن انزلہم علی حکمکم
ثم افضواہم بعد ما شئتم **م**رحمہ سلیمان بن بریدہ سے روایت ہو انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر کر کے بھیجتے تو آپ اوسکو وصیت فرمائی اللہ ورسول

پہلے اپنے خاص شخص کے لیے ہر سا ہونے کے ساتھ پہلائی کرنے کے اور فرماتے ہیں تو اپنی دشمن کو نکالنا
 کری تو انکو دعوت کریں خصمتوں کے یا کہا میں خلال کے (یہ شک راوی کا ہے کہ لفظ خصال کا فرمایا یا خلال کا فرمایا معنی
 دونوں کے ایک ہیں) پہر جو چیز ان تین چیزوں میں سے مشرک قبول کر لیں تو تو بھی اسے قبول کر اور اوسو باندہ
 یعنی انکو زیادہ تکلیف دے کہ ہر اوستو بلانقل کی طرف یعنی چلے اونیکے اپنی ملک سے یعنی دارالحرب سے مہاجرین کی ملک
 کی طرف یعنی دارالاسلام کی اور خبر دی اوں کو بھی کہ اگر وہ اسکو کہیوں یعنی اپنی ملک سے دارالاسلام میں چلی آوین تو ان
 کی دسویں چیز ہے جو مہاجرین کی دسویں چیز ہے اور انہی دسویں چیز ہے جو مہاجرین پر ہے ہر جو اگر وہ نہ قبول کریں یعنی اپنی ملک
 سے اوٹھ آتا تو انکو یہ خبر دی کہ وہ گنوا مسلمانوں کی مانت ہو گئے اور انہی خدا کا وہ حکم جاری کیا جاوے گا جو سب مانوں
 پر جاری کیا جاتا ہے (یعنی واجب ہونا نماز اور زکوٰۃ وغیرہما اور قصاص اور دیت اور جوانی مانند ہوا اور ان کے
 دسویں فیئ اور غنیمت میں کچھ حصہ ہونگا مگر یہ کہ وہ مسلمان کے ساتھ ہو کر یہاں رہیں جیسا مہاجروں کے لیے نیچر ہوا
 کے بھی حصہ مقرر ہوتا تو یہ اوں کے مثل نہ ہونگے) اور جو وہ اگر اسکو قبول نہ کریں یعنی اسلام کو نہ مانیں تو انسی خبر نہ کال
 کہ وہ ہر جو انہوں کی طرف سے قبول کیا تو تو بھی اوں سے قبول کر لے یعنی صلح کر لے اور باندہ اونسے اور جو وہ نہ فہم
 تو اس سے مدد مانگ اور اوں سے اور سو وقت قلعہ اوں کو گہرے تو یعنی کفار کو اور وہ بچہ سے چاہیں کہ اوتاری تو اوں کو
 اسد کے حکم پر تو تو انکو موت اوتاریلی تو نہیں جانتا کہ اوں کے باب میں اسد کا کیا حکم ہو لیکن تم اوں کو اپنے حکم پر نہ کالو
 پھر تم انکا فیصلہ کرو جس طرح چاہو **ف** یعنی جب کفار قلعہ میں محصور ہوں اور وہ تم سے چاہیں کہ ہر کو قلعہ کے باہر
 نکلنے دو اس شرط پر کہ جو اسد کا حکم ہماری باب میں ہو بجا لاؤ تو اس کو نہ ماننا کیونکہ ہم کو معلوم نہیں ہو سکتا کہ اسد کا حکم اگر
 باب میں کیا ہو بخلاف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر وحی آتی تھی اسد کا حکم معلوم ہو جاتا تھا بلکہ ہم کو یہ مشرط کرنا
 چاہیے کہ جو ہمارا حکم ہو اسکو تسلیم کریں خواہ قتل یا خلیج یا جزیرہ یا ان وغیرہ **م** مسلمان بن بوندۃ عن ابیہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغزو اباسم اللہ و فی سبیل اللہ و قاتلوا منکم فربانہ اغزو
و لا تقدر و لا تغلوا و لا تمثلوا و لا تقتلوا و لید اترحمہ سلیمان بن بریدہ نے اپنے باب سے رعایت
 کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسد کے راہ میں لڑو اسد کے نام ساتھ اور جو خدا کو نہ مانے اوسکو مارو لڑو
 لیکن قتل نہ ثور یا وغنیمت میں جو یہی نہ کیجو اور ناک کان نہ کاٹو اور لڑکے کو نہ مارو **ف** یعنی مایع کو نہ عورتوں کو نہ
 بوڑھے ضعیف مرد کو جو لڑائی کے قابل نہیں ہیں نہ لڑائی کا مشورہ دیتے ہیں **م** انس بن مالک ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال انطلقوا باسم اللہ و باللہ و علی صلۃ رسول اللہ و لا تقتلوا شیئاً فانما
و لا اطفالاً صغیراً و لا ابراًة و لا تغلوا و ضموا غنائمکم و احملوا و احسنوا ان اللہ یحب
الحسنات ثم حمیہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی مجاہدوں کو ہر چیز کی قیمت

جہاں کو مسطے اللہ کے نام کے ساتھ روانہ ہوا اور تباہی اور توفیق الہی کے ساتھ اندر کے رسول کے دین پر اور بیہوش
 ہوا اور سکون و درجہ اور دہوئے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور نہ تم غنیمت میں خیانت کرنا اور غنیمت کے مال کو بہرہ نمانا اور تم کو بہرہ
 نمانے کے ترک پر مسلح کرو یا کفار سے اگر مصالحت دیکھو یا ستورو بہر امور را کہ اور نیکی کرو یعنی آپس میں ایک دوسرے کی خدائی چلے
 نیکی کو دوست رکھتا ہے **ف** بہت بڑے بڑے کو بھی مراد ہے کہ کسی کلم کا نہ ہوا اور جو اگر لڑنے والا ہو یا صاحب تہذیب و دینی ہو
 تو اس صورت میں اسکو بھی مارا واد ظاہر بھی ہے کہ لفظ صغیر مل جویا بیان ہو لفظ طفلہ کا یعنی وہ لڑکے جو حدیث کو پیچھا
 ہوا اور ستنا کیا گیا ہے اسی لڑکا جو بادشاہ ہوا لڑنے والا ہوا اور نہ عورت کو یعنی وہ جبکہ لڑنے والی نہ ہو اور نہ وہ
 لڑائی میں صاحب رہے ہو **باب فی الحرق فی بلاد العدو دشمنوں کی نہایت اور شجرا کو جلا کر** **مسئلہ ابن عمر**
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق غل النضی و قطع وھی البویرة فانزل اللہ عز و جل ما قطعتم
 من لیسنۃ او ترکتموها **ترجمہ ابن عمر** سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجور کے درختوں کو
 جلا دیا اور کاٹ ڈالا موضع بوریہ میں تب انتقالے نے یہ آیت اتری ماقطعتم من لیسنۃ جو کاٹ ڈالا تم فی کجور کا پیر
 رہنے دیا کھڑا اپنی جڑ پر سو اس کے حکم سے اور تار سو اگر بے حکم ہو **مسئلہ ابن عمر** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کان عہد الیہ فقال اعز علی ابنہ صباحا و حرق **ترجمہ ابن عمر** سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اول سو کہا لوٹ لی بنو کعبہ کو وقت اور جلاوی راہنی ایک گائون جو فلسطین میں عسقلان اور مدینہ کو **ابن عمر**
 عبد اللہ بن عمر و الفلک سے سمعت اباصمہ بن قیل لہ ابنہ قال خن اعلم ھے بینہ فلسطین **ترجمہ**
 عبد اللہ بن عمر و غری سے روایت ہے اوہنوں نے سنا ابو سہر سے اس نے اپنا کا ذکر ہوا انہوں نے کہا ہم خانیہ میں آئے
 وہ بنی فلسطین میں شام میں **باب فی بعث العیثو جاسوس (گوبندہ) بھیج کر** **ابان عن انس** قال
 بعث یحییٰ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسیسۃ عینا یمنظر ما صنعت غیابا یوسفیان **ترجمہ انس** سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیسہ جاسوس بنا کر بھیجا تاکہ دیکھے ابوسفیان کا قافلہ کیا کر رہے **باب فی ابن**
السبیل یا کل من التمر و لیشرب من اللبن اذا مر بہ جب سا فر کھجور کے درختوں یا دودہ والے جانوروں پر گزر کر
 تو کھجور کھا لیوے اور دودہ پی لیوے اگرچہ مالک کی اجازت نہ ہو **عن سمرۃ بن جندب** ان نبی اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیۃ فان کان فیہا صاحبہا فلسیستان ذنہ فان اذن لہ فلیکل
 و لیشرب فان لم یکن فیہا فلیصت ثلاثا فان اجابہ فلیستان ذنہ والا فلیحلب و لیشرب و لا
 یحلب **ترجمہ سمرہ بن جندب** سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جانور دن پر گزری تو اگر
 اؤٹکا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت لیکر دودہ پیو اگر چہ مالک نہ ہو تو میں بار او سکواؤ دودہ پیو اگر جواب دیو تو
 اس سے اجازت لیکر ورنہ بی اجازت دودہ **نحوہ می اور پیو کر** **مسئلہ ابن عمر** سے روایت ہے نبی جندہ رخشاں ہو

پی لہو سے ساتھ نہ ہوئے۔ خطابی نے کہا کہ حدیث منظر میں ہو جسکو کہا نہ ملے اور غوث ہر ہاکت کا۔ اور بعضی نے
سنن میں کہا کہ حسن کے روایتین ہر سے ثابت نہیں ہیں بعضوں کے نزدیک محسن عباد بن شرجیل قال
اصابتہ فی مسئلۃ فدخلت حاضرا من حیطان المدینۃ فزکرت نبلا فاکلت وحملت فی ثوبی فحاشا
صاحبہ فضربی واخذ ثوبی فایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا ما علمت اذ کان
جائلا ولا اطمعت اذ کان جائعا او قال ساعیا وامرہ فرد علی ثوبی واعطانی وسقا او
نصف وسقا من طعام ثم حمیہ عباد بن شرجیل سے روایت ہو مجھ کو خط نے ستایا میں ایک باغ میں گیا رہنے کے غبار
میں سے اور ایک بالی کو ملکر میں نے کہا یا اور اپنے کپڑے میں باندھا اتنے میں باغ کا مالک آیا اور سوچو ہمارا اور میرا کپڑا
چھین لیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے باغ کا مالک سے کہا یہ جابل تھا تو نے اسکو سنا یہ کہا یا اور یہ کہا
تھا تو نے اسکو نہ کہا یا آپ نے حکم کیا اس نے میرا کپڑا پیس دیا اور ساٹھ صاع یا تیس صاع اناج کے مجھے دیے یعنی اسکو مارنا کیا
ضرورت تھاسئلہ بتانا چاہیے تھا کہ تو نے کہا یا ہوتا پر باندھ لیجا با درست نہیں ہے محسن عباد بن شرجیل سے روایت
قال کنت غلاما داری مغل الانصل فاتی بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا غلام لہ ترمی
المغل قال اکل قال فلا ترمی المغل وکل مما یسقط فی اسفلھا ثم مسحہ راسہ فقال اللهم اشبع
بطنتہ ثم حمیہ ابی رافع کے چچا سے روایت ہو میں لڑکا تھا انصار کے کچور کے دھڑتوں پر ڈھیلے مارا کرتا تھا لوگ مجھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے فرمایا تو لڑکا تو کیوں ڈھیلے مارتا ہو درختوں پر میں نے کہا میرا کہا
ہوں (کچور گر کر) آپ نے فرمایا ڈھیلے مت مارا کر جو نیچی گرا ہو اسکو کہا لیا کر یہ میری سر پر ہاتھ پیرا اور دعا کی۔
یا اللہ اسکا پیٹ بھروے **باب** فیمین قال لا یجلب بعضون کے نزدیک بی اجازت دودہ نہ پھوڑے **محسن**
عبداللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجلبن احد ما شیۃ احد بعیرا ذنہ لخب
احد کما ان توتی مشربۃ فتکسر خنانتہ فینتشل طعامہ فانما تخزن لہم ضرر مع مواشیہم
اطعمتم فلا یجلبن احد ما شیۃ احد الا باذنہ ثم حمیہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کو جانور کا دودہ نہ پھوڑے بی اسکی اجازت کے کیا تم میں سے کوئی اسکو
پسند کرتا ہو کہ اسکی کھڑ کے میں کوئی آن کر اسکا خزانہ توڑ کر ضلہ نکال لیجاوے (نہیں کوئی اسکو پسند نہیں کرتا اسی
طرح جانور دن کے پہنچے کہانی میں کوئی کسی کے جانور کا دودہ نہ پھوڑے بے اسکی اجازت کے **باب**
فی الطاعة یا دشاہ یا حاکم کی اطاعت کا بیان **عمر بن حمر** یا ایہا الذین آمنوا طیعوا اللہ واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم فی عبداللہ بن قیس بن عدی سے روایت ہو عبداللہ بن قیس نے فرمایا
اخبرنیہ یعنی عمر سعید بن جبیر عن ابن عباس ثم حمیہ ابن جبیر سے روایت ہو یا ایہا الذین آمنوا طیعوا اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تفرقکم فی هذه الشعب وکلا ودية انما ذلکم من الشیطان قال
 یزید بعد ذلک منکر الہ انضم بعضهم الی بعض حتی یقال لو بیط علیہم ثوب لہم ثم یرحمہ
 ثعلبہ شنی سر وایت ہی کہ حضرت کے صحابہ جب منزل میں اترتے تو متفرق ہو کر پہاڑوں کے درون اور نالوں میں
 اترتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یہ تفرقہ درون اور نالوں میں نہیں مگر شیطان کی طرف سے ہے
 تم کو ایک ریسٹر جا کرتا ہے تاکہ دشمن تم پر قدرت پاوی اور تم کو تکلیف پہنچاوی آپ کے اس فرمانے کے بعد پہر کسی
 منزل میں لوگ کبھی متفرق نہ اترتے بلکہ بعض ایسے باہم ملکر اترتے کہ انکو دیکھ کر کہا جاتا کہ ایک کپڑا اگر دن پر پہنا یا جاو
 تو الجبتہ سب کو ڈانک لیوی ^{سکھ} انس الجھنے عن ابیہ قال غزوت مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوة
 کذا وکذا فاضیق الناس المنازل وقطعوا الطريق فنبذت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منادیا
 یتاد فی الناس ان من ضیق منزلا او قطع طریقا فلا جھالہ ثم یرحمہ انس جھنی نے اپنی بات سے
 روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر جہاد کیا فلان جہاد اور فلان جہاد اور لوگوں نے انکو منزل
 میں جگہ کو تنگ کیا یعنی بعضوں نے بنا حاجت زیادہ مکان کو روک لیا تو اس سبب سے اوروں پر جگہ تنگ ہو گئی اور بعضوں
 فی راہ دینی کی یعنی راہ لوٹی و گیتی کے مسافروں کو مارا اور وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو پہنچا جو کہ
 اذہر یات جو منزل کو تنگ کرے لوگوں پر رستہ حاجت سے زیادہ جگہ گھیر لیوی یا راہ ماری و گیتی کرے تو اسکو جہاد کا ثواب
 نہ ہو گا **ف** جہاد وہی ہے جو حسین فر کے اطاعت ہو انتظام ہو کوئی کام ظلم و ستم کا خلاف شرع نہ ہونے پاوی ورنہ
 وہ فدر ہے **و** آپ فکر اہیتہ تمنی لقاء العدو و دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کرنا چاہیے **ع** سالم
 ابو النضر صلی عمر بن عبد اللہ وکان کاتب اللہ قال کتب الیہ عبد اللہ بن ابی اوفی حین
 خرج الی الحورمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ايامہ التلقی فیہا العدو
 قال یا ایہا الناس لا ستتمنوا لقاء العدو و سلوا اللہ تعالی العافیة فاذا لقیتموہ
 فاصبروا و اعلوا الذبۃ تحت ظاہل الشیو ثم قال اللہم مثل الکتاب عجز لے
 السکاک ہا کرم کا خراب انہم صم و انہم ناعیہم ثم یرحمہ سالم ابو النضر سے روایت ہے جو کاتب تھے
 عمر بن عبد اللہ کہ عبد اللہ بن ابی اوفی نے انکو کہا جب وہ خارجیوں کی طرف نکلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں
 دونوں میں جب دشمنوں کو لڑنے کے لیے ہونے فرمایا ای آدمیوں دشمنوں کو ٹنکراؤ نہ کرو یعنی نہ جہاد کہ کافروں سے قتال واقعہ
 اسلامی کہ اس میں بلا کا طلب کرنا ہے اور جہاد میں ہے عافیت مانگے ہر جب دشمنوں سے مقابلہ ہو ہی جاوے تو پہر عبد کرد
 اور یہ جان لو کہ بہشت تر و درون کر ایسے کیے پھر یہی جیسے بہت ہی قریب ہو پھر اپنے دعا کیا یا اللہ کہ کتاب کیسے او تار نیلے او تار
 کے چلانے اور کافروں کی جماعت کے شکست دینے والے انکو شکست دے اور ہم کو کافروں پر مدد دے **ف** مطلب ہی

کہ خود خواہ دشمن سے ہرنے کی تڑو کرنا سفیدہ ہر شاید عین وقت پر جس نے ہر کو تو نیکی برابو گنہ لاغرم ہو بلکہ جب دشمن سے
 میز پر ہو جاوے اس وقت صبر کرو اور اس پر بکھر و سار کے جنگ کرو **باب** ما یدعی عند اللقاء حب و عن
 سہ ملاقات ہو تو کیا کہیں **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغزأ قال اللہ
 انت عمنی و نصیبک احول و یک احول و یک اقاتل ثم حمیہ انس بن مالک سے روایت ہو رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد میں لڑتے تو فرماتے اے اللہ تو ہی میرا بازو اور میرا مددگار تیرے تیری مدد دیتا ہے تیرا ہون
 اور تیری ہی مدد ہو چکا ہے تیرا ہون اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں **باب** فی دعاء للمشکین مشرکوں کو لڑائی کی وقت
 اسلام کی طرف بلانا **عن** ابن عون قال کتبت الی نافع اسالہ عن دعاء المشکین عند القتال فکتب
 الی ان ذلک کان فی اول الاسلام وقد اغار نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق و هم
 غارون و انھام تمسق علی الماء فقتل مقاتلتھم و سبى سببھم و اصابتھم من جوریہ
 بنت الحارث حدثنی بذلك عبد اللہ و کان فی ذلک الحبش ثم حمیہ ابن عون سے روایت ہو کہ
 کہانا نافر کو پوجتا تھا میں نے مشرکوں کے بلانے کو لڑائی کی وقت اسلام کی طرف انھوں کو کہا کہ یہ شروع اسلام میں تمھارا
 بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غارت کیا بنو المصطلق کو جو خذیمہ کا لقب ہو اور وہ ایک شاخہ سے قبیلہ خزاعہ
 سے وہی غزوہ میں حضرت عائشہ کا مارا گیا تھا اور آیت تیمم کی اور تیری تھی اور وہ غافل تھے ان کے جانور پانی پی رہے
 تھے آپ نے ان میں سے جوڑنے والے تھے ان کو قتل کیا اور باقی ماندہ کو گرفتار کیا اور جویریہ بنت الحارث کو اوس میں سے آپ نے
 پایا نافع نے کہا۔ مجھ پر بھی عبد اللہ نے بیان کیا جو اوس شکر میں شریک تھا **باب** پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جویریہ
 سے نکاح کر لیا سہ سہری میں ان کا انتقال ہوا **عن** انس ان النبیر صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر عند
 صلوة الصبح و کان یسمع فاذا سمع اذا انا امسک والا غار ثم حمیہ انس سے روایت ہو کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی کرتے تھے صبح کی نماز کی وقت اور سنا کرتی تھی اگر اذان کی آواز آتی تو حملہ نہ کرتے نہین تو حملہ کرتی
باب کیونکہ جب اذان کی آواز ہوتی تو معلوم ہوتا کہ وہ لوگ مسلمان بن ورنہ کافر ہوتا اور ان کا یقین ہو جاتا پس آپ حملہ
 کرتے **عن** ابن عساکم المزنی عن ابیہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فقال
 اذا رایتم مسجداً و سمعتم من و خلفا فقتلوا احداً ثم حمیہ ابن عساکم مزنی نے اپنا **باب** سے روایت کیا ہو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک پہوٹے شکر میں بھیجا۔ نیز ہمراہ تو آپ نے فرمایا جب تم مسجد میں دیکھو یا مومن کو
 اذان کہتے ہو تو کسی کو دست قتل کرو **باب** ینوجب ثم شعار اسلام کے کوئی علامت پاؤ فعلی ہو یا قولی تو کسی کو دست قتل کرو
 یہاں تک کہ مومن اور کافر کی تمیز کرو **باب** الذکر فی الحرب لڑائی میں مکر کرنا بیان **عن** جابر بن رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال الحریب خدعة ثم حمیہ جابر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا

فہرست ابواب پارہ شانزدہم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۹۵	جو شخص کسی کا فرکو مارے تو کتنا ثواب ہوگا	۶۰۸	ایک آدمی دوسری کی سواری پر جہاد کرے
۵۹۶	جہاد کرنے والوں کی عورتوں کو ساتھ کیا سعادہ کرنا چاہیے	۶۰۹	کوئی شخص جہاد کرے تو ثواب اور غنیمت کے واسطے
۵۹۷	جن مجاہدوں کو مال غنیمت نہ ملے	۶۱۰	آدمی اپنی جان خدا کے لئے بچھڑا لے
۵۹۸	جہاد میں ناز اور وزہ اور ذکر الہی کا ثواب	۶۱۱	جو شخص مسلمان ہو اور اسی وقت مارا جادے خدا کی راہ میں
۵۹۹	جو شخص جہاد کو نکل کر مر جاوے	۶۱۲	جو شخص اپنے ہتھیار سے اپنے مر جاوے
۶۰۰	دشمن کے مقابلہ میں ہرچہ ہندی کرنا	۶۱۳	بناک شہر سے ہوتے وقت دعا کا قبول ہونا۔
۶۰۱	خدا کی راہ میں چوکی پر دینا کتنا ثواب ہے	۶۱۴	نفس اللہ شہادت مانگے
۶۰۲	جہاد نہ کرنے کی مذمت۔	۶۱۵	بڑی کی ہشانی اور دم کے بال نہ کرنا
۶۰۳	سب آدمیوں کا جہاد کیسی بڑھاننا شروع ہو گیا	۶۱۶	ہر قسم کا گھوڑا بہتر ہے۔
۶۰۴	اگر کسی کو عذر ہو تو جہاد کو نہ جانا درست ہے	۶۱۷	دو سے منحوس تین اونکا بیان۔
۶۰۵	مجاہدین کی خیریت بھی جہاد ہے۔	۶۱۸	بہن کی خیریت اور خبر گیری اچھی طرح کرنا چاہیے۔
۶۰۶	یہ جو اس نے فرمایا سنو اور جانو کہ کتنا ثواب ہے	۶۱۹	جانوروں کے گلے میں تانت کے گندے ڈالنا۔
۶۰۷	تیر مارنے کا بیان	۶۲۰	جانوروں کے گلوں میں گھنٹہ لگانے کا بیان
۶۰۸	شہادت کی فضیلت کا بیان	۶۲۱	حلالہ رجو جانور گوہ کہاؤ اور سپر سواری کی ممانعت
۶۰۹	شہید کی شفاعت کا بیان	۶۲۲	آدمی اپنے جانور کا نام رکھے۔
۶۱۰	شہید کی قبر پر زور دہنا ہی دینو کا بیان	۶۲۳	کوچہ کی وقت مجاہدین کو دین پکارنا چاہیے اور اس کے
۶۱۱	مزدوری پر جہاد کرنے کا بیان	۶۲۴	لوگوں کو سوار ہو جاؤ۔
۶۱۲	کوئی اپنا ساتھ مجاہدین خیریت کے لیے کیوں جہاد کرے	۶۲۵	جانور پر لعنت کرنے کی ممانعت
۶۱۳	کوئی شخص خیر رضی والدین کے جہاد کرے	۶۲۶	چوپایہ جانور کو لڑانے کی ممانعت
۶۱۴	عزیزین جہاد میں جاسکتی ہیں	۶۲۷	جانوروں کو دغ دینا
۶۱۵	ظالم حاکموں کے ساتھ جہاد کرنا درست ہے	۶۲۸	گدھوں کا چرنا گھوڑیوں پر کیسیا ہے